UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226301
UNIVERSAL
LIBRARY

اعلان

یہ کتاب خاص مذہب شیعہ امامیہ کثرہم اللہ فی البریہ کے واسطے
طبع کی گئی ہے اہل سنت وجماعت ملاحظہ نفرمائیں۔ وما علینا الا البلاغ

بفضلہ تعالیٰ درین ولا کتاب

مصائب الابرار

اردو ترجمہ جلد عاشر

بحار الانوار

در مطبع جعفری واقع نخاس جدید لکھنؤ
باہتمام میر امحمد علی مالک مطبع مطبوعہ شد

فہرست ابواب ترجمہ کتاب بحار الانوار جلد دہم

۲ باب پہلا مشتمل ہے نصوص خلافت اور امامت پر اوس جناب کے اللہ وصیت امام میں پر

۴ باب دوسرا۔ بیان مین بعضے معجزات اوس امام عالیمقام کے۔

۱۵ باب تیسرا۔ ذکر مکارم اخلاق و دیگر احوال امام عالیمقام و اصحاب کرام مین۔

۲۹ باب چوتھا مشتمل ہے احتجاج پر اُس امام عالیمقام کے معاویہ اور اُسکے تابعین سے اور جو کچھ خطاب حضرت اور معاویہ واقع ہوا۔

۳۹ باب پانچوان مشتمل ہے اُن آیات کے بیان پر جو بسبب تاویل حضرت امام حسینؑ کی شہادت پر دلالت کرتے ہین اور دلالت کرتے ہین اس بات پر کہ حق تعالی حضرت کے خون کا عوض طلب فرمائیگا۔

۴۲ باب چھٹا مشتمل ہے اون بزرگون پر جو خدا تعالی نے عوض شہادت حضرت کو کرامت کے ہین

۴۳ باب ساتوان۔ قتل امام حسینؑ سے خبر دینا حق سبحانہ تعالی کا اپنے پیغمبرون کو۔

۷۰ باب آٹھوان خبر دینا حضرت سید المرسلین اور جناب امیر المومنین کا شہادت حضرت امام حسینؑ سے اور خبر دینا حضرت امام حسینؑ کا اپنے شہادت سے۔

۸۴ باب نوان مصیبت خامس آل عباسب مصیبتون سے عظیم اور بزرگتر ہے اور لوگ اُس امام کے قتل ہونے سے ذلیل ہوئے اور تر اُس جماعت کے جو کہتے ہین امام حسینؑ شہید نہین ہوے اور بظاہر یہی جانا کہ وہ جناب شہید ہوے۔

۸۷ باب دسوان۔ اس امر کے بیان مین کہ حق تعالی نے ظالمان و قاتلان ائمہ معصومینؑ کو ظلم و قتل سے کس واسطے باز نہ رکھا اور سبب مبتلا ہونے حضرات کا ایسے مصیبتون مین۔

۹۱ باب گیارھوان۔ ثواب گریہ و بکا مین مصیبت حضرت امام حسینؑ برادر مصیبت پر سائر ائمہ معصومین کے اور آداب ماتم داری یوم عاشورا۔

۱۰۴ باب بارھوان۔ ذکر فضائل و مناقب اصحاب وفادار امام ابرار اور ذکر شجاعت و جوانمردی اور شوق شہادت اونکے اور بیان مسرت و خوشحالی امام مظلوم اور عدم خوف و مبالات مصائب سے۔

۱۰۶ باب تیرھوان۔ کفر مین قاتلان حضرت امام حسینؑ کے اور شدت عذاب مین اُن اشقیا کے اور ثواب لعنت مین اون ملاعنہ پر اور جو کچھ ملازم ہے کہ وقت یاد کرنے کے اوس جناب کو کہا جاوے۔

۱۱۴ باب چودھوان۔ جو بعد بیعت مردم یزید پلید سے اوس امام انام پر واقع ہوئی۔

۱۲۸ باب پندرھوان متضمن شہادت فرزندان مسلم بن عقیل۔

۱۴۴ باب سولھوان۔ اون وقائع مین جو اہل بیت پر بعد شہادت تا مدینہ منورہ واقع ہوے

اور ذکر معجزات ہین جو اثنائے راہ مین حضرت سے ظاہر ہوے۔

۳۷۲ باب ستر ھوان۔ ذکر اون چیزون کا جو بعد شہادت امام حسینؑ مانند گریۂ آسمان و زمین و کسوف و خسوف ماہ و خورشید ظاہر ہوئین۔

۳۸۶ باب اٹھارھوان متضمن گریۂ وزاری ملائکہ و انبیا بر مصیبت سید انسان کہ جناب امام حسینؑ کے مصیبت مین ہوا اور حق تعالے نے فرشتون کو اونکے مدد کے واسطے بھیجا۔

۳۹۴ باب اونیسوان متضمن اس امر کا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا وغیرہ نے جناب رسالتمآبؐ کو خواب مین دیکھا اور خبر شہادت امام حسینؑ مع دیگر شہدا حضرت سے سنے۔

۳۹۶ باب بیسوان۔ متضمن نوحۂ جنات مصیبت فرزند سید کائنات پر۔

۴۰۲ باب اکیسوان۔ مرثیون مین۔

۴۱۵ باب بائیسوان۔ اس امر کے بیان مین کہ کس سبب سے حق جل علا نے قاتلان سید الشہدا کے عذاب مین تاخیر فرمائی اور کس سبب سے اونکی اولاد سے بدلا لیا جائیگا اور ذکر اسکا کہ حق سبحانہ تعالے وقت ظہور حضرت صاحب الامرؑ کے قاتلان آنحضرت سے بمقام امام حسینؑ کا لیگا۔

۴۲۱ باب تئیسوان۔ بیان مین اون عقوبات اور عذاب کے کہ جنکے نازل کرنے مین حق سبحانہ تعالے نے قاتلان حضرت امام حسینؑ پر عذاب دنیوی سے اور ذکر بعض معجزون کا اون جناب کے اور استجابت دعاے آنجناب وقت جنگ اور بعد اوسکے۔

۴۵۲ باب چوبیسوان۔ بیان مین احوال اقربا اور اہل زمان امام حسینؑ کے اور کیفیت مین اون حجتون کے کہ جو اونپر اور یزید پلید علیہ اللعنۃ مین واقع ہوے ہین۔ اکثر اونمین سے ابواب سابق مین مذکور ہوئین اور بعضے اس باب مین مذکور ہین۔

۴۵۹ باب پچیسوان۔ ذکر عدد ازواج اور عدد اولاد حضرت امام حسینؑ مین اور بیان مجمل اونکے احوال مین اور تفصیل احوال ازواج حضرت کا ابواب حال سید الساجدین امام زین العابدینؑ علیہ السلام مین مذکور ہے۔

۴۶۴ باب چھبیسوان۔ بیان مین احوال مختار بن ابو عبیدہ ثقفی کے اور جو کچھ کہ اونسے اور اونکے رفقا کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔

۴۸۳ باب ستائیسوان۔ ذکر جفا و جور خلفا مین قبر شریف جناب امام حسینؑ پر اور بیان مین اون معجزون کے کہ جو اوس جناب کے ضریح منور اور تربت مطہر سے ظاہر ہوے اور اس جناب کے مرقد مقدس کی زیارت مین۔

تمام شد

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

الحسن والحسین سیدا شباب اھل

بعونہ تعالیٰ شانہ درین زمان سعادت اقتران بفضل خالق انس وجان کتاب

مصائب الابرار

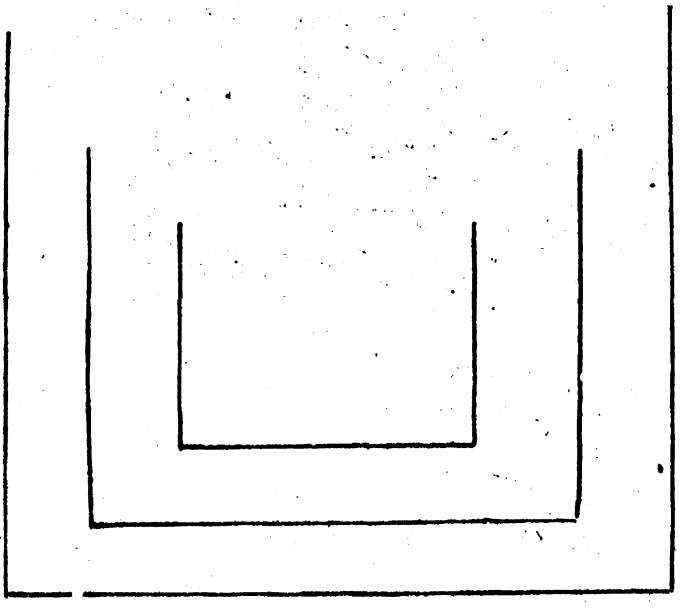
اردو ترجمہ جلد عاشر

جواہر الانوار

لکھنؤ

در مطبع جعفری واقع نخاس جدید

باہتمام مولوی میرزا محمد علی مطبوع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ کفار افضالہ والصلوۃ علی النبی محمد وآلہ اما بعد یہ اردو ترجمہ ہے جلد دہم بحار الانوار کا جو خاص احوال حضرت خامس آل عبا جناب سید الشہدا علیہ السلام پر مشتمل ہے

پہلا باب مشتمل ہے نصوص خلافت اور امامت پر اوس جناب کے اور وصیت فرمانے حضرت امام حسن علیہ السلام کی علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے کتاب اعلام الوری مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب وقت وفات مولائے ثقلین وزمن حضرت امام حسن علیہ السلام کا قریب ہوا تو حضرت امام حسین علیہ السلام سے فرمایا کہ اے بھائی مین تمھین وصیت کرتا ہون کہ جب روح میرے بدن سے مفارقت کرے تو تم متوجہ میرے دفن وکفن کے ہونا اور بعد تجہیز وتکفین کے پہلے تابوت میرا قبر منور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس لیجانا کہ تا عہد اپنا اون حضرت سے تازہ کرون بعد ازان میرے جنازے کو قبر مطہر دختر رسول خدا جناب فاطمہ زہرا علیہ السلام کے قریب لیجانا اور وہان سے قبرستان بقیع مین لاکر دفن کردینا ایضا علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے

کتاب مذکور مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب وقت وفات حضرت امام حسن علیہ السلام کا نزدیک ہوا تو قنبر سے کہا دیکھو آیا کوئی مرد مومن سوائے اہلبیت محمد کے باہر دروازے کے ہے قنبر نے عرض کیا یا بن رسول اللہ دیکھنے اور تفحص کرنے کی کیا احتیاج ہے خدا اور رسول اور فرزند رسول خوب جانتے ہین فرمایا جا میرے بھائی محمد حنفیہ کو بلا لا قنبر کہتا ہے بموجب ارشاد حضرت محمد بن حنفیہ پاس گیا اونھون نے متعجب ہوکر کہا اے قنبر خیر ہے مین نے عرض کیا خیریت ہے چلیے آپ کو مولاے زمین و زمن حضرت امام حسن علیہ السلام نے طلب فرمایا ہے محمد بن حنفیہ بھر سننے اس بات کے اوسمے اور تعجیل تمام میرے ساتھہ روانہ ہوے اور مارے جلدی کے بند نعل بھی نہ باندھا افتان و خیزان حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور سلام کیا حضرت نے ارشاد کیا بیٹھو اے بھائی تمسے شخص کو سزاوار نہین کہ غائب رہے اور نہ سنے اون کلمات کو جو مردون کو زندہ کرتے ہین اور زندون کو مردہ کرتے ہین اے بھائی تمھین لازم ہے اپنے سینے کو ہمارے علم کا مخزن اور صندوق کرو اور تاریکیہاے ضلالت مین چراغ ہدایت ہو اور جانو کہ بھائیون مین ہر چند ایک باپ سے ہون فی الجملہ تفاوت ہوتا ہے جیسا کہ ساعات روز ایک دوسرے سے زیادہ روشن ہوتے ہین لیکن نہین جانتے تم کہ حق تعالی نے امامت کو فرزندان حضرت ابراہیم علیہ السلام مین قرار دیا ہے اور بعض کو بعض پر فضیلت و بزرگی دی ہے حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور کو نازل کیا اور اوسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو اختیار کیا اور سب پر فضیلت اور بزرگی عطا فرمائی اے محمد مین جانتا ہون تم حسد نہ کروگے اسواسطے کہ حق تعالی نے قرآن مجید مین کفار کو بہ صفت حسد یاد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کفارا حسدا من عند انفسہم من بعد ما تبین لھم الحق اور خدا تم پر شیطان کو مسلط نہ کرے اے محمد خبر دون مین اس امر سے جو تمھارے پدر بزرگوار علی بن ابی طالب علیہ السلام نے تمھاری شان مین ارشاد کیا ہے محمد بن حنفیہ نے کہا ارشاد کیجیے فرمایا ایک روز مینے بصرہ مین جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے سنا جو شخص چاہے کہ میرے ساتھہ دنیا و آخرت مین احسان کرے پس چاہیے کہ نیکی کرے میرے فرزند دلبند محمد سے اے محمد اگر چاہون مین تو خبر دے سکتا ہون تمکو اون باتون سے جو پیش از تولد تمھارے واقع ہوئین ہین اے محمد آگاہ ہو کہ حسین بعد میرے وفات کے امام ہے اور امامت اونکو بوراثت رسول خدا اور

علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا علیہم السلام سی پہونچی ہے اور کتابہاے خدا مین لکھا ہے کہ وہ خلیفہ وامام ہے اور خدا جانتا ہے کہ ہم اہلبیت تمام خلائق سے بہتر ہین اور حق تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو نبوت کے لیئے اختیار کیا اور محمد نے علی کو اپنی خلافت کے لیے اختیار کیا اور علی نے مجھے اختیار کیا اور مین حسین کو اختیار کرتا ہون اور اپنا وصی وجانشین کرتا ہون محمد بن حنیفہ نے کہا آپ ہمارے امام اور پیشوا اور بزرگ ہین اور وسیلہ ہین ہمارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف قسم ہے خدا کی مین بدل چاہتا تھا کہ مین پہلے مرجاتا اور یہ بات آپ سے نہ سنتا بد رستیکہ گئی باتین آپ کی تعریف مین کہ مانند آب زلال شیرین اور صاف اور اسرار پوشیدہ سے مجھے معلوم ہین مین بیان اونکا نہین کرسکتا اور جو کچھ کہونگا وہ پہلے اس سے کہا گیا ہے اور کتاب خدا مین لکھا ہے اور زبانین فصیحون کی اور قلم کاتبون کے آپ کے مناقب وفضائل کی تحریر اور تقریر سے عاجز ہین اور خدا اسی طرح جزاے نیک دیتا ہے نیکوکاردن کو اور قوت وتوانائی نہین ہے مگر حق سبحانہ تعالی کی مدد سے اور حسینؑ ہم سب سے عاقل تر اور دانا تر ہے اور حلم اسکا ہم سب سے زیادہ ہے اور قرابت مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے بہ نسبت سبھون کے قریب ہے اور پیش از خلق ہونے کے عالم اور امام تھے اور پیش از گویا ہونے کے وحی خدا کو پڑھتے تھے اور اگر حق تعالی کسی شخص کو جناب رسولخداؐ سے بہتر جانتا تو اسکو اپنا پیغمبر کرتا اور جبکہ حق تعالی نے محمد کو اور اون حضرت نے علی ابن ابیطالبؑ کو اور انھون نے آپ کو اور آپ نے حسین کو اختیار کیا پس مین نے تسلیم کیا آپ کے ارشاد کو اور راضی ہوا مین اور قبول کیا مینے اونکی خلافت اور امامت کو اور اب ہر شدت ومشکل مین اونسے پناہ چاہونگا اور مشتبہات مین انکی راہنمائی سے ہدایت پاؤنگا

باب دوسرا

بیان مین بعضے معجزات اوس امام عالیمقام کے کتاب بصائر الدرجات مین صالح بن عقیم اسدی سے منقول ہے کہ مین اور عبابہ بن ربعی جابہ والیہ کے پاس گئے اور وہ عورت قبیلہ والبہ سے تھی اسکی پیشانی پر بسبب کثرت عبادت اور سجود کے نشان سیاہ پڑگیا تھا عبابہ بن ربعی نے اس عورت سے پوچھا کہ اے جابہ یہ تیرے بھائی کا بیٹا ہے جابہ نے کہا کون عبابہ نے کہا صالح عقیم اوسنے کہا ہان قسم بخدا یہ میرا بھتیجا ہے بعد ازان

حبابہ نے صالح سے متوجہ ہوکر کہا اے پسر برادر ایک بات مین نے حسین بن علیؑ سے سنی ہے اگر تو کہے تو مین بیان کرون مین نے کہا اے عمہ بیان فرمائیے اوسنے کہا اے صالح حضرت امام حسینؑ کی زیارت کو مین اکثر جایا کرتے تھے ناگاہ داغ سفید میرے دونون آنکھونکے بیچ مین پیدا ہوا اور اس مرض کا عارض ہونا مجھپر نہایت شاق اور ناگوار ہوا اسی سبب سے ایک مدت تک حضرت کی زیارت سے محروم رہے ایک روز اوس جناب نے اپنے اصحاب سے میرے احوال کو استفسار فرمایا اصحاب نے عرض کیا یا بن رسول اللہ اوسکے مابین دونون آنکھون کے داغ سفید پیدا ہوا ہے اس سبب سے اوسنے گھر سے نکلنا ترک کردیا ہے بمجرد سننے اس خبر کے حضرت نے اصحاب سے ارشاد کیا اوس عورت کی عیادت کو چلو پس حضرت مع اصحاب میرے گھر مین تشریف لائے اور مین اپنی جاے نماز پر مشغول نماز تھے حضرت نے فرمایا اے حبابہ کس سبب سے تو نے ترک ملاقات ہماری کی مین نے کہا یا بن رسول اللہ بوجہ اس مرض کے جو میری پیشانی پر پیدا ہوا ہے شرف زیارت سے محروم رہے حضرت نے فرمایا مقنعہ کو اپنے چہرہ سے اوٹھا جب مقنعہ مین نے اوٹھایا حضرت نے لعاب دہن اپنا اوس داغ پر لگایا اور فرمایا اے حبابہ شکر خدا بجا لا کہ اوسنے اپنے لطف وکرم سے عارضہ کو تیرے زائل کیا بموجب ارشاد حضرت مین سجدۂ شکر بجا لائے بعد ازان حضرت نے فرمایا سر اپنا سجدے سے اوٹھا اور آئینہ مین دیکھ جب دیکھا مین نے اعجاز سے فرزند رسول کے مطلق نشان اوس عارضے کا نہ پایا پس حمد خدا بجا لائی مین قطب راوندی نے کتاب خرائج مین ابو خالد کابلی سے اوس نے یحیی بن ام طویل سے روایت کی ہے اوس نے کہا مین ایک دن حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین بیٹھا تھا ناگاہ ایک جوان گریان ونالان حضرت کے پاس آیا حضرت نے پوچھا اے مرد سبب تیرے رونے کا کیا ہے اوسنے کہا یا مولا ابھی مان نے میرے انتقال کیا ہے اور قدرے مال چھوڑا ہے اور کچھ وصیت نہین کی مگر قریب مرگ اوسنے مجھسے آنا کہا تھا کہ پہلے خبر مرگ میرے حضرت امام حسین علیہ السلام کو پہونچانا بعد ازان تجہیز وتکفین کرنا بموجب اوسکے وصیت کے یا مولا مین آپ سے خبر کرنے کو حاضر خدمت ہوا ہون یہ ماجرا سنکر حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی اصحاب سے فرمایا چلو اوس زن صالحہ خوش اعتقاد کے گھر تک بموجب ارشاد اوس امام عالیمقام علیہ السلام کے سب اوٹھے اور ہمراہ

رکاب اوس فرزند بوتراب کے روانہ ہوے جب اوس مکان پر پہونچے جہان اوس
مومنہ کے میت کو لٹایا تہا حضرت نے دروازے پر کھڑے ہوکر دست مناجات درگاہ قاضی الحاجات
مین بلند کیے عرض کیا بار خدایا اسکو زندہ کرتا وصیت کرے فی الفور حضرت کی برکت دعا سے
وہ زن صالحہ اوٹھ بیٹھی اور شہادتین کو اپنی زبان پر جاری کیا بعد ازان اوس مومنہ نے
حضرت کی طرف دیکھا عرض کی یا مولا آپ گھر مین میرے آئے ہین اب جو میرے حق مین
مناسب ہو ارشاد کیجیے تا مین عمل مین لاؤن حضرت داخل حجرہ ہوے اور سرہانے اوسکے
بیٹھے اور فرمایا خدا تجہپر رحم کرے وصیت اپنی بیان کر اوسنے کہا یا ابن رسول اللہ اسقدر مین
مال رکہتی ہون اور فلان مکان مین رکہا ہے ایک ثلث مال کے حضرت مختار ہین اپنے دوستون سے
جسے چاہین عنایت فرمائین اور دو ثلث مال اس میرے فرزند کو دیجیگا اگر آپ کے غلامون اور
شیعون سے ہو اور اگر مخالف ہو تو اوس بقیہ مال کے بھی حضرت مختار ہین اسلیے کہ مال مومنین
مین حق مخالفین کا نہین ہے بعد اسکے اوس زن صالحہ نے استدعا کی یا حضرت نماز جنازہ
میرے آپ ہی پڑہیگا اور تجہیز و تکفین میری اپنے ہاتہہ سے فرمایئے گا یہ عرض کرکے روح اوس
مومنہ کی پھر ریاض جنت کو پرواز کر گئی **کتاب مذکور** مین حضرت امام زین العابدینؑ
سے روایت ہے کہ ایک اعرابی معجزات حضرت امام حسینؑ کے سنکر برائے امتحان مدینہ طیبہ مین
آیا جب نزدیک مدینہ پہونچا اپنے ہاتہہ سے اشنا کرکے جب ہوا اور حضرت کی خدمت مین
آیا حضرت نے فرمایا اے اعرابی تجہے شرم نہین آتی کہ ہمارے پاس تو جنب ہوکر آیا ہے اعرابی نے
عرض کی یا ابن رسول اللہ مین اپنے حاجت کو پہونچا اور جو مطلب میرا تہا وہ حاصل ہوا اور
اعجاز آپ کا مجہے معلوم ہوا بعد ازان اوسنے جاکر غسل کیا اور بارگیر حضرت کی خدمت مین آیا
اور جو مسئلے کہ دریافت کیا چاہتا تہا دریافت کیے اور اوسی کتاب مین جناب صادقؑ
سے اور اونکے آباے طاہرین سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام جب اپنے
غلامون کو کسی حاجت کے واسطے قصد بھیجنے کا فرماتے تھے تو اون غلامون سے کہدیتے تھے
کہ فلان دن جانا اور فلان دن نہ جانا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے قطاع الطریق اور
راہ زن تمہین لوٹ لینگے اور قتل کرینگے اون غلامون نے حضرت کے فرمانے پر عمل نہ کیا
جسدن حضرت نے جانے کو منع کیا تہا اوسی دن گئے اثناے راہ مین چوردن نے اونہین

قتل کیا اور اسباب اونکا لوٹ لیا جب خبر اونکے لٹنے اور قتل ہونے کی حضرت نے سنی
فرمایا مین نے اونھین منع کیا تھا کہنا میرا عمل مین نہ لاے آخر الامر بلا مین گرفتار ہوے
اوسی وقت حضرت والی مدینہ پاس تشریف لے گئے جب نظر والی مدینہ کی حضرت پر پڑی
عرض کیا یا ابن رسول اللہ مین نے سنا ہے کچھ غلامون کو حضرت کے راہ زنون نے
قتل کرکے مال و اسباب اونکا غارت کیا حق تعالی عوض مین اونکے حضرت کو ثواب عطا فرمائے
حضرت نے فرمایا مین تجکو اون راہ زنون کے نامون سے مطلع کردن کہ تو والی مدینہ ہے
اون سب کو گرفتار کرکے سزا دی حاکم مدینہ نے عرض کی یا ابن رسول اللہ آپ اونھین پہچانتے
ہین حضرت نے فرمایا ہان مین اونھین ایسا پہچانتا ہون جیسا کہ تجھے پہچانتا ہون یہ فرماکے
حضرت نے ایک شخص کی جانب اشارہ فرمایا کہ وہ روبرو حاکم مدینہ کے کھڑا تھا کہ یہ شخص بھی
اونمین تھا اوس شخص نے حضرت سے کہا آپ نے مجکو کہان سے جانا کہ مین بھی اونمین سے ہون
حضرت نے فرمایا اگر مین سچ کہون تو میرے کہنے کو باور کریگا اوسنے کہا البتہ تصدیق کرونگا
حضرت نے فرمایا جب تو بقصد راہ زنی گھر سے باہر نکلا تھا فلان فلان شخص تیرے ساتھ تھے
اور اوسکے سب رفیقون کے حضرت نے نام لئے چار شخص اونمین سے موالی مدینہ سے تھے اور
باقی اشخاص لشکر مدینہ کے تھے والی مدینہ نے جب نام اونکے سنے اوس شخص سے کہا تجھے قسم ہے
پروردگار قبر اور منبر کے اگر تو سچ نہ بتلائیگا تو مارے تازیانون کے گوشت تیرے بدن کا گرادونگا
اوس شخص نے کہا قسم بخدا حضرت امام حسینؑ سچ کہتے ہین گویا کہ ہمارے ساتھ تھے اوس وقت
والی مدینہ نے سب کو بلاکر جمع کیا اور حکم کیا کہ سب کو قتل کرو اور اوسی کتاب مین روایت
ہے کہ ایک شخص حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین آیا اور ایک زن مالدار کے عقد کرنے مین
حضرت سے مشورہ کیا حضرت نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہین ہے کہ تو اُسے اپنے نکاح مین لائے
اور یہ شخص بھی مال کثیر رکھتا تھا اوس مرد نے نصیحت ارشاد حضرت کا نہ مانا اور اوسی عورت سے
نکاح کیا چند روز نہ گذرے تھے کہ وہ مال متاع اوسکا فنا ہوگیا اور نان شبینہ کو محتاج ہوگیا
دوسری مرتبہ وہ شخص حضرت کی خدمت مین آیا حضرت نے فرمایا مین نے تجھے منع کیا تھا کہ اوسی
عقد مین نہ لا تو نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا اب مناسب یہ ہے کہ اوسے طلاق دے کہ حق تعالی
اوسکے عوض مین بہتر اوس سے تجھے عطا فرماویگا اور فرمایا فلان عورت سے عقد کر پس بعد

حکایت نطرس

عقد کرنے کے ایک سال نہ گذرا تھا کہ مال و افراد سے بہم پہونچا اور اولاد اوس سے پیدا ہوئی
اور بہت راحتین اوسنے پائین اور اوسی کتاب مین روایت ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ
پیدا ہوئے حق سبحانہ تعالی نے حضرت جبرئیل کو حکم دیا کہ ایک گروہ ملائک اپنے ساتھ لیکر زمین پر
جاؤ اور ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو مبارکباد دو پس جبرئیل بموجب حکم رب جلیل
زمین پر نازل ہوے اثنائے راہ مین گذر جبرئیل کا ایک جزیرے مین ہوا کہ اوسمین ایک فرشتہ
تھا اور نام اوسکا نطرس تھا حق تعالی نے اوسکے پر و بال توڑ کر اوسی جزیرے مین گرا دیا تھا اور
سبب غضب الہی کا اوسپر یہ تھا کہ حق تعالی نے ایک کام کو اوس سے فرمایا تھا اور اوسنے تعمیل
حکم الہی مین کچھ توقف کیا اور وہ فرشتہ سات سو برس سے اوس جزیرے مین اسی حال تباہ سے
پڑا تھا اور عبادت خدا کرتا تھا جب جبرئیل کا گذر اوس جزیرے سے ہوا نطرس نے پوچھا اے
جبرئیل تم کہان جاتے ہو جبرئیل نے کہا کہ بحکم خداوند جلیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس
جاتا ہون نطرس نے کہا کہ مجھ بھی اپنے ساتھ لیجا کہ وہ جناب میرے حق مین دعا فرمائین
جبرئیل اوسکو ساتھ لیکر حضرت کی خدمت مین آئے اور حال نطرس کا عرض کیا حضرت نے
فرمایا اوس سے کہو اپنے بدن کو میرے فرزند حسینؑ کے بدن سے ملے جب نطرس نے بموجب ارشاد
فیض بنیاد حضرت اپنے بدن کو حضرت امام حسینؑ کے گہوارے سے ملا فوراً حق تعالی نے اوس
منافع روز جزا کی برکت سے بال و پر اوس فرشتے کو عنایت فرمائے کہ ساتھ حضرت جبرئیل کے
ملاے اعلی کو پرواز کر گیا ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ نے کتاب مناقب مین حضرت صادقؑ اور
اونکے آباے کرام سے روایت کی ہے ایک دن حضرت امام حسینؑ ایک بیمار کی عیادت کو تشریف
لے گئے اوسکو تپ شدید تھی جسوقت حضرت اوسکے گھر مین پہونچے اوسی وقت حضرت کی برکت
قدم سے تپ زائل ہو گئی اوس مرد نیک اعتقاد نے کہا یا ابن رسول اللہ جو کچھ فضل و شرف حق تعالی
نے آپکی خاندان عالی کو عطا فرمایا ہے مین بجان و دل اوسکا معتقد ہون اور یہ ادنی معجزہ ہے
کہ آپ کے برکت قدم سے تپ زائل ہو گئی حضرت نے فرمایا بخدا سوگند کہ حق سبحانہ تعالی نے کوئی
چیز نہین خلق کی مگر اوسے حکم ہماری اطاعت کا دیا ہے راوی کہتا ہے جسوقت حضرت نے
یہ فرمایا ایک آواز لبیک کی غیب سے آئی اور گوینده اوسکا نظر نہ آیا اوسوقت حضرت نے فرمایا
اے تپ آیا تجکو میرے پدر بزرگوار علی ابن ابی طالبؑ نے حکم نہین کیا کہ تو نزدیک جا مگر اوس

شخص کے جو دشمن ہمارا ہو یا گناہگار ہو کہ تیری حرارت کے صدمہ سے گناہ اوسکے عفو ہون
بعد اس مرد مومن کے پاس کیون آئے اور نام اوس مرد بیمار کا عبداللہ بن شداد بن ہادی
لیثی تہا اور کشی نے روایت کی ہے کہ مین نے کتاب محمد بن شاذان ابن نعیم مین اوسکے
خط سے لکہا دیکہا اوسنے حمران بن اعین سے روایت کی ہے اوسنے کہا مین نے سنا حضرت
صادق علیہ السلام سے کہ وہ حضرت اپنے پدر بزرگوار اور آبائے عالی مقدار سے نقل فرماتے تہے
کہ ایک مرد شیعیان حضرت امیر المومنین سے بیمار ہوا اور تپ شدید اوسکو عارض ہوئی حضرت
اوسکی عیادت کو تشریف لیگئے تا آخر حدیث سابق اور شیخ طوسی نے تہذیب الاحکام مین
حضرت صادق سے روایت کی ہے ایک سال ایک عورت خانہ کعبہ کا طواف کرتے تہے اور ایک مرد
بہی اوسکے پیچہے طواف مین مشغول تہا ناگاہ اوس عورت نے ہاتہہ اپنا چادر سے باہر نکالا اوس
مرد نے بہی ہاتہہ اپنا پہیلا کر اوس عورت کے ہاتہہ پر رکہدیا [illegible] اوس مرد کا ہاتہہ اوس
عورت کے ہاتہہ سے وصل ہو گیا ہر چند وہ سعی کرتا تہا کہ اپنا ہاتہہ اوسسے جدا کرے نہ کر سکتا تہا یہانتک
کہ لوگون نے قطع طواف کیا اور اون دونون [illegible] جمع ہوئے اور حاکم شہر تک اس خبر کو
پہونچایا والی شہر نے علما اور فقہا کو جمع کیا اور اونکی تقریر دینے مین سوال کیا فقہا نے کہا دونون کی
ہاتہہ کو قطع کرو اسواسطے کہ اسنے خیانت کی ہے حاکم نے پوچہا آیا کوئی شخص فرزندان محمد سے
یہان موجود ہے لوگون نے کہا آجکی شب حضرت امام حسین تشریف لائے ہین حاکم نے حضرت کو طلب کیا
اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ ملاحظہ فرمایئے کہ کیا بلا ان دونون کے سرون پر نازل ہوئی
ہے حضرت جب اونکے حال سے مطلع ہوئے رو مبارک قبلہ کیطرف کیا اور دست مناجات درگاہ
قاضی الحاجات مین بلند کیئے اور دیر تک دعا مین مشغول رہے بعد ازان حضرت اون دونونکے
پاس تشریف لائے اور ہاتہہ اوس مرد کا اوس عورت کے ہاتہہ سے چہڑا دیا حاکم نے عرض کیا آیا
اس حرکت شنیع پر انہین کچہہ تقریر دون حضرت نے فرمایا نہین ابن شہر آشوب نے
کتاب مناقب مین عبدالعزیز سے روایت کی ہے ایک دن ایک گروہ حضرت کی خدمت مین آیا
اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ اپنے فضائل اور مناقب بیان فرمایئے حضرت نے فرمایا تم اون
فضائل کے سننے کی طاقت نہین رکہتے پس تم سب ہٹ جاؤ اور ایک شخص کو میرے پاس چہوڑ جاؤ کہ
مین اوس سے کچہہ کلام کرون اگر وہ شخص میرے کلام کو سن سکیگا تو مین تم سب سے کہونگا بموجب اپنے

حضرت کے سب ہٹ گئے اور ایک شخص رہ گیا حضرت اوس سے کچھ کلام فرماتے تھے پس کلام آنحضرت
سنکر وہ شخص متحیر اور سراسیمہ اور از خود رفتہ ہوگیا اور کسی کو کچھ جواب نہ دیتا تھا پس یہ حال دیکھکر
سب پھر گئے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے حضرت امام حسین علیہ السلام
کے زمانہ مین دو شخصون نے ایک عورت اور اوسکے فرزند کے باب مین خصومت کی ایک کہتا تھا
یہ عورت میرے زوجہ ہے اور یہ فرزند میرا فرزند ہے دوسرا کہتا تھا یہ عورت میری اور یہ فرزند
میرا ہے اتفاقاً حضرت امام حسینؑ بھی وہان وارد ہوئے اور اونکی خصومت کا سبب پوچھا اوسوقت
اون دونونے اپنا حال بیان کیا حضرت نے تب مدعی اول سے کہا بیٹھ جاوہ بیٹھ گیا بعد ازان
حضرت نے اوس عورت سے فرمایا اے عورت سچ کہہ پیش ازانکہ حق تعالی پردہ تیرا فاش کرے
اور تو رسوا ہو عورت نے کہا یا حضرت یہ شخص جو بیٹھا ہے میرا شوہر ہے اور یہ فرزند اوسیکا ہے
اور اس دوسرے شخص کو مین نہین جانتی کہ یہ کون ہے حضرت امام حسینؑ نے جب یہ کلام بدانجام
اوس عورت بدخصلت سے سنا اوس طفل شیر خوار کے طرف کہ ابھی گویا نہوا تھا متوجہ ہوکر فرمایا
اے طفل تو بحکم خدا بیان کر کہ مان تیری سچ کہتی ہے یا نہین وہ لڑکا اعجاز سے حضرت کے گویا ہوا
اور کہنے لگا کہ مین ان دونون کے نطفہ سے نہین ہون بلکہ باپ میرا گلہ بان ہے فلان قبیلہ کا
اور مین اوسکا نطفہ ہون حضرت نے یہ بات اوس طفل بے زبان کی زبان سے سنکر فرمایا عورت کو
سنگسار کرو حضرت صادقؑ فرماتے ہین کہ اوس لڑکے نے پھر کلام نہ کیا اور اصبغ بن نباتہ سے
روایت کی ہے اوسنے کہا ایک دن مین نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین عرض
کیا اے سید و آقای من مین سوال کرتا ہون آپ سے اوس امر کا کہ مین اوسکا یقین رکھتا ہون
اور وہ امر اسرار الٰہی سے ہے اور صاحب اوس راز کے آپ ہین حضرت نے فرمایا اے اصبغ
تو دیکھا چاہتا ہے کہ مسجد قبا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کیونکر ابوبکر کو خطاب کیا
مین نے کہا بلے یا ابن رسول اللہ یہی چاہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ کھڑا ہو اور اوسوقت
مین اور حضرت کوفہ مین تھے ناگاہ پلک بھی نہ جھپکا تھے پایا نہا کہ مینے اپنے تئین اور
حضرت کو مسجد قبا مین پایا حضرت نے میری طرف دیکھکر تبسم فرمایا اور کہا اے اصبغ حق تعالی نے
ہوا کو حضرت سلیمان کے لئے مسخر کیا تھا کہ وہ حضرت چاشت مین ایک مہینے کی راہ اور آخر روز
ایک مہینے کی راہ سیر فرماتے تھے اور ہمکو حق تعالی نے اوس سے بھی زیادہ قدرت عطا کی ہے سینے

عرض کیا یا بن رسول اللہ قسم بخدا آپ سچ فرماتے ہین پھر حضرت نے فرمایا ہم وہ ہین کہ علم کتاب خدا ہمارے پاس ہے اور جو کچھ کتاب خدا مین ہے اوسکے بیان کو ہم خوب جانتے ہین اور نہین ہے خلق خدا مین کسی کے پاس جو کچھ ہمارے پاس ہے اسواسطے کہ ہم محل رازہائے پوشیدۂ خدا ہین بعد ازان حضرت میری طرف دیکھکر تبسم ہوئے اور فرمایا کہ ہم آل خدا اور وارث رسول خدا ہین خضرت کے اس ارشاد پر مین حمد خدا بجالایا بعد اسکے حضرت نے فرمایا اصبغ داخل ہو مسجد مین جب مین داخل مسجد ہوا دیکھا مین نے رسول خدا بیٹھے ہین اور ردائے مبارک اپنی پشت مبارک پر اور دونون زانو پر لپیٹے ہین ناگاہ دیکھا مین نے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام گریبان ابوبکر کو پکڑے ہین اور حضرت رسول خدا اپنی انگشت مبارک کو دندان مبارک سے کاٹتے ہین اور ابوبکر سے فرماتے ہین اے ابوبکر تو نے اور تیرے اصحاب نے میرے اہل بیت کے حق مین بہت برائی کی نفرین خدا اور رسول ہو تجھپر آخر خبر اور کتاب مناقب مین ابن زبیر سے روایت کی ہے جب حضرت امام حسین علیہ السلام نے ارادہ سفر عراق کا کیا تو مین نے حضرت کی خدمت مین عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ اس قوم جفا کار مین جاتے ہین کہ جنھون نے آپ کے پدر بزرگوار کو شہید کیا اور حضرت امام حسن علیہ السلام سے بھر گئے حضرت نے فرمایا میرا شہید ہونا ایسے مقام مین بہتر ہے اس سے کہ مین مکہ مین شہید ہون اور حرمت مکہ میری جہت سے ضایع ہو ابن عباس سے روایت ہے اونھون نے کہا دیکھا مین نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو پیش از سفر عراق کہ ہاتھ جبرئیل کا پکڑے ہوے دروازۂ خانۂ کعبہ پر کھڑے ہوے تھے اور حضرت جبریل لوگون کو ندا کرتے تھے ایھا الناس حضرت امام حسینؑ سے بیعت کرو کہ بیعت انکی بیعت خدا ہی اور ایک شخص نے ابن عباس کو اسپر ملامت کی کہ تم نے سفر عراق مین امام حسینؑ کا ساتھ کیون چھوڑا ابن عباس نے جواب دیا کہ جو اصحاب حضرت کے ساتھ درجۂ شہادت پر فائز ہوے سب کے نام ایک نامہ مین کہ وہ سند سن بہشت سے تھا لکھے تھے ایک شخص اونمین سے کم و زیادہ نہوا اور میرا نام اوس نامہ مین نہ تھا اور مین اون سب کو پہلے سے پہچانتا ہون اور اونکے ناموں سے مطلع ہون اور محمد بن حنیفہ رض نے کہا کہ ہم نام اصحاب حضرت امام حسینؑ کے میرے پاس لکھے ہین بلکہ اونکے باپ کے ناموں سے بھی مین آگاہ ہون اور کتاب نجوم مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک سال حضرت خامس آل عبا جناب سید الشہدا پیادہ پا حج کو تشریف لے گئے اثنائے راہ مین بسبب بعد مسافت پاے مبارک حضرت کے

ورم کرگئے بعض غلامان نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ سوار ہو لیجیے تا ورم پاے مبارک کم ہو حضرت نے قبول نہ فرمایا کہا جب ہم منزل پر پہونچینگے تو ایک غلام حبشی ملیگا اوسکے پاس ایک روغن ہوگا کہ وہ اس ورم کے لئے نہایت نافع ہے پس جب وہ غلام حبشی لاوے اوس روغن کو تو اوس سے مول لینا اور جو قیمت طلب کرے بے تامل دینا ایک غلام نے حضرت سے تعجب کیا اور کہا یا ابن رسول اللہ فدا ہوں آپ پر مان باپ میرے اس منزل مین کوئی روغن فروش نہین ہے حضرت نے فرمایا بلکہ عنقریب آویگا جب بقدر ایک منزل کے راہ طے کی ناگاہ ایک غلام سیاہ دور سے پیدا ہوا حضرت نے اپنی ایک غلام کو فرمایا کہ جا اور روغن کو خرید کر اور قیمت اوسکی دے جب وہ غلام بموجب ارشاد حضرت اوس حبشی کے پاس گیا اور روغن طلب کیا حبشی نے پوچھا کسکے لیے طلب کرتا ہے کہا کہ اپنے آقا حسین بن علیؑ کے واسطے جب اوس مرد نیک اعتقاد نے نام حضرت کا سنا کہنے لگا مجھے حضرتؑ کی خدمت مین لیچل جب غلام اوس حبشی کو حضرت کی خدمت مین لایا کہا اوسنے یا ابن رسول اللہ مین آپ کے شیعہ اور ہوا خواہون سے ہون اور قیمت روغن کی مین نہین چاہتا لیکن یہ چاہتا ہون کہ میرے لئے دعا فرمایئے کہ حق تعالی مجکو ایک فرزند صحیح الخلقت عطا فرمائے کہ دوستدار آپ اہل بیت کا ہو یا مولا جب مین آپ کی خدمت مین آنے لگا تو میری عورت کو درد زہ تھا حضرت نے فرمایا اپنے گھر پھر جا کہ حق تعالی نے تجھے فرزند صحیح الخلقت عطا فرمایا سنتے ہی اس ارشاد کے وہ حبشی بسرعت تمام روانہ ہوا جب اپنے گھر پہونچا تو دیکھا اوسنے کہ فرزند مستوی الخلقت پیدا ہوا ہے پھر وہ حبشی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور دعاے خیر دیکر عرض کیا یا ابن رسول اللہ جو کچھ آپنے ارشاد کیا تھا وقوع مین آیا بعد ازان حضرت نے اوس روغن کو اپنے پاے مبارک پر ملا ہنوز اپنی جگہ سے حرکت نہ کی تھی کہ ورم پاے مبارک کا بالکل زائل ہوگیا اور مطلق نشان باقی نہ رہا مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ یہی حدیث حضرت امام حسن علیہ السلام کے بھی معجزات مین گذری ہے اور کتاب کافی مین بھی اسیطرح روایت کی ہے اور صدور اس معجزے کا دونون حضرات سے اور موافقت دونون کے بجمیع وجوہ خالی غرابت اور بعد سے نہین ہے اور ظاہر از ذکر اس معجزے کا حضرت کے معجزات مین سہو کاتب سے ہوا ہے اور راوی کتاب مین خدیفہ سے روایت کی ہے کہا اوسنے سنا مین نے حضرت امام حسینؑ سے زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور اوس زمانہ مین سن شریف اون حضرت کا بہت کم تھا فرماتے تھے قسم بخدا کے خدیفہ جمع ہونگے اور اتفاق

کرینگے میرے قتل پر سرکشان بنی امیہ اور سرگروہ اوس لشکر شقاوت اثر کا عمر سعد ہوگا حذیفہ کہتے ہین
مین نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ یہ خبر آپکے حضرت رسول خدا
سے سنی ہے فرمایا نہین پس مین خدمت رسول مین حاضر ہوا اور جو کچھ امام حسینؑ سے سنا تھا عرض
کیا حضرت نے فرمایا اے حذیفہ علم میرا علم حسینؑ سے ہے اور علم حسینؑ کا علم میرا ہے اسواسطے کہ
جو کچھ واقع ہونیوالا ہوتا ہے پیش از واقع ہونے کے ہم اوسے جانتے ہین اور کشی نے صالح
ابن میثم سے روایت کی ہے کہ ایک دن مین اور عباہ اسدی جابہ والبیہ پاس گئے
عباہ نے کہا اے اجابہ میثم برادر زادہ تیرا اجابہ نے کہا حقا قسم ہے خدا کی کہ وہ میرا بھتیجا ہے
بعد ازان کہا مین خبرون تمھین اوس چیز سے جو مین نے حضرت امام حسینؑ سے سنی ہے کہا اے عمہ بیان
کیجیے عباہ نے کہا ایک دن مین حضرت کی زیارت کو گئے اور سلام کیا مینے حضرت نے جواب سلام
دیا اور مرحبا فرماکر کہ کیا سبب ہے تم ایک مدت سے ہمارے پاس سلام کو نہ آئین مینے کہا یا ابن رسول اللہ
اور کوئی امر باعث ترک زیارت کا نہین ہوا مگر یہ مرض جو مجھے عارض ہوا ہے حضرت نے پوچھا
کیا مرض ہے مین نے کہا داغ سفید میرے پیشانی پر نکلا ہے یہ کہکر مینے مقنعہ اپنے منہ سے اوٹھا دیا
حضرت نے دست مبارک اپنا اوس مرض کی جگہ پر رکھکر دعا کی اور تا دیر دعا پڑھی بعد ازان حضرت
نے ہاتھ اپنا اوٹھا لیا حق تعالی نے اونکی برکت دعا سے اوس مرض کو مجھسے بالکل زائل کیا پھر
حضرت نے فرمایا اے اجابہ اس امت مین کوئی شخص سوا ہمارے اور ہمارے شیعون کے ملت حضرت
ابراہیم پر نہین ہے پس سوا ہمارے شیعون کے سب لوگ اوس ملت سے بیزار ہین کتاب عیون المعجزات
مین حضرت صادق علیہ السلام سے اونہون نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ سے اور اونہون
نے حضرت امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ ایکبار اہل کوفہ حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت
مین آئے اور کمی باران کی شکایت کی اور کہا یا مولا آپ ہمارے واسطے حق سبحانہ تعالی سے طلب
باران کیجیے حضرت نے امام حسینؑ سے کہا تم اوٹھو اور بارش کے لیئے دعا کرو بموجب ارشاد
کے امام حسینؑ کھڑے ہوے اور ایک خطبہ بعبارت فصیح مشتمل حمد وثنای الہی اور درود حضرت
رسالت پناہی پر ادا فرمایا پھر حضرت نے ایک دعا نہایت فصیح و بلیغ انشا فرمائی اور حق تعالے
سے اون لوگون کے واسطے باران طلب کیا اور وہ دعا یہ ہے اللھم معطی الخیرات ومنزل
البرکات ارسل السماء علینا مدرارا واسقنا غیثا مغزارا واسعا غدقا مجللا سحا سفوحا

بجاجا تنفس به الضعف من عبادك وتحيى به الميت من بلادك امين رب العالمين ہنوز حضرت دعا سے فارغ نہوے تھے کہ یکایک بارش ہوئی اوسی وقت ایک اعرابی نواحی کوفہ سے آیا اور یہ خبر لایا کہ مین نے بچشم خود دیکھا کہ بیکس اور تالاب پانی سے معمور ہوگئے اور موج زن ہین اور جعفر ابن محمد بن عمارہ نے اپنے باپ سے اونہون نے عطا ابن سائب سے اونہون نے اپنے بھائی سے روایت کی ہے کہا اونسے کہ بروز شہادت جناب سید الشہدا معرکہ کربلا مین مین بھی حاضر تھا دیکھا مین نے کہ ایک ملعون قبیلہ تمیم سے کہ نام اوس شقی کا عبداللہ ابن جویرہ تھا حضرت امام حسین کے لشکر کے قریب آیا اور باواز بلند حضرت کا نام لیکر پکارا حضرت نے اوس لعین سے کہا کیا مطلب ہے تیرا معاذ اللہ اوس بے حیا نے کہا بشارت ہو تمھین آتش دوزخ کی حضرت نے فرمایا حاشا بلکہ مین خدا ذوالمن زندہ اور پیغمبر شفاعت کنندہ کی خدمت مین جاتا ہون اور بازگشت میری ایک حال نیک سے طرف دوسری حالت خیر اور نیکی کے ہے تو کون ہے اونسے کہا مین عبداللہ بن جویرہ ہون حضرت نے دست مبارک اپنی درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے یہان تک کہ سفیدی زیر بغل کی نمودار ہوئی اور فرمایا خداوندا کھینچ تو اس شقی کو طرف آتش دوزخ کی وہ ملعون حضرت کی بددعا سنکر غصہ مین آیا اور حضرت پر حملہ کیا حکم حق تعالی سے گھوڑے نے اوس ملعون کے ایسا اضطراب کیا کہ ایک پاؤن اوسکا خندق مین جاتا رہا اور وہ شقی گھوڑے سے گرا اور ایک پانون رکاب مین الجھا پس دوڑتا دوڑتا جاتا تھا اور پانون اوسکا اوسیطرح رکاب مین الجھا تھا اور سر بسبب اوسکا ہر پتھر و درخت مین جاتا تھا یہان تک کہ ایک جانب سے تمام ران اور پنڈلی اوسکی جدا ہوگئی اور دوسری جانب سے رکاب مین اوسکی رہ گئی اور اوسی حال سے واصل جہنم ہوا اور اپنے کئے کی سزا کو پہونچا مولف علیہ الرحمۃ فرماتے ہین حاذ حسن یمانی سے روایت ہے جب حضرت امام حسین صلوات اللہ علیہ اندہرے مکان مین تشریف رکھتے تھے تو از بسکہ ایک نور ہوا حضرت کی پیشانی اور گردن مبارک سے ساطع تھا بسبب اوس نور کے حضرت کو پہچان لیتے تھے اور بسبب نورانی ہونے کا یہ تھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ اکثر گلوے مبارک و پیشانی کے بوسے لیتے تھے ایک دن حضرت جبرئیل خانہ جناب فاطمہ مین نازل ہوے دیکھا کہ وہ معصومہ خواب راحت مین ہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام جھولے مین روتے ہین حضرت جبریل حضرت امام حسین علیہ السلام کو لوری دینے لگے اور اونکو بہلاتے جاتے تھے یہان تک کہ حضرت فاطمہ زہرا خواب راحت سے بیدار ہوئین سنا کہ کوئی شخص حضرت امام حسین علیہ السلام

سے باتین کرتا ہے متعجب ہوکر ادسطرف دیکھنے لگین تو کسی کو نہ پایا جب حقیقت اسکی جناب رسول خدا سے پوچھی تو اوس جناب نے فرمایا اے فاطمہ وہ جبرئیل تھے اور بعضے معجزات اوس جناب کے پہلے مذکور ہوے اور اکثر آیندہ آئینگے خصوصاً باب شہادت اور وقائع مابعد شہادت مین +

باب تیسرا

ذکر مکارم اخلاق و دیگر احوال امام عالیمقام و اصحاب کرام مین عیاشی نے اپنی تفسیر مین بسند معتبر

روایت کی ہے ایکدن حضرت امام حسینؑ کا ایک جماعت مساکین پر گذر ہوا دیکھا کہ اپنی غذا بچاے ہوے خشک ٹکڑے کھا رہے ہین جب حضرت اونکے نزدیک پہونچے اون مساکین نے حضرت کے دعوت کی کہ یا بن رسول اللہ اس نان خشک مین شرکت کیجیے حضرت گھوڑے سے نیچے اوترے اور ساتھ بیٹھکر تناول فرمایا اور اس آیت کی تلاوت کی ان اللہ لا یحب المتکبرین یعنے حقتعالے متکبرون کو دوست نہین رکھتا بعد اسکے حضرت نے فرمایا مین نے تمہاری دعوت قبول کی تم بھی میری دعوت قبول کرو جب اون مساکین نے حضرت کی دعوت کو قبول کیا وہ جناب اونکو دولت سرا پر لاے اور کنیز سے فرمایا جو کچھ تو نے مہمانون کے لیے ذخیرہ کیا ہے حاضر کر موجب ارشاد کے کنیز نے حاضر کیا حضرت نے بخوبی تمام اونکی ضیافت کی اور رخصت فرمایا ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے جب اسامہ بن زید کو مرض الموت ہوا حضرت امام حسین علیہ السلام عیادت کو تشریف لے گئے اونکو نہایت اندوہناک پایا اور اپنی حالت مرض مین کہتا تھا داغاہ حضرت نے سبب اندوہ پوچھا اسامہ نے کہا یا ابن رسول اللہ باعث میرے اندوہ کا یہ ہے کہ ساٹھ ہزار درہم کا مین قرضدار ہون حضرت نے فرمایا تم خاطر جمع رکھو کہ قرض تمہارا مجھپر ہے اور مین اوسے ادا کرونگا اسامہ نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ مین ڈرتا ہون کہ قبل ازادی قرض مرجاؤن اور مشغول الذمہ رہون حضرت نے فرمایا اے برادر قرض تیرا پہلے تیرے مرنے سے مین ادا کرونگا راوی کہتا ہے جو حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی کیا یعنے ہنوز اسامہ نے وفات نہ کی تھی کہ اوس منبع جود و سخا نے اونکے قرض کو ادا کر دیا منقول ہے کہ وہ امام عالی مقام اکثر فرماتے تھے کہ بدترین خصلت بادشاہون کی یہ ہے کہ اعدا سے نامردی کرین اور قساوت کرین ضعیفون سے اور بوقت بخشش و عطا بخل کرین کتاب انس المجالس مین روایت کی ہے جب فرزدق شاعر کو مروان نے مدینہ سے نکال دیا ایک روز حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے چار سو اشرفیان اوسکو عطا کین کسی نے عرض کیا ابن رسول اللہ

وہ شاعر فاسق ہے یہ بلغ خطیر آپنے اسکو کیون عطا فرمایا ارشاد کیا بہترین مال تمہارا وہ ہی جس سے حفظ آبرو ہو
تحقیقیکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر شاعر کو بہت کچھ عطا کیا اور عباس بن مرداس شاعر
کے حق مین فرمایا زبان کو اسکی بخشش سے قطع کر یعنی کچھ اسے دو تا میری مذمت نکرے منقول ہے ایک
اعرابی مدینہ مین آیا لوگون سے پوچھا زیادہ سخی مدینہ مین کون ہے سب نے کہا حسین بن علی بہت سخی
و کریم ہین اعرابی یہ سنکر حضرت کی تلاش مین داخل مسجد ہوا دیکھا کہ حضرت نماز پڑھتے ہین اوسوقت اعرابی نے
کئی شعر حضرت کی مدح و ثنا مین پڑھے حاصل مضمون یہ ہے کہ نا امید و محروم نہین پھرتا جو تم سے امید رکھے
اور زنجیر تمہاری در کی بلا سے تم سخی اور محل اعتماد ہمارے ہو پدر بزرگوار تمہارے قاتل کفار تھے اگر وہ جناب ہمین
ہدایت نہ کرتے ہر آینہ آتش جہنم ہمین گھیر لیتے اور مخلدن فی النار رہتے پس جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے
قنبر سے فرمایا آیا مال حجاز سے کچھ بچا ہے قنبر نے عرض کیا یابن رسول اللہ چار ہزار اشرفیان باقی ہین فرمایا
لے آؤ کہ یہ اعرابی مستحق تر ہے بمسے اس مال کے لینے مین پھر وہ جناب مسجد سے دولت سرا مین تشریف فرما
ہوے اور ان اشرفیون کو رد ے مبارک مین لپیٹ کر پیچھے دروازہ کے کھڑے ہوے اور بسبب شرم و حیا کے
رد ے مبارک اپنا اعرابی کے سامنے نہ کیا اور سکاف رد ے ہاتھ باہر نکال کر وہ اشرفیان اعرابی کو عطا فرمائین
اور کئی شعر اوسکی عذر خواہی مین انشا فرمائے مضمون ان کا یہ ہے کہ اے اعرابی لے اسکو اور مین تیرے آگے
عذر خواہ ہون کہ تیرا حق مجھسے ادا نہوا یقین جان کہ مین تیرے حال پر بہت شفقت رکھتا ہون اگر آج ہمارے لیے
کچھ حکومت ہوتی اور حق ہمارا غصب نہ ہوتا تو دیکھتا تو کہ ہمارا دست بخشش تجھپر کیونکر ریزندہ رہتا لیکن کیا
کرین جو حادثات زمانہ نے ہمارے امور کو متغیر کر دیا ہے اور ہاتھ ہمارا اندنون نہایت تنگ ہے اعرابی نے
حضرت سے دینار لیے اور رونے لگا فرمایا اے اعرابی تو اس لیے روتا ہے کہ یہ دینار قلیل ہین عرض کیا یا مولا
مین اسلیے نہین روتا بلکہ اسلیے روتا ہون کہ ایسے سخی کے ہاتھ کیونکر خاک مین پنہان ہو جائینگے اور
مثل اسی روایت کے حضرت امام حسن علیہ السلام کی نسبت بھی منقول ہے ابن شہر آشوب نے
کتاب مناقب مین عبد الرحمن خزاعی سے روایت ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام صحرا ے کربلا مین
درجہ شہادت پر فائز ہوے لوگون نے حضرت کی پشت مبارک پر نشان گھٹون کے دیکھے امام زین العابدین
علیہ السلام سے سبب اون گھٹون کا پوچھا فرمایا کہ امام مظلوم ہمیشہ انبار غلہ اور روٹیون کے اپنے
پشت مبارک پر رکھکر بیوون اور یتیمون اور مسکینون کے لیے لیجاتے تھے اور اونکے گھرون مین مخفیا
پہونچاتے تھے روایت ہے کہ عبد الرحمن سلمے نے ایک فرزند کو حضرت امام حسین علیہ السلام

کے سورۂ حمد تعلیم کیا جب صاحبزادے نے اوسکو حضرت امام حسین کے سامنے پڑہا حضرت نے ہزار دینار اور ہزار حلّی عبد الرحمن کو عطا کیے اور فرمایا منہ انکا موتیوں سے بھر دو کسی نے عرض کیا آقا مولا اسقدر اجرت سورۂ حمد سکھانے کی نہیں ہوتی فرمایا اے شخص جسقدر مال زر مین نے دیا عوض مین اسکے تعلیم کے بہت کم ہے بعد ازان حضرت نے یہ اشعار انشا کیے جنکا حاصل مضمون یہ ہے یعنی جب دنیا تیری طرف رجوع کرے چاہیے کہ تو بھی خلق اللہ پر انعام و بخشش کر پیش ازانکہ تجھسے روگردانی کرے اسلیے کہ جب دنیا رجوع کرتی ہے تو جود اوسے فنا نہین کر سکتا اور جب منہ پھیرتی ہے بخل سے باقی نہین رہتی خلق و تواضع سے اون حضرت کے یہ ہے کہ ایک روز حضرت ایک جماعت مساکین پر گذرے کہ اپنی عبا کو بچھائے خشک روٹی کہا رہے تھے حضرت نے اونکو سلام کیا اونہون نے جواب سلام دیکر عرض کیا یا ابن رسول اللہ ان خشک کے کھانے مین ہماری شرکت کیجیے حضرت گھوڑے سے اوتر کر اونکے پاس بیٹھ گئے عذر کیا کہ یہ نان خشک صدقہ ہے اور صدقہ ہم پر حرام ہے اگر یہ صدقہ نہوتا تو مین بلا تامل تمہارا شریک ہوتا پھر فرمایا اوٹھو اور میرے گھر چلو تا مین تمہاری ضیافت کرون حضرت نے اونکو دولتسرا پر لاکر ضیافت کی اور بہت سا لباس اور دراہم عطا فرما کر رخصت کیا حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ایک دن حضرت امام حسین علیہ السلام اور محمد بن حنفیہ مین کچھ کلام خشونت آمیز ہوا محمد بن حنفیہ نے ایک عریضہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو لکھا اوسمین یہ مضمون مندرج کیا اے برادر پدر بزرگوار میرے اور تمہارے علی ہین اس باب مین مین تمہارے برابر ہون لیکن مادر بزرگوار تمہاری فاطمہ زہرا دختر رسول خدا ہین اگر تمام روے زمین سونے سے بھر جاتا اور میری ملک ہوتی تب بھی تمہاری مادر گرامی کے رتبہ کو نہ پہونچتی پس جب آپ میرے نامہ کے مضمون سے مطلع ہون تو مجھ تک قدم رنجہ فرمائین اور اپنی تشریف آوری سے میرے دلکو شاد کرین کہ آپ مجھسے سزاوار تر ہین فضل و احسان مین والسلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت نے جب نامہ محمد بن حنفیہ کا پڑہا اوسی وقت اونکے گھر تشریف فرما ہوے اور اوس دن سے پھر کسی طرح کی رنجش حضرت اور محمد بن حنفیہ کے درمیان مین نہ آئی اور شجاعت سے حضرت کے یہ ہے کہ ایک دن مدینہ مین درمیان حضرت امام حسین علیہ السلام اور ولید بن عقبہ کے کہ حاکم مدینہ تھا ایک راعت پر نزاع واقع ہوئی حضرت نے عمامہ سر ولید سے اوتار لیا اور اوسکی گردن مین لپٹ کر زمین پر کھینچا مروان نے جب یہ حال دیکھا تو حضرت کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا ہرگز مین نے کسی شخص کو نہین دیکھا کہ حاکم وقت پر اسقدر زیادتی کرے ولید کہا اے مروان قسم ہے خدا کی تو نے

یہ کلمہ میری طرفداری اور دلسوزی سے نہین کہا لیکن تو نے میرے حلم اور بردباری اختیار کرنے پر حسد کیا اور بخدا کہ حق حضرت کی طرف ہے اور مزرعہ بھی انہین کا ہے حضرت نے فرمایا آولید اب تو نے حق کا اقرار کیا جائین نے وہ مزرعہ تجھے بخشدیا یہ فرماکر حضرت وہان سے اوٹھے منقول ہے کہ معرکۂ کربلا مین اوس جناب سے وہی ملعون کہتے تھے کہ اطاعت یزید قبول کیجیے حضرت جواب مین فرماتے تھے قسم ہے خدا کی مین تمہاری اطاعت نہ کرونگا جسطرح اور مردم ذلیل اطاعت کرتے ہین اور نہ بھاگونگا مین جیسا کہ غلام بھاگ جاتے ہین پس بآواز بلند ندا کی کہ اے بندگان خدا مین پناہ لیجاتا ہون طرف اپنے اور تمہارے پروردگار کے سنگسار سے جو ایمان نہین رکھتا روز قیامت کا اور مرنا غربت سے بہتر ہے اوس زندگی سے جسمین ذلت ہو اور بوقت شہادت اپنے اوس جناب نے چند اشعار پڑھے جسکا حاصل مطلب یہ ہے موت بہتر ہے ارتکاب عار سے اور عار بہتر ہے دخول نار سے اور حق تعالی ان دونون سے مجھے پناہ دینے والا ہے اور ابن نباتہ کہتا ہے کہ حسین وہ شخص ہین کہ بہ عزت مرنے کو زندگی جانتے ہین اور بذلت جینے کو مرگ جانتے ہین کتاب حیاۃ الاولیا مین محمد بن حسن سے روایت ہے جب فوجین کوفہ و شام کی سحرا کربلا مین جمع ہوئین اور حضرت کو یقین ہوا کہ یہ اشقیا مجھسے لڑینگے اوسوقت اپنے اصحاب سے فرمایا تم دیکھتے ہو اوس امر کو جو نازل ہوا بدرستیکہ دنیا بحال ہ تغیر ہوگئی اور نیکیون نے اوسکے ہمسے منہ پھیر لیا اور لذتین اوسکی تلخ و ناگوار ہوگئین یہانتک کہ باقی نہین ہا دنیا سے مگر مانند بقیہ آب کے جو تہ کوزہ رہ جاتے اور نہین باقی رہا اوس سے مگر عیش خلیق مانند چراگاہ تقلیل دربدکے آیا نہین دیکھتے تم کہ حق پر عمل نہین کرتے اور باطل سے پرہیز نہین کرتے پس چاہیے کہ ایسے وقت مین مرد مومن ملاقات حق تعالی کا رغبت ہو اور بدرستیکہ اب مین موت کو سعادت جانتا ہون اور زندگی کو ان ظالمون کے ساتھ رنج و ملال جانتا ہون اور جب اوس جناب نے قصد میدان جنگ کا کیا یہ اشعار پڑھے جسکا حاصل یہ ہے کہ جاتا ہون مین اور جوانمرد کو مرنے سے کچھ عار نہین ہے جسوقت کہ نیت اوسکی بخیر ہو اور جہاد کرے درحالیکہ مطیع اور فرمانبردار ہو خدا اور رسول کا اور مواسات کرے نیکوکارون سے اور مفارقت و بیزاری کرے بدچلن اور گنہگارون سے اور اپنی جان کو سب سے پہلے بہیجتا ہون تاکہ روز قتل بھی ملاقات کرون مین لشکر انبوہ سے پس اگر جیتا رہا مین تو کوئی میری مذمت نہ کریگا اگر مارا گیا تو کوئی مجھے ملامت نہ کریگا اور از روے ذلت کے کافی ہے کہ تو زندہ رہے اور لوگ تجکو ذلیل و حقیر جانین مناقب ابن شہر آشوب مین منجملہ زہد حضرت امام حسین علیہ السلام کی روایت کی ہے کہ لوگون نے کہا یا مولا کیا عظیم و بزرگ ہے

خوف آپکا پروردگار سے حضرت نے ارشاد کیا کہ روز قیامت عذاب خدا سے امین نہیں ہے مگر وہ شخص
جو دنیا مین حق سبحانہ تعالی سے خائف رہا ہو ابن بطہ نے کتاب الابانہ مین روایت کی ہے
کہ اوس امام مظلوم نے پچیس حج پیادہ پاکے اور اونٹ و محمل ہمراہ اوس جناب کے تھے کتاب
عیون المجالس مین روایت کی ہی ایک روز جناب امام حسین علیہ السلام اور انس بن مالک فبر حضرت
خدیجہ کبرے پر تشریف لائے اور روئے بعد ازان انس سے ارشاد کیا تم میرے پاس سے ہٹ جاؤ انس کہتا ہے کہ
مین حضرت کی آنکھ بچاکر ایک گوشہ مین چھپ رہا دیکھون حضرت کیا کرتے ہین دیکھا مینے کہ وہ جناب
مشغول نماز ہوئے جب نماز کو اوس امام مظلوم کے بہت طول ہوا تو مین نزدیک گیا سنا مینے کہ حضرت
یہ مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین فرماتے ہین بارا آیا پروردگارا تو میرا آقا اور مولا ہے
پس رحم کر اوس بندہ پر جو تیری طرف پناہ لاتا ہے اور تجھسے التجا کرتا ہے اے صاحب بزرگواری و شرف
تو ہی میرا محل اعتماد ہے خوشا حال اوس بندے کا جسکا تو مولا ہو اور خوشا حال اوسکا جو بندہ اور خادم ہو
تیرا اور تمام شب تیرے خوف سے بیدار رہا اور شکایت اپنی سختی و بلا کی تجھسے نہ کرے اور کسی طرح کی
بیماری اور کوئی مرض اوس بندے کو سوائے محبت کے نہو اور جسوقت وہ بندہ شکایت اپنے رنج والم کی
کرے تو تو اوسکو قبول کرے اور اوسکے جواب مین ارشاد فرمائے کہ لبیک اے بندہ میرے اور جسوقت وہ
بندہ ظلمت و تاریکی مین مبتلا ہو اور تضرع و اخلاص عا کرے تو تو اوسکو اپنے لطف و کرم سے عزت اور
بزرگی عطا فرمائے اور اپنے قرب مین اوسے جگہ دے انس بن مالک کہتا ہے کہ جب حضرت نے یہ اشعار مناجات
مین انشا فرمائے تو ایک منادی نے اس مناجات کے جواب مین ندا کی کہ لبیک اے بندہ میرے تو ہم سے نزدیک ہے
اور جو کچھ تو نے کہا سب ہمنے سنا اور تیری آواز سننے کی ملایکہ ہمارے مشتاق ہین پس کافی ہے تجھے کہ ہمنے
آواز تیری سنی اور دعا تیری ہمارے پردہ ہاے جلال تک پہونچے اور کافی ہے تجھے کہ ہمنے تیرے
روبرو سے اوٹھا دئے اور اگر شمائم روائح عزت و جلال اس دعا کے اطراف و جوانب پر چلین تو کسی شخص کو تاب
استقامت اوسکے تجلی مین نہ رہے پس جس چیز کو تو چاہے بے طمع اور بے خوف و بے حساب ہمسے طلب کر
بدرستیکہ مین خدا عزوجل ہون ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین اس شعر کو اوس جناب سے
بروایت کی ہے کہ معنی اوسکے یہ ہین اے اہل لذات دنیا آگاہ ہو کہ دنیا محل بقا نہین ہے بدرستیکہ قریب
کہانا اوس سایہ کا جو معرض زوال مین ہو حماقت ہے اور ان اشعار کو بھی اوس جناب کی طرف
منسوب کیا ہے جسکا حاصل مضمون یہ ہے کہ مین فوق لیگیا ہون بزرگی اور علو مرتبہ مین تمام عالم سے

بسبب اپنے حسن خلقت اور علو ہمت کے اور میری حکمت سے شبہائے تاریک ضلالت اور گمراہی مین نور ہدایت
ظاہر ہوا اور جو لوگ کہ منکر ہین چاہتے ہین کہ اوس نور کو چھپاوین اور حق تعالی چاہتا ہے کہ اوس
نور کو تمام کرے کتاب مناقب مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ایک دن جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو مسجد مین لائے اور اپنے پہلو مین بٹھا کر
تکبیر نماز کہی حضرت امام حسین علیہ السلام نے چاہا کہ حضرت کے ساتھ تکبیر کہنے مین موافقت کرین لیکن
بسبب صغر سن کے درست تکبیر نہ کہہ سکے حضرت رسالت نے دوبارہ تکبیر کہی یہان تک کہ ساتوین مرتبہ
حضرت نے درست تکبیر کہی حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ اس سبب سے اول نماز مین سات تکبیرین
کہنا سنت ہوا اور روایت ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد کیا کہ بہترین اعمال بعد نماز کے داخل کرنا سرور کا ہے دل مومن مین اسطرح
سے کہ گناہ پر مشتمل نہو بدرستیکہ دیکھا مین نے ایک غلام کو کتے کے ساتھ کھانا کھا رہا ہے سبب اسکا
اوس غلام سے پوچھا اوسنے عرض کیا یا ابن رسول اللہ مین مغموم ہون چاہتا ہون کہ اسکے دل کو شاد کرون
شاید شادی اوسکے باعث خیر سرور کا ہو اور میرے غم کو زائل کرے اسواسطے کہ مین ایک لاکھ کہتا ہون
اور وہ یہودی ہے چاہتا ہون کہ مین اوسکی غلامی سے نجات پاؤن جب امام عالیمقام نے یہ کلمات اوس
غلام سے سنے اوسی وقت یہودی پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مین دو سو دینار طلا دیتا ہون اس غلام
کی قیمت مین اگر تو بیچے اوسنے کہا یا مولا مین نے اس غلام کو آپکے قدمون پر تصدق کیا اور یہ باغ بھی
اسی کو دیتا ہون اور وہ دینار جو آپ اس غلام کی قیمت مین مجھے عنایت فرماتے ہین مین نے آپ کو واپس
کئے حضرت نے فرمایا کہ مال اپنا مین نے تجھے یون ہین بخشدیا یہودی نے کہا یا مولا مین نے مال کو
قبول کیا اور اپنی طرف سے غلام کو بخشدیا حضرت نے ارشاد کیا کہ مین نے غلام کو آزاد کیا اور بسبب مال
اوسے بخشا زن یہودی نے کہا کہ مین مسلمان ہوئی اور مہر اپنا مین نے اپنے شوہر کو بخشا یہودی نے کہا مین بھی
مسلمان ہوا اور گھر اپنا مین نے زوجہ کو بخشا اور ترمذی نے کتاب جامع مین روایت کی ہے کہ جب
سر جناب سید الشہدا علیہ الاف التحیۃ والثنا پاس ابن زیاد کے لائے اوسوقت اوس شقی پاس ایک
چھڑی تھی العیاذ باللہ اوس چھڑی کو بینی مبارک پر امام مظلوم کے لگاتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے
ایسا خوبصورت سر کسی کا نہین دیکھا انس نے کہا یہ سر اوس شخص کا ہے جو بہت مشابہ تھا صورت مین سرور خدا
سے اور روایت ہے جب حضرت امام حسین علیہ السلام مکان تاریک مین بیٹھے تھے از بسکہ

ایک نور اوس جناب کی پیشانی اور گردن مبارک سے ساطع تھا لوگ بسبب [illegible] کرتے
کہ وہ جناب اس مکان مین تشریف رکھتے ہین کتاب کشف الغمہ مین روایت کی ہے کہ انس بن مالک
کہا ایک دن مین خدمت مین حضرت امام حسین علیہ السلام کے حاضر تھا ناگاہ ایک کنیز کی [illegible] ایک گلدستہ
پھولون کا بطریق تحفہ حضرت کے پاس لاکر رکھدیا حضرت نے ارشاد کیا [illegible] راہ خدا
آزاد کیا انس کہتا ہے مین نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ یہ کنیز ایک گلدستہ پھولون کا [illegible]
آپکے لیے لائی آپنے اوسے آزاد فرمایا حضرت نے فرمایا کہ خدا نے ہمکو [illegible]
تحیت کرے بسبب کسی چیز کے لازم ہے تم اوسکے عوض مین بہتر اوس سے عفا کردو اور عوض اس عمدہ سے
بہتر اوسے یہی تمہارا مین اسے آزاد کردون اور روایت ہے ایک دن حضرت امام حسین علیہ السلام
نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے کہا اے برادر مین چاہتا ہون کہ زبان میری تمہاری سی ہو جاے اور دل
تمہارا میرا سا اور روایت کی ہے ایک روز حضرت امام حسن علیہ السلام نے کچھ کلمات حضرت کو
لکھے اور سبب یہ تھا کہ امام حسین علیہ السلام شعرا کو بخشش وعطا فرماتے تھے حضرت نے اوسکے جواب مین
لکھا اے برادر بزرگوار تم مجھسے زیادہ جانتے ہو بہترین مال وہ مال ہے کہ آدمی بسبب اوسکے اپنی عزت و
آبرو کو بچاے مولف علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ شاید لکھنا امام حسن کا اوس عالیمقام کو اس جہت سے ہو کہ
نہ غدر اوس جناب کا عطاے شعرا مین لوگون پر ظاہر ہو کشف الغمہ مین منقول ہے کہ ایک روز عبداللہ بن زبیر
نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے مع اصحاب دعوت کی پس سب اصحابنے طعام تناول کیا مگر حضرت نے
نوش نفرمایا اصحابنے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ کیون نہین تناول فرماتے حضرت نے فرمایا مین روزے
سے ہون اور روزہ دار تحفہ چاہتا ہے اصحابنے پوچھا کہ یا حضرت وہ کیا چیز ہے فرمایا روغن خوشبو اور مجمر
اور روایت کی ہے کہ ایک غلام نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی تقصیر لائق تعذیر کے حضرت نے
حکم دیا کہ تازیانے لگائین اوسوقت غلام نے کہا اے مولا میرے والکاظمین الغیظ حضرت نے فرمایا اسے چھوڑ دو
پھر غلام نے کہا اے مولا والعافین عن الناس حضرت نے ارشاد کیا مین نے تقصیر تیری عفو کی اوسنے کہا
یا مولا واللہ یحب المحسنین حضرت نے فرمایا کہ جا مین نے آزاد کیا تجھے راہ خدا مین اور جتنا روزینہ میرا مقرر
کیا تھا دوچند اوسکے بنمے مقرر کیا منقول ہے کہ فرزدق شاعر نے کہا جب مین کوفہ سے میرا اتفاق ملنے
مین حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اوس جناب نے پوچھا کہ آیا تو اس اہل کوفہ کی کیا خبر ہے
مین نے کہا حضرت سچ کہون حضرت نے فرمایا ہان سچ کہو مین نے کہا [illegible] اہل کوفہ کے

آپ کی طرف مائل ہین اور تلوارین اونکی بنی امیہ کے ساتھہ ہین اور فتح و نصرت حق تعالی کی طرف سے ہی
حضرت نے ارشاد کیا تو سچ کہتا ہے اہل دنیا بندۂ زر ہین اور دین انکا ایک امر لغو ہے کہ زبان سے اقرار
کرتے ہین اور جس چیز سے معاش انکو حاصل ہوتی ہے اوسپر جمع ہو جاتے ہین اور جب امتحان کا وقت آتا ہے
تو دیندار بہت کم نکلتے ہین اور فرمایا جو شخص ہمارے پاس آتا ہے ایک خصلت کو ان چار خصلتون سے ضرور
حاصل کرتا ہے ایک قرآن سے سنا ہے آیت محکمہ کا جو واضح الدلالت ہو دوسرے قضیہ عادلہ کی مطابقت اوسے
اور ایک برادری کرنا مومنون سے اور مجالست کرنا عالمون سے منقول ہے جبکہ حضرت در جبۂ شہادت پر فائز ہوے یہ رجز
انشا فرمایا الموت خیر من رکوب العار والعار اولی من دخول النار واللہ ماھذا وھذا جار
یعنی موت بہتر ہے ارتکاب عار سے اور عار بہتر ہے دخول نار سے اور حق تعالی دونون سے مجھے نجات دینے
والا ہے اور منقول ہے اون حضرت سے کہ آبرو حضا حاجت کی بوجہ سوال باقی نہین رہتی پس شرم چاہیے
کہ اوسکا اکرام کرا در سوال دسکا رد نہ کرا اور کتاب نجوم مین لکھا ہے کہ ابن عبد ربہ نے کتاب عقد مین
روایت کی کہ لوگون نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت مین کہا یا مولا آپکے پدر بزرگوار
کی اولاد کسقدر کم ہے حضرت نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ مین کیونکر پیدا ہوا کیونکہ وہ حضرت شبانہ روز
مین ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے اور کتاب جامع الاخبار مین منقول ہے کہ ایک اعرابی حضرت
امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین آیا اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ مین ضامن ایک دیت کا ہوا تھا اور
اوسکے ادا کرنے کی طاقت نہین رکھتا پس اپنے دل مین کہا مین نے کہ سوال کیا چاہیے ایسے شخص سے جو
کریم ترین خلق خدا ہو جب مین نے اپنے دل مین خوب غور کیا اہل بیت رسول سے کسی کو کریم تر نہ پایا حضرت
نے فرمایا اے اعرابی مین تین مسئلے تجھسے پوچھتا ہون اگر تو نے ایک مسئلہ کا جواب دیا تو ثلث مال مین تجھے
دونگا اور اگر دو مسئلون کا جواب دیا تو دو ثلث مال تجھے دونگا اور اگر تینون مسئلون کا جواب دیا تو تمام
مال تجھے عطا کرونگا اعرابی نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ سا عالم مجھسے جاہل محض سے سوال کرے اور مین کیونکر جواب
آپ کے سوال کا دے سکون گا حالانکہ آپ صاحب فضل و شرف ہین حضرت نے فرمایا مین نے اپنے
جد عالیمقدار سے سنا ہے کہ نیکی کرنا بقدر معرفت خوب ہے یعنی جسقدر انسان اپنے امور دین مین
معرفت رکھتا ہو اوسیقدر مراعات کرنا مناسب ہے اعرابی نے یہ کلام حضرت کا سنکر عرض کیا یا ابن رسول اللہ
جو کچھہ منظور ہو سوال کیجیے اگر مین اوسکا جواب جانتا ہونگا تو عرض کرونگا ورنہ آپ سے پوچھہ لونگا اور یاد
رکھونگا حضرت نے فرمایا کہ اے اعرابی اعمال خیر سے کونسا عمل ہے جو سب پر فضیلت رکھتا ہو اوسنے

کہا یا مولا ایمان لانا خدائے عزوجل کا اور اقرار کرنا اوسکی وحدانیت کا پھر حضرت نے سوال کیا کہ آدمی
کو نجات مہلکہ سے بسبب کس چیز کی حاصل ہوتی ہے اوسنے کہا کہ توکل اور اعتماد کرنا خدائے عزوجل پر
موجب نجات ہے مہالک سے پھر حضرت نے پوچھا کہ زینت مرد کی کس چیز سے ہوتی ہے اوسنے کہا بسبب
اوس علم کے کہ ساتھہ اوسکے حلم اور بردباری ہو حضرت نے فرمایا اگر ایسا علم نہ رکھتا ہو تو زینت مرد کی کس
چیز سے ہے اعرابی نے کہا ایسا مال ہو جس سے مروت کر سکے یعنی جو کوئی اوس سے سائل ہو تو سوال اوسکا
رد نہ کرے حضرت نے ارشاد فرمایا اگر یہ بھی نہ رکھتا ہو تو پھر کس چیز سے اوسکی زینت ہے اوسنے کہا فقر و
پریشانی سے کہ اوسکے ساتھہ صبر رکھتا ہو حضرت نے فرمایا کہ اگر فقر و صبر بھی نہ رکھتا ہو تو کون سی
چیز ہے کہ اوس سے مرد کی زینت ہو اعرابی نے کہا کہ ایک صاعقہ آسمان سے گرے اور اوسے جلا دے کہ وہ قابل
اور سزاوار اسی بات کے ہے حضرت نے یہ بات سنکر تبسم فرمایا اور ایک تھیلی کہ اوسمین ہزار درہم تھے اوسنے
عطا کیے اور ایک انگوٹھی اپنے ہاتھہ کی عنایت کی کہ قیمت اوسکی نگین کے دو سو درہم تھے اور بعد ازان
فرمایا کہ اے اعرابی یہ اشرفیان اپنے قرضداروں کو دے اور اوس انگوٹھی کو اپنے عیال کے خرچ مین لا
اعرابی نے وہ مال کثیر لیکر کہا کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ یعنی خدا بہتر جانتا ہے کہ
رسالت و امامت کو کہان قرار دے مؤلف علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ بعضے تالیفات مین ہمارے
اصحاب کے ابوسلمہ سے روایت کی ہے اوسنے کہا ایک سال مین عمر خطاب کے ساتھہ حج کو گیا جب حج سے
فارغ ہوے اور ابطح مین پہونچے ناگاہ ایک اعرابی ہمارے پاس آیا اور عمر خطاب سے کہنے لگا کہ مین نے
حالت احرام مین کئی انڈے شتر مرغ کے پاے اور اونکو بھونکر کھا لیا پس کفارہ اوسکا کیا ہے
عمر نے کہا کہ جواب اس مسئلہ کا مجھے یاد نہین ہے لیکن تو ٹھہر جا کہ شاید کسی صحابی سے تیری
مشکل حل ہو یہی گفتگو تھی کہ ناگاہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام تشریف لائے اور اونکے پیچھے
حضرت امام حسین علیہ السلام تھے عمر نے کہا اے اعرابی یہ علی ابن ابیطالب ہین اس مسئلہ کا اونسے
سوال کر اعرابی اوٹھا اور حضرت سے اوس مسئلہ کو پوچھا حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا اس
لڑکے سے کہ تیرے پاس کھڑا ہے یعنے حضرت امام حسین علیہ السلام سے دریافت کر اعرابی نے کہا کہ تم
سب ایک دوسرے کا حوالہ کرتے ہو اور جواب میرے سوال کا نہین دیتے لوگون نے کہا واے ہو تجھپر یہ فرزند
رسول ہین اعرابی نے کہا یا ابن رسول اللہ مین اپنے گھر سے بقصد حج روانہ ہوا اور احرام باندھ
چکا تھا اور سب قصہ اپنا تا آخر بیان کیا حضرت نے پوچھا کہ اے اعرابی تیرے پاس کچھہ اونٹ ہین

اور سنے کہا ہان حضرت نے فرمایا جسقدر انڈے تو نے پائے تھے اونٹنی اور نیلان کے اور اونٹ چھوڑ
تاکہ وہ حاملہ ہون اور جب اونکے بچے ہون تو وہ بچے بیت الحرام مین ہدیہ کر عمر نے کہا اے حسین بعضے ناقص
لطفہ گرا دیتے ہین حضرت نے فرمایا اے عمر بعضے انڈے بہی فاسد ہوتے ہین عمر نے کہا یا حضرت آپ
سچ فرماتے ہین حضرت امیر المومنین علیہ السلام اوٹھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو اپنی چھاتی سے
لگایا اور فرمایا ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم اور کتاب کنز الفوائد مین روایت کی ہے
ایک شخص نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے کہا یا حضرت آپ کو گونہ تکبر ہے حضرت نے فرمایا کہ
کبریا اور بزرگواری مخصوص خداوند عالم کے لیے ہے اور سوا حق تعالی کے اور کسی کو روا نہین ہے اور
جو مجہہ مین ہے وہ تکبر نہین ہے بلکہ عزت ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین یعنی عزت
واسطے خدا اور رسول مومنین کے ہے کافی کلینی مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ
امام حسین علیہ السلام نے جناب فاطمہ علیہا السلام کا اور کسی عورت کا دودہ نہین پیا بلکہ اوس جناب کو
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین بیجاتے تھے اور وہ جناب انگوٹھا اپنا اونکے منہ مین دیتے
تھے اور حضرت اوسے چوستے تھے اور ایسا سیر ہوتے تھے کہ دو تین دن تک پر احتیاج اور خواہش دودہ کی نہوتی
تھی پس روئیدہ ہوا گوشت امام حسین کا گوشت اور خون سے جناب سالت مآب کے اور عیسی بن مریم اور
امام حسین علیہما السلام کے سوا کوئی ایسا نہین پیدا ہوا کہ زندہ رہا ہو اور دوسرے روایت مین
حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ زبان مبارک اپنی حضرت
امام حسین علیہ السلام کے منہ مین دیتے تھے اور حضرت چوستے تھے یہانتک کہ سیر ہو جاتے تھے اور اوس
جناب نے کسی عورت کا دودہ نہین پیا اور ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے کہ
حضرت امام حسین علیہ السلام مدینہ منورہ مین جس سال جنگ خندق واقع ہوئی روز پنجشنبہ پانسہ شنبہ پانچوین
تاریخ ماہ شعبان کو چوتھی برس ہجرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے دس مہینے اور بائیس دن بعد
ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام کے پیدا ہوے اور روایت مین وارد ہے کہ فاصلہ درمیان تولد
امام حسن و امام حسین علیہما السلام مدت حمل تھے اور مدت حمل امام حسین علیہ السلام کے چھہ مہینے تھے اور
اللہ چھہ برس اور کئی مہینے حضرت رسول خدا کے ساتھہ رہے یعنی جب جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
نے وفات کی تو سن شریف سے اوس امام عالیمقام کے چھہ برس اور کئی مہینے گذرے تھے اور مجموع عمر شریف
حضرت امام حسین علیہ السلام پچاس برس کا تھی اور بعضون نے کہا ہے کہ سن شریف اوس جناب کا

شہادت پر سال اور پانچ مہینے کا تھا اور بعضوں نے پچپن برس اور پانچ مہینے کہے ہیں اور مدت خلافت اوس امام کے پانچ برس اور کئی مہینے اخیر حکومت معاویہ میں اور اول سلطنت یزید میں تھے اور عمر ابن سعد ابن ابی وقاص اور خولی ابن یزید اصبحی نے اوس امام غریب کو شہید کیا اور سنان بن انس نخعی اور شمر ابن ذی الجوشن نے سر مبارک اوس جناب کا اوسکے جسد مطہر سے جدا کیا اور سنان بن جعونہ حضرمی نے لباس اوس امام کے بدن شریف سے اوتار لیا اور امیر اوس لشکر شقاوت اثر کا عبید اللہ ابن زیاد تھا کہ یزید نے اوس شقی کو حضرت سے لڑنے کو بھیجا تھا اور وہ جناب سوین تاریخ کو ماہ محرم کے روز شنبہ پیش از زوال آفتاب کے درجہ شہادت پر فائز ہوے اور بعضوں نے کہا ہے کہ روز جمعہ بعد نماز ظہر کے شہید ہوے اور بعضوں نے روز دوشنبہ کہا ہے میدان کربلا میں نینوی اور غاضریہ کی زمین عراق سے واقع ہے سنہ ساٹھ ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سے اور بعضوں نے سنہ اکسٹھ ہجری لکھا ہے جانب مغرب نہر فرات کی کربلا میں مدفون ہوے اور شیخ مفید رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ اصحاب حضرت امام حسین علیہ السلام کے گرد اوس جناب کے مدفون ہیں اور قبریں اونکی متمیز نہیں ہیں اور حائر شریف میں ان سب کو احاطہ کیے ہوے ہے اور سید مرتضی رحمۃ اللہ نے اپنے بعض مسائل میں ذکر کیا ہے کہ سر جناب سید الشہدا کا شام سے پھیر کر کربلا میں لائے اور بدن مطہر آنحضرت سے ملحق کیا اور شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے کہا کہ اس سبب سے روز اربعین زیارت اوس امام شہید کی وارد ہوئی ہے اور کلینی رحمۃ اللہ نے اس بات میں دو روایتیں ذکر کی ہیں ایک ابان بن تغلب سے کہ اوسنے صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کا حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پہلو میں مدفون ہے اور دوسرے یزید ابن عمرو ابن طلحہ سے کہ اوسنے بھی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ سر مبارک اوس شہید کا پس پشت کوفہ نزدیک قبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام مدفون ہے اور از جملہ صحابہ امام حسین علیہ السلام عبد اللہ ابن یقطر ہے کہ برادر رضاعی و قاصد آنحضرت تھا طرف اہل کوفہ کے کہ اوس بزرگوار کو اشقیا نے بالاے قصر سے گرا کر شہید کیا اور اصحابوں میں اوس جناب کے انس بن حرث کاہلی اور اسعد شامی اور عمر بن صبیعہ اور میثم بن عمرو اور زید ابن معقل اور عبد اللہ ابن عبد ربہ خزرجی اور سیف ابن مالک اور ثابت بن ابی عبد اللہ شمالی اور ضرغامہ ابن مالک اور عقبہ ابن سمعان اور عبد اللہ ابن سلیمان اور منہال بن عمرو اسدی اور حجاج ابن مسروق اور بشیر ابن غالب اور عمران ابن عبد اللہ خزاعی ہے اور ابو الفرج فی

کتاب مقاتل الطالبین مین لکھا ہے کہ ولادت باسعادت امام حسین علیہ السلام کی پانچوین شعبان
سنہ چار ہجری مین واقع ہوئی اور روز جمعہ دسوین ماہ محرم بعد ساٹھ برس ہجرت سے وہ جناب
درجۂ شہادت پر فائز ہوے اور سن شریف آنحضرت کا چھپنن برس کئی مہینے کا تھا اور بعضون نے لکھا ہے
ہو روز سہ شنبہ شہید ہوے اور اس قول کو ابو نعیم نے فضل بن دکین سے روایت کی ہے اور جو کچھ کہ ہمنے
اول ذکر کیا صحیح تر ہے اور عوام کہتے ہین کہ وہ امام مظلوم بروز دوشنبہ شہید ہوے پس قول اطل ہے اور
کوئی روایت موافق اس قول کے وارد نہین ہوئی اور غرہ اوس محرم کا جسمین جناب سید الشہدا شہید
ہوے روز چہار شنبہ تھا اور بحساب ہندی سب پانچون سے نکالا گیا ہے کہ غرہ اوس محرم کا روز چہار شنبہ تھا
پس ہرگاہ غرہ اوس محرم کا روز چہار شنبہ کو ہوا تو دسوین محرم کے روز دوشنبہ کیونکر ہو سکتی ہے ابوالفرج
کہتا ہے کہ یہ دلیل صحیح اور واضح ہے اور روایت بھی اسکی مؤید ہے سفیان ثوری نے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام شہید ہوے تو اوسوقت پنسر
شریف اوس امام غریب کا اٹھاون برس کا تھا کتاب اختصاص مین روایت کی ہے کہ سب اصحاب
حضرت امام حسین علیہ السلام کی اوس جناب کے ساتھ شہید ہوے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے
اصحابون مین سے حبیب ابن مظاہر اور میثم تمار اور رشید ہجری اور سلیمان بن قیس ہلالی اور ابو صادق
اور ابو سعید عقیصا اوس امام مظلوم کے ساتھ شہید ہوے کتاب اعلام الوری مین روایت
کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام مدینہ مین روز سہ شنبہ کو متولد ہوے اور بعضون نے روز پنجشنبہ
لکھا ہے تیسری تاریخ کو ماہ شعبان کے اور بعضے پانچوین ماہ شعبان کی کہتے ہین چوتھے برس مین ہجرت
نبوی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ ولادت باسعادت اوس امام عالیمقام کے آخر ماہ ربیع الاول مین ہوئی
تیسرے برس ہجرت رسول خدا سے اور مجموع اوس جناب نے ستاون برس اور پانچ مہینے زندگانی کی عہد
حضرت رسالت مین سات برس عمر شریف کے گذرے تھے اور عہد حضرت امیر المومنین علیہ السلام مین
تیئیس برس کے تھے اور عہد حضرت امام حسن علیہ السلام مین سینتالیس برس کا سن شریف تھا اور
مدت خلافت اوس شہید تیغ جفا کی دس برس اور کئی مہینے تھے کتاب کشف الغمہ مین
مذکور ہے کہ کمال الدین ابن طلحہ نے لکھا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام مدینہ مین پانچوین شعبان
سنہ چار ہجری مین متولد ہوے اور جناب سیدہ کو حمل رہا حضرت امام حسین علیہ السلام کا بعد
پچاس راتون کے ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام سے اور مثل اسی روایت کے حافظ جنابذی نے

بھی لکھا ہے اور کمال الدین طلحہ نے کہا ہے کہ انتقال اوس امام شہید کا دار دنیا سے دار آخرت کو سال
شصت و یکم ہجرت مین واقع ہوا پس عمر شریف اوس جناب کی چھپن برس اور کئی مہینے ہوے منجملہ
اوسکے چھ برس اور کئی مہینے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے وقت مین اور بعد وفات حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ تیس برس جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ اور بعد وفات جناب
امیر علیہ السلام دس برس حضرت امام حسن کے ساتھ اور بعد شہادت امام حسن علیہ السلام کے اپنی شہادت
تک دس برس تک زندگانی کی ابن خشاب نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
مادر گرامی حضرت ابو عبداللہ حسین ابن علی علیہ السلام کے جناب فاطمہ خثعمیہ بنت جناب سولخ اہین
اور روز عاشورا بعد اکسٹھ برس کے ہجرت رسول سے وہ جناب شہید ہوے اور عمر شریف اوس امام
عالیمقام کے ستاون برس تھی سات برس اپنی جد بزرگوار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ
رہے مگر سات مہینے دس دن کم کہ وہی مدت فاصلہ ولادت باسعادت مین اوس جناب کے اور امام حسن علیہ السلام
کی ہے اور تیس برس اپنے پدر بزرگوار جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ رہے اور دس برس امام حسن کے ساتھ
رہے اور دس برس بعد وفات حضرت امام حسن علیہ السلام کی زندگی فرمائی پس اس حساب سے عمر شریف جناب
سید الشہدا کے سات مہینے اور دس دن کم ستاون برس کی تھی اور یہی سات مہینے اور دس دن مدت
حمل اور مدت فاصل ولادت حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام مین تھے اور روز عاشورہ
جمعہ کے دن بعد اکسٹھ برس کے ہجرت نبوی کے شہید ہوے بعضے کہتے ہین کہ بروز دوشنبہ شہید ہوے اور بعد
امام حسن علیہ السلام حضرت نے گیارہ برس زندگی کی اور حافظ عبدالعزیز کہتا ہے کہ حضرت امام حسین
علیہ السلام سنہ چار ہجری ماہ شعبان مین کہ کئی شبین گذرین تھین متولد ہوئے اور روز عاشورہ
میدان کربلا مین بعد سنہ اکسٹھ ہجری کے شہید ہوے بروز شہادت عمر شریف اوس جناب کی پچپن برس
چھ مہینے کے تھے مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے مشہور تر روایات ولادت آنحضرت مین یہ ہے
کہ وہ جناب تیسری تاریخ ماہ شعبان کے متولد ہوے اسواسطے کہ شیخ طوسی نے کتاب مصباح مین روایت
کی ہے ایک فرمان حضرت صاحب الامر علیہ السلام کا قاسم ابن علاء ہمدانی کو کہ وکیل تھے امام حسن
عسکری علیہ السلام کے اس مضمون کا پہونچا کہ مولا ہمارے حضرت امام حسین علیہ السلام روز پنجشنبہ تیسری
تاریخ ماہ شعبان کے متولد ہوے پس اوسدن روزہ رکھا اور یہ عاشورہ اور اوس دعا کو ذکر کیا اور بعضون نے
لکھا ہے کہ ولادت باسعادت حضرت پانچوین ماہ شعبان کو واقع ہوئی اور یہ روایت موافق ہے اوس روایت کے

کہ شیخ طوسی نے کتاب مصباح مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ ولادت باسعادت
جناب سید الشہدا کی پانچوین ماہ شعبان کی چوتھے برس ہجرت سے واقع ہوئی شیخ طوسی نے
کتاب تہذیب مین یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت آخر ربیع الاول مین سنہ تین ہجری مین متولد ہوئے
کلینی نے کہا ہے کہ ولادت حضرت کی سنہ تین ہجری مین واقع ہوئی شہید علیہ الرحمۃ نے
کتاب دروس مین لکھا ہے کہ وہ جناب مدینہ مین آخر ماہ ربیع الاول سنہ تین ہجری سے متولد ہوے شیخ
مفید نے پانچوین شعبان کو چوتھے برس ہجرت سے لکھا ہے شیخ ابن نما نے کتاب مثیر الاحزان مین
لکھا ہے کہ جناب سید الشہدا پانچوین شعبان چوتھی برس ہجرت سے متولد ہوے بعضون نے تیسری شعبان کے
لکھی ہے کہ پانچوین جمادی الاول سنہ تین ہجری مین ولادت باسعادت اوس جناب کی واقع ہوئی اور
مدت حمل حضرت کی چھ مہینے تھی اور سوے جناب سید الشہدا اور حضرت عیسی علیہما السلام کے کوئی لڑکا چھ مہینے
کا زندہ نہین رہا بعضون نے حضرت یحیی کو بھی لکھا ہے کافی کلینی مین حضرت صادق علیہ السلام نے
روایت کی ہے کہ ایک شخص منافقین سے مرگیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام ہمراہ اوسکے جنازے
کے تشریف لیے جاتے تھے اثنا ے راہ مین حضرت کا ایک غلام ملا اور اوس امام عالیمقام نے غلام کا نام لیکر
ارشاد کیا تو کہان جاتا ہے اوسنے عرض کیا مین اس منافق کے جنازے سے بھاگ کر ہون تا مین اسپر نماز نہ پڑہون
حضرت نے فرمایا تو میری دہنی جانب کو کھڑا ہو اور جو کچھ مین کہون تو بھی کہہ جب اوس میت کے وارث
نے تکبیر زکی حضرت نے بھی تکبیر کہی اور یہ دعا پڑہی اللھم العن فلانا عبدک الف لعنۃ
مؤتلفۃ غیر مختلفۃ اللھم اخز عبدک فی عبادک وبلادک واصلہ حر
نارک واذقہ اشد عذابک فانہ کان یتولی اعدآءک ویعادی اولیآءک ویبغض اھل بیت نبیک
خداوندا لعنت کر اپنے فلان بندے پر ہزار لعنت پیہم اور متواتر اور خداوندا رسوا کر اپنے اس بندے کو
درمیان اپنے بندون کے اور داخل کر اسکو آتش جہنم مین اور شدید ترین عذاب اپنا
اسپر بھیجا اسواسطے کہ تیرے دشمنون کو دوست رکھتا تھا اور تیرے دوستون کو دشمن رکھتا تھا اور تیرے
پیغمبر کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا کتاب مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
ہے کہ ایک دن حضرت امام حسین علیہ السلام ایک مقام پر تشریف رکھتے تھے ایک جنازہ اودھر سے
گذرا لوگون نے جب جنازہ کو دیکھا اوٹھ کھڑے ہوے حضرت نے فرمایا ایک دن ایک یہودی کا جنازہ گذرا
اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوس جنازہ کی راہ پر تشریف رکھتے تھے پس حضرت نے کھڑے ہو

اس بات کو کہ جنازہ بیہودی کا اوس جناب کے سر مبارک سے بلند ہوا اسواسطے اوٹھہ کھڑے ہوے اور
اوسی کتاب مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ایک مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام
بقصد عمرہ مدینہ منورہ سے تشریف فرما ہوے اثنائے راہ مین حضرت مریض ہوگئے جب یہ خبر جناب امیرالمومنین
علیہ السلام کو پہونچی مدینہ مین حضرت اپنے فرزند کے لینے کو تشریف فرما ہوے اور موضع شقیا مین حضرت
امام حسین علیہ السلام کو مریض پایا پوچھا اے فرزند کیا مرض ہے تمکو امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا اے
پدر بزرگوار درد سر مجھے عارض ہوا ہے جناب امیر علیہ السلام نے ایک اونٹ منگوا کر نحر کیا اور بال حضرت
امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک سے دور کیے اور مدینہ مین لے آئے جب درد سر زائل ہوا وہ جناب دوبارہ
تشریف فرما ہوے اور عمرہ بجا لائے **کتاب مذکورین** اوسی جناب سے روایت ہے کہ حضرت
امام حسین علیہ السلام دسمہ اور مہدی سے خضاب فرماتے تھے اور کتاب مذکورین اوسی جناب سے
روایت ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے خضاب دسمہ کا حضرت کی ریش مبارک مین
تھا اور اس روایت کو اور سندون سے بھی لکھا ہے

باب چوتھا

مشتمل ہے احتجاج پر اوس امام عالیمقام کے معاویہ اور اوسکے تابعین سے اور جو کچھ فیما مین حضرت
اور معاویہ کے واقع ہوا ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین اور طبرسی نے کتاب احتجاج مین موسے
بن عقبہ سے روایت کی ہے ایک دن لوگون نے معاویہ سے کہا اکثر آدمی حضرت امام حسین علیہ السلام
کی طرف متوجہ ہوے ہین اور اونکو سزاوار خلافت جانتے ہین پس تو اونکو رخصت دے کہ بالاے منبر
جاکر خطبہ پڑہین چونکہ زبان اونکی بیان سے عاجز ہے لوگ جانین کہ یہ قابلیت خلافت نہین رکھتے
معاویہ نے کہا کہ مین اونکے بھائی امام حسن سے بھی یہی گمان کرتا تھا آخر کار جب وہ منبر پر گئی تو ہم
سب کو رسوا کیا اور اپنے فضائل و مناقب اظہار کیے یہ بھی ایسا ہی کرینگے جب آدمیون نے بہت
مبالغہ کیا تو معاویہ نے حضرت کو اجازت دی حضرت منبر پر تشریف لے گئے اور ایک خطبہ نہایت
بلیغ اور فصیح حمد و ثناے الٰہی اور درود حضرت رسالت پناہی پر ادا فرمایا اوسوقت ایک شخص نے
کہا یہ کون شخص خطبہ پڑہتا ہے حضرت نے ارشاد کیا ہم ہین گروہ خداوند عالم کہ حق تعالیٰ نے
ہمین تمام خلق پر غالب کیا ہے اور ہم ہین عترت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کہ بہ نسبت تمام خلائق کے
ہم اونسے قرابت مین قریب تر ہین اور ہم ہین اہل بیت رسالت کہ ہر گناہ و عیب سے پاک و پاکیزہ ہین اور ہم ہین

ایک اون دو بزرگ چیزون سے جنکے باب مین حضرت رسول نے وصیت فرمائی ہے اور ہم وہ ہین کہ
خدانے ہمین برابر اپنی کتاب کے گردانا ہے اور وہ کتاب ایسی ہے کہ اوسمین ہر چیز کی تفصیل ہے اور
باطل نے مطلق اوسمین راہ نہین پائی ہے اور حق تعالی نے تفسیر اوس کتاب کی ہمین سپرد کی ہے اور
ہم تاویل آیات مین اوسکے شک نہین کرتے اور ہم حقائق پر اوسکے مطلع ہین پس ہماری اطاعت کرو کہ
واجب ہے تمپر اور حق تعالی نے قران مین ہماری اطاعت کو رسول کی اطاعت سے نزدیک کہا ہے
جیسا کہ فرماتا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوہ
الی اللہ والی الرسول یعنی اطاعت کرو خدا اور رسول صاحبان امر کے پس اگر نزاع واقع ہو کسی چیز مین تو رد کرو
اوسی طرف خدا اور رسول کے بعد اسکی حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر
منکم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطان الا قلیلا
یعنی اگر رد کرین اوسکو طرف رسول اور صاحبان امر کی تم مین سے بیشک وہ لوگ جو استنباط کرتے ہین اس
بات کو جانینگے اور اگر فضل خدا اور رحمت اوسکی تمہارے شامل حال نہوتی ہر آینہ تم پیروی کرتے شیطان کی
مگر قلیل تم مین سے اور مین تمہین خبر دیتا ہون کہ اوازہ شیطان کی بیشتر تحقیق وہ تمہارا دشمن ہے اور اوسنے
اپنی دشمنی کو تم پر ظاہر کیا ہے اور اگر تم متابعت کرو اسکی پس اوسکے اون دوستون اور تابعدارون مین
محسوب ہوگے جنسے اوسنے کہا ہے کہ آج کوئی تم پر غالب نہوگا تمام خلائق سے اور مین تمہارا فریادرس ہون
پس جب یکہا شیطان نے کہ آن وجہا عنون نے آپس مین ملاقات کی وہ ملعون اپنے قول سے پھر گیا اور
کہنے لگا مین تم سے کچھ کام نہین رکھتا اور بیزار ہون پس اوسوقت تمکو نشانہ اپنے تیر و نیزہ و شمشیر کا کریگا
اور ندامت کچھ فائدہ نہ بخشیگی اور قبول نہ کیا جاویگا ایمان اوس شخص کا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا امر
خیر نہ کیا ہو جب معاویہ نے یہ کلام حضرت کا سنا تو خائف ہوا ایسا نہو کہ لوگ مجھسے حضرت کی طرف پھر جائین
کہنے لگا کہ اے ابو عبداللہ جسقدر آپنے کہا کافی ہے اب منبر سے نیچے تشریف لائیے ابن شہر آشوب نے
کتاب مناقب مین اور طبرسی نے کتاب احتجاج مین محمد ابن سائب سے روایت کی ہے ایک دن مروان ملعون نے
حضرت امام حسینؑ سے کہا اگر تمکو بسبب جناب فاطمہ کے فخر و بزرگی نہوتی تو تم کس چیز سے ہم پر فخر کرتے حضرت از غیرت تمام و شکر
اوسکا گلا دبایا اور عمامہ اوسکی گردن مین لپیٹا یہانتک کہ اوس ملعون کو غش آگیا حضرت نے اوس ملعون کو چھوڑ دیا اور ایک جماعت
قریش کیطرف متوجہ ہو کر ارشاد کیا مین تمہین قسم دیتا ہون خدا کی کہ اگر مین سچ کہون تو میرے قول کی تصدیق کرنا آیا تم جانتے
ہو روے زمین پر کسی شخص کو کہ محبوب تر ہو رسول کے نزدیک مجھسے اور میرے بھائی سے آیا جانتے ہو کسی

شخص کو کہ فرزند دختر رسول ہو سوائے میرے اور میرے بھائی کے اور جماعت نے کہا کہ ہم کسی کو فرزند دختر رسول اور محبوب رسول سوائے آپ کے اور آپ کے برادر بزرگوار کے نہیں جانتے حضرت نے فرمایا بتحقیق کہ نہیں جانتا ہیں روئے زمین پر کسی شخص کو شقی اور رندۂ درگاہ سوائے مروان اور اوسکے باپ کے کہ یہ دونوں نکالے ہوئے رسول کے ہیں اور قسم بخدا کہ جا بلسا سے جا بلقا تک یعنی از مشرق تا مغرب جتنا سکے اور اسکے باپ کے دشمن خدا و رسول و اہلبیت نہیں اور یہ دونوں بدرو ع اقرار اسلام کرتے ہیں اے مروان علامت میری صدق کی یہ ہے کہ حالت غضب میں تیری ردا کاندھے سے گر جائیگی راوی کہتا ہے قسم بخدا کہ مروان نہ اوٹھا مجلس سے مگر یہ کہ غضبناک تھا اور ردا اوسکے کاندھے سے گر پڑے

عیاشی نے اپنی تفسیر میں جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ایک دن مروان ابن حکم مدینہ میں داخل ہوا اور تخت پر آکر لیٹا غلام امام حسین علیہ السلام کا وہاں پر موجود تھا اوس سے مروان نے کہا ردّوا الی اللہ مولاھم الحق وھو اسرع الحاسبین یعنی پھیرے جائینگے خدا کی طرف کہ مولا اونکا برحق ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے غلام سے پوچھا جب مروان داخل مدینہ ہوا تو اوسنے کیا اما غلام نے عرض کیا یا مولا اوسنے تخت پر لیٹکر اس آیہ کو پڑھا تھا ردّوا الی اللہ تا آخر آیہ حضرت نے فرمایا بتحقیق کہ خدا کی بازگشت تیسرے اور اسکے اصحاب کے بہشت کی طرف ہے اور بازگشت اوسکے اور اوسکے اصحاب کے جہنم کی طرف ہے ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے عائشہ دختر عثمان کی خواستگاری کی مروان نے نہ مانا اور کہا میں اسے عبداللہ زبیر کے عقد میں دیتا ہوں بعد ازاں معاویہ نے مروان کو کہ عامل حجاز تھا لکھا کہ ام کلثوم دختر عبداللہ ابن جعفر کو یزید کے لیئے خواستگاری کر جب مروان عبداللہ ابن جعفر پاس آیا اور یزید کے واسطے خواستگاری کی اونہوں نے فرمایا کہ بزرگ و پیشوا ہمارا امام حسین علیہ السلام اور اس لڑکے کے ماموں ہیں اونھیں اختیار ہے جب وہ تشریف لائیں جیسا ارشاد کرینگے اوسپر عمل کرونگا جب حضرت امام حسین علیہ السلام کو اس امر کی اطلاع دی حضرت نے بعد خیر خواہی کے فرمایا خداوندا بھیج تو اس لڑکے کے لیئے ایسے شخص کو کہ پسندیدہ تیرا ہو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے جب لوگ مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ میں جمع ہوئے مروان بازنیت تمام آیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے پہلو میں بیٹھا عرض کرنے لگا کہ معاویہ نے مجھے بھیجا ہے اور لکھا ہے کہ یزید کے لئے دختر عبداللہ ابن جعفر کی خواستگاری کروں اور جس مہر پر اوسکا باپ راضی ہو مقرر کروں اور جو قرض اوسکے

باپ کا ہو اوسے ادا کردن اور یہ نسبت وسیلہ ہو صلح کا دونون قبیلون مین اور موجب ہو تمہارے فخر کا اور
مجھے تعجب ہے کہ یزید کیونکر تمہین مہر دیتا ہے اور یزید وہ کفو ہے کہ کوئی کفو اوسکا ہمسر نہین ہوسکتا اور ابرار اوسکے چہرے سے
طلب آب کرتا ہے یا ابا عبداللہ جواب نیک اوسکا ارشاد کیجیے جب کلام اوس بد انجام کا تمام ہوا حضرت
نے فرمایا مین شکر کرتا ہون اوس خدا کا جسنے تمکو اپنے لیے اختیار کیا ہے اور اپنے دین کے واسطے پسند
کیا ہے اور سب خلق سے برگزیدہ کیا ہے اور تمام خلائق پر تمہین خلیفہ کیا ہے پس حضرت نے بعد ادائے
حمد و صلوۃ کے فرمایا اے مروان تونے کئی باتین کہین کہ مینے سنین لیکن جو کچھ کہ باپ مہر مین تونے
کہا کہ جو باپ لڑکے کا کہے مقرر کرون پس مین قسم کہاتا ہون اپنی جان کی کہ ہم اگر اس امر پر راضی ہون تو
زیادہ اوس مہر سے کہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہے مہر معین نہ کرینگے سوا سطے کہ آنحضرت نے ایک مہر معین
سب لڑکیون اور عورتون اور اپنے اہل بیت کا مقرر فرمایا ہے اور وہ چار سو اسی درہم ہین اور جو باپ
قرض مین کہاتا تونے کہ جسقدر باپ اوسکا قرضدار ہو وہ بھی ادا ہوگا پس یہ کیونکر ہوسکتا تھا کہ عورتین ہمارے
قرض کو ادا کرین اور یہ جو کہا تونے کہ بسبب اس نسبت کے دونون قبیلون مین صلح ہو جائیگی پس ہم اوسکے
رضاے خدا کے تمہارے دشمن ہین اور ہرگز ہرگز بوجہ دنیا برسر صلح نہ آوینگے روابط نسبی کبھی ہمارے تمہارے
منقطع ہین اور یہ جو کہا تونے مجھے تعجب ہے یزید کیونکر مہر دیتا ہے پس تو نے جھوٹ کہا اسواسطے کہ مہر دیا
اوس شخص نے کہ جو بہتر تھا یزید سے اور اوسکے باپ سے اور اوسکے دادا سے اور یہ جو کہا تونے کہ یزید ایسا
کفو ہے کہ کوئی شخص اوسکا ہم پلہ نہین ہے پس جو شخص کہ پہلے اوسکا ہم کفو تھا آج بھی وہی اوسکا ہم کفو ہے
بادشاہ ہونا اوسکے باپ کا جبر و ستم سے موجب اوسکے شرافت کا نہین ہوسکتا یہ جو کہا تونے کہ ابرار اوسکے
منہ سے طلب آب کرتا ہے پس امر منحوص ہے رد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے اور یہ جو کہا تونے
کہ یہ امر موجب ہماری مفاخرت کا ہے پس جاہلون کے نزدیک ایسا ہی ہے لیکن جو لوگ کہ عاقل اور دانا ہین
وہ جانتے ہین کہ یہ امر موجب اوسکے فخر کا ہے نہ ہمارے فخر کا بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ
مردم تم گواہ رہو کہ مین نے ام کلثوم دختر عبداللہ ابن جعفر کو اوسکے چچازاد بھائی قاسم بن محمد بن جعفر سے
چار سو اسی درہم کے مہر پر تزویج کیا اور نجشا مین نے اوسکو مزرعہ اپنا جو مدینہ مین ہے اور نجشی مین نے
مدینہ مین اپنی کہ نام اوسکا عقیق ہے کہ ہر سال آٹھ ہزار دینار محاصل اوسکا ہے اِنکے خرچ کے لئے کافی ہے
جب یہ کلام حضرت امام عالیمقام کا سنا رنگ اوس بیحیا کا متغیر ہوگیا اور کہنے لگا اے بنی ہاشم تمنے
مجھسے مکر کیا اور تم عداوت سے ہاتھ نہین اوٹھاتے حضرت نے فرمایا ہمنے مکر نہین کیا یہ عوض اوسکا ہے

کہ تو نے عایشہ دختر عثمان کو عقد امام حسن علیہ السلام مین دیا مروان نے ایک شعر پڑہا کہ حاصل اوسکا
یہ ہے کہ ہم چاہتے تھے کہ تم سے خویشی اور قرابت کرین اور تازہ کرین وہ پیمان قدیم کو جو بسبب حادث
زمانہ کہنہ ہو گئے ہین پس جب مین تمہارے پاس آیا تم بہ مکر پیش آئے اور ناسزا کہنے لگے اور ظاہر کیا کینہ
عداوت پوشیدہ کو پس کو ان غلام بنی ہاشم نے جواب دیا کہ خدا نے انکو ہر عیب گناہ سے دور کیا ہے اور
بطہارت و پاکیزگی انکو قرآن مجید مین یاد فرمایا ہے پس کوئی شخص انکا نظیر اور ہم کفو نہین ہے سوا انکے اور تو
چاہتا ہے کہ برابر کرے ہر جبار عنید کو اون نیکوکارون سے جو اہل بہشت ہین بعد اسکے حضرت امام حسین علیہ السلام
نے اپنے لیے عایشہ دختر عثمان کی خواستگاری کی ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے
کہ عمرو بن عاص نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے پوچھا کیا سبب ہے کہ اولاد ہماری بہ نسبت آپکے اولاد کے
زیادہ ہے حضرت نے ایک شعر پڑہا جسکا محصل یہ ہے کہ بدات ایک جانور ہے بدترین جانورون کا
اور بہت بچے دیتا ہے اور مادہ جنگ ایک جانور پرندہ شکاری اور شریف ہے وہ قلیل الولد ہے بعد اسکے
عمرو بن عاص نے کہا یا حضرت اس کا کیا سبب ہے کہ موے شارب آپکے بہت جلد سفید ہو جاتے ہین
اور تمہارے سیاہ رہتے ہین حضرت نے فرمایا عمرو تمین تمہاری گندہ دہن ہین پس جب کوئی شخص تم مین سے
اپنی عورت پاس جاتا ہے تو عورت وقت مقاربت کے منہ اپنا مرد کے منہ سے پہلو مین رکہتی ہے
اس سبب سے موے شارب تمہارے سیاہ رہتے ہین کہ ہوا دہان کے سانس کی تمہارے شارب کو نہین پہنچتی
بعد اسکے عمرو عاص نے پوچھا یا مولا اسکا کیا سبب ہے کہ داڑہی تمہاری بہت کہتی ہوتی ہے بہ نسبت ہماری
ڈاڑہیون کے حضرت نے فرمایا کہ والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لا یخرج الا نکدا
یعنی جو زمین پاکیزہ ہے حکم خدا سے وہ سبز و شاداب ہے مگر جو زمین ناقص و خبیث ہے گھانس نہین
اوگتی اوسمین مگر ایسے کہ نفع اوسکا بہت کم ہو معاویہ نے عمرو عاص سے کہا تجکو قسم میرے حق کی چپ رہ
کہ یہ فرزند علی ابن ابی طالب ہین حضرت نے دو شعر پڑہے جسکا حاصل یہ ہے اگر عود کریگا عقرب مین
بھی عود کرونگا اور نعل اوسکے لیے حاضر ہے اور تحقیق کہ عقرب نے جانا اور یقین کیا کہ اوسکے لیے
نہ دنیا ہے نہ آخرت ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے ایک دن حضرت امام حسین
علیہ السلام معاویہ پاس تشریف لے گیے اوسوقت ایک اعرابی معاویہ سے کچھ سوال کر رہا تہا جب معاویہ نے
حضرت کو دیکہا تو حضرت کی طرف متوجہ ہوا اعرابی نے حاضرین مجلس سے پوچھا یہ کون شخص ہین سبھون
نے کہا یہ حسین ابن علیہما السلام ہین اعرابی نے عرض کیا اے فرزند دختر رسول خدا مین آپ سے

سوال کرتا ہون کہ میری سفارش کیجیے معاویہ سے حضرت نے اوسکی سفارش کی معاویہ نے اعرابی کی حاجت
کو روا کیا اعرابی نے کئی شعر انشا کیے کہ مضمون اونکا یہ ہے آیا مین ایک گیاہ خشک کے پاس اوسنے کچھ ندیا
یہانتک کہ تحریک کیا اوسکو فرزند رسول نے اور وہ فرزند مصطفے صاحب بخشش وکرم ہے اور مادر سلمہ
اونکے بول ہین بدرستیکہ نبی ہاشم کو تم پر ایک فضیلت ہے مانند فضیلت بہار کے اون پھولون پر جو خشک
اور پژمردہ ہین معاویہ نے کہا اے اعرابی مین نے تجھے عطا کیا اور توضیح حسین کی کرتا ہے اعرابی نے
کہا اے معاویہ تونے مجھے عطا کیا اوسکے حق مین سے اور حاجت میری روا کی تونے اوس جناب کے فرمانے
سے کتاب عقد مین قطب راوندی سے روایت ہے ایک دن معاویہ نے مروان ابن حکم کو
بلا کر کہا کہ مین امام حسین علیہ السلام کے باب مین تجھسے مشورہ چاہتا ہون مروان نے کہا میری مصلحت
یہ ہے کہ تو اونکو اپنے ساتھ شام لیجا اور اونکو اہل عراق سے اور اہل عراق کو اوس جناب سے
جدا کر معاویہ نے کہا قسم بخدا مین راحت چاہتا ہون اپنے لیے اور تو مجھے بلا مین پھنسانا ہے
پس اگر مین صبر کرون اوسپر یعنے اونکے کہنے پر عمل کرون تو چاہیے کہ صبر کرون مین اون چیزون پر جنکو
مین مکروہ جانتا ہون اور اگر مین اونکے ساتھ بدی کرون تو قطع رحم ہوگا پس اوس شقی کو رخصت کیا
اور سعید ابن عاص کو بلا کر کہا اے ابو عثمان حضرت امام حسین علیہ السلام کے باب مین مشورہ دے سعید نے
کہا قسم ہے خدا کی تو نہین ڈرتا حسین سے مگر اوس شخص پر کہ بعد تیرے ہو دیگا یعنے بزید بدرستیکہ
تو حسین علیہ السلام کے لیے ایک حیلہ چھوڑتا ہے کہ اگر حسین اوس سے کشتی کرے تو وہ بھی اوسسے
کشتی کرے اور اگر حسین اوس سے سبقت کرے تو وہ بھی اوسسے سبقت کریگا یعنی وہ مقاومت اور
مقابلہ سے حسین کے عاجز نہین ہے پس میری یہ صلاح ہے کہ حسین کو نخلستان مین چھوڑ دے
کہ مثل ایک درخت خرما کے ہو کہ پانی سے غذا کرتا ہے اور ہوا مین بلند ہوتا ہے اور آسمان تک نہین
پہونچتا مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان مین فرمایا ہے کہ ظاہر امر ادیہ ہے جیسا کہ درخت خرما
اون شہرون مین پانی سے غذا پاتا ہے اور ہوا مین بلند ہوتا ہے اور ہر چند بلند ہو لیکن آسمان تک
نہین پہونچتا اسی طرح حسین ہر چند تمنا اور آرزو اور طلب رفعت کرے لیکن اپنی تمنا کو نہ پہونچیگا
اور یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر یشرب الماء ویصعد فی الھواء ولا یبلغ الی السماء کی حضرت کیطرف
پھرتے ہو اور صفت نخلہ کی نہو یعنے اوس جناب کو اونکی حال پر چھوڑ دے کہ پانی پیین اور کھانا
کھائین اور ممکن نہین کہ خلافت کو پہونچین اور بزید پر غالب ہون فرات ابن ابراہیم نے ابو جارود

اور اصبغ ابن نباتہ حنظلی سے روایت کی ہے اوسنے کہ جب مروان حاکم مدینہ ہوا ایک دن اوسنے
خطبہ پڑہا اور جناب امیر علیہ السلام کی نسبت العیاذ باللہ کلمات ناسزا کہے جب منبر سے اوترا حضرت
امام حسین علیہ السلام وہان تشریف لائے لوگوں نے حضرت سے عرض کیا آج مروان نے حضرت امیر علیہ السلام
کے شان مین کلمات ناسزا کہے حضرت نے فرمایا بھائی حسن علیہ السلام مسجد مین تشریف رکھتے تھے سب نے
عرض کیا تشریف رکھتے تھے حضرت نے فرمایا اوسنے کچھ نہ کہا عرض کیا اونہون نے کچھ نہ کہا پھر امام
علیہ السلام غضبناک ہوکر اٹھے اور مروان پر گئے اور فرمایا کہ یا ابن الزرقاء ویا ابن اکلۃ الفحل
یعنی اے بیٹے کبود چشم عورت اور جو مین کھانے والے کی تو نے کہا ہے علی ابن ابی طالب کے حق مین
مروان نے کہا آپ بچے ہین اور عقل نہین رکھتی حضرت نے فرمایا اشقی تو چاہتا ہے کہ خبر دون اوس چیز سے
جو تیرے اور تیرے اصحاب کے حق میں اور علی ابن ابی طالب کے حق مین وارد ہے بدرستیکہ حق تعالے
فرماتا ہے ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن وُدًّا یعنی جو لوگ ایمان لائے
ہین اور اعمال شایستہ کرتے ہین قریب ہے کہ خدائے رحمن اونکے واسطے دوستی اور محبت گردانے
اور یہ آیہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی شان مین اور اونکے شیعون کی شان مین نازل ہوا ہے
فانما یسرناہ بلسانک لتبشر بہ المتقین یعنی آسان کیا ہمنے اوسکو تیری زبان پر تا خوشخبری
دے تو پرہیزگارون کو بس بشارت دے رسول عربی نے اس آیہ سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو
اور کلینی نے کتاب کافی مین عبد الرحمن ابن محمد عزرمی سے روایت کی ہے کہ معاویہ نے مروان
بن حکم کو حاکم مدینہ کیا اور حکم کیا کہ جوانان قریش پر بخشش کرنا بموجب حکم اوس شریر کے اوسنے بہت کچھ
جوانان قریش کو عطا کیا حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام نے فرمایا کہ مین بھی مروان کے پاس گیا اوسنے
مجھسے میرا نام پوچھا مینے کہا میرا نام علی ابن الحسین ہے پھر اوسنے کہا کہ تمہارے بھائی کا کیا نام ہے مینے
کہا علی وہ شقی کہنے لگا کہ تمہارے باپ نے سب لڑکون کا نام علی رکھتے ہین دوسرا نام نہین رکھتے
پھر مجھکو دیا جب مین اپنے پدر بزرگوار کی خدمت مین گیا اور حاضر ہوا اور یہ ماجرا نقل کیا حضرت
نے فرمایا ویل اور عذاب شدید ہو اوس شقی پر جسکی ماں کہ نجی تھی اور جسکو اپنا تی تھی اگر حق تعالے
مجھکو سو فرزند عطا کرے تو مین سب کا نام علی رکھون کشی نے روایت کی ہے کہ مروان ابن حکم نے جسوقت
معاویہ کی طرف سے حاکم مدینہ تھا اوسکو لکھا مجھسے عمرو ابن عثمان نے ذکر کیا ہے کہ ایک جماعت
اہل عراق سے اور بزرگان حجاز سے امام حسین علیہ السلام کے پاس آکر مشورہ کرتے ہین اور اونکو بمخالفت

لاتے ہین مین ڈرتا ہون کوئی فتنہ برپا نہو اور مین نے اس امر مین تفحص کیا مجھپر یہ منکشف ہوا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام آج تک ارادہ خلافت کا اور نزاع کا نہین رکھتے لیکن مین مطمئن اور ایمن نہین ہون کہ آیندہ کوئی فساد اور شورش اونکی طرف سے برپا ہو پس اونکے باب مین جو تیری راے ہو مجکو لکھ بھیج تا اوسپر عمل کرون والسلام معاویہ نے جواب مین لکھا کہ نامہ تیرا مجھے پہونچا اور جو کچھ تو نے حضرت کے باب مین لکھا تھا مین سمجھا پس تو ہرگز اونسے متعرض نہو اور جب تک وہ تجھسے کام نہ رکھین تو بھی اونسے کچھ غرض نہ رکھ اسواسطے کہ وہ جب تک ہماری بیعت پر وفا کرتے ہین مین بھی نہین چاہتا کہ اونسے متعرض ہون اور ایک نامہ امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کی کئی باتین مجھتک پہونچین ہین اگر سچ ہو تو آپ اونکو ترک کیجئے اسواسطے کہ جس شخص نے خدا سے عہد و پیمان کیا اوسکو لازم ہے کہ اپنے عہد و پیمان پر وفا کرے اور جو کچھ مجھتک پہونچا ہو اگر غلط ہے چاہیے کہ ہرگز قصد ایسے امر کا نہ کرو اور چاہیے کہ اپنے تئین نصیحت کرو اور اپنے عہد و پیمان پر وفا کرو اور جب تم عہد شکنی کروگے تو مین بھی عہد شکنی کرونگا اور اگر تم مجھسے قصد مکر کا کروگے مین بھی تم سے مکر کرونگا پس چاہیے کہ اس امت کی اجتماع کو برہم نکرو اور فتنہ برپا کرنے کا باعث نہو بدرستیکہ تم نے لوگون کو امتحان کیا ہے پس تم اپنی جان پر اور اپنے دین پر اور اپنے جد بزرگوار کی امت پر رحم کرو اور بیعقلون کے فریب مین نہ آو جب نامہ معویہ کا حضرت پاس پہونچا جواب مین حضرت نے لکھا اے معویہ یہ جو تو نے اپنے نامہ مین لکھا تھا کئی باتین تمہاری مجھے پہونچین ہین پس تو مجکو اون باتون سے بری جان اور نیک و بد خدا خوب جانتا ہے اور جو لوگ کہ یہ باتین تجھے لکھتے ہین وہ تملق اور چاپلوسی کرنے والی اور سخن چین ہین اور ارادہ تجھسے لڑنے کا نہین رکھتا اور تیری مخالفت نہ کرنے مین خدا کے نزدیک گنہگار ہون اور مجھے گمان نہین ہے کہ خدا مجھسے راضی ہوگا اسبات پر کہ مین تجکو اور تیرے اون دوستدارون کو جنھون نے ظلم و ستم اختیار کیا ہے اور دین خدا سے نکل گئے ہین اِن بدعتون پر اونکے حال پر چھوڑ دون اور مصالحہ کرون آیا نہین قتل کیا تو نے بجور و ستم حجر کندی کو مع ایک جماعت نمازگذارون اور عابدون کے جو ظلم و جور کے منکر تھے اور تیری بدعتون کو عظیم جانتے تھے اور راہ خدا مین ملامت کرنے والون سے نہ ڈرتے تھے یہ سب ظلم و ستم جو ایسے خاصان حق پر تو نے کیے بعد امان دینے اور قسمین کھانے اور عہد و پیمان محکم اور وعدہ ہاے مضبوط کی تجھسے سرزد ہوئی اور کوئی گناہ بھی اونپر ثابت نہ کیا تھا اور کوئی کینہ قدیمی بھی تجھ مین اونسے نہ تھا آیا تو قاتل عمرو ابن حمق کا نہین ہے کہ وہ صحابی رسول تھا اور بندہ شایستہ تھا خدا کا اور شدت عبادت نے اوسکے بدن کو گھلا دیا تھا اور جسم اونکا نحیف و لاغر اور رنگ زرد ہوگیا تھا

ایسے عہد و پیمان تونے اونکو دیے کہ اگر وہ عہد اور پیمان کسی اور سے ہوئے جانور سے تو کرتا ہر آئنہ وہ
تیرے پاس چلا آتا پس تو نے بعد ایسے عہد و پیمان کے اونہین قتل کیا بسبب سبک جاننے عہد و پیمان
خدا کی اور بوجہ کمال جرات کے اپنے پروردگار پر تو وہ ہے کہ زیاد بسمیہ کو تونے اپنا بھائی بنایا
حالانکہ وہ غلام ثقیف کے فرش پر متولد ہوا تھا تونے دعوی کیا کہ میرے باپ کا بیٹا ہے حالانکہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ الولد للفراش وللعاھر الحجر یعنی فرزند فراش سے
ہے اور زنا کار کے واسطے سنگساری ہے پس تو نے دانستہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو ترک کیا
اور خواہش نفس کی متابعت کی اور بے دلیل و برہان اوسکو عراقین پر مسلط کیا کہ ہات پانون مسلمانونکے
کاٹے اور اونکی آنکھون کو کور کرے اور درختہاے خرما پر اونھین سولی دی گویا تو اس امت سے نہین ہے
اور یہ لوگ تیری ملت سے نہین ہین تو وہ ہے کہ فرزند تمیمہ نے تجھے لکھا کہ گروہ بنی خضرم دین علی ابن ابی طالب
پر ہین تو نے اوسکے جواب مین لکھا جو شخص دین علی پر ہو اوسکو قتل کر پس اوس شقی نے بشدت و سختی
اون لوگون کو قتل کیا قسم خدا کی کہ دین علی علیہ السلام وہ دین ہے کہ انہون نے تیرے اور تیرے بھائی
اور تیرے باپ کے منہ پر تلوار ماری اور تم اونکی تلوار کے خوف سے بظاہر اس دین مین آئے اور انہین
کی برکت سے تو اس مجلس مین بیٹھا ہے اور اس حکومت و امارت کو تونے غصب کیا ہے اگر تلوار
اوس جناب کی نہوتی تو شرف تیرا اور تیرے باپ کا یہ تھا کہ متاع قلیل کے سے شام کو لیجاتا اور بیچکر
منفعت قلیل اوس سے پیدا کرتا اور مجھے لکھتا ہے تو کہ اپنے اوپر اور اپنی دین پر اور اپنے جد کی
امت پر رحم کر اور فتنہ اس امت مین برپا نکر مین کوئی فتنہ عظیم تر تیری خلافت سے نہین جانتا
اور کوئی چیز اپنے واسطے اور اپنے دین کے اور اپنے جد کی امت کے واسطے بتر اس سے نہین جانتا
کہ تجھسے جہاد کرون پس اگر جہاد کرون تو اوسمین تقرب بخدا چاہونگا اور اگر مین جہاد نکرون تو خدا
سبحانہ تعالی سے طلب مغفرت کرونگا اور سوال کرونگا کہ مجھے توفیق دے جو امر نیک ہو اوسی مین اختیار
کرون بعد اسکے تو نے مجھے لکھا تھا کہ اگر مین تجھسے عہد شکنی کرون تو بھی مجھسے عہد شکنی کریگا اور اگر
مین تجھسے مکر کرون تو بھی مجھسے مکر کریگا پس جو کید اور مکر تجھسے ہو سکے قصور نہ کر مین امیدوار ہون کہ
کچھ ضرر تیرے مکر سے مجکو نہ پہونچے اور ضرر تیرے مکر کا بہ نسبت اوروں کے تجھے زیادہ پہونچے گا
اسواسطے کہ تو ہمیشہ اپنی جہالت پر مصر رہا ہے اور اپنے عہد و پیمان شکنی پر حریص رہا ہے اور مین
قسم کھاتا ہون کہ ہرگز تونے کسی شرط پر وفا نہین کی اور تحقیق کہ تونے عہد شکنی کی اوس جماعت سے

اور قتل کیا اونکو بعد اسکے کہ تونے اونسے صلح کی تھی اور تو نے قتل کیا اونکو پیشتر اس سے کہ تجھسے قتال کرین تا ہیمان شکنی کرین اور پہلو تہی تو نے اونکے ساتھ نہین کیا مگر اسلئے فضائل و مناقب ہمارے بیان کرتے تھے اور حق کو ہمارے عظیم جانتے تھے پس قتل کیا تو نے اونکو اس خوف سے کہ اگر اونکو قتل نہ کرتا ہر آئنہ تو پہلے اس سے مرجاتا کہ یہ اوس کام کو کرین یا یہ پہلے اس سے مرجاتے کہ اپنے مطلب کو پہونچین پس بشارت ہو تجکو اے معاویہ کہ یہ تجھسے اپنے خون کا قصاص کرینگے اور یقین جان کہ روز قیامت تجکو حساب کے لیئے کھڑا کرینگے اور آگاہ ہو کہ پاس حق سبحانہ تعالی کے ایک نامہ ہے کہ کوئی گناہ چھوٹا بڑا اوس سے باہر نہین ہے اور خدا نہین بھولا اون گناہون کو جو تو نے کیئے ہین یعنی مواخذہ کرنا لوگون سے بسبب اپنے گمان کے اور قتل کرنا دوستان خدا کو اور آوارہ کرنا بندگان نیک کو اپنے شہر و دیار سے اور جبر کرنا لوگون پر اسلیئے کہ بیعت کرین تیری بیٹے سے کہ وہ ابھی لڑکا اور کم سن ہے اور شراب پیتا ہے اور کتون کے ساتھ کھیلتا ہے تحقیق کہ تو نے اپنی نفس کے ساتھ بدی کی اور اپنے دین کو برباد کیا اور اپنی رعیت سے خیانت پیش آیا اور اپنی امارت کو تو نے ضائع کیا ہے جو لوگ کہ بے عقل اور جاہل ہین اونکی باتون کو تو سنتا ہے جو لوگ کہ پرہیزگار اور صالح ہین اونکو بیعقل اور جاہلون کے کہنے سے خوف مین ڈالتا ہے جب معاویہ نے نامہ حضرت کا پڑہا تو کہنے لگا مین نہ جانتا تھا کہ اونکے دل مین اسقدر کینہ ہے یزید نے کہا تو جواب اونکے خط کا لکھا اور اوسمین بہت سے کلمات نامناسب اونکو اور اونکے باپ کو درج کرا اوسوقت عبداللہ بیٹا عمرو ابن عاص کا معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے نامہ حضرت کا عبداللہ کے ہاتھ مین دیکر کہا دیکھ کہ حسین نے مجھے کیا کیا لکھا ہے اوس ملعون نے بھی مثل یزید کے مشورہ دیا پس یزید نے معاویہ سے کہا کہ اے امیر یاد رکھا تو نے میری خوبی عقل کو معاویہ یہ سنکر ہنسا اور عبداللہ ابن عمر سے کہنے لگا کہ یزید نے بھی مجھکو یہی مشورہ دیا تھا عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رائے یزید کی خوب ہے معاویہ نے کہا تم دونون نے خطا کی مین کیا لکھ سکون اونکے اعمال اونکے باپ کے حق مین کہ مین کوئی عیب اونمین نہین جانتا اور اگر چند باتین جھوٹ لکھ بھیجون تو کیا فایدہ کہ لوگ اوسکے خلاف کو جانتے ہین مین نے چاہا تھا کہ کچھ کلمات تہدید آمیز لکھون لیکن اوسکو بھی مین نے مناسب نہ جانا پس صبر کیا مین نے اور اصرار نہ کیا کتاب احتجاج مین روایت کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے معاویہ کے جواب مین لکھا نامہ تیرا مجھے پہونچا یہ جو تو نے لکھا تھا کہ کچھ باتین میری تجکو پہونچی ہین کہ مین اون باتون سے بری ہون اور تو نے گمان کیا ہے کہ مین اوپر راغب ہون

حالانکہ مجھے سزاوار نہ تھا کہ مین اون امور کو اختیار کرون اور باقی حدیث کو جیسا کہ سابق مین گذری ذکر کیا اس قول تک کہ معاویہ سے کہ مین کیا لکھ سکتا ہون اونکو اور اونکے باپ کے حق مین کہ کوئی عیب اونمین نہین پاتا لکھنے مین نے چاہا تھا کہ کچھ کلمات تہدید کے لکھون اور جہالت بیعقلی سے اونہین نسبت دون لیکن اوسکو بھی مین نے مصلحت نہ جانا اور صبر کیا راوی کہتا ہے معاویہ نے حضرت کو کلمہ ایسا نہ لکھا کہ خلاف مزاج اوس جناب کے ہو اور جو کچھ انعام ہدایا اور تحائف سے اونہین بھیجا کرتا تھا اوسے موقوف نہ کیا اور ہر سال ہزار ہزار درہم سے ہدیہ اور تحفہ کے اوس جناب کے واسطے بھیجا کرتا تھا

پانچوان باب

مشتمل ہے اون آیات کے بیان پر جو بحسب تاویل حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر دلالت کرتی ہین اور دلالت کرتے ہین اس بات پر کہ حق تعالی حضرت کے خون کا عوض طلب فرمائیگا عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہے الم ترالی الذین قیل لھم کفوا ایدیکم مع الحسین واقیموا الصلوۃ فلما کتب علیھم القتال مع الحسین قالوا ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب یعنی خروج القائم علیہ السلام یعنے آیا نہین دیکھتا تو اون لوگون کی طرف کہ حکم دیا گیا اونھین باز رکھین اپنے نفس کو جہاد سے یعنے امام حسن علیہ السلام کے ہمراہ اور برپا رکھین نماز کو پس جبان لوگون کو حکم جہاد کا ہوا یعنے حضرت امام حسین علیہ السلام کے اصحاب کو تو کہا اونہون نے خداوندا کیون حکم کیا تو نے ہمکو قتال کا اور کیون مہلت نہ دی ہمکو وقت نزدیک تک اور مراد وقت نزدیک سے وقت خروج حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہے پس بدرستیکہ نصرت اور ظفر اوس جناب کے ساتھ ہے حق تعالی نے اون لوگون کے جواب مین ارشاد فرمایا قل متاع الدنیا قلیل والاخرۃ خیر لمن اتقی یعنی کہہ تو اے محمد کہ متاع دنیا کم ہے اور نیکیان آخرت کی بہتر ہین اوس شخص کے لیے جو پرہیزگار ہے تا آخر آیہ عیاشی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے اوس جناب نے ارشاد کیا قسم ہے خدا کی جو کچھ حضرت امام حسن علیہ السلام نے صلح معاویہ مین کیا وہ بہتر ہے اس امت کے لیے جسکے مثل سے کہ آفتاب اوسپر تابان ہوتا ہے اور قسم ہے خدا کی یہ آیہ اوس جناب کی شان مین نازل ہوئی ہے الم ترالی الذین کفوا ایدیکم واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ مراد اس آیہ سے اطاعت امام ہے پس لوگون نے طلب قتال کیا اور جب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ امر بہ جہاد ہوئے کہنے لگے پروردگارا تو نے ہمین حکم قتال کیون کیا اور تا وقت نزدیک کیون ہمکو مہلت نہ دی اور قول حق سبحانہ

تعالی کا ربنا اخرتنا الی اجل قریب نجب دعوتک و نتبع الرسل یعنی خداوندا مہلت دے
ہمین نزدیک وقت تک کہ اجابت کرین ہم تیری دعوت کو اور تیرے رسولون کی متابعت کرین مراد
اس جگہ تاخیر قتال سے تاخیر ظہور حضرت صاحب الامر علیہ السلام تک ہے عیاشی نے روایت
کی ہے کفوا ایدیکم یعنی باز رکھو اپنی زبان کو روایت کی ہے حسن ابن زیاد عطار نے
جناب صادق علیہ السلام سے اس آیہ کی تفسیر مین کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ کہ یہ آیہ حضرت امام حسنؑ
کی شان مین نازل ہوا ہے کہ حق تعالی نے اونکو قتال سے منع فرمایا فلما کتب علیہم القتال
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شان مین نازل ہوا کہ حقتعالی
نے اوس جناب کو حکم قتال فرمایا اور حکم کیا جمیع اہل زمین کو اوس جناب کے ہمراہ قتال کرین عیاشی نے
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اوس جناب نے ارشاد کیا اگر تمامی اہل زمین حضرت امام حسینؑ
کے ہمراہ جہاد کرتے سب کے سب شہید ہوتے پھر عیاشی نے معلی بن خنیس سے روایت کی ہے سنا مین نے
حضرت صادق علیہ السلام سے اوس جناب نے فرمایا کہ مراد اوس قتل نفس سے ہے جسے حق تعالی نے حرام
کیا ہے قتل کرنا حضرت امام حسین علیہ السلام اور اونکے اہل بیت کا ہے پھر عیاشی نے حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے اوس جناب نے فرمایا کہ یہ آیہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی
شان مین نازل ہوا ہے ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف یعنی جو شخص
بظلم و ستم مارا جائے اوسکے وارث کو غلبہ دیا ہے قصاص لینے مین پس وہ اسراف نہ کریگا مراد اس سے
حضرت امام حسینؑ ہین انہ کان منصورا یعنی بدرستیکہ وہ نصرت کیا گیا ہے حضرت نے ارشاد
کیا کہ مراد اس سے حضرت امام حسین علیہ السلام ہین اور پھر عیاشی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے اس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہے ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا
یسرف فی القتل انہ کان منصورا حضرت نے ارشاد کیا کہ وہ حسین ابن علی ہین کہ مظلوم شہید ہوے
اور ہم اونکے وارث ہین اور قائم ہمارے اولاد سے جسوقت ظہور کریگا تو وہ امام حسین علیہ السلام کے
خون کا عوض طلب کریگا اور سب قاتلون کو اوس جناب کے قتل کریگا یہانتک کہ لوگ کہینگے اوس
جناب نے اسراف کیا قتل کرنے مین اور حضرت نے فرمایا کہ مقتول حسین علیہ السلام ہے اور ولی اونکا
قائم آل محمد ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین اور اسراف قتل مین یہ ہے کہ غیر قاتل کو قتل کرے بدرستیکہ
حضرت امام حسینؑ نصرت کئے گئے ہین اسواسطے کہ وہ جناب دنیا سے نجاوینگے یہانتک کہ ایک شخص

آل رسول سے اونکی نصرت کریگا اور زمین کو عدل و داد سے بھر دیگا بعد اسکے کہ جور و ستم سے پر ہوئی ہو
کتاب کنز الفواید مین روایت ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا سورہ
فجر کو نماز واجب اور نوافل مین پڑہو اور رغبت کرو اسکے پڑہنے مین اسواسطے کہ یہ سورہ حضرت
امام حسینؑ کا ہے خدا تمہین رحمت کرے ابو اسامہ اوسوقت مجلس مین حاضر تہا کہنے لگا یا حضرت یہ سورہ
کیونکر مخصوص ہوا امام حسینؑ کے واسطے حضرت نے فرمایا آیا نہین سنا تو نے قول حق تعالی کو یا ایتہا النفس
المطمئنۃ مراد اس آیہ سے حضرت امام حسین علیہ السلام ہین اسلیے کہ وہ جناب صاحب نفس مطمئنہ راضیہ مرضیہ
ہین اور اصحاب اور اونکے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے وہ لوگ ہین کہ بروز قیامت خدا سے راضی ہونگے
اور خدا اونسے راضی ہوگا پس یہ سورہ مخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام کی شان مین اور اونکے شیعون کی
اور شیعیان آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی شان مین ہے اور جو شخص ہمیشہ سورہ الفجر کو پڑہا کرے وہ حضرت
کے ساتہہ ہوگا درجات بہشت مین بدستیکہ خدا نزیر و حکیم ہے فرات ابن ابراہیم نے اپنی تفسیر مین
حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ
یعنی وہ لوگ کہ گہرون سے بغیر حق باہر نکالے گئے اور کچہہ نہین کہتے مگر یہ کہ پروردگار ہمارا خدا ہے
حضرت نے فرمایا یہ آیہ حضرت امیرؑ اور جعفرؑ اور حمزہؓ کے حق مین نازل ہوا اور امام حسین کے حق مین جاری ہوا
کتاب کافی مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے راوی کہتا ہے مین نے حضرت سے اس کے یہ معنی پوچہے
ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل حضرت نے فرمایا کہ یہ آیہ حضرت
امام حسینؑ کی شان مین نازل ہوا ہے کہ اگر جمیع اہل زمین اوس جناب کے خون کے عوض مین قتل کیے جائین
تو اسراف نہوگا یعنے اگر سب اہل زمین اوس امام عالیمقام کے خون مین شریک ہون یا اوس جناب کے
قتل ہونے مین راضی ہون تو سب کا قتل کرنا اسراف نہوگا اور اسراف وہی ہے جو شخص اوس جناب کے
خون مین شریک نہو یا اوس امام کے قتل پر راضی نہو اور قتل کیا جاے اور انہین معنون سے اسراف کرنا
منع ہے علی ابن ابراہیم نے حضرت صادقؑ سے اس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہے یا ایتہا
النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی مراد اس آیہ سے
حضرت امام حسین علیہ السلام ہین کتاب کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیہ کی تفسیر مین
روایت کی ہے فنظر نظرۃ فی النجوم فقال انی سقیم کہ حضرت ابراہیم نے حساب کیا اور دیکہا
ان مصیبتون کو جو حضرت امام حسینؑ پر نازل ہونے والی ہین پس حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مین سقیم ہون

بسبب اون مصائب کے جو امام حسینؑ پر نازل ہونگے کتاب کامل الزیارت مین حضرت صادقؑ سے اس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہے واذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت حضرت نے فرمایا یہ آیہ حسین بن علیؑ کی شان مین نازل ہوا ہے اور علی ابن اسباط نے کتاب نوادر مین حسن ابن زیاد عطار سے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیہ کے معنی پوچھے الم تر الی الذین قیل لھم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوۃ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی شان مین نازل ہوا ہے کہ حق تعالی نے اونکو قتال کرنے سے منع فرمایا راوی نے کہا مین نے اس قول سے حق سبحانہ تعالی کے سوال کیا فلما کتب علیھم القتال حضرت نے فرمایا یہ آیہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شان مین نازل ہوا ہے کہ حق تعالی نے اون جناب کو حکم قتال دیا اور سب اہل زمین کو حضرت سانحہ حکم دیا علی ابن اسباط نے کہا کہ ہمارے بعض اصحاب نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر تمامی اہل زمین حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ جہاد کرتے ہر آئنہ سب شہید ہوتے مولف علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ عنقریب اکثر خبرین مناسب اس باب کے باب آیندہ مین جو مشتمل ہے بیان علت تاخیر عذاب قاتلان امام پر بیان ہونگے۔

چھٹا باب

مشتمل ہے اون بزرگیون پر جو خدا نے بعوض شہادت حضرت کو کرامت کے ہین شیخ طوسی نے کتاب امالی مین حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حق تعالی نے جو عوض شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کو کرامت فرمایا وہ یہ ہے کہ امامت کو حضرت کے ذریت مین قرار دیا اور شفا کو اوسکے مرقد منور کی خاک مین مقرر کیا اور دعا کو پاس قبر مبارک اونحضرت کے مستجاب کیا اور حضرت کے زائر کو جو دن آمد رفت زیارت مین صرف ہون عمر سے اوسکا شمار نہین کیا راوی نے عرض کیا یا مولا جب لوگ قبر مبارک کی برکت سے اسقدر ثواب اور فضیلتین پاتے ہین تو اس جناب نے شہید ہونے سے کیا کچھ درجہ پایا ہوگا حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اونکو اپنے پیغمبر سے ملحق کیا کہ ہمراہ اونکے درجہ اور اونکی منزلت مین ساکن ہین پس حضرت صادق علیہ السلام نے اس آیہ کو تلاوت فرمایا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم تا آخر آیہ یعنے جو لوگ ایمان لائے اور ذریت نے بایمان اونکی پیروی کی ہمنے ملحق کیا اونکے ساتھ اونکی ذریت کو ابن بابویہ نے اکمال الدین مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے جب حضرت امام حسین علیہ السلام پیدا ہوے حضرت

سید المرسلین نے جناب فاطمہؑ کو خبر دی کہ میری اُمت اس فرزند کو بعد میرے شہید کریگی حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا میں ایسا فرزند نہیں چاہتی حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بعد اسکی امامت کو قیامت تک اسکے فرزندوں میں مقرر کیا ہے جب یہ بات جناب سیدہؑ نے سنی عرض کیا یا رسول اللہ میں راضی ہوئی شہادت حسین علیہ السلام پر اور کتاب مذکور میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب جناب فاطمہؑ کو حضرت امام حسین علیہ السلام کا حمل ہوا جناب رسالت مآبؐ نے جناب سیدہ سے فرمایا اے فاطمہ حق سبحانہ تعالیٰ تمکو ایک فرزند عطا کرتا ہے کہ نام اوسکا حسین ہے اور میری امت اوسے شہید کریگی جناب فاطمہ نے عرض کیا ایدر نبہ۔ گوارا میں ایسا فرزند نہیں چاہتی حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ حق تعالےٰ نے اوس فرزند کے باب میں ایک امر کا مجھسے وعدہ کیا ہے جناب سیدہ نے پوچھا کس امر کا آپ سے وعدہ کیا ہے حضرت نے فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھسے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ بعد اسکی شہادت کے امامت کو فرزندوں میں اوسکے قرار دونگا جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ میں راضی ہوئی قتل حسین پر مولف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یعنی روایتیں اس باب کی اور باونمیں خصوصاً باب ولادت میں مذکور ہوئیں

ساتوان باب

قتل امام حسین علیہ السلام سے خبر دینا حق سبحانہ تعالیٰ کا اپنے پیغمبروں کو احتجاج طبرسی میں منقول ہے سعد ابن عبداللہ کہتے ہیں میں نے حضرت صاحب العسکرؑ سے تفسیر کہیعص کی پوچھی ارشاد کیا یہ حروف اخبار غیب سے ہیں کہ حق تعالیٰ نے پہلے حضرت ذکریا کو خبر دی ہے اور بعد اسکے حضرت رسول خداؐ کو آگاہ فرمایا ہے اور سبب اوسکے نزول کا یہ ہے کہ حضرت ذکریا نے حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ اسمائے مقدسہ آل عباکے مجھے تعلیم فرما کہ ہر شدت و بلا میں بسبب اون اسماکے پناہ لیجاؤں حضرت جبرئیل نازل ہوے اور نام آل عباکے اوسجناب کو تعلیم کیے پس جب حضرت ذکریا جناب رسول خدا اور علی ابن ابی طالب اور جناب فاطمہ اور حضرت امام حسن علیہ السلام کا نام لیتے تھے تو غم و اندوہ اونکا دور ہوجاتا تھا اور خوشی حاصل ہوتی تھی اور جب حضرت امام حسینؑ کا نام لیتے تھے تو ایسی رقت اوسپر طاری ہوتی تھی کہ ضبط نہ کرسکتے تھے ایکدن حضرت ذکریا نے دعا کی خداوندا کیا سبب ہے جب میں نام اون چار بزرگوارون کی زبان پر لاتا ہوں تو غم میرا زائل ہوجاتا ہے اور جی میرا خوش ہوجاتا ہے اور جب میں حضرت امام حسینؑ کا نام مبارک لیتا ہوں تو میرا غم جوش میں آتا ہے اور ایسی رقت مجھپر طاری ہوتی ہے کہ میں ضبط نہیں کرسکتا پس حق تعالیٰ نے قصہ شہادت اور مظلومیت امام حسینؑ

کا حضرت ذکریا کو وحی فرمایا اور فرمایا کہ یعص پس کاف سے مراد کربلا ہے اور ہا سے ہلاکت عترت طاہرہ
اور یا سے یزید قاتل حسین علیہ السلام ہے اور عین سے عطش و تشنگی حضرت کی صحرائے کربلا میں اور مراد صاد
سے صبر اوس امام مظلوم کا ہے جب حضرت ذکریا نے یہ قصہ دردناک سنا تین دن مسجد سے باہر نہ نکلے اور کسی کو
اپنے پاس آنے نہ دیا اور گریہ وزاری میں مشغول رہے اور فریاد و بیقراری کرتے تھے اور مرثیہ حضرت کی
مصیبت میں پڑھتے تھے کہ حاصل اوسکا یہ ہے خداوندا آیا اندوہگین کریگا تو دل اوس شخص کا جو بہترین
خلائق ہے مصیبت فرزندمیں خداوندا آیا نازل کریگا تو ایسی بلا کو ساحت قرب میں اپنے حبیب کے بار آلہا
ایسی مصیبت میں پوشاک ماتمی علی و فاطمہ کو پہنائیگا خداوندا آیا ایسے درد والم کو انکے منزل رفعت و جلال
میں جگہ دیگا اور بعد اسکے درگاہ جناب احدیت میں عرض کی خداوندا مجھے ایک فرزند عطا کر کہ اس پیری میں
میری آنکھیں اوسکے دیکھنے سے روشن ہوں اور جب ایسا فرزند تو مجکو عطا فرما تو اوسکے محبت کا مجھے فریفتہ
و گرویدہ کر بعد اسکے دل کو میرے اوسکی مصیبت میں ایسا اندوہناک کر جیسا کہ دل تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
کا اندوہناک ہوگا پس حق تعالیٰ نے اونہیں حضرت یحیی کو عطا فرمایا اور وہ جناب حضرت امام حسین علیہ السلام
کے مانند درجۂ شہادت پر فائز ہوا اور حضرت یحیی چھ مہینے شکم مادر میں رہے اور مدت حمل حضرت امام حسین ؑ
بھی اسیقدر تھے **صدوق علیہ الرحمۃ** نے کتاب امالی میں کعب الاحبار سے روایت ہے اوسنے
کہا میں نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک شخص فرزندان محمد پیغمبر خدا سے قتل کیا جائیگا پس
اوسکے اصحاب کے گھوڑوں کا خشک ہونے پائیگا کہ وہ سب داخل بہشت ہونگے اور حوران بہشت سے معانقہ
کرینگے امام حسن علیہ السلام اوس طرف سے گذرے لوگوں نے کہا کیا وہ شخص ہے کعب الاحبار نے کہا نہیں
ہیں جب امام حسین علیہ السلام اوسطرف سے گذرے تو لوگوں نے پھر پوچھا وہ شخص یہ ہے کعب الاحبار نے
کہا ہاں یہی ہیں **کتاب مذکور** میں روایت ہے کہ ایک جماعت مسلمانوں کی [illegible] کو
گئے تھے جب فتح کر چکے ایک بت خانہ میں اون بتوں کے دیکھا یہ شعر لکھا تھا ؎ انا جوا مغشرا
قتلوا حسینا + شفاعۃ جدہ یوم الحساب آیا اسیدوار شفاعت رسول ہیں بروز قیامت
وہ لوگ جنہوں نے حسین علیہ السلام کو قتل کیا لوگوں نے اون بتوں سے پوچھا کتنی مدت سے یہ شعر
تمہارے بت خانہ میں لکھا ہے اونہوں نے کہا تین سو برس پہلے تمہارے پیغمبر کے بعثت سے **مولف**
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جعفر ابن نما کی کتاب مثیر الاحزان میں لکھا ہے کہ نظر بن نے سلمان
اعمش سے روایت کی ہے کہ ایک دن ایام حج میں میں طواف خانہ کعبہ کرتا تھا ناگاہ ایک شخص کی

سنی مین نے وہ یہ کہتا تھا خداوندا مجھے بخشدے اور مین جانتا ہون تو مجکو نہ بخشیگا مین نے سبب
اوسکی مایوسی کا پوچھا اوسنے کہا مین اون چالیس شخصون مین سے ہون جو سر مبارک جناب سید الشہدا کا
نوک نیزہ پر لیئے ہوے شام مین یزید پاس لیئے جاتے تھے جب کربلا سے کوچ کرکے پہلی منزل پر
پہونچے تو ایک نصرانی مین اوترے جب ہم سب کھانا کھانے مین مشغول ہوے ناگاہ ایک ہاتھ ظاہر
ہوا اور قلم آہنی خون سے دیوار دیر پر اس شعر کو لکھا آنجوا امۃ قتلت حسینا شفاعۃ جدہ یوم الحساب
یعنی امیدوار شفاعت رسول ہے وہ امت جنہون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا وہ
ملعون کہتا ہے کہ ہم سب اوس ہاتھ کو دیکھکر بہت خائف ہوے جب بعض شخصون نے ہم مین سے چاہا کہ اوس ہاتھ کو
پکڑین غائب ہوگیا عبد الرحمن ابن مسلم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے ایک جماعت مسلمانونکی
رومیون سے لڑنے گئی جب اونکے ملک کو فتح کیا تو ایک بتخانہ مین اونکے جو قریب وقسطنطنیہ واقع تھا
آئے کچھ لکھا دیکھا لوگون نے بعضے اہل شام سے جو خط رومی پڑھ سکتے تھے پوچھا کیا لکھا ہے اونہون نے
شعر سابق کو بیان کیا عمر ابن زاہد نے کتاب یاقوت مین لکھا ہے عبد اللہ ابن صفار نے کہ
مصاحب تھا ابو حمزہ صوفی کا کہا مین ایک جماعت مسلمانونکے ساتھ فرنگیون سے لڑنے گیا جب اونکے
بلاد کو فتح کرچکے اور سب کو قید کیا پس ایک شخص مسن کہ عقلا نصارا سے مشہور تھا ہمنے اوسکو بہت
عزت و بزرگی سے رکھا اور یہ بنکی پیش آئے اوسنے کہا کہ مجھے خبر دی ہے میرے باپ نے اپنے اجداد سے
کہ تین سو برس پہلے بعثت رسول عربی سے رومی اپنے شہر مین ایک کنوان کھودتے تھے کھودتے کھودتے
ایک تہہ تک پہونچے کہ اوسپر زبان اولاد فلیت یہ بیت لکھی تھی ۵ ابیات آنجو عصبۃ قتلت حسینا
شفاعۃ جدہ یوم الحساب صدوق علیہ الرحمۃ نے امالی مین حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت کی ہے ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ام سلمہ کے گھر مین تشریف رکھتے تھے
ام سلمہ سے فرمایا کسی کو میرے پاس آنے نہ دینا ام سلمہ فرماتے ہین اسوقت امام حسین علیہ السلام میرے یہان
تشریف لائے اون دنون سن شریف جگر گوشہ رسول خدا کا بہت کم تھا مین اونکو منع نہ کرسکی
حضرت کے پاس جانے سے یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین گئے بعد اونکے جانے کے مین بھی
گئی دیکھا مین نے کہ امام حسین جناب رسول کے سینہ مبارک پر بیٹھے ہین اور حضرت روتے ہین اور ایک چیز
حضرت کے ہاتھ مین ہے اوسکو ایک ہاتھ سے دوسرے مین لیتے ہین بعد اوسکے حضرت نے ارشاد کیا
اے ام سلمہ ابھی حضرت جبرئیل خبر لائے کہ یہ فرزند میرا قتل کیا جائیگا اور یہ مٹی اوس زمین کی ہے

جہان بہ شہید ہوگا تم اس مٹی کو اپنے پاس کہو جب یہ خون ہوجاوے جانناکہ حبیب میرا حسین مظلوم شہید
ہوا ام سلمہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ جناب احدیت سے سوال کیجیے کہ اس بلا کو آپ کے فرزند سے
دفع کرے حضرت نے فرمایا اے سلمہ مین خدا سے اس بات کا سوال کرچکا ہون حق سبحانہ تعالی نے اوسکے
جواب مین یہ ارشاد کیا تمہارے فرزند کو بسبب شہادت کے ایسا درجہ عالی ملیگا کہ کوئی شخص ہماری
مخلوقات سے اوس رتبہ کو نہ پہونچیگا اور ایک گروہ مردم اوسکے شیعہ ہونگے کہ عاصیان امت کی شفاعت
کرینگے اور شفاعت اونکی رد نہوگی اور مہدی آل محمد اوسکے فرزندون مین سے ہوگا پس خوشحال
اوس شخص کا جو امام حسین علیہ السلام کے دوستون سے ہو اور شیعہ اوس جناب کے آمرزیدہ درستگار ہین
قیامت مین کتاب عیون اخبار الرضا اور کتاب خصال مین حضرت امام رضا علیہ التحیۃ
والثناسی روایت کی ہے کہ جب حق تعالی نے حضرت ابراہیم خلیل کو حکم دیا کہ اپنے فرزند اسمعیل کو
قربانی کرین حضرت ابراہیم حضرت اسمعیل کو بحکم رب جلیل قربانگاہ مین واسطے قربانی کے لے گئے
حق تعالی نے اونکے لئے فدیہ بھیجا اور حکم کیا کہ اسمعیل کے عوض مین گوسفند کو قربانی کرو پس حضرت
ابراہیم نے آرزو کی کاش مجھے ذبح گوسفند کا حکم نہوتا اور مین اپنے فرزند کو اپنے ہاتھہ سے راہ خدا مین
قربانی کرتا کہ میرا دل اوس فرزند عزیز کے قتل کرنے سے اندوہگین ہوتا اور بسبب اندوہ و مصیبت کے
بلندترین درجات مصائب کا مستحق ہوتا اوسوقت حق سبحانہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
پر وحی نازل کی اے ابراہیم ہمارے جمیع مخلوقات سے تم کسکو زیادہ دوست رکھتے ہو حضرت ابراہیم نے
عرض کیا خداوندا تو نے اپنی مخلوقات مین کوئی شخص ایسا نہین خلق کیا کہ مین اوسے زیادہ
دوست رکھتا ہون تیرے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ سے پھر وحی کی حق تعالی نے کہ اے
ابراہیم آیا تم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کو زیادہ دوست رکھتے ہو یا اپنی جان کو حضرت ابراہیم نے
عرض کیا خداوندا بلکہ مین محمد کو اپنی جان سے زیادہ دوست رکھتا ہون پھر حق تعالی نے فرمایا آیا تم
فرزند محمد مصطفے کو زیادہ دوست رکھتے ہو یا اپنے فرزند اسمعیل کو حضرت ابراہیم نے عرض کیا
خداوندا مین فرزند محمد مصطفے کو اپنے فرزند سے عزیز رکھتا ہون پھر حق تعالی نے وحی کی اے
ابراہیم آیا قتل ہونا فرزند محمد کا دشمنون کے ہاتھہ سے بظلم و ستم تمہارے دل کو زیادہ درد مین
لاتا ہے یا ذبح کرنا اپنے فرزند اسمعیل کا اپنے ہاتھہ سے میری اطاعت مین حضرت ابراہیم نے
عرض کیا خداوندا بلکہ قتل ہونا فرزند محمد کا دشمنون کے ہاتھہ سے میرے دل کو زیادہ [illegible]

کرتا ہے اپنے فرزند کے ذبح کرنے سے بعد اسکے حق سبحانہ تعالی نے فرمایا اے ابراہیم ایک گروہ مردم
دعوی کرینگے کہ ہم امت پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ سے ہین اور اوسکے فرزند
دلبند حسین کو بظلم وستم قتل کرینگے جسطرح سے گوسفند کو ذبح کرتے ہین اور وہ گروہ بسبب اس
ظلم صریح کے مستوجب میرے غضب کے ہونگے پس حضرت ابراہیم یہ سنتے اس خبر کے بیتاب ہو گئے
اور دل اوسکا بہت کباب دردناک ہو گیا اور بے اختیار رونے لگے پس حق سبحانہ تعالی نے اوسکو ندا کی
اے ابراہیم فدا کیا ہمنے تیرے اوس جزع وفزع وبیقراری کو جو تو بعد ذبح کرنے اپنے فرزند
اسمعیل کی کرتا اس جزع وفزع وبیقراری پر کہ تونے فرزند پیغمبر آخر الزمان حسین ابن علی علیہما السلام
کے شہید ہونے پر کی اور یہ بسبب اس جزع اور بیقراری کے ہمنے بلند ترین درجات اہل مصیبت کے
تمہارے لئے واجب کیے اور یہی ہین معنے قول حق تعالی کے وفدیناہ بذبح عظیم یعنی فدیہ دیا
ہمنے اسمعیل کو بذبح عظیم مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہین اس حدیث مین یہ مشکل وارد ہوتی ہے
کہ جب مراد ذبح عظیم سے قتل امام حسین علیہ السلام ہوا تو چاہیے اس صورت مین مرتبہ فدیہ کا مفدی
عنہ کے مرتبہ سے بزرگتر وبلند تر ہوگا باوصفیکہ ظاہر لفظ فدا سے عوض دینا ہے ایسے چیز کا جو شرف و
مرتبہ مین کمتر ہو حالانکہ یہ امر نہین ہے بلکہ فدیہ کا رتبہ بلند تر اور بزرگتر ہوگا اوسکے مرتبہ سے جسکا فدیہ واقع
ہوا ہے اسلیے کہ مرتبہ ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کا پیغمبران اولی العزم سے اشرف ہے اور غیر اولی العزم
مین بدرجہ اولی اشرف ہے بعضون نے یہ جواب دیا ہے چونکہ امام حسین علیہ السلام اولاد حضرت اسمعیل
سے ہین پس اگر حضرت اسمعیل ذبح ہو جاتے تو ہمارے پیغمبر آخر الزمان اور سب ائمہ معصومین صلوات اللہ
علیہم اجمعین اور وہ انبیاء مرسلین جو نسل حضرت اسمعیل سے ہین پیدا نہوتے پس جبکہ حق تعالی نے
ایک شخص کے ذبح ہونے کو فرزندان حضرت اسمعیل سے کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہین عوض اور
فدیہ ذبح اسمعیل کا مقرر کیا پس گویا ایک شخص کے ذبح ہونے کو ذبح کل کے عوض مقرر کیا یعنے ذبح
حسین علیہ السلام عوض ہوا ذبح سے کل انبیاء مرسلین اور ائمہ معصومین کے جو اولاد حضرت اسمعیل
سے ہین اور شک نہین کہ مرتبہ کل کا اس حیثیت سے کہ وہ کل ہے مرتبہ جز سے عظیم اور بزرگ تر ہے بخصوصہ
اور مین کہتا ہون کہ عبارت انہ فدی اسمعیل بالحسین علیہ السلام حدیث مین وارد نہین ہے
بلکہ حدیث مین اسطرح وارد ہے انہ فدی جزع ابرھیم علی اسمعیل بجزعہ علی الحسین علیہ السلام
اور ظاہر ہے کہ لفظ فدا اس تقدیر پر اپنے معنون مین مستعمل نہین ہے بلکہ مراد اس سے عوض کرنا ہے

اور جسوقت حضرت ابراہیم فوت ہونے سے ثواب جزع کی اپنے فرزند پر متاسف ہوئے تو حق تعالی نے
عوض کیا اوسکا ایسی چیز سے کہ ثواب اوسکا بزرگ و شریف تر و زیادہ تر ہے یعنی جزع امام حسینؑ
کے حال پر حاصل مطلب یہ ہے کہ شہید ہونا حضرت امام حسین علیہ السلام کا امر مقرر اور مقدر تھا اور موقوف
ہونے پر قتل حضرت اسمٰعیل کے نہ تھا شہادت امام حسین علیہ السلام فدیہ ہو قتل حضرت اسمٰعیلؑ کے اور
بنا بر اس تقدیر کے جو ہمنے ذکر کیا آیہ مذکور دو احتمال رکھتا ہے ایک احتمال یہ ہے کہ مضاف مقدر ہو یعنی
فدیناہ بجزع مذبوح عظیم الشان اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ بذبح مین باء سببیہ ہو اور تقدیر
آیہ کی اسطرح ہوای فدیناہ بسبب ذبوح عظیم بان جزع علیہ اور ان دونون تقدیرون پر تقدیر
مضاف ضرور ہے یا فدیناہ مین مجاز فی الاسناد ہو واللہ یعلم کتاب علل الشرایع مین منقول ہے
حضرت صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا بدستیکہ مراد اسمٰعیل سے جنکا ذکر حق سبحانہ تعالی نے قرآن مجید
مین فرمایا ہے واذکر فی الکتاب اسمٰعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا
اسمٰعیل ابن ابراہیم نہین ہین بلکہ ایک پیغمبر تھے پیغمبران خدا سے اور حق تعالی نے انکو ایک قوم کی طرف
مبعوث کیا تھا پس اس قوم جفا کارنے اونکو کمال درشت سلوک سے رد اونکا اوتارا اوسوقت ایک فرشتہ
اونکے پاس آیا اور کہا اوسنے کہ مجھے حق سبحانہ تعالی نے تمہارے پاس بھیجا ہے جو تمہین منظور ہو مجھے حکم
کرو کہ مین اس قوم سے انتقام لون اوس پیغمبر جلیل القدر نے فرمایا کہ مجھے اقتدا اور پیروی ہے اوس
ظلم و ستم سے جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھہ کرینگے کامل الزیارت مین محمد ابن سنان سے
مثل اس روایت کے منقول ہے کتاب علل الشرایع مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے
کہ حضرت اسمٰعیل رسول و نبی تھے قوم اونکی اونپر غالب ہوئی اور پوست اونکے سر اور رد کا اوتارا اوسوقت
ایک فرشتہ پروردگار عالم کی طرف سے اونکے پاس آیا اور کہا کہ پروردگار نے تمہارے تمہین سلام ارشاد
کیا ہے اور فرمایا ہے کہ دیکھا ہمنے اوس ظلم و ستم کو جو اس قوم نے تمہارے ساتھہ کیے اور مجکو حق تعالی
نے تمہاری اطاعت کا حکم کیا ہے جو کچھہ تمہین منظور ہو مجھے حکم فرماؤ اوس پیغمبر جلیل القدر نے
فرمایا مجھے پیروی ہے حضرت امام حسین علیہ السلام کی کتاب امالی مین حضرت صادقؑ
سے منقول ہے ایک دن حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بیٹھے تھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام
اونکے پاس تھے ناگاہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ آیا تم اس فرزند کو
دوست رکھتے ہو جناب رسالت مآب نے فرمایا اے جبرئیل مین اس فرزند کو بہت دوست رکھتا ہون

جبرئیل نے کہا اے محمد امت تیری اوسکو بظلم وستم شہید کریگی پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
اِس خبر وحشت اثر کو سنکر بہت اندوہناک ہوئے پس جبرئیل نے حضرت سے کہا آیا چاہتے ہین آپ
کہ مین دکھلاؤن اوس زمین کو جسپر یہ فرزند شہید ہوگا فرمایا ہان پس حضرت جبرئیل نے جو کچھ
ماہین زمین کربلا اور مسجد جناب رسول حایل تہا زیر زمین کر دیا اور زمین کربلا کو نزدیک لائے
یہان تک کہ زمین کربلا اوس زمین سے کہ جسپر حضرت تشریف رکھتے تہے متصل ہوگئے حضرت جبرئیل نے
اپنی دونون انگشت شہادت کو آپس مین متصل کیا اور اپنے پر سے تہوڑی خاک اوس زمین کی اوٹہاکر
حضرت کو دی بعد اوسکے پہر زمین کو پہیلا دیا کہ ایک لمحہ مین زمین کربلا اپنی جگہ پر پہر گئی حضرت نے
فرمایا خوشا حال تیرا اے تربت اور خوشا حال اوس شخص کا جو تجھسے قتل کیا جاے گا
کتاب کامل الزیارت مین بہی مثل اِس روایت کے منقول ہے **اور کتاب امالی** مین
بطرق مخالفین انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک فرشتہ جلیل القدر حق سبحانہ تعالی سے رخصت
لیکر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کو آیا اور وہ فرشتہ ابہی حضرت کی خدمت مین
تہا کہ حضرت امام حسین وہان تشریف لائے جناب رسالت مآب نے گود مین بٹہالیا اور رخسار مبارک
کے بوسے لئے فرشتے نے پوچہا حضرت آیا آپ اِس فرزند کو بہت دوست رکہتے ہین حضرت نے فرمایا
مین بہت دوست رکہتا ہون اور فرزند غیور ہے فرشتہ نے عرض کیا کہ آپ کی امت اسے شہید
کریگی حضرت نے فرمایا کیا اس فرزند کو شہید کریگی عرض کیا ہان اگر آپ کو منظور ہو تو دکہاؤن مین
وہ زمین جسپر یہ شہید ہونگے حضرت نے فرمایا بلے فرشتہ نے خاک سرخ خوشبودار حضرت کو دکھلائی
اور کہا جب یہ خاک خون تازہ ہوجاے تو علامت اِسکی ہے کہ یہ فرزند شہید ہوا راوی کہتا ہے وہ فرشتہ
میکائیل تہا **کتاب ندکور** مین زینب بنت جحش زوجہ رسولؐ سے منقول ہے کہا ایک دن پیغمبر خدا
میرے گھر مین آرام کرتے تہے اِس اثنا مین امام حسین علیہ السلام آئے مین اوس جگہ گوشہ رسول خدا
کو بہلاتے تہے کہ مبادا حضرت کو جگا دین پس مین ایک لمحہ غافل ہوگئی اور امام حسینؑ جناب رسول
کے پاس چلے گئے دیکہا مین نے کہ وہ معصوم شکم مبارک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر بیٹہے ہین اور بول کرتے ہین
مین نے قصد کیا کہ امام حسینؑ کو گود مین اوٹہالون حضرت نے فرمایا اے زینب بول میرے فرزند کا
قطع نہ کر اور بیٹہا رہنے دے تا بول کرنے سے فارغ ہو جب امام حسینؑ بول کر چکے جناب رسالت مآب نے
اپنے شکم مبارک کو پانی سے دہو ڈالا اور وضو کر کے مشغول نماز ہوے جسوقت جناب رسول خدا

سجدے مین گئے امام حسین علیہ السلام پشت مبارک پر اوس جناب کے سوار ہوے، حضرت نے سجدے کو
طول دیا جب امام حسین پشت مبارک سے اوترے جناب رسالت مآب نے سر سجدے سے اوٹھایا
اور اوس معصوم کو اپنی گود مین لے لیا اور نماز ادا کی جب نماز سے فارغ ہوئے دیکھا مین نے
کہ حضرت نے دست مبارک اپنے پھیلائے اور دو مرتبہ فرمایا اے جبرئیل مجھے دکھلا دے مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ آج آپنے وہ کام کیا جو کبھی نہ کیا تھا اسکا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا جبرئیل میرے
پاس آئے اور مجھکو اس فرزند کا ماتم پرسا دیا اور یہ خبر دی کہ میری امت اسے شہید کریگی اور
ایک خاک سرخ میرے واسطے لائے اور کہا یہ خاک اس فرزند کے مدفن کی ہے خرائج الجرائح
مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جب حق تعالی
نے چاہا قوم نوح کو ہلاک کرے تو حضرت نوح پر وحی نازل کی کہ درخت ساگون کو کاٹکر تختے بناؤ حضرت
نوح نے بحکم خداوند جلیل اوس درخت کے تختے بنائے مگر حیران تھے کہ ان تختون کو کیا
کرون کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور ہیئت کشتی کی اونہین دکھلائی اور ایک صندوق
اپنے ساتھ لائے جسمین ایک لاکھ اڑتیس ہزار کیلین تھین حضرت نوح نے وہ کیلین اوس کشتی مین
لگائین جب پانچ کیلین باقی رہین حضرت نوح نے ایک کیل کو اوٹھایا دفعتہً ایک ایسا نور
اوس سے ساطع ہوا جیسا کہ روشنی ستارہ روشن کی آسمان پر ظاہر ہوتی ہے حضرت نوح
اس حال کو دیکھکر متحیر ہوے وہ کیل بزبان فصیح گویا ہوئی اور کہا کہ حق تعالی نے مجھکو بہترین
انبیا محمد بن عبداللہ کے نام پر خلق کیا ہے پس حضرت جبرئیل نازل ہوے حضرت نوح نے کہا اے
جبرئیل ایسی کیل مین نے نہین دیکھی جبرئیل نے کہا کہ یہ محمد ابن عبداللہ کے نام پر خلق ہوئی ہے
اسکو داہنی طرف کشتی کے لگاؤ بعد اسکے حضرت نوح نے دوسری کیل کو اوٹھایا اوس سے
بھی ایک نور ساطع ہوا حضرت نوح نے فرمایا یہ کیا چیز ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ کیل اونکے بھائی
اور پسر عم اور بہترین اوصیا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے نام پر خلق ہوئی ہے اسکو بائین
طرف کشتی کے لگاؤ جب حضرت نوح نے تیسری کو اوٹھایا ویسا ہی نور اوس سے بھی ساطع ہوا
جبرئیل نے کہا یہ جناب فاطمہ کے نام پر خلق ہوئی ہے اسکو بھی داہنی طرف کشتی کے لگاؤ جب
حضرت نوح نے چوتھی کیل کو اوٹھایا اوس سے بھی ایک نور ساطع ہوا حضرت جبرئیل نے کہا
یہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے نام پر خلق ہوئی ہے اسکو بائین طرف کشتی کے لگاؤ اور اسے

طرح جب پانچوین کیل حضرت نوح نے اوٹھائی ایک نور اوس سے پیدا ہوا اور ایک طوبت اوس سے
ظاہر ہوئی جبرئیل نے کہا کہ یہ کیل باسم حسین مخلوق ہوئی ہے اسکو بھی بائین طرف لگاؤ حضرت
نوح نے پوچھا اے جبرئیل اس پانچوین کیل مین تری کیسی تھی جبرئیل نے کہا یہ خون کی تری ہے
بعد اسکے جبرئیل نے قصہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا اور جو ظلم اوس جناب پر ہونیوالے
تھے حضرت نوح سے بیان کیے پس خدا لعنت کرے ظالمان و قاتلان حسین مظلوم پر شیخ
الطائفہ نے امالی مین عایشہ سے روایت کی ہے ایک دن حضرت رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ
نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو اپنے زانوے مبارک پر بٹھائے پیار کر رہے تھے اور رخسار مبارک
پر بوسہ دیتے تھے پس حضرت جبرئیل نازل ہوے کہا تم اس فرزند کو دوست رکھتے ہو حضرت نے
فرمایا ہاے جبرئیل نے کہا بعد تمہاری امت اسکو شہید کریگی جب جناب رسالت آب نے یہ خبر وحشت اثر
جبرئیل سے سنی بے اختیار آنسو حضرت کی چشم مبارک سے جاری ہوئے جبرئیل نے کہا اگر چاہین
آپ تو دکھاؤن مین اوس خاک کو جسپر یہ فرزند آپ کا شہید ہوگا حضرت نے فرمایا ہاے پس
جبرئیل نے تھوڑی خاک کربلا سے اوٹھاکر حضرت کو دکھلائی کتاب مذکور مین بطریق مخالفین
انس بن مالک سے روایت ہے جو فرشتہ باران رحمت پر مقرر ہے ایک دن اسنے حق تعالی سے
زیارت رسول کے لیے رخصت طلب کی جب اذن لیکر نازل ہوا حضرت نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کو حکم کیا کہ دروازے پر بیٹھو اور کسی کو میرے پاس آنے دو اوسوقت امام حسین علیہ السلام تشریف
لائے ام سلمہ نے چاہا منع کرین لیکن امام حسین علیہ السلام جلدی دوڑکر داخل دروازہ ہوے
اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے دوش مبارک پر سوار ہوے فرشتہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ اس فرزند کو دوست رکھتے ہین حضرت نے ارشاد کیا ہاے فرشتہ نے کہا کہ امت آپ کی
اسے شہید کریگی اگر منظور ہو تو دکھاؤن مین آپ کو خاک اوس جگہ کی جہان اسکو شہید کرینگے
پس اوس فرشتہ نے ہاتھ اپنا پھیلایا اور خاک سرخ حضرت کو لاکر دی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
اوس خاک کو لیکر اپنے گوشہ چادر مین باندھ رکھا وہ خاک اوس جگہ کی تھی جس مقام پر حضرت
شہید ہوے کامل الزیارت مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے جب حضرت جبرئیل
خبر شہادت امام حسین علیہ السلام کی جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ پاس لاے جناب

اسی بات مین مشورہ کرتے رہے یہانتک کہ رقت نے دونون بزرگوارون پر غلبہ کیا اور بہت
روئے ہنوز ایک دوسرے سے جدا نہوے تہے کہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا پروردگار عالم تمکو بعد تحفہ
سلام کے ارشاد کرتا ہے مین تمکو قسم دیتا ہون کہ اس مصیبت پر صبر کرو پس ان دونون بزرگوارون
نے بموجب حکم خداے قدیر صبر فرمایا کتاب ندکور مین دو سند سے اس روایت کو لکھا ہے اور
کتاب ندکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے جب قریب ہوا وہ زمانہ جسمین جناب فاطمہ
صلوات اللہ علیہا کو حضرت امام حسین علیہ السلام کا حمل ہوا حضرت جبرئیل جناب رسالت مآب پاس
آئے اور کہا جناب فاطمہ سے ایک فرزند متولد ہوگا کہ امت آپ کی اوسے شہید کریگی جب جناب سیدہ
کو امام حسین علیہ السلام کا حمل ہوا وہ معصومہ کراہت رکہتی تہین اوس فرزند کے حمل سے جب وہ
جناب پیدا ہوے تو جناب سیدہ کراہت رکہتی تہین اوسکی تولد سے حضرت صادقؑ نے فرمایا آیا دیکہا ہے دنیا مین کسی ماں نے
کہ تولد فرزند سے کراہت رکہے سوا جناب فاطمہ زہراؑ کے کہ وہ معصومہ کراہت رکہتی تہین تولد حضرت امام حسینؑ سے
اسواسطے کہ جانتی تہین ستمگاران امت اوسے شہید کرینگے بعد اسکے حضرت صادقؑ نے فرمایا یہ آیہ اونکے حق
مین نازل ہوا ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا وحلہ وفصالہ ثلثون
شہرا یعنے وصیت کی ہمنے انسان کو بہلی والدین کے باب مین حاملہ ہوئین ماو بزرگوار اوسکی
ازروے کراہت کے اور وضع حمل کیا ازروے کراہت کے اور مدت حمل اور دودہ چھوٹنے کی
تیس مہینے ہین اور کتاب ندکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ایک دن
جبرئیل امین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوے اور کہا اے محمد خدا عزوجل بعد تحفہ
سلام آپ کو بشارت دیتا ہے ایک فرزند کے جو فاطمہ علیہا السلام سے متولد ہوگا اور امت
آپ کی اوسے شہید کریگی حضرت نے فرمایا اے جبرئیل سلام ہو میرے جانب سے پروردگار عالم پر
مین ایسا فرزند نہین چاہتا کہ فاطمہ زہرا سے متولد ہو اور امت میری اوسے شہید کرے پس حضرت
جبرئیل بالا آسمان گئے اور پہر نازل ہوے اور وہی پیغام دیا جو پہلی مرتبہ لائے تہے جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ نے بہی وہی جواب سابق دیا بار دیگر حضرت جبرئیل بالا آسمان گئے اور نازل
ہوے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ حق تعالی بعد تحفہ سلام خوشخبری دیتا ہے کہ ہمنے اوس فرزند
کی ذریت مین امامت اور ولایت اور وصایت کو مقرر کیا حضرت نے فرمایا مین راضی ہوا جناب
رسول خدا نے بخبر فاطمہ علیہا السلام سے کہلا بہیجی کہ حق تعالی مجھے بشارت دیتا ہے ایک فرزند

کی کہ تمہارے بطن سے پیدا ہوگا اور امت میری اوسے شہید کریگی حضرت فاطمہ نے اوسکے جواب
مین کہلا بھیجا کہ مین ایسا فرزند نہین چاہتی پھر حضرت نے کہلا بھیجا حق سبحانہ تعالی نے اوسکے
فرزندون مین امامت اور ولایت اور وصایت کو مقرر کیا ہے جناب سیدہ نے عرض کیا مین
راضی ہوئی پس حاملہ ہوئین امام حسین علیہ السلام کے حمل سے ازروے کراہت کے اور وضع حمل کیا
اوس جناب نے ازروے کراہت کے اور مدت حمل اور دودھ چھوٹنے کے تیس مہینے تھے یہانتک
کہ قوت بدن حضرت کی اپنے حد کو پہونچی اور عقل کامل ہوئی اور سن شریف سے چالیس برس
گذرے تو فرمایا اے پروردگار میرے مجھے الہام کر کہ مین شکر کرون تیری اون نعمتون کا جو تونے
مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہین اور عمل صالح بجا لاؤن تا باعث تیری خوشنودی و رضامندی
کا ہو اور اصلاح کر میرے لئے بعض فرزند کو میرے ذریت سے حضرت نے فرمایا اگر امام حسین علیہ السلام
فرماتے کہ اصلاح کر میرے لئے سب ذریت کو میرے تو سب فرزند حضرت کے امام ہوتے لیکن حضرت نے
بعض کو مخصوص فرمایا اور حضرت نے نہ جناب فاطمہ کا دودھ پیا نہ کسی اور عورت کا بلکہ اونکو خدمت
پیغمبر مین لاتے تھے حضرت اپنا انگوٹھا دہن مبارک امام حسین مین دیتے تھے اسقدر وہ جناب
چوستے تھے کہ سیر ہو جاتے تھے اور دو دن اور تین دن احتیاج غذا نہوتی تھی پس گوشت اور خون اون
گوشت رسول سے روئیدہ ہوا اور کوئی لڑکا چھ مہینے کا زندہ نرہا مگر عیسی ابن مریم اور حسین ابن علی
ایضاً کتاب مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ایک دن جبرئیل امین
حضرت سید المرسلین پاس آئے عرض کیا السلام علیک یا محمد آپ چاہتے ہین بشارت دون
ایسے فرزند کی جسے آپ کی امت بعد آپ کے شہید کریگی فرمایا مین ایسا فرزند نہین چاہتا
حضرت جبرئیل بالا آسمان گئے دوسری مرتبہ پھر تشریف لاکر وہی پیام دیا حضرت نے کہا مین
ایسا فرزند نہین چاہتا پھر حضرت جبرئیل آسمان پر گئے اور بار سوم آکر وہی پیغام دیا حضرت
نے بھی وہی جواب دیا جبرئیل نے کہا حق تعالی نے امامت کو اوسکی نسل مین مقرر کیا ہے
اوسوقت حضرت نے کہا مین راضی ہوا بعد اسکے حضرت خانہ فاطمہ مین گئے فرمایا اے فاطمہ
جبرئیل نے مجھے خبر دی ایک فرزند کی کہ میری امت بعد میرے اوسے شہید کریگی سیدہ نے
عرض کیا مین ایسا فرزند نہین چاہتی فرمایا اے فاطمہ حق تعالی نے میرے اوصیا کو اوسکی
نسل سے مقرر کیا ہے اوسوقت سیدہ نے عرض کیا مین راضی ہون پس حق تعالی نے

یہ آیہ اونکی شان مین نازل فرمایا حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا اسلیے کہ خبر شہادت اوس جناب کی حضرت جبرئیل نے دی تھی پس جناب سیدہ حاملہ ہوئین حمل حسین سے کراہت اور وضع حمل ہوا کراہت کہ وہ معصومہ جانتے تہین کہ یہ فرزند تعلیم وتتم شہید ہوگا ایضاً کتاب کامل الزیارت مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ایک دن جناب فاطمہ خدمت رسول مین آئین دیکھا چشم مبارک سے آنسو جاری ہین پوچھا اے پدر بزرگوار آپ کیون روتے ہین فرمایا اے فاطمہ حضرت جبرئیل نے خبر دی ہے کہ حسین کو میری امت شہید کریگی سیدہ نے جب یہ خبر وحشت اثر سنے گریہ وزاری اور جزع وبیقراری کرنے لگین فرمایا اے فاطمہ بیقرار وبیصبر نہو کہ امت تا روز قیامت اوسکے فرزندون مین ہوگی جناب سیدہ یہ بات سنکر خوش ہوئین اور غم والم سے نسکین پائی کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ایک دن پیغمبر میرے دیکھنے کو تشریف لائے اوس دن ام ایمن نے ہمارے لیے مسکا اور شیر وخرما بطریق ہدیہ بھیجا تھا وہ سب ہمنے حضرت کے سامنے رکھا حضرت نے قدرے تناول کیا پھر اوسکر ایک گوشہ مین تشریف لے گئے کئی رکعت نماز پڑہی جب اخیر سجدے مین گئے بہت روئے لیکن کسی کو ہم مین سے بسبب عظمت وجلال کے جرأت نہوئی کہ سبب رونے کا پوچھے پس حسین جاکر حضرت کے گود مین بیٹھ گئے اور عرض کیا اے پدر بزرگوار آپ ہمارے گھر مین تشریف لائے آپکے آنے سے ہم اسقدر خوش ہوے کہ کسی امر سے ایسے خوشی نہین ہوے مگر آپ کے رونے نے ہمین غمناک کیا اسکا کیا سبب ہے فرمایا اے فرزند دلبند ابھی جبرئیل میرے پاس آئے اور خبر دی کہ تم سب شہید ہوگے اور جگہ تمہاری قبرون کی ایک دوسرے سے دور ہوگی حسین نے عرض کیا اے پدر بزرگوار کیا ثواب ہے اوس شخص کے لیے جو اس دور سے مین زیارت کرے ہماری قبرون کی فرمایا اے فرزند لوگ میری امت کے تمہاری زیارت کرینگے اور تمہاری زیارت کو وسیلہ گردانینگے طلب برکات کا مجھسے مجھے لازم ہے کہ بروز قیامت سختی وہول سے اونکو نجات دون اور حق سبحانہ تعالی اونکو بہشت مین جگہ دیگا امالی مین صدوق علیہ الرحمہ نے بھی اسی طرح روایت کو لکھا ہے کامل الزیارت مین جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے ایک دن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہمارے دیکھنی کو تشریف لائے ہمنے کچھ طعام حضرت کے سامنے حاضر کیا ام ایمن نے اوسدن ہمارے لئے ایک کانسہ

طلوخرمونسے اور تھوڑا دودھ دمسکہ بطریق ہدیہ بھیجا تھا اوسکو بھی ہمنے حضرت کے سامنے رکھدیا
حضرت نے قدرسے تناول کیا جب فارغ ہوئے مین نے اوسکا باقی حضرت کے ہاتھون پر ڈالا
جو رطوبت حضرت کے ہاتھون مین باقی رہی تھی اوس سے اپنے منھ اور ریش مبارک کو مسح کیا
پھر حضرت اوٹھکر ایک گوشہ مین جاکر مشغول سجدہ ہوے اور رونے لگے اور رونے کو بہت
طول دیا جب سر مبارک سجدی سے اوٹھایا کسی کو ہم اہل بیت سے جرات نہوئی کہ حضرت سے
سبب رونے کا دریافت کرے حسین اوٹھے آہستہ آہستہ جاکر حضرت کے زانون پر کھڑے ہوئے
اور سر مبارک حضرت کا اپنے سینہ مبارک سے لگالیا اور اپنی ٹھڈی کو حضرت کے سر مبارک پر
رکھکر کہا اے پدر بزرگوار آپ کے رونے کا کیا سبب ہے فرمایا اے فرزند آج تمکو دیکھکر مین بہت
خوش ہوا کہ کبھی ایسا خوش نہوا تھا اوسی وقت حضرت جبرئیل نے آکر مجھے خبر دی کہ تم سب شہید
ہوگے اور جگہ قبرون کی ایک دوسرے سے دور ہوگی یہ سنکر مین نے شکر خدا کیا اور تمہارے
لئے خدا سے طلب خیر کی حسین نے عرض کیا اے پدر بزرگوار کون شخص ہمارے قبرون کی زیارت
کریگا اور اس پراگندگی پر کون شخص کفالت اور خبر گیری کریگا فرمایا ایک گروہ میری امت سے
تمہاری قبرون کی زیارت کرینگے اوسکے عوض مین مجھسے نیکی وصلہ کے امیدوار ہونگے مین اونکو
عرصہ محشر مین ڈھونڈونگا اور ہر ایک کا بازو پکڑکر خوف وشدت سے اوس دن کی نجات
دونگا کتاب مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام منقول ہے ایک دن حضرت جبرئیل جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پاس آئے اوسوقت جناب امام حسین علیہ السلام حضرت پاس
کھیل رہے تھے جبرئیل نے اوس جناب کو خبر دی آپ کی امت اس فرزند کو شہید کریگی حضرت
نے اس خبر کو سنکر بہت جزع اور بیقراری کی جبرئیل نے حضرت سے کہا آپ چاہتے ہین کہ مین
دکھاؤن وہ زمین جسپر یہ فرزند آپ کا شہید ہوگا فرمایا ہان جبرئیل نے اوس قطعہ زمین کو جو دریان
مجلس رسول اور مقتل حسین واقع تھا بیچاکر دیا دونون زمینون کو نزدیک کرکے تھوڑی خاک
وہان کی اوٹھالی اور پھر زمین کو آنکھ جھپکنے کے عرصہ سے کم مین پہلا دیا کہتے تھے خوشا حال تیرا
اے تربت اور خوشا حال اوس شخص کا جو تجھپر شہید ہوگا حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ
صاحب سلیمان نے بھی ایسا ہی کیا تھا کہ اسم اعظم کو پڑھا اور جو کچھ تخت سلیمان اور عرش
بلقیس کے درمیان مین واقع تھا زمین کے اندر ہوگیا یہانتک کہ دونون قطعے ایک دوسرے سے

نزدیک ہوگئی اور تخت بلقیس کو کھینچا سلیمان نے کہا میرے خیال مین ایسا گذرا کہ عرش میرے
تخت کے نیچے سے نکل آیا اور کمتر طرفۃ العین سے وہ زمین برابر ہوگئی **کامل الزیارت** مین
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ام سلمہ
رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل نے خبر شہادت حسین علیہ السلام پیغمبر کو
کو دی جبرئیل ہی حاضر تھے کہ حسین علیہ السلام اپنے جد بزرگوار کی خدمت مین آئے جبرئیل نے
کہا آپ کی امت اسے شہید کریگی فرمایا اے جبرئیل مجکو خاک اوس مقام کی جہان خون میرے
فرزند کا گرایا جائیگا دکھاؤ جبرئیل نے ایک مشت خاک اوس زمین کی حضرت رسالت کو دی
دیکھا تو وہ خاک سرخ تھی **کتاب مذکور** مین سماعہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
مثل اس حدیث کے روایت کی ہے اور اسقدر زیادتی ہے کہ ہمیشہ وہ خاک ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کے پاس تھی یہانتک کہ اونہون نے وفات کی خدا رحم کرے اونپر **کتاب مذکور** مین حضرت
صادق علیہ السلام سے منقول ہے ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ام سلمہ کے گھر تشریف
رکھتے تھے جبرئیل خدمت حضرت مین حاضر تھے یکایک امام حسین علیہ السلام تشریف لائے حضرت
جبرئیل نے پیغمبر سے عرض کیا آپ کی امت اس فرزند کو شہید کریگی آپ چاہتے ہین کہ دکھاؤن مین
خاک اوس زمین کی جس زمین پر یہ فرزند آپ کا شہید ہوگا فرمایا ہان حضرت جبرئیل نے
ہاتھ بڑہایا اور ایک مشت خاک اوس زمین سے اوٹھاکر حضرت کو دکھائی **کتاب مذکور** مین حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت ہے جسوقت امام حسین علیہ السلام متولد ہوے جبرئیل امین خدمت
سید المرسلین مین آئے اور کہا یہ امت بعد آپ کے حسین کو شہید کریگی پھر کہا آپ چاہتے ہین
دیکھاؤن خاک اوس زمین کی پس حضرت جبرئیل نے اپنے پر کو مارا اور خاک کربلا لاکر دکھائی
اور کہا یہ وہ خاک ہے کہ فرزند آپ کا اس خاک پر شہید ہوگا **کتاب مذکور** مین سلمان فارسی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اونہون نے کہ کوئی فرشتہ آسمان پر ایسا نہین کہ پیغمبر خدا
کی خدمت مین نہ آیا ہو اور حضرت کو مصیبت حسین مین پرسا نہ دیا ہو سب فرشتون نے حضرت
کو خبر دی اون ثوابون سے جو حق تعالی نے عوض شہادت حسین کو عطا کئے ہین اور ہر ایک
فرشتہ حضرت کے لئے وہ خاک مبارک لایا جس پر وہ مظلوم بجور و ستم شہید ہوا اور جب کوئی
فرشتہ آکر حضرت کو یہ خبر دیتا تھا فرماتے تھے خداوندا یاری نہ کر تو اوسکی جو حسین کی یاری نکرے

خداوند! قتل کر تو اوسے جو حسین کو قتل کرے اور زخمی کر اوسکو جو اوسے زخمی کرے۔ اور مطلب
یہ نہ لا جو اوسپر ظلم کرے راوی کہتا ہے کہ دعا حضرت کی قبول ہوئی کہ یزید بعد شہادت
حسین علیہ السلام دنیا سے منتفع نہوا اور دفعۃً خدا نے اوسکو ہلاک کیا شب کو حالت مستی مین
سویا صبح کو اوسے مردہ پایا تمام بدن نجس اوسکا مانند قیر سیاہ ہو گیا تھا اور کوئی شخص نہ بچا اون
لوگون سے جنہون نے قتل حضرت مین متابعت یزید کی تھی یا لشکر مخالف مین داخل تھے
بگریہ کہ بمرض جنون و جذام و برص مبتلا ہو گئے اور یہ مرض اونکی نسل مین میراث ہے ایضاً
کتاب مذکور مین جعفر ابن سلیمان سے بھی مثل اسکے منقول ہے کتاب مذکور مین ابن عباس سے
منقول ہے جو فرشتہ خبر شہادت حسین علیہ السلام پیغمبر پاس لایا وہ حضرت جبرئیل تھے کہ اپنے
پر دن کو پھیلائے بصد آہ بلند روتے تھے اور خاک مدفن حسین اپنے ساتھ لائے کہ جو
اوس سے ساطع تھی بعد اسکے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اے جبرئیل کون ہے
جو میرے فرزند کو شہید کریگی یا یہ فرمایا کہ میرے نواسہ کو شہید کریگی حضرت جبرئیل نے کہا حق سبحانہ
تعالیٰ ایسا اختلاف انمین ڈالے گا کہ دل اونکے آپس مین موافق نہونگے اور اوسی کتاب مین
عمرو ابن عنبسہ سے مثل اسی کے روایت ہے ایضاً کتاب مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ یزید عجلی نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا وہ اسمعیل جنکو حق تعالیٰ نے
قرآن مین یاد کیا ہے واذکر فی الکتاب اسمعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولاً نبیاً
آیا اسمعیل ابن ابراہیم علیہ السلام ہین جیسا لوگ گمان کرتے ہین یا اور اسمعیل ہین فرمایا اسمعیل
حضرت ابراہیم سے پہلے وفات کی اوسوقت حضرت ابراہیم صاحب شریعت اور حجت خدا خلق پر
موجود تھی پس اسمعیل اوسوقت کن لوگون پر رسول تھے کہ حق تعالیٰ اونکو بلفظ رسول خطاب
فرماتا عرض کیا مین نے یا ابن رسول اللہ آپ پر خدا مون پس مراد اسمعیل سے کون ہے فرمایا کہ مراد
اس آیہ مین اسمعیل فرزند حزقیل ہے حق تعالیٰ نے اونکو ایک قوم پر مبعوث کیا اونہون نے
تکذیب پیغمبر کی پوست اونکے سر و رو کا اوتارا حق سبحانہ تعالیٰ نے اوس قوم پر غضب نازل
کیا اور سطاطائیل فرشتہ عذاب کو بھیجا وہ فرشتہ اوس پیغمبر عالی قدر پاس آیا کہا حق تعالیٰ نے
مجھے بھیجا ہے اگر تم چاہو تو تمہاری قوم کو بانواع عذاب معذب کروں اسمعیل نے کہا مجھے
انکے عذاب کی احتیاج نہین ہے خدائے عزوجل نے وحی نازل کی جو حاجت رکھتے ہو ہمارے

عرض کیا خداوندا تونے ہم سب پیغمبرون سے عہد و پیمان لیا اپنی ذات مقدس کے ایمان پروردگاری
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے پیغمبری اور اونکے اوصیا کے لیے بولایت و امامت خداوندا
خبر دی تونے تمام خلق کو اون ظلمون سے جو ستمگار اوس امت جفا کار کے حسین ابن علی پر
کرینگے اور وعدہ کیا تونے حسین سے کہ اوسے دوبارہ دنیا مین لائے تا وہ جناب آپ اپنے دشمنون
اور قاتلون سے انتقام لے پس اے پروردگار میری حاجت میری یہ ہے کہ مجھے بھی دنیا مین
دوبارا پھر لانا تا مین آپ اپنی قوم سے انتقام لون پس حق تعالی مطلب اونکا بر لایا اور وعدہ
رجعت اوسے فرمایا ایضاً کتاب مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے
ایک دن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خانہ جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا مین تشریف رکھتے تھے
حسین کو اپنی گود مین لیے تھے ناگاہ حضرت رونے لگے اور سجدے مین تشریف لے گئے جب
سر مبارک اوٹھایا ارشاد کیا اے فاطمہ دختر محمد بدرستیکہ مین نے خداوند علی اعلا کو تمہارے
گھر مین آئینہ حق نما سے علم و یقین مین مشاہدہ کیا اور اوسکے صفات کمالیہ کو مین نے بچشم یقین
ملاحظہ کیا مجھسے فرمایا اے محمد آیا تم دوست رکھتے ہو حسین کو مین نے عرض کیا بلے خداوندا
حسین نور چشم اور میوۂ دل و گل بوستان میرا ہے پس حق تعالی نے ہات اپنے لطف و رحمت کا
حسین کے سر پر پھیر کر مجھسے فرمایا اے محمد مبارک فرزند ہے حسین مین رحمت و برکت اور صلوات
اسپر بھیجتا ہون اور خوشنودی اپنی اسکے شامل حال کرتا ہون لعنت و غضب اور عذاب
و نکال میرا اوسپر جو اسے قتل کرے اور اس سے عداوت اور نزاع کرے حسین بہترین شہدائے
گذشتگان و آیندگان ہے دنیا و عقبی مین اور پیشوا ہے جوانان اہل بہشت کا اسکا
پدر بزرگوار اوس سے بھی افضل و نیکوتر ہے پس حسین کو میرا سلام پہونچا اور بشارت دی
کہ وہ نشان راہ ہدایت اور راہنما ہے میرے دوستون کا اور میرا گواہ ہے خلق پر اور میرے
علم کا خازن ہے اور میری حجت ہے ساکنان آسمان و زمین اور جن و انس پر شیخ
مفید علیہ الرحمہ نے کتاب ارشاد مین ام الفضل دختر حرث سے منقول ہے کہا ایک دن
مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوئی عرض کیا مین نے یا
رسول اللہ کل شب کو مین نے ایک خواب ہولناک دیکھا ہے حضرت نے ارشاد کیا بیان کر
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بہت سخت ہولناک ہے مین عرض نہین کر سکتی پھر فرمایا بیان کر

مین نے عرض کیا یا رسول اللہ دیکھا مین نے ایک ٹکڑا آپ کے جسم مبارک سے جدا ہوکر میرے دامن مین گر پڑا ہے فرمایا اے ام الفضل تو نے بہت اچھا خواب دیکھا تعبیر یہ ہے کہ فاطمہ سے ایک فرزند متولد ہوگا اوسکو تو ہی گود مین دیگی جب امام حسین علیہ السلام متولد ہوے جسطرح حضرت نے فرمایا تھا اوسی طرح جناب سیدہ نے حسین کو میرے گود مین دیا ایک دن اوس معصوم کو گود مین لیے ہوے حضرت رسول کی خدمت مین گیے اور امام حسینؑ کو گود مین حضرت کے رکھدیا ناگاہ دیکھا مینے حضرت رو رہے ہین مینے عرض کیا فدا ہون مین آپ پر آپ کیون گریہ فرماتے ہین فرمایا جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ امت اس فرزند کو شہید کریگی اور خاک سرخ اوسکی مدفن کی مجکو دی ہے کتاب مذکور مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا ایک دن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کہ مین میرے تشریف رکھتے تھے اور امام حسین علیہ السلام اونکی گود مین تھے ناگاہ آنسو حضرت کی آنکھون سے جاری ہوے مینے عرض کیا یا رسول اللہ فدا ہونگین حضرت کیون روتے ہین فرمایا جبرئیل ابھی میرے پاس آئے اور میرے فرزند حسین کے ماتم مین مجھے پرسا دیا اور خبر دی کہ ایک جماعت میری امت سے اسکو شہید کریگی اور حق تعالی اوس جماعت کو میری شفاعت سے محروم رکھیگا ایضاً سند دیگر ام سلمہ سے روایت ہے اونہون نے فرمایا ایک شب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میرے پاس سے اوٹھکر باہر تشریف لے گئے بعد ایک عرصہ کے تشریف لائے دیکھا مین نے بال حضرت کے پریشان و غبار آلود ہین اور مٹھی بند کیے ہین عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا سبب ہے مین آپ کو اس حال سے دیکھتی ہون ارشاد کیا مجکو اسوقت زمین عراق پر کہ نام اوسکا کربلا ہے لیگئے اور دیکھا مین نے اوس مقام کو جہان پر یہ فرزند میرا حسین و اہلبیت میرے شہید ہونگے اور مین خون انکا زمین سے لیتا تھا اور وہی خون میرے ہاتھ مین ہے بعد اسکے حضرت نے ہاتھ میری طرف پھیلا کر فرمایا اسکو لو اور بحفاظت رکھو ام سلمہ فرماتے ہین جب مینے لیا تو دیکھا مشابہ خاک سرخ سے ہے پھر ایک شیشہ مین رکھکر منھ اوسکا مضبوط باندھا اور مین حفاظت کیا کرتے تھے جب امام حسین علیہ السلام مکہ سے متوجہ عراق ہوے تو مین ہر شب و روز اوس شیشہ کو لیکر سونگھتے تھے اور مصیبت پر اوس مظلوم کے گریہ و زاری کرتے تھے جب دسوان دن محرم کا کہ روز شہادت امام مظلوم ہے آیا اول روز مین نے اوس شیشہ کو جیسا تھا ویسا ہی پایا جب آخر روز دیکھا خون تازہ اوسمین بھرا تھا بحد دیکھنے اس حال کے مین نے نالہ و فریاد و گریہ و زاری شروع کی اور اون دشمنون سے جو ساکن

مدینہ تھے اس ماجرے کو اظہار کیا اسلیے کہ شہادت مین تعجیل کرینگے اور وہ وقت مین نے یاد رکھا
یہانتک کہ خبر شہادت امام مظلوم مدینہ مین پہونچے تو وہ دن خون تازہ مین نے شیشہ مین دیکھا
مطابق تھا اوسدن سے کہ وہ جناب شہید ہوے ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین روایت
کی ہے سعد ابن ابی وقاص نے کہا بدرستیکہ قس ابن ساعدہ ایادی نے پیش از بعثت حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ کہا لوگ اپنی حد سے تجاوز کرتے ہین ایک گروہ اونمین سے طلب خون کرینگے
اپنے قتیلون کا جنگ صفین وجمل مین بعد اوسکے امام حسین علیہ السلام سے طلب خون کرینگے
اور اوسکے فرزند پر اجتماع کرینگے یہانتک کہ اوسے شہید کرین فرات ابن ابراہیم نے خدیفہ سے
روایت کی ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جب مجکو شب معراج آسمان پر لیگئے
حضرت جبرئیل نے میرا ہاتھہ پکڑکر داخل بہشت کیا مین اوسوقت بہت خوش وخورم تھا ناگاہ ایک درخت
دیکھا کہ ازسرتاپا نور سے بھرا ہے اور اوسکے حجرین و فرشتہ ہین کہ اوسے حلہاے بہشت و زیور سے آراستہ
کررہے ہین اور اسی طرح تا قیامت آراستہ کرینگے بعد اسکے مین چند قدم آگے بڑہا ایک مقام پر سیب پکیے
ایک سیب بڑا دیکھا کہ کبھی ایسا نہ دیکھا تھا اونمین سے ایک سیب کا توڑا ایک حوریہ کہ بلکین اوسکی مانند پر
بال کرگس تھین اوس سیب سے نکلے مینے پوچھا تو کسکے لئے خلق ہوئی ہے اوسنے رد کرکہا مین آپکے
فرزند شہید مظلوم حسین کے لیے خلق ہوئی ہون بعد اسکے چند قدم مین آگے بڑہا خرماہاے تازہ دیکھے
کہ مسکہ سے نرم شہد سے شیرین تر تھے ایک خرما اونمین سے اوٹھا کر مینے کہا یا رہ خرما میرے شکم مین
لطیفہ ہوا جب مین آسمان سے اترا ساتھہ خدیجہ کے ہم بستر ہوا اونکو فاطمہ کا حمل رہا پس فاطمہ حوریہ
انسیہ ہے جب مین بہشت کا مشتاق ہوتا ہون اپنے بیٹے فاطمہ کو سونگہتا ہون مولف علیہ الرحمہ
فرماتے ہین اکثر اخبار باب ولادت جناب فاطمہ علیہا السلام مین بیان ہوئین بعض کتب
معتبرہ مناقب مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے ایک دن حضرت جبرئیل پیغمبر کی خدمت
مین آئے کہا اے محمد امت بعد آپ کے حسین کو شہید کریگی یا رسول اللہ آپ چاہتے ہین کہ تربت
حسین آپ کو دکھاؤن ام سلمہ کہتی ہین حضرت جبرئیل نے کئی سنگریزے لاکر دئے جناب رسالتمآب
نے اون سنگریزون کو ایک شیشہ مین رکھہ چھوڑا جب شب قتل امام حسین علیہ السلام ہوئی اوسوقت
الفت یعنی کی آواز میرے کانون مین آئی کہتا تھا اے قاتلان حسین علیہ السلام بشارت ہو تمکو عذاب سخت
کی تحقیق کہ زبان موسی وعیسی وداؤد سے تم لعنت کئے گئے ہو ام سلمہ فرماتے ہین یہ سنکر مین

رونے لگی اوس شیشہ کو مین نے کھولا دیکھا اوسمین خون بھرا ہے مولفات علماے شیعہ مین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک دن جناب سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وآلہ اجمعین
میرے گھر تشریف لائے بعد اونکے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آکر حضرت کے پہلو مین
بیٹھے حضرت نے امام حسن کو داہنے زانو پر اور امام حسین علیہ السلام کو بائین زانو پر بٹھالیا ازراہ
شفقت کبھی حسن کے منھ کے بوسے لیتے تھے کبھی حسین کا گلوے مبارک چومتے تھے اوسوقت
حضرت جبرئیل نازل ہوے اور کہا یا رسول اللہ آیا آپ دوست رکھتے ہین حسن وحسین کو فرمایا
اے جبرئیل کیونکر دوست نہ رکھون انکو کہ یہ دو پھول ہین باغ دنیا کے اور میری آنکھون کی
روشنی ہین جبرئیل نے کہا یا نبی اللہ خدا نے انکے باب مین ایک حکم کیا ہے چاہیے کہ آپ صبر
کیجیے فرمایا وہ کیا حکم ہے حضرت جبرئیل نے کہا کہ امام حسن کو زہر سے شہید کرینگے اور سر حسین مظلوم
نظلم وستم جدا کرینگے اور ہر پیغمبر کی دعا درگاہ خدا مین مستجاب ہے اگر آپ چاہیے دعا کیجیے
کہ حق تعالی اس مصیبت کو اُنسے دور کرے اگر چاہیے انکی مصیبت کو واسطے شفاعت گنہگاران
امت کے بروز قیامت ذخیرہ کیجیے فرمایا اے جبرئیل مین اپنے پروردگار کے حکم پر راضی ہون
جو کچھ اوسنے میرے لئے مناسب جانا ہے مینے قبول کیا مجھے یہی منظور ہے انکی مصیبت
کو وسیلۂ شفاعت کرون اپنی اُمت گنہگار کا حق تعالی جو چاہے میرے فرزندون کے حق مین
کرے اور روایت ہے ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مع اصحاب تشریف
لیئے جاتے تھے دیکھا کچھ لڑکے سرراہ کھیل رہے ہین حضرت اونمین سے ایک لڑکے پاس پہنچے گئے
اوسکی پیشانی کے بوسے لئے اور بہت لطف ومہربانی فرمائی پھر اوسکو اپنی گود مین بٹھاکر بہت
پیار کیا اصحاب نے لطف ومہربانی کا سبب پوچھا ارشاد کیا مین نے ایک دن اس لڑکے کو دیکھا
حسین علیہ السلام کے ساتھ کھیلتا تھا اور اوسکے پانون کی خاک اوٹھاکر اپنے منھ اور آنکھون پر
ملتا تھا اسلیے مین اسکو دوست رکھتا ہون کہ یہ میرے فرزند حسین کو دوست رکھتا ہے بتحقیق کہ
حضرت جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے یہ لڑکا میرے فرزند حسین کا مددگار رہوگا معرکۂ کربلا مین منقول
ہے جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لاے گرد زمین کی حضرت حوا کو ڈھونڈھتی پھرتی
تھی یہانتک کہ صحراے کربلا مین پہونچی جب داخل صحراے کربلا ہوئی اندوہ وغم نے اوسپر ہجوم کیا
بے سبب دل سینہ مین گھبرانے لگا جب تقتل جناب سید الشہدا پر پہونچے پاے [illegible]

پتھرے ٹھوکر لگی اور لہو اونکے پانون سے جاری ہوا پس حضرت آدم نے یہ حال دیکھا منھ اپنا طرف آسمان کے بلند کیا اور عرض کیا بار الٰہا آیا مجھسے کوئی گناہ اور صادر ہوا کہ تونے اوسکے عوض مجھ عقاب کیا مین تمام روے زمین پر پھرا یہ اندوہ والم جو مجھے یہان پہونچا کسی زمین پر نہین پہونچا حق سبحانہٗ تعالی نے حضرت آدم کو وحی کی اے آدم کوئی گناہ تجھسے سرزد نہین ہوا لیکن اس زمین پر میرا برگزیدہ فرزند تیرا حسین شہید ہوگا مین نے چاہا تم بہی اوسکے اندوہ مین شریک ہو اور خون تمہارا بہی اس زمین پر گرے جسطرح اوسکا خون گرایا جاے گا حضرت آدم نے عرض کیا اے پروردگار میرے آیا حسین تیرا پیغمبر ہے ارشاد ہوا پیغمبر نہین ہے بلکہ نواسا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور برگزیدہ ہمارا ہے حضرت آدم نے کہا اے پروردگار قاتل اوسکا کون ہے حق تعالی نے وحی کی اے آدم قاتل اوسکا یزید ہے اوسپر ساکنان زمین و آسمان لعنت کرتے ہین بعد اسکے آدم نے حضرت جبرئیل سے پوچھا مین کیا کرون حضرت جبرئیل نے کہا اے آدم لعنت کرو یزید پر پس حضرت نے چار مرتبہ اوس شقی پر لعنت کی اور وہانسے روانہ ہوے چند قدم اوس جگہ سے کوہ عرفات کی طرف گئے تہے وہان حضرت حوا کو پایا منقول ہے جب حضرت نوح کشتی پر سوار ہوے کشتی گرد زمین پھرتی تہی یہانتک کہ زمین کربلا پر پہونچی ایک موج ایسی آئی قریب تہا کشتی غرق ہو جاے یہ دیکھکر حضرت نوح کو خوف عظیم و رنج دیم طاری ہوا عرض کیا خداوندا مین روے زمین پر پھرا کسی جگہ یہ رنج والم نہین ہوا جو اس زمین پر پہونچا اوسوقت جبرئیل نازل ہوے کہا اے نوح یہ وہ زمین ہے کہ نواسا خاتم انبیا فرزند بہترین اوصیا علی مرتضی کا اس جگہ شہید ہوگا حضرت نوح نے پوچھا قاتل اوسکا کون ہوگا جبرئیل نے کہا نام اوس لعین کا یزید ہے اوسپر اہل زمین و آسمان لعنت کرتے ہین حضرت نوح نے مکرر اوس شقی پر لعنت کی اور کشتی نے غرق سے نجات پائی اور کوہ جودی پر ٹھہری منقول ہے ایک دن حضرت ابراہیم گھوڑے پر سوار صحراے کربلا سے گذرے دفعۃً گھوڑا انکے بہل گرا اور حضرت گھوڑے سے زمین پر گرے سر مبارک اونکا ایک پتھر پر لگا کہ خون جاری ہوا حضرت ابراہیم نے استغفار شروع کیا عرض کیا پروردگارا مجھسے کیا گناہ سرزد ہوا جسکے سزا ملی اوسوقت جبرئیل نازل ہوے کہا اے ابراہیم کوئی گناہ تم سے صادر نہین ہوا لیکن یہ وہ زمین ہے جسپر نور چشم محمد مصطفے فرزند علی مرتضی یجو

وجفا شہید ہوگا خدا نے چاہا تم بھی اوسکے مصیبت مین شریک ہو تمہارا خون بھی اس زمین
پر گرے جسطرح اوسکا خون گرایا جائیگا پوچھا اوسکا قاتل کون ہے جبرئیل نے کہا نام اوسکا
یزید ہے سب اہل زمین آسمان اوس شقی پر لعنت کرتے ہین اور قلم نے بامر حکم خدا لوح پر لعین اوسکا نام لکھا اس خدا
نے وحی کی اے قلم تو مستحق تعریف ہے کہ تونے لعن یزید کو لوح پر لکھا حضرت ابراہیم نے یہ سنکر ہاتھ اپنی
جانب آسمان بلند کیے اور یزید پر بہت لعن کی حق تعالی نے اپنی قدرت سے حضرت ابراہیم کے گھوڑے کو
گویائی عطا کی جب حضرت ابراہیم یزید پر لعن کرتے تھے گھوڑا بزبان فصیح آمین کہتا تھا
ابراہیم نے گھوڑے سے پوچھا تو کیون آمین کہتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ کی سواری
سے فخر کرتا تھا جب مین سر کے بھل گرا آپ میری پیٹھہ سے گرے مجھے خجالت عظیم حاصل
ہوئی اور یہ سانحہ اوس شقی کے شومی سے تھا منقول ہے گوسفندان حضرت اسمعیل
ہمیشہ کنارے نہر فرات کے چرا کرتے تھے ایک دن گلہ بان نے حضرت کو خبر دی کہ کئی دن ہوے
یہ گوسفند نہر فرات سے پانی نہین پیتے ہر چند انکو کنارے لیجاتا ہون حضرت اسمعیل نے سوال
کیا خداوندا کیا باعث ہے حیوان اس نہر سے پانی نہین پیتے فورا جبرئیل نازل ہوے
کہا اے اسمعیل انہین سے پوچھو کس لئے پانی نہین پیتے حضرت اسمعیل نے اون حیوانات
سے پوچھا بزبان فصیح اونہون نے عرض کیا یا نبی اللہ ہمین خبر پہونچی ہے آپ کا فرزند حسین
نواسا پیغمبر آخر الزمان کا اس زمین پر پیاسا شہید ہوگا بسبب تشنگی اوس مظلوم کی ہمارا دل محزون
اور اندوہناک ہوا اسلیے پانی نہ پیا چاہا ہمنے پیاس مین اوس جناب کی موافقت کرین
حضرت اسمعیل نے پوچھا قاتل اوسکا کون شخص ہوگا کہا یزید قاتل ہے سب اہل آسمان
وزمین اور تمام مخلوقات خدا اوس پر لعنت کرتے ہین حضرت اسمعیل نے یہ سنکر فرمایا خداوندا
لعنت کر تو قاتل حسین پر منقول ہے ایک دن حضرت موسی صحراے کربلا مین وارد ہوے
اور وصی اونکے یوشع بن نون بھی ہمراہ تھے جب صحرا مین پہونچے بند نعلین حضرت موسی
علیہ السلام کا ٹوٹ گیا اور پانون کانٹون سے زخمی ہوگئے حضرت موسی نے کہا خداوندا
یہ کیا ماجرا ہے کونسا گناہ مجھسے صادر ہوا حق تعالی نے وحی کی اے موسی اس زمین پر
خون میرے برگزیدہ حسین کا گرایا جائیگا مین نے چاہا تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے
حضرت موسی نے عرض کیا خداوندا حسین کون ہے حق تعالی نے وحی کی نواسا محمد مصطفے

صلی اللہ علیہ وآلہ فرزند علی مرتضیٰ کا ہے عرض کیا خداوندا قاتل اوسکا کون ہے ارشاد ہوا
قاتل وہ ملعون ہے کہ اہیان دریا و وحشیان صحرا و مرغان ہوا اوسپر لعنت کرتے ہین پس
حضرت موسیٰ نے ہات اپنے درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کئے اور یزید پر لعنت کی یوشع
بن نون نے آمین کہا بعد اوسکے وہان سے روانہ ہوے منقول ہے ایکدن حضرت
سلیمان ابن داؤد اپنے فرش پر بیٹھے تھے اور ہوا اوس فرش کو اڑائے لئے جاتی تھی ناگاہ
فرش سلیمان صحراے کربلا مین پہونچا جب وہ فرش مقابل صحراے کربلا ہوا تین مرتبہ ہوا نے
فرش کو ایسی حرکت دی کہ حضرت سلیمان کو گرنے کا خوف ہوا بعد اسکے ہوا ٹھہر گئی اور فرش
زمین پر اوترا سلیمان نے ہوا پر عتاب کیا کیون ٹھہر گئی کیا سبب تہا تو نے اسقدر اضطراب
کیا ہوا نے عرض کیا اسکا سبب یہ تہا کہ اس زمین پر حسین شہید ہوگا سلیمان نے پوچہا حسین کون ہے
ہوا نے کہا حسین نور چشم احمد مختار فرزند حیدر کرار ہے سلیمان نے کہا قاتل اوسکا کون ہے
ہوا نے کہا نام اوسکا یزید ہے سب اہل آسمان و زمین اوس [illegible] پر لعنت کرتے ہین سلیمان نے
ہات اپنی دعا کے لئے اوٹہائے اور قاتلان حسین علیہ السلام پر بہت لعنت کی تمامی انس و
جن و جانور نے آمین کہا اوس لعنت کی برکت سے ہوا تہمنے لگی اور فرش کو زمین سے اوترا
لیگئے منقول ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگلون مین اپنے انصار کے ساتہہ سیاحت کرتے ہوے
صحراے کربلا مین پہونچے جب صحرا سے قصد روانہ ہونے کا کیا ایک شیر سرراہ آکر کہڑا ہوا حضرت
عیسیٰ نے فرمایا اے شیر تو کیون ہماری راہ روکتا ہے اور مانع ہوتا ہے شیر بحکم خداوند قدیر
گویا ہوا بزبان فصیح کہنے لگا اے عیسیٰ مین تمکو اس صحرا سے جانے ندونگا جب تک قاتل
حضرت امام حسینؑ پر لعنت نہ کروگے حضرت عیسیٰ نے پوچہا حسین کون ہے شیر نے کہا نواسہ
نبی امی کا فرزند ہے علی مرتضیٰ کا حضرت عیسیٰ نے پوچہا اوسکا قاتل کون ہے شیر نے کہا یزید
پلید کہ سب جانوران وحشی و درندگان صحرا اوسپر لعن کرتے ہین علی الخصوص بزرگ عاشورا حضرت
نے دست دعا بلند کرکے یزید پر لعنت کی حواریون نے آمین کہا اوسوقت شیر راہ سے ہٹ گیا
اور عیسیٰ مع انصار تشریف لیگئے صاحب درشین نے تفسیر آیہ فتلقی آدم من ربہ کلمات مین روایت کی ہے
حضرت آدم علیہ السلام نے اسماے مبارک جناب رسول اور ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کو
ستون عرش پر لکہا دیکہا جبرئیل علیہ السلام نے آدمؑ کو تعلیم کیا اے آدم تم کہو اے حمید مجید

محمد اے عالی بحق علی اے فاطر بحق فاطمہ اے محسن بحق حسن وحسین اور احسان اور نیکیان سب
تیری جانب سے ہین جب حضرت آدم نے نام حسین لیا بے اختیار آنسو آنکھون سے جاری ہوے
اور حالت متغیر ہوگئی کہا یا اخی جبرئیل کیا سبب ہے جب پانچوین بزرگ کا نام لیتا ہون
شیشۂ دل میرا سینہ مین چور ہو جاتا ہے بے اختیار آنسو میری آنکھون سے جاری ہوتے ہین
حضرت جبرئیل نے کہا یہ فرزند تمہارا ایسی مصیبت مین مبتلا ہوگا جو سب مصیبتو سے عظیم ہے
اور سب مصیبتین اوسکے آگے پست ہین حضرت آدم نے پوچھا وہ کونسی مصیبت ہے جبرئیل نے
کہا وہ مظلوم باتن تنہا غربت مین شہید ہوگا کوئی یار و مددگار نہوگا اے آدم کاش دیکھتے تم کہ وہ مظلوم
فریاد واعطشاہ واقلت ناصراہ کر رہا ہے اور شدت عطش اوسمین اور آسمان مین مانند دھوئین
کے حائل ہوگئی ہے پس کوئی شخص اوسکو جواب دے گا مگر تلوار سے اور پانی نہ دیگا مگر شربت
شہادت سے اور مانند گوسفند فرماتے پس گردن بے اوسکو ذبح کرینگے اسباب اوسکا لوٹ لینگے
سر مقدس اوسکا مع سرہاے انصار شہر بہ شہر پھرینگے مخدرات سراپردۂ عصمت وطہارت شہران
برہنہ پر اونکے ہمراہ ہونگے اور یہی خداوند عالم کے علم مین گذرا تھا بعد اسکے حضرت آدم
اور حضرت جبرئیل مانند زن پسمردہ کے زار زار روئے بعض ثقات سے روایت ہے
ایک دن بروز عید حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام اپنے جد عالیمقدار کے
گھر مین آئے عرض کیا یا جداہ آج روز عید ہے اطفال عرب لباسہاے رنگارنگ اور جامہاے
نو سے آراستہ ہین ہمارے کپڑے پرانے ہین کوئی لباس نیا ہمارے پاس نہین جسے پہنکر
آپ کی خدمت مین آئے ہین کہ اپنا حال عرض کرین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
حسنین کے سخنہاے جانسوز سنکر رونے لگے اوسوقت حضرت پاس بھی کوئی کپڑا قابل اون
شاہزادون کے نہ تھا اور یہ بھی منظور نہ تھا کہ حسنین علیہما السلام کو جواب دین تا اونکی خاطر
شکنی نہو اوسوقت حضرت نے دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کئے اور کہا خداوندا
انکی دل شکنی نہ کر اور انکی مان کا دل شاد کر فوراً حضرت جبرئیل دو حلے سفید حلاے بہشت
سے اپنے ہمراہ لیکر نازل ہوئے حضرت حلونکو دیکھکر نہایت خوش ہوے حسنین سے فرمایا انپر
کپڑے لو کہ خیاط قدرت نے موافق تمہارے قد و قامت کے سیئے ہین جب شاہزادون نے
اپنی پوشاک سفید دیکھی عرض کیا یا جداہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اطفال عرب کا لباس رنگین

ہوا اور ہم سفید پہنین حضرت متفکر ہوے ایک ساعت سر اپنا جھکائی رہی حضرت جبرئیل نے عرض کیا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ آپ فکر نہ فرمائین دل خوش رکھین اور آنکھین کھولین کہ صباغ قدرت
اپنے کپڑون کو برنگ مرغوب رنگین کریگا اور دل انکے مسرور کریگا یا محمد ایک طشت اور
آفتابہ آپ طلب کرین جب حاضر کیا حضرت جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ ان کپڑون کو طشت
مین رکھیے اور مین پانی ڈالون آپ اپنے دست مبارک سے ملیے پس جو رنگ شاہزادونکو
پسند و مرغوب ہوگا اوسی رنگ سے یہ کپڑے رنگین ہو جائینگے حضرت نے پہلے خلعت حسن کو
طشت مین رکھا اور جبرئیل نے پانی ڈالا حضرت نے حسن سے پوچھا اے نور چشم کونسا رنگ تمکو مرغوب ہے عرض کیا
مجھے رنگ سبز مرغوب ہے حضرت نے اوس جامہ کو اپنے دست حق پرست سے مالا فرمایا خدا سے برنگ سبز ہا
زبرجد کے رنگین ہو گیا حضرت نے وہ خلعت حسن کو پہنا دیا بعد اسکے حسین کا حلہ طشت مین رکھا
حضرت جبرئیل نے پانی ڈالا حسین سے پوچھا تمہین کونسا رنگ مرغوب ہے اوسوقت عمر
شریف اوس معصوم کی پانچ سال کی تھی حسین نے عرض کیا یا جداہ مجکو سرخ رنگ بہت
مرغوب ہے جب حضرت نے اوس جامہ کو اپنے ہاتھ سے مالا مثل یاقوت سرخ کے ہو گیا اور
امام حسین نے اوسے زیب بدن کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ یہ حال دیکھکر
نہایت خوش ہوے اور دونون نور نگاہ جناب رسالت مآب کے شادان و فرحان اپنی مادر
گرامی پاس گئے جب حضرت جبرئیل نے یہ حال مشاہدہ کیا زار زار رونے لگے حضرت
نے فرمایا اے اخی جبرئیل تم ایسے خوشی کے دن روتے ہو تمہین قسم خدا کی مجھے اس راز سے
آگاہ کرو جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ آگاہ ہو تمہارے فرزندون نے جو رنگہاے مختلف کو
اختیار کیا اسکا یہ سبب ہے کہ امام حسن کو زہر ستم سے شہید کرینگے اور اونکے بدن مبارک کا
رنگ سبز ہو جائے گا اور امام حسین کو شمشیر سے قتل کرینگے اور جسم شریف اونکا خون سے
سرخ ہو جائیگا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ یہ کلام جانسوز سنکر بہت روئے اور مخزون
ہوے۔ مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین شیخ جعفر ابن نما نی اپنی سند سے کتاب مثیر
الاحزان مین ام الفضل زوجہ عباس ابن عبد المطلب سے روایت کی ہے اوسنے
کہا پیش از ولادت امام حسین علیہ السلام ایک شب مین نے خواب مین دیکھا ایک ٹکڑا
جسم اقدس رسول سے جدا ہو کر میری گود مین گر پڑا جب صبح ہوئی مین نے خواب کو پیغمبر

کی خدمت مین عرض کیا فرمایا اے ام الفضل اگر خواب تیرا سچ ہے تو قریب ہے کہ فاطمہ سے ایک فرزند پیدا ہو اور مین تیری گود مین اوسے دون ام الفضل کہتے ہین جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی وقوع مین آیا پس ایک دن مین نے اوس معصوم کو لیجا کر حضرت کے دامن مبارک پر بٹھا دیا اوس معصوم نے پیشاب کر دیا اور دامن حضرت کا بھر گیا مین نے حسین کے ایک چٹکی لی کہ وہ معصوم رونے لگا حضرت نے عتابانہ مجھسے فرمایا بول اوسکا قطع نہ کر کہ یہ جامہ میرا پاک ہو جائیگا تو نے ناحق میرے فرزند کو ایذا دی ام الفضل کہتے ہین مین حسین کو اوسی طرح چھوڑ کر باہر لائی تا حضرت اپنے جامہ کو پاک کرین دیکھا مین نے کہ حضرت زور زور سے رو رہے ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین فرمایا اے ام الفضل حضرت جبرئیل نے مجھے آکر خبر دی کہ میری امت اس فرزند کو شہید کریگی ابن نما نے کہا ہے کہ اصحاب حدیث نے روایت کی ہے جب امام حسین علیہ السلام ایک سال کے ہوے اوسوقت بارہ فرشتہ بصورتہاے مختلف پیغمبر پر نازل ہوے ایک فرشتہ ان مین سے بصورت انسان تھا اون سب نے حضرت کو پرساد دیکر کہا آپ کے حسین پر وہی ظلم ہوگا جو قابیل نے ہابیل پر کیا تھا اور حق تعالے اجر بھی اوسے مثل اجر ہابیل کے عطا کریگا گناہ اونکے قاتل کا مثل گناہ قابیل ہوگا کوئی فرشتہ باقی نرہا مگر یہ کہ حضرت پر نازل ہو کر پرساد دیا جب کوئی فرشتہ حضرت کو پرساد دیتا تھا فرماتے تھے خداوندا یاری نکر اوسکے جو حسین کی مدد نہ کرے اور قتل کر اوسکے قاتل کو اور مطلب سے اوسکو محروم رکھ اشعث ابن عثمان نے اپنے باپ سے اوسنے انس بن ابو شمیم سے روایت کی ہے اوسنے کہا سنا مینے رسول خدا نے فرمایا یہ فرزند میرا حسین زمین عراق پر شہید ہوگا جو شخص تم مین سے اوسکی خدمت مین پہونچے چاہیئے کہ اوسکی نصرت کرے انس بن ابو شمیم معرکہ کربلا مین امام حسین علیہ السلام کے ساتھ حاضر تھے اور حضرت کی نصرت و یاری مین بدرجہ رفیعہ شہادت فائز ہوے عایشہ سے روایت ہے اوسنے کہا ایک دن امام حسین علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین آئے اوسوقت حسین بہت کم سن تھے حضرت نے فرمایا اے عایشہ تجھے ایک عجیب بات سناؤن اسوقت ایک فرشتہ نازل ہوا کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا اوسنے کہا تمہاری امت اس فرزند کو شہید کریگی اگر کہو دکھاؤن مین وہ خاک جسپر فرزند تمہارا شہید ہوگا پھر ایک خاک سرخ نکالکر دی

ام سلمہ نے وہ خاک لیکر شیشہ مین رکھہ چھوڑی جب حسین شہید ہوئے اوس شیشہ کو نکال کر
دیکھا وہ خاک خون ہوگئے تھے اور زینب دختر جحش سے بھی مثل اس روایت کی منقول ہے
عبد اللہ بن یحیی سے مروی ہے جب جناب امیر علیہ السلام متوجہ جنگ صفین ہوے مین
اوس سفر مین حضرت کے ساتھہ تھا جب ساباط نینوی کے پہونچے جناب امیر علیہ السلام نے
آواز بلند فرمایا صبر کر اے ابو عبد اللہ پھر فرمایا ایک دن مین جناب رسالت مآب کی خدمت مین
حاضر ہوا دیکھا مین نے آنسو حضرت کے آنکھون سے جاری ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
فدا ہون آپ پر ماں باپ میرے آپ کیون روتے ہین آیا کوئی شخص آپ کو غصہ مین لایا ہے
حضرت نے فرمایا نہین بلکہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ حسین کو کنارے
دریاے فرات کے شہید کرینگے اور کہا آیا چاہتے ہو تم خاک مدفن اوسکی تمکو سنگھاؤن یہ کہکر
جبرئیل نے ہاتھہ اپنا بڑہایا اور ایک مشت خاک مجکو دی یہ دیکھکر مین ضبط گریہ نہ کر سکا
اور کہا نام اوس زمین کا کربلا ہے جب دوبرس امام حسین کے سن شریف سے گذرے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کسی سفر کو گئے اثناے راہ مین حضرت نے کھڑے ہوکر
فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اور آنسو حضرت کی آنکھون سے جاری ہوے جب لوگون نے
سبب پوچھا فرمایا اسوقت جبرئیل امین نے آکر خبر دی کہ کنارے فرات کے ایک زمین ہے
اوسے کربلا کہتے ہین وہان پر میرے حسین کو شہید کرینگے گویا مین دیکھتا ہون اوسکے مقتل اور
مدفن کو اور دیکھتا ہون کہ اسیرون کو شتران برہنہ پر سوار کیا ہے اور گویا دیکھتا ہون اوسکے
سر کو بطریق ہدیہ یزید کے واسطے لئے جاتے ہین بس قسم ہے خدا کے جو کوئی نظر کرے میرے
فرزند کے سر پر اور خوش ہو حق تعالی اوسکے دل اور زبان مین مخالفت ڈالیگا اور حالت
کفر و نفاق مین اوسے ماریگا اور بعذاب دردناک معذب کریگا پس حضرت اوس سفر سے
غمگین اور محزون پھرے اور منبر پر تشریف لے گئے اور ہمراہ اپنے امام حسن اور امام حسین
علیہما السلام کو بھی منبر پر لیگئے بعد اسکے ایک خطبہ مشتمل حمد و ثناے الہی بجا لایا اور بہت
وعظ و نصایح فرمائے جب فارغ ہوے دست راست اپنا امام حسن کے سر پر اور دست چپ امام حسین کے
سر پر رکھکر فرمایا خداوندا مین محمد بندہ اور پیغمبر تیرا ہون اور یہ دونون فرزند میرے عترت طاہرہ اور
برگزیدگان امت اور نیکان ذریت سے ہین اور یہ اون دو چیزون سے ہین جنھین بعد

اپنے بطریق امانت امت مین چھوڑے جاتا ہون اور جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے
فرزند حسین کو زہر ستم سے قتل کرینگے اور اس حسین کو تیغ جفا سے شہید کرینگے کہ اپنے خون مین
لوٹیگا خداوندا اوسکی شہادت کو اوسکے لیئے مبارک کر اور اوسے سردار شہیدون کا کر خداوندا
برکت نہ دے اوسکے قاتل کو اور برکت نہ دے اوس شخص کو جو اوسکے مدد نہ کرے اور درک
اسفل جہنم مین اوسے داخل کر پس سب اہل مسجد بآواز بلند رونے لگے حضرت نے فرمایا
آج تم رونے ہو کل اوسکی نصرت اور یاری نہ کروگے خداوندا تو حسین کا دوست اور یاور ہو
بعد اسکے فرمایا ایہا الناس وقت میری وفات کا نزدیک پہونچا ہے اور مین تم مین دو چیزین
بزرگ چھوڑے جاتا ہون ایک کتاب خدا دوسرے اولاد میری کہ میرے باغ کا میوہ ہین اور
درخت نبوت سے روئیدہ ہوے ہین اور یہ دو چیزین ایک دوسرے سے جدا نہونگی جب تک
کہ حوض کوثر میرے پاس پہونچین اور مین تم سے اپنی عترت اور اہل بیت کے حق مین کچھ نہین
چاہتا مگر اوس چیز کو جسکا حق تعالی نے مجھے اس آیہ مین حکم فرمایا ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا
الا المودۃ فی القربی یعنی کہ اے محمد مین تبلیغ رسالت پر تم سے کچھ اجرت نہین چاہتا مگر دوستی
اہل بیت مین ایسا نہو کہ جب حوض کوثر پر میرے پاس آؤ تو تمنے میری عترت سے دشمنی کی ہو
اور اونپر ستم کیا ہو آگاہ ہو بدرستیکہ فردا سے قیامت میرے پاس حوض کوثر پر تین علم اس
امت سے وارد ہونگے پہلا علم ایسا سیاہ اور تیرہ ہوگا کہ فرشتے اوسے دیکھکر جزع و فزع کرینگے
جب اہل رایت میرے پاس آئینگے مین اونسے پوچھونگا تم کون ہو اوسوقت نام میرا اونکے
دلون سے محو ہو جائیگا اور کہینگے ہم اہل توحید ہین قوم عرب سے مین اونسے کہونگا مین محمد
پیغمبر ہون عرب و عجم کا وہ کہینگے کہ ہم تمہاری امت سے ہین اوسوقت مین اونسے کہونگا
بعد میرے تمنے کیا سلوک کیا کتاب خدا اور میری اہل بیت سے جواب دینگے یا رسول اللہ
کتاب خدا کو ہمنے ضائع کیا اور اوسکی تاویل سے انحراف کیا لیکن عترت تمہاری پس ہمنے
سعی کی کہ نام اونکا صفحہ ہستی سے مٹا دین یہ بات سنکر مین اونکی طرف سے منھ پھیرونگا وہ
اشقیا پیاسے حوض کوثر سے باچہرہ ہاے سیاہ پھر جائینگے بعد ازان دوسرا علم سامنے میرے
لائینگے اور یہ علم رایت اول سے زیادہ تر سیاہ اور تیرہ ہوگا مین اونسے پوچھونگا دو چیزین
بزرگ تمہارے درمیان چھوڑ آیا تھا تمنے اونکے ساتھ کیا سلوک کیا وہ کہینگے کہ کتاب خدا کے

ہمنے مخالفت کی اور مطلق اوسپر عمل نہ کیا اور تمہاری عترت کو ہمنے قتل کیا اور یاری اونکی نہ کی
اور اونکو ذلیل اور پراگندہ کیا مین اونسے کہونگا دور ہو میرے آگے سے پس وہ بدبخت باچہرہ ہاے
سیاہ پیاسے پھر جائینگے پھر تیسرا علم آئیگا کہ نور اوس سے درخشان ہوگا اور چہرے اہل ہدایت
کے نورانی ہونگے اونسے پوچھونگا تم کون ہو کہینگے یارسول اللہ ہم خداے عزوجل کو ہمیشہ بیگانگی
یاد کرتے رہے اور منہیات سے پرہیز کرتے رہے اور ہم امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ سے
ہین اور ہم ہین بقیہ اہل حق کے کہ ہمیشہ کتاب خدا پر ہمنے عمل کیا اور حلال خدا کو ہمنے حلال
جانا اور جسے خدا نے حرام کیا تہا اوسکو حرام جانا اور ذریت محمد کی ہمیشہ ہم دوست اور ناصر مددگار
رہے ہر امر مین اور اونکے دشمنون سے اونکے سامنے قتال کیا مین اونسے کہونگا کہ بشارت
ہو تمکو محمد مین ہون پیغمبر تمہارا اور فی الحقیقت دار دنیا مین ہمنے یہی کیا جو کہتے ہو اوسوقت مین
اونھین حوض کوثر سے پانی دونگا کہ وہ سیراب وخوشحال پھرینگے اور داخل بہشت ہونگے
اور ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور نعمتہاے بہشت سے متنعم ہونگے

آٹھوان باب

خبر دینا حضرت سید المرسلین اور جناب امیر المومنین کا شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے
اور خبر دینا حضرت امام حسین کا اپنی شہادت سے شیخ صدوق نے کتاب امالی مین
جناب سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے اوس جناب نے
فرمایا اسمار بنت عمیس نے مجھسے کہا مین تمہاری دادی جناب فاطمہ دختر رسول خدا صلوات اللہ
علیہا کی دائی تہی وقت ولادت حسنین علیہما السلام جب امام حسن علیہ السلام پیدا ہوے
حضرت رسالت مآب صلعم تشریف لائے اور فرمایا اسما میرے فرزند کو لے آؤ مین امام حسن کو ایک
زرد کپڑے مین لپیٹ کر لیگئے حضرت نے ارشاد کیا کیا مینے تمہین منع نہ کیا تہا کہ بچے کو زرد
کپڑے مین نہ لپیٹنا بعد اسکے حضرت نے زرد کپڑے کو دور کیا اور ایک سفید کپڑا منگا کر امام حسین
امام حسن کو لپیٹا اور اونکے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اور
جناب امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا تمنے میرے اس فرزند کا کیا نام رکھا جناب امیر نے
عرض کیا یارسول اللہ مین نام رکھنے مین آپ پر سبقت نہین کر سکتا حضرت نے فرمایا مین بھی
اس باب مین اپنے پروردگار پر سبقت نہین کر سکتا اس اثنا مین حضرت جبرئیل نازل ہوے

اور کہا حق سبحانہ تعالیٰ بعد تحفہ سلام فرماتا ہے یا محمد قرابت وخویشی مین علی تم سے بمنزلہ ہارون ہے حضرت موسیٰ سے مگر یہ کہ بعد تمہارے پیغمبر نہین ہے پس تم اپنے فرزند کا نام پسر ہارون کے نام پر رکھو حضرت نے پوچھا پسر ہارون کا کیا نام تھا جبرئیل نے کہا نام اونکا شبر تھا حضرت نے پوچھا شبر کے کیا معنے ہین جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ شبر بمعنی حسن کے ہے پس حضرت نے نام حسن رکھا اسما کہتے ہین امام حسین علیہ السلام جب پیدا ہوے اوسوقت بھی مین قابلہ تھے جب خبر ولادت امام مظلوم کی جناب رسالت مآب کو پہونچی جناب فاطمہ کے گھر مین تشریف لائے مجھسے ارشاد کیا اے اسما میرے فرزند کو لے آؤ پس مین اوس معصوم کو ایک سفید کپڑے مین لپیٹ کر حضرت پاس لے گئی حضرت نے جسطرح امام حسن کے کان مین اذان اور اقامت کہی تھی اوسی طرح امام حسن علیہ السلام کے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی بعد اسکے حضرت نے رو کر فرمایا اے فرزند تجھے مصیبت عظیم درپیش ہے خداوند لعنت کرے اوسکے قاتل پر پھر فرمایا اے اسما اس خبر کو فاطمہ سے نہ کہنا اور جب ساتوان دن ہوا حضرت پھر تشریف لائے اور فرمایا میرے فرزند کو لے آؤ جب مین لیگئی حضرت نے جو کچھ امام حسن کے ساتھ کیا تھا ویسا ہی امام حسین کے ساتھ عمل مین لائے اور ایک گوسفند سیاہ وسفید لیکر اوس معصوم کا عقیقہ کیا جسطرح امام حسن کے لئے کیا تھا ایک ران گوسفند کی حضرت نے قابلہ کو دی اور موسر اوس معصوم کے دور کئے ہموزن موسر کی چاندی تصدق کی اور زعفران سر پر ملی اور فرمایا خون سر پر ملنا فعل اہل جاہلیت ہے بعد اسکے حضرت نے اپنی گود مین لیکر فرمایا اے اباعبداللہ بہت دشوار ہے مجھپر تیرا قتل ہونا یہ فرماکر بہت روئے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فدا ہون مان باپ میرے یہ کیسی خبر ہے کہ پہلے دن بھی آپ نے فرمائی اور آج بھی ارشاد کرتے ہین اور عوض خوشی کے روتے ہین حضرت نے فرمایا اے اسما مین اپنے فرزند دلبند کے لئے روتا ہون کہ ایک جماعت کفار ستمگاران بنی امیہ سے اسے شہید کرینگے خدا ہرگز قیامت میری شفاعت سے انکو محروم رکھے قتل کریگا اسکو وہ شخص جو میرے دین مین رخنہ ڈالیگا اور خدائی سے خداوند عظیم کے منکر ہوگا بعد اسکے فرمایا خداوندا مین تجھسے سوال کرتا ہون اس فرزند کے حق مین کہ بار الٰہا اور دست کہہ تو اسکو اور اسکے دوستون کو اور لعنت کر اسکے دشمنون پر جس لعنت سے آسمان وزمین مملو ہون شیخ ابن بابویہ نے کتاب امالی مین ابن عباس سے روایت کی ہے

جب جناب امیر المومنین علیہ السلام جنگ صفین پر گئے تو مین ساتھہ تھا جب حضرت زمین نینوی پر
جو کنارے دریاے فرات کے واقع ہے پہونچے تو حضرت نے باآواز بلند مجکو پکارا اے پسر عباس
آیا تم اس مقام کو پہچانتے ہو مین نے عرض کیا یا امیر المومنین نہین جانتا حضرت نے فرمایا اے
ابن عباس اگر تم اس زمین کو جانو جیسا مین جانتا ہون ہرگز نہ مٹوگے یہان سے مگر جب تک
گریہ نہ کرو مثل میرے بعد اسکے جناب امیر علیہ السلام رونے لگے یہانتک کہ ریش مبارک
آنسوؤن سے تر ہوگئی اور قطرے آنسوؤن کے محاسن شریف سے ٹپک ٹپک کر سینہ مبارک پر
روان ہوے ابن عباس کہتے ہین کہ حضرت کو روتا دیکھکر ہم بہی رونے لگے بعد اسکے حضرت
امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا آہ آہ مجھے کیا کام ہے آل ابوسفیان و آل حرب سے کہ
لشکر شیطان اور سرگروہ کفر و عدوان ہین بعد اسکے فرمایا صبر کر اے ابو عبد اللہ کہ پہونچا تیرے
باپ کو اندوہ و الم مثل اوسکے جو تجھے اس فرقہ اشرار سے پہونچیگا پھر حضرت نے پانی طلب
کیا اور وضو کرکے مشغول نماز ہوے اور بہت نمازین پڑہین جب نماز سے فارغ ہوے پھر
حضرت اوسی قسم کی باتین فرماتے تہے اور روتے تہے یہانتک کہ روتے روتے حضرت کو
نیند آگئی جب بیدار ہوے فرمایا اے پسر عباس کہان ہو مین نے عرض کیا یا مولا مین حاضر ہون
حضرت نے فرمایا تم چاہتے ہو خبر دون جو مین نے اسوقت خواب مین دیکھا ہے مین نے عرض
کیا یا مولا ہمیشہ آنکھین آپ کی استراحت اور آرام مین رہین جو خواب آپ نے دیکھا ہے بہتر ہی
فرمایا مین نے ابہی دیکھا گویا کئی مرد آسمان سے اس صحرا مین آئے اور علمہاے سفید اونکے
ہاتھون مین تہے اور تلوارین سفید حمایل کئے تہے کہ سفیدی و نور سے مثل آفتاب چمکتی تہین
پہر اونہون نے گرد اس زمین کے ایک خط کھینچا گویا دیکھا مین نے کہ جو درخت اس صحرا
مین ہین شاخین اونکی تمام زمین پر جہک گئین خون تازہ اس صحرا مین موج مارنے لگا اور
اپنے پارہ جگر حسین کو دیکھا مین نے کہ دریاے خون مین ہاتہ پانون مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے
کوئی اوسکی فریاد کو نہین پہونچتا اور وہ مرد سفید و نورانی جو آسمان سے نازل ہوئی تہی حسین سے
باآواز بلند کہتے تہے صبر کر اے آل رسول کہ تم قتل ہوگے ہاتہ سے بدترین خلق کے اور
اے ابو عبد اللہ اب بہشت تمہارا مشتاق ہے بعد اسکے وہ مرد نورانی میرے پاس آئے
اور مجھے پرسا دیکر کہنے لگے اے ابو الحسن شاد ہو تم کہ حق تعالی قیامت مین تمہاری آنکھون کو

روشن کریگا بسبب شہادت حسین علیہ السلام کے یہ دیکھکر مین بیدار ہوا اے ابن عباس مین
تسم کہاتا ہون اوس خدائے عزوجل کی کہ جان میری جسکے قبضۂ قدرت مین ہے کہ مجھے مخبر صادق
ابو القاسم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ نے خبر دی ہے کہ دیکھو کے تم اس زمین کو جب اہل ظلم وستم سے
محاربہ کروگے اور نام اسکا کرب وبلا ہے اور حسین اس زمین مین مدفون ہوگا اور ہمراہ اوسکے
سترہ شخص میرے فرزند اور فرزند فاطمہ سے اس زمین مین دفن ہونگے اور یہ زمین ساتون آسمان
پر مشہور ہے اور اہل آسمان اسکو کربلا کہتے ہین جسطرح حرم کعبہ اور حرم مدینہ اور بیت المقدس کا نام
لیتے ہین بعد اسکے حضرت نے فرمایا اے ابن عباس تم اس صحرا مین میگنیان ہرن کی تلاش کرو
بخدا مین نے ہرگز دروغ نہین کہا اور رسول خدا سے دروغ نہین سنا اوس جناب نے مجھے
خبر دی ہے کہ اس صحرا مین میگنیان ہرن کی دیکھونگا کہ مثل زعفران رنگ ونکا زرد ہوگا ابن
عباس کہتے ہین میںنے موافق حکم حضرت کے تلاش کیا اور ایک جا اوسی ہیئت سے مجتمع پایا
جیسا حضرت نے فرمایا تھا اوسوقت مینے باواز بلند پکار کر کہا یا امیر المومنین پایا مین نے
اون میگنیون کو جسطرح آپ نے فرمایا تھا حضرت نے ارشاد کیا صدق اللہ ورسولہ یعنی سچ کہا
خدا ورسول نے پھر حضرت بسرعت تمام آئے اون میگنیون کو اوٹھا کر سونگھا اور فرمایا یہ وہی میگنیان
ہین جسکی خبر دی ہے رسول خدا نے بعد اسکے فرمایا اے پسر عباس تم نہین جانتے یہ وہ میگنیان
ہین جنھین عیسی بن مریم نے سونگھا ہے اور حضرت عیسیٰ مع اصحاب جب اس صحرا مین وارد ہوے
دیکھا کہ ایک گلہ آہو ونکا یہان جمع ہے اور رو رہے ہین یہ حال دیکھکر حضرت عیسیٰ زمین پر
بیٹھہ گئے اور اصحاب گرداونکے بیٹھے اوسوقت حضرت عیسیٰ رونے لگے اصحاب بھی دیکھکر رونے
لگے اگرچہ نہ جانتے تھے کہ حضرت کیون روتے ہین بس عرض کیا یا روح اللہ آپ کیون روتے ہین فرمایا تم جانتے ہو
اس زمین کو حواریون نے عرض کیا ہم نہین جانتے حضرت نے ارشاد کیا یہ وہ زمین ہے کہ فرزند پیغمبر آخر الزمان کہ نام اوسکا احمد ہے
اور فرزند طاہرۂ بتول کہ شبیہ میری والدہ ماجدہ مریم کی ہے اس مین شہید ہوگا اور اسی زمین پاک مین
دفن ہوگا اور خاک اس زمین پاک کی مشک وعنبر سے خوشبو تر ہے اسواسطے کہ خاک مدفن
اوس فرزند شہید مظلوم کی ہے اور طینت انبیا اور اولاد انبیا کی ایسی ہی ہوتی ہے اور یہ
آہو مجھسے کلام کرتے ہین اور خبر دیتے ہین کہ بوجہ اشتیاق تربت امام مظلوم ہم اس زمین کی گھاس
چرتے ہین اور جب تک اس زمین پر ہین برکت امام مظلوم درندون کے شر سے محفوظ ہین بعد اسکے

حضرت عیسیٰ نے ان میگنیون کو اوٹھا کر سونگھا اور فرمایا خوشبو انکی بسبب خوشبو اس گھانس کی ہے
جو اس زمین پاک مین اوگتی ہے خداوندا ان میگنیون کو اسی ہیئت پر باقی رکھنا تا پدر بزرگوار
اوس برگزیدہ خدا کا انکو سونگھے اور باعث اوسکی تسلی کا ہو بعد اسکے جناب امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا اے پسر عباس یہ میگنیان بسبب دعاے عیسیٰ کے آج تک باقی رہین اور بسبب طول مدت
کے رنگ انکا زرد ہو گیا ہے اور یہ زمین جاے کرب و بلا ہے بعد اسکے حضرت عیسیٰ نے آواز بلند
فرمایا اے پروردگار عیسیٰ بن مریم برکت نہ دے قاتلان حسین اور اون اشقیا کو جو قاتلان حسین
کی نصرت کرین اور اون لوگون کو جو اوس مظلوم کی یاری نکرین یہ کہکر جناب امیر المومنین علیہ السلام
بہت روئے اور اوس جناب کو روتے دیکھکر ہم بھی رونے لگے یہان تک کہ حضرت روتے روتے
بیہوش ہو کر گر پڑے جب غش سے افاقہ ہوا تھوڑی میگنیان حضرت نے اوٹھا کر ایک گوشہ مین
رومال مبارک کی باندھین اور مجکو بھی ارشاد کیا مین نے بھی تھوڑی میگنیان اپنے گوشۂ ردا مین
باندھ لین بعد اسکے حضرت نے فرمایا اے ابن عباس جب تم دیکھو کہ خون تازہ اس سے رواں ہے یقین
کرنا کہ فرزند مظلوم میرا اس زمین پر شہید ہوا ابن عباس کہتے ہین مین اپنے بعضے نمازہاے واجبی سے
زیادہ اون میگنیون کی محافظت مین اہتمام کرتا تھا اور ہمیشہ اپنی آستین مین باندھے رہتا تھا
ایک دن مین اپنے گھر مین سوتا تھا جب جاگا تو دیکھا مین نے کہ آستین میرے لہو سے بھری ہے
اور خون اون میگنیون سے جاری ہے یہ حال دیکھکر مین اوٹھ بیٹھا اور نالہ و فریاد کرنے لگا اور
مین نے اپنے دل مین کہا بخدا کہ امام حسین فرزند رسول شہید ہوے اور ہرگز علی ابن ابی طالب نے
جھوٹھ نہین فرمایا ہے اور کبھی جناب امیر علیہ السلام نے مجھے ایسی خبر نہین دی کہ واقع نہوئی ہو
اسواسطے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ انکو ایسی خبرین دیتے تھے کہ اور دن کو اوس سے
مطلع نفرماتے تھے جب مین گھر سے باہر نکلا دیکھا کہ ایک غبار نے سارے مدینہ کو گھیر لیا ہے کہ
ایک دوسرے کو نظر نہین آتا اور گویا آفتاب منکسف ہو گیا ہے اور دیوارہاے مدینہ سرخ ہین
گویا خون اونپر چھڑکا ہے یہ دیکھکر گریان و نالان ہین اپنے گھر پھر آیا اور اپنے دل مین کہا بخدا
امام حسین شہید ہوے ناگاہ گوشۂ خانہ سے ایک آواز سنی اور گوینده نظر نہ آیا وہ کہتا تھا اے
آل رسول صبر کرو کہ فرزند بتول قتل ہوا اور روح الامین نے بانالہ و فریاد اوس شہید مظلوم کے
ماتم مین نزول کیا پھر اوس شخص کے رونے کی آواز میرے کان مین آئی اوس سے زیادہ تر

رقت نے مجھپر غلبہ کیا میںنے اوسوقت کو یاد کیا اور وہ دسوین محرم کی تہی جب خبر شہادت امام حسینؑ مدینہ مین
پہونچی معلوم ہوا حضرت اوسی روز شہید ہوے اور وہ لوگ جو ہمراہ حضرت تہے بیان کرتے تہے ہمنے بہی قتلگاہ مین یہی
آواز سنی تہی جو تمنے سنی اور گویندہ اوسکا نظر نہ آتا تہا گمان ہوتا تہا کہ حضرت خضر ہین اکمال الدین مین
بہی مثل اس روایت کے مروی ہے صدوق نے امالی مین ہرثمہ سے روایت کی ہے اوسنے کہا جب
ہمنے جناب امیرؑ کے ساتھہ جنگ صفین سے مراجعت کی تو حضرت نے کربلا مین نزول
اجلال فرمایا اور نماز صبح حضرت نے وہین پڑہی بعد اسکے حضرت نے ایک مشت خاک اوس
زمین پاک سے اوٹہا کر سونگہی اور فرمایا خوشا حال تیرا اے تربت کہ تجھسے ایک گروہ محشور ہوگا
کہ بیحساب اہل بہشت ہونگے پس ہرثمہ گہر مین اپنے زوجہ پاس آیا وہ مومنہ شیعیان علی ابن
ابی طالب سے تہی ہرثمہ نے وہ خبر اپنی زوجہ سے نقل کی اوس زن نیک اعتقاد نے کہا جناب
امیر المومنین علیہ السلام جہوٹ نہین فرماتے اور جو کچہ حضرت فرماتے ہین بلاشبہہ واقع ہوگا ہرثمہ
کہتا ہے جب امام حسین علیہ السلام کربلا مین آئے مین لشکر ابن زیاد مین تہا مین نے جب
اوس زمین اور اون درختون کو دیکہا تو مجھے حدیث امیر المومنین علیہ السلام کی یاد آئی اوسی وقت
مین ناقہ پر سوار ہوکر امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین گیا اور بعد سلام جو کچہ مین نے اونکے
پدر عالیقدار سے سنا تہا عرض کیا حضرت نے بہ سنکر مجھسے پوچہا اے ہرثمہ تو ہماری نصرت و
یاری کریگا یا مجھسے لڑیگا مین نے عرض کیا یا مولا نہین آپکی نصرت کرونگا نہ لڑونگا اور رفاقت
آپ کی اس سببسے نہین اختیار کرتا کہ کئی لڑکے مین اپنے چہوڑ آیا ہون اور ابن زیاد سے ڈرتا ہون
مبادا یہ خبر سنکر میرے گہر کو غارت کرے حضرت نے فرمایا اے ہرثمہ اگر یہ رفاقت میری نہین
اختیار کرتا تو یہان سے چلا جا کہ میرا قتل ہونا نہ دیکہے اور آواز میری فریاد و استغاثہ کے تیرے
کان تک نہ پہونچے اسواسطے کہ قسم ہے مجھے اوس خداوند یگانہ کی کہ جان حسین علیہ السلام کی
جسکے قبضہ قدرت مین ہے جو شخص آواز میری فریاد و استغاثہ کے سنے اور میری یاری نکرے
حق تعالی اوسکو سرنگون جہنم مین ڈالیگا مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شاید مراد حضرت
کی یہ ہو کہ آواز فریاد ہماری سنکر ترک یاری کرنے مین عذاب خدا شدیدتر ہوگا والا نصرت
اوس جناب کے ہر حال مین واجب ہے کتاب مذکور مین اصبغ بن نباتہ سے روایت
ہے ایک دن جناب امیر المومنین علیہ السلام منبر کوفہ پر خطبہ پڑہتے تہے اثنائے خطبہ مین فرماتے تہے

اے گروہ مردم جو چاہو مجھسے سوال کرو پیش ازانکہ مجھے نہ پاؤ پس قسم ہے خدا کی جو کچھ مجھسے سوال کروگے
خبرہاے گذشتہ و آیندہ سے البتہ مین اوسکے خبر دونگا جب حضرت نے یہ بات ارشاد کی سعد بن
ابی وقاص کہنے لگا یا علی مجھے بتا دو کہ میرے سر اور ریش مین کتنے بال ہین حضرت نے فرمایا کہ
میرے حبیب رسول خدا نے مجھے خبر دی تہی کہ تو مجھسے یہ سوال کریگا اور تیرے ہر موے سر و ریش مین
ایک ایک شیطان ہے اور تیرے گھر مین ایک لڑکا ہے وہ لعین میرے فرزند حسین کو شہید کریگا
اوسوقت عمر بن سعد بہت کم سن تہا اور چند روز ہوے تہے کہ پانون چلنے لگا تہا ابن قولویہ نے
کتاب کامل الزیارت مین جناب امیر المومنین علیہ السلام سے مثل اسی کے روایت
کی ہے ابن بابویہ نے کتاب امالی مین ابن عباس سے روایت کی ہے ایک دن جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے کہ میری طرح سے زندگی کرے اور میرے طریقہ سے مرے
اور جنت عدن مین میری منزل مین داخل ہو اوسے تمسک کرے اوس شاخ درخت سے جسے میرے
پروردگار نے اپنی دست قدرت سے بویا ہے اور بحکم لفظ کن اوسے پیدا کیا ہے پس اوس شخص کو چاہیے
کہ دوستی علی ابن ابی طالب کی رکہتا ہو اور اوسکے اوصیا کو بعد اوسکے انام جانے بدرستیکہ یہ میری
عترت ہین اور میرے گوشت دنون سے پیدا ہوے ہین حق تعالی نے میرے علم و فضل کو انہین
عطا فرمایا ہے اور مین خدا سے شکایت کرتا ہون اون لوگون کی جو میری امت مین ہین اور
انسے دشمنی رکہتے ہین اور انکی فضیلت سے انکار کرتے ہین اور بسبب انکے بدی کرنے کے میری
عطا اور بخشش کو قطع کرتے ہین قسم ہے خدا کی میرے فرزند حسین کو جو میرے شہید کرینگے حق
تعالی اونکو میری شفاعت سے محروم رکہے کتاب ارشاد و احتجاج مین مذکور ہے کہ
آثار و اخبار مین وارد ہوا ہے ایک روز جناب امیر المومنین علیہ السلام خطبہ پڑہتے تہے اثناے
خطبہ مین حضرت نے فرمایا اے گروہ مردم جو چاہو مجھسے سوال کرو پیش ازانکہ تم مجھے نپاؤ
پس بخدا کہ اگر مجھسے سوال کرو اوس گروہ کے جو سو آدمیون کو گمراہ کرین یا سو کو
ہدایت کرین تو مین تمہین خبر دون اونکی اور اونکے سردار کے حال سے اور اونکی داعی سے
تا روز قیامت جب حضرت نے یہ فرمایا ایک شخص نے عرض کیا اے امیر المومنین علیہ السلام
مجھے بتایئے کہ میرے سر اور ریش مین کتنے بال ہین فرمایا میرے حبیب رسول خدا نے خبر دی
تہی تو مجھسے یہ سوال کریگا اور یہ بہی خبر دی کہ تیرے ہر موے سر کے نیچے ایک فرشتہ ہے جو

تجھپر لعنت کرتا ہے اور ہر مویش کے پیچھے ایک شیطان ہے جو پیچھے گمراہ کرتا ہے اور تیرے گھر
مین ایک لڑکا ہے کہ فرزند دختر رسول کو شہید کریگا اور اگر مین تیرے بالون کی تعداد بھی بتاؤن
تو ہرگز میرے کہنے کو باور نکریگا لیکن اس خبر سے جو مینے بیان کی حقیقت گفتار میری ظاہر ہوگی
اوسوقت بیٹا اوسکا بہت کم سن تہا معرکۂ کربلا مین جیسا کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا
تہا اوسنے امام حسین کو شہید کیا میری نے کتاب قرب الاسناد مین حضرت صادق علیہ السلام
اوسا وسنکے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیرالمومنین
ہمراہ دو شخص منکے اپنے اصحاب سے صحرا سے کربلا مین پہونچے جب داخل صحرا ہوے آنسو حضرت
کے آنکھون سے جاری ہوے فرمایا یہ جگہ اونکے اونٹونکے ٹہہرانیکی ہوا اور یہ مقام اونکے بوجھ اوتارنے
کا ہے اور اس جگہ اونکا خون گرایا جائیگا خوشا حال تیرا اے تربت کہ خون دوستان خدا
کا تجھپر گرایا جائیگا بصائر الدرجات مین حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت
ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ میری طرح زندگانی کرے
اور میرطرح مرے اور جنت عدن مین داخل ہو کہ میرے پروردگار نے اوسکا وعدہ کیا ہے
اور میرے رہنے کو وہ مقام مقرر کیا ہے اوس جگہ ایک شاخ شاخہاے بہشت سے ہے کہ
حق تعالی نے اپنے دست قدرت سے اوسے بویا ہے چاہیے کہ وہ شخص ولایت علی ابن ابیطالب
رکہے اور اماموں کو اوسکے فرزندونسے دوست رکہے بدرستیکہ یہ عترت میرے بعد میرے امام
ہین اور میرے گوشت وخون سے پیدا ہوے ہین حق تعالی نے میرا علم اور فضل انکو عطا کیا ہے
وائے اوپر جو میری امت سے انکی فضیلت کے منکر ہین اور بدی کرنے سے میری بخشش
وعطا کو قطع کرتے ہین قسم خدا کی میرے فرزند حسین کو شہید کرینگے خدا میری شفاعت سے
اونھین محروم رکھے کتاب مذکور مین حضرت محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو شخص چاہے میری طرح مرے اور زندگانی
کرے اور میرطرح جنت عدن مین داخل ہو جسکو پروردگار نے اپنے دست قدرت سے
بویا ہے اوسکو لازم ہے دوستی علی ابن ابیطالب کی رکہتا ہو اور اونکے دشمنونکو دشمن رکھے
اوصیا کو اونکے امام جانے بدرستیکہ یہ ائمہ ہدایت ہین بعد میرے اور حق تعالی نے
فہم اور علم میرا اونھین عطا فرمایا ہے وہ میرے عترت ہین میرے گوشت وخونسے پیدا ہوے ہین

ہین خدا سے شاکی ہون اونکا جو میری امت سے اونکے فضل کے منکر ہین اور اپنی بدی سے میرے
بخشش اور عطا کو قطع کرتے ہین قسم بخدا یہ میرے فرزند حسینؑ کو شہید کرینگے خدا انھین میری شفاعت
سے محروم رکھے کتاب مذکور مین سوید بن غفلہ سے روایت ہے اوسنے کہا ایکدن مین
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تہا ایک شخص آیا کہنے لگا یا امیرالمومنین مین
وادی قری سے آپ پاس خبر دینے آیا ہون کہ خالد بن عرفطہ نے وفات کی حضرت نے ارشاد
کیا وہ نہین مرا اوس شخص نے دوبارا پھر کہا وہ مرگیا حضرت نے فرمایا وہ نہین مرا قسم ہے اوس
خدا کی جسکے قبضہ قدرت مین جان میری ہے وہ نہ مریگا بارسوم وہ شخص کہنے لگا سبحان اللہ
مین آپکو اوسکی وفات کی خبر دیتا ہون آپ فرماتے ہین وہ نہین مرا حضرت نے فرمایا قسم ہے
مجھے خدائے یگانہ کی وہ نہ مریگا جبتک کہ پیشوا ہو لشکر ضلالت کا اور علم اوس شقاوت شیم کا حبیب
ابن حمار کے ہات مین ہوگا جب یہ خبر حبیب ابن حمار نے سنی حضرت کی خدمت مین آیا کہنے لگا یا مولا
مین اپکا شیعہ ہون اور آپ میرے حق مین ایسی بات فرماتے ہین قسم ہے خدا کی مین اپنے حال کو
ایسا نہین پاتا کہ مرتکب ایسے امر زبون کا ہون حضرت نے ارشاد کیا اگر تو حبیب ابن حمار ہے پس
البتہ تو علمدار لشکر اہل ستم کا ہوگا پس حبیب حضرت کے پاس سے پھر گیا اوسوقت حضرت نے پھر
فرمایا اگر تو حبیب ابن حمار ہے پھر آئیو تو اوس علم کو اوٹھا ویگا ابوحمزہ جو راوی حدیث ہے کہتا ہے
قسم بخدا حبیب جبتک نہ مرا کہ ابن سعد نے اوسے علمدار لشکر کیا اور سردار لشکا خالدین
عرفطہ کو کر کے امام حسینؑ سے لڑنیکو بہیجا کتاب ارشاد مین سوید ابن غفلہ سے مثل اسکی روایت ہے اور آخر حدیث مین یہ
زیادتی ہے کہ حبیب علم کو کوفہ مین لیگیا اور باب الفیل سے مسجد مین داخل ہوا ابن قولویہ نے کامل الزیارۃ
مین جناب صادقؑ سے روایت کی ہے ایکدن امام حسین علیہ السلام آغوش رسول مین
بیٹھے تھے اور حضرت اوسے کھیل رہے تھے اور اوس معصوم کو ہنساتے تھے عایشہ نے
یہ حال دیکھکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیقدر اس طفل کو دوست رکھتے ہین فرمایا وائے
تجھپر اے عایشہ کیونکر اسکو دوست نرکھون آیا یہ کلام مجھے خوش نہ آیا حالانکہ یہ نور چشم میوہ دل
میرا ہے بدرستیکہ امت میری اسے قتل کریگی پس جو شخص بعد شہادت اس مظلوم کے
زیارت کرے حق تعالی ثواب ایک حج کا میرے حجون سے اوسکے نامہ عمل مین لکھیگا عایشہ
نے متعجب ہوکر کہا یا رسول اللہ زوار حسین کو اسقدر ثواب عطا ہوگا فرمایا بلکہ دو حج کا ثواب

پھر عایشہ نے متعجب ہوکر پوچھا فرمایا بلکہ ثواب حج کا میرے حجو نسے اسیطرح ہر مرتبہ عایشہ تعجب کرتی تھی اور حضرت ثواب زائر کو زیادہ فرماتے تھے یہانتک کہ فرمایا حق تعالے ثواب نو حج کا میرے حجو نسے عطا کریگا کہ وہ حج مع عمرہ بجالایا ہو کتاب امالی مین شیل اسی کے روایت ہے ابن قولویہ نے کامل الزیارت مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو کوئی چاہے میرسطرح زندگانی کرے اور میرسطرح مرے اور داخل جنت عدن ہو جو مخصوص میرے لیئے ہے اور پروردگار نے اپنے دست قدرت سے اوسے بنایا ہے لازم ہے کہ دوستی علی سے رکھتا ہو اور بزرگی اونکی پہچانے اوصیا کو بعد اونکے امام جانے دشمنو نسے میرے بیزار ہو کہ حق تعالی نے میرا قہم وعلم اونکو عطا کیا ہے یہ میری عترت ہین میرے گوشت وخون سے پیدا ہوے ہین خداوندا مین شکایت کرتا ہون امت کی جو میرے عترت کے دشمن ہین اونکی فضیلت کے منکر ہین اپنی برائی سے میری بخشش وعطا کو قطع کرتے ہین قسم ہے خدا کی میرے فرزند کو قتل کرینگے اور میری شفاعت سے بروز قیامت محروم رہینگے کتاب مذکور مین امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے جب طفلی مین امام حسین علیہ السلام پیغمبر پاس آتے تھے حضرت جناب امیر سے فرماتے تھے تم اسکو لیئے رہو اوسوقت حضرت گلوے حسین کے بوسے لیکر روتے جاتے تھے یہ دیکھکر امام حسین پوچھتے تھے یا ابتاہ آپ کیون روتے ہین فرماتے تھے کیونکر نہ روؤن اے حسین مین اوس جگہ کے بوسے لیتا ہون جہان تلوار تیرے دشمن کی چلیگی عرض کیا اے پدر بزرگوار کیا مین قتل کیا جاؤنگا فرمایا بخدا تو اور تیرا بھائی اور تیرا باپ سب شہید ہونگے حضرت امام حسین نے پوچھا اے پدر بزرگوار قبرین ہمارے جدا جدا ہونگی فرمایا ہان امام حسین نے عرض کیا یا رسول اللہ جب قبرین ہم سب کے جدا جدا ہونگی تو آپ کی امت سے ہماری زیارت کون کریگا فرمایا تم سب کی زیارت کرینگے جو صدیق میری امت کے ہین کتاب مذکور مین ابو عبد اللہ جدلی سے روایت ہے اوسنے کہا ایکدن مین حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا حضرت کے پہلو مین امام حسین بیٹھے تھے حضرت نے ہاتھ اپنا حسین کے شانہ پر رکھکر فرمایا یہ فرزند قتل ہوگا اور کوئی شخص اسکی نصرت نکریگا راوی کہتا ہے مینے عرض کیا یا امیر المومنین زندگانی اوسدنکی بدزندگانی ہوگی حضرت نے فرمایا اے ابا عبد اللہ یہ امر ضرور واقع

ہونیوالا ہے کتاب مذکور مین ہانی ابن ہانی سے روایت ہے ایکدن جناب امیرالمومنین ؑ نے فرمایا حسینؑ قتل ہوگا اور مین پہچانتا ہون اوس زمین کو جسپر قتل ہوگا اور وہ نزدیک ہے نہر فرات سے ابن الخطاب سے بھی مثل اسی کے روایت ہے کتاب مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے جناب امیرالمومنینؑ نے امام حسینؑ سے فرمایا اے ابوعبداللہ ایک مدت سے لوگ ہمارے لیئے اندوہناک ہین عرض کیا اے پدر بزرگوار فدا ہونمین آپ پر میرا کیا حال ہوگا جو میرے لیئے سب اندوہناک ہین جناب امیرؑ نے فرمایا جو مین جانتا ہون لوگ نہین جانتے قریب ہے ایک عالم منتفع ہو اوسکی معرفت سے اے فرزند تو بھی مطلع ہو پیش از انکہ اوس مصیبت مین مبتلا ہو قسم بخدا کہ نبی امیہ تیرا خون بہائینگے مگر تجکو دین سے نہ پھیر سکینگے نہ یاد خدا تیرے دلسے بھلا سکینگے امام حسینؑ نے عرض کیا اے پدر بزرگوار مجکو بھی کافی ہے مین اقرار کرتا ہون اوس چیز کا جو حق تعالی نے مقرر کیا ہے اور تصدیق کرتا ہون اوس شا رسول کی اور آپ کی تکذیب نہین کرتا ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ مین منقول ہے یزید ابن عارب کہتا ہے ایکدن جناب امیرؑ نے مجھسے فرمایا اے یزید میرا فرزند حسین قتل ہوگا اور تو زندہ ہوگا اگر اوسکی نصرت کریگا یزید کہتا ہے قسم بخدا سچ کہا تھا علی ابن ابیطالبؑ نے امام حسینؑ قتل ہوے اور مینے اونکی نصرت نکی اور بعد شہادت آنحضرت اظہار حسرت و ندامت کرتا تھا مگر ندامت سے کیا ہوتا ہے کتاب کشف الغمہ اور کتاب ارشاد مین عبداللہ ابن شریک عامری سے منقول ہے اوسنے کہا جب عمر سعد مسجد مین آیا تھا اصحاب جناب امیرؑ کہتے تھے یہ ملعون قاتل حسینؑ ہوگا اس بات کو ایک مدت قبل از شہادت آنحضرت اصحاب کہتے تھے ایضاً اون دو کتابون مین سالم ابن ابوحفصہ سے مروی ہے ایکدن عمر سعد نے امام حسینؑ سے عرض کیا ایکجماعت حمقا کو یہ گمان ہے مین آپ کو قتل کرونگا فرمایا وہ بیعقل نہین ہین بلکہ عالم و دانا ہین لیکن مین اس بات سے شاد ہون تو میرے بعد گندم عراق سے نہ کھائیگا مگر چند روز ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین ابن عباس سے روایت کی ہے ہند ماور معاویہ نے عایشہ سے کہا مینے ایک خواب دیکھا ہے چاہتی ہون پیغمبرؐ سے عرض کرون تم حضرتؐ سے اجازت لو عایشہ نے پیام ہند عرض کیا حضرت نے اجازت دی وہ ملعونہ حضرتؐ پاس حاضر ہوئی عرض کیا یا حضرت مینے خواب مین دیکھا کہ آفتاب نے میرے سر پر سے طلوع کیا اور آفتاب

ایک آفتاب خورد پیدا ہوا اور چاند سیاہ میں برج سے نکلا اوس سے ایک ستارہ سیاہ پیدا ہوا ستارہ
سیاہ نے آفتاب خورد پر حملہ کیا اور اوسکو نگل گیا پس ستارہ ہائے آسمان سیاہ و تاریک ہو گئے بعد
اِسکے دیکھا مینے ستارے آسمان پر ظاہر ہوے اور ستارہ ہائے سیارہ زمین پر نمودار ہوے تمام روے زمین
پر منتشر ہو کر آفاق زمین کو گھیر لیا سنتے ہی اِس خواب کے بے اختیار آنسو حضرت کی آنکھوں سے
جاری ہوے اور دو مرتبہ مادر معویہ کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا دور ہو اے دشمن خدا تو نے میرے
غم کو تازہ کیا دوستوں کی خبر مرگ مجھے سنائی ہندہ وہاں سے دفع ہوئی حضرت نے فرمایا خداوندا
لعنت کر اِس ملعونہ اور اِسکے فرزند و پسر پر بعد حضرت سے اِسکی تعبیر پوچھی ارشاد کیا وہ آفتاب
جو پہلے طالع ہوا خورشید برج امامت علی ابن ابیطالب ہے اور آفتاب خورد حسین ابن علی ہے
اور ماہ سیاہ جو اوس ملعونہ کی فرج سے نکلا معاویہ فاسق و منکر خدا ہے ایک عالم کو گمراہ
کریگا وہ ستارہ سیاہ جو ماہ سیاہ سے نکلا اور ماہ خورد کو نگل گیا یزید پلید معاویہ ہے حسین سے
لڑیگا اور اوسے شہید کریگا جسدن وہ شہید ہوگا اوسدن آفتاب سیاہ ہو جائیگا ستارہ ہائے
آسمان تیرہ و تار ہو جائینگے ظلمت کفر و ضلالت تمام جہان کو گھیر لیگی ستارہ ہائے سیارہ زمین پر
نمودار ہوے اور تمام روے زمین پر منتشر ہو گئے وہ نبی امیہ ہین سب زمین کو گھیر لینگے فرات
بن ابراہیم نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہو ایکدن جناب سیدہ حسینؑ کو
گود مین لئے تھین جناب رسولخدا نے اوس معصوم کو سیدہ کی گود سے لیکر فرمایا اے فرزند خدا
لعنت کرے تیرے قاتل پر اور لعنت کرے اوس ملعون پر جو بعد شہادت تیرے لاش کو
برہنہ و عریان کرے اور خدا ہلاک کرے اون ملعونکو جو اعانت کرین تیری قتل پر خدا حکم کرے
درمیان ہمارے اور اونکے جو تیرے قاتلونکی نصرت کرین جناب فاطمہؑ نے جب یہ خبر وحشت انگیز
سنی کہنے لگین اے پدر بزرگوار میرے فرزند کے حق مین آپ یہ کیا فرماتے ہین حضرت نے فرمایا
اِسوقت یاد آئی مجکو وہ آزار و ظلم اور مکر و غدر جو بعد میرے اور تمہارے اِس فرزند پر گذرینگے یہ فرزند
اوس روز درمیان ایسے اصحاب کے ہوگا جو مانند ستارہ ہائے آسمان درخشان ہونگے اور بکمال
اشتیاق میدان کارزار مین جاکر قتل ہونگے گویا میرے آنکھون کے سامنے لشکرگاہ اور خیمگاہ
اِسکا ہے اور قبرین اِن سب کی میرے سامنے ہین جناب فاطمہؑ نے عرض کیا اے پدر بزرگوار
یہ امر کس جگہ واقع ہوگا فرمایا نام اوس زمین کا کربلا ہے وہ جگہ کرب و بلا اور محنت و عنا کی

ہوگی اہلبیت رسول کے لیئے اور خروج کرینگے اسپر بدترین مردم میری امت کی اگر اونسے ایک شخص
کے لیے بسبب اہل آسمان و زمین شفاعت کرین کسی کی شفاعت درگاہ الٰہی مین قبول نہوگی
اور ابدالاباد عذاب شدید جہنم مین معذب رہینگے جناب فاطمہؑ نے عرض کیا اے پدر
بزرگوار فرزند میرا قتل ہوگا فرمایا اے دختر گرامی اسطرح قتل ہوگا کہ کوئی شخص زمانہ سابق
مین اسطرح قتل نہین ہوا اسکی مصیبت پر ساتون آسمان زمین اور ملایک اور جانوران
صحرا اور ماہیان دریا اور پہاڑ روینگے اور خدا سے اجازت طلب کرینگے کہ اسکے قاتلون سے
انتقام لین مگر رخصت نہ پائینگے اور اگر رخصت پائین تو کوئی متنفس روے زمین پر باقی نرہے
اور ایک جماعت میرے دوستون سے اسکی زیارت کو آئیگی قسم بخدا وحق اہلبیت روے زمین
پر کوئی دانا تر اونسے نہوگا اور سوا اونکے کوئی متوجہ زیارت نہوگا یہ لوگ چراغ راہ ہدایت ہین
فرد قیامت شفاعت پانے والے ہین جب حوض کوثر پر میرے پاس آئینگے مین اونکی صورت
خوبہ اور سیما مرغوب سے پہچانونگا کہ یہ زائر حسینؑ ہین اوسدن لوگ ہر ملت و مذہب کے
اپنے پیشوا اونکو ڈھونڈھینگے اور یہ لوگ سوا میرے اور کسی کو طلب نہ کرینگے انکے سبب سے زمین قائم
ہوا اور اونکی برکت سے باران رحمت آسمان سے نزول کرتا ہے جناب فاطمہؑ نے انا للہ وانا الیہ
راجعون پڑھکر فریاد کرنے لگین جناب ساقی کوثرؐ نے فرمایا اے بیٹی بہترین اہل بہشت وہ شہید ہین
جنہون نے دنیا مین اپنی جان و مال کو راہ خدا مین دیڈالا اور بہشت و ثواب کو جو دنیا و مافیہا
سے بہتر ہے حق سبحانہ تعالی سے اوسکے عوض مین مول لیا ہے مارا جانا راہ خدا مین بہتر ہے
بستر بیماری پر مرنے سے پس جسکے لیئے شہادت مقرر ہوئی ہے ضرور اپنے قتلگاہ پر جائیگا اور
جو شخص اس سعادت سے محروم رہے اوسکے لیئے موت یقینی ہے اے فاطمہؑ کیا نہین چاہتی ہو
فرد اے قیامت جو حکم اس خلق کے حق مین تم کرو اوسکی اطاعت کرین آیا راضی نہین ہو تم
بیٹا تمہارا حاملان عرش سے ہو آیا راضی نہین ہو باپ تمہارا شفیع روز جزا ہو آیا راضی نہین ہو
شوہر تمہارا ساقی حوض کوثر اوسدن ہو کہ تمام خلقت پیاس سے جان بلب ہو اپنے دوستون کو
حوض کوثر سے سیراب کرے اور دشمنون کو پیاسا رکھے آیا راضی نہو شوہر تمہارا قسیم دوزخ ہو
جو حکم جہنم کو کرے اوسکی اطاعت کرے جس شخص کو چاہے جہنم سے نکال لے جسکو چاہے جہنم
مین رہنے دے آیا راضی نہین ہو اس مرتبہ کے کہ ملایکہ گرد آسمان کے گھڑے ہون اور سب منتظر

تمہارے حکم کے ہون جو حکم کرو اوسکو بجا لائین اور تمہارے شوہر کو سامنے عرش خدا کے اپنے
دشمنونسے خصومت کرتا دیکھین کیا گمان ہے تمکو خدا کیا سلوک کریگا تمہارے شوہر اور فرزند کی
قاتل ہے جس حال مین اوسکی حجت سب خلق پر تمام ہو چکے ہو اور آتش جہنم کو حکم کیا جاے
تمہارے شوہر کی اطاعت پر آیا تم راضی نہین کہ ملائکہ مقربین تمہارے فرزند پر گریہ وزاری کرین
اور نہایت اندوہناک و متاسف ہون آیا راضی نہین جو شخص اوسکی زیارت کو جاوے وہ امان
خدا مین ہو اوسکی زائر کا ثواب ایسا ہے جیسا خانہ کعبہ کو گیا اور حج و عمرہ بجا لایا جب تک
زائر اوسکا راہ مین ہو ایک لمحہ رحمت خدا سے خالی نہ رہے اور امان خدا اوسکے شامل حال ہو
اگر مر جائے تو خدا اجر شہید دیگا اگر زندہ رہے تو حافظان اعمال ہمیشہ اوسکے حق مین دعا
کرین جب تک زندہ ہے اور ہمیشہ حفظ و امان خدا مین رہے جب تک دنیا سے مفارقت کرے
جناب فاطمہ نے عرض کیا اے پدر بزرگوار مین راضی ہوئی اور حکم خدا کو تسلیم کیا اور خدا پر
توکل کیا جب جناب رسالتمآب نے یہ کلام جناب سید کا سنا اپنا دست مبارک اونکے قلب پر
پھیرا اور آنسو اونکے پونچھکر فرمایا مین اور تم اور تمہارا شوہر اور دونون فرزند تمہارے ایسے
مکان مین ہونگے کہ آنکھین تمہاری اوسکے مشاہدہ سے روشن اور دل تمہارا شاد ہوگا کامل
الزیارت مین جناب صادق علیہ السلام سے مثل اسی کے روایت ہے اس قول
تک جناب رسالتمآب کے کہ انکی برکت سے باران رحمت نازل ہوتا ہے بعد اسکے ذکر کیا ہے
تمام حدیث کو بعضی کتب معتبرہ مین عبد اللہ بن قیس سے روایت ہے اوسنے کہا جب مین
جناب امیر المومنین کے ساتھ جنگ صفین کو گیا ابو الاعور سلمی نے آکر آب فرات کو گھیر لیا اور مانع
ہوا اصحاب جناب امیر پانی تک نہ جاسکتے تھے پس اصحاب نے شدت تشنگی سے شکایت کی حضرت
نے سوار ذکو حکم دیا ابو الاعور سلمی کو مع اصحاب کنارہ فرات سے ہٹا دو بموجب ارشاد گئے اشقیا
کو کنارہ فرات سے دفع نہ کرسکے اور شکست کھاکر پھر آئے یہ حال دیکھکر دل حضرت کا سینہ مبارک
مین گھبرا گیا امام حسین نے عرض کیا اے پدر بزرگوار اجازت دیجیے جب اجازت لی اپنے ہمراہ
چند سوار لیکر منافقون سے لڑنے کو روانہ ہوے اور ضرب شمشیر آبدار سے فرقہ اشرار کو کنارہ فرات
سے بھگا دیا اور بہت سے منافقونکو جہنم واصل کیا پس ابو ایوب ملعون نے شکست کھائی اور
اوس جناب نے اپنا خیمہ کنارے فرات کے برپا کرکے اپنے سوارونکو متعین کیا جو نہ دین جناب امیر

کی خدمت مین حاضر ہوے اور خبر فتح حضرت کو دی سنتے ہی حضرت زار زار رونے لگے اصحاب نے عرض کیا یا امیر المومنین یہ وقت خوشی ہے کہ پہلے فتح برکت حسین علیہ السلام سے ہوئی آپ کے رونیکا کیا سبب ہے فرمایا اسوقت یاد آیا مجھے وہ دن کہ اسی حسین کو صحراے کربلا مین آب فرات سے منع کرینگے اور تشنہ لب شہید کرینگے بعد شہادت اسپ وفادار اسکا دوڑتا ہوا طرف خیمہ اہلبیت کے جائیگا اور فریاد کریگا اوس امت جفاکار کی جنہون نے اپنے پیغمبر کے نواسے کو شہید کیا ابن نما علیہ الرحمہ نے مثیر الاحزان مین ابن عباس سے روایت کی ہے جب مرض الموت جناب رسالتمآب کا شدید ہوا حضرت نے حسین کو اپنی جانی سے لگایا اور پسینا حضرت کی پیشانی مبارک کا امام حسین کے منہ پر ٹپکتا تھا اور روح پر فتوح حضرت کے قصد اعلی علیین کا رکھتے تھے اور بار بار فرماتے تھے مجھے کیا کام ہے یزید ملعون سے خداوند العنت کرتو یزید پر یہ فرما کر حضرت کو غش آگیا اور دیر تک عالم غش حضرت پر طاری رہا جب غش سے افاقہ ہوا پھر امام حسین کے بوسے لیتے تھے اور آنسو حضرت کی آنکھون سے جاری تھے اور فرماتے تھے اے فرزند درمیان میرے اور تیرے قاتل کے ساتھ خدا کے ایک مقام ہوگا۔

نوان باب

مصیبت حامس آل عبا سب مصیبتون سے عظیم اور بزرگتر ہے اور لوگ اوس امام کے قتل ہونے ہی دلیل ہوے اور اوس جماعت کی جو کہتے ہین امام حسین شہید نہین ہوے اور ظاہر یہی جانا کہ وہ جناب شہید ہوے شیخ صدوق نے کتاب علل الشرائع مین عبد اللہ ابن فضل ہی روایت کی ہے اوسنے کہا مینے حضرت امام جعفر صادق کے خدمت مین عرض کیا یا ابن رسول اللہ کس سبب سے عاشورا روز گریہ و مصیبت اور اندوہ و ماتم ہے کیا روز وفات حضرت رسول و جناب امیر و جناب سیدہ اور روز شہادت امام حسن علیہ السلام جزع و مصیبت مین برابر روز عاشورا کی نہین ہے جناب صادق نے فرمایا اے عبد اللہ روز شہادت حضرت امام حسین کا مصیبت مین سب دنونسے بزرگتر اور عظیم تر ہے اسواسطے کہ آل عبا و اصحاب کسا کہ سب سے افضل و اولی سے پانچ تن ہین اور لوگون نے پانچون بزرگوار دنکو ایکجا مشاہدہ کرتے تھے پس جب حضرت رسالت نے دنیا سے رحلت کی و جناب امیر المومنین و جناب

فاطمہؑ و حسنین موجود تھے لوگ اپنے دلونکو ان بزرگونکی زیارت سے تسلی دیتے تھے جب جناب فاطمہؑ نے دنیا سے مفارقت کی لوگ اپنے دلونکو حضرت امیرالمومنین اور حسنین کی زیارت سے تسلی دیتے تھے حضرت امیرؑ شہید ہوے تو زیارت حسنینؑ سے سبکو تسلی ہوتی رہی جب امام حسنؑ بھی شہید ہوے پس لوگ زیارت حسینؑ سے تسلی پاتے تھے اور اپنی آنکھونکو انکی نور لقا سے روشن کرتے تھے جب حضرت امام حسینؑ بھی شہید ہوے تو کوئی معصوم پنج تن سے باقی نرہا کہ لوگ اپنے دلونکو زیارت سے تسلی دیں پس وفات امام حسینؑ برابر سب بزرگونکی رحلت کی ہے اور حیات حضرت برابر سبکی حیات کی ہے ہم روز شہادت سب مصیبتونسے عظیم تر ہے راوی نے عرض کیا یابن رسول اللہ زیارت علی ابن الحسینؑ کے مثل اور حضرات کی تسلی کا باعث نہ تھے حضرت صادقؑ نے یہ سنکر ارشاد کیا علی ابن الحسینؑ حجت خدا اور امام زمان اور پیشوا عابدونکے تھے بعد اپنے آبا طاہرین کے مگر زیارت رسول نہ کی تھی اور کوئی حدیث زبان رسول سے نہ سنی تھی لیکن علوم امامت و اسرار خلافت اپنے پدر بزرگوار اور جد عالیمقدار پیغمبر خدا سے بمیراث پہونچے تھے لوگون نے حضرت امیر اور جناب فاطمہ اور حسنینؑ کو بارہا ہمراہ پیغمبر کے دیکھا تھا مکرر مجلسون مین ان پانچ بزرگون سے باہم ملاقات کی تھی فضائل اور مناقب انکی زبان رسول سے سنی تھی جب ایک بزرگ کو انسے دیکھتے تھے عہد رسول اونھین یاد آجاتا تھا اور فضائل اونکے جو پیغمبر خدا سے سنے تھے یاد کرتے تھے جب امام حسینؑ نے دنیا سے رحلت کی کوئی ایسا باقی نہ تھا جسکے دیکھنے سے مجالس و محافل رسول اور فضائل و مناقب کو یاد کرتے پس بروز شہادت حسینؑ گویا پنجتن نے دنیا سے رحلت کی اسلئے مصیبت حضرت جملہ مصائب سے عظیم تر ہے راوی حدیث نے عرض کیا یابن رسول اللہ کیا باعث ہے مخالفین عاشورا کو روز برکت جانتے ہین حضرت یہ کلام سنکر رونے لگے فرمایا جب میرے جد بزرگوار حسینؑ مظلوم شہید ہوے لوگون نے تقرب کے لئے شہر شام مین واسطے یزید کے حدیثین وضع کین از انجملہ یہ حدیث فضیلت و برکت روز عاشورا ہین وضع کی تا لوگ رونے پیٹنے سے باز رہین اور خوشی و مبارکباد اور آذوقہ مہیا کرنے مین مشغول رہین پس خدا حکم کرے ہمارے اور اشقیا کے درمیان مین بعد اسکے حضرت نے فرمایا اے پسر عم ضرر ان احادیث کا اسلام و اہل اسلام پر کمتر ہے ضرر سے ان لوگونکی جو ادعا ہمارے دوستی اور محبت کا کرتے ہین ہماری امامت کے قائل ہین باوجود ایسے اعتقاد و محبت کے مدعی ہین کہ حسینؑ شہید نہین ہوے مگر سب کو یہ معلوم

ہوا کہ حضرت قتل ہوے جسطرح حضرت عیسیٰ بن مریم کو لوگون نے جانا کہ قتل ہوے لیکن فی الحقیقت
وہ قتل نہین ہوے پس بنا بر اعتقاد اس جماعت کے چاہیے کہ مطلق عقاب اور ملامت
بنی امیہ پر نہوے بیشتر جو شخص ادعا کرے کہ حضرت قتل نہین ہوے اوسنے جھوٹا جانا رسول خدا
کو اور نسبت دروغ کے ائمہ ہدا پر اخبار صادقہ مین اوسکی جو دباب قتل امام حسینؑ ہین جس شخص
نے رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ کی تکذیب کی وہ کافر ہے بخداوند عظیم اور خون اوسکا مباح ہے اوس
شخص کے لیئے جو ایسی بات سُنے راوی نے عرض کیا یا بن رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین حق
مین اوس جماعت کے جو آپ کے شیعہ ہو کر ایسا اعتقاد رکھتے ہین فرمایا وہ ہمارے شیعہ نہین ہم
اونسے بیزار ہین راوی کہتا ہے مینے عرض کیا یا بن رسول اللہ حق تعالی فرماتا ہے ولقد علمتم
الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین فرمایا بتحقیقکہ وہ لوگ
مسخ ہوے اور تین دن تک زندہ رہے بعد اسکے مر گئے اور نسل اونکی باقی نرہی یہ بوزنیہ جو اس
زمانہ مین موجود ہے اوس بوزنیہ ممسوخ کی نسل سے نہین ہے مگر اوس سے مشابہ ہے اور اسیطرح
خنزیر اور جملہ مسوخات اونمین سے اب کوئی موجود نہین ہے اور یہ موجود اونکے مشابہ ہین اور
گوشت اُنکا حرام ہے بعد اسکے حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے فرقۂ غالی پر جو ہمارے حق مین غلو
کرتے ہین اور حد سے تجاوز کرتے ہین اور لعنت خدا مفوضہ پر جو کہتے ہین حق تعالی نے خلق عالم کو
ہمپر چھوڑا ہے اسلیے کہ انھون نے معصیت خدا کو صغیر اور سبک جانا پس کافر ہوے اور خدا کے لیے شریک
قرار دیا گمراہ ہوے اور لوگونکو گمراہ کیا ہے اسلیے کہ واجبات خدا کو نکرین اور حقوق خدا و خلق
خدا کی ادا نکرین کتاب خصال مین عمر بن بشر ہمدانی سے روایت ہے کہا مینے ابو اسحاق سے
پوچھا کسوقت سے لوگ ذلیل ہوے کہا جسوقت سے امام حسین شہید ہوے اور معاویہ نے زیاد کو
اپنے باپ سے ملحق کیا اور حجر ابن عدی کو قتل کیا کتاب احتجاج مین اسحاق ابن یعقوب سے
روایت ہے ایک فرمان حضرت صاحب الامر کا مشتمل اس مضمون پر محمد ابن عثمان کے لیے آیا
جو لوگ کہتے ہین حضرت امام حسینؑ شہید نہین ہوے یہ قول کفر ہے ابن بابویہ نے کتاب
عیون اخبار الرضا بن ابو الصلت ہروی سے روایت کی ہے کہا مینے حضرت امام رضا
کی خدمت مین عرض کیا یا بن رسول اللہ کوفے مین ایک جماعت مدعی ہے کہ رسالتماب کو کبھی
نماز مین سہو نہین ہوا فرمایا جھوٹ کہتے ہین خدا اونپر لعنت کرے یہ صفت خداے یگانہ ہے

کبھی سہو نہین کرتا راوی کہتا ہے پھر مینے عرض کیا ایک گروہ کوفے مین دعوی کرتے ہین
حسین ابن علی قتل نہین ہوے اور حق تعالی نے حملہ ابن شامی کو حضرت کے صورت
بنا دیا اور اونکو آسمان پر بلا لیا جسطرح حضرت عیسی بن مریم کو آسمان پر بلایا اور اس آیہ کو حجت
گردانتے ہین فی لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا یعنی حق تعالی نے کافرونکو مومنین
پر کوئی تسلط نہین دیا حضرت نے فرمایا جھوٹ کہتے ہین لعنت خدا اور غضب ہو اونپر کافر ہوے
بسبب تکذیب کرنے پیغمبر خدا کے کہ حضرت نے قتل حسین کی خبر دی قسم بخدا حسین قتل ہوے
اور قتل ہوا وہ شخص جو بہتر تھا حسین سے یعنی علی ابن ابیطالب اور امام حسن علیہما السلام اور کوئی
ہم اہلبیت سے ایسا نہین جو قتل نہوا اور بکر و حیلہ مجکو بھی زہر دیکر شہید کرینگے مجکو یہ خبر رسول خدا
سے پہونچی ہے اور رسول کو حضرت جبرئیل نے رب جلیل کیجانب سے خبر دی ہے اور مراد حق
سبحانہ تعالی کی اس آیہ مین یہ ہے مومنون پر کفار کے حجت نہین ہے اور وہ یعنی کیونکر ہو سکتی ہین
اسلیے حق تعالی نے قرآن مجید مین خبر دی ہے کافرون نے اکثر پیغمبرونکو ناحق قتل کیا لیکن با وجود
قتل کرنے کے حجت پیغمبرون کی اونپر غالب تھی اور حقیت ظاہر تھی

دسوان باب

اس امر کے بیان مین کہ حق تعالی نے ظالمان و قاتلان ائمہ معصومین کو ظلم و قتل سے کسواسطے
باز نرکھا اور سبب مبتلا ہونے حضرات کا ایسی مصیبتون مین کتاب اکمال الدین و احتجاج
طبرسی و علل الشرائع مین محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی سے روایت ہے کہا مین
ایکدن شیخ ابو القاسم حسین ابن روح قدس اللہ روحہ کہ نائب جناب صاحب الامر علیہ السلام ہین
مع ایک جماعت کے بیٹھا تھا اور علی ابن عیسی قصری بھی اونمین تھا ناگاہ ایک شخص اوس جماعت سے
اوٹھکر کہنے لگا ایک مسئلہ تمسے پوچھا چاہتا ہون شیخ ابو القاسم نے کہا جو تیرا جی چاہے پوچھ کہا
آیا حسین ابن علی ولی خدا ہین شیخ ابو القاسم نے کہا بیشک ولی خدا ہین اوسنے کہا آیا قاتل اوس
جناب کا دشمن خدا تھا یا نہین شیخ نے کہا بیشک دشمن خدا تھا اوسنے پوچھا آیا جائز ہے کہ حق تعالے
دشمن کو اپنے دوست پر مسلط کرے شیخ نے کہا جو کچھ کہتا ہون سمجھ اور آگاہ ہو کہ لوگ حق تعالی کو
نہین دیکھ سکتے اور سب آدمی کلام خدا کو بیواسطہ نہین سن سکتے اور نہین سمجھ سکتے لیکن جناب مقدس

اونکے لیے ایک رسول اونکے جنس اور صنف سے بہتیرا ہے کہ مثل اُنکے ہو اسلیئے کہ اگر رسول انکی
صورت نہوتا اور غیر جنس سے ہوتا تو ہرآینہ یہ اوس سے نفرت کرتے اور اوسکے کہنے کو قبول نکرتے
اور جسوقت اِنکے جنس سے تھے اور کھانا کھاتے تھے اور بازارونمین پھرتے تھے تو کہنے لگے
تم بھی مثل ہمارے ہو پس ہم تمہارے کہنے کو قبول نکرینگے جب تک کوئی چیز ایسی نہ لاؤ کہ ہم اوسکی
فعل سے عاجز ہون اور ہم اوسپر قادر نہون اور جانین کہ حق تعالی نے اپنی رسالت اور خلافت
کے لیئے تمکو مخصوص کیا ہے اوسوقت حق تعالی نے رسولونکے لیئے ایسے معجزات مقرر فرمائے کہ
تمام مخلوقات اونکی بجالانے سے عاجز تھی بعض پیغمبر بعد دُرانے اور تخویف کے امت کے لیئے
طوفان لائے اور قوم کے طاغیونُ سرکشونکو غرق کیا بعض پیغمبرونکو آگ مین ڈالدیا اور حقتعالی
نے آگ کو اونکے لیے سرد کردیا اور آگ سے صحیح وسالم نکالا اور بعضون نے سنگ سخت سے ناقہ نکالا کہ
دودہ اوسکی جہانتو بسے جاری تہا اور بعضونکے لیئے دریا شگافتہ ہوا اور سنگ خشک سے چشمہاے
شیرین جاری ہوے اور عصاے خشک اژدہا ہوگیا اور جو کچھ ساحرون نے ظاہر کیا تہا اوسکو نگل گیا بعضون
نے اوزمین سے اندہے اور مبروص کو شفا بخشی اور مردہ کو بحکم خدا زندہ کیا اور جو اپنے گہرون مین
ذخیرہ کرتے اور کہاتے تھے خدا نے اوس سے آگاہ کیا بعضون کے لیئے چاند دوٹکڑے ہوا اور جانورون
نے باتین کین مثل شتر اور گرگ وغیرہ کے جب رسول ایسے معجزے لاے اور اونکی اُمت بجالانے سے
عاجز ہوئے حق تعالی نے اپنے لطف ومہربانی اور حکمت کاملہ سے پیغمبرونکو باوجود اِن سب معجزات
کی کبھی غالب کبھی مغلوب کسی وقت قاہر کسیوقت مقہور کیا اسواسطے کہ اگر پیغمبر باوجود اِن معجزات
اور خوارق عادات کے ہر حال مین غالب اور قاہر ہوتے اور بلا ومصیبت مین امتحان نہ کیجاتے
تو ہرآینہ لوگ اِنکو خدا جاننے لگتے اور فضیلت انکی صبر کے بلا ومصیبت پر لوگونکو معلوم نہوتی لیکن
حق تعالی نے اِن امور مین پیغمبرونکے احوال کو مثل اوروںکے رکہا اسلیئے کہ محنت وبلا مین صبر کرین
اور عافیت ورخا مین شکر کرین اور ہر حال مین تواضع اور فروتنی کرین تکبر وتجبر نکرین لوگ
جانین کہ اُنکے لیے ایک خدا ہے کہ وہ خالق ومالک ہے تا اوسکے عبادت اور اطاعت کرین اور
حجت خدا کی تمام ہو اوس شخص پر جو حدود خدا سے اِنکی باہین نکل جاے اور دعوی اِنکی خدائی کا
کرے یا عداوت ومخالفت اور نافرمانی اِنکی کرے اور جو پیغام خدا کیطرف سے لائین ہین اوسکا
انکار کرے تا آنکہ جو ہلاک ہو بعد اتمام حجت کے ہلاک ہو اور جو نجات پاے بدلیل وبرہان نجات

پائے محمد ابن ابراہیم ابن اسحاق کہتا ہے کہ مین دوسرے دن شیخ ابوالقاسم حسین ابن روح کی خدمت مین گیا اور اپنے دل مین کہتا تھا ہو سکتا ہے کہ کل شیخ ابوالقاسم نے یہ خبر اپنی عمر سے کہی ہو اور حضرت صاحب الامر سے نہ سنے ہو جب مین شیخ کی خدمت مین پہونچا اونہون نے اسطرح کہنا شروع کیا اے محمد ابن ابراہیم ہر آئنہ بہت اچھا جانتا ہون مین اپنے گرنے کو آسمان سے اسطرح کہ کوئی پرندہ مجھے آسمان پر لیجاتے اور وہانسے گرادے یا ہوا مجکو کسی مکان بعید پر اڑا کر ڈال دے بہت اچھا جانتا ہون اس بات سے کہ کوئی حرف دین خدا مین اپنی عقل سے کہون بلکہ جو کچھ مینے کہا وہ سب حضرت صاحب الامر سے سنا ہے اور اپنی طرف سے نہین کہا قرب الاسناد مین ابن بکیر سے روایت ہے اونسے کہا مینے حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کے معنے پوچھے ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم یعنی جو مصیبت تمکو پہونچی بسبب تمہارے اعمال کے ہی جسکو تمہارے ہاتھون نے کسب کیا ہے حضرت نے فرمایا ویعفو عن کثیر اور بہت گناہونسے خدا عفو فرماتا ہے مینے عرض کیا جو مصیبتین کہ جناب امیر المومنین اور اونکے اہلبیت کو پہونچین بسبب اونکے اعمال کے پہونچین حضرت نے فرمایا جناب رسالتمآب بغیر گناہ کئے ہر روز ستر مرتبہ استغفار پڑہتے تھے پس خداوند عالم اپنے دوستونکو مصیبت اور بلا مین مبتلا کرتا ہے بغیر اسکے کہ کوئی گناہ اونسے صادر ہوا ہو تا عوض اوس مصیبت کے ثوابہاے نامتناہی اونکو عطا فرمائے

کتاب خصال مین حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے فرمایا کہ حضرت ایوب سات برس کامل بلا مین مبتلا رہے اور کوئی گناہ اونسے صادر نہوا تھا بدستیکہ کوئی پیغمبر گناہ صغیرہ و کبیرہ کا مرتکب نہین ہوا اسلیے کہ سب اہل عصمت اور طہارت ہین اور فرمایا کہ حضرت ایوب اگرچہ بہت بلاؤن مین مبتلا ہوئے لیکن جسم اقدس کبھی بدبو نہین ہوا اور صورت قبیح نہین ہوئی اور ریم و خون و کثافت بدن سے نہین نکلے اور جو کوئی دیکھتا تھا متنفر نہوتا تھا حال اونکا جو مشاہدہ کرتا تھا وحشت نہوتا تھا اور بدن مین کیڑے نہین پڑے اور حق تعالی ایسا ہی کرتا ہے اپنے انبیا اور اولیا سے جب اونھین بلا مین مبتلا کرتا ہے اور حضرت ایوب سے بوجہ ضعف اور نقر ظاہری کے لوگ اجتناب کرتے تھے اس سبب سے کہ جو منزلت و بزرگی حق سبحانہ تعالی نے اونکے لیے تائید و فرج سے مہیا کی تھی اوس سے واقف نہ تھے اور جناب رسالتمآب نے فرمایا عظیم تر از روے بلا و مصیبت کے انبیا ہین پھر اونکے اوصیا اور امام بعد اونکے اور مقربان الہی درجہ بدرجہ اور حکمت خدا انکے مبتلا کرنے مین یہ ہے

کہ بظاہر نظر مردم مین کسی قدر اہانت اور سبکی ہو تا دعوی انکی خدائی کا نکرین جسوقت کہ عظیم نعمتونکو
خدا کے اونکے لیے مشاہدہ کرین اور اس حالت سے استدلال کرین کہ خدا کیجانب سے عطائے ثواب
دو قسم پر ہے باستحقاق و باختصاص تا بسبب ضعف ظاہری اوسے حقیر نہ جانین اور بوجہ فقر ظاہری
حقیر نہ سمجھین اور بسبب مرض کے مریض نہ جانین اور نہ سمجھین کہ خدا بیمار کرتا ہے جسے چاہتا ہے شفا دیتا
ہے جسوقت چاہتا ہے جسطرح اور جس سبب سے کہ چاہتا ہے اور ان باتونکو جسکے لیئے چاہتا ہے
سبب عبرت گردانتا ہے اور جسکے لیے چاہتا ہے سبب شقاوت گردانتا ہے اور جسکے لیے چاہتا ہے
سعادت گردانتا ہے اور حق تعالی سب امرونین عادل اور حکیم ہے اپنے افعال مین اور حکم مین
جو کچھ اپنے بندونکے حق مین صلاح جانتا ہے کرتا ہے اور کسی کو قوت نہین مگر خدا سے معانی
الاخبار مین ابن رباب سے روایت ہے کہا مینے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حق تعالی
قرآن مجید مین فرماتا ہے وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوعن کثیر یعنی جو مصیبتین
کہ پہنچتے ہین بسبب تمہارے اعمال کے پہونچتے ہین اور حق تعالے عفو کرتا ہے بہت گناہ آپ کیا
ارشاد کرتے ہین ان مصیبتونکے باب مین جو حضرت امیر اور اونکے اہلبیت علیہم السلام پر گذرین
کیا مبتلا ہونا ان حضرات کا مصائب مین بسبب اعمال کے تہا حالانکہ یہ اہلبیت عصمت وطہارت
ہین اور مرتکب کسی گناہ کے نہین ہوئے حضرت صادقؑ نے ارشاد کیا اے ابن رباب حضرت رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ ہر شبانہ روز سو مرتبہ درگاہ الہی مین توبہ اور استغفار کرتے تھے بے اسکے کوئی
گناہ حضرت سے صادر ہوتا تا تحقیقیکہ خدا نے اپنے دوستونکو مصیبت سے مخصوص کیا ہے اسلیے
کہ فرض مین ثواب سے عظیم عطا فرمائے اور اونکے درجات کو بلند کرے بغیر اسکے کہ اونسے گناہ صادر
ہوا ہو مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ استغفار جسطرح اکثر مردم مین عفو گناہ
کے لیئے ہے اور انبیا کے لیے واسطے رفع درجات کے ہے اسیطرح مصائب دوستان خدا واسطے
مزید اجر و ثواب اسکے ہین اور مصائب اور لوگونکے بعوض اونکے اعمال کے ہین اور صفار نے
کتاب بصائر الدرجات مین فضیل سے روایت ہے اوسنے کہا ایک جماعت اصحاب
امام محمد باقرؑ کی خدمت مین بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا مجھکو تعجب ہوا اوسپر جنہون نے ہماری دوستی کو اختیار کیا اور ہمین امام
جانتے اور ہماری طاعت کو مانند اطاعت خدا کے جب جانتے ہین اور بسبب ضعف عقل کے اپنی حجت کو توڑتے
ہین اور اپنی نفسون سے دشمنی کرتے ہین اور ہمارے مرتبہ کو پست کرتے ہین اور ہمارے عیوب بیان کرتے ہین

اون لوگونسے جو ہمکو اور ہمارا مرتبہ پہچانتے ہین اور ہمارے کمالات کو بیان کرتے ہین اور اونکو
ہمکو نسبت دیتے ہین آیا گمان رکھتے ہین کہ خدا اطاعت اپنی دوستونکی خلق پر واجب کردیا ہے
اور خبرہاے آسمان وزمین کو انسے پوشیدہ کرے اور جو کچھ انپر وارد ہو اونکو نہ پہونچاوے
حمران نے عرض کیا یا مولا کیونکر تھا حال علی ابن طالب وحسنینؑ کا کہ ان حضرات نے خروج
کیا اور دین حق پر قیام فرمایا اور اہل ظلم وطغیان انپر غالب وفتحیاب ہوے فرمایا اے حمران علم الٰہی
مین یہی گذرا تھا اور مقرر ہوچکا تھا اور جناب امیر وحسنین نے بموجب خبر رسول اور حسنین نے
بموجب خبر رسول وحضرت امیر خروج کیا اور جو ہم مین سے راضی برضاے حق ہوا اور خموش رہا
بعلم ودانائی خموش رہا اے حمران بروقت نزول بلا وغلبہ اہل عدوان اگر یہ بزرگوار زوال ملک و
سلطنت وہلاکت ظلمہ کے دعا کرتے تو حق تعالے مستجاب کرتا اور بلا کو اونسے دفع کرتا اور سلطنت
ستمگارونکے فوری برطرف ہوجاتی مانند ایک لڑی کے کہ اوسکی دانے بکھر جائین لیکن یہ حضرات
مقام تسلیم ورضا مین تھی حق تعالی جو کچھ انکے لئے صلاح جانتا تھا کرتا تھا اور یہ بھی بخبر رضاے
خدا کچھ نہ چاہتے تھے اے حمران جو مصیبتین اونکو پہونچین بسبب کسی گناہ کے نہین پہونچین
کہ اوسکے مرتکب ہوے ہون اور بسبب کسی عقوبت ومعصیت کے نہین پہونچین کہ اوسمین مخالفت
خدا کی ہو مگر وہ مصیبتین اسلئے تھین کہ خدا نے چاہا اونکو درجات عالیہ جنت عطا فرماے
پس اے حمران اپنے دل مین گمان بد نہ کر

گیارھوان باب

ثواب گریہ وبکا مین مصیبت حضرت امام حسینؑ برادر مصیبت برسب ائمہ معصومینؑ کے اور آداب
ماتم داری بروز عاشورا کتاب امالی مین ابن بابویہ نے حضرت امام رضاؑ سے
روایت کی ہے فرمایا جو شخص یاد کرے ہماری مصیبت کو اور روئے اون مصیبتونپر جو ہم پر گذری
ہین وہ شخص ہمارے ساتھہ ہوگا ہمارے درجہ مین بروز قیامت اور جو شخص ہماری مصیبت
کو یاد کرکے روئے اور رلاوے تو نہ روینگے آنکھین اوسکی جسدن سب آنکھین گریان ہونگی
اور جو شخص ایسی مجلس مین بیٹھے کہ وہان ہمارا ذکر ہوتا ہو نہ مریگا دل اوسکا جسدن سب
دل مردہ ہونگے عیون اخبار الرضا مین حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے

فرمایا جو شخص یاد کرے ہماری مصیبت کو اور روئے یا رولائے نہ روئینگی آنکھین اوسکی تا آخر حدیث
مذکور تفسیر علی ابن ابراہیم مین حضرت صادق ع سے روایت ہے فرمایا جو شخص ہمکو
یاد کرے یا مصائب ہمارے اوسکے آگے مذکور ہون اور اوسکی آنکھونسے بقدر پر پشہ آنسو نکلے تو حق تعالی
اوسکو تمام گناہونکو عفو کرتا ہے اگرچہ برابر کف دریا ہون اور شیخ مفید نے کتاب مجالس مین
اور شیخ ابو جعفر طوسی نے کتاب امالی مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہر
جو شخص محزون و مغموم ہو بسبب اون جور و ستم کے جو ہم پر گذرے ہین سانس لینا اوسکا تو ہمکو
تسبیح رکھتا ہے غمگین ہونا اوسکا ہمارے لیے عبادت ہے اور ہمارے راز کے چھپانے مین
ثواب جہاد فی سبیل اللہ رکھتا ہے اور ارشاد کیا سزاوار ہے کہ اس حدیث کو آب زر سے لکھین اور
ابن قولویہ نے کتاب کامل الزیارت مین ابن خارجہ سے روایت کی ہے کہا ایکدن
مین امام جعفر صادق ع کی خدمت مین حاضر تھا مینے حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ کو یاد کیا
پس حضرت رونے لگے اور مین بھی رونے لگا بعد اسکے سر اوٹھا کر کہا کہ امام حسین ع نے فرمایا
ہین وہ کشتہ گریہ وزاری ہون کہ نہ یاد کریگا مجھکو کوئی مومن مگر یہ کہ اوسکی آنکھ سے آنسو نکلے
کتاب مذکور مین حضرت صادق ع سے روایت ہے اوس جناب نے ارشاد کیا کہ
حضرت امام حسین ع نے فرمایا مین کشتہ گریہ وزاری ہون حالت کرب والم مین قتل ہونگا
اور لازم ہے خدا کے عز و جل کو جو اندوہ ہمارے سبب سے زیارت کو آئے خوش و خرم طرف اپنے اہل و
عیال اوسکے پھر جسمین آوے شیخ ابو جعفر طوسی نے کتاب امالی مین محمد بن ابی عمارہ کوفی
سے [illegible] حضرت صادق علیہ السلام سے جس شخص کی آنکھ سے ایک قطرہ
آنسو کا نکلے ہماری مصیبت مین واسطے ہمارے خون ناحق ریختہ کے یا واسطے ہمارے حق کے
جو غصب کیا گیا یا بسبب ہتک حرمت ہمارے اور ہمارے شیعونکے حق تعالی اوسکو ہمیشہ
بہشت مین ساکن کریگا اور کتاب مجالس مین بھی مثل اسی کے روایت ہے اور پھر
کتاب مجالس و کتاب امالی مین حضرت امام حسین ع سے منقول ہے کہ جس بندہ مومن
کی آنکھ سے ایک قطرہ آنسو کا ہمارے مصیبت مین نکلے یا آنکھین اوسکی آنسوؤن سے بھر آئین
حق تعالی اوسکو ہمیشہ بہشت مین ساکن کریگا احمد بن یحیی اودی نے کہا ایک شب مینے
امام حسین علیہ السلام کو خواب مین دیکھا عرض کیا مینے یا ابن رسول اللہ مخول ابن ابراہیم

ربیع سے اوسنے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے جس بندہ مومن کی آنکھ سے ایک قطرہ آنسو کا نکلے یا آنکھین اوسکی پر اشک ہون تو حق تعالی اوسکو ہمیشہ بہشت مین ساکن کریگا حضرت نے فرمایا ایسا ہی ہے مینے عرض کیا حضرت اور سندین میری اور آپ کے درمیان سے ساقط ہوگئین اور پھر شیخ نے کتاب امالی مین حضرت صادق ع سے روایت کی ہے کہ ہر اندوہ و مصیبت مین رونا اور بیقراری کرنا مکروہ ہے مگر نوحہ وزاری کرنا مصیبت پر حضرت امام حسین علیہ السلام کی ابن قولویہ نے کامل الزیارت مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ایکدن جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کیطرف دیکھکر فرمایا اے سبب گریہ ہر مومن کے امام حسین نے عرض کیا اے پدر بزرگوار مین ایسا مظلوم ہون فرمایا بیشک اے فرزند گرامی کتاب مذکور مین ابو عمارہ شاعر سے روایت ہے جسدن مصیبت حضرت امام حسین علیہ السلام کے حضرت صادق علیہ السلام کے سامنے مذکور ہوتے تھے اوسدن کوئی شخص حضرت کو شام تک ہنستے نہ دیکھتا تھا اور تمام دن حضرت محزون و گریان رہتے اور فرماتے تھے کہ حسین سبب گریہ ہین ہر مومن کی کتاب مذکور مین ابو عمارہ سے مثل اس حدیث کے طرح منقول ہے کہ اوسدن اور اوس شب حضرت کو کوئی متبسم نہ دیکھتا تھا کتاب مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام حسین علیہ السلام فرماتے تھے کہ مین کشندہ گریہ وزاری ہون شیخ نے کتاب امالی مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس ہین اور دیکھتے ہین اپنے لشکرگاہ اور اون شہدا کو جو پاس قبر حسین کے مدفون ہین اور دیکھتے ہین اپنے زائرون کو اور زیادہ تر پہچانتے ہین انکو اور اونکے ماں باپ کو نام بنام اور اونکی درجات اور منازل کو خدا کے نزدیک بہ نسبت تمہارے پہچانتے ہین کے اپنے فرزندونکو اور وہ جناب دیکھتے ہین اوس شخص کو جو اونکی مصیبت پر روتا ہی اوسکے لیئے طلب بخشش کرتے ہین اور اپنے پدران عالیمقدار سے التماس کرتے ہین کہ اوسکے لیئے استغفار کرین اور فرماتے ہین کہ اگر زائر میرا جانے اون مراتب کو جو حق تعالے نے اوسکے لیئے مہیا کیئے ہین ہر آینہ سرور اوسکا جزع اور اندوہ سے زیادہ ہوگا اور جب زائر حضرت کی زیارت سے مشرف ہوکر پھرتا ہے تو کوئی گناہ اوسپر باقی نہین رہتا علی ابن ابراہیم نے حضرت

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت سید الساجدین امام زین العابدین
علیہ السلام فرماتے تھے جس مومن کی آنکھ سے آنسو مصیبت امام حسینؑ مین رخسار پر جاری
ہو حق تعالی اوسے غرفہاے بہشت مین جگہ دیگا کہ ہمیشہ وہان ساکن رہے اور جس مومن
کے آنسو رخسار پر جاری ہون بسبب ہمارے اون آزارونکے جو ہاتھ سے دشمنونکے ہمین
پہونچے ہین حق تعالی اوسے بہشت مین جگہ دیگا اور جسکو کہ ہمارے محبت مین کوئی آزار پہونچا
ہو اور آنسو اوسکے رخسار پر جاری ہون حق تعالی اوسکے غم اور رنجونکو دور کریگا اور فردائے
قیامت اوسکو اپنے غضب و آتش جہنم سے محفوظ رکھیگا کامل الزیارت اور کتاب ثواب
الاعمال مین ابن محبوب سے مثل اسی کے روایت ہے مؤلف علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ
سید ابن طاؤس نے یہ حدیث بسند مرسل کچھ تفاوت سے روایت کی ہے کتاب
قرب الاسناد مین منقول ہے حضرت صادق علیہ السلام نے فضیل سے فرمایا آیا تم
باہم بیٹھکر ہماری احادیث کو ذکر کرتے ہو فضیل نے عرض کیا بلے یا مولا فدا ہو تمین آپ پر
فرمایا ہم ایسی مجلسونکو دوست رکھتے ہین زندہ رکھو ہمارے ذکر کو خدا رحم کرے اوس شخص پر جو
ہمارے ذکر کو برپا رکھے یا مصیبتین ہماری اوسکے روبرو مذکور ہون اور اوسکی آنکھ سے بقدر
پر مگس آنسو نکلے حق تعالی اوسکے گناہونکو بخشیگا اگرچہ زیادہ کف دریا سے ہون ابن بابویہ نے
کتاب امالی مین ابو عمارہ شاعر سے روایت کی ہے اوسنے کہا ایک دن مین حضرت صادق
علیہ السلام کی خدمت مین گیا حضرت نے ارشاد کیا اے ابو عمارہ کچھ اشعار امام حسین علیہ السلام
کے مرثیہ مین پڑہ ابو عمارہ کہتا ہے جب مینے مرثیہ شروع کیا تو حضرت رونے لگے پس مین مرثیہ
پڑہتا تہا اور حضرت روتے تھے یہانتک کہ آواز گریہ حضرت کے حرم سرا سے بلند ہوئی جب مین
مرثیہ سے فارغ ہوا تو حضرت نے فرمایا جو شخص ایک شعر امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ مین پڑہے
اور بیس آدمیون کو رولائے بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے اور جو شخص تیس آدمیونکو رولائے
بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے اور جو بس آدمیونکو رولائے بہشت اوسپر ہی واجب ہوتا ہے اور جو
دس آدمیونکو رولائے ایک آدمی کو رولائے بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے اور جو شخص آپ مرثیہ پڑہکر روئے بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے اور جس
شخص کو رونا نہ آوے تو قصد رونیکا کرے بہشت واجب ہوتا ہے کتاب ثواب الاعمال مین اشعری سے اور کامل الزیارت
مین ابن عثمان سے مثل اسکے مروی ہے اور شیخ کشی نے زید شحام سے روایت

کی ہے کہ مین ایک جماعت اہل کوفہ کے ساتھہ حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تہا
اس اثنا مین جعفر ابن عثمان حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے حضرت نے اوسکو باعزاز و
اکرام اپنے پاس بٹہایا اور فرمایا اے جعفر ہمنے سنا ہے مرثیہ حسین مین تو شعر خوب کہتا ہے مینے
عرض کیا بلے یارسول اللہ آپ پر فدا ہون یہ سنکر فرمایا کوئی شعر امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ
مین پڑہ جعفر کہتا ہے جب مینے مرثیہ پڑہا تو حضرت اسقدر روے کہ قطرے اشک کے ریش مبارک
پر جاری ہوے اور جو لوگ حاضر تھے سب رونے لگے اور فرمایا اے جعفر قسم ہے خدا کی اس جگہ ملایک
مقربین حاضر ہوے اور جو اشعار کہ تو نے حضرت کے مرثیہ مین پڑہے سبون نے سنے اور ہمسے زیادہ
تر روئے حق تعالی نے تیرے لیے اسیوقت سے بہشت واجب کیا اور تیرے گناہونکو عفو کیا پہر حضرت
نے ارشاد کیا تو چاہتا ہے کہ زیادہ تر اس سے ثواب بیان کرون مینے عرض کیا یا مولی بلے فرمایا
جو شخص مرثیہ حسین مین ایک شعر کہے اور روے اور رولائے البتہ حق تعالی بہشت اوسکے لیے واجب
کرتا ہے اور اوسکے گناہون کو بخش دیتا ہے ابن بابویہ نے کتاب امالی مین حضرت امام
رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے ماہ محرم وہ مہینا تہا کہ اہل جاہلیت اس مہینے مین قتال اور
جدال حرام جانتے تھے پس اُمت جفاکار نے ہماری خونریزی کو حلال جانا اور ہتک حرمت
ہماری کی اور ہماری عورتون اور فرزندونکو اسیر کیا اور ہمارے خیمونمین آگ لگائی اور مال
ومتاع ہمارا لوٹ لیا اور مراعات حرمت رسول کی مطلق ہمارے حق مین نہ کی تحقیقکہ حضرت کی مصیبت
نے ہمارے آنکھونکو مجروح اور آنسوونکو جاری کر دیا ہے غریز کو ہمارے ذلیل کیا ہے اے زمین
کربلا تو باعث ہمارے اندوہ وبلا کی ہوئی قیامت تک پس چاہیے کہ رونے والے ایسی مصیبت
جانکاہ پر حسین مظلوم کے گریہ وبکا کرین کہ رونا اوس جناب پر گناہان کبیرہ کو محو کرتا ہے بعد اسکے
حضرت نے فرمایا جب محرم کا مہینا آتا تہا تو کوئی شخص میرے پدر بزرگوار کو خندان نہ دیکہتا تہا اور
مصیبت واندوہ اونکا زیادہ ہوتا تہا اور جب روز عاشورا ہوتا تہا اوسدن زیادہ تر مصیبت
واندوہ اور گریہ وزاری حضرت پر طاری ہوتی تہی اور فرماتے تھے آج کا دن وہ دن ہے
کہ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے ہین کتاب مذکور مین اوسی جناب سے روایت ہے
جو شخص روز عاشورا کو شمش اپنی حاجت مین نکرے اور ترک سعی کرے حق تعالی اوسکے
درجات دینے اور دنیوی برلائیگا اور جو کوئی روز عاشورا اوقات اپنی اندوہ وماتم مین بسر

کرے فردائے قیامت خدائے عزوجل اوسکو سرور و شادی عطا کریگا اور ہمارے درجہ مین داخل
ہونے سے آنکھین اوسکی روشن ہونگی اور جو شخص عاشورا کو روز برکت جانے اور اپنے گھر مین
برکت کے لیئے آذوقہ جمع کرے اوسکے ذخیرہ مین برکت نہوگی اور حق تعالی اوسکو نیدا اور زیاد
بد نہاد اور عمر سعد نحس کے ساتھ اسفل السافلین جہنم مین ڈالیگا کتاب مذکور مین حضرت
صادق سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ مین کشتہ گریہ وزاری
ہون کوئی مومن مجھے یاد نہین کرتا مگر آنسو اوسکے آنکھ سے جاری ہوتے ہین ابن قولویہ نے
کتاب کامل الزیارت مین حکم ابن مسکین اور ابوبصیر سے مثل اسی کے روایت کی ہے کتاب
مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے جس شخص کے سامنے ذکر ہماری
مصیبت کا ہو اور آنسو اوسکے آنکھ سے بقدر پر مگس نکلے تو گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اگرچہ برابر
کف دریا کے ہون کتاب مذکور مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور
دوسری سند سے بھی مثل اسی روایت کی منقول ہے کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت ہے جو مومن امام حسینؑ کی مصیبت پر روئے اسقدر کہ آنسو اوسکے رخسار پر
جاری ہون تو حق تعالی اوسکو غرفہاے بہشت مین ابدالآباد ساکن کریگا ایضاً کتاب مذکور مین
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے جو شخص ذکر ہمارا سنکر روئے اور آنسو اوسکی آنکھ سے نکلے
حق تعالی دوسپر دوزخ حرام کریگا صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب عیون اخبار الرضا اور کتاب
امالی مین ریان ابن شبیب سے روایت کی ہے کہا مین پہلے محرم کو حضرت امام رضا علیہ السلام
کی خدمت مین گیا فرمایا اے پسر شبیب کیا تو روزہ سے ہے مینے عرض کیا یا مولا نہین فرمایا اے ریان
یہ وہ دن ہے کہ حضرت زکریا نے حق تعالی سے فرزند طلب کیا دعا اوسکی مستجاب ہوئی جو وقت حضرت
زکریا محراب عبادت مین کھڑے تھے فرشتون نے ندا کی اے زکریا خدا تمکو خوشخبری دیتا ہے ولادت
یحیی کی پس جو کوئی اسدن روزہ رکھے اور دعا مانگے حق تعالی اوسکے دعا قبول کرتا ہے بعد اسکے
فرمایا اے شبیب محرم وہ مہینا ہے کہ اہل جاہلیت بسبب حرمت اس مہینے کے قتال حرام جانتے
تہی اور ظلم و ستم روا نہ رکھتے تھے پس امت جفاکار نے حرمت نجانی اور پاس حرمت اپنے نبی کا نہ کیا
اور اپنے پیغمبر کی اولاد کو قتل کیا اور اوسکی عورتون کو اسیر کیا اور مال و اسباب اونکا لوٹ لیا
پس حق تعالی ہرگز گناہ اونکے نہ بخشے اے پسر شبیب اگر روے تو کسی چیز پر تو حسین ابن علی

صلوات اللہ علیہ و آلہ پر کہ وہ جناب مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیئے گیئے اور اٹھارہ شخص اونکے اہلبیت سے
شہید ہوئے کہ روے زمین پر اپنا شبیہ اور نظیر نہ رکھتے تھے بتحقیقکہ روئے اوس مظلوم کی شہادت پر
ساتون آسمان و زمین اور چار ہزار فرشتے آسمان سے اونکی نصرت و یاری کے لیئے نازل ہوے جب
زمین پر پہونچے تو حضرت امام حسین علیہ السلام بدرجۂ شہادت فایز ہو چکے تھے اوسدنسے وہ فرشتے ہمیشہ
ہامون پریشان اور گرد آلود حضرت کی قبر منور کے پاس اسی حال سے رہینگے جب تک کہ قایم آل محمد ظاہر
ہون جب ظہور کرینگے تو وہ فرشتے حضرت کے انصار سے ہونگے اور وقت لڑائی کے اونکا یہ کلام ہوگا
کہ یالثارات الحسینؑ یعنی اے طلب کرنے والو خون ناحق حسین علیہ السلام کے اے پسر شبیب
مجکو خبر دی ہے میرے پدر بزرگوار نے اپنے پدر بزرگوار اور جد عالیمقدار صلوات اللہ علیہم اجمعین سے
کہ جب جد بزرگوار میرے امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو آسمان نے خاک اور خون سرخ برسایا اے
شبیب اگر تو حضرت پر روے اسقدر کہ آنسو تیرے آنکھونسے رخسار پر جارے ہون تو حق تعالی تیرے
سب گناہ بخشیگا صغیرہ ہون یا کبیرہ تھوڑے ہون یا بہت اے پسر شبیب اگر تو چاہے کہ خدا سے ملاقات
کرے اور کوئی گناہ تجپر نہو پس زیارت کر تو قبر حسین مظلوم کی اے پسر شبیب اگر چاہے تو کہ غرفہاے
بہشت مین جناب سید المرسلین اور ایمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ہو پس لعنت
کر قاتلان حسین پر اے پسر شبیب اگر چاہے کہ شہداے کربلا کے برابر تجھے ثواب ملے پس جب یہ مصیبت
حضرت کی یاد کرے تو کہیہ یالیتنی کنت معہم فافوز فوزا عظیما یعنی مین آرزو کرتا ہون کہ اون
شہداکے ساتھ ہوتا اور مارا جاتا اور فوز عظیم پاتا اے پسر شبیب اگر تو چاہے کہ درجات عالیہ بہشت
مین ہمارے ساتھ ہو تو اندوہ پر ہمارے اندوہناک رہ اور شادی سے شاد ہو تجھے لازم ہے کہ
ہماری محبت و دوستی پر مضبوط اور ثابت قدم رہ کہ اگر کوئی شخص پتھر کو دوست رکھے خدا اوسکو فرداے
قیامت اوسی پتھر کے ساتھ محشور کرتا ہے اور ابن قولویہ نے کتاب کامل الزیارت مین
عبد اللہ ابن غالب سے روایت کی ہے کہا ایکدن مین حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت
مین گیا اور چند شعر امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ مین پڑہے اثناے مرثیہ مین سنا مینے کہ ایک عورت
نے حرم حضرت سے صدا بگریہ بلند کی اور فرمایا یا ابتاہ یعنے اے پدر بزرگوار کتاب مذکور مین
ابو ہارون نابینا سے روایت ہے کہا ایکدن خدمت حضرت صادقؑ مین حاضر ہوا فرمایا اے
ابو ہارون کوئی شعر مرثیہ حسین مین پڑہ جب مینے پڑہنا شروع کیا تو حضرت نے ارشاد کیا اسطرح

نہ پڑہ بلکہ جسطرح اپنی صحبت مین اور حضرت کی قبر شریف پر پڑہتا ہے اوسیطرح پڑہ پس مینے یہ شعر پڑہا شعر

امر علی جدث الحسین		فقل لاعظمہ الزکیۃ	

یعنی گذر کر قبر حسین علیہ السلام پر اور عرض کر اونکے استخوانہاے پاک پاکیزہ سے پس حضرت یہ شعر سنکر بہت روے مین چپ ہورہا دوبارہ حضرت نے مجھسے ارشاد کیا کہ اے ابوہارون کچہ اور پڑہ مینے بموجب ارشاد پھر پڑہنا شروع کیا حضرت نے فرمایا زیادہ بیان کر مصیبت حسینؑ کو مینے اس بیت کو پڑہا شعر

یا مریم قومی واندبی مولاکِ		وعلی الحسین فاسعدی بمکاکِ	

یعنی اے مریم مادر عیسیٰ تم اپنی قبر سے اوٹہو اور اپنے سید و مولا پر نوحہ اور ندبہ کرو اور ماتم حسین مظلوم مین گریہ وزاری کرو راوی کہتا ہے یہ بیت سنکر حضرت بہت روئے اور مخدرات سراپردۂ عصمت و طہارت نے پس پردہ سے صدا گریہ وزاری بلند کی جب سب روے سے فارغ ہوے حضرت نے فرمایا اے ابوہارون جو شخص ایک شعر میرے جد مظلوم حسینؑ کے مرثیہ مین پڑہے اور دس آدمیونکو رولاے بہشت اوسکے لیئے واجب ہوتا ہے بعد ازان حضرت ایک ایک آدمی کم کرتے جاتے تہے اور ثواب گریہ بدستور فرماتے تہے یہانتک کہ فرمایا جو شخص ایک آدمی کو رولاے بہشت اوسکے لیئے واجب ہے پہر فرمایا جو شخص امام حسین کو یاد کرکے روے بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے چہپانا ہر مصیبت کا اور صبر کرنا ہر مصیبت پر موجب ثواب ہے سواے رونیکی ہماری مصیبت مین کتاب خصال مین منقول ہے جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ متوجہ ہوا طرف اہل زمین کے پس ہم اہلبیت کو برگزیدہ کیا اور ہمارے واسطے برگزیدہ کیا ہمارے شیعونکو جو ہمارے نصرت دیاری کرتے ہین اور ہماری خوشی سے خوش ہوتے ہین اور ہمارے حزن سے اندوہناک ہوتے ہین اور اپنی جان مال کو ہمارے راہ مین فدا کرتے ہین یہ لوگ ہم مین سے ہین اور بازگشت انکی ہمارے طرف ہے ابن بابویہ نے کتاب امالی مین ابن عباس سے روایت کی ہے انکہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ عقیل کو بہت دوست رکہتے ہین فرمایا قسم بخدا مین دو چیزونسے محبت رکہتا ہون ایک بذاتہ مجھے اوسسے محبت ہے دوسرے اس جہت سے کہ ابوطالب اوسے دوست رکہتے ہین تحقیقکہ فرزند اوسکا تمہاری فرزند کی محبت مین شہید ہوگا پس آنکھین مومنونکی ماتم مین اوسکے گریان ہونگی اور ملائکہ مقربین اوسپر درود بہیجینگے یہ فرماکر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ رونے لگے یہانتک کہ آنسو حضرت کے سینۂ مبارک پر جاری ہوے فرمایا کہ مین خدا سے شکایت

کرتا ہون اون مصیبتون کے جو میرے عترت کو بعد میرے پہونچینگی سید ابن طاوس رحمۃ اللہ نے ائمہ معصومین
صلوات اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ اون حضرات نے فرمایا جو شخص ہماری مصیبت
مین روئے اور سو آدمیون کو رولائے بہشت اوسکے لیے واجب ہوتا ہے اور جو شخص روئے اور پچاس آدمیونکو
رولائے بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے اسیطرح دس دس آدمی کم فرماتے تھے اور ثواب گریہ بدستور رکھتے تھے
یہانتک فرمایا جس شخص کو رونا نہ آئے اور قصد رونیکا رکھے اوسپر بھی بہشت واجب ہے ثواب الاعمال
مین ابو ہارون مکفوف سے روایت ہے کہا اکیدن حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین گیا
فرمایا اے ابو ہارون کوئی شعر مرثیہ حسین مین پڑہ جب بموجب ارشاد حضرت کے مینے پڑہنا شروع کیا تو
فرمایا جسطرح اپنے شہر مین پڑہتے ہو یعنے مقام رقہ مین جو کنارے دریا فرات کے واقع ہے پس مینے

یہ شعر پڑہا امرر علی جدث الحسین	فقل لاعظمہ الزکیۃ

حضرت بہت روئے فرمایا اے ابو ہارون اور پڑہو مینے اور قصیدے کے اشعار شروع کیے حضرت نے
وہ اشعار بھی سنکے بہت گریہ فرمایا اور آواز بکا پس پردہ سے مینے سنے کہ حضرت کے حرم محترم روتے تھے
جب مین پڑہنے سے فارغ ہوا فرمایا اے ابو ہارون جو کوئی ایک شعر حضرت کے مرثیہ مین پڑہے اور روئے
اور دس آدمیونکو رولائے بہشت سب پر واجب ہوتا ہے اور جو شخص ایک شعر مرثیہ حسین مین پڑہے اور روئے
اور پانچ آدمیونکو رولائے سب پر بہشت واجب ہوتا ہے اور جو کوئی ایک شعر مرثیہ حسین مین پڑہکر روئے
یا ایک شخص کو رولائے دونو پر بہشت واجب ہوتا ہے اور جو حضرت کو یاد کرے اور اوسکی آنکہہ سے بقدر
پر مگس آنسو نکلے ثواب اوسکا خدائے عزوجل پر ہے اور حق تعالی کسی ثواب پر راضی نہوگا سوا بہشت
کے کامل الزیارت مین ابن ابو الخطاب سے مثل اس روایت کے منقول ہے ثواب الاعمال مین
منقول ہے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ایک شعر مرثیہ حسین مین پڑہکر روئے
اور دس آدمیونکو رولائے سب پر بہشت واجب ہوتا ہے اور جو کوئی ایک شعر مرثیہ حسین مین پڑہکر روئے
اور نو آدمیونکو رولائے سب پر بہشت واجب ہوتا ہے اسیطرح حضرت ایک ایک آدمی کم فرماتے تھے یہانتک
فرمایا جو کوئی ایک شعر مرثیہ حسین مین پڑہے اور روئے بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے راوی کہتا ہے مین
گمان کرتا ہون حضرت نے لفظ تباکی کے بہی فرمائے تھے یعنی اگر کسیکو رونا نہ آوے اور قصد رونیکا
رکھے بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے کتاب کامل الزیارت مین محمد ابن اسمعیل سے بدو سند
مثل اس روایت کے منقول ہے اور برقی نے کتاب محاسن مین جناب صادق علیہ السلام سے

روایت کی ہو فرمایا سانے جس شخص کے مصیبت ہماری مذکور ہو اور اوسکی آنکھ سے آنسو نکلے اگرچہ
بقدر پر مگس ہو حق تعالی اوسکے سب گناہونکو بخشدیتا ہے اگرچہ مانند کف دریا ہون ابن
قولویہ نے کتاب کامل الزیارت مین مسمع سے روایت کی ہو حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا اے مسمع تو باشندہ عراق ہے آیا زیارت قبر مطہر حسینؑ سے بھی مشرف ہوتا ہے عرض کیا
یا مولا مین باشندہ عراق نہین ہون بلکہ مین باشندگان بصرہ سے مشہور ہون اور میرے قریب ایک گروہ
کرسب تابع خلیفہ ہین اور قبائل نواصب سے بہت لوگ میرے دشمن ہین اور سوا اونکے اور لوگونسے
بھی امین نہین ہون کہ حال میرا خلیفہ سے اظہار کرین اور ضررہاے عظیم اوس سے مجھے پہونچین حضرتؑ
فرمایا آیا کبھی تو یاد کرتا ہے کہ اشقیاے بنی امیہ نے کیا سلوک کیا اوس جناب سے مینے عرض کیا یا مولا
اکثر مین اوس جناب کے مصیبتون کو یاد کرتا ہون پھر فرمایا اوس جناب کی مصیبت پر تو جزع کرتا ہی
عرض کیا یا مولا قسم ہے خدا کی مین جزع اور بیتابی اور گریہ وزاری کرتا ہون یہانتک کہ اہل و عیال
میرے اثر اندوہ و ملال کا مجھ مین پاتے ہین اور بسبب کثرت اندوہ کے طعام مجھپر ناگوار ہوتا ہے جبتک
کہ اثر مصیبت میرے حال سے ظاہر ہوتا ہے حضرت نے یہ سنکر فرمایا اے مسمع خدا رحم کرے تیرے رونے
پر بدرستیکہ تو شمار کیا جاتا ہے اون لوگونمین جو ہمارے واسطے جزع کرتے ہین اور ہمارے خوشی سے خوش
ہوتے ہین جب ہمکو خائف پاتے ہین خائف رہتے ہین اور امین ہوتے ہین جب ہمین امین پاتے ہین
اے مسمع عنقریب دیکھیگا کہ وقت مرگ پدران بزرگوار ہمارے تیرے پاس تشریف لائینگے اور
ملک الموت سے آسانی قبض روح کے لئے سفارش کرینگے اور تجھے ایسی خوشخبری دینگے جسکے سننے سے
آنکھین تیری روشن ہونگی اور ملک الموت تجھپر زیادہ تر مہربان ہوگا مادر مہربان سے یہ فرماکر حضرت
رونے لگی حضرتکو روتا دیکھکر مین بھی رونے لگا جب حضرتکو افاقہ ہوا فرمایا حمد ہو خدا کا جسنے فضیلت دی ہمکو جمیع
مخلوقات پر برحمت اور مخصوص کیا ہم اہلبیت کو برحمت اے مسمع بدرستیکہ آسمان و زمین ابتک براہ ترحم ہمارے حال پر روتے ہین
جسقدر کہ امیرالمومنین شہید ہوہین اور فرشتہ جسقدر ہمارے حال پر روتے ہین اسقدر کوئی نہین روتا اور جسدن سے
ہم اہلبیت شہید ہوے ہین رونا فرشتونکا موقوف نہین ہوا اور جو شخص روے از راہ ترحم کے ہمارے
حال پر یا بسبب ہماری مصیبت کے البتہ حق تعالی اپنی رحمت کو اوسکے شامل حال کریگا قبل
اسکے کہ آنسو اوسکے آنکھ سے نکلین اور اوسکے منھ پر جاری ہون اور اگر ایک قطرہ اوسکے آنسو کا
جہنم مین ڈالین ہر آینہ اوسکی گرمی بالکلیہ موقوف ہو اور جس شخص کا دل ہمارے لئے دردناک ہو

وقت مرگ ہماری زیارت سے ایسا شاد ہوگا کہ وہ سرور وشادی اوسکی دلسے زائل نہوگی یہانتک
کہ حوض کوثر پہ وارد ہو اور جب دوست ہمارے کوثر پر وارد ہونگے تو کوثر اونکے آنے سے بہت
شاد اور مسرور ہوگا اور اپنی لذتونسے اسقدر اوسکو متلذذ کریگا کہ ہرگز اونکا دل نچاہیگا اوس
جگہہ سے کہیں اور جاوین اے مستمع جو شخص ایک مرتبہ حوض کوثر سے پانی پیے پھر دوبارا اوسے احتیاج
نہوگی اور کبھی پیاسا نہوگا اور کسی نوع کی مشقت اور تعب نہ اوٹھائیگا اور وہ پانی مانند کافور سرد
وخشک اور بوے مشک اوسسے ساطع ہے اور مزاز نجبیل کا ہے شہد سے شیرین تر مسکہ سے
نرم تر اشک چشم سے صاف تر عنبر سے خوشبو تر ہے آب کوثر چشمۂ تسنیم سے نکلکر حوض کوثر مین
آتا ہے آب کوثر نہر ہاے بہشت مین گذر کرتا ہے اور بجاے سنگریزہ موتی اور یاقوت پر رواں ہوتا ہے
اور کنارہ حوض پیالی زیادہ تر شمار مین ستارہ ہاے آسمان کے ہین خوشبو اون کی ہزار برس کی راہ
دانع مین پہونچتی ہے وہ پیالے چاندی اور سونیکے اور انواع انواع جواہر کے ہین جب کوئی شخص ارادہ
کریگا اوسمین پانی پیے تو وہ پیالہ بوجہ خوش اوسکے مشام مین پہونچاتا ہے پینے والا کہیگا مین راضی ہون
مجکو اسی جگہہ چھوڑ دو اور کوئی نعمت مجکو نہین چاہیے اور کہین جانا مجھے بہانسے منظور نہین ہے اے
مستمع تو اون لوگونسے ہوگا جو اوس حوض سے سیراب ہونگے اور جو آنکھہ ہماری مصیبت مین روتی ہے
البتہ اوسکو کوثر کے دیکھنے سے سرور وشادی ہوگی سب دوست ہمارے اوس سے سیراب ہونگے ہر
شخص کو بقدر ہماری محبت کے حوض کوثر سے پانی ملیگا بدرستیکہ امیرالمومنین کنارۂ کوثر پر کھڑے
ہونگے اور ایک عصا چوب عوسج کا حضرت کے ہاتھہ مین ہوگا اور ہمارے دشمنونکو کنارۂ حوض سے
دفع کرینگے پس ایک دشمن ہمارا کہیگا یا حضرت مین دنیا مین وحدانیت خدا اور رسالت محمد مصطفے کا
اقرار کرتا تھا آپ پانی مجھے کیون نہین دیتے حضرت فرمائینگے اے ملعون تو اپنے امام پاس جا کہ
تیری شفاعت کرے وہ کہیگا یا حضرت جسکو مین امام جانتا تھا مجھسے بیزار ہے حضرت فرمائینگے جسے
تو دوست رکھتا تھا اوسکے پاس جا اور سوال کر وہ تیری شفاعت کرے کہا اوسکو تمام خلق سے
بہتر جانتا تھا اور جو شخص بہترین خلق خدا ہو سزاوار ہے کہ شفاعت اوسکی رد نہو وہ لعین کہیگا
یا حضرت مین تشنگی سے ہلاک ہوا حضرت فرمائینگے خدا تیری پیاس کو اور زیادہ کرے راوی
کہتا ہے مینے عرض کیا یا مولا ایسے شخص کی وہان کیونکر رسائی ہوگی فرمایا اسواسطے کہ وہ
شخص گنا ہونسے پرہیز کرتا تھا اور جب ہمارا ذکر اوسکی صحبت مین ہوتا تھا نسوہ کہتا تھا جو

جراتین اور لوگون نے ہمارے حق مین کین ہین وہ نکرتا تہا اور یہ سب امور اسلیئے نکرتا تہا کہ ہمکو
دوست رکہتا تہا یا اعتقاد ہماری امامت کا رکہتا تہا بلکہ اپنی عبادت باطل مین ایسا مشغول
ہوتا تہا کہ نہ چاہتا تہا کوئی اور ذکر ہو لیکن اوسکے دلمین نفاق تہا اور اوسکی طینت مین ہماری
عداوت تہی اور ناصبیونکی متابعت کرتا تہا اور ہمارے دشمنونکو دوست رکہتا تہا اور اونکو سبسے
مقدم اور افضل جانتا تہا کتاب مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا ہر مصیبت مین جزع و بکا مکروہ ہے مگر بکا حضرت امام حسینؑ موجب اجر و ثواب ہے کتاب
مذکور مین ابو ہارون مکفوف سے روایت ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے ایک حدیث
طویل مین فرمایا ہے جس شخص کے سامنے ذکر مصائب امام حسین علیہ السلام ہو اور اوسکی آنکہ سے
بقدر پر مگس آنسو نکلے ثواب اوسکا خدا پر ہے اور سوائے بہشت حق تعالی اوسکے لیے کسی ثواب پر
راضی نہوگا کتاب مذکور مین ربیع مندز سے اور اوسکے باپ سے روایت ہے کہتا ہے سنا مینے
حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے وہ جناب فرماتے تہے جس شخص کی آنکہ سے ہماری مصیبت
مین ایک قطرہ آنسو کا نکلے حق تعالی اوسکو ہمیشہ غرفہ ہاے بہشت مین ساکن کریگا کتاب
مذکور مین عبد اللہ ابن بکر سے روایت ہے کہا ایکدن مینے حضرت صادق علیہ السلام سے
پوچہا یا ابن رسول اللہ اگر قبر امام حسینؑ کو لیجاے آیا کوئی چیز قبر مطہر مین باقی رہیگی فرمایا اے
پسر بکر کسقدر سوال مشکل تو نے کیا بدرستیکہ حسین ابن علی اپنے پدر بزرگوار اور مادر غمگسار اور
برادر نیکوکردار کے ساتہہ منزل رسول خدا مین ہین اور اوس جناب کے ساتہہ نعمتہاے خدا سے
متنعم ہوتے ہین اور سرور رہتے ہین کبہی اپنی طرف عرش الہی کے پیش نظر رکہتے ہین خداوندا
جو وعدے تو نے مجہسے کیے ہین اوپر وفا کر اور اپنے زایرونکو دیکہتے ہین اور اونکے نام اور اونکے
باپ کے نام اور مسکن و مقام کو اور جو کچہہ اونکے گہر مین ہے پہچانتے ہین زیادہ تر ہمارے پہچاننے
سے اپنے فرزندونکو اور نظر کرتے ہین اپنے رونیوالونکی طرف اور اونکے لیئے آمرزش طلب کرتے
ہین اور اپنے پدران عالیمقدار سے سوال کرتے ہین کہ اون سب کے لیئے استغفار کرین اور
فرماتے ہین اے رونیوالے میرے اگر تو جانے اون ثوابونکو جو تیرے لیے حق تعالی نے مہیا کیے ہین
ہرآینہ شادان و مسرور تیرا اندوہ و الم سے زیادہ ہوگا اور حق تعالی سے سوال کرتے ہین جو
گناہ و خطا میرے رونیوالے سے صادر ہو اوسکو بخشدے اور کتاب مذکور مین اصم سے بہی

مثل اس کے روایت ہے مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہین بعض کتب ثقات معاصرین مین
منقول ہے جب پیغمبر خدا نے فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کو خبر شہادت امام حسین سے آگاہ کیا
اور جو رنج و مصائب حضرت پر گذرینگے جناب فاطمہ یہ واقعہ جانسوز سنکر بہت روئین اور عرض کیا
اے پدر بزرگوار یہ واقعہ کس زمانہ مین ہوگا فرمایا اے فاطمہ یہ حادثہ ایسے وقت واقع ہوگا کہ
مجھسے اور تجھسے اور علی سے خالی ہوگا یہ سنکر جناب سیدہ زیادہ تر مرتبہ اول سے روئین عرض کیا
اے پدر بزرگوار میرے فرزند پر کون روئیگا اور کون عزا کو برپا کریگا فرمایا اے فاطمہ عورتین میری
امت کی میرے اہلبیت کی عورتون پر روئینگی اور مرد میری امت کے مردان اہلبیت پر روئینگے
اور ایک گروہ بعد ایک گروہ کے میرے شیعون سے ہر سال تیرے فرزند کے ماتم کو تازہ کرینگے اے
فاطمہ جب قیامت کا دن ہوگا تو تم زنان شیعہ کی شفاعت کروگے اور مین اونکے مردونکی شفاعت
کرونگا اور جو شخص دنیا مین مصیبت حسین پر روتا ہے اوسکا ہاتھ پکڑ کر داخل بہشت کرونگا اے
فاطمہ روز قیامت سب آنکھین روئینگی مگر وہ آنکھ جو دنیا مین مصیبت حسین پر روئی ہے نعمتہاے
بہشت کو دیکھکر خندان و شادان ہوگی مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بعضی حدیثین اسباب
کے باب آیندہ مین آوینگی جو مشتمل ہے گریہ آسمان و زمین پر بعضے کتب علماے شیعہ مین سید علی حسینی
سے روایت ہے وہ کہتے ہین مین اپنے مولا اور پیشوا علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے مشہد مقدس
مین مجاور تہا اور ایکجماعت مومنین میرے ساتھہ تہی جب روز عاشورا ہوا ایک شخص نے میرے اصحاب سے
احوال شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام بیان کرنا شروع کیا جب اس روایت پر پہونچا کہ حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کی آنکھ سے حضرت کی مصیبت مین بقدر پر پشہ کے آنسو
نکلے حق تعالی اوسکے گناہون کو بخشیگا اگرچہ مانند کف دریا ہون مجلس مین ایک مرد جاہل بہی
حاضر تہا اور اپنی عقل ناقص پر نہایت اعتماد رکہتا تہا کہنے لگا یہ حدیث صحیح نہین ہے کیونکر ہوسکتا ہے
گریہ کرنا امام حسین پر اسقدر ثواب رکہتا ہو جب اوسنے ایسا کلمہ کہا تو ہم سب سے بہت بحث اور تکرار
ہوئی لیکن وہ شخص اپنی جہالت سے نہ پہرا اور اوٹہکر اپنے گہر چلا گیا جب دوسرا دن ہوا تو ہمارے
پاس آیا اور عذر خواہی کرنے لگا اور جو باتین شب کو کہین تہین اونسے نادم اور پشیمان ہوا
بیان کیا جب مین یہانسے اپنے گہر گیا تو فرش خواب پر جاکر سو رہا خواب مین دیکہا گویا قیامت
برپا ہے اور ساری خلقت ایک صحرا مین جمع ہے مین اوس صحرا کی ہوا رہے مطلق اوسمین

نشیب و فراز نہین ہے ترازوے اعمال کو نصب کیا ہے اور صراط کو روے جہنم پر کھینچا ہے حساب شروع ہوگیا ہے دیوانہاے اعمال کو کھولا ہے قصرہاے بہشت کو جلوہ دیا ہے آتش جہنم کو روشن کیا ہے آگ بھڑک رہی ہے اوسوقت پیاس مجھپر غالب ہوئی مین پانی ڈھونڈھنے لگا کہین نہ پایا اوسی حالت تشنگی مین داہنے بائین دیکھتا تھا شاید کہین پانی نظر پڑے ناگاہ دہنی جانب ایک حوض بہت طویل و عریض دیکھا اپنے دلمین کہا مینے یہی حوض کوثر ہے اسکا پانی بہت سرد و شیرین ہے پاس حوض کے دو مرد ایک عورت کو مینے دیکھا کھڑے ہین اور اونکے نور جمال نے عرصۂ محشر کو روشن کر دیا ہے اور جا بجا سیاہ بہنی ہین اور زار زار روتے ہین اور اندوہناک ہین جی مین کہا یہ بزرگوار کون ہین جو کنارۂ کوثر پر کھڑے ہین اونہون نے کہا محمد مصطفےٰ اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ فاطمہ زہرا ہین مینے پوچھا یہ بزرگوار رخت سیاہ کیون پہنے ہین اور کیون مخزون و گریان ہین اونمین سے کہا اے شخص تجھے معلوم نہین کہ آج روز عاشورا ہے اس باعث سے یہ بزرگوار مخزون ہین پس یہ بات سنکر جناب فاطمہؑ کی خدمت مین گیا عرض کیا اے دختر رسول خدا مین پیاسا ہون اونہون نے بچشم غضب مجکو دیکھا اور فرمایا تو منکر فضیلت ہوا ہے میرے نور دیدہ حسین مظلوم کی مصیبت پر خدا لعنت کرے اوسکے قاتل پر اور اونپر جنہون نے اوسپر ظلم کیا اور پانی سے اوسے محروم رکھا پس مین اس خواب کی دہشت سے چونک پڑا اور اپنے کہنے سے نادم اور پشیمان ہوا اور درگاہ خدا مین مینے بہت استغفار کی اب تمہارے پاس آیا ہون اور تمسے عذر کرتا ہون میرے تقصیر کو معفو کرو اور یہ خواب دیکھکر مینے اپنے رفیقونسے جاکر بیان کیا اور درگاہ خدا مین توبہ کی

باھوان باب

ذکر فضائل و مناقب اصحاب و انصار امام ابرار اور ذکر شجاعت و جوانمردی اور شوق شہادت اونکے اور بیان مسرت و خوشحالی امام مظلوم اور عدم خوف و ملال مصائب سے علل الشرائع مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے ایک شخص نے پوچھا یا حضرت کیا سبب تھا کہ اصحاب حضرت امام حسین علیہ السلام کے جہاد پر اقدام کرتے تھے اور بیباکانہ اپنے تئین دریاے جنگ مین گرا دیتے تھے حالانکہ جانتے تھے قتل ہونگے فرمایا ہر دے اونکے سامنے سے اوٹھا دیے تھے اور اپنے منازل و مدارج کو بہشت مین دیکھ چکے تھے اسلیے جلدی کرتے تھے

کہ ارے جائین اور منزل بہشت مین پہونچین اور اپنے حور دنسے بغلگیر ہون کتاب معانی الاخبار
مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام
فرماتے تھے جب میرے پدر بزرگوار حسین ابن علی علیہما السلام پر کام تنگ ہوا کفار نے ہر طرف سے اصحاب
پر نرغہ کیا اہل معرکہ نے حضرت کے حال کو برخلاف اسنے دیکھا کیونکہ دل انکے خائف اور رنگ
متغیر ہوگئے تھے اور اعضا و بدن کانپنے لگے تھے اور وہ جناب اپنے مخصوصان اہلبیت کے ساتھ
گفتگو کرتے تھے اور رنگ اون سب بزرگوارونکے روشن اور آثار شگفتگی ظاہر تھے اور دل اونکے مطلق خائف
نہ تھے اور اعضا اور جوارح اونکے مطمئن تھے پس بعض اصحابنے کہا کہ دیکھو یہ شیر بیشہ شجاعت مطلق
مرنیکی پروا نہین رکھتا اور آرزومند شہادت ہے حضرت نے جب یہ کلام اپنے اصحاب باوفا کا سنا
فرمایا صبر کرو اے فرزندان کرام کہ مرگ تمہارے لیئے نہین ہے مگر ایک پل کے کہ اوس سے
گذر کرو اور شدت و بدحالی سے طرف نعمتہاے بہشت جاودانی کے منتقل ہو کون شخص تم مین سے
نچاہیگا کہ قید خانہ سے طرف قصر عالی کے نقل کرے اونہین ہے مرگ تمہاری دشمنونکے لیئے مگر مانند
اوس شخص کے جو قبہ و قصر سے زندان عذاب مین جائے بدرستیکہ میرے پدر بزرگوار نے خبر دی ہے کہ
رسول خدا نے فرمایا دنیا مومن کے لیئے قید خانہ ہے اور بہشت ہے کافر کے لیئے اور مرگ مومن کے لیئے
پل ہی طرف بہشت کے اور کافر کے لیئے طرف دوزخ کے اور مینے ہرگز دروغ نہین کہا اور اپنے پدران
بزرگوار سے جھوٹ نہین سنا قطب راوندی نے کتاب خرائج مین ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی
ہے کہ حضرت علی ابن الحسین امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا مین ہمراہ اپنے پدر بزرگوار کے تھا
حضرت نے اوس رات جسکی صبح کو شہید ہوے اپنے اصحاب سے فرمایا اب رات ہوگئی اور راہ بھاگنے
کی تمپر کھل گئی اسکو غنیمت جانو اور مینے اپنے سر کے قربان کیا ہے کہ یہ گروہ جفا کار مجھکو طلب کرتے ہین
اور کسی سے سروکار نہین رکھتے اگر مجھکو قتل کرینگے تو تمہارا تعاقب نہ کرینگے اور مینے اپنی بیعت کو تمہارے
گردنو سے نکال لیا اصحابنے عرض کیا قسم ہے خدا کی یہ ہرگز نہوگا فرمایا کہ کل تم سب شہید ہوگے
اور ایک بھی تم مین سے نہ بچیگا اصحاب نے عرض کیا حمد کرتے ہین ہم اوس خدا کی جسنے ہمکو اس کرامت سے
مشرف کیا کہ آپکے ساتھ شہید ہون پس اونہون نے عزم بالجزم شہادت کا کیا اور حضرت نے اونکے
حق مین دعا کی اور اصحاب سے فرمایا سر اپنے بسوے آسمان بلند کرو اور دیکھو جب اصحاب نے بالاے سر
اپنے نظر کی تو اپنی درجات اور منازل کو بہشت مین دیکھا حضرت نے ہر ایک کی منزل کو بتا دیا

یہانتک کہ سبھون نے اپنی منزلونکو پہچانا اور اپنے قصور اور نعمتونکو دیکھا اسی سبب سے اوس صحرا مین نیزہ اور شمشیر کے سامنے چلے جاتے تھے اور اپنے چہرہ و سینہ پر روکتے تھے تا جلد اپنی منزل کو بہشت مین پہونچین اور نعمتہاے ابدی سے متنعم ہون صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب امالی مین ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہر ایکدن حضرت امام زین العابدین نے عبد اللہ پسر عباس بن علی ابن ابیطالب کیطرف نگاہ حسرت دیکھا چشم مبارک سے اشک جاری ہوے فرمایا کہ کوئی دن جناب رسالتمآب پر روز احد سے سخت تر نہ تہا اسلیئے کہ عم برزگوار حمزہ بن عبد المطلب کہ شیر خدا اور رسول تھے اوسدن شہید ہوے بعد احد زیادہ سخت جنگ موتہ تہا کہ چچازاد بہائی حضرت کے جعفر ابن ابیطالب شہید ہوے بعد اسکے زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین کوئی دن سختی مین روز شہادت امام حسین علیہ السلام کو نہین پہونچتا اسلیے کہ تیس ہزار نامردون نے کہ ہر ایک دعوی کرتا تہا ہم امت رسول سے ہین اوس امام مظلوم پر نرغہ کیا اور ہر شخص حضرت کے خون کو سبب تقرب درگاہ الٰہی جانتا تہا اور وہ جناب اون اشقیا کو اوس حالت بیکسی مین وعظ و نصیحت فرماتے تھے اور کہتے تھے خدا کو نہ بہولو مگر اشقیا نے ہرگز حضرت کے وعظ و نصیحت کو قبول نکیا یہانتک کہ اوس امام مظلوم کو بظلم و ستم شہید کیا بعد اسکے حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ رحمت خدا عباس ابن علی پر کہ اوسھون نے جانفشانی اور مردانگی کے اور اپنی جان کو اپنے بہائی کی جان پر فدا کیا یہانتک کہ دونون ہاتھہ اونکے ظالمون نے کاٹ ڈالی پس حق تعالی نے عوض ہاتھون کے دو پر اونھین عنایت فرمائے کہ اون پرونسے ملایکہ کے ہمراہ بہشت مین پرواز کرتے ہین جسطرح جعفر بن ابیطالب کو خدا نے دو پر عطا فرمائے تھے بدرستیکہ عباس ابن علی کے لیئے درگاہ خدا مین ایک منزلت ہے کہ سب شہدا بروز قیامت اوسکے آرزو کرینگے ابن قولویہ نے کتاب کامل الزیارت مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہر کوئی شہید ایسا نہین ہے مگر یہ کہ آرزو کرتا ہے کاش مین حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھہ شہید ہوتا اور ہمراہ اونکے بہشت مین جاتا

تیرھوان باب

کفر مین قاتلان حضرت امام حسین کی اور شدت عذاب مین اون اشقیا کے اور نوابط لعنت مین

اون ملاعنہ پر اور جو کچھ لازم ہے کہ وقت یاد کرنے کے اوس جناب کو کہا جاوے کتاب امالی مین امام رضاؑ سے روایت ہے فرمایا اے پسر شبیب اگر تو چاہے کہ غرفہ ہاے عالیہ بہشت مین جناب رسولخدا اور ائمہ ہدیٰؑ کے ساتھ ساکن ہو تو لعنت کر قاتلان حسینؑ پر اے پسر شبیب اگر چاہے کہ ثواب تیرا شہداے کربلا کے برابر ہو حسینؑ جب حسینؑ کو یاد کرو تو کہہ یا لیتنی کنت معھم فافوز فوزاً عظیما یعنی مین آرزومند ہون کہ اون بزرگونکے ساتھ قتل ہوتا اور رستگاری عظیم پاتا آخر حدیث مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہین مینے ایک حدیث کو جو مشتمل ہے بیان باجراے شام پر اسطرح ذکر کیا ہے کہ امام رضاؑ سے روایت ہے فرمایا جو شخص شراب اور شطرنج کو دیکھکر حضرت امام حسینؑ کو یاد کرے اور یزید پلید اور آل زیاد بدنہاد پر لعنت کرے حق تعالی اوسکے گناہونکو بخشدیتا ہے اگرچہ گناہ اوسکے شمار مین ستارونکے برابر ہون اور شیخ ابن بابویہ نے کتاب عیون اخبار الرضا مین اوسی جناب سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا کہ قاتل حسینؑ کا صندوق آتش مین ہے نصف عذاب اہل دنیا کا اوس تنہا کے لیئے مقرر ہے اور ہات پانون اوس ملعون کے زنجیرہاے آتشین سے باندھکر سرنگون قعر جہنم مین لٹکایا ہے شدت بدبو سے اوسکے اہل جہنم درگاہ خدا مین فریاد کرتے ہین اور وہ ملعون مع اپنے مددگارونکے جنہون نے معاونت حضرت کے قتل پر کی ہے ابدالاباد دوزخ مین رہیگا جسقدر کہ اون کے بدنکی جلتی جائیگی حق تعالے پوست تازہ عوض مین اُنکے بدن پر خلق کریگا تا شدت عذاب اونکو معلوم ہو ایک لمحہ عذاب موقوف نہوگا اور حمیم جہنم اُنکے حلق مین ڈالینگے پس دے اون ملعونو پر عذاب جہنم سے صحیفۃ الرضا مین مثل اس روایت کے منقول ہے کتاب عیون اخبار الرضا مین اوسی جناب سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا خداوندا میرا بھائی ہارون مرگیا ہے اوسکو بخشدے حق تعالی نے موسیٰ پر وحی نازل کی اے موسیٰ اگر تو جمیع گذشتگان اور آیندگان کی شفاعت کرے ہر آینہ مین تیری شفاعت کو قبول کرونگا سوا قاتل حسینؑ کے کہ البتہ اوسکے قاتل سے انتقام لونگا صحیفۃ الرضا مین مثل اسی کے روایت ہے عیون اخبار الرضا مین اوس جناب سے اور اونکی آباے کرام سے روایت ہے کہ حضرت رسولخداؐ نے فرمایا بدترین مردم میری امت کے حسینؑ کو شہید کرینگے اور جو کوئی اوسکے فرزندونسے بیزار ہو وہ میری نبوت کا منکر ہے کتاب خصال مین حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے

فرمایا جبہ شخصو پر حق تعالی نے اور ہر نبی مستجاب الدعوات نے لعنت کی ہے پہلے وہ شخص جو کتاب
خدا مین زیادتی کرے دوسرے جو قدرت خدا کی تکذیب کرے تیسرے جو میری سنت کو ترک کرے
چوتھے جو حلال جانے میرے عترت کے حق مین اوس چیز کو جسے خدا نے حرام کیا ہے پانچوین وہ
شخص جو شدت تسلط و جبروت اپنا ظاہر کرے یا ذلیل کرے اوس شخص کو جسے خدا نے عزیز و مکرم
کیا ہے اور عزیز کرے اوسکو جسے خدا نے ذلیل کیا ہے چھٹے وہ شخص جو غنیمت مسلمانون کے لے اور
اپنے لیئے حلال جانے مؤلف علیہ الرحمہ کہتے ہین مثل اسی خبر کے اسانید متعددہ سے باب
تضاد قدر مین ذکر ہوا شیخ نے کتاب امالی مین حسن بن ابو فاختہ سے روایت کی ہے کہا
حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا جب مین حسین بن علی علیہما السلام کو یاد کرون اوسوقت
کیا کہون فرمایا تین بار کہہ صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ تا آخر حدیث ثواب الاعمال مین
مذکور ہے ایک شخص نے حضرت صادقؑ کی خدمت مین قاتل حسینؑ کا ذکر کیا بعض اصحاب نے
عرض کیا ہم چاہتے تھے کہ حق تعالی دنیا مین اوسسے انتقام لیتا فرمایا مگر عذاب خدا کو تو اوسکے حق
مین سہل جانتا ہے اے شخص جو عذاب اور عقوبتین حق تعالے نے اوسکے لیے مقرر کی ہین وہ شدید تر
ہین عذاب دنیا سے کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے
کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا جہنم مین ایک مقام ہے کہ سوا قاتل حسینؑ اور یحیی بن ذکریا علیہما
السلام کے کوئی اوسکا مستحق نہین ہے کتاب مذکور مین کعب الاحبار سے روایت ہے
کہ پہلے جسنے قاتل حسین ابن علی پر لعنت کی حضرت ابراہیم خلیل تھے اور حکم کیا اونہون نے اپنی
فرزندونکو اور اونسے عہد و پیمان لیا کہ ہمیشہ اوس ملعون پر لعنت کرین اور بعد حضرت ابراہیم کے
حضرت موسیٰؑ نے اوسپر لعنت کی اور اپنی امت کو حکم کیا کہ لعنت کرین بعد اونکے حضرت داؤد
نے لعنت کی اور نبے اسرائیل کو حکم کیا اوس شقی پر لعنت کرو بعد اونکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
اوسپر لعنت کی اور وہ جناب نبی اسرائیل سے تکرار فرماتے تھے لعنت کرو قاتلان حسین پر اگر
اونکے زمانیکو پاؤ تو سامنے اونکے جہاد کرو جو شخص اونکے ساتھہ شہید ہوگا ایسا ہی کہ ساتھہ
پیغمبرونکے شہید ہوا اور ثابت قدم رہا وہ قطعہ زمین جسمین اونکا مدفن ہوگا گویا میرے سامنے ہے
اور کوئی پیغمبر ایسا نہین جسنے کربلا کی زیارت نہ کی ہو اور اس مقام پر نہ ٹھہرا ہو پھر حضرت عیسیٰ نے
زمین کربلا سے خطاب کرکے کہا تو بقعہ کثیر الخیر ہے یعنی نیکی تیری بہت ہے اور ماہ تابان امامت تجھین

مدفون ہوگا کتاب مذکور مین عمران بن عبیرہ سے روایت ہے کہا دیکھا مینے گود مین حضرت
رسول خدا کے حسنین علیہما السلام بیٹھے تھے حضرت کبھی امام حسنؑ کے اور کبھی امام حسینؑ کے بوسے
لیتے تھے اور حضرت امام حسینؑ سے مخاطب ہوکر فرماتے تھے کہ ویل و عذاب اوس شخص کے لیے جو تجھے
شہید کرے کتاب مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب
نے فرمایا جو شخص چاہے کہ میرے طرح زندگانی کرے اور میرے طرح مرے اور بہشت عدن مین داخل ہو
اور جنت عدن مین ایک شاخ ہے کہ حق تعالی نے اپنے دست قدرت سے اوسے بویا ہے چاہیے کہ
علی کو اور اوسکے اوصیا کو دوست رکھے فضیلت کو اونکی تسلیم کرے بدرستیکہ یہ ایسی راہنما ہین کہ حق تعالی انسے راضی
ہے اور فہم و علم میرا حق تعالی نے انکو عطا کیا ہے اور یہ میری عترت ہین اور میرے طینت و خون سے
خلق ہوئے ہین اور مین خدا سے شکایت کرتا ہون انکی دشمنونکی جو میرے امت سے ہین اور انکار
اونکی فضیلت کا کرتے ہین اور بسبب اپنی بدی کے میری بخشش اور عطا کو قطع کرتے ہین قسم خدا کی
کہ میرے فرزند کو شہید کرینگے خدا میری شفاعت سے اونکو محروم رکھیگا کتاب مذکور مین
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا قاتل یحیی ابن ذکریا اور قاتل امام حسینؑ کا
ولدالزنا تھا اور آسمان کسی شخص پر نہین رویا مگر ان دو بزرگوار پر کتاب مذکور مین
دو سند دونسے مثل اسکے مذکور ہے ایضاً حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے
کہ قاتل حسینؑ ابن علی علیہما السلام کا ولدالزنا تھا کتاب مذکور مین بسند دیگر حضرت صادقؑ سے
روایت ہے کہ قاتل حسین ابن علی علیہ السلام کا ولدالزنا تھا کتاب مذکور مین داؤد رقی سے
روایت ہے کہا مین اکیدن حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تھا حضرت نے پانی
مانگا جب پانی پیا مینے دیکھا کہ آنسو حضرت کی آنکھون مین بھر آئے پھر مجھسے مخاطب ہوکر فرمایا اے
داؤد خدا لعنت کرے قاتل حسین علیہ السلام پر اے داؤد جو بندۂ مؤمن پانی پیکر امام حسین
علیہ السلام کو یاد کرے اور اونکے قاتل پر لعنت کرے حق تعالی سو ہزار حسنہ اوسکے نامۂ اعمال
مین لکھتا ہے اور سو ہزار گناہ عفو فرماتا ہے اور سو ہزار درجہ بہشت مین اوسکے لیئے بلند کرتا ہے
اور ثواب سو ہزار بندونکا جو راہ خدا مین آزاد کیے ہون عطا کرتا ہے اوسکو قیامت مین بادل
خنگ اور فرخناک محشور کریگا کتاب مذکور مین سعد ابن سعد سے مثل اسکے روایت ہے
تفسیر حضرت امام حسن عسکری مین لکھا ہے کہ جب آیہ واذ اخذنا میثاقکم لا

فسفکون دمائکم تا آخر آیہ اون یہود یونکے حق مین نازل ہوا جنہون نے پیمان خدا کو توڑا
رسولان خدا کی تکذیب کی دستان خدا کو قتل کیا اوسوقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا آیا تم چاہتے
ہو خبر دون اون لوگونکی حال سے کہ مثل ان یہود کے ہین میری امت سے اصحاب نے عرض کیا
ارشاد ہو فرمایا ایک گروہ مردم میری امت سے دعوی کرینگے کہ میرے دین پر ہین اور ذلیل کرینگے
میری شریعت اور سنت کو اور شہید کرینگے میرے دونو فرزند حسن و حسین علیہما السلام کو جسطرح کہ قتل کیا
گذشتگان یہود نے ذکریا اور یحیی علیہما السلام کو اور حق تعالی اونپر لعنت کرتا ہے جسطرح کہ اون
یہود پر لعنت کی ہے اور بقیہ ذریت براون ملعونونکے پیش از قیامت ایک امام ہدایت کنندہ
و ہدایت یافتہ کو ذریت حسین سے بھیجیگا اور اپنے دوستونکی ضربت شمشیر سے اون اشقیا کو واصل
جہنم کریگا آگاہ ہو کہ حق تعالی نے لعنت کی ہے قاتلان حسین علیہ السلام پر اور جو اون اشقیا کے
معاون و مددگار ہین اور لعنت کی ہے اونپر جو خاموشی اختیار کرین اونپر لعنت کرنے مین بے ضرر
و تقیہ آگاہ ہو کہ حق تعالی صلوات بھیجتا ہے اونپر جو حسینؑ پر از روے شفقت و مرحمت روتے ہین
اور اون لوگونپر جو اوسکے دشمنونپر لعنت کرتے ہین اور جنکے دل اوس کے اعدا کے دشمنی اور کینہ سے
بھرے ہین آگاہ ہو جو لوگ قتل حسین پر راضی ہین وہ شریک ہین اوسکے قتل مین بتحقیقیکہ قاتل امام
حسین اور جو تابع دوست دار و پیرو اوسکے ہین سب بری ہین اور خارج ہین دین خدا سے بدرستیکہ
خدا امر کرتا ہے فرشتونکو کہ آنسو حسین کے رونیوالونکے خازن بہشت پاس لیجا دین کہ اون آنسو ونکو
آب حیوان مین ملا دو تا بسبب اوسکے شیرینی و لذت آب حیوان کی زیادہ ہو اور آنسو اون اشقیا کے
جنکی آنکھونسے بسبب فرحت و سرور جاری ہوے ہین جہنم مین ڈالین تا اونکو حمیم اور صدید اور غساق
و غسلین جہنم مین ہاوین تا شدت گرمی سے شعلہ ور ہو اور عذاب اونکا بزار درجہ بیشتر سے زیادہ
ہو و دشمنان آل محمد سے داخل جہنم کیئے جاتے ہین کلینی نے کافی مین داؤد ابن فرقد سے
روایت کی ہو کہا ایکدن مین حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین بیٹھا تھا اور کبوتر راعی
حضرت کے گھر مین بول رہا تھا حضرت نے ارشاد کیا اے داؤد تو جانتا ہے یہ کبوتر کیا کہتا ہے مینے
عرض کیا یا مولا فدا ہو مین آپ پر مین نہین جانتا حضرت نے فرمایا یہ کبوتر لعنت اور نفرین کرتا ہے
قاتلان حسین علیہ السلام پر پس اسکو اپنے گھر مین پالو کتاب مذکور مین سکونی حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے فرمایا کہ کبوتران راعی کو اپنے گھر مین رکھو کہ یہ لعنت

لعنت کرتے ہین قاتلان حسین ابن علی پر مولف علیہ الرحمۃ فرماتے ہین بعض تالیفات معاصرین
مین ہے جب ابن زیاد نے ستر ہزار سوار کو جمع کیا اور اونکو حضرت امام حسینؑ سے لڑنے پر مرغب
کیا کہنے لگا ایہا الناس کون شخص تم مین ہے کہ قتل حسینؑ اختیار کرے اور حکومت جس شہر کی
چاہے لے کسی شقی نے جواب ندیا بعد اسکے عمر سعد کو بلا کر کہا مین چاہتا ہون تو امام حسین سے
لڑنا اختیار کر اوسنے کہا مجکو اس امر سے معاف رکھہ اوس دلدالزنا نے کہا پس جو سند حکومت ری
کی مینے تجھے دی ہے پھیر دے عمر نے کہا آج کی شب مجھے مہلت دے تا مین مشورہ کرون ابن زیاد نے
مہلت دی وہ ملعون اپنے گھر آیا اور اپنی قوم اور بھائیونسے جنپر وثوق اور اعتماد رکھتا تھا مشورہ
کرنے لگا کسی نے اوسکو مشورہ ندیا اون لوگونمین ایک شخص کامل نام اہل خبر سے تھا اور اوسکے باپ
سعد وقاص کا دوست بھی تھا جب اوسنے عمر سعد کو مضطرب پایا تو کہنے لگا اے عمر تیرا کیا حال ہے
کہ مین تجھے مضطرب دیکھتا ہون کونسی غریمت تجھے درپیش ہے اور کامل مثل اپنے نام کے دین وعقل
مین کامل تھا عمر سعد نے کہا جو لشکر امام حسین سے لڑنے کو جمع ہوا ہے اوسکی امارت مینے اختیار
کی ہے اور قتل کرنا امام حسین کا میرے نزدیک مثل ایک لقمہ طعام اور ایک گھونٹ پانی پی لینے
کے سہل ہے اور جب اونکو قتل کرونگا تو ملک ری مین جاکر بفراغت تمام عیش کرونگا کامل نے کہا
اے عمر سعد اف ہو تجھپر اور تیرے دین پر تو حسین فرزند رسول کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو نے
سبک جانا حق کو اور گم کیا تو نے راستے کو کیا تو نہین جانتا کس سے لڑنے کو جاتا ہے اور کس شخص سے
مقابلہ کریگا انا للہ وانا الیہ راجعون قسم ہے خدا کی اگر تمام دنیا و مافیہا مجھے ملے قتل پر ایک شخص کے
امت محمد سے تو ہرگز قتل نکرون تجھے کیونکر ہو سکتا ہے کہ حسینؑ فرزند رسول کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے
اور جب تجکو فردائے قیامت جناب رسول خدا کے سامنے لیجائینگے اوسوقت کیا جواب دیگا درحالیکہ
تو نے قتل کیا ہو اونکے فرزند اور روشنی چشم اور میوہ دل اور فرزند بہترین زنان عالم اور فرزند
سید اوصیا علی مرتضیٰ کو اے پسر سعد حسین بہترین جوانان بہشت ہے تمام خلق مین اور ہمارے
زمانہ مین بمنزلہ رسول خدا ہے اپنے زمانہ مین اور اطاعت اونکی ہم پر مانند اون بزرگوارونکے
واجب ہے وہ جناب بہشت و دوزخ کے مختار ہین اے عمر جو تیرے لئے مناسب و پسندیدہ ہو
اوسے اختیار کر خدا کو گواہ دیتا ہون اگر تو حسین سے لڑیگا یا اوس جناب کو شہید کریگا یا اونکے
لڑنے پر اور قتل پر اعانت کریگا بعد اونکے تو بھی دنیا مین نہ رہیگا مگر چند روز عمر نے کہا اے

کامل تو مجھے مرنے سے ڈراتا ہے مین جب اس مہم سے فارغ ہونگا تو ستر ہزار سوار کا امیر اور حاکم ملک ری
ہونگا کامل نے کہا اے عمر مین تجھ سے صحیح خبر سناتا ہون اگر تجکو اوسکے قبول کی توفیق ہوئی تو امید ہے
کہ سبب تیری نجات کا ہو آگاہ ہو مین ایک سفر مین تیرے باپ کے ساتھ تہا اور ملک شام کیطرف
جاتا تھا اثنائے راہ مین میرا گھوڑا تھک گیا اور مین رفیقونسے پیچھے رہ گیا تشنگی نے مجھپر غلبہ کیا اوسوقت
ایک دیر راہب کا مجھے دکھائی دیا جب مین قریب آیا گھوڑے سے اتر کر دروازہ دیرہ پر کیا
تا پانی پیون راہب نے بالاے دیر سے مجھے دیکھکر کہا کیا چاہتا ہے مینے کہا پیاسا ہون تھوڑا پانی
پلا اوسنے کہا تو اُمت سے اوس پیغمبر کے ہے جسکی امت مال دنیا کے لیے ایک دوسرے کو
قتل کرتی ہے اور زخارف دنیا کی طمع کرتی ہے مینے کہا اے راہب مین امت مرحومہ محمد سے
ہون اوسنے کہا تم بدترین امت ہو وے تمپر روز قیامت کہ تم اولاد پیغمبر کے دشمن ہو اونکی
عورتونکو اسیر کروگے اونکے اموال اسباب کو غارت کروگے کہا مینے اے راہب کیا ہم ایسے
کام کرینگے اوسنے کہا ہان تم ایسا امر قبیح کروگے اوسوقت آسمان و زمین اور تمام پہاڑ اور دریا
اور سب صحرا اور چرند و پرند خروش مین آوینگے اور اونکے قاتلونپر لعنت کرینگے اور قاتل اونکا
دنیا مین نہ رہیگا مگر چند روز بعد اسکے ایک شخص ظاہر ہوگا اور عوض اونکے خون کا طلب کریگا
اور ہر متنفس کو جو اونکے خون مین شریک ہین قتل کریگا حق تعالی اوس ملعون کی روح کو
تبعجیل تمام جہنم مین پہونچائیگا پھر اوس راہب نے پوچھا مجھے گمان ہے تجکو اوس فرزند طیب
و مبارک کے قاتل سے کچھ قرابت ہے قسم بخدا اگر مین اوسکے زمانہ تک زندہ رہون ہر آئینہ
جان اپنی اوسپر فدا کردون مینے کہا اے راہب پناہ مانگتا ہون خدا سے کہ فرزند رسول کے قاتلونسے
ہون راہب نے کہا اگر تو قاتل اوس فرزند ارجمند کا نہین ہے تو کوئی اور تیرے اقربا سے ہوگا
قاتل پر اوسکے نصف عذاب اہل جہنم ہوگا اور فرعون و ہامان کے عذاب سے بدتر ہوگا یہ کہکر
اوس راہب نے دروازہ دیر کا بند کر لیا اور عبادت مین مشغول ہوا اور مجھے پانی نہ دیا جب اپنے
گھوڑے پر سوار ہو کر تیرے باپ سعد وقاص کے لشکر مین پہونچا تو اوسنے کہا اے کامل کجھ
اسقدر کیون دیر لگی مینے سارا حال اپنا اور جو راہب نے مجھسے کہا تہا نقل کیا سعد نے کہا اے
کامل تو نے سچ کہا مین بھی ایکدن تجھسے پہلے اوسکے پاس گیا تہا اوسنے مجھے خبر دی کہ مین یا میرا
بیٹا فرزند رسول کا قاتل ہوگا مین ڈرتا ہون کہ میرا بیٹا عمر فرزند رسول کا قاتل ہوا عمر اسی سبب سے

تیرے باب مین بہت خائف رہا پس پناہ طلب کر تو حضرت پر خروج کرنے سے تا مستوجب نصف عذاب
اہل جہنم کا طبع دنیاے فانی نہوے پس شقاوت اوس بدبخت پر غالب ہوئی اور نصیحت کامل نے مطلق اثر
نکیا جب یہ باتین ابن زیاد نے سنین کامل کو بلا کر زبان اونکی کاٹ ڈالی وہ مرد بزرگ ایکدن یا ایکدنسے
بھی کم زندہ رہے اور روح پر فتوح اونکے آشیانہ قدس کو پرواز کر گئی اور برحمت حق واصل ہوے
منقول ہے ایک شخص بنی اسرائیل سے حضرت موسیٰ کا ایمان لایا تھا دیکھا حضرت موسیٰ تبجیل
تمام چلے جاتے ہین رنگ حضرت کا زرد ہے جسم مبارک ضعیف ہوگیا ہے بدن حضرت کا کانپتا ہے
آنکھ نہین گڑتی ہے ٹپر گئے ہین جب حق تعالیٰ اونکو مناجات کے لیے طلب فرماتا تھا تو بسبب خوف خدا
کے ایسا ہے حال حضرت کا ہوجاتا تھا اسرائیلی نے حضرت موسیٰ کو پہچانا عرض کیا یا نبی اللہ مینے
ایک گناہ عظیم کیا ہے امیدوار ہون آپ حق تعالیٰ سے سوال کرین کہ میرے گناہ کو بخشدے حضرت
نے قبول کیا اور تشریف لے گئے جب درگاہ قاضی الحاجات مین مناجات کی عرض کیا اے پروردگار
عالم تجھسے سوال کرتا ہون حالانکہ سوال سے پہلے تو جانتا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ جو سوال کرو
مین عطا کرون جس مطلب کو کہو برلاؤن موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار فلان نبی اسرائیل نے
ایک گناہ کیا ہے تجھسے آمرزش چاہتا ہے ارشاد ہوا اے موسیٰ جو شخص مجھسے آمرزش طلب کرے
مین بخشدیتا ہون سوا قاتل حسین کے موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار حسین کون ہے فرمایا وہ شخص ہے
جسکا ذکر ہمنے تجھسے کوہ طور پر کیا ہے موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار اوسے کون قتل کریگا فرمایا
ایک گروہ اشقیا اوسکے نانا کی امت سے زمین کربلا پر اوسے شہید کریگی بعد شہادت حسین گھوڑا اوسکا
بیقرار ہوکر چیخین مارریگا اور اپنی زبانمین کہیگا فریاد ایسی امت جفاکار سے جو اپنے پیغمبر کے نواسہ
کو شہید کرے اوسکی نعش مبارک کو بے غسل و کفن خاک پر چھوڑدین مال اسباب اوسکا غارت
کرین عیال و اطفال کو قید کرکے شہر بشہر پھراوین اوسکے انصار کو شہید کرین اونکے سر ذکو مع اوسکے
سر منور کے نیزہ پر رکھین اے موسیٰ اطفال خورد سال اوسکے پیاس کی شدت سے ہلاک ہونگے اور
جوان اونکے لڑنے مین سعی و کوشش کرینگے اور فریاد کرینگے کوئی شخص اونکی نصرت نکریگا ہر چند
چاہینگے کوئی اونکی حمایت نکریگا اور پناہ نہ دیگا حضرت موسیٰ یہ احوال امام حسین علیہ السلام کا سنکر
رونے لگے عرض کیا اے پروردگار اوسکے قاتل کا کیا عذاب ہے فرمایا اے موسیٰ اوسکا ایسا عذاب ہے
کہ اہل جہنم فریاد کرینگے اوسکے قاتل میری رحمت سے اور اوسکی جد کی شفاعت سے محروم ہین اے

موسیٰ اگر کرامت در میانہین نہوتی تو مین دنیا مین اپنا عذاب اوسکے قاتلون پر نازل کرتا کہ وہ سب ملعون زمین مین سما جاتے حضرت موسیٰ نے عرض کیا خداوندا مین بیزار ہون اونکے قاتلونسے اور جو اونکے ظلم وستم سے راضی ہو حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ جو کوئی میرے بندونسے اوس مظلوم کا تابع ہوگا مین رحمت اپنی اوسپر واجب کرونگا اے موسیٰ آگاہ ہو جو کوئی اوس شہید مظلوم کی مصیبت پر رووے یا رولائے یا قصد رونیکا کرے اوسپر آتش جہنم حرام کرونگا تذنیب مؤلف کتاب الزام النواصب وغیرہ نے روایت کی ہے میسون دختر بجدل کلبیہ نے اپنے باپ کے غلام سے زنا کیا اور یزید ملعون سے حاملہ ہوئی چنانچہ نسابہ بکری نے اپنے بعضے اشعار مین اسبات کیطرف اشارہ کیا ہے حاصل مضمون اشعار کا یہ ہے کہ اگر زمانے نے ہمپر تعدی کی بسبب قتل کرنے ترک کے ہمکو اور مرگ ناگہانی سے پس مقام تعجب نہین کہ زنازادہ اور غلام کلب نے فرزند رسول کو صحراے کربلا مین شہید کیا اور مراد وہی ولدالزنا عبیداللہ ابن زیاد ہے اسلیے کہ سمیہ مان زیاد کی زانیہ مشہور تھی اور زیاد عبیداللہ کے فرش خواب پر پیدا ہوا اور ابو عبید قبیلہ ثقیف سے بنی علاج کا غلام تھا معاویہ نے یہ دعوی کیا کہ ابوسفیان نے زیاد کی مان سے زنا کیا اور زیاد پیدا ہوا اوسکو اپنا بھائی بنایا اس سبب سے اوسکا نام دعی ہوا عایشہ نے اوسکو زیاد ابن ابیہ کہا ہے کیونکہ اوسکا باپ نامعلوم ہے اور مراد غلام کلب سے یزید ابن معاویہ ہے کہ وہ ملعون بجدل کلبی کے غلام کا بیٹا ہے لیکن سعد وقاص کہ عمر بخش کا باپ تھا مورخین نے ذکر کیا ہے اپنے باپ کے نطفہ سے نتھا کہتے ہین ایک شخص نے بنی عذرہ سے سعد کی مان سے زنا کیا اور سعد پیدا ہوا اور قول معویہ کا اس بات پر گواہی دیتا ہے اکیدن سعد وقاص نے معاویہ سے کہا تھا تجھسے خلافت کا زیادہ تر مستحق ہون معاویہ نے کہا کہ بنی عذرہ سے پوچھا چاہیے کہ وہ تیری خلافت سے راضی نہین ہوتے اور ابا کرتے ہین

چودھوان باب

جو بعد بیعت مردم یزید پلید سے اوس امام انام پر واقع ہوے مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین ابتدا کی ہمنے اس سانحہ جانگداز اور مصیبت ہائلہ ہوش ربا مین روایت عالم جلیل شیخ مفید محمد ابن بابویہ قمی رحمۃ اللہ سے اور بقیہ قصہ مذکور مین جمع کیا بروایت ارشاد مفید اور روایت کتاب لہوف سید ابن طاوس رضی اللہ عنہما کی اور درمیان روایت شیخ جعفر بن محمد بن نما کی

کتاب مثیر الاحزان مین اور روایت ابو الفرج اصفہانی کی کتاب مقاتل الطالبین مین اور درمیان روایت سید عالم محمد بن ابیطالب بن احمد حسینی حایری کے کتاب کبیر مین کہ جو احوال شہادت آنحضرت مین ہے اور درمیان روایت صاحب مناقب جسکو بعض قدما نے کتب معتبرہ سے تالیف کیا ہے اور مولف اوسکا یا امامیہ یا زیدیہ ہے اور نسخہ قدیم صحیح اوسکا میرے پاس موجود ہے اور درمیان روایت مسعودی کے کہ علماے شیعہ سے ہے کتاب مروج الذہب مین اور درمیان روایت ابن شہر آشوب کتاب مناقب مین اور روایت کشف الغمہ وغیرہ کتب مین جنکے نام کی تصریح بروقت نقل کیجائیگی بعد اسکے باہر اخبار متفرقہ ابن باب کو تمام کرتا ہون شیخ صدوق محمد ابن بابویہ قمی نے کتاب امالی مین حافظ محمد ابن عمر بغدادی سے اوسنے کتاب حسن ابن عثمان بن زیاد تستری سے اوسنے ابراہیم ابن عبید اللہ سے جو قاضی بلخ تہا روایت ہے اوسنے کہا میری پھوپھی ہریسہ بنت موسی نے مجھسے نقل کیا کہ میری پھوپھی صفیہ بنت یونس نے مجھسے روایت کی ہے کہ بیجہ دختر حارث بن عبد اللہ ثعلبی نے اپنے مامون عبد اللہ ابن منصور سے کہ وہ کو کا بیٹے فرزندان زید ابن علی کا تہا روایت کی ہے اوسنے کہا مینے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچہا یا مولا امام حسین کیونکر شہید ہوے فرمایا کہ اے عبد اللہ نقل کیا مجھسے میرے پدر بزرگوار امام محمد باقر نے اپنے پدر بزرگوار سید الساجدین امام زین العابدین صلوات اللہ علیہم سے کہ جب وقت مرگ معویہ کا قریب ہوا اوسنے اپنے فرزند پلید یزید کو بلا کر کہا اے فرزند آگاہ ہو مینے تیرے لیئے گردنکشان جہانکو ذلیل و منقاد کیا اور سب ملکون کو تیرے احاطہ تصرف مین لایا یا بادشاہی اور اسباب ملک شہریاری تیرے لیئے مہیا کیا مگر تین شخصونسے ڈرتا ہون کہ تا مقدور تجھسے مخالفت کرینگے پہلے عبد اللہ بن زبیر دوسرے عبد اللہ بن عمر بے تیسرے حسین ابن علی صلوات اللہ علیہما ہین لیکن تو عبد اللہ سے آشتی و نرمی کر کہ وہ بسبب صلح و آشتی ہرگز تجھسے جدا نہوگا تجھے لازم ہے کہ اوسپر شفقت کر لیکن عبد اللہ بن زبیر اگر اوسپر تو قابو پاوے تو بند بند اوسکا جدا کر ناکہ وہ ہمیشہ تیری گہات مین رہیگا جسطرح شیر اپنے شکار کے کمین مین رہتا ہے اور مانند روباہ مخفی دنبات مکر و خیلہ مین مشغول ہے کہ تیری سلطنت تباہ کرے لیکن حضرت امام حسین علیہ السلام پس تو جانتا ہی وہ جناب رسالتمآب سے قرابت رکھتے ہین اور پارہ جگر ہین اونکے گوشت و خونسے پرورش پائی ہے خوب جانتا ہون کہ باشندگان عراق اونکو بکر و حیلہ بلائینگے اور ہاتہ اونکی نصرت سے

اوٹھائینگے اور اونکو تنہا چھوڑ دینگے اگر تو اونپر فتحیاب ہو تو حق حرمت اونکا جیسا کہ چاہیئے بجا لانا
اور منزلت و قرابت رسول کا لحاظ رکھنا جو کچھ وہ کرین اونسے مواخذہ نکرنا باوجود ان سب امور کے
ہمکو اونسے ایک خویشی اور قرابت بھی ہے اوسے قطع نکرنا اور ہرگز اونکو ایذا و صدمہ نہ پہونچانا بعد
اسکے جناب سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جب معاویہ مرگیا یزید خلافت
باطل پر مسلط ہوا اپنے چچا عتبہ پسر ابوسفیان کو حاکم مدینہ کیا جب عتبہ داخل مدینہ ہوا مروان بن
حکم کو جو معاویہ کیطرف سے حاکم تھا معزول کرکے آپ مسند حکومت پر بیٹھا اور چاہا کہ حکم یزید
کو مروان کے باب مین جاری کرے مروان بھاگ گیا عتبہ کو اوسپر تسلط نہوا بعد اسکے عتبہ نے
ایک شخص کی زبانی حضرت امام حسین علیہ السلام سے کہلا بھیجا یزید نے حکم کیا ہے کہ آپ سے بیعت
لون لازم ہے آپ تشریف لاکر بیعت یزید قبول کرین جب امام حسینؑ عتبہ پاس گئے فرمایا اے
عتبہ تو جانتا ہے ہم اہلبیت عزت و کرامت اور معدن نبوت و رسالت ہین اور ہم علم دین اور نشان
راہ یقین ہین حق تعالے نے ہمارے دلونکو مخزن اسرار کیا ہے ہمیشہ چشمے حکمت کے دریاے
علم الٰہی سے ہماری زبان پر جاری ہین تحقیق مینے اپنے جد بزرگوار جناب رسولخداؐ سے سنا ہے
فرماتے تھے کہ خلافت حرام ہے فرزندان ابوسفیان پر اے عتبہ کیونکر بیعت کرون اوس گروہ کی جسکے
حق مین جناب رسالتمآب نے ایسا کلمہ فرمایا ہو جب عتبہ نے یہ جواب حضرت سے سنا اپنے منشی کو بلاکر
اس مضمون کا نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط بنام یزید بن معاویہ امیرالمومنین ہے عتبہ
بن ابی سفیان کی طرف سے اما بعد بدرستیکہ حسین ابن علی علیہ السلام تجھے قابل خلافت نہین جانتے
اور تیری بیعت پر راضی نہین بس جو تیری رائے ہو عمل مین لاؤن والسلام جب نامہ یزید کو پہونچا
اوس ملعون نے جواب مین یہ نامہ لکھا جب میرا نامہ تجکو پہونچے فی الفور جواب اوسکا مجھے لکھکر بھیج
اور اوسمین مفصل لکھ کہ کسنے میری بیعت کی اور کسنے انحراف کیا تجھے لازم ہے کہ سر امام حسینؑ کا ہمراہ
اپنے نامہ کے میرے پاس بھیجے جسوقت یہ خبر امام حسینؑ کو پہونچی فوراً عزم عراق کیا شب کو اپنے
جد بزرگوار کے روضہ منور پر تشریف لیگئے تا حضرت کو وداع کرین جب متصل قبر منور پہونچے ایک نور
مرقد مطہر سے ساطع ہوا حضرت امام حسینؑ اس حال کو دیکھکر دولتخانہ مین پھر آئے جب دوسری
شب حضرت ضریح مقدس سے وداع ہونیکو گئے متصل مرقد مطہر آنحضرت بہت نمازین پڑہین
اثناے سجدے مین حضرت کو نیند آگئی ناگاہ حضرت کو خواب مین دیکھا بہشت سے تشریف لائے

انکو اپنی گود مین لیکر جہانی سے لگایا پیشانی پر نور پر اپنے نور چشم کے بوسے دیئے اور رو کر فرمایا
اے حسین فدا ہون تجھپر پدر بزرگوار تیرے دیکھتا ہون گویا تو اپنے خونین غلطان ہے درمیان
ایک گروہ کے اہل ست جفاکار سے کہ فردائے قیامت تیرے شفاعت کی امید رکھتے ہونگے اور بر
پیش حق سبحانہ تم میری شفاعت سے اونکے لیئے ہرگز بہرہ اور نصیب نہو گا اے فرزند گرامی عنقریب
اپنے باپ اور مان اور بہائی پاس پہونچیگا تیرے لیئے بہشت جاوید مین مراتب عظیم و منازل بلند
ہین کہ خوز اونکا موقوف ہے شہادت پر پس حضرت امام حسینؑ یہ خواب ہولناک دیکھکر بیدار ہوے
اور گریان و محزون و دلت سرا مین آکر اہلبیت اطہار سے نقل فرمایا خویش و اقربا کو وداع فرماکر
عازم سفر عراق ہوے خواہران محترم اور اپنی بیٹیون کو محملون پر سوار کیا اور قاسم فرزند امام حسنؑ کو
مع اکیس نفر اپنے اصحاب اہلبیت کے لیکر روانہ ہوے ازانجملہ فرزندان حضرت امیرالمومنینؑ سے
ابوبکر و محمد و عثمان و عباس رضی اللہ عنہم تھے اور عبداللہ پسر مسلم ابن عقیل اور اولاد حضرت سے علی اکبر
و علی اصغر جب حضرت راہی سفر ہوے اور یہ خبر عبداللہ ابن عمر نے سنی سوار ہوکر بسرعت تمام
حضرت تک پہونچکر عرض کیا یابن رسول اللہ آپ کہان جاتے ہین فرمایا عراق جاتا ہون عبداللہ
نے کہا آپ عراق کو نہ جائیے اور مدینہ منورہ پھر چلیے ہرچند مبالغہ کیا حضرت نے قبول نکیا پھر
عرض کیا اے ابوعبداللہ اوس جگہ کو بدن مبارک سے کہو لیئے کہ جناب رسالت مآبؐ جسکے مکرر
بوسے لیتے تھے حضرت نے ناف شریف کو کھولا اوس مکار نے تین مرتبہ ناف مبارک کے بوسے لیئے
اور رو کر کہنے لگا اے ابوعبداللہ تمہین خدا کو سونپا پر ستیکہ آپ اس سفر مین شہید ہونگے بعد اسکے
حضرت مع اصحاب روانہ ہوے جب منزل ثعلبیہ مین پہونچے وہان پر بشیر ابن غالب حضرت پاس آیا
کہنے لگا یابن رسول اللہ مجھے اس آیہ کریمہ کی تفسیر سے مطلع فرمایئے یوم ندعو کل اناس بامامہم یعنی
ہم بروز قیامت ہر گروہ کو اونکے امام سے پکارینگے حضرت نے فرمایا ایک وہ امام ہے کہ لوگونکو طرف
ہدایت کے دعوت کرے اور لوگ اوسکی متابعت کرین اور ایک امام وہ ہے جو طرف گمراہی کے دعوت
کرے اور لوگ اوسکی پیروی کرین پس ہر شخص کو اوسکے امام کے ساتھ بلائینگے صاحب ہدایت کو بہشت مین
لیجائینگے اور گمراہ کو دوزخ مین چنانچہ حضرت عزوجل فرماتا ہے فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر
یعنی ایک گروہ بہشت مین ایک جہنم مین ہوگا پھر حضرت اوس منزل سے روانہ ہوے اور منزل عذیب
مین نزول جلال فرمایا اور اوس جگہ قیلولہ کیا اور گریان و نالان خواب سے بیدار ہوے جناب

علی اکبر نے حضرت سے پوچھا پدر بزرگوار آپکے رونیکا کیا سبب ہے فرمایا اے فرزند گرامی یہ وہ ساعت ہے کہ خواب اس ساعت کا جھوٹا نہیں ہوتا میں نے دیکھا ایک ہاتف مجھسے کہتا ہے تعجیل کرتے ہو اس سفر میں اور موت تمہارے لئے بہشت کیطرف جلدی کرتی ہے حضرت وہانسے کوچ کرکے منزل رہیمہ میں نزول فرمایا اوس منزل میں ایک شخص ابوہرہ نامی حضرت کی خدمت میں آیا کہنے لگا یا ابن رسول اللہ آپ حرم خدا و حرم رسول سے کیون نکلے حضرت نے فرمایا اے ابوہرہ بنی امیہ نے بیشک حرمت میری کی اور سبر میں صبر کیا اور مال میرا غصب کیا میں صبر کیا اور جبرا و نہون نے قصد کیا مجھے قتل کرین تو میں وطن چھوڑا اور سفر اختیار کیا قسم بخدا کہ گروہ طاغی مجھے شہید کریگے اور خداوند قہار لباس ذلت و خواری اونکو پہنائیگا اور تلوار انتقام کی اونپر کھینچیگا ایسے شخص کو مسلط کریگا جو انھین ذلیل کرے جب یہ خبر ابن زیاد بدنہاد کو پہونچی کہ حضرت منزل رہیمہ میں پہونچے حر ابن یزید ریاحی کو ہزار سوار سے حضرت کیطرف روانہ کیا حر کہتا ہے جب میں اپنے گھر سے نکل کر امام حسین کے لشکر کیطرف روانہ ہوا اوسوقت ایک ہاتف کی آواز میرے کان میں آئی تین مرتبہ اوسنے مجھے ندا کی اے حر بشارت ہو تجکو بہشت کی میں نے جانب راست و چپ اپنے نگاہ کی کوئی شخص نظر نہ آیا میں نے دلمین کہا کہ ان حر کی ادسکے ماتم مین بیٹھے کہ فرزند رسول خدا سے لڑنے جاتا ہے اور بشارت بہشت کی سنتا ہے پس بوقت ظہر حضرت پاس پہونچا حضرت نے اذان کیواسطے علی اکبر سے فرمایا امام زادہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت آگے کھڑے ہوے دونون لشکرون نے حضرت کے پیچھے نماز پڑہی جب نماز سے فارغ ہوے تو حر نے پاس آکر کہا السلام علیک یا ابن رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت نے ارشاد کیا و علیک السلام پوچھا کہ اے بندہ خدا تو کون ہے حر نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میں حر ابن یزید ریاحی ہون فرمایا اے حر تو ہمسے لڑنیکو آیا ہے یا ہمارے نصرت یاری کو حر نے عرض کیا اے فرزند رسول قسم ہے خدا کی مجھے ابن زیاد نے آپسے لڑنیکو بھیجا ہے مگر میں خدا سے پناہ مانگتا ہون کہ اپنی قبر سے محشور ہون درحالیکہ موے پیشانی میرے باتون سے بندہے ہون اور ہاتھ میری پس گردن سے جکڑے ہون اور اس حالت سے مجھے سرنگون جہنم میں ڈالین یا ابن رسول اللہ آپ کہان جاتے ہین مدینہ رسول کو پھر چلیے ورنہ آپ شہید ہونگے حضرت نے جواب مین کئی شعر پڑہے کہ اونکا حاصل یہ ہے مین جاتا ہون اور مرد کو مرنے سے عار نہین ہے جس وقت

نیت اوسکی درست ہو اور جہاد کرے حالت اسلام و ایمان و اطاعت خدا و رسول مین اور موافقت
کرے تبکو نسے مخالفت کرے گنہگار و نسے اور اونسے جو بسبب کثرت عصیان ہلاک ہین اگر مین مارا گیا
تو پشیمان نہونگا اگر زندہ رہا تو کوئی ملامت نکریگا کافی ہے نبی آدم کے لیے یہ ذلت کہ مرے اور ناک
زمین پر رگڑی جائے پھر حضرت نے کوچ فرمایا اور منزل تطقطانیہ مین نزول فرمایا جب منزل پر
اترے تو نظر حضرت کی ایک خیمہ پر پڑی پوچھا یہ خیمہ کسکا ہے لوگون نے عرض کیا حضرت یہ خیمہ
عبداللہ ابن حر حنفی کا ہے حضرت نے ایک شخص کو بھیجا اور پیغام دیا کہ تونے درگاہ خدا مین بہت
نافرمانی کی ہے اگر توبہ نکریگا تو حق تعالی تجھسے مواخذہ کریگا تجھے لازم ہے کہ توبہ کر اور میری نصرت و
یاری کر تا جد بزرگوار میرے بروز قیامت تیری شفاعت کرین اونسے کہا اگر مین آپکی یاری اختیار
کرون تو پہلے جو شخص آپ کے لشکر سے مارا جائے مین ہونگا مگر ایک گھوڑا میرے پاس ہو کسی کے
طلب کو اوسپر سوار ہو کر نہین گیا مگر مینے پایا جب کسی نے میرا تعاقب کیا نہ پایا سکا وہ حاضر ہے آپ
قبول کرین یہ سنکر حضرت نے منھ پھیر لیا اور فرمایا مجکو تیری اور تیرے گھوڑے کی احتیاج نہین اور
مین گمراہ کرنے والونکو اپنا مددگار نہین کرتا لیکن تو چلا جا نہ میری نصرت کر نہ میرا قاتل ہو بدرستیکہ
جو کوئی ہمارے وقت مصیبت مین حاضر ہو اور ہم اہلبیت کی فریاد سنکر نصرت نکرے حق تعالی اوسکو
سرنگون جہنم مین ڈالتا ہے بعد اسکے حضرت وہانسے روانہ ہوئے اور زمین کربلا پر وارد ہوئے جب اوس جگہ
نزول اجلال فرمایا ارشاد کیا اس زمین کا کیا نام ہے لوگون نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ اسکو
کربلا کہتے ہین فرمایا کہ یہ زمین کرب بلا ہے اور جگہ ہمارے خون گرنیکی ہے اسی جگہ ہماری ہتک
حرمت ہوگی یہ سنکر عبداللہ ابن زیاد مع لشکر شقاوت اثر وارد موضع نخیلہ ہوا اور عمر ابن سعد
کو چار ہزار سوار سے اوس شاہ کم سپاہ کیطرف روانہ کیا اور عبداللہ بن حصین یمیمی کو ہزار سوار سے اور
شبث ابن ربعی کو ہزار سوار سے محمد بن اشعث بن قیس کندی کو ہزار سوار سے بھیجا عمر سعد کے لیئے ایک نامہ
لکھا کہ سب لشکر اوسکی اطاعت کرے بعد اسکے ابن زیاد کو خبر پہونچی کہ عمر سعد شب کو حضرت کی صحبت
مین جاکر مشورہ کرتا ہے اور نہین چاہتا کہ حضرت سے لڑے اوسوقت ابن زیاد نے شمر ذی الجوشن
کو چار ہزار نامرد سے روانہ کیا اور عمر کو لکھا کہ جب نامہ میرا پہونچے تجھے لازم ہے کہ حسین کو مہلت ندے
اور تشنہ کرا اور پانی بند کر جسطرح عثمان پر بند کیا گیا جب عمر سعد کو نامہ پہونچا اوسکی طرف سے منادی
نے ندا کی کہ ہمنے امام حسین اور اصحاب حسین کو اکیدن اور ایک رات کی مہلت دی یہ بات حضرت ابوذر صحابی

بہت شاق گذرے حضرت نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ایک خطبہ نہایت فصیح و بلیغ ادا کیا بعد خطبہ
فرمایا خدا ذمہ اتحقیقکہ مین اپنے اہلبیت سے کسیکی اہلبیت کو نیکوکار تر اور شایستہ تر اور پاکیزہ تر
نہین جانتا نہ کسیکے اصحاب کو اپنے اصحاب سے وفادار تر اور نیکوکار تر جانتا ہون بہتیرے جو حالت کہ
نازل ہے تم دیکھتے ہو اور مینے تمکو اجازت دی اپنی بیعت کو تمہارے گردنسے نکال لیا اپنے عہد و پیمان
کو تمسے پھیر لیا اسوقت پردۂ تاریکشب نے تمکو گھیر لیا جسطرف چاہو چلے جاؤ کہ یہ ستمگار مجھسے سروکار
رکھتے ہین اور جب مجھکو پائینگے دوسرے کو طلب نکرینگے اوسوقت عبداللہ ابن مسلم ابن عقیل روٹھے کہنے
لگے یا ابن رسول اللہ لوگ ہمکو کیا کہینگے جسوقت اپنے آقا و سردار اور فرزند مہتر بن اعمام اور اولاد
پیغمبر کی یاری نکرین اور ساتھ اوسکا چھوڑ دین اور اوسکی نصرت مین شمشیر و نیزہ سے کام نہ لین
قسم بخدا کہ آپسے جدا نہونگے جبتک نہ پہونچین اوس جگہ جہان آپ جاتے ہین اور اپنی جان و
خون کو آپ کی جان مکرم اور خون محترم پر فدا کرین اوسوقت آپکے حق سے ادا ہونگے بعد اسکے
زہیر ابن قین بجلی اوٹھکر کہنے لگی اے فرزند رسول مین اسکا آرزومند ہون کہ مارا جاؤن
اور پھر زندہ کیا جاؤن اور سو مرتبہ مارا جاؤن اور سو مرتبہ زندہ ہون تو بھی اپنی جانکو آپ پر
اور آپکے اہلبیت پر فدا کردن کہ آپ بسبب میرے قتل کے آسیب بلا سے محفوظ رہین حضرت
نے یہ سنکر زہیر سے اور سب اصحاب سے فرمایا خدا تمکو جزاے نیک عطا کرے پھر حکم دیا ایک خندق
گرد خیمہ کے کھود کر لکڑیونسے بھر دین بموجب ارشاد عمل مین لائے حضرت نے علی اکبر کو پانی کے لیے
ہمراہ تیس سوار اور بیس پیادے کے بھیجا اور بنہایت خوف بیس مشکین پانی کی لائے پھر حضرت نے
چند شعر اس مضمون کے پڑہے اے روزگار ناپایدار اف ہو تجھپر تو نے ہرگز وفا نکی کسی دوست سے
اور کسقدر صاحب دوستدار ہر صبح و شام شہر و دیار اور بلاد و امصار مین تو نے قتل کیے اور تو
کسی سے بدل اور عوض پر راضی نہین ہوتا اور بازگشت تمام خلائق کے خداوند جلیل کی طرف ہے
اور ہر ذی حیات کو یہی راہ درپیش ہے جہان مین جاتا ہون بعد اسکے حضرت نے اپنے اصحاب سے
ارشاد کیا اوٹھو اور یہ پانی پیو کہ توشہ آخرت ہے تمہارا اور وضو اور غسل کرو اور کپڑے دھو لو کہ یہی
کپڑے تمہارے کفن ہونگے بعد اسکے حضرت ہمراہ اصحاب کے نماز صبح پڑہکر آمادۂ جنگ ہوے
اور فرمایا کہ آگ خندق مین روشن کرو تا ترائی ایک جانب سے ہو اوسوقت ایک سوار لشکر عمر سعد
سے حضرت کی طرف آیا نام اوسکا ابن ابی جویرہ مزنی تھا جب اوس شقی نے آگ کو خندق مین

شعلہ ور دیکھا اپنا ہاتھہ دوسرے ہاتھہ پر مار کر پکارا اے حسینؑ اصحاب حسین بشارت ہو اس آگ کی جو
تجھے دنیا مین اپنے لیئے روشن کی ہے حضرت نے پوچھا کہ یہ کون ہے اصحاب نے عرض کیا اسے ابن الی
جویرہ مزنی کہتے ہین حضرت نے دعا کی خداوندا بہت جلد اس ملعون کو دنیا مین عذاب آتش جہنم
چکھا فوراً باعجاز سے حضرت کے گھوڑا اوس شقی کا بہاگا اور خندق مین گرا دیا وہ بیچارا آگ مین جلگیا
اور آتش دنیا سے عذاب جہنم کو پہونچا پھر دوسرا ملعون لشکر عمر سعد سے کہ اوسکو تمیم ابن حصین فزاری
کہتے تھے نکلکر پکارا اے حسینؑ و اصحاب حسین دیکھو آب فرات مثل شکم مار رہا ہے اور لہرین لیتا ہے قسم ہے
خدا کی ایک قطرہ اسکا نہ پینے پاؤگے جب تک کہ جرعہ ناگوار مرگ پیو حضرت نے پوچھا یہ کون ہے اصحاب
نے عرض کیا کہ یہ تمیم ابن حصین ہے حضرت نے فرمایا یہ اور اسکا باپ دونون اہل جہنم سے ہین خداوندا
آج اسکو آتش تشنگی سے ہلاک کر بموجب ارشاد حضرت پیاس نے اوس ملعون پر غلبہ کیا اور اپنے گھوڑے سے
گرا اوسکی ٹاپون سے کچل کر تشنہ لب واصل جہنم ہوا بعد اسکے محمد ابن اشعث کندی حضرت کے لشکر مخالف سے
پاس آکر کہنے لگا کہ اے حسین پسر فاطمہ کیا حرمت اور بزرگی ہے تمکو رسول سے جو اورنہین رکھتے
حضرت نے اس آیہ کو تلاوت فرمایا ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وال ابراہیم وال عمران علی العلمین
ذریۃ بعضہا من بعض تا آخر آیہ یعنی تحقیقیکہ خدا نے برگزیدہ کیا حضرت آدم اور نوح وآل
ابراہیم وآل عمران کو تمام عالم سے اور بعض کے ذریت پر بعض کو فضیلت عطا کی پھر حضرت نے ارشاد
کیا قسم بخدا محمد مصطفےٰ آل ابراہیم سے تھے تحقیقیکہ عترت ہادیہ ہم آل محمد ہین پھر پوچھا حضرت نے
یہ کون شخص ہے اصحاب نے عرض کیا اسکو محمد ابن اشعث ابن قیس کہتے ہین پس حضرت نے سر مبارک
اپنا طرف آسمان کے بلند کیا اور فرمایا خداوندا آج محمد ابن اشعث کو ایسی ذلت دے کہ ہرگز پھر اوسکو عزت
نہو فوراً اوس ملعون کو ایک عارضہ لاحق ہوا کہ اپنے لشکر سے نکلکر واسطے رفع حاجت کے بیٹھا
ناگاہ حق تعالی نے ایک عقرب کو اوسپر مسلط کیا اوسنے اسقدر کاٹا کہ وہ شقی برہنہ اپنی براز مین
غلطان ہوا یہانتک کہ اوسکی روح پلید عذاب شدید مین پہونچی منقول ہے جب تشنگی نے امام عالیمقام
اور اصحاب باوفا پر غلبہ کیا یزید ابن حصین ہمدانی نے کہ حضرت کے شیعون مین تہا اور ابراہیم
ابن عبد اللہ راوی حدیث نے کہا ہے کہ ابو اسحاق ہمدانی کا مامون ہے حضرت کی خدمت مین
آکر عرض کیا یابن رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے اس قوم جفاکار پاس جاؤن اور کچھ باتین کرون
جب اوس سعادتمند نے رخصت پائی سامنے لشکر کفار کے آکر کہا ایہا الناس تحقیقیکہ خدا نے

محمد کو بحق مبعوث کیا کہ بشارت دہندہ ثواب اور ترساندہ بعذاب اور دعوت کنندہ خدا
کیطرف اور چراغ افروختہ راہ ہدایت ہے اس آب فرات سے جس سے سگ و خوک سیراب ہوتے ہین
فرزند پیغمبر کے لیے منع کرتے ہو اون بیحیاون نے کہا چپ ہو بہت باتین نکرو ہم پانی نہ دینگے جب تک
حضرت تشنگی سے ہلاک ہون جیساکہ عثمان کو لوگون نے پیاسا قتل کیا پھر حضرت نے یزید ابن
حصین سے فرمایا تم بیٹھو بعد اسکے حضرت اپنی تلوار پر تکیہ کرکے کھڑے ہوے اور بآواز بلند اون
اشقیا سے فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون آیا مجکو پہچانتے ہو سب نے کہا ہم خوب جانتے ہین
آپ نواسے پیغمبر کے ہین حضرت نے فرمایا تمھین قسم دیتا ہون کہ جد بزرگوار میرے رسول خدا
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ ہین سب نے کہا درست ہے پھر فرمایا مین تمکو قسم دیتا ہون آیا جانتے ہو کہ
مادر بزرگوار میری فاطمہ زہرا دختر رسول ہے سب نے کہا ہم خوب جانتے ہین پھر فرمایا تمکو قسم دیتا ہون
کہ پدر بزرگوار میرے علی ابن ابیطالب ہین اونہون نے کہا بلے پھر فرمایا تمھین قسم دیتا ہون نانی
میری خدیجہ دختر خویلد ہین جو تمام امت کی سب عورتونسے پہلے مسلمان ہوئین ہین سب نے
عرض کیا ہم جانتے ہین پھر حضرت نے ارشاد کیا اے قوم جفاکار تمکو قسم دیتا ہون آیا جانتے ہو کہ
چچا میرے جعفر طیار ہین اور بہشت مین پرواز کرتے ہین سب نے کہا جانتے ہین پھر فرمایا قسم دیتا ہون
آیا جانتے ہو یہ تلوار جناب ساقی آب صلی اللہ علیہ وآلہ کی مین حمائل کیے ہون اونہون نے عرض
کیا بلے پھر فرمایا تم جانتے ہو میرے پدر بزرگوار علی ابن طالب تمام امت سے پہلے ایمان لائے
علم و حلم اونکا سب سے زیادہ و عظیم تھا اور وہ جناب ولی مولی ہر مومن و مومنہ کے ہین اون
بیحیاؤن نے کہا ہم خوب جانتے ہین حضرت نے فرمایا کہ پھر کس جہت سے تمنے خون میرا حلال
جانا حالانکہ میرے پدر بزرگوار روز قیامت ایک گروہ کو حوض کوثر سے ہٹا دینگے جس طرح
اونٹ کو پانی سے ہٹا دیتے ہین اور لواے حمد روز قیامت میرے نانا کے ہاتھ مین ہوگا
اون کافرون نے کہا ہم یہ سب جانتے ہین لیکن نہ چھوڑینگے آپ کو اور دست بردار نہونگے
جب تک کہ بالب تشنہ آپ شہید ہون پس حضرت نے اپنا ہاتھ ریش مبارک پر پھیرا اوسوقت
عمر شریف حضرت کی ستاون برس کی تھی فرمایا کہ غضب خدا شدید ہوا ہود پر جسوقت اونہون
نے نجر ناقہ کو پسر خدا کہا اور شدید ہوا غضب خدا مجوس پر جب اونہون نے آگ کی پرستش کی
اور شدید ہوا غضب خدا اوس قوم پر جسنے اپنے پیغمبر کو قتل کیا اور شدید ہوگا غضب خدا زد جبا

اس امت اشرار پر کہ اپنے پیغمبر کے فرزند کو شہید کرتے ہین اوسوقت حر ابن یزید ریاحی نے
اپنے گھوڑیکو پھیر کیا اور لشکر عمر سعد سے نکلکر طرف لشکر حضرت کی متوجہ ہوا اپنے ہاتھونکو سر پر رکھے
ہوے کہتا تھا خداوندا تیری درگاہ مین توبہ کرتا ہون میری توبہ کو قبول کر تحقیق کہ مینے دلکو
تیرے دوستون کے ڈرایا اور اولاد پیغمبر کے دلونکو بیم وخوف مین ڈالا جب حضرت کی
خدمت مین پہونچا عرض کیا یا ابن رسول اللہ آیا توبہ قبول ہوگی فرمایا قبول ہوگی حر نے عرض
کیا یا ابن رسول اللہ مجھے ان کفار سے لڑنیکی اجازت دیجیے کہ انکو قتل کرون جب حر نے اجازت
پائی مقابل لشکر کفار آکر کھڑے ہوے اور یہ اشعار رجز مین پڑہے کہ جد اکرد نگا مین گردن تمہاری
اس تلوار سے اوس بزرگ کیجانب سے جو بہترین اہل مکہ ہے یہ کہکر حملہ کیا اٹھارہ اشقیا کو درک
اسفل جہنم مین بہیجا بعد اسکے درجہ رفیعہ شہادت سے فائز ہوے فوراً حضرت تشریف لائے
دیکھا خون حر کی رگونسے جاری ہے فرمایا خوشا حال تیرا جیسا تیری مان نے حر نام رکھا تھا
ویسا ہی تو دنیا وعقبیٰ مین آزاد ہے اور مرثیہ حر مین یہ شعر انشا فرماے حاصل مضمون یہ ہے
کہ نیک ہے حر بنی ریاح سے اور بہتر ہے بوقت نیزہ بازی اور بہتر ہے جسوقت پکارا اوسنے حسین کو
اور جان اپنی معرکہ جہاد مین حسین پر فدا کی بعد شہادت حضرت حر کے زہیر ابن قین بجلی نے
قدم اپنا میدان کارزار مین رکھا اور حضرت کیطرف خطاب کرکے کہتے تھے آج مین ملاقات کرونگا
آپ کے جد بزرگوار پیغمبر خدا اور حسن مجتبیٰ اور علی مرتضیٰ صلوات اللہ علیہم سے یہ کہکر رجز پڑہنے لگے
وہی اور اونیس آدمیونکو جہنم واصل کیا اور زخمی ہوکر زمین پر گرے اور شعر اس مضمون کا پڑہتے
تھے کہ اے گروہ کفار مین ہون زہیر بیٹا قین کا بضرب شمشیر دفع کرتا ہون تمکو اپنے آقا ئیطرف سے
بعد اسکے شربت شہادت نوش فرماکر بلند ترین درجات کو پہونچے بعد انکے حبیب ابن مظاہر
اسدی نے قدم ثبات میدان جہاد مین رکھا اور یہ رجز پڑہتے تھے اے اشقیاے کوفہ وشام مین
حبیب ہون باپ میرا مظاہر ہے اور ہم پاک وپاکیزہ ہین ناصر ہین اوس شخص کے جسکا دین
مثل اور نظیر نہین یہ رجز پڑہکر اکتیس ۳۱ نامردونی النار کیے اور شربت شہادت جام سعادت سے
نوش کیا بعد ازان عبد اللہ ابن عروہ غفاری نے قدم سعادت میدان شہادت مین رکھا اور یہ
رجز پڑہا تحقیقکہ مین غفاری جانتے ہین کہ مین دشمنونکو طلب خونین تلوار ونیزہ سے دفع کرونگا
یہ رجز پڑہکر بیس نامردکو واصل جہنم کیا اور آپ سرخرو ہوکر باغ جنت مین داخل ہوے

بعد اسکے بریر بن خضیر ہمدانی کہ قرأت قرآنمین مثل و نظیر اونکا زمانے مین نہ تھا سامنے لشکر مخالف کے گئے اور یہ رجز پڑہا کہ مین ہون بریر باپ میرے خضیر ہمدانی ہین ذرہ خیر و نیکی نہین اوس شخص مین جو متصف بہ صفت خیر نہو یہ رجز پڑہکر تیس نامرد قتل کیے اور جہان فانی سے طرف بہشت جاودانی کے کوچ کیا بعد اونکے مالک ابن انس کاہلی میدان کارزار مین آئے اور چند شعر رجز مین پڑہے حاصل مضمون یہ ہے بتحقیق کہ جانتے ہین قوم کاہل و قبیلہ دودان و بنی خندف اور قبیلہ قیس غیلان کہ ہماری قوم سکست دہندہ اپنے ہمسرونکی ہین اے قوم تم مانند شیران جن کے ہو اور آل علی خدائے رحمان کی پیروی کرنے والے ہین اور آل سفیان تابع شیطان ہین بعد اس رجز پڑہنے کے اٹہارہ نامرد جہنم واصل کیے اور ریاض بہشت کو سدہارے بعد اونکے زیاد ابن مہاجر کندی نے بیدیتون پر حملہ کیا اور یہ رجز پڑہا اے قوم اشرار مین ہون زیاد باپ میرا مہاجر ہے کہ شجاعت مین زیادہ شیر نیستان سے ہی پروردگارا مین یاد رحسینؑ کی لی مینے عمر سعد کو ترک کیا اوس شقی ازلی سے بیزار ہون یہ کہکر نو شخص کو قتل کرکے درجہ شہادت پر فائز ہوے بعد اونکے وہب ابن وہب جہاد کو نکلے وہب اور ماں انکی مذہب نصرانیت سے ہر کت امام حسین علیہ السلام مشرف باسلام ہوے اور ہمراہ حضرت کے کربلا مین آئے جب اوس سعادتمند نے میدان جنگ کا ارادہ کیا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور چوب خیمہ ہات مین لیکر کافرونسے لڑنے لگے سات یا آٹھ ملعونون کو اوسنے نامردونسے قتل کیا جب کثرت زخمہاے کاریسے طاقت نرہی اونکو دستگیر کرکے عمر سعد پاس لیگئے اوس ملعون نے اونکو قتل کیا اور سر کاٹکر حضرت کے لشکر مین پھینکدیا مادر وہب بیٹے کی تلوار لیکر متوجہ لشکر مخالف ہوے حضرت نے فرمایا اے مادر وہب پھرا کہ خدا نے عورتونسے جہاد ساقط کیا ہے بشارت ہو تجکو کہ تو اور تیرا بیٹا بہشت مین میرے جد بزرگوار محمد مصطفے کی خدمت مین ہونگے بعد اونکے ہلال ابن عجلان نے امواج حرب مین غوطہ مارا اور شیرہ نامرد کو تیغ آبدار سے فی النار کرکے شربت شہادت نوش فرمایا بعد اونکے عبد اللہ ابن مسلم ابن عقیل رضی اللہ عنہ میدان قتال مین آئے اور یہ رجز پڑہتے تھے کہ مینے قسم کہائی ہے جو آزاد اور میرا ہم کفو ہو شجاعت مین اوسے قتل کرونگا بتحقیق کہ موت ایک تلخ شے ہے مین کراہت رکہتا ہون کہ لوگ مجکو بزدل اور بھاگنے والا کہین اور بتحقیقکہ نامرد وہ شخص ہے جو لڑنے مین کوتاہی کرے اور بھاگ جاے بعد اسکے تین ملعونونکو جہنم واصل کرکے خلعت شہادت پہنا بعد اونکے حضرت علی اکبر نے اپنی نور جمال سے میدان نبرد کو منور کیا جب وہ امام زادہ عالی تبار متوجہ میدان کارزار ہوا تو حضرت امام حسینؑ زار زار بے اختیار

رونے لگے اور منہ اپنا طرف آسمان کے اوٹھا کر فرمایا خداوندا تو گواہ رہنا اس قوم غدار پر کہ فرزند
نبی رسول کا جو شبیہ ترین مردم ہے صورت اور سیرت مین جناب سو لخدا سے انکی طرف جاتا ہے
اور وہ شاہزادہ بلند اقبال یہ رجز پڑہتا تھا کہ مین ہون علی بیٹا حسین ابن علی کا قسم ہے خانہ
کعبہ کے کہ ہم قرابت مین سو لخدا سے بہت قریب ہین مگر نہین دیکھتے کہ مین کیونکر حمایت کرتا ہون اپنی
پدر عالیمقدار کی یہ کہکر دس نامرد نکو اون اشقیا سے قتل کیا بعد اسکے اپنے پدر بزرگوار کی خدمت
مین آئے اور عرض کیا اے پدر مہربان شدت تشنگی مجھے ہلاک کرتی ہے فرمایا اے فرزند عزیز صبر کر کہ
عنقریب اپنے جد بزرگوار کے ہاتھ سے حوض کوثر پر سیراب ہوگا یہ سنکر وہ جگر گوشہ سید الشہدا فرزند
دلبند شیر خدا پھر اون اشقیا کو قتل کرنے لگے یہانتک کہ چھالیس نامرد کو ہلاک کرکے روح پر فتوح
اوس شبیہ رسول کے داخل گلشن جنت ہوئے بعد اونکے قاسم پسر امام حسن میدان نبرد مین آئے یہ رجز
پڑہتے تھے کہ اے نفس بیقراری بصبر بدل کر کہ سب چیزین فنا ہونے والی ہین اور مین آج ملاقات
کرونگا اون اہل بہشت سے جو ساکن بہشت ہین یہ رجز پڑہکر تین نامرد کو واصل جہنم کیا بعد
اسکے وہ امام زادہ عالیمقدار گھوڑے سے گرا اور طائر روح نے خلد برین و اعلی علیین کو پرواز کیا بعد
اسکے حضرت نے داہنے بائین دیکھا کہ کوئی شخص اہلبیت اور اصحاب سے باقی نہین ہے اوسوقت حضرت نے
سر مبارک اپنا جانب آسمان بلند کیا اور فرمایا خداوندا تو دیکھتا ہے یہ قوم جفا شعار کیا سلوک کرتی ہین
تیرے پیغمبر کے فرزند سے اور اولاد کلاب حائل ہوئے درمیان حضرت کے اور آب فرات کے ناگاہ ایک شقی
نے تیر حضرت کیطرف پھینکا کہ اوس جناب کے سینہ مبارک پر لگا وہ امام مظلوم گھوڑے سے زمین پر گرے
جب حضرت نے تیر کو نکالا تو فوارہ خون بہن زخم سے روان ہوا حضرت اوس خون کو چلو مین لیتے تھے
جب چلو بھر جاتا تھا تو خون کو اپنے چہرہ اقدس اور ریش مبارک پر ملتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین
مظلوم اور آلودہ بخون خدا عزوجل سے ملاقات کرونگا یہ کہکر حضرت بائین رخسار کے بسمل زمین ہوئے
تشریف لائے اوسوقت سنان ابادی اور شمر ذی الجوشن عامری لعنہما اللہ ایک گروہ اہل شام ہمراہ لیکر آئے
اور امام غریب کے سرہانے کھڑے ہوکر ایک دوسرے سے کہتا تھا کیا انتظار کرتے ہو اور کام کیون
نہین تمام کرتے لیس دشمن خدا سنان ابن انس ابادی گھوڑے سے اترا اور ریش مبارک پکڑکر سر اقدس
حضرت کے بدن مطہر سے جدا کیا اوسوقت وہ شقی کہتا جاتا تھا قسم خدا کی سر آپکا کاٹتا ہون اور
جانتا ہون کہ آپ فرزند رسول ہین والدین آپکے بہترین خلائق ہین جب اشقیا نے حضرت کو

شہید کیا گھوڑے نے حضرت کے خونمین اپنے یال اور پیشانی کو آلودہ کرکے فریاد کنان طرف خیمہ حرم
محترم کے دوڑا جب مخدرات سراپردہ عصمت و طہارت اور دختران حضرت رسالت نے آواز گھوڑے کی
سنی تو سر و پا برہنہ خیمہ سے باہر نکل آئین جب زین خالی دیکھا تو جانا کہ حضرت شہید ہوے فریاد و حسینا
وا امام اہ بلند کی حضرت ام کلثوم خیمہ سے باہر آئین اور سر پیٹ کر کہتی تھین وا محمداہ حسین نواسا آپ کا
بی عمامہ و ردا صحرا کربلا مین پڑا ہے راوی کہتا ہے بعد اسکے سنان ابن انس ملعون سر مبارک امام
مظلوم کا مجلس ابن زیاد بد نہاد مین لیگیا اور کئی شعر اس مضمون کے پڑہے کہ اے ابن زیاد بہت دمیری رکاب
نقرہ و طلا سے کر دینے بڑے بادشاہ کو قتل کیا ہے اور اوس شخص کو مارا ہے جو تمام جہانسے حسب و نسب
مین شریف تر ہے ماں باپ اور سکے تمام خلق سے بہتر ہین ابن زیاد ملعون غصہ مین آکر کہنے لگا اگر تو اوسکو
ایسا اچھا جانتا تھا تو کیون قتل کیا یہ کہکر اوس ملعون کو قتل کیا اور روح نجس اوس شقی ازلی کی تعجیل
تمام راہی دوزخ ہوے اور ابن زیاد نے ایک قاصد حضرت ام کلثوم پاس بھیجکر پیغام دیا مین حمد کرتا ہون
اوس خدا کی جسنے تمہارے مردون کو قتل کیا دیکھا تمنے حق تعالی نے تمسے کیا سلوک کیا جناب ام کلثوم نے
جواب مین فرمایا اے ابن زیاد اگرچہ آنکھین تیری قتل حسین سے روشن ہوئین لیکن اونکے جد بزرگوار
کی آنکھین حسین کے دیکھنے سے روشن ہوتی تھین اور اونکے بوسے لیتے تھے ہونٹونکو اونکے جو تمنے اپنے
کاندہے پر سوار کرتے تھے اے ابن زیاد جد بزرگوار اونکی قیامت مین تجھسے دشمنی کرینگے امادہ اونکے
جواب کا شیخ مفید علیہ الرحمہ نے کتاب ارشاد مین کلبی اور مدائنی سے اور سوا انکی
اصحاب سیر سے روایت کی ہے جب حضرت امام حسن نے اس دار فانی سے بہشت جاودانی کیطرف
رحلت فرمائی تو شیعہ ملک عراق کو جوش و حرکت مین آئے اور ایک نامہ خدمت امام حسین مین اس مضمون کا
لکھا کہ ہم معاویہ کو خلافت سے معزول کرکے آپکی بیعت کرتے ہین حضرت نے اوسوقت اس امر مین
مصلحت نہ جانی اور اونکو اس امر سے منع کیا فرمایا بیچ مین اور معاویہ مین ایسے عہد و پیمان ہین کہ تا
انقضاے مدت توڑنا اون عہد و پیمان کا جائز نہین بعد معاویہ جو کچھ مناسب ہوگا عمل مین آئیگا
جب معاویہ بمدینہ ہوین رجب سنہ ساٹھ ہجری مین فوت ہوا یزید پلید نے ایک نامہ ولید بن عتبہ
بن ابو سفیان کو جو معاویہ کیطرف سے حاکم مدینہ تھا لکھا کہ تو امام حسین سے میرے لیے بیعت لے اور
اس امر مین ہرگز مہلت اور تاخیر نکریں ولید نے اوسی شب ایک آدمی حضرت امام حسین کے بلانیکو
بھیجا حضرت کو بعلم امامت معلوم ہوگیا کسلیے بلایا ہے پس حضرت نے اپنے اصحاب و انصار کو جمع کرکے

فرمایا ہتیار اپنے زیب بدن کرو اور ارشاد کیا ولید نے مجھے اسوقت بلایا ہے اور مین جانتا ہون
مجھے تکلیف ایسے امر کی دیگا کہ مین اوسکو قبول نکرونگا اور مین اوس سے ایمن نہین ہون تم سب میرے
ساتھ چلو اور جب مین گھر مین اوسکے داخل ہون تم سب دروازے پر مسلح کھڑے رہنا اگر آواز میری بلند ہو
تم بے تامل چلے آنا اور اوسکے شر سے مجھے محفوظ رکھو جب حضرت مجلس ولید مین تشریف لیگئے دیکھا ولید مروان کے
ساتھ تنہا بیٹھا ہے حضرت اوسکے پاس جا کر بیٹھے ولید نے اوسوقت خبر مرگ معاویہ حضرت سے کہی فرمایا
انّا للہ وانا الیہ راجعون پھر ولید نے نامۂ یزید پڑھا یہ سنکر فرمایا اے ولید مین جانتا ہون تو راضی
نہوگا اس بات پر کہ مین بوشیدہ یزید سے بیعت کرون بلکہ تو چاہیگا کہ علانیہ لوگونکے سامنے مجھسے بیعت لے
تا لوگ گاہ ہون ولید نے کہا البتہ حکم یزید یہی ہے حضرت نے فرمایا آجکی شب مجھے مہلت دے تا مین اپنے
اہل بیت سے اس امر مین مشورہ کرون اور تو بھی اس امر مین فکر کر ولید نے کہا کیا مضائقہ آپ
تشریف لیجائیے کل جسوقت لوگ جمع ہون اوسوقت تشریف لائیے مروان نے کہا اے ولید
واللہ اگر اسوقت حضرت چلے گئے اور تو نے بیعت نلی تو پھر تیرا مقدور اور دسترس
نہوگا کہ بیعت لے سکے مگر جب تک کہ طرفین سے خوب کشت وخون نہولیں مناسب یہی ہے کہ حضرت
کو اسوقت یہانسے جانے ندے جب تک کہ بیعت نکرین اور اگر بیعت سے انکار کرین تو اونکو قتل کر حضرت
یہ کلام نافرجام سنکر غصہ مین آئے اور فرمایا یابن الزرقاء اے فرزند زن ازرق زناکار اے ولید تو مجکو قتل
کریگا بخدا تو جھوٹا اور گنہگار ہے کوئی تم دونون سے مقدور نہین کہتا کہ مجھے قتل کر سکے بعد اسکے
حضرت وہانسے باہر تشریف لائے اور اپنے انصار واصحاب کے ساتھ دولتسرا کو مراجعت فرمائی سعید
ابن طاؤس رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ یزید نے ایک نامہ ولید کو لکھا اور مضمون نامہ یہ تھا کہ اہل مدینہ
سے خصوصاً حسین ابن علی علیہما السلام سے میرے لیئے بیعت لی اگر وہ بیعت سے انکار کرین تو سر اونکا
میرے پاس بھیجدے جب یہ نامہ ولید کو پہونچا اوسنے مروان کو بلا کر اس امر مین مشورہ کیا مروان نے
کہا کہ حضرت امام حسین بیعت یزید قبول نکرینگے اور اگر مین تیری جگہ پر حاکم ہوتا تو اونکو قتل کرتا
ولید نے کہا کاش مین شکم مادر سے متولد نہوتا پھر ولید نے حضرت کو بلایا حضرت تیس شخص اپنے
اہلبیت وانصار سے ہمراہ لیکر ولید پاس تشریف لائے بعد اسکے سعید ابن طاؤس نے کلام کو اس
مقام تک پہونچایا کہ حضرت امام حسین اس کلام نافرجام سے مروان کے برہم ہوے اور غصہ مین آکر
فرمایا وای تجھپر اے فرزند زانیہ کبود چشم تو مجھے قتل کر سکتا ہے بخدا تو کاذب وآثم ہے پھر حضرت نے

ولید کیطرف دیکھکر فرمایا اے امیر ہم اہلبیت نبوت اور معدن رسالت ہین فرشتے ہمارے گھر مین نازل ہوتے ہین حق تعالی نے بسبب ہمارے دین اسلام کو آغاز کیا نبوت و امامت کو ہم پر ختم فرمایا اور یزید فاسق و شراب خوار ہے اور لوگونکو ناحق قتل کرتا ہے علانیہ فسق و فجور کا مرتکب ہوتا ہے پس مجھسا شخص ایسے فاسق کی ہرگز بیعت نہین کرسکتا اے ولید آجکی شب تو تامل کر مین بھی فکر کرون ہم مین سے کون قابل خلافت ہے اور جو زیادہ قابلیت خلافت رکھتا ہو دوسرا اوس سے بیعت کرے یہ فرماکر حضرت باہر تشریف لائے ابن شہر آشوب نے لکھا ہے یزید نے ولید کو لکھا کہ امام حسینؑ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ ابن زبیر اور عبدالرحمن ابن ابوبکر سے میرے لیے بیعت لی جاہیئے کہ انکو مہلت نہ دیجو کوئی عذر قبول نہ کر جو کوئی انمین سے بیعت کا انکار کرے اوسے قتل کرکے سر اوسکا میرے پاس بھیجدے جب یہ مراسلہ ولید کو پہونچا اوسنے مروان ابن حکم سے اس امر مین مشورہ کیا مروان نے کہا میری صلاح یہ ہے کہ ابھی وفات معاویہ کی انھین اطلاع نہین ہے جلد انکو بلاکر بیعت یزید لے ولید نے انکو طلب کیا اوسوقت سب وضع منور جناب رسالتمآب مین تھی جب پیغام ولید کا سنا تو عبداللہ ابن عمر اور عبدالرحمن ابن ابوبکر نے کہا ہم اپنے گھرونکو جاتے ہین اور دروازے بند کرکے بیٹھ رہتے ہین عبداللہ ابن زبیر نے کہا مین ہرگز یزید سے بیعت نہ کرونگا حضرت امام حسینؑ نے فرمایا مجھے ضرور اوسکے پاس جانا چاہیئے بعد اسکے ابن شہر آشوب نے قریب بروایت سابقہ ذکر کیا ہے شیخ مفید رحمہ اللہ نے کہا ہے جب حضرت امام حسینؑ ولید پاس سے باہر تشریف لائے مروان نے ولید سے کہا تو نے میرے کہنے پر عمل نکیا قسم خدا کی اب کبھی تجکو حسین پر دست رس نہوگا ولید نے کہا وای ہو تجھپر ایسی رائے تو نے میرے لیے پسند کی کہ باعث میرے ہلاک کا ہو دین و دنیا مین قسم بخدا اگر تمام دنیا اور مال دنیا میرے ہاتھہ آوے تو راضی نہونگا کہ خون حسینؑ مین شریک ہون سبحان اللہ اے مروان تو راضی ہے کہ مین حسینؑ کو قتل کرون اسلیے کہ بیعت یزید کرین قسم خدا کی جو کوئی خونحسین شریک ہوگا کوئی حسنہ اوسکے لیئے بروز قیامت پاس خدا کے نہوگا سب حسنات اوسکے نامہ اعمال سے محو ہوجائینگے مروان نے کہا اگر اسواسطے تو نے اس امر کو نکیا تو خوب کیا مگر دل مین اسبات پر راضی نہ تھا سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے کہا ہے جب صبح ہوئی حضرت امام حسینؑ دولتسرا سے نکلے تاکوئی خبر معلوم ہو ولید نے کیا قرار دیا اثنائے راہ مین مروان نے حضرت کو دیکھا عرض کرنے لگا یا حضرت میرا کہنا مانیئے اور میری نصیحت قبول فرمایئے حضرت نے

فرمایا بیان کرتا ہین سنون کیا نصیحت ہے عرض کیا یزید سے بیعت کیجئے دین اور دنیا کے لیے بہتر ہے حضرت نے جواب مین فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ایسے اسلام پر سلام ہے کہ یزید جیسے فاسق کی بیعت کیجائے یہ تحقیق کر سنا مینے اپنے جد بزرگوار سے کہ حرام ہے خلافت اولاد ابوسفیان پر اور بہت سی باتین امام حسینؑ اور مروان مین ہوئین اور غصہ ہو کر چلا گیا جب دوسرا دن ہوا تو حضرت تیسری شعبان سنہ ساٹھ ہجرت نبوی سے مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے اور بقیہ ایام شعبان اور تمام ماہ رمضان اور شوال اور ذیقعدہ مکہ معظمہ مین رہے شیخ مفید علیہ الرحمہ نے کہا ہے اس شب کو حضرت اپنے دولتسرا مین رہے وہ شب شنبہ ستائیسوین رجب سنہ ساٹھ ہجری تھی ولید نے ابن زبیر سے بیعت یزید مین مبالغہ کیا اوسی شب ابن زبیر مدینہ سے بھاگ کر مکہ معظمہ کو روانہ ہوا جب صبح ہوئی ولید کو خبر پہونچی ایک شخص کو بنی امیہ سے ہمراہ اسی سوار کے بھیجا عبدالرحمن مکہ غیر مشہور سے راہ گیا تھا ہر چند اوسکی طلب مین سرگردان ہوئے نہ پایا اور پھرآئے جب آخر روز شنبہ ہوا ولید نے ایک شخص کو حضرت کی خدمت مین بھیجا اور امر بیعت مین تاکید کی فرمایا صبر کر آجکی شب اس امر مین فکر کرون ولید نے ایک شب مہلت دی حضرت اوسی شب کو کہ شب یکشنبہ اٹھائیسوین رجب کی تھی مدینہ منورہ سے متوجہ مکہ معظمہ ہوئے اور اپنے فرزند اور بھائی بھتیجون اور اپنے خواہران محترم اور اہلبیت اطہار کو ساتھ لیگئے مگر محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ مدینہ مین رہ گئے اور جب محمد بن حنفیہ نے سنا کہ حضرت مدینہ سے سفر کیا چاہتے ہین اور معلوم نہ تھا کہ حضرت کہان جاتے ہین یہ خبر سنکر حضرت کی خدمت مین آئے عرض کیا اے بھائی تم میرے نزدیک تمام خلق سے زیادہ عزیز ہو اور تمکو سب سے زیادہ عزیز رکھتا ہون مجھے لازم ہے جو امر آپکے حق مین مناسب ہو عرض کرون میرے نزدیک آپکے لیئے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیعت یزید سے کنارہ کیجیئے شہرونکو چھوڑکر جنگل مین رہنا اختیار کیجئے رسولونکو بھیجکر لوگونکو اپنی طرف دعوت کیجیے اگر لوگ جمع ہو جائین اور بیعت اختیار کرین تو حمد اور شکر الٰہی بجا لائیے اوسوقت جو کچھ منظور خاطر ہو عمل مین لائیے اگر لوگ آپکی اطاعت نکرین اور دوسرے پاس جمع ہون تو کوئی نقصان آپکے عقل و دین مین نہوگا اور مروت و فضیلت آپکی کم نہوگی مین ڈرتا ہون آپ کسی شہر مین وارد ہون اور باشندہ وہانکے مختلف ہون ایک گروہ آپکے اطاعت کرے دوسرا مخالفت اور نوبت بجنگ و جدال پہونچے وجود نوی جو حضرت کو مع اہلبیت اطہار کہ اشرف افضل ہے معرض تلف مین لائین حضرت نے یہ کلام سنکر فرمایا تمہین تجربہ کردین کہان ہون محمد بن حنفیہ نے عرض کیا

اگر ہو سکے تو مکہ معظمہ مین توقف کیجیے اگر اہل مکہ آپ سے شیوۂ بیوفائی مین مسلوک ہون تو صحرا و کوہستان چلے جائیے اور ایک شہر سے دوسرے شہر کو جائیے اسقدر انتظار کیجیے کہ لوگونکی حالت کہانتک پہونچی ہر ایسی صورت مین رائے آپکی صائب اور تدبیر کامل ہوگی حضرت نے فرمایا اے بھائی تم جو خیر خواہی کا تمہا بجا لائے امید رکھتا ہون کہ تمہاری رائے درست و استوار ہو محمد بن ابو طالب موسوی نے کہا ہے جناب مہ نزید پلید در باب قتل امام حسینؑ بنام ولید پہونچا بہت مخزون ہو کر کہا خدا نکرے کہ مین امام حسینؑ کے خونمین شریک ہون مین ہرگز اونھین قتل نکرونگا اگرچہ یزید تمام دنیا مجکو دیدے حضرت امام حسینؑ اوس شب ولید سے روضہ رسول پر گئے اور عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ مین ہون حسین نواسا آپ کا آپ مجکو اپنی اُمت مین بامانت سپرد کر گئے تھے اور خلیفہ و جانشین اپنا کیا تھا آپ گواہ رہین کہ انہون نے میری نصرت و یاری نکی اور مجھے تنہا چھوڑ دیا اور میرے حرمت کے مطلق رعایت نکی یہ شکایت آپ سے ہے جب تک مین آپ سے ملاقات کرون یہ فرما کر حضرت مشغول نماز ہوے اور صبح تک اپنے جد بزرگوار کے مرقد منور پر عبادت مین مصروف رہے اور ہمتہ سجود و رکوع مین مشغول تھے اور اوس شب ولید نے ایک شخص کو حضرت کے دولتسرا پر بھیجا تا دیکھے کہ حضرت مدینہ منورہ سے کوچ کر گئے یا نہین چونکہ حضرت اپنے جد بزرگوار کی تربت مطہر پر گئے ہوے تھے حضرت کو گھر مین نپایا اور ولید سے خبر کی کہ حضرت گھر مین نہین تشریف رکھتے ولید نے سنکر کہا مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ حضرت شہر سے کوچ کر گئے اور مین اونکے خونمین آلودہ نہوا جب صبح ہوئی حضرت دولتسرا مین تشریف لائے جب دوسری شب ہوئی تو پھر حضرت روضۂ رسول سے وداع کو گئے اور متصل ضریح اقدس کھڑے ہو کر کئی رکعت نماز پڑھی جب فارغ ہوے فرمایا خداوندا یہ قبر تیری پیغمبر کی ہے اور مین تیرے پیغمبر کا نواسا ہون بتحقیق مجھے ایک امر درپیش ہوا ہے کہ تو اوسے خوب جانتا ہے خداوندا مین نیک باتونکو دوست رکھتا ہون بری باتونکو دشمن رکھتا ہون خلائق کو منع کرتا ہون سوال کرتا ہون تجھسے اے صاحب جلال و اکرام بحرمت قبر و صاحب قبر کہ اختیار کر میرے لیئے وہ چیز جسمین تیری اور تیرے رسول کی خوشی ہو یہ فرما کر حضرت تا صبح تضرع و زاری اور مناجات درگاہ باری مین مشغول رہے جب وقت طلوع صبح کا نزدیک ہوا سر مبارک حضرت نے اپنے جد بزرگوار کی ضریح مقدس پر رکھا اوسوقت امام مظلوم کو نیند آگئی خواب مین دیکھا کہ جناب رسالتمآب حضرت پاس تشریف لائے اور ملائکہ بیشمار احاطہ کیے تھے

یہان تک کہ پیغمبر نے اپنے سینہ سے لگایا اور پیشانی پر نور کے بوسے لیئے اور فرمایا اے
حبیب میرے اے حسین شہید عنقریب ہے کہ صحراے کربلا مین سر تیرا بدنسے جدا کرینگے اور
اپنے خون مین غلطان ہوگا درمیان اوس گروہ کے کہ دعوی کرینگے میری امت سے ہین تو اوسوقت
پیاسا ہوگا وہ اشقیا تجکو پانی نہ دینگے باوجود اس ظلم کے مجھسے امید شفاعت رکھینگے حق تعالے
اونکو بروز قیامت میری شفاعت سے محروم رکھے اے حبیب میرے حسین باپ تمہارے علی مرتضی اور
ماں تمہاری فاطمہ زہرا اور بھائی تمہارے حسن مجتبی میرے پاس آئے ہین اور تمہاری ملاقات
کے مشتاق ہین اے فرزند دلبند تیرے لیے بہشت مین منازل و مراتب ہین کہ بغیر حصول شہادت
اون منازل و مدارج کو نہ پہونچیگا پس امام حسینؑ نے اوسے حالت خواب مین از دے تضرع و زاری
بڑکا حسرت اپنے جد امجد کے طرف دیکھکر استدعا کی یا جدا مجھے دنیا مین جانیکی حاجت نہین ہے
مجھے اپنے ساتھہ قبر مین بلیجیے جناب رسالتمآب نے یہ کلام جگر خراش سنکر فرمایا اے فرزند نہیں
جائے دنیا کے کچھہ چارہ نہین ہے تا مرتبہ شہادت سے فایز ہوکر سعادت ابدی حاصل کرو اور
تم مع اپنے باپ ماں اور چچا جعفر طیار و حضرت حمزہ کے ایک جگہ بروز قیامت محشور ہو اور
ساتھہ ہی بہشت مین داخل ہو پس حضرت یہ خواب دیکھکر خائف و ترسان بیدار ہوے اور دوبتصرا
مین آئے جو کچھہ حضرت نے خواب مین دیکھا تھا اہلبیت اطہار اور فرزندان عبدالمطلب سے بیان کیا
اوسدن کوئی گھر مشرق اور مغرب مین ایسا نہ تھا کہ حزن اندوہ اونکا اندوہ اہلبیت رسول سے
اور بیرونا اونکا گریہ اہلبیت سے زیادہ ہو راوی کہتا ہے پس حضرت سید الشہدا نے تہیہ سفر مکہ معظمہ
کیا اور رات کو حضرت اپنی مادر گرامی جناب فاطمہ اور بھائی حسن مجتبی کی مرقد مطہر پر تشریف لیگئے
اور مراسم وداع بجا لاکر وقت صبح گھر تشریف لائے اور قصد سفر کیا اوسوقت محمد حنفیہ حضرت کی
خدمتمین آئے عرض کیا اے برادر بزرگوار تم عزیز ترین خلائق ہو میرے نزدیک اور مین سب سے آپ کو
زیادہ دوست رکھتا ہون مجھے لازم ہے جس کام مین حضرت کی بہتری ہو عرض کرون کیونکر عرض
نکرون حالانکہ آپ برادر بزرگوار میرے ہین اور بمنزلہ جان و دل اور آنکھونکے آپ کو عزیز
رکھتا ہون اور آپ بزرگترین اہلبیت رسالت ہین اور امام و پیشوا ہین اطاعت آپکی مجھپر واجب ہے
اور حق تعالی نے آپکو مجھپر شرف اور فضیلت عطا کی ہے اور حق سبحانہ تعالی نے آپکو بمنزلہ جنت
بہشت کیا ہے محمد ابن ابوطالب نے اس حدیث کی بقیہ کو مثل حدیث سابق ذکر کیا ہے

اس مقام تک کہ محمد ابن حنفیہ نے حضرت سے عرض کیا کہ مکہ معظمہ کیطرف تشریف لیجائیے اگر وہان آپکو اطمینان حاصل ہو وہان توقف فرمائیے اگر اہل مکہ آپ سے بدسلوکی کرین تو اور بلاد مین تشریف لیجائیے اسلیے باشندے اون شہرونکے انصار سے آپ کے جد بزرگوار کے اور شیعہ آپ کے پدر عالیمقدار کے ہین دل اونکے رحیم ہین مہربان ترین مردم ہین شہر اونکے وسیع ہین اگر وہان اطمینان ہو اور کوئی متعرض حال نہو تو اقامت فرمائیے اور اگر وہان بھی آپکو مہلت ندین تو جانب صحرا و کوہستان چلے جائیے اور ایک شہر سے دوسرے شہر کو جائیے منتظر رحمت رہیے جب تک کہ حق تعالی دربیان ہمارے اور فاسقون کے حکم فرمائے حضرت نے فرمایا والله اے برادر اگر مین کہین جاے پناہ نیاؤنگا تو بھی ہرگز بیعت نہ کرونگا محمد بن حنفیہ نے یہ سنکر کلام کو قطع کیا اور رونے لگے حضرت بھی ایکساعت اونکے ساتھ رویا کیے پھر فرمایا اے برادر خدا تمکو جزاے خیر دے تمنے مجھکو نصیحت کی اور جو حق خیرخواہی تھا ادا کیا اب سنیے مکہ معظمہ کا عزم کیا ہے اور جہتسے سفر ہوا ہون اور اپنے بھائی بہتیجون اور اپنے شیعونکو کہ کام اونکا میرا کام ہے اور میرا کام اونکی تدبیر رائے ہے اپنے ساتھ لیتے جاتا ہون اگر تمہین منظور ہو تو مدینہ مین مثل جاسوس کے رہو اور جو کچھ روداد یہانکی ہو مجھکو لکھا کرو بعد اسکے حضرت نے دوات و کاغذ طلب کیا اور وصیت نامہ اس مضمون کا لکھا بسم الله الرحمن الرحیم یہ وصیت نامہ ہے حسین ابن علی ابن ابی طالب کی طرف میرے بھائی محمد کے جو معروف بابن حنفیہ ہین بدرستیکہ حسین گواہی دیتا ہے کہ محمد رسول اور بندہ خدا ہین بدرستی کہ وہ حق و راستی ہدایت خلق کے لیے مبعوث ہوئی اور گواہی دیتا ہون کہ بہشت و دوزخ حق ہے اور بیشک قیامت آنیوالی ہے حق تعالی بروز قیامت سب کو محشور کریگا تبرونسے تحقیقیکہ مین ازراہ طغیان و فساد سفر نہین کرتا بلکہ اسلیے عازم سفر ہوا ہون کہ اصلاح امت جد بزرگوار کردن امر کردن نیک باتونسے منع کردن افعال بد سے اور عمل کردن اپنے جد بزرگوار سید انبیا اور اپنے پدر عالیمقدار سید اوصیا کی سیرت پر جو شخص میرا حکم قبول کرے حق تعالی اوسی جزاے خیر عطا کریگا اور جو انحراف کریگا مین صبر کرونگا جبتک کہ خدا درمیان میرے اور اوس گروہ کے بحق درستی حکم کرے اور خدا احکم الحاکمین ہے اے برادر یہ وصیت میری ہے اور نہین توفیق مگر خدا کیطرف سے اور جانب خدا توکل اور بازگشت ہے بعد اوسکے حضرت نے وصیت نامہ لپیٹا اور مہر فرماکر محمد حنفیہ کو دیا اور وداع کیا اور وقت شب حضرت نے کوچ فرمایا محمد ابن ابو طالب نے کہا ہے کتاب وسائل مین محمد بن یعقوب کلینی نے روایت

کی ہے ایکدن حمزہ ابن حمران نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا یا مولا محمد بن حنفیہ نے امام حسین علیہ السلام سے کیون تخلف کیا جسوقت وہ جناب متوجہ سفر عراق ہوے فرمایا تجسے ایکایسی بات کہتا ہون کہ پھر آسطرح کا تو سوال نکرے حمزہ وقت سفر حضرت نے کاغذ طلب فرماکر یہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے حسین ابن علی ابن ابیطالب کا طرف اولاد ہاشم کے اما بعد بدرستیکہ جو کوئی مجھسے آکر ملحق ہوگا شہید ہوگا اور جو مجھسے تخلف کریگا فتح و فیروزی نپائیگا والسلام ایضاً محمد بن ابیطالب نے کہا کہ شیخ مفید نے اپنی سند سے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے جب جناب سید الشہدا نے مدینہ منورہ سے کوچ فرمایا افواج ملائکہ سامان حرب سے آراستہ اور مسلح بشمشیر و نیزہ ہاے بہشت پر سوار خدمت مین حاضر ہوکر سلام کیا اور کہا اے حجت خدا خلق پر بعد اپنے جد بزرگوار و پدر نامدار و برادر عالیمقدار کی بدرستیکہ حق تعالی نے اکثر جہادمین ہمین آپ کے جد بزرگوار کی نصرت و امداد کے لئے بھیجا اب خدا ے عزوجل نے ہمین آپکی نصرت و امداد کے لئے بھیجا ہے حضرت نے فرمایا وعدہ گاہ اور مشہد و مدفن میرا زمین کربلا ہے جب وہان پر پہونچون تم میرے پاس آنا ملائکہ نے عرض کیا اے حجت خدا جو ہمین حکم ہو بجا لائین اگر حضرت کو کسی دشمن کا خوف ہو آپ کے ہمراہ رہین ضرر کو آپ سے دفع کرین حضرت نے فرمایا مجکو ضرر نہین پہونچا سکتے جب تک اپنے محل شہادت پر نہ پہونچون بعد اسکے فوج جن سے بیشمار مسلمان حضرت پاس آئے عرض کیا اے سید و سردار ہم شیعہ و دوستدار آپکے ہین جو کچھ اپنے دشمنونکی باب مین ارشاد کیجیے اویسے بجا لائین اگر ارشاد ہو ہم آپکے دشمنونکو اسی وقت ہلاک کرین فرمایا اسکے کہ آپ اپنے جگہ سے حرکت فرمائین یا کسی نوع کا رنج و تعب ہو حضرت نے انھین دعاے خیر دی اور فرمایا کیا تمنے قرآن مجید مین تلاوت نہین کیا ہے کہ حق تعالی نے میرے جد بزرگوار سے یہ آیہ کو نازل کیا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ یعنی جس جگہ تم ہوگے موت ڈھونڈھ لیگی ہر چند محکم قلعونمین تم پوشیدہ رہو سچ حق تعالی فرماتا ہے قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعھم یعنے اے محمد کہو منافقین سے اگر اپنے گھر وںمین ہوتے تم ہر آئینہ طرف قتلگاہ کے آتے وہ لوگ جنکے لئے قتل ہونا مقدر ہوا تھا اگر مین اپنے گھر مین توقف کرون اور جہاد کو نجاؤن تو اس خلق گمراہ اور گروہ تباہ کو کس چیز سے امتحان کرینگے اور کون شخص میرے قبر مین زمین کربلا پر مدفون ہوگا جس زمین کو خدا نے ابتداے آفرینش سے برگزیدہ کیا ہے اور جاے پناہ میرے شیعونکے لیئے بنایا ہے اور مقام امن دنیا و آخرت

مین انکے لیے قرار دیا ہے ولیکن تم میرے پاس دسویں کو آنا کہ آخر روز عاشورا مین شہید ہونگا بعد میرے
کوئی شخص میرے اہلبیت اور اقربا اور بھائیون اور عزیزون سے باقی نرہیگا اور سر میرا نزید کیواسطے بھیجینگے
قوم جن نے عرض کیا اے حبیب خدا قسم ہے خدا کی اگر یہ بات مانع نہوتی کہ اطاعت آپ کے حکم
کی واجب ہے مخالفت آپکی جائز نہین ہر آئنہ ہم تمام دشمنونکو آپ کے قتل کرتے پیش ازانکہ وہ آپتک
پہونچین فرمایا قسم خدا کی کہ قدرت میری انکی دفع کرنے مین تمہاری قدرت سے زیادہ ہے لیکن مین
چاہتا ہون کہ حجت خدا خلق پر تمام کرون اور قضاے الٰہی پر راضی ہون مصنف علیہ الرحمہ فرماتے
ہین بعض کتب مین دیکھا ہے جب جناب سید الشہدا مدینہ منورہ سے روانہ ہوے ام سلمہ حضرت پاس
تشریف لائین کہا اے فرزند گرامی مجھے اندوہناک نکرانے سفر سے اسواسطے کہ مینے تمہارے جد بزرگوار
سے سنا ہے وہ جناب فرماتے تھے کہ فرزند دلبند میرا حسین مظلوم زمین کربلا پر شہید ہوگا حضرت نے
فرمایا اے مادر گرامی قسم خدا کی البتہ مین شہید ہونگا اور مجھے بے جائے چارہ نہین نجدا مین جانتا ہون
کیدن شہید ہونگا اور کون شخص مجھے قتل کریگا اور کس زمین مین مدفون ہونگا اور جانتا ہون کتنے
لوگ میرے اہلبیت و اقربا و شیعونسے میرے رفاقت مین شہید ہونگے اے مادر گرامی اگر تم مشتاق ہو دیکھنے کو تمہین
اوس زمین کو جسپر مین قتل ہونگا اور دفن ہونگا پس حضرت امام حسینؑ نے اپنے دست مبارک سے
طرف کربلا کے اشارہ کیا اور اعجاز حضرت سے تمام زمینین بیچ ہوگئین اور زمین کربلا بلند ہوئی
یہانتک کہ حضرت نے اپنا لشکرگاہ اور محل شہادت و موضع دفن اپنا اور اپنے اصحاب کا دیکھا ام سلمہ
یہ حال دیکھکر فریاد و فغان کرنے لگین اور حضرت کو بخدا سپرد کیا حضرت نے فرمایا اے مادر محترم
اسیطرح مقدر ہوا ہے کہ مین بجور و ستم شہید ہون اور فرزند اور اقربا میرے شہید ہون اہل بیت اور
زنان و اطفال صغیر کو اسیر و مقید کرکے شہر بشہر اور دیار بدیار پھیرائین اس حالت بیکسی مین ہرچند
نالہ و فریاد کرین کوئی فریاد کو نہ پہونچے بروایت دیگر ام سلمہ نے کہا اے فرزند گرامی تمہارے جد امجد نے تربت
تمہارے مدفن کی مجھے دی ہے اور مینے اوسے ایک شیشہ مین رکھ چھوڑا ہے حضرت نے فرمایا مسلم
ہے خدا کی مین قتل ہونگا اگر مین عراق کیطرف بھی نجاؤن تو بھی زندہ نچھوڑینگے اور شہید کرینگے بعد
اسکے حضرت امام حسین نے ہاتھ بڑہاکر ایک مشت خاک زمین کربلا سے اوٹھاکر ام سلمہ کو دی اور
فرمایا اے مادر محترم اس خاک کو بھی ایک شیشہ مین رکھ چھوڑو جسوقت دیکھو کہ یہ دونون خون
ہوگئین یقین کرنا مین اوس صحرا مین شہید ہوا شیخ مفید علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے

جب امام حسینؑ مدینہ منورہ سے طرف مکہ معظمہ کے روانہ ہوے اس آیہ کی جو حضرت موسیٰ کے حال
مین ہے تلاوت فرماتے تھے فخرج منها خائفا یترقب قال رب نجنی من القوم الظالمین یعنے
پس نکلے شہر سے خائف و ترسان آمد سے دشمنون کے اوسوقت کہا پروردگار انجات دے مجکو
ہاتھہ سے گروہ ستمگار کے امام حسین علیہ السلام راہ متعارف سے روانہ ہوے اہل بیت نے عرض کیا
یا حضرت مناسب یہ ہے راہ غیر متعارف سے تشریف لیجائیے جسپر ابن زبیر لیا کہ اگر کوئی شخص آپ کی
تلاش مین آوے تو بتادے فرمایا کہ مین راست سے نہین پھرتا اسواسطے کہ جو حق تعالیٰ چاہے
میرے باب مین حکم فرمائے جب حضرت روز جمعہ سیری تاریخ شعبان کے داخل مکہ معظمہ ہوے اس
آیہ کی تلاوت فرماتے تھے ولما توجه تلقاء مدین قال عسی ربی ان یهدینی سواء السبیل جب حضرت موسیٰ
متوجہ شہر مدین ہوے تو کہا امید وار ہون کہ پروردگار میرا مجکو ہدایت کرے راہ راست اور میرا
مقصود پر پہونچائے پس جب اہل مکہ اور اطراف کے لوگون نے جو اطراف جوانب سے عمرہ کو آتے تھے
خبر حضرت کے تشریف فرما ہونیکی سنی ہر صبح و شام اور اول وقت عصر مقام کو باہر آتے تھے عبداللہ ابن زبیر
اوسوقت حج مین موجود تھا اکثر ملاقات کو حاضر ہوتا تھا یہانتک کبھی دو دن متواتر حاضر ہوتا تھا
اور کبھی دو دن مین ایک مرتبہ اور حضرت کے تشریف لانے سے اظہار سرور و شادی کرتا تھا باطن مین حضرت
کے آنے سے راضی نہ تھا اسلیے کہ جانتا تھا کہ حضرت مکہ مین تشریف فرما ہین کوئی شخص اہل حجاز
سے بیعت نکریگا کہ وہ جناب جلیل القدر کی طرف راغب ہین جب اہل کوفہ کو
خبر پہونچی کہ معاویہ مرگیا اور امام حسین علیہ السلام بیعت یزید سے انکار کرکے مکہ معظمہ تشریف لائے ہین
ابن زبیر بھی بیعت یزید سے تخلف کرکے مکہ معظمہ مین آیا ہے تو شیعیان کوفہ سلیمان ابن صرد خزاعی
کے گھر مین جمع ہوے اور حمد و ثنائے الٰہی بجالاکر وفات معاویہ اور بیعت یزید مین گفتگو کرنے لگے سلیمان
نے کہا کہ امام حسینؑ مکہ معظمہ مین تشریف فرما ہین ہم سب شیعہ ہین اونکے اور اونکے پدر بزرگوار کے
اگر مناسب جانو اور رائے مستقیم ہو سب اونکی نصرت اور دشمنون سے اونکے جہاد کرین اور جان و
مال سے مدد کرین نجوبی شرائط خیر خواہی بجالائین لازم ہے ایک عریضہ اس مضمون کا حضرت کو لکھکر
طلب کرو اگر اپنی نامردی سے ڈرو اور اونکی اعانت مین سستی کرو تو او نحسین فریب مدو اور ہلکہ مین
مدد او سبھون نے کہا جب حضرت تشریف لائینگے ہم سب حاضر ہونگے بکمال اخلاص اطاعت بیعت
کرینگے نصرت و یاری اور دفع شر اعدا مین جان فشانیان کرینگے پس ایک عریضہ اس مضمون کا اہل کوفہ نے

حضرت کو لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے حضرت امام حسین ابن علی صلوات اللہ علیہما کے
خدمت مین سلیمان ابن صرد اور مسیب ابن نجبیہ اور رفاعہ ابن شداد بجلی اور حبیب ابن مظاہر اور سب
شیعہ کوفہ کی طرف سے ہمارا سلام آپ پر حمد اوس خدا کی جسنے آپ کے ایسے دشمن جبار اور معاند کو
ہلاک کیا جو بغیر رضائے امت حاکم ہوا تھا اور بظلم و ستم فرمانروائے خلائق تہا اموال مردم بناحق
اپنے تصرف مین لایا بندگان نیک کو قتل کیا بد ذکو نیکو پر مسلط کیا اموال خلائق کو بناحق مالدارون
اور جابرون پر تقسیم کیا خدا لعنین کرے اوسپر جسطرح قوم ثمود پر لعنین کی آپ مطلع ہون کہ ہم سوا
آپکے کوئی امام و پیشوا نہین رکہتے امید وار ہین آپ ہمارے طرف توجہ فرماکر تشریف لائیے کہ ہم سب
آپ کے مطیع و فرمان بردار ہین شاید حق تعالی آپکی برکت سے حق کو ہمارے ہاتہہ پر ظاہر فرمائے
نعمان ابن بشیر حاکم کوفہ بہایت ذلت و خواری قصر الامارہ مین ہے اوسکی جمعہ و جماعت مین ہم نہین
جاتے اور نہ ہر روز عید اوسکے پاس جاتے ہین بسوقت خبر روانگی حضرت کے ہم بیعت انشاء اللہ ہم
اوسکو شہر کوفہ سے نکال دینگے تا اہل شام سے جاکر ملحق ہو پہر اوس نامہ کو عبداللہ ابن مسمع ہمدانی اور
عبداللہ ابن وال کے ہات اوس زبدہ اہلبیت عصمت و جلال کی خدمت مین بہیجا اون دونونکو
بہت تاکید کی کہ اس نامہ کو بہت جلد پہونچانا دسوین تاریخ ماہ مبارک رمضان کی کہ معظمہ مین پہونچکر
نامہ حضرت کو پہونچایا دو روز بعد روانگی عبداللہ بن مسمع و ابن ال قیس ابن مصہر صیدا و اور عبداللہ
بن شداد ارجی اور عمارہ ابن عبداللہ سلولی کو روانہ کوفہ نے ڈیڑہ سو نامی دیگر حضرت پاس
روانہ کیا اور ہر نامہ کو ایک یا دو یا چار شخصون نے مشریک ہوکر لکہا تہا سید ابن طاؤس رحمہ اللہ
نے کہا ہے اگرچہ اسقدر نامہ اہل کوفہ کے حضرت کو پہونچی لیکن حضرت تامل فرماتے تہے اور جواب
نہ لکہتے تہے یہانتک کہ ایک دن مین چہ سو نامہ اون غداروں کے پہونچی اور ہمیشہ متواتر و متوالی
نامہ اہل کوفہ کے حضرت کو پہونچتے تہے اور بفاریق چند روز مین بارہ ہزار نامی اہل کوفہ کے حضرت
پاس جمع ہوے شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرمایا پہر اہل کوفہ نے بعد دو روز کے ہانی ابن ہانی سبیعی
اور سعید ابن عبداللہ حنفی کو حضرت کے خدمت مین بہیجا ایک نامہ اس مضمون کا لکہا کہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم یہ عریضہ ہے خدمت حسین ابن علی مین شیعیان و مخلصان فدائے کیطرف سے بعد حمد
و صلوۃ آپ جلد تشریف لائیے کہ سب منتظر ہین سوا آپکے کسی جانب رجوع نہین کرتے پس تعجیل
تمام تشریف لائیے والسلام بعد اسکے شبث ابن ربعی اور حجاز ابن حجر اور یزید بن حارث

اور عروہ بن قیس اور عمران ابن حجاج زبیدی اور محمد ابن عمر التمیمی نے نامی اس مضمون کے لکھا
اما بعد تحقیق کہ صحرا اور بیابان نہایت سبزی وخرمی مین ہین اور درخت میوہ نسے بارور گیاہ تر
روئیدہ ہے درختونمین برگہائے تازہ نکلے ہین اگر آپ یہان تشریف لائین تو لشکر عظیم اور فوج
کثیر آپ کی نصرت وامداد کے لیے مہیا وحاضر ہے شب و روز آپکی تشریف آوری کا انتظار ہے سلام
خدا اور رحمت وبرکت آپ پر اور آپکے پدر بزرگوار پر جب بکثرت نامہ بر حضرت پاس جمع ہوے اور حضرت
مضمون سے مطلع ہوے احوال اہل کوفہ اُنسے دریافت کیا ایک نامہ لکھکر ابن ہانی اور سعید ابن عبداللہ
کے ہاتھ کہ یہ دونون سب کے بعد آئے تھے جانب کوفہ روانہ کیا مضمون اوسکا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ نامہ ہے حسین ابن علی کا طرف شیعیان کوفہ کے اما بعد نامہ ہاے بیشمار تمہارے پہونچے اور ہانی وسعید
سب نامہ برونکے آخر مین نامے تمہارے لائے مضمون سے مطلع ہوا تمنے لکھا ہے کہ ہم امام اور پیشوا نہین رکھتے
جلد ہمارے پاس آیئے شاید حق تعالی ہمکو آپ کی برکت سے حق وہدایت پر مجتمع کرے بموجب تمہاری طلب کے
اپنے بھائی معتمد وپسر عم مسلم ابن عقیل کو تمہارے پاس بھیجتا ہون اگر مسلم مجھے لکھ بھیجین کہ رائے تم سب کی
متفق ہے مین بھی انشاء اللہ بہت جلد تمہارے پاس آتا ہون قسم اپنی جان کی کہ امام نہین مگر وہ شخص جو
از روے کتاب خدا حکم دے اور رعایا عدل کرے شریعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے قدم باہر نرکھے
والسلام پس حضرت نے مسلم بن عقیل کو ہمراہ قیس ابن مسہر صیداوی وعمارہ ابن عبد اللہ سلولی اور
عبد الرحمن ابن عبداللہ ازدی واسطے بیعت اہل کوفہ کے روانہ کیا اور فرمایا تقوی اور پرہیزگاری
کو اپنا شعار کرنا اعدے اوین سے امر بیعت کو مخفی رکھنا ہر ایک سے بحسن تدبیر ومدارا بیعت لینا اگر اہل کوفہ
میری بیعت پر اتفاق کرین تو جلد مجھے لکھ بھیجنا حضرت مسلم امام حسینؑ کو وداع کرکے مدینہ تشریف لائے
مسجد مدینہ مین نماز پڑہی روضہ رسول کی زیارت کرکے دولتسرا تشریف لائے اپنے خویش واقربا
اور دوستان بارفا کو وداع کیا اور دو شخص راہبر قبیلہ قیس سے باجارہ ہمراہ لیکر جانب کوفہ روانہ
ہوے قدرے راہ طے ہوئی تہی وہ دونون راہ بھول گئے اور جستجو رہانی ساتھ تہا سب صرف ہوگیا
اور پیاس نے غلبہ کیا کہ راہ چلنے سے بی عاجز ہوے جبا راہبر دنکو نشان راہ ملا تو حضرت مسلم کو آگاہ
کیا دونون راہبر شدت تشنگی سے ہلاک ہوے حضرت مسلم نے بعد مشقت بسیار موضع مضیق مین پہونچکر
پانی پایا وہانسے عریضہ حضرت کی خدمت مین لکھا سب حال اپنا اور اون دو شخصونکے مرنے کا
شدت تشنگی سے تحریر کیا اور لکھا مین ابتدے سفر اس واقعہ کو فال نیک نہین جانتا اگر حضرت

مناسب جانین تو مجھے اس سفر سے معاف رکھین میرے عوض اور کسی کو بھیجین حضرت نے جواب
مین لکھا مجھے گمان ہے کہ تم بزدلی اور خوف جان سے سفر کے جانے مین استعفا چاہتے ہو لازم ہے
میرے حسب حرف جانیکو تم سے کہا ہے بے تامل چلے جاؤ جب یہ نامہ حضرت مسلم کو پہونچا کہا مین خوف جان
نہین رکھتا یہ فرماکر روانہ ہوئے اثنائے راہ مین ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے ایک ہرن کو تیر مارا اور وہ
آہو زمین پر گرکے ہلاک ہوا حضرت مسلم نے فرمایا انشاالله مین اپنے دشمن کو قتل کرونگا اگرچہ بظاہر
حضرت مسلم نے تشفی خاطر کے لیے یہ کلمہ فرمایا لیکن خاطر اقدس قتل آہو سے زیادہ تر پریشان ہوئے
جب حضرت مسلم کوفہ مین پہونچے مختار ابن ابی عبیدہ ثقفی کے گھر مین کہ اب اسکو خانہ مسلم ابن مسیب
کہتے ہین نزول اجلال فرمایا اہل کوفہ نے خبر حضرت مسلم سنکر بہت سا اظہار سرور و شادی کیا فوج فوج
خدمت مین آتی تھی جب بہت لوگ جمع ہوئے حضرت مسلم نے امام حسین کا خط سب کے روبرو پڑھا سب
اوسے سنکر روتے تھے اور بیعت کرتے تھے یہانتک کہ اٹھارہ ہزار اہل کوفہ نے حضرت مسلم سے بیعت
کی اوسوقت حضرت مسلم نے ایک عریضہ حضرت کو لکھا کہ تاوقت تحریر اٹھارہ ہزار کوفی آپکی بیعت
کرچکے ہین اگر آپ اسطرف روانہ ہون تو مناسب ہے جب شیعیان کوفہ حضرت مسلم کی خدمت مین
بکثرت آنے لگے تو نعمان ابن بشیر جو معاویہ کی طرف سے حاکم کوفہ تھا حقیقت حال سے مطلع ہوا
مسجد کوفہ مین آکر منبر پر گیا اور بعد حمد و ثنائے الٰہی کہنے لگا اے بندگان خدا ڈرو اور دیدہ و
دانستہ فساد نکرو اور قتل مردم و خونریزی اہل اسلام اور غارت اموال کا باعث نہو جو شخص مجھسے برسر جنگ
نہین ہے مین بھی اوس سے جنگ نہین کرتا جب تک تم آرام مین ہو تمکو شورش مین نہین لاتا تہمت
و گمان سے مین کسی کو عقوبت نہین کرتا اگر تم خروج کرکے میرا سامنا کروگے اور بیعت توڑکر اپنے امام
کے مخالف کروگے تو قسم ہے خدا کی تلوار میان سے نکالونگا اور جبتک قبضۂ شمشیر میرے ہاتھ مین ہے
جنگ و جدل سے باز نرہونگا ہر چند کوئی تم مین سے میری نصرت و یاری نکرے امید رکھتا ہون کہ
حق شناس زیادہ ہونگے مفسدون سے پس عبداللہ ابن مسلم ابن بعیہ حضرمی کہ حلیف بنی امیہ تھا
اوٹھکر کہنے لگا اے نعمان ابن بشیر یہ بات جو تونے کہی اس سے رفع شر نہین ہوتا یہ کلام مرد ضعیف
و بے مددگار کا ہے نعمان نے کہا اگر مین ضعیف ہو کر اطاعت خدا مین رہون میرے نزدیک
بہتر ہے اس سے کہ غالب ہون اور معصیت خدا کرون یہ کہکر نعمان منبر سے اتر آیا اور
عبداللہ ابن مسلم نے یزید کو یہ نامہ لکھا کہ مسلم بن عقیل لوگونسے امام حسین کے لیے بیعت

لیتے ہین اگر چاہے کہ کوفہ تیرے تصرف مین رہے تو اور شخص کو حاکم کرکے بھیج کہ مثل تیرے دشمنونکے حق مین بند وبست کرے اسلیے کہ نعمان مرد ضعیف ہے اور تاب مقاومت دشمنون سے نہین رکھتا دیدہ ودانستہ سستی کرتا ہے عمر ابن سعد اور دیگر اشقیانے اس مضمونکے نامے لکھے جب یزید مطلع ہوا تو سرجون غلام معاویہ سے مشورہ کیا کہا کہ حسینؑ نے مسلم ابن عقیل کو کوفہ بھیجا ہے اہل کوفہ سے بیعت لیتے ہین لوگ نعمان بشیر کو بُرا جانتے ہین کہتے ہین کہ اس امر مین غفلت کرتا ہے پس کس شخص کو حاکم کوفہ کردن یزید اون دنون عبید اللہ ابن زیاد بغضبناک تھا سرجون نے کہا میرے نزدیک مناسب ہی کہ ابن زیاد کو حاکم کوفہ کرکہ وہانکی آتش فتنہ وفساد سوا اور سکے کوئی نہ بجھا سکیگا چونکہ یزید ابن زیاد سے رنجیدہ تھا اس رائے کو سرجون کے پسند نکیا سرجون نے کہا اے یزید معاویہ کی رائے کیسی جانتا ہی اگر وہ زندہ ہوتے اونکی رائے کو پسند کرتا یزیدنے کہا کہ مین اونکے رائے مستحکم جانتا ہون سرجون نے نوشتہ معاویہ کا دکھلایا اور سمین امارت کوفہ باضافۂ حکومت بصرہ ابن زیاد کے واسطے لکھی تھی جب یزیدنے نوشتہ اپنے باپ کا دیکھا تو سرجون سے کہا اسکو ابن زیاد پاس بھیجدے اور آپ بھی ایک نامہ لکھا مجھے دستون نے لکھا ہے کہ مسلم ابن عقیل کوفہ مین وارد ہین واسطے نصرت امام حسینؑ کے لشکر جمع کرتے ہین جب یہ نامہ تیرے پاس پہونچے فوراً کوفہ کو روانہ ہو اور جس حیلہ سے ممکن ہو اوسے پکڑکر میرے پاس بھیجدے یا قتل کر یا کوفہ سے اونکو نکال دے مسلم ابن عمر کو نامہ دیکر ابن زیاد پاس بھیجا جب بصرہ مین ابن زیاد کو پہونچا دوسرے دن وہ شقی روانۂ کوفہ ہوا اور اپنے بھائی عثمان کو بصرہ مین چھوڑ گیا ابن نما رحمہ اللہ نے حصین ابن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ اہل کوفہ نے امام حسینؑ کو لکھا کہ ہم لاکھہ آدمی آپ کی نصرت اور یاری کے لیے مہیا ہین داؤد ابن ابی ہند نے شعبی سے روایت کی ہے کہ چالیس ہزار کوفیون نے امام حسینؑ سے اس بات پر بیعت کی کہ لڑین اوس شخص سے جو حضرت سے لڑے اور صلح کرین اوس سے جس سے حضرت صلح کرین اوسوقت حضرتنے کوفیون کا جواب لکھا اور اونکے التماس کو قبول فرمایا اور لکھا کہ مین انشاء اللہ عنقریب پہونچتا ہون اور مسلم ابن عقیل کو روانہ فرمایا سید ابن طاؤس رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جب حضرت امام حسینؑ نے عرائض اہل کوفہ کا جواب لکھا تو رؤساء شرفائے بصرہ مانند یزید ابن مسعود نہشلی اور منذر ابن جارود عبدی کو خطوط لکھے اون خطونکو اپنے غلام ابو رزین سلیمان کے ہاتھہ بصرے مین بھیجا اور طرف بیعت و اطاعت حق کے دعوت کی جب ابن مسعود کو حضرت کا نامہ پہونچا

قبایل بنی تمیم اور بنی حنظلہ اور بنی سعد کو جمع کرکے کہا اے بنی تمیم سب کا نسب میرا کیسا ہے اور تم میرے عقل و تدبیر کو کیسا جانتے ہو سبھون نے اوسکی بزرگی حسب و نسب و رائے صائب کی تعریف کی اور کہا تو ہمارا پشت و پناہ اور سرمایہ شرف و اعتبار ہے یزید ابن مسعود نے کہا میں نے تمکو ایک کام کیواسطے جمع کیا ہے کہ تمسے مشورہ کروں اور نصرت و امداد چاہون سب نے کہا بیان کرو تا صلاح نیک بتلائین جو حکم کرو بجا لائین ابن مسعود نے کہا کہ معاویہ کے مرنے سے ارکان ظلم و عدوان منہدم ہوگئے یزید پلید نے جو شراب خوار اور بدکار ہے علم خلافت برپا کیا ہے علم و حلم سے بے بہرہ حق ناشناس ہے کسی طرح قابل ریاست نہین قسم کھاتا ہون خدائے عزوجل کی بحق برادرانی کہ ترنا اوس سے افضل ہے جہاد مشرکین سے اور حسین ابن علی فرزند رسول جلیل صاحب نسل عالی اور شرف جلیل اور صاحب رائے استوار ہین اور دریائے علم اونکا بے پایان فضائل و کمالات اونکے بے انتہا ہین اس منصب کے سزاوار تر ہین معدن نبوت و رسالت منبع دانش و حکمت ہین شفقت و رحمت کرم و مروت مین صغیر و کبیر پر بنام عالم سے ممتاز ہین پس وہ جناب بزرگی و ریاست گیری اور خلافت و امامت مین اولی و احق ہین اب حجت خدا تم پر تمام ہوئی اور پند و نصیحت اونکی تم تک پہونچی لازم ہے کہ تم نور حق سے طرف تاریکی باطل کے نہ جاؤ اور دریائے بطلان و گمراہی مین نہ ٹپرو صخر ابن قیس نے جنگ جمل مین نصرت جناب امیر سے تمکو باز رکھا تھا پس تلافی مافات کرو اور نصرت فرزند رسول کو چلو اور جو شخص اونکی بیعت و نصرت سے باز رہیگا ذلت و قلت قوم و قبیلہ مین اور عذاب دنیا و عقبی مین گرفتار ہوگا اور مین اونکے ساتھ آمادۂ جہاد ہوا ہون لباس جنگ اپنے بدن پر درست کیا ہے آگاہ ہو جو کوئی جہاد مین نہ جائیگا البتہ ایکدن مریگا جو شخص جہاد سے روپوشی کرے موت سے نہ بچیگا اور نجات نہ پائیگا سب سے پہلے بنی حنظلہ نے اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا قوم بنی تمیم بھی راضی ہوے بنی سعد نے کہا صخر بن قیس نے ہمکو جہاد سے ممانعت کی تھی ہمکو مہلت دی تا اس امر مین فکر کرین جو ہمارے رائے مین قرار پائیگا تجھے آگاہ کرینگے بعد اسکے زید بن مسعود نے ایک عریضہ امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین لکھا اور اظہار اپنی اطاعت و فرمانبرداری و جان سپاری کا کیا اور لکھا کہ مینے قبایل بنی تمیم اور بنی سعد اور بنی حنظلہ کو آپکی اطاعت پر آمادہ کیا ہے ہم سب منتظر ہین کہ اطاعت مضبوط باندھی ہے جسوقت آپ تشریف لائین اپنی جانونکو آپکے قدم مبارک پر نثار کرینگے اور ہم آپکی متابعت اپنے اوپر واجب جانتے ہین

جب نامہ یزید ابن مسعود کا حضرت کو پہونچا حضرت نے اوسکے حق مین دعا کی فرمایا خدا تجکو بروز خوف
ہول روز قیامت سے ایمن رکھے اور تشنگی قیامت سے نجات دے جسدن یزید ابن مسعود نے چاہا کہ
مع لشکر بصرہ سے حضرت کی نصرت کو روانہ ہو اوسے روز خبر شہادت امام معلوم ہوئے سُنی بیسکن
منذر ابن جارود کو نامہ حضرت کا اور سنے عبید اللہ ابن زیاد کو دیدیا اس خوف سے کہ مبادا یہ نامہ اوسکے
لیے ایک حیلہ ہو اور بجریہ ہین منذر بن جارود کی نکاح مین ابن زیاد کے تھی ابن زیاد نے حضرت
کے قاصد سلیمان کو گرفتار کرکے دار پر کھینچا اور منبر پر بیٹھکر اہل بصرہ کو ڈرایا اور وعدہ ہاے بد اونسے
کرکے اوسکے دوستون کو فہ کو روانہ ہوا اور اپنے بھائی عثمان ابن زیاد کو اپنا نائب کرکے اہل بصرہ
پر چھوڑ گیا ابن نما رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے شرفاے بصرہ مانند احنف
ابن قیس و قیس ابن ہیثم اور منذر ابن جارود اور یزید ابن مسعود نہشلی کے نامہ لکھا اور ذراع
سعدوس اور بروایت دیگر ابوذر بن سلیمان کے ہاتھ روانہ کیا مضمون نامہ یہ ہے تمکو خدا اور اوسکے
پیغمبر کی جانب دعوت کرتا ہون اسواسطے کہ سنت پیغمبر متروک ہوگئی ہے اگر میری دعوت کو قبول
کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو تمھین راہ راست پر ہدایت کرون احنف بن قیس نے جواب مین
حضرت کو لکھا کہ امید پس آپ صبر کیجیے بدرستیکہ وعدہ خدا کا حق ہے اور آپ کو سبک و خوار نہین
کرسکتے وہ لوگ جو یقین نہین رکھتے بعد اسکے ابن نما رحمہ اللہ نے حال منذر ابن جارود اور یزید
ابن مسعود کا ذکر کیا جسطرح کہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے ذکر فرمایا یہانتک کہ جس شب کو ابن زیاد
کوفہ مین داخل کوفہ ہوا چونکہ کوفیان بیوفا حضرت کی تشریف آوری کے منتظر تھے سب نے گمان کیا
کہ حضرت آگئے ہین اور وہ ملعون نجف اشرف کیطرف سے کوفے مین داخل ہوا اوسوقت ایک عورت نے
کہا اللہ اکبر قسم بخداے کعبہ کہ یہ فرزند رسول ہے اور لوگ ہر طرف سے بصداے بلند کہنے لگے ہم زیادہ
چالیس ہزار آدمی سے آپکے ساتھ ہین اور سبھون نے گرداوسکے ہجوم کیا یہانتک کہ دم اوسکی
مرکب کی پکڑے چونکہ وہ ملعون رسوے نجس اپنا چہپائے تھا کوئی شخص اوسکو نہ پہچانتا تھا جب اوس
سیاہ رو نے اپنا منھ کھولا کہا مین عبید اللہ ابن زیاد ہون تو لوگ بھاگے اور ایک دوسرے پر
گر بعض کچل گئے پھر وہ ملعون دار الامارہ کوفہ مین داخل ہوا ایک سیاہ عمامہ اپنے سر پر
باندھے تھا جب صبح ہوئی منبر پر بیٹھکر ایک خطبہ پڑہا اور اہل کوفہ کو بہت کلمات سخت کہے اونکی
رئیسون کو ملامت کی اور اطاعت اور فرمان برداری یزید پر وعدہ احسان کیا اوسکی مخالفت سے

ڈرایا اور وعدۂ تعریر کیا بعد اسکے کہا اے اہل کوفہ یزید نے مجکو تمہارا اور تمہارے ملک کا حاکم کیا ہے مجھے حکم کیا ہے کہ تمہارے غنائم کو تقسیم کروں اور داد مظلوم کی ظالم سے حق ضعیف کا قوی سے لوں اور مطیعان یزید پر احسان کروں اور اوسکے مخالفون پر شدت و سختی کروں یہ باتین میرے مرد ہاشمی کو پہونچاؤ تا میرے غضب سے ڈرے اور حذر کرے یہ کہکر وہ روسیاہ منبر سے اوترا اور مراد اوس ملعون کی مرد ہاشمی سے مسلم ابن عقیل رضی اللہ عنہ تھے شیخ مفید رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جب ابن زیاد دولت خانہ مین داخل ہوا تو مسلم ابن عمر باہلی اور شریک ابن اعور حارثی اور غلام وخدمتگار اوسکے ہمراہ تھے عمامہ سیاہ اپنی سر مبارک پر رکھے ہوئے مونھہ کو چھپائے تھا اہل کوفہ خبر روانگی امام حسینؑ سن چکے تھے حضرت کے آنے کے منتظر تھے جب اہل کوفہ نے اوس ملعون کو دیکھا گمان کیا کہ امام حسینؑ ہین پس جس گروہ پر اوس ملعون کا گذر ہوا سب نے آہستہ شایستہ سلام کیا اور کہتے تھے اے فرزند رسولؐ اپنے قدم مبارک سے ہمکو سرفراز کیا اور اظہار فرحت وشادی کرتے تھے چونکہ وہ لعین روے نحس اپنا چھپائے تھا کوئی شخص مطلق اوسکو نہ پہچانتا تھا اور اہل کوفہ کی باتین سن سنکے غیظ مین آتا تھا تا آنکہ مسلم ابن عمر نے باواز بلند کہا دور ہو کر یہ عبید اللہ ابن زیاد ہے جب لوگونکو یہ معلوم ہوا تو سب پراگندہ ہوگئے شب کو وہ مرد دارالامارۃ کے پاس پہونچا نعمان ابشیر نے دروازہ قصر کا بند کر لیا بالاے قصر سے سامنے آیا نعمان کو بھی یہ گمان ہوا کہ امام حسینؑ تشریف لائے ہین پس نعمان نے کہا کہ مین خدا کی قسم دیتا ہون آپ چلے جائیے اور میرے حال کے متعرض نہوئیے جو کچھ یزید نے مجھے سپرد کیا ہے تا مقدور مین نہ دونگا اور تمسے مقاتلہ نکرونگا ابن زیاد نعمان ابن بشیر کا کلام سنتا تھا مگر مطلق جواب نہ دیتا تھا بعد اسکے ابن زیاد قریب تر قصر کے گیا اور نعمان نے کنگرہائے قصر سے سر جھکایا ابن زیاد نے کہا اے نعمان دروازہ کھول خدا درحمت تجھپر کھولے کہ رات بہت گذری اور گفتگو طول کو پہونچی پس ایک شخص نے یہ کلام ابن زیاد کا سنکر اون لوگونسے جو اہل کوفہ سے اوسکے ساتھ تھے کہا اے قوم قسم بخدائے یگانہ کہ یہ ابن مرجانہ ہے پس نعمان نے دروازہ کھول دیا ابن زیاد داخل قصر ہوا اور دروازہ بند کر لیا بعد اوسکے لوگ ہانسے متفرق اور پراگندہ ہوگئے جب صبح ہوئی تو منادی نے ندا کی اہل کوفہ جمع ہون جب لوگ جمع ہوے وہ ملعون نکلا اور منبر پر بیٹھکر ایک خطبہ پڑہا اور بعد خطبہ کہا کہ یزید نے مجھے تمہارے شہر کا حاکم کیا اور تمہاری ملک کو میرے سپرد کیا داد مظلومونکی دون اور

جو لوگ اپنے تئیں سے محروم ہین اور نکامی ہو پہنچاون جو لوگ تم مین سے خلیفہ کے مطیع و فرمانبردار ہون اونپر مثل پدر مہربان کے احسان کردن اونکے مخالفونکو پیشتر تادیب کردن ایہا الناس اوسکی مخالفت و دشمنی سے حذر کرو یہ کہکر منبر سے اوترا اور رؤسا قبائل کو بلاکر بہت مبالغہ اور تاکید کی کہ شخص تمہارے زعم مین تمہارے محلہ اور قبیلہ سے یزید کا مخالف ہولازم ہے کہ نام اوسکا بتاو جسوقت ظاہر ہو کہ ایسا شخص تمہارے محلہ قبیلہ مین تمہاتے مجھے اوسکے حال سے مطلع نہ کیا تو خون اور مال تمہارا حلال ہوجائیگا اور در پر دانے دروازے کے دار پر کھینچونگا یہ مجمع داخلہ ابن زیاد اور تہدید و زاکید اوسکے رؤساے قبائل کو حضرت مسلم تک پہونچی بہت غالب ہوے اور خانہ مختار سے نکلکر ہانی ابن عروہ کے گھر مین چھپے شیعیان کوفہ باخفا اونکی خدمت مین جاکر بیعت کرتے تھے حضرت مسلم جس شخص سے بیعت لیتے تھے اوسے قسم دیتے تھے کہ افشاے راز نکریا اور بیعت مخالفونسے پوشیدہ رکھیا ابن زیاد نے ہر چند تفحص کیا اوسکو مطلق حال حضرت مسلم کا معلوم ہوا ابن زیاد کا معقل نام ایک غلام تہا اوسے بلاکر اوسکو تین ہزار درہم دیکر تلاش حضرت مسلم مین بہیجا اور کہا اونکے شیعونکا تفحص کر جو کوئی اونکے شیعونسے تجھے ملے اوس سے محبت اور دوستی اہلبیت ظاہر کر یہ درہم اوسے دیکر کہہ کہ مینے نذر کی ہے اہل بیت کو مقاتلہ دشمنان اہلبیت مین خرچ کردن اس حیلہ سے اونکو فریب دے اور آشنائی اونسے پیدا کر مکرر باخفا اونسے ملاقات کر شاید اس فریب سے تو احوال مسلم پر مطلع ہو معقل مسجد مین آیا اور مثل جاسوسونکے ہر شخص کے حالات اور اوضاع کو دیکہتا تہا ناگاہ نظر اوسکی مسلم ابن عوسجہ پر پڑی اوسوقت مسجد اعظم مین مشغول نماز تہے اور سنا اوسنے کہ یہ شخص امام حسینؑ کے لیے لوگونسے بیعت لیتا ہے جب یہ بات اوس نے سنی تو معقل ابن عوسجہ کے قریب آکر پہلو مین بیٹھا جب نماز سے فارغ ہوے اونسے کہا میں ایک شامی شخص ہون خدا تعالی نے اپنے فضل و احسان سے محبت اہلبیت رسالت کی مجھے عطا کی ہے اور اونکے دوستونکو مین دوست رکہتا ہون اور اثناے کلام مین بیاختہ سے رونا جاتا تہا اظہار محبت اہلبیت مین مبالغہ کرتا تہا بعد اسکے کہا مینے سنا ہے ایک شخص اہلبیت رسالت سے یہان آیا ہے مین فرزند رسول کے لیے بیعت لیتے ہین خوف مخالفین سے پوشیدہ ہین تین ہزار درہم نذر کو لایا ہون چاہتا ہون کہ اون تک پہونچاون کوئی سبیل نہین کرتا اسوقت درمیان مسجد اس امر مین متحیر تہا ناگاہ سنا مینے ایک جماعت مومنین آپکی طرف اشارہ کرکے کہتی تہی یہ شخص احوال

اہلبیت کی مطلع ہے اس سبب سے مین آپ پاس آیا ہون یہ مال لیجیے اور ملازمت سے اونکی مشرف
کیجیے مین امیدوار ہون کہ مجھے اس شرف سے محروم نہ کیجیے کہ مین اونکے محبون سے ہون اگر آپ چاہین
پہلے مجھسے بیعت لین بعد اوسکے اونکی خدمت مین لیچلین ابن عوسجہ اوسکی باتون سے فریب مین آگئے
کہنے لگے مین حمد خدا بجالاتا ہون اسبات پر کہ ایک دوست کے دوستان اہلبیت سے ملاقات میسر آئے
اور اوسکے دیکھنے سے مجھے خوشی حاصل ہوتی لیکن اس بات سے ڈرتا ہون کہ لوگ میرے حال سے
مطلع ہوگئے ہین اوس محمل سکار نے کہا آپ آزردہ نہوجیے جو کچھ آپ کے لیئے ہوتا ہے نیک ہوگا آپ
مجھے بیعت لیجیے مین چاہتا ہون کہ بیعت امام مین داخل ہون اون بزرگوار نے اوسکے کلمات
دروغ کو معمول صدق پر کرکے اوس شقی سے بیعت لی اور عہد و پیمان موکد لیے تا مقام خیر خواہی
مین رہے راز کو فاش نکرے اور کہا متواتر میرے پاس آنا تا مین نائب امام سے تیری ملازمت کی اجازت
لون پس وہ ملعون کئی دن ابن عوسجہ کے گھر رہتا گیا یہانتک کہ ابن عوسجہ کو اعتماد تمام حاصل ہوا
اور اوس مکار کو حضرت مسلم کی خدمت مین لیگئے حضرت مسلم نے بیعت لی اور ابو ثمامہ عمادی سے
کہا کہ مال اس سے لیلو اور ابو ثمامہ خزینہ دار مال تھے جو شیعیان کوفہ حضرت مسلم پاس لاتے تھے
اور سلاح جنگ شیعون کے لیے مول لیتے تھے ابو ثمامہ مرد دانا اور آگاہ اور شجاعان عرب اور روسائے
شیعہ سے تھے پس متقل ہر روز سب سے پہلے حضرت کی خدمت مین آتا تھا اور بعد سب کے جاتا تھا
اور حقیقت حال پر شیعون کے مطلع ہوکر ابن زیاد کو خبر دیتا تھا ابن شہر آشوب نے روایت کی
ہے جب مسلم ابن عقیل رضی اللہ عنہ داخل کوفہ ہوے تو سالم ابن سبیط کے گھر نزول اجلال
فرمایا اور بارہ ہزار آدمیون نے اونسے بیعت کی جب ابن زیاد کوفہ مین آیا تو حضرت مسلم شب کو
سالم کے گھر سے ہانی بن عروہ کے گھر شریف لاکر اوسکی امان مین داخل ہوے لوگونسے باخفا بیعت لیتے
تھے یہانتک کہ پچیس ہزار آدمی اونکے حلقہ بیعت مین آگئے اوسوقت حضرت مسلم نے قصد کیا کہ ابن
زیاد پر خروج کرین ہانی مانع ہوا اور خوف کیا حضرت تعجیل نفرمایئے اور شریک ابن اعور ہمدانی کہ
بصرہ مے ابن زیاد کے ساتھ آیا تھا بیمار ہوکر ہانی کے گھر مین اترا اور احوال حضرت مسلم سے مطلع
ہوا عرض کیا کہ عبید اللہ ابن زیاد میرے عیادت کو آئیگا جب مین اوسے باتون مین مشغول کرون تو
تم تلوار لیکر نکل آنا اور قتل کرنا اور سلامت میرے طلب کی یہ ہے مین پانی مانگونگا یہ سنکر ہانی نے
مسلم کو منع کیا اور کہا مجھے منظور نہین ہے وہ میرے گھر مین قتل ہو جب ابن زیاد شریک ابن اعور کے

عیادت کو آیا اور حال اوسکی بیماری کا استفسار کیا اور سوال کو طول دیا شریک نے دیکھا کوئی
نہین نکلتا ڈرا کہ مطلب فوت ہوگا پس ایک شعر پڑہا کہ تمنائے خروج مسلم پر دلالت کرتا تھا
ابن زیاد وہ شعر سنکر کھٹکا اور متبسم ہوکر باہر چلا گیا جب ابن زیاد داخل قصر ہوا تو مالک بن یربوع
تمیمی عبد اللہ بن یقطر کو مع نامہ مسلم جو امام حسینؓ پاس بھیجا تھا لے آیا جب ابن زیاد نے نامہ
لیکر دیکھا تو اوسمین یہ مضمون حضرت کے واسطے لکھا تھا بعد حمد و صلوۃ کے مین آپ کو مطلع کرتا ہون
کہ اسقدر اشخاص اہل کوفہ سے آپکی بیعت مین آئے جسوقت میرا نامہ آپکو پہونچے لازم ہے جلد
تشریف لائیے تحقیقکہ تمام اہل کوفہ آپ کے مطیع ہین اور یزید سے مطلق رغبت اور محبت نہین
رکھتی پس بحکم ابن زیاد عبد اللہ ابن یقطر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ابن نما رحمہ اللہ نے روایت کی ہے
جب ابن زیاد شریک ابن اعور کے پاس سے باہر گیا حضرت مسلم شریک کے پاس تشریف لائے
تلوار حضرت کے ہاتھ مین تھی شریک نے پوچھا یا حضرت قتل ابن زیاد سے آپکو کیا امر مانع ہوا
فرمایا مینے چاہا باہر آؤن زوجۂ ہانی مجھسے لپٹ گئے اور کہنے لگے مین آپ کو خدا کی قسم دیتی ہون
ابن زیاد کو میرے گھر مین نہ مارئیے اور رونے لگی مینے یہ حال دیکھکر تلوار پھینکدی اور
بیٹھ رہا ہانی نے کہا وائے اوسپر کہ اپنے ساتھ اوسنے مجھے بھی قتل کرایا جس بات کا خوف
تھا اوسی کا سامنا ہوا **ابو الفرج اصفہانی** نے کتاب مقاتل الطالبین مین روایت کی ہے
کہ ہانی نے حضرت مسلم کو منع کیا اور عرض کیا یا حضرت مجھے منظور نہین کہ ابن زیاد میرے گھر
مین مارا جاے جب حضرت مسلم باہر نکلے شریک نے پوچھا یا حضرت آپ کو اوسکے قتل سے
کون مانع ہوا حضرت نے فرمایا دو چیزین مجھے مانع ہوئین پہلے اکراہ ہانی کا کہ ابن زیاد اوسکے
گھر مین مارا جائے دوسرے حدیث رسول کہ حضرت نے مکر و حیلہ سے قتل منع کیا ہے شریک نے
عرض کیا یا حضرت قسم خدا کی اگر آپ اوسے قتل کرتے پس ایک فاسق و فاجر قتل ہوتا شیخ
مفید رحمہ اللہ نے روایت کی ہے چونکہ ہانی ابن زیاد سے خائف تھا بہانہ بیماری اوسکی
پاس نجاتا تھا ایک دن ابن زیاد نے اپنی ہمنشینون سے پوچھا ہانی میرے پاس کیون نہین
آتا لوگون نے کہا بیمار ہے اوس ملعون نے کہا اگر مین مطلع ہوتا اوسکی عیادت کو جاتا محمد ابن اشعث
اور اسماء ابن خارجہ اور عمرو بن حجاج زبیدی کو بلایا اور رویحہ بیٹی عمر ابن حجاج کی زوجۂ ہانی تھی
یہی بیٹا ہانی کا اسی کے بطن سے تھا اوسسے پوچھا کہ ہانی میرے پاس کیون نہین آتا سب نے کہا

ہمین نہین معلوم مگر کہتے ہین کہ بیماری ابن زیاد نے کہا مینے سنا ہے کہ اب اچھا ہوا ہے
اپنے دروازے پر بیٹھتا ہے بعد اسکے ابن زیاد نے اِن سب کو ہانی پاس بھیجا کہا تم اوسے
ملاقات کرو اور تکلیف دو کہ جو حقوق میرے اوسکے ذمہ ہین لازم ہے اوسکو ترک نہ کرے اور
میرے مجلس مین آوے بدرستیکہ وہ شرفاے عرب سے ہے مین نہین چاہتا مجھہ مین اور اوسمین
کسی طرح کی رنجش اور کدورت ہو پس یہ سب قریب شام ہانی پاس آئے ہانی اوسوقت اپنے دروازے
پر بیٹھا تھا کہنے لگے تم کیون امیر سے ملاقات نہین کرتے تمہین بہت یاد کرتا ہے کہتا ہے اگر مجکو حال
بیماری کا معلوم ہوتا مین اوسکے عیادت کرتا ہانی نے کہا بیماری مانع ملاقات ہے سب نے کہا
اوسنے سنا ہے تم آخر روز اپنے دروازے پر بیٹھتے ہو پس اسقدر تاخیر اوسکی ملاقات مین اور
دوری مناسب نہین ہے سب نے ہانی کو قسم دی کہ ہمارے ساتھہ سوار ہوکر چلو پس ہانی کپڑے
پہنکر اپنے اشتر پر سوار ہوئی اور اونکے ساتھہ قصہ ابن زیاد پر پہونچے اوسوقت گویا ہانی
کے دلکو جو امور واقع ہونے والے تھے آگاہی ہوئی ہانی نے حسان بن اسما سے کہا اے پسر
برادر قسم خدا کی مین اس سے خائف ہون اس بات مین تیرے کیا صلاح ہے حسان نے کہا
اے عمو قسم خدا کی تمہارے لیئے کچھہ خوف نہین ہے ہرگز وہم نہ کیجئے مگر حسان نہ جانتا تھا کہ
ابن زیاد نے کس لیے ہانی کو بلایا ہے جب ہانی ابن زیاد پاس آئے لوگ بہت مجتمع تھے جسوقت
نظر اوس کی ہانی پر پڑی کہنے لگا خیانت کار اپنے ہاتھون سے مجلس قصاص مین آیا جب ہانی
ابن زیاد پاس پہونچے اوس شقی نے شریح قاضی کیطرف ملتفت ہوکر ایک شعر پڑہا حاصل
مضمون یہ ہے کہ مین اوسکی زندگی کا خواہان ہون اور وہ میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہے بعد
اسکے عتاب کرنا شروع کیا پیشتر اس ماجرے سے جب ہانی ابن زیاد پاس آیا تھا بہت لطف
و مہربانی کی تھی پس ہانی نے کلمات عتاب سنکر پوچھا اے امیر کیا سبب ہے جو تو میرے
حق مین ایسے کلمات کہتا ہے ابن زیاد نے کہا اے ہانی ابن عروہ تونے کیسا فتنہ و فساد
اپنے گھر مین برپا کیا ہے اور یزید اور گروہ مسلمین سے بخیانت پیش آتا ہے مسلم کو اپنے گھر
مین رکھکر ہتیار اور لشکر اوسکے لیئے جمع کرتا ہے مجھے گمان ہے مین آگاہ نہین ہون ہانی نے
انکار کیا کہا کہ مینے ایسا کام نہین کیا نہ مسلم میرے پاس ہین ابن زیاد نے کہا مسلم تیرے ہی
پاس ہے جب کلام ہانی و ابن زیاد مین طول ہوا ابن زیاد نے مقتل کو جسے جاسوسی مسلم کو لیکر

بھیجا تھا بلایا جب معقل سامنے ہانی کے آیا ابن زیاد نے کہا تم اسکو پہچانتے ہو کہا پہچانتا ہون
اوسوقت ہانی مطلع ہوگئے کہ معقل ابن زیاد کا جاسوس ہے اور حضرت مسلم کے رازہاے
پوشیدہ پر مطلع کیا ہے پھر ہانی انکار نکرسکے ایک ساعت تک متحیر رہے بعد اسکے کہا اے
ابن زیاد مجھسے سن اور میرے کلام کو بیچ جان قسم ہے خدا کی میںنے کبھی جھوٹ نہین کہا ہے
نہ اپنے حضرت مسلم کو اپنے گھر نہین لایا نہ اونکے حال سے مطلع تھا کہ کس کام کو آئے ہین
بیخبر ایک شب میرے یہان تشریف لائے مجھسے امان مانگی اور میرے گھر پر رہنے کی ملتمس
ہوئے ہوسکا کہ اونھین نکال دون اور اپنے گھر نرہنے دون اگر تو چاہے مین اسوقت تجکو
عہد و پیمان مستحکم و مضبوط دون کہ کبھی شر و فساد نہوگا تیری مجلس مین آتا رہونگا تجھسے بیعت
کرون اور تیرے اطاعت و فرمان برداری مین داخل رہونگا اگر چاہے تو ضمانت دون اور
تیرے پاس حاضر کرون اور مسلم پاس جاکر کہون میرے گھر سے چلے جاؤ تا اونکی حق حرمت اور
ہمسائگی سے ادا ہوجاؤن ابن زیاد نے کہا قسم خدا کی مین تجھسے دست بردار نہونگا جبتک
تو مسلم کو میرے پاس حاضر نکرے ہانی نے کہا قسم خدا کی یہ ہرگز نہوگا کہ اونکو تیرے پاس
لاؤن کیا مین اپنے مہمان کو تیرے حوالے کرون کہ تو قتل کرے پس ابن زیاد نے مسلم کی
لانے مین بہت مبالغہ کیا ہانی نے ہرگز نمانا جب کلام ہانی و ابن زیاد طول کو پہونچا تو مسلم
ابن عمر باہلی اوٹھا اوسوقت کوفے مین سوا اوسکے کوئی شخص اہل شام و بصرہ سے نہ تھا کہنے
لگا اے امیر ٹھہر جا مین ہانی سے خلوت مین ایک بات کہون اور ہاتھہ ہانی کا پکڑکر کنارے
قصر کے لیگیا ایسی جگہ بیٹھے کہ ابن زیاد دونون کو دیکھتا تھا جسوقت آواز انکی بلند ہوتی تھی
ابن زیاد سن لیتا تھا مسلم ابن عمر نے کہا اے ہانی اپنے ہاتھہ سے اپنا خون نکر اور اپنی قبیلہ
کو بلا مین نہ ڈال اور مسلم و ابن زیاد و یزید مین خویشی و قرابت ہے وہ مسلم کو قتل نہ کریگا
اور کوئی رنج اوسے نہ پہونچائیگا تو مسلم کو حوالہ کرکہ اس بلا سے رہائی پاوے اسمین تیرے
لیئے کچھہ رسوائی نہوگی کیونکہ بادشاہ کے حوالے کرتا ہے ہانی نے کہا قسم خدا کی یہ ننگ و عار
اپنے لیے گوارا نکرونگا کہ اپنے مہمان کو دشمن کے حوالہ کرون حالانکہ صحیح و سالم اور یار و
مددگار رکھتا ہون قسم خدا کی اگر کوئی مددگار بھی نرکھتا تب بھی مسلم کو نہ دیتا جب تک کہ مرا
نہ جاؤن اور مسلم بن عمر ہانی کو نصیحت کرتا تھا اور قسمین دیتا تھا ہانی یہی کہتے تھے قسم خدا کی

حضرت مسلم کو ندونگا ابن زیاد نے یہ سنکر ہانی کو اپنے پاس بلا کر کہا بخدا اگر مسلم کو حاضر کریگا
تجھی قتل کرونگا ہانی نے کہا اے ابن زیاد اگر اس امر کا ارادہ کریگا تو تلوارین میان سے
کھینچینگے اتش حرب مشتعل ہوگی ابن زیاد نے کہا اے ہانی تو مجھے ڈراتا ہے بعد اسکے اوس
ملعون نے ایک لکڑی جو اوسکے دست نجس مین تھی اس زور سے چہرہ و بینی مبارک پر
لگائے کہ لکڑی ٹوٹ گئی خون بہنی اور چہرہ مبارک کا اونکے ریش اور سینہ پر جاری ہوا اور
گوشت پیشانی و رخسار کا ریش مبارک پر گر پڑا قریب ہانی ایک شخص کھڑا تھا اوسکی تلوار کے
قبضہ پر ہات ڈالکر چاہا کہ تلوار لے لین وہ شخص مانع ہوا تلوار ندی ابن زیاد نے غلامون
سے کہا ہانی کو پکڑ لو اونھون نے ہانی کو لیکر ایک مکان مین ڈال دیا اور دروازہ بند کر لیا
جب حسان اس اسمانے ہانی کی یہ حالت دیکھی ابن زیاد سے کہا تو نے ہمین بھیجا اور ہم
بکر و حیلہ اونکو تیرے پاس لائے اب تو بعد ریش آیا اونکو زخمی کیا اور خون اونکے ریش
مبارک پر جاری کیا ابن زیاد نے اوسکو دشنام دیا اور سب نے ملکر ایک مکان مین ہٹا دیا
ابن اشعث لعین کہنے لگا حکم امیر سے ہم راضی ہین جو کچھ چاہے کرے خواہ ہمارا ضرر خواہ
فائدہ ہو کہ امیر ادب دہندہ ہے جب عمر ابن حجاج کو خبر قتل ہانی پہونچی عمر نے
قبیلہ مذحج کو جمع کر کے دار الامارہ کو گھیر لیا اور باواز بلند پکارا کہ مین ہون عمر ابن حجاج اب
قبیلہ مذحج اور شجاعان مذحج جمع ہوے ہین خون ہانی کا عوض طلب کرتے ہین اسلیے کہ اونسے
کوئی گناہ صادر نہوا تھا کس سبب سے قتل کیا ابن زیاد اونکی جمعیت سے متردد ہوا شریح
قاضی کو بلا کر کہا اوسے کہو کہ ہانی زندہ ہے پہلی ہانی کو دیکھتا جا جب شریح ہانی پاس گیا دیکھا
زندہ ہین خون منہ سے جاری ہے کہتے ہین کہ کہان ہین خویش و مددگار میرے کہان ہین اہل
دین و ہمشہری میرے اگر دس آدمی میرے قبیلہ سے چلے آئین تو اس ملعون کے شر سے کفایت
کرین اوسہانی نے آواز اپنے عزیز و اقارب کو دی شریح یہ حال دیکھکر باہر آیا بالاے قصر سے پکارا
کہ ہانی زندہ ہے کسی طرح کا ضرر و آسیب اوسکو نہین پہونچا جب ہانی کے قوم و قبیلہ نے سنا کہ
ہانی زندہ ہے تو خاطر جمع ہوے اور متفرق ہو گئے عمر بن حجاج اور اوسکے ہمراہیون نے کہا
اگر ہانی قتل نہین ہوا پس حمد و شکر ہے خدا کا بعد اسکے ابن زیاد معہ اتباع و ملازمین مسجد
کوفہ مین آیا منبر پر جاکر لوگون کو مخالفت یزید اور تفرقہ پردازی سے ڈرایا مطیعونکو نوازش

اور بخشش کا امیدوار کیا اس اثنا مین ایک جماعت مسجد مین خبر لائے کہ حضرت مسلم نے خروج کیا دار الامارہ کو روانہ ہوئے یہ سنکر ابن زیاد مضطرب ہوا منبر سے اوتر کر بتعجیل تمام دار الامارہ مین پہونچا اور دروازے بند کر لیئے عبد اللہ بن حازم نے روایت کی ہے حضرت مسلم ابن عقیل نے مجھے قصر ابن زیاد مین بھیجا کہ حال ہانی کا دیکھون پس مین مجلس ابن زیاد مین موجود تہا جسوقت اوس روسیاہ نے ہانی کو زخمی کیا اور قید کا حکم دیا جب مینے یہ حالت دیکھی بسرعت تمام حضرت مسلم کے پاس آیا دیکہا مینے کہ عورات قبیلہ مراد نی جمع ہوکر فریاد یا عبرتاہ دیا تکلاہ بلند کی ہے مین حضرت کے پاس گیا قصہ ہانی کا نقل کیا حضرت مسلم نے احوال ہانی سنکر فرمایا تو اونکے اصحاب کو مطلع کر جو گرد و پیش مکان کے مجتمع ہین اور وہ سب چار ہزار آدمی تھے بہر منادی سے فرمایا ندا کرے یا منصور امت اے نامرو مددگار قتل کر دیئے گئے ہانی کوفہ نے صدائے منادی سنی تو ہانی کے دروازے پر جمع ہوے حضرت مسلم نے برآمد ہوکر قبائل کندہ اور مذحج اور تمیم اور اسد ومضر اور ہمدان سے ایک علم ترتیب دیا تھوڑی دیر مین مسجد وتمام بازار کثرت اصحاب سے بھر گئی کام ابن زیاد پر تنگ ہوا بڑی تدبیر ابن زیاد کے یہ تہی کہ دروازہ قصر کا بند کر لیا تہا پچاس نامرد سے زیادہ دار الامارہ مین نہ تھے بعضے مددگار ان سے جو باہر تھے اوسکے پاس نجا سکتے تھے اور دروازہ پشت قصر سے جو دار الرومیین کے متصل تھا جاتے تھے جو لوگ اندر تھے بالاے قصر سے سامنے آکر دیکھتے تھے پس اصحاب مسلم نے قصر کو گھیر لیا پتھر پھینکتے تھے اور برا کہتے تھے ابن زیاد نے کثیر ابن شہاب کو باہر بھیجا اور کہا جو شخص قبیلہ مذحج سے تیری اطاعت کرے اوسے ہمراہ لے اور لوگون کو عقوبت یزید اور بدی عاقبت سے ڈرا مددگاری مسلم مین سست کر بعد اوسکے محمد ابن اشعث کو بھیجا تو جا کر قبیلہ کندہ کو اپنی طرف کر علم امان کہولکر ندا کر جو کوئی اس علم کی پناہ مین آوے جان ومال وآبرو سے امان مین رہیگا اسیطرح قعقاع ذہلی اور شبث ابن ربعی تمیمی اور حجار ابن ابجر سلمی اور شمر ابن ذی الجوشن عامری کو اس کام کے لیے بھیجا کہ اون بیوفایان غدار کو فریب دین پس محمد ابن اشعث نے ایک علم بلند کیا ایک جماعت اوسکے پاس جمع ہوئی اوسوقت حضرت مسلم نے عبد الرحمن ابن شریح شیبانی کو محمد ابن اشعث پاس بھیجا جسوقت محمد ابن اشعث نے عبد الرحمن کو دیکہا ملاقات نہ کی اور محمد ابن اشعث ودیگر رؤسانے مکر وسوسہ ہاے شیطانی سے جمعیت حضرت

مسلم کو تبغرقہ مبدل کیا یہانتک کہ بہت سے نامردونکو اپنی طرف کرلیا اور پشت قصر سے دارالامارہ مین پہنچگئے جب ابن زیاد نے اپنے مطیع و ملازم بکثرت دیکھے تو ایک علم شبث ربعی کو دیا ہمراہ ایک گروہ منافقین کے باہر بھیجا ابن زیاد نے شرفاے کوفہ کو حکم کیا کہ مسلم پر قصر سے چڑھکر مطیعان و منافقان حضرت مسلم کو پکارو کہ اے گروہ اپنے حال پر رحم کرو اور متفرق ہو کہ عنقریب لشکر شام پہونچتا ہے تم مین اوس لشکر سے لڑنے کی طاقت نہین ہے اگر اب بھی اطاعت یزید کرو تو امیر نے عہد کیا ہے کہ یزید سے تمہارا عذر خواہ ہو اور بہ نسبت سابق کے دوچند مال و نیا عطا کرے اور قسم کہائی ہے کہ اگر متفرق نہوگی تو جب لشکر شام آویگا تو تمہارے مردون کو اور بیگناہ کو بجاے گنہگار قتل کریگا اور زن و فرزند کو اہل شام پر تقسیم کریگا ان باتون کے سنتے ہی سب متفرق ہوگئے یہانتک کہ جب شام ہوئی زیادہ تیس شخص سے مسلم کے ساتھ نہ تھے جب حضرت مسلم نے یہ حال دیکھا اور مکر و غدر پر اہل کوفہ کے مطلع ہوے تو مسجد مین تشریف لاکر نماز مغرب بجا لاے اوسوقت تک تیس آدمی حضرت کے ساتھ تھے جب نماز سے فارغ ہوئے چاہا کہ مسجد سے تشریف لیجائین کوئی شخص حضرت کے ساتھ نتھا اوسوقت تنہائی مین حضرت مسلم حیران ہوئے اور کچھہ نہ جانتے تھے کہ کہان جاتا ہون یہانتک کہ محلہ بنی جبلہ مین کہ قبیلہ کندہ سے ہے پہونچے جب تھوڑی راہ اور طی کی تو طوعہ کے دروازے پر پہونچے طوعہ اشعث ابن قیس کی لونڈی اور ام ولد تھے کہ اشعث نے اوسے آزاد کیا تھا نکاح مین اسید حضرمی کے تھے اسید کا ایک لڑکا بلال نام اوسکے بطن سے تھا طوعہ اپنے لڑکے کے انتظار مین دروازہ پر بیٹھی تھی حضرت مسلم نے طوعہ کو سلام کیا طوعہ نے ماہین شایستہ جواب دیا بعد اسکے حضرت مسلم نے فرمایا اے کنیز خدا پیاسا ہون وہ نیک بخت گھر گئی پانی لاکر حضرت کو دیا حضرت مسلم نے بعد پانی پینے کے ایک ساعت توقف کیا طوعہ نے کہا پانی پی چکے اب اپنے اہل و عیال پاس جاؤ حضرت مسلم نے جواب ندیا پھر طوعہ نے یہی کہا حضرت نے پھر جواب ندیا تیسرے مرتبہ طوعہ نے کہا اے بندۂ خدا سبحان اللہ اپنے گھر جاؤ وقت شب مین تمہارا ٹھہرنا اس جگہ مناسب نہین حضرت مسلم نے فرمایا اے کنیز خدا مین غریب الوطن ہون اور کوئی جگہ ایسی نہین جہان شب باش ہون اگر تو مجکو آجکی رات پناہ دے تو بروز قیامت جناب رسالتمآب تجھے پناہ دینگے طوعہ نے کہا اے بندۂ خدا تم کون ہو فرمایا مین مسلم ابن عقیل ہون اہل کوفہ نے مجکو فریب دیا یار و دیار سے

مجھے آوارہ کیا اپنے خویش و اقربا سے جدا ہو گیا ہون کوفیون نے میری نصرت و یاری سے
ہاتھہ اوٹھا لیا مجھے تنہا چھوڑ دیا جب طوعہ نے حضرت مسلم کو پہچانا اوسوقت گہر مین لے آئے ایک
حجرے مین علیحدہ اونکے لیئے پاکیزہ فرش بچھایا حضرت کے واسطے طعام حاضر کیا مگر بسبب رنج
و مصیبت حضرت نے مطلق نکھایا اس اثنا مین اوسکا لڑکا گہر مین آیا طوعہ نے چاہا اس امر سے
اوسے مطلع نکرے جب اپنی ماں کو دیکھا کہ حجرے مین بار بار آتی جاتی ہے باصرار تمام دریافت
کیا طوعہ نے کہا جو مین تجھسے کہون کسی کو اطلاع نکرنا اوس مکار نے کہا کہ مین کسی سے نہ کہونگا
پہر طوعہ نے اوس روسیاہ سے عہد و پیمان لیکر خبر حضرت مسلم بیان کی ملعون نے یہ خبر سنکر کچھہ جواب
ندیا اور سو رہا لیکن جب لوگ حضرت مسلم پاس مسجد سے متفرق ہوے اور دیر سے آواز اصحاب
مسلم کی ابن زیاد کے کان مین نہ آئی اوس ملعون نے اپنے اصحاب سے کہا بام قصر پر جاکر دیکھو
جب وہ ملعون بام قصر پر گئے کسی کو نہ پایا ابن زیاد نے کہا مسجد مین دیکھو شاید طاقتہاے
مسجد کے سایہ مین چھپ رہے ہون بموجب حکم لوگون نے تختے سقف مسجد کے کھول کر
چراغ کی روشنی مین دیکھنے لگے تو بعضے مقامات مسجد دکھائی دیئے بعضے معلوم نہ ہوے پہر
قندیلین روشن کین اور ایک بوجھہ نرکل کا باندھا اور مسجد کے اندر لیجاکر جلا دیا اور بخوبی
تفحص کیا یہانتک کہ منبر کے پوشش مین دیکھا اور ابن زیاد کو خبر دی کہ قوم متفرق ہوگئی اوسی
شب مسجد مین آکر منبر پر گیا منبر کے گرد اوسکے اصحاب تھے یہ ماجرا پیش آیا نماز عشا ہوا اور
عمر بن نافع کو حکم کیا ندا کرے جو شخص بزرگان کوفہ سے اسوقت مسجد مین حاضر نہوگا خون اوسکا
مباح ہے پس تھوڑے عرصہ مین مسجد بھر گئی جب لوگ جمع ہو چکے ابن زیاد نے موذن سے اقامت
کو کہا اور مشغول نماز ہوا لشکر کو حکم دیا کہ پاسبانی کرو بعد نماز خطبہ پڑہا اثناے خطبہ مین کہا کہ
مسلم محض نادان ہے کہ مخالفت خلیفہ کی اور بھاگ گئے پس جسکے گہر مین مسلم ہو اور مجھہ خبر
نہ کرے جان و مال اوسکا معرض تلف مین ہوگا جو شخص مسلم کو میرے پاس لائے اوس سے
بہت سا سلوک کرونگا اور بہت تاکید کی اور ڈرایا حصین ابن نمیر سے کہا ماں تیری ماتم مین
بیٹھے اگر کوئی شخص دروازہ کوفہ کا کھلا رکھے اور مسلم چلے جائین اور اونکو تو میرے پاس نہ
لاوے کہ مینے تجکو مکانات اہل کوفہ پر اختیار دیا پاسبانونکو کو چاہیے کوفہ مین متفرق کرکے علی الصباح
ہر گہر مین مسلم کو بعد تفحص تمام پیدا کرادے آئین نمیر سردار لشکر تہا بعد تاکید ابن زیاد بدنہاد

مصر مین آیا اور عمر ابن حریث کو ایک علم دیکر امیر لشکر کیا جب صبح ہوئی وہ لعین مجلس مین آکر بیٹھا
اور مردم کوفہ کو اذن عام دیا کہ اوس ملعون پاس آوین اور محمد ابن اشعث کے حال پر بہت سی
نوازش و بخشش کرکے اپنے پہلو مین بٹھایا اوسوقت بٹیا طوعہ کا ابن زیاد کے دروازے پر آیا اور
خبر حضرت مسلم کی عبد الرحمن ابن اشعث سے کہی اوس ملعون نے اپنے باپ سے آکر آہستہ یہ خبر کہی
وہ لعین ابن زیاد کے پہلو مین بیٹھا تھا جب ابن زیاد نے سنا محمد بن اشعث کو چپڑی سے
اشارہ کیا کہ اوٹھکر جلد مسلم کو لے آ محمد ابن اشعث نے اپنی قوم کو ہمراہ لیا بعد اسکے ابن زیاد
نے ستر آدمی قبیلہ قیس سے عبد اللہ ابن عباس سلمی کے ہمراہ کرکے محمد ابن اشعث کے ساتھ
کر دیے اور حضرت مسلم کے لینے کو بھیجا جب محمد ابن اشعث اوس گھر کے قریب جسمین حضرت مسلم
تھے پہونچا صدائے سم اسپان اور آواز لوگون کی حضرت نے سنی جانا میرے لینے کو آئے
ہین حضرت مسلم تلوار لیکر حجرے سے باہر نکلے وہ بیدین گھر مین گھس آئے اوس شیر بیشۂ
شجاعت نے سب نامردون کو بزور شمشیر گھر سے باہر نکالدیا پھر اون شقیانے ہجوم کیا بار
دیگر حضرت مسلم نے اون ملعونون کو دفع کیا بعد اسکے حضرت مسلم اور بکر ابن حمران مین تلوار
چلنے لگی اوس ملعون نے ایک تلوار روے مبارک پر لگائی کہ لب بالا اور دو دانت آگے
کے جدا ہو گئے حضرت مسلم نے ایک تلوار اوس ملعون کے سر پر اور ایک گردن پر اس زور سے
لگائی قریب تھا کہ اوسکے شکم نجس مین اتر جاے جب اون نامردون نے یہ حال حضرت
مسلم کا دیکھا لڑنے سے عاجز ہوے کوٹھون پر چڑھکر تیر مارنے لگے اور آگ پھینکتے تھے جب حضرت
مسلم نے یہ بیحیائی مشاہدہ فرمائی تو اپنی زندگی سے ناامید ہوکر تلوار میان سے کھینچی گھر سے
باہر نکل کر کفار پر حملہ کیا بہت سے بیدینون کو قتل کیا جب محمد ابن اشعث نے دیکھا کہ حضرت
مسلم بآسانی ہاتھ آئینگے کہنے لگا کیون اپنی نفس کو ہلاک کرتے ہو مینے تمکو امان دی مگر
حضرت مسلم لڑتے تھے اور چند شعر بطور رجز پڑھتے تھے اور کذب و غدر سے اون کافرون کے
اندیشہ ناک تھے بعد اسکے محمد ابن اشعث نے کہا تمسے جھوٹ نہین کہتا اور مکر و فریب نہین
کرتا تمکو ابن زیاد پاس لیے چلتا ہون کہ تمہارا بنی عم ہے تمکو قتل نکریگا اور کسی طرح کا ضرر نہ پہونچائیگا
جب حضرت کثرت جنگ اعدا اور زخمہاے سنگ جفا سے عاجز ہوے ضعف و ناتوانی غالب
ہوئی ایک ساعت حضرت مسلم دیوار خانہ سے لگکر کھڑے ہوے جب ابن اشعث نے کہا مین

تمکو امان دیتا ہون ناچار حضرت نے قبول کیا اگرچہ جانتے تھے کہ کلام ان بیوفاؤن کا صادق نہین ہے حضرت مسلم نے ابن اشعث سے کہا آیا مین امان مین ہون کہا ہان پھر حضرت نے اوسکے رفیقون سے مخاطب ہوکر فرمایا تمنے امان دی سب نے کہا ہمنے امان دی مگر عبید اللہ ابن عباس سلمی جد اہوگیا کہنے لگا مجھی نیک و بد مین اختیار نہین حضرت نے فرمایا اگر تم مجکو امان ندیتے تو کیون اپنا ہاتھہ تمہارے ہاتھہ مین دیتا بعد اسکے حضرت مسلم کو گرفتار کرکے پیچھے گرد حضرت کے سب نے اژدحام کیا اور تلوار حضرت سے لیلی اوسوقت حضرت مسلم اپنی زندگی سے مایوس ہوے رو کر فرماتے تھے یہ اول غدر ہے ابن اشعث نے کہا مین امیدوار ہون تم کچھہ خوف نکرو حضرت نے کہا امان کہان انا للہ و انا الیہ راجعون یہ کہکر حضرت رونے لگے عبید اللہ بن عباس نے کہا اے مسلم کیون روتے ہو جو شخص ایسا دعوی کرے جیسا تمنے کیا اور بلا مین گرفتار ہو چاہیے کہ گریہ نکرے حضرت مسلم نے کہا قسم خدا کی مین اپنے لیئے نہین روتا بلکہ مین اپنے خویش و اقربا کے لیئے روتا ہون رونا میرا امام حسینؑ اور اونکے آل و اصحاب کے حال پر ہے کہ وہ جناب منافقان غدار کے فریب سے اپنے یار و دیار سے جدا ہوکر اسطرف روانہ ہوئے ہین مین نہین جانتا کہ اُس جناب سے کیا سلوک کرینگے بعد اسکے حضرت مسلم نے محمد بن اشعث کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے بندۂ خدا مین جانتا ہون کہ تم میرے امان دینے سے عاجز ہو بلاشبہ مجھے قتل کروگے آیا تجھ سے ہو سکتا ہے مجھ سے نیکی کرے کیسکو میری طرف سے امام حسینؑ کے پاس بھیجدے اسواسطے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے وہ جناب مع اہل بیت و اصحاب آج یا کل اسطرف روانہ ہون پس وہ شخص حضرت سے جاکر کہے کہ مسلم نے مجھے ایسے وقت مین بھیجا ہے کہ اعدا کے دست ظلم مین قید حیٰی شام تک زندہ رہنے کی امید نہ تھی اور عرض کیا ہے یا حضرت فدا ہون ماں باپ میرے آپ مع اہل بیت پھر جائین اہل کوفہ کے فریب مین نہ آئین کہ یہ وہی آپ کے پدر بزرگوار علی ابن ابی طالب کے اصحاب ہین جنکی مفارقت کے واسطے خدا سے حضرت تمنا و آرزو کرتے تھے کہ مر جائین یا قتل ہون بتحقیقکہ کوفیون نے آپ کی تکذیب کی اور جسکی تکذیب کیجاوے اوسکے لیے کوئی رای و تدبیر نہین ابن اشعث نے کہا قسم خدا کی جو کچھ تم نے کہا اُسے مین عمل مین لاتا ہون اور ابن زیاد سے کہا مینے حضرت مسلم کو امان دی ہے ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ ابن زیاد نے عمرو بن حریث مخزومی اور محمد ابن اشعث کو ستر نامور ساتھہ کرکے

گرفتاری مسلم کو بھیجا جس گھر مین حضرت مسلم تھے اوسے جا کر گھیر لیا حضرت نے اون بیدینون
پر حملہ کیا اور چند شعر پڑہے حاصل مضمون یہ ہے مرنے سے کچھہ چارہ نہین پس واے بحجہ
جو کچھ کرنا ہے کرلے کہ بلاشبہہ تجھے کاسۂ ناگوار مرگ پینا ہے اور حکم خداے عزوجل پر صبر کر جو کچھہ
اوسنے خلق پر مقدر فرمایا ہے البتہ واقع ہوگا یہ اشعار انشا فرما کر اکتالیس نامردون کو واصل
جہنم کیا محمد ابن ابو طالب نے کہا ہے جب حضرت مسلم رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت
کثیر کو واصل جہنم کیا یہ خبر ابن زیاد کو پہونچی اوس نامرد نے محمد ابن اشعث کو پیغام دیا مینے
تجھے ایک شخص کے لینے کو بھیجا اوسے میرے پاس نہ لاسکا اوس اکیلے نے تیری اصحاب مین
رخنہ عظیم ڈالا اگر مین تجکو کسی اور جگہ بھیجون تو تیرا کیا حال ہوگا ابن اشعث نے جواب مین
کہلا بھیجا کیا تو نے مجھے اپنے گمان مین کسی بقال کوفہ کے لینے کو بھیجا ہے جان تو ایک شیر ژیان
کے لینے کو آیا ہون کہ شمشیر براں اوس دلیر کے ہاتھ مین ہے جو شجاع اور رئیس ہے آل جناب
رسالتمآب سے ابن زیاد نے یہ سنکر کہا اونکو امان دے کہ قابو نہ پائیگا مگر امان کے حیلہ سے
اس مقام پر مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہین بعض کتب مناقب مین عمر ابن دینار سے منقول ہے
کہ امام حسین نے مسلم کو کہ شجاعت مین مثل شیر ببر تھے جانب کوفہ روانہ کیا ایضاً عمار اور دیگر
راویون سے منقول ہے کہ قوت اوس شیر بیشۂ شجاعت کی اس درجہ تھی کہ مرد قوی ہیکل کو
ایک ہاتھہ سے اوٹھا کر بلند کوٹھے پر پھینک دیتے تھے مصنف نے پھر رجوع کی طرف کلام شیخ
مفید علیہ الرحمۃ اللہ کے کہ ابن اشعث حضرت مسلم کو ابن زیاد کے دروازہ قصر پر لایا اور اجازت
لیکر اوس رسیاہ پاس آیا تمام احوال مسلم کا اوس سے بیان کیا کہا کہ مینے اونکو امان دی ہے اوسنے کہا تجھہ کو امان سے
کیا کام ہے مینے تجھہ امان دینے کو نہین بھیجا تھا بلکہ اسلیے کہ اونکو میرے پاس لے آ ابن اشعث ساکت ہوا جب
حضرت کو دروازۂ قصر پر چھوڑ گئی اوسوقت حضرت بشدت پیاسے تھے اور روسا کوفہ در قصر منتظر اجازت
بیٹھے تھے از انجملہ عمارہ ابن عقبہ بن ابی معیط اور عروہ بن حریث اور مسلم ابن عمر اور کثیر ابن شہاب حاضر تھے ایک
گھڑا اب سرد سے بھرا ہوا دروازۂ قصر پر رکھا تھا حضرت مسلم نے فرمایا اے منافقان بیوفا
ایک گھونٹ پانی کا پلا دو مسلم ابن عمر نے کہا تم دیکھتے ہو یہ پانی کیسا ٹھنڈا ہے قسم خدا کی ایک قطرہ
نہ ملیگا جب تک کہ العیاذ باللہ تم جہنم جہنم پہونچ حضرت نے کہا وای تجھہ پر تو کون ہے اوس ملعون نے
کہا مین وہ شخص ہون جسنے حق کو پہچانا جب تم منکر حق ہوے مین مخلص امیر تھا جب تم خیانت

کنندہ ہوے مین مطیع امیر رہا جب تم نے مخالفت کے مین ہون بیٹا عمرو باہلی کا حضرت
مسلم نے فرمایا اے پسر باہلہ تیری مان تیری ماتم مین بیٹھی کسقدر تو سنگدل و جفا کار ہی اے
ملعون تو سزاوار تر ہے جہنم جہنم اور خلود جہنم کا بعد اسکے حضرت مسلم نے بسبب شدت تشنگی اور
ضعف کے ایک دیوار پر تکیہ کیا جب عمر ابن حریث نے یہ حال حضرت کا دیکھا اپنے غلام سے کہا وہ
ایک گھڑا رومال سے بندھا ہوا مع ایک کوزہ کو لایا اور ایک کوزہ پانی کا حضرت کو دیا جب حضرت
نے چاہا پانی پئین کوزہ لہو سے بھر گیا حضرت نے نہ پیا دوسری مرتبہ وہ غلام پانی لایا پھر کوزہ لہو سے
بھر گیا تیسری مرتبہ جب پانی لایا دندان مبارک آگے کے کوزہ مین گر پڑے حضرت مسلم نے فرمایا الحمد للہ
گویا مقدر نہین ہوا ہے کہ آب دنیا سے سیراب ہون اس اثنا مین ملازم ابن زیاد حضرت کی بلانے کو آیا جب
مسلم ابن مرحود کی سامنے تشریف لائے حضرت نے سلام کیا ملازم ابن زیاد نے کہا اے مسلم
سلام کیون نہین کرتے فرمایا اگر ابن زیاد مجھے قتل کرے پس کیون سلام کرون اگر قتل نکرے تو یہ
سلام کیا ہے بہت سے سلام اوسپر کرونگا ابن زیاد نے کہا البتہ مین قتل کرونگا خواہ سلام کرو
خواہ نکرو حضرت نے فرمایا اگر تو نے میرے قتل کا مصمم ارادہ کیا ہے ایک ساعت مہلت دے
کہ کسی کو حاضرین مجلس سے اپنا وصی کرون کہ میرے وصیت پر عمل کرے ابن زیاد نے کہا کچھ مضائقہ
نہین جو تمہین کہنا ہو کہو حضرت مسلم نے مجلس کیطرف دیکھا اوسمین عمر ابن سعد تھا حضرت نے اوسکی
طرف متوجہ ہوکر فرمایا مجھ مین اور تجھ مین قرابت ہے میری وصیت کو قبول کر یہ شنیدہ مجھسے سن
اوسنے خوش آمد ابن زیاد سے نہ سنا ابن زیاد نے کہا اے عمر مسلم سے جسسے قرابت ہے اوسکی وصیت
کیون نہین سنتا عمر نے جب اجازت پائی حضرت مسلم کا ہاتھ پکڑکر گوشۂ قصر مین لیگیا ایسی جگہ جاکر
بیٹھا کہ ابن زیاد دونون کو دیکھتا تھا حضرت مسلم نے فرمایا پہلے وصیت میری یہ ہے کہ مین اس
شہر مین سات سو درہم کا قرضدار ہون تو میری زرہ و تلوار کو بیچکر میرا قرض ادا کر دینا دوسری
وصیت یہ ہے جب مجھے قتل کرین تو لاشہ میرا ابن زیاد سے مانگ کر دفن کرنا تیسری وصیت یہ ہے
کسی شخص کو امام حسین علیہ السلام پاس بھیجدے کہ حضرت اپنی وطن کو مراجعت فرمائین تحقیق کہ
میرے حضرت کو لکھا تھا کہ اہل کوفہ آپکی طرف ہین مین جانتا ہون حضرت اس جانب روانہ ہو چکے
ہونگے پس عمر نے ابن زیاد سے کہا اے امیر سنا تو نے مسلم نے مجھسے کیا کہا یہ کہکر جو کچھ حضرت نے
کہا تھا وہ سب بیان کیا ابن زیاد نے جب وصیتین حضرت کی سنین کہا امین خیانت نہین کرتا

مگر ممکن ہے کہ خائن کو امین کرین مجھے اونکے مال سے کیا کام جسطرح اونہون نے تجھسے کہا وہی کر
جب اونھین قتل کرونگا تو اونکے دفن سے ممانعت نکرونگا لیکن امام حسینؑ اگر وہ میرا ارادہ نکرینگے
مین بھی قصد نکرونگا بعد اسکے ابن زیاد نے کہا اے مسلم اس شہر مین آکر تمنے مسلمانون کی جمعیت
متفرق کی آتش فتنہ وفساد روشن کیا بعضون کو بعض پر مسلط کیا حضرت مسلم نے فرمایا اے ملعون
تو کاذب ہے کوفیون نے ہمکو لکھا تیرے باپ زیاد نے دین خدا مین بدعتین کین بندگان نیک کو بیگناہ
قتل کیا افعال واعمال کسرے وقیصر کو مسلمانون مین جاری کیا ہم اسلیے آئے کہ بعدالت انمین
سلوک کرین موافق کتاب خدا وسنت رسول حکم کرین ابن زیاد نے کہا تم اس کام کے قابل نہین ہو
اسلیے کہ تم مدینہ مین شراب پیتے تھے حضرت نے کہا قسم خدا کی تو جھوٹا ہے شراب پینے کے لیے تو سزاوار
ترہے شراب خوار وہ شخص ہے جو مسلمانون کا خون بہاتا ہے اور قتل نفس محترم کرتا ہے ناحق عداوت
وبدگمانی سے مسلمانون کا خون کرتا ہے لہو ولعب مین ایسا مشغول ہے گویا کوئی کام نہین کیا
ابن زیاد نے کہا خدا نے تمکو اس کام کے قابل نجانا حضرت مسلم نے کہا کون شخص ہمسے امامت
وخلافت کے لیئے سزاوار ترہے ابن زیاد نے کہا یزید مسلم نے فرمایا کہ ہم ہر حال مین حمد وشکر
خدا بجالاتے ہین راضی ہین ہم کہ حق تعالی جو حکم درمیان ہمارے اور تیرے چاہیے کرے ابن زیاد
نے کہا خدا مجھے قتل کرے اگر مین تمھین قتل نکرون اسطرح سے کہ کوئی شخص اہل اسلام سے
قتل نہوا ہو حضرت نے کہا تو سزاوار ہے دین اسلام مین احداث بدعت کا یہ سنکر اوس ملعون نے
کلمات ناسزا جناب امیرؑ وامام حسینؑ اور حضرت عقیل اور حضرت مسلم کے حق مین کہے پر حضرت نے سکوت فرمایا
ابن زیاد نے کہا انکو بالاے قصر لیجا کر قتل کرو اور بدن انکا قصر کے نیچے پھینک دو حضرت مسلم نے
فرمایا قسم خدا کی اگر مجھ مین اور تجھ مین قرابت ہوتی تو حکم میرے قتل کا نکرتا ابن زیاد نے کہا
وہ شخص کہان ہے جو مسلم کو قتل کرے پس بکر ابن حمران کو بلا کر کہا مسلم کو بالاے قصر لیجا اور
قتل کرو وہ ملعون حضرت کو لیچلا زبان مبارک پر آواز تکبیر واستغفار درود احمد مختار جاری
تہا اور درگاہ قاضی الحاجات مین بزبان مناجات کہتے تھے خداوندا حکم کر درمیان ہمارے
اور اس گروہ کے جنھے ہمین فریب دیا اور جھوٹ بولے اور ہماری نصرت وہاری نکی پس وہ
لعین حضرت کو بام قصر پر اوس سمت لیگیا جسطرف بازار کفش دوزون کا تہا اور سر مبارک
بدن سے جدا کر کے جسم مطہر کو زیر قصر گرادیا سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ کے روایت

کی ہے جب حضرت مسلم رضی اللہ عنہ نے بہت نامردونکو واصل جہنم کیا تو محمد ابن اشعث باواز
بلند پکارا کہ اے مسلم ہمنے امان دی مسلم نے فرمایا مکارون کی امان پر اعتماد نچاہیے حضرت
مقاتلہ اعدا مین اہتمام کرتے تھے حمران بن مالک خثعمی کے اشعار متضمن بیوفائے دنیاے فانی
اور اپنی ثابت قدمی پر معرکہ جہاد مین تہی بطور رجز پڑہے اون اشعار کے مصرع آخرین فرمایا
ڈرتا ہون کہ مجھسے جھوٹ بولین اور مکر و فریب کرین ابن اشعث نے کہا کہ ہم مکر و حیلہ نہین کرتے
حضرت نے اوسکو کہنی پر التفات نکیا سرگرم جہاد تھے یہانتک کہ جسم مبارک پر بہت زخم لگے ایک مرد نے
پیچھے آکر ایک نیزہ پشت مبارک پر مارا کہ حضرت اوسکے صدمہ سے مُنھ کے بھل گرے اون
کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو گرفتار کرلیا جب اوس مظلوم کو ابن زیاد پاس لائے حضرت
نے اوس کو سلام نکیا ملازم ابن زیاد نے کہا امیر کو سلام کرو فرمایا واے تجھپر اے ملعون
چپ رہ قسم خدا کی وہ میرا امیر نہین ہے ابن زیاد نے کہا مین تمھین قتل کرونگا خواہ سلام
کرو یا نکرو حضرت نے فرمایا اگر مجھی تو قتل کرے تو تجھسے پہلے بدترین خلائق تو مجھسے بہترین
خلائق کو قتل کیا یہ سُنکر ملعون غصہ مین آیا اور کلمات ناسزا بکنے لگا کہا اے نافرمان اے
متفرق کرنے والے اہل نفاق کے تو نے امام پر خروج کیا جمعیت مسلمین کو پراگندہ کیا
آتش فتنہ و فساد کو مشتعل کیا حضرت نے کہا تو کاذب ہے بلکہ معاویہ و یزید پلید نے مسلمانونکی
جمعیت کو پراگندہ کیا اور تو نے تیرے باپ نے کہ بیٹا غلام ثقیف کا تھا آتش فساد کو اہل اسلام
مین روشن کیا امید رکھتا ہون کہ حق تعالی مجکو شہادت بدترین خلائق کے ہاتھ سے نصیب
کرے سید ابن طاؤس رحمہ اللہ نے بعد بیان حالات مذکورہ کہا ہے جب بکر ابن حمران
سید مظلوم کو بام قصر پر لیگیا سر مبارک تن مطہر سے جدا کرکے خائف و ترسان نیچے اوترا
ابن زیاد نے پوچھا تیرا حال کیون متغیر ہے کہا اے امیر جب مینے مسلم کو قتل کیا اوسوقت
ایک مرد سیاہ مہیب صورت نظر آیا میرے برابر کھڑا اوسکی اپنے دانتون سے کاٹتا ہے
دوسری روایت مین یون وارد ہے کہ اپنے ہونٹون کو دانتون سے کاٹتا ہے یہ دیکھکر
خوف عظیم مجھپر غالب ہوا ابن زیاد نے کہا شاید تجھپر دہشت و خوف غالب ہوا بروایت
مسعودی جب بکر ابن حمران ولد الزنا نے حضرت مسلم کو شہید کیا تو ابن زیاد نے اوسی
بلایا پوچھا تو نے مسلم کو قتل کیا کہا ہان ابن زیاد نے پوچھا جاتے وقت مسلم کیا کہتے تھے

اوس بیحیا نے کہا اثنائے راہ مین تکبیر اور تسبیح اور تہلیل اور استغفار کہتے جاتے تھے اور
جب مین واسطے قتل کے قریب گیا اوسوقت کہتے تھے خداوندا حکم کر درمیان ہمارے اور
اوس گروہ کے جسنے ہمین فریب دیا اور ہمسے جھوٹ بولے اور ہماری نصرت و یاری سے
دست بردار ہوے اور ہمین شہید کیا بکر کہتا ہے مینے کہا شکر کرتا ہون مین اوس خدا کا
جسنے مجھے تمسے قصاص لینے پر دسترس عطا کیا یہ کہکر مینے ایک ضرب لگائی اور وہ ضربت کارگر
نہوئی پس مسلم نے کہا کیا تجھے یہ ضربت کافی نہین ہے یہ خراش قلیل جو تیری ضربت سے مجھے
پہونچا عوض تیرے خون کا ہو سکتا ہے پس ابن زیاد نے کہا مسلم مرتے وقت یہی فخر کرتے تھے
بکر ملعون نے کہا بعد اسکے دوسرے ضربت سے مینے اونکو قتل کیا شیخ مفید رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے جب مسلم رضی اللہ عنہ نے باغ جنت کو انتقال فرمایا تو ابن زیاد ولد الزنا نے ہانی کو
بلایا محمد ابن اشعث نے اونکی شفاعت کی اور کہا تو جانتا ہے مرتبہ ہانی کو اس شہر مین عالی خاندان
کو اسکے قبیلہ مین ہمقوم اسکے جانتے ہین کہ مین اور میرے رفقا اسکو تیرے پاس لے آئے تھے
اور مین تجھے خدا کی قسم دیتا ہون کہ ہانی کو میرے خاطر سے چھوڑ دے اور اسکے قصور کو عفو کر
اسلیے کہ مین عداوت اہل شہر کو پسند نہین کرتا پس ابن زیاد نے پہلے وعدہ کیا کہ مین ہانی کے قتل
سے درگذرا بعد اسکے شقی نے خلف وعدہ کیا اور حکم کیا کہ ہانی کو بازار مین لیجا کر قتل کرو پس
ہات ہانی کے شانون پر باندہکر جس بازار مین گوسفند بیچتے تھے لائے وہ بزرگوار
بکمال اضطرار وانذ جاہ وانذ جاہ کہتے تھے یعنی کہان ہے قبیلہ مذحج کہ اعانت اور کمک
نہین کرتے ہر چند استغاثہ کیا کوئی نصرت یاری کو نہ آیا جب ہانی نے دیکھا کوئی کمک نہین
کرتا ہاتھہ اپنا کھینچ کر نکال لیا کہا کوئی لکڑی یا چھری یا پتھر یہان نہین جس سے دشمنون کو
اپنے پاس سے دفع کرون سب اشقیا اوپر ٹوٹ پڑے اونکے ہاتھہ مضبوط باندہے کہا گردن
آگے کرو ہانی نے کہا نہ مین اپنی جان دینے مین سخاوت کرتا ہون نہ تمکو اپنے قتل پر اعانت
کرتا ہون پس رشید نام غلام ترکی ابن زیاد نے ایک تلوار لگائی ہانی نے کہا الی اللہ المعاد
اللھم الی رحمتک ورضوانک یعنی سب کے بازگشت خدائے عزوجل کیطرف ہے خدایا
مجکو پہونچا اپنی رحمت وخوشنودی مین اوس ملعون نے دوسری تلوار لگا کر حضرت ہانی کو شہید
کیا عبد اللہ ابن زبیر اسدی مرثیہ مسلم و ہانی مین کہتا ہے اگر تو نہین جانتا موت کیا چیز ہے

پس ہانی کیطرف دیکھہ کہ بازار مین اوسے قتل کیا اور دیکھہ مسلم ابن عقیل کیطرف وہ جوان شجاع تہا تلوار نے اوسکے مُنہ کو مجروح کیا بعد قتل اونکو قصر سے نیچے پھینک دیا اور حکم ابن زیاد قتل کیا اونکے قصہ کو راہ چلنے والے تک بیان کرتے ہین دیکہتا ہو تو اوس تن مبارک کو جسکے رنگ کو موت نے متغیر کر دیا ہے اور خون اونکا ہر طرف جاری ہے ایسا جوان صاحب شرم و حیا کہ دختر شرمناک سے بہی حیا مین زیادہ ہے برہنہ اوسکی تیغ کی تمشیر دو دم کی پرخش سے تبر ہے آیا وہ اشخاص جو ہانی کو ابن زیاد پاس لیگئے آسایش و اطمینان گھوڑے پر سوار ہین حالانکہ قبیلہ مذحج اونھین ڈہونڈتی ہین اور درپے ہین اپنے قتیل کے عوض مین اور نہی مراد اوسکے گرد پھرتے ہین سب منتظر فرصت ہین اور آپس مین احوال اوسکا پوچہا کرتے ہین اے قوم مذحج اور مراد اگر تم عوض اپنے بہائی کے خون کا طلب نکرو پس حال تمہارا مشابہ ہے اوس زن زناکار سے جو مال قلیل پر رضامند ہو راوی کہتا ہے جبکہ حضرت مسلم اور ہانی کو شہید کیا ابن زیاد ملعون نے سراون بزرگوارون کے ہانی ابن ابوحیہ وداعی اور زبیر ابن ارواح تمیمی کے ساتھہ یزید پاس بھیجے عمرو بن نافع سے کہ منشی ابن زیاد تہا کہا کہ احوال ہانی و مسلم یزید کو لکھہ اوسنے ایک خط طولانی لکھا اور عمرو ابن نافع وہ شخص ہے جسنے پہلے پہل کتابت مین طول دیا جب نامہ ابن زیاد نے دیکہا کہا کہ یہ طول اور فضول کچہہ ضرور نہین اسیقدر لکھہ اما بعد شکر اوس خدا کا جسنے حق امیر کا دشمن سے لیا معیشت دشمن سے کفایت کی آگاہ ہو کہ مسلم ابن عقیل نے ہانی ابن عروہ کے گہر مین پناہ لی تہی مینے جاسوس مقرر کر کے اونپر قابو پایا اور اونھین قتل کر کے سر اونکے تیرے پاس بھیجدیے یہ دو شخص جو تیرے پاس لاتے ہین تیرے تابع اور فرمان بردار ہین جو حال مسلم اور ہانی دریافت کرنا منظور ہو اونسے پوچھہ کہ یہ دانا اور پارسا اور راستگو ہین جب یہ نامہ اور سر اقدس دونون بزرگونکے اوس شقی پاس پہونچے بہت خوش ہوا جواب مین ایک نامہ ابن زیاد کو اوس مضمون کا لکھا اما بعد بدرستیکہ تونے درگذر نکیا اوس امر سے جسمین دوستار کہتا تہا اور موافق مرضی میرے تونے کام کیا اور عمل کیا تونے مانند اوس شخص کے جو ضابط و مستحکم کنندہ امور ہے اور حملہ کیا تونے مثل شجاع قوی دل و ثابت قدم کے تحقیق کہ تونے مجہے فارغ کیا میری مہم کو سر کیا میرے گمان کو اپنے باب مین سچا کیا اور مینے تیرے رسولونکو اپنے پاس بلایا راز کی باتین پوچھین رستی عقل و فضل مین جیسا تونے لکھا ویسا ہی پایا پس اونسے نیکی کرنے سنا اور

کہ حسینؑ جانب عراق روانہ ہوئے ہین جا بجا یہ کہ راہین ہر طرف کی بند کردی اور ادنیٰ فتحیاب
ہونیمین سعی بلیغ کر تہمت اونکے شیعونکو قتل کر جہ دہانکی روداد ہو ہر روز لکھا کرو السلام ابن نما
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے یزید نے ابن زیاد کو لکھا کہ سنا ہے امام حسین علیہ السلام عراق
کیطرف روانہ ہوے ہین بہ تحقیق کہ اونکی باعث سے تجھے ابتلا ہوا اور تیرے شہر مین بلا نازل ہوئی
اس بلا مین تیری آزمایش و امتحان ہے دیکھا چاہیے تو آزاد رہتا ہے یا مثل بندون اور غلامونکے
رجوع کرتا ہے مفید رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت مسلم نے روز سہ شنبہ آٹھوین ذیحجہ
سنہ ساٹھ ہجرت نبوی سے خروج کیا اور نوین ذیحجہ بروز عرفہ درجہ شہادت پر فائز ہوئی اور
حضرت امام حسینؑ روز ترویہ آٹھوین ذیحجہ کو مکہ معظمہ سے عراق کو روانہ ہوئے اوسی دن حضرت
مسلم نے کوفہ مین خروج کیا تہا اور حال حضرت کی روانگی کا مکہ معظمہ سے اسطرح پر ہے کہ جب جناب
سید الشہداء نے تیسری تاریخ شعبان کے سنہ ساٹھ ہجرت سے بسبب ایذاے مخالفین مکہ معظمہ
کو اپنے نور قدوم سے منور فرمایا بقیہ شعبان و ماہ رمضان و شوال و ذی قعدہ آٹھوین ذیحجہ تک
اوس بلدۂ طیبہ مین اوقات متبرکہ کو عبادت جناب باری مین صرف کیا اس عرصہ مین ایک
گروہ شیعیان بصرہ و حجاز سے حضرت پاس جمع ہوئے جب ماہ ذیحجہ داخل ہوا حضرت نے سفر
عراق کا ارادہ کیا اور طواف خانۂ کعبہ بجا لائے درمیان کوہ صفا و مروہ سعی فرمائی احرام حج کو
عمرہ سے بدلکر اعمال عمرہ بجا لائے محل ہو کر عراق کو روانہ ہوئے اسواسطے کہ تمام کرنا حج کا
حضرت سے ممکن نہوا حضرت کو خوف تہا کہ اشقیا یزید پاس گرفتار کرکے نہ لیجائین پس حضرت تبجیل تمام
اپنے اہلبیت و فرزند اور اپنے شیعونکو ساتھ لیکر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے ابہی خروج مسلم اور شہادت
مسلم کی خبر حضرت کو نہ پہونچی تہی سید ابن طاؤس رحمہ اللہ نے واقدی اور زرارہ ابن
صالح سے روایت کی ہے دونون نے کہا تین روز قبل روانگی امام حسینؑ ہم حاضر خدمت
ہوئے عرض کیا یا مولیٰ اہل کوفہ کے دل آپ کی طرف ہین تلوارین اونکی بنی امیہ کیطرف ہین
حضرت نے جانب آسمان دست مبارک سے اشارہ کیا ناگاہ ہمنے دیکھا دروازے آسمان کے
کہل گئے فوجین ملائکہ کی اسقدر زمین پر نازل ہوئین کہ حساب اونکا بجز حق تعالیٰ کوئی نہین
کر سکتا فرمایا اگر مجکو آرزوے شہادت اور شوق ملاقات حضرت رسالت پناہ اور راضی رہنا قضاے
جناب اقدس الٰہی پر منظور نہوتا اور سبب کمی اجر و ثواب نہوتا تو یہ لشکر بیحد و بیحساب اپنے

ہمراہ لیکر اعدائے دین سے جہاد کرتا ولیکن مجھے یقین ہے کہ مین اور میرے اہل بیت واصحاب اوس جگہ شہید ہونگے کوئی متنفس میرے اولاد سے سوائے زین العابدین جیتا نہ بچیگا حضرت صادق ع سے روایت ہے جس شب کی صبح کو حضرت نے قصد کیا کہ معظمہ سے جانب کوفہ کوچ فرمائین اور یہ خبر محمد ابن حنفیہ کو پہونچی بمجرد سننے اس خبر وحشت اثر کے حضرت کی خدمت مین آئے عرض کیا اے برادر تم اہل کوفہ کا مکر وغدر جانتے ہو کہ اونھون نے تمہارے پدر بزرگوار اور برادر عالیمقدار کے ساتھ کیا سلوک کیا ڈرتا ہون کہ آپ سے بھی بدسلوکی کرین اگر آپ کہ معظمہ حرم خدائے عزوجل ہے تشریف رکھین عزیز اور مکرم رہیے گا اور کوئی متعرض نہو گا حضرت نے فرمایا اے بھائی ڈرتا ہون کہ یزید مجکو مکہ معظمہ مین قتل کرے مجھے منظور نہین کہ حرمت مکہ میرے سبب سے ضایع ہو محمد بن حنفیہ نے عرض کیا اے برادر شہرمین یا صحرا کیطرف تشریف لیجائیے تاکوئی آپ کو نہ پاوے فرمایا اے بھائی جو کچھ تمنے کہا سچ ہے اس امر مین فکر کرون جب وقت صبح ہوا حضرت نے فرمایا اسباب سفر اونٹون پر بار ہو جب خبر محمد ابن حنفیہ کو پہونچی بیتابانہ دوڑے اور مہار ناقہ سے لپٹ گئے عرض کیا آپ نے اس امر مین فکر کا مجھسے وعدہ کیا تھا فرمایا ہان محمد ابن حنفیہ نے عرض کیا پس اسقدر جلدی کیون فرمائیے سفر کرنے مین فرمایا اے برادر جب تم شب کو اپنے گھر گئے جناب رسالتمآب میرے پاس تشریف لائے فرمایا اے حسین جلد روانہ ہو کہ خدا کو منظور ہے تجھے اپنی راہ مین شہید دیکھے محمد ابن حنفیہ نے یہ کلام سنکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور عرض کیا یا حضرت ہرگاہ آپ اس قصد پر جاتے ہین تو عورتون کو کیلئے اپنے ساتھ لیجاتے فرمایا اے برادر حق تعالیٰ کو منظور ہے انھین اسیر دیکھے پس محمد ابن حنفیہ نے بادیدہ گریان اوس امام عالیمقام کو وداع کیا بعد محمد ابن حنفیہ کی عبداللہ بن عباس اور عبداللہ ابن زبیر حاضر خدمت ہوے اور ترک سفر مین مبالغہ کیا حضرت نے فرمایا مجھے جناب رسالتمآب نے حکم دیا ہے مین حکم حضرت کے ہرگز مخالفت نکرونگا ابن عباس بادیدہ گریان باہر نکلے فریاد وواویلا کی بعد انکے عبداللہ بن عمر نے خدمت مین آکر عرض کیا حضرت اس قوم گمراہ سے مصالحہ کیجیے اور قتال نکیجیے فرمایا ایا عبدالرحمن کیا تو نہین جانتا نزدیک خداوند عالم کے بقدر پر دنیاے فانی اس درجہ ہو کہ سر مبارک حضرت یحییٰ ابن ذکریا کا واسطے ایک عورت زانیہ کے زمان بنی اسرائیل سے بطریق ہدیہ بھیجا گیا مگر تو نہین جانتا کہ بنی اسرائیل نے طلوع صبح سے تا طلوع آفتاب ستر پیغمبر کو شہید کیا اور

بازارون مین اِس طرح مشغول خرید و فروخت تھے گویا کوئی کام نہ کیا تھا اور حق تم نے اونکے عذاب مین
تعجیل نفرمائے بعد اوسکے دنیا اور عقبیٰ مین بعقوبت شدید انھین مبتلا کیا پس اسی لیے عمر خدا سے ڈرا اور میری
یاری کو ترک نہ کر شیخ مفید رحمہ اللہ نے فرزدق شاعر سے روایت کی ہے کہا مین سنہ ساٹھ ہجری مین حج کو گیا تو حسین
اپنی ان کے جاتا تھا دیکھا مینے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام سلاح جنگ لگائے ہوے حرم خدا سے
تشریف لیئے جاتے ہین پوچھا مینے یہ قطار کس شخص کی ہے لوگون نے کہا امام حسینؑ کی جب معلوم ہوا
حضرت کی خدمت مین جاکر سلام کیا اور عرض کیا حق تعالیٰ آپ کو بمقاصد دلی پہونچائے اور آپ کے
مطالب دینی و دنیوی کو برلاوے یا ابن رسول اللہ فدا ہون تمپر ان باپ میرے آپ نے قبل ادائے
مناسک حج کیون جاری فرمائی فرمایا اگر مین تعجیل نکرتا تو گرفتار ہو جاتا پھر فرمایا تو کہان کا باشندہ ہے مینے
عرض کیا عرب کا رہنے والا ہون زیادہ اسے حضرت نے نہ پوچھا بعد اسکے احوال عراق مجھسے پوچھا
مینے کہا دل اونکے آپکی طرف ہین تلوارین بنی امیہ کے ساتھ ہین جو کچھ حق تعالیٰ چاہتا ہے کرتا ہے قضاے
الٰہی سے چارہ نہین فرمایا سچ کہا تو نے اختیار امور اوسکے دست قدرت مین ہے خداے عزوجل کو
ہر روز اور ہر ساعت بندون کے امور مین ایک تقدیر و مشیت ہے اگر قضاے خدا موافق خواہش
نازل ہو اوسکی نعمت کا شکر کرتا ہون اور توفیق و یاری طلب کرتا ہون شکر پر اگر قضاے الٰہی برخلاف
امید جاری ہوے تو جس شخص کی نیت حق ہو اور پرہیزگاری شعار ہو وہ بلاہاے دنیا سے پروا
نہین رکھتا مینے عرض کیا حضرت آپنے حق فرمایا خدا آپ کو بمطالب دلی پہونچائے اور جس چیز سے
آپ پرہیز رکھتے ہین محفوظ رکھے بعد اسکے مینے کئی مسئلے حج کے حضرت سے پوچھے بعد اسکے حضرت نے
راحلہ آگے بڑھا کر فرمایا السلام علیک اور وداع کیا بعد اسکے عمرو بن سعید بن عاص نے جو یزید
کیطرف سے حاکم مدینہ تھا اپنے بھائی یحییٰ ابن سعید کو بھیجا تا حضرت کو سفر کوفہ سے منع کرے اور ایک جماعت
فرستادہ عمر سعید یحییٰ کے ساتھ تھی جب خدمت مین پہونچے حضرت نے مراجعت کو قبول نہ فرمایا
یہ سب ممانعت کرتے تھے تا آنکہ اصحاب حضرت اور اون لوگون مین نزاع عظیم واقع
ہوئی اور ایک نے دوسرے کو تازیانے مارے قبل اسکے کہ نوبت جنگ و جدال پہونچی وہ
لوگ دست بردار ہوئے اور حضرت روانہ ہوے جب منزل تنعیم پر پہونچے تو ایک قافلہ
یمن کا ملا حضرت نے کئی اونٹ اوس قافلہ سے اپنی اسباب و اصحاب کے واسطے بکرایہ
لیئے اور فرمایا جو شخص میرے ساتھ عراق چلے اوسکا تمام و کمال کرایہ مین دونگا اور

صحبت نیک رکھونگا اور جو شخص چاہے راہ مین مجھسے جدا ہو کر یا یہ اوس قدر راہ کا دونگا جو میرے ساتھ قطع کی ہے ایک جماعت نے ہمراہی حضرت کی اختیار کی باقی نے ہمراہی حضرت سے انکار کیا جب خبر عزم امام حسینؑ عبداللہ بن جعفر طیار کو پہونچے محمد و عون اپنے بیٹون کو بھیجا کہ حضرت کی خدمت مین حاضر رہین اور ایک عریضہ اس مضمون کا لکھا اما بعد بدرستیکہ مین آپ سے التماس رکھتا ہون برائے خدا جب میرا نامہ ملاحظہ فرمائیے مراجعت کیجیے مجھے خوف ہے کہ آپ اور اہل بیت اس سفر مین ہلاک نہون اگر آپ ہلاک ہونگے تو نور روے زمین کا جاتا رہیگا بدرستیکہ آپ اسوقت پشت و پناہ مومنین اور امام اور پیشوا ہین اپنے دو بیٹون کو آپ کی خدمت مین روانہ کیا ہے مین بھی عنقریب پہونچتا ہون والسلام پھر عبداللہ ابن جعفر عمرو ابن سعید پاس گئے اور التماس کیا تا حضرت کو خط لکھے اور اوس جناب کو امان دے اور التماس معاودت کرے عمرو نے حضرت کو ایک عریضہ لکھا اور اپنے بھائی یحیی ابن سعید کے ہات روانہ کیا عبداللہ ابن جعفر یحیی کے ساتھ ہوے جب حضرت کی خدمت مین پہونچے تو ہر چند مراجعت مین مبالغہ کیا کچھ مفید نہوا حضرت نے فرمایا میںنے جناب رسالتمآب کو خواب مین دیکھا ہے حضرت نے جو حکم فرمایا ہے مین اوس سے تجاوز نہ کرونگا یحیی ابن سعید اور عبداللہ ابن جعفر نے پوچھا حضرت آپ نے کیا خواب دیکھا ہے فرمایا بیان نہ کرونگا اثر اوسکا عنقریب ظاہر ہوگا جب عبداللہ ابن جعفر مراجعت حضرت سے ناامید ہوے اپنے دونون بیٹون کو حضرت کے ساتھ کر کے با دیدۂ گریان و دل بریان یحیی ابن سعید کے ساتھ پھر آئے اور وہ جناب بسرعت تمام متوجہ عراق ہوئے کسی جانب التفات نفرمائی تیسرے یا تنک کہ منزل ذات عراق مین پہونچے سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے حضرت امام حسین علیہ السلام تیسری ذی حجہ سنہ ساٹھ ہجری کو قبل وصول خبر شہادت مسلم مکہ معظمہ سے عراق کیطرف روانہ ہوے اور جسدن حضرت مکہ سے روانہ ہوئے وہی دن شہادت مسلم کا تھا ایضاً روایت ہے جب اُس جناب نے عزم سفر عراق فرمایا ایک خطبہ ادا کیا بعد حمد و ثناے الٰہی و درود حضرت رسالت پناہی ارشاد کیا جو کچھ حق تعالے نے مقدر کیا ہے عمل مین آتا ہے قوت و توانائی اوسی کی ذات سے ہے تحقیق کہ موت ایک طوق ہے بنی آدم کے گلے مین کس قدر اپنے اسلاف کرام کے ملاقات کا مشتاق ہون مانند اشتیاق یعقوب طرف حضرت یوسف کے اور ایک زمین

شریف میرے دفن کے لیئے معین ہوئی ہے کہ بہت جلد اوس مکان پر پہونچونگا گویا دیکھتا ہون کہ عنقریب میرے اعضا پارہ پارہ ہونگے صحراے کربلا مین اور کچھہ چارہ نہین ہے دریافت کرنے سے اوسدن کے جو اس امر کے لیئے مقرر ہوا ہے اور ہم اہل بیت قضاے الٰہی پر راضی ہوئے ہین اور اوسکی بلا پر صابر ہین تا بتر اور بزرگتر اجر صابرین سے ہمکو عنایت کرے اور عنقریب وہ اعضاے پارہ پارہ میرے حظیرۂ قدس مین حضرت رسول پاس مجتمع ہونگے اور حق تعالیٰ آنکھین اپنے رسول کے روشن کریگا اور اپنے وعدون کو عمل مین لائیگا جس شخص کو آرزوے شہادت ہو اور جان اپنی میرے نصرت مین نثار کرے اور فوز سعادت ابدی چاہے وہ میرا رفیق ہو کہ علی الصباح مین یہان سے کوچ کرونگا مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین اس خطبہ کو صاحب کشف الغمہ نے بھی کمال الدین ابن طلحہ سے روایت کی ہے سید علی ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے جب حضرت امام حسین علیہ السلام مکہ معظمہ سے روانہ ہوکر اور تنعیم مین پہونچے ایک قافلہ یمن سے آتا تھا اور بحیر ابن ریسان حمیری جو یزید کی طرف سے حاکم مدینہ تھا کچھہ چیزین بطریق ہدیہ یزید کے لیے بھیجی تھین حضرت اون ہدیون کو اپنے تصرف مین لائے اسلیئے کہ امام زمان اسکا محق ہے بعد اسکے حضرت روانہ ہوے جب ذات عراق مین پہونچے تو بشیر ابن غالب اسدی نے کہ عراق سے آتا تھا حضرت سے ملاقات کی حضرت نے اہل کوفہ کا احوال پوچھا بشیر نے عرض کیا یا حضرت دل اونکے آپ کی طرف ہین اور تلوارین اونکی بنی امیہ کی طرف ہین حضرت نے ارشاد کیا یہ مرد اسدی سچ کہتا ہے ان اللہ یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید بعد اسکے حضرت وہان سے روانہ ہوے بوقت ظہر منزل تعلبیہ مین نزول اجلال فرمایا اور قیلولہ کیا جب بیدار ہوے فرمایا اسوقت مینے خواب مین دیکھا ہاتف غیبی مجھسے کہتا ہے کہ تم جانے مین جلدی کرتے ہو موت تمکو جانب بہشت بسرعت لیئے جاتی ہے حضرت علی اکبر نے پوچھا اے پدر بزرگوار کیا ہم حق پر نہین ہین فرمایا قسم بخداے عزوجل ہم حق پر ہین علی اکبر نے عرض کیا اے پدر عالیمقدار ہرگاہ ہم حق پر ہین ہمین مرنے اور قتل ہونے سے ہم کب پروا رکھتے ہین فرمایا اے فرزند خدا تجھے جزاے خیر عطا کرے پس حضرت نے شب کو اوسی منزل مین آرام کیا جب صبح ہوئی ایک شخص ابوہرہ ساکنان کوفہ سے حضرت کی خدمت مین آیا اور باآئین شایستہ سلام کرکے

عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ حرم خدا و حرم رسول سے کیون نکلے فرمایا اے ابوہرہ بنی امیہ نے میرا مال لے لیا میں نے صبر کیا تک آبرو میری کی پینے صبر کیا جب چاہا مجھے قتل کرین بنا چاری مینے سفر اختیار کیا قسم بخدا کہ یہ ستمگار مجھے شہید کرینگے اور خداوند قہار لباس ذلت و خواری انھین پہنائیگا اور شمشیر انتقام انپر کھینچے گا ایسے شخص کو انپر مسلط کریگا جو انھین ذلیل کرے یہانتک کہ ذلیل تر ہون قوم سبا سے کہ ایک عورت انپر حاکم ہوے اور انکے جان و مال کو معرض تلف مین لاے اور محمد ابن طالب نے روایت کی ہے جب ولید بن عقبہ حاکم مدینہ نے سنا کہ حضرت امام حسین عراق کو روانہ ہوے ابن زیاد کو اس مضمون کا نامہ لکھا لیکن بعد حمد خدا و نعت رسول پس تحقیقکہ امام حسین علیہ السلام متوجہ عراق ہوے ہین وہ جناب فرزند جناب فاطمہ اور فرزند رسول ہین اے ابن زیاد تو ہرگز اونسے متعرض نہونا اور کسی طرح کی ایذا نہ پہونچانا کہ جب تک دنیا باقی ہے دوست و دشمن تجھپر لعنت کرینگے جب نامہ ولیدا اوس ملعون کو پہونچا تو اصلا اوس روسیاہ کو تاثیر نہوئی اور ریاشی نے کتاب تاریخ مین اپنی اسناد سے لکھا ہے راوی کہتا ہے بعد فراغ حج مین اصحاب کو چھوڑ کر تن تنہا راہ غیر مشہور سے روانہ ہوا اثناے راہ مین کئی خیمہ مجھے نظر آئے جب نزدیک پہونچا پوچھا مینے یہ خیمہ کسکے ہین لوگون نے کہا یہ خیمہ ہاے امام حسین ہین مینے پوچھا کیا حسین فرزند علی و فاطمہ زہرا ہین لوگون نے کہا ہان مینے پوچھا حضرت کس خیمہ مین تشریف رکھتے ہین لوگون نے مجھے بتایا جب مین قریب خیمہ گیا دیکھا مینے حضرت در خیمہ پر تشریف رکھتے ہین خط پڑھ رہے ہین مینے سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا مینے عرض کیا یا ابن رسول اللہ فدا ہون مان باپ میرے اس زمین بے آب و گیاہ پر جہان نہ زراعت نہ استحکام ہے آپ کیون اترے فرمایا بنے امیہ نے مجکو خوف و بیم مین ڈالا یہ خطوط اہل کوفہ نے میرے طلب مین بھیجے ہین اور مین جانتا ہون کہ وہ اپنے وعدہ پر وفا نکرینگے اور مجھے قتل کرینگے جسوقت ایسا امر قبیح اونسے سرزد ہوگا حق سبحانہ تعالی ایسے شخص کو مسلط کریگا جو انھین قتل کرے یہانتک کہ بہت ذلیل ہون ابن نما رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جب حضرت امام حسین مکہ معظمہ سے بقصد سفر عراق نکلے تو عمرو ابن سعید ابن عاص نے اپنے بھائی یحیی ابن سعید کو ہمراہ ایک جماعت کے حضرت کی خدمت مین بھیجا تا حضرت کو سفر عراق سے مانع ہو جب یحیی مع اپنی ہمراہیون کے حضرت پاس

بیجا حضرت نے مراجعت کو قبول نکیا یہ سب ممانعت کرتے رہے اصحاب حضرت اور ہمراہیان
یکبھی مین ایسی نزاع ہوئی کہ آپس مین ایک نے دوسرے کو تازیانہ ماری قبل اسکے کہ نوبت جنگ
و قتال پہونچی ممانعت سفر سے دست بردار ہوئے کہنے لگے اے حسین مگر تم خدا سے نہین ڈرتے
اور گروہ مسلمین سے باہر ہوئے جاتے ہو اور اس امت مین تفرقہ ڈالتے ہو حضرت نے فرمایا جو عمل
مین کرتا ہون اوسکی جزا میرے واسطے ہے اور تمہارے لیئے تمہارے عمل کی جزا ہے تم میرے عمل سے
مین تمہارے عمل سے بری ہون اور روایت ہے کہ طرماح ابن حکیم نے کہا مین اپنے عیال کیواسطے
غلہ لیے جاتا تھا اثنائے راہ مین حضرت امام حسین سے ملاقات ہوئی عرض کیا میں یا حضرت خدا کی قسم
دیتا ہون آپ اہل کوفہ کے فریب مین نہ آیئے اگر آپ اونکے پاس گئے بخدا آپکو شہید کرینگے مین ڈرتا
ہون کہین اثنائے راہ مین آپکو قتل نکرین صلاح یہ ہے کہ کوہ اجا رمین کہ بڑا پہاڑ ہے نزول جلال
فرمایئے قسم بخدا اوس جگہ کبھی ہمین کسی طرح کی ذلت نہین ہوے ہم قوم و قبیلہ میری آپکی نصرت
و یاری مین بہت کوشش کرینگے اور جب تک آپ اونمین تشریف رکھینگے وہ سب آپ کی محافظت
کرینگے حضرت نے فرمایا مجھ مین اور کوفیون مین ایسا وعدہ ہے کہ خلاف اوسکے نکرونگا پس اگر حق تعا
نے اونکے شر کو مجھسے دفع کیا تو اوسکے احسانہاے قدیم سے ہے وہ میرے لیے کافی ہے اگر وہ چیز
واقع ہوئی جس سے چارہ نہین پس انشا اللہ شہادت اور سرخروی ہے طرماح کہتا ہے مینے وہ
غلہ عیال کو پہونچایا اور وصیت کرکے روانہ ہوا تا حضرت کا شریک ہون اثنائے راہ مین سماعہ
ابن زید ہنائی سے ملاقات ہوئی اوسنے خبر دی کہ حضرت شہید ہوے پس مین بادل غمناک
گھر مین پھر آیا شیخ مفید رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جب خبر روانگی حضرت جانب کوفہ
ابن زیاد کو پہونچی اوسنے حصین بن نمیر کو کہ سردار لشکر تہا فوج کثیر ساتھ کرکے حضرت کے سر راہ
مقام قادسیہ مین بھیجا قادسیہ سے خفان و قطقطانیہ تک اپنے لشکر کو جمع کیا سب کو مطلع کیا
کہ حسین عراق کا ارادہ رکھتے ہین کما ینبغی اونکے حال سے خبردار رہو جب حضرت منزل حاجر
مین بطن رملہ سے پہونچے تو قیس ابن مسہر صیداوی اور بروایت دیگر عبد اللہ ابن یقطر کو
جانب کوفہ روانہ کیا لیکن ابھی خبر شہادت مسلم حضرت کو نہ پہونچی تھی اور ایک نامہ اہل کوفہ کو
اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے حسین ابن علی کی طرف سے برادران
مومن اور مسلمان کی طرف سلام ہو تم پر مین حمد کرتا ہون خداے یگانہ کے سوا اوسکے

کوئی خدا نہین الا بعد بدرستیکہ نامہ مسلم ابن عقیل کا مجھے پہونچا لکھا تھا کہ تمنے میری نصرت و یاری
و طلب حق پر میرے دشمنون سے اجماع اور اتفاق کیا ہے پس مین سوال کرتا ہون خدا سے کہ
اپنے احسان کو ہمپر تمام کرے اور تمہارے حسن نیت اور نیکی کردار پر جزاے خیر عطا کرے تحقیقکہ
مین بروز سہ شنبہ آٹھوین ذیحجہ یوم الترویہ کو مکہ معظمہ سے تمہارے طرف روانہ ہوا ہون جسوقت
قاصد میرا پہونچے چاہیے کہ کمر اطاعت مضبوط باندہو اور اسباب جنگ آمادہ کر کر میری نصرت و یاری پر مستعد
رہو کہ مین عنقریب آتا ہون والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ باعث تحریر نامہ یہ تھا کہ حضرت مسلم رضی اللہ
عنہ نے ستائیس دن قبل از شہادت اور دیگر جماعت اہل کوفہ نے حضرت کو نامے لکھے تھے اونمین
لکھا تھا کہ اہل کوفہ سب آپ کے مطیع و فرمانبردار ہین لاکھہ تلوارین آپ کی نصرت کے لیے مہیا ہوئی
ہین جلد اپنے شیعون پاس تشریف لائیے جب قاصد حضرت منزل قادسیہ مین پہونچا حصین ابن
نمیر اوسے گرفتار کر کے ابن زیاد پاس بھیجدیا اوس لعین نے اوس سے کہا تو منبر پر جا کر حسین کو
ناسزا کہہ سعید ابن طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کی ہے جب قاصد حضرت کوفہ کے قریب پہونچا
حصین ابن نمیر نے گرفتار کر کے چاہا نامہ اوس سے لیلے اوس سعادتمند نے نامہ کو پندہی پر زے کیا اور اوس شقی کو
ندیا ابن نمیر نے قاصد کو ابن زیاد پاس بھیجدیا ابن زیاد نے پہونچا تو کون ہے اونہونے کہا مین شیعیان امیرالمومنین علی ابن ابیطالب اور
از کم فرزند کی شیعہ نہین ہی ہون ابن زیاد نے پوچھا تنے نامہ کیون پہاڑ ڈالا کہا تا اوسکے مضمون سے تو مطلع نہو پہر اوس شقی نے کہا
وہ نامہ کسنے لکھا تھا کسکے پاس بھیجا تھا اوس بادفا نے کہا امام حسینؑ نے ایک جماعت اہل کوفہ کو لکھا تھا مین
اونکے نام نہین جانتا ابن زیاد غصہ مین آیا کہنے لگا قسم بخدا تجھسے دست بردار نہونگا جب تک تو نام
اونکے مجھے نہ بتا دیگا بامنبر پر جا کر حسین اور اونکے بھائی باپ کو ناسزا کہہ نہین تو تیرے اعضا کو پارہ
پارہ کر دونگا قیس ابن مسہر نے کہا کہ نام اوس جماعت کا مین نہین لیتا لیکن دوسرا مطلب ادا
کرتا ہون یہ کہکر وہ سعادتمند منبر پر گیا اور حمد و ثناے الٰہی بجالایا اور درود نامتناہی پیغمبر خدا
اور علی مرتضیٰ اور حسنین اور علی الخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام پر زبان سے جاری کیا
ابن زیاد پر نہاد اور اوسکے باپ پر اور جملہ بنی امیہ پر لعنت کی اور کہا اے اہل کوفہ مین
قاصد حسینؑ علیہ السلام ہون حضرت کو مین نے فلان مقام پر چہوڑا ہے جس شخص کو حضرت
کی نصرت منظور ہو اونکی خدمت مین حاضر ہو شیخ مفید علیہ الرحمہ نے لکھا ہے ابن
زیاد نے حکم کیا اسکو قصر سے نیچے گرادو اشقیا نے اونکو گرا دیا اور اعضا اوس مظلوم کے

چور چور ہوگئے اور درجۂ شہادت کو پہونچے بروایت دیگر جب قیس ابن مسہر صیداوی
قصر سے زمین پر گرے اوسوقت مشکین اونکی ہنڈیون تھین استخوانہاے بدن اونکے
چور ہوگئے لیکن ایک رمق جان جسم ناتوان مین باقی تہی کہ عبد الملک ابن نمیر نے سر
انور اونکا بدن سے جدا کیا سب نے اوسپر طعن کیا اور کہا کہ تونے ایک مردے کی سر کو
جدا کیا اوس بیمانے کہا مینے انکو راحت دی جب امام حسین علیہ السلام نے منزل حاجز
سے کونے کی طرف میل فرمایا تو کنارے ایک تالاب کے پہونچی عبد اللہ ابن مطیع کنارۂ آب
اوترا ہوا تہا جب نظر عبد اللہ ابن مطیع کی حضرت کے جمال مبارک پر پڑی تو استقبال
کر دوڑا عرض کرنے لگا فدا ہون مان باپ میرے آپ کیون اس شہر مین آئے اوس نے
حضرت کو اپنے پاس اوتارا حضرت نے ارشاد کیا اے عبد اللہ یقین ہے کہ خبر مرگ معاویہ
تونے سنی ہو اہل عراق نے مجکو بہت خط لکھے اور بلایا ہے ابن مطیع نے عرض کیا یا ابن
رسول اللہ خدا کی قسم دیتا ہون کہ اپنی نفس کو معرض تلف مین نہ ڈالیے حرمت اسلام اور
قریش و عرب کی حرمت کو ضائع نکیجیے اسواسطے کہ حرمت اسلام و جملہ اہل اسلام حرمت حضرت
سے وابستہ ہے قسم بخدا اگر سلطنت بنی امیہ کے لیئے کا ارادہ کیجیے گا تو یہ آپ کو قتل کرینگے
بعد آپ کے کسی مسلمان کے قتل سے پروا نکرینگے نہ کسی سے ڈرینگے یا حضرت ہرگز آپ کو نہ
نہ جائین اور متعرض بنی امیہ نہون حضرت نے کچہ جواب نہ دیا جس حکم پر خدا کی طرف سے
مامور ہو چکے تہے انحراف نفرمایا ابن زیاد نے راہین بصرہ اور شام کی بند کر دین کوئی شخص بصرہ
و شام سے نہ نکل سکتا تہا نہ داخل ہو سکتا تہا امام حسین علیہ السلام کو کسی امر پر اخبار کوفہ سے
اطلاع نہوتی تہی یہانتک کہ ایک جماعت عرب صحرانشین سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونسے احوال کوفہ کا
پوچہا عربون نے کہا کچہ خبر نہین ہے مگر اسقدر معلوم ہے کہ کسی شخص کو ان راہون سے آمد و شد
نہین کرنے دیتے حضرت یہ سنکر وہان سے روانہ ہوئے ایک جماعت نے قبیلہ فزارہ
و بجیلہ سے روایت کی ہے ہم بوقت مراجعت مکہ معظمہ سے زہیر ابن قین بجلی کے
رفاقت مین تہے منزلون مین حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جاتے تہے اور
حضرت سے بہت دور اوترتے تہے تا رفاقت حضرت کی ہم پر واجب نہو کوئی امر
اس سے زیادہ دشوار نہ تہا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ایک منزل

قصاص اونکے خون کا نہ لین یا جو شربت شہادت اونھون نے پیا ہم بھی پین حضرت نے فرمایا بعد
اسکے غریبون کے کچھ زندگی کا مزا نہین ہمکو معلوم ہوا کہ عزم حضرت کا سفر پر مصمم ہے پس ہمنے حضرت کو
وداع کرکے عرض کیا کہ خدا خیر کرے آپ کے لیے فرمایا کہ خدا تمپر رحمت کرے اصحاب نے کہا یا حضرت
آپ مثل مسلم ابن عقیل کے نہین ہین اگر کوفہ جائیگا ہر آئینہ اہل کوفہ آپ کی طرف سبقت کرینگے حضرت نے
جواب نہ دیا سید ابن طاؤس رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ خبر شہادت حضرت مسلم منزل زبالہ مین
حضرت کو پہونچی اور وہان سے آگے روانہ ہوئے اوسوقت فرزدق شاعر حضرت کی خدمت مین آیا
بعد سلام عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ کو نہ کیون جاتے ہین کوفیون نے آپ کے بھائی مسلم ابن
عقیل اور اونکے شیعون کو قتل کیا حضرت زار زار مثل ابر بہار روئے فرمایا خدا رحمت کرے مسلم پر
کہ بہشت عنبر سرشت مین رحمت و رضوان الٰہی اور نعمتہائے نامتناہی سے فائز ہوئی جو کچھ اونپر لازم
تھا ادا کیا اب جو ہمارے ذمہ ہے باقی ہے بعد اسکے حضرت نے چند شعر پڑھے۔ حاصل مضمون یہ ہے
کہ دنیا کو اگر جائے خوب و نفیس سمجھین پس خانۂ ثواب خدا برتر اور بہتر ہے اور اجسام بنی آدم اگر موت
کے لیے مخلوق ہوئے ہین پس مارا جانا مرد کا تلوار سے راہ خدا مین افضل ہے اور اگر روزی اوسقدر
پہونچتی ہے جسقدر مقدر ہوئی ہے پس کم حرص کرنا مرد کا طلب رزق مین نیکو تر ہے اگر مال دنیا
ستر وکہ چھوڑنے کو جمع کرتی ہین پس جو چیز کہ چھوٹ جائے اوسمین بخل کیا ضرور ہے فرمایا شیخ
مفید علیہ الرحمہ نے کہ تا صبح حضرت نے انتظار کیا وقت صبح اپنے ملازم اور غلامون کو حکم کیا کہ ہمراہ
اپنے بہت سا پانی لیکر بار کرو جب منزل زبالہ مین پہونچے خبر شہادت عبد اللہ بن یقطر حضرت نے سنی
بروایت سید ابن طاؤس رحمہ اللہ جب حضرت نے خبر شہادت عبد اللہ ابن یقطر کی سنی آنسو
حضرت کے جاری ہوئے دست مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے عرض کیا خداوندا میرے
واسطے اور میرے شیعون کے واسطے دار عقبی مین منزل نیک مہیا فرما اور غرفات جنان مین مجھکو اور
میرے شیعون کو جمع کر بدرستیکہ تو ہر امر پر قادر ہے بروایت شیخ مفید علیہ الرحمہ حضرت نے
اپنے اصحاب کو جمع کیا ایک خط نکال کر سبھون کے سامنے پڑھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد
بدرستیکہ ایک خبر موحش مجھے پہونچی ہے کہ مسلم ابن عقیل اور ہانی بن عروہ اور عبد اللہ ابن یقطر کو
شہید کیا ہمارے شیعون نے نصرت سے ہاتھ اوٹھا لیا پس جو شخص چاہے مجھسے جدا ہو جائے اوسپر کوئی حرج
نہین ہے عہد و بیعت اپنی کسی کی گردن پر نہین رکھتا جو لوگ بطمع مال و غنیمت حضرت کے ساتھہ

ہوے تھے متفرق ہوگئے اور دہنے بائین چلے گئے جنھون نے از روے ایمان ویقین ملازمت
حضرت اختیار کی تھی اور مدینہ سے ساتھ آئے تھے یا بعضے اشخاص جو راہ مین ساتھ ہوے تھے
باقی رہ گئے حضرت کو باعث اظہار اس امر مین یہ تھا کہ جماعت عرب کہ جو حضرت کے ساتھ جمع
ہوے تھے اونکو گمان نہ ہو کہ لوگ وہان کے مطیع ہین حضرت نے چاہا کہ یہ غافل رہین پس حضرت نے
حقیقت حال سے آگاہ کردیا جب صبح ہوئی حضرت نے اصحاب سے فرمایا بہت سا پانی لیلو یہ فرماکر
حضرت روانہ ہوے بطن عقبہ مین اوترے اوس جگہ ایک مرد پیر بنی عکرمہ سے خدمت مین حاضر
ہوکر پوچھنے لگا یا حضرت آپ کہان جاتے ہین فرمایا کوفہ جاتا ہون اوسنے کہا یا ابن رسول اللہ خدا
کی قسم دیتا ہون آپ واپس جائین بخدا آپ نوک سنان اور شمشیر جانستان کیطرف تشریف لیجاتے ہین جس جماعت
نے آپکو بلایا ہے اگر مشیت تعالی کفایت کرین اور سبب جنگ آپکے لیے مہیا کردیا تو وقت تشریف لیجانا آپکا مناسب ہوگا لیکن ایسے
وقت صلاح نہین کہ آپ جائین حضرت نے فرمایا اے شیخ جو خبر تو دیتا ہے وہ مجھپر پوشیدہ نہین
لیکن اطاعت حکم خدا کی مجھپر واجب ہے اور تقدیرات خدا واقع ہونے والے ہین قسم بخدا کی مجھسے
دست بردار نہونگے جبتک دل پر خون میرا میرے سینہ سے نہ نکالین جب مجھے شہید کرینگے
تو حق تعالی مسلط کریگا اونپر ایسے شخص کو جو انھین ذلیل وخوار کرے بعد اسکے حضرت نے بطن
عقبہ سے کوچ کیا اور موضع شراف مین خیام معدلت وانصاف کو برپا کیا جب صبح ہوئی حضرت
نے اپنے اصحاب وملازمون کو حکم کیا جامگل وشکیزہ پانی سے بھرلو اور بحول وقوت الہی وہان سے
روانہ ہوے دوپہر تک راہ طی کی ناگاہ ایک شخص نے تکبیر کہی حضرت نے پوچھا اللہ اکبر کیون کہا
اوسنے کہا نخلستان درخت خرما کی دکھائی دیتی ہین دوسری جماعت نے کہا قسم بخدا کبھی اس جگہ
درخت خرما نہین دیکھے حضرت نے پوچھا تمھین کیا معلوم ہوتا ہے اونھون نے عرض کیا یا حضرت
قسم خدا کی نوکہاے نیزہ اور کان گھوڑون کے دکھائی دیتے ہین حضرت نے فرمایا بخدا مین بھی
یہی دیکھتا ہون بعد اسکے فرمایا آیا کوئی اس جگہ جاے پناہ ہے تا ایک جانب سے مقابلہ کرین
اصحاب نے عرض کیا یا حضرت بائین طرف یہان ایک پہاڑ بہت بلند ہے آپ اوس طرف چلیے
اگر اس قوم سے پہلے وہان پہونچ گئے مقصود حاصل ہے حضرت نے بائین جانب میل فرمایا
بعد تھوڑی دیر کے گردنین گھوڑون کی نمایان ہوئین جب اونھون نے ہمین بائین طرف جاتے
دیکھا وہ بھی ہماری طرف متوجہ ہوے اور سنان نیزہ اونکے اس کثرت سے تھے جیسے زنبور عسل

مین اوترین اتفاقاً حضرت نے ایسی منزل مین توقف فرمایا جان ہمکو چارہ نہوا بجز اسکے کہ حضرت
کے ساتھہ ایک طرف حضرت ایک طرف ہم اوترے جب ہم مشغول چاشت ہوئے ناگاہ ایک
شخص آیا اور زہیر کو سلام کیا اور کہا امام حسینؑ تجھے بلاتے ہین شدت خوف وبیم سے توشے
ہمارے ہاتھون سے گر گئے اسدرجہ متحیر ہوکر رہ گئے گویا کوئی جانور ہمارے سر پر بیٹھا ہے
زن زہیر کہ بروایت سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ دلیم دختر عمر تھے کہنے لگے سبحان اللہ فرزند
رسول تجھے بلاتے ہین تو جانے مین تامل کرتا ہے اگر تو جاکر حضرت کے ارشاد کو سن لے تیرے
لیے بہتر ہوگا پس زہیر حاضر خدمت ہوا اور خوش وخورم واپس آیا خیمہ اپنا اوکہاڑکر حضرت کے
خیام ذوی الاحترام پاس نصب کیا اور اپنی زوجہ کو طلاق دیکر کہا تو اپنے اہل سے جاکر
ملحق ہو مین نہین چاہتا کہ میرے سبب سے کوئی ضرر تجھے پہونچے سید ابن طاؤس
علیہ الرحمہ فرماتے ہین بعد اوسکے زہیر نے کہا مین چاہتا ہون اپنی جان حضرت پر
فدا کردن اور زوجہ کا مال دیکر اوسکے چچازاد بھائیون کو سپرد کیا تا اوسکے اہل وعیال مین
پہونچا دین وہ زن پاک اعتقاد رونے لگی اور زہیر کو وداع کرکے کہا خدا تیرے لیے
بہتر کیا مین امیدوار ہون کہ مجھے بروز قیامت سامنے جد امجد امام حسینؑ کے یاد کرنا بروایت
شیخ مفید علیہ الرحمۃ زہیر نے اپنے اصحاب سے کہا جو شخص چاہے میرے ساتھہ آئے جسے
منظور نہو مینے اوسے رخصت کیا اب مین تمسے ایک نقل بیان کرتا ہون کہ ہمنے بعض نواحی
دریا مین ہمراہ لشکر اسلام کفار سے جہاد کیا اور فتحیاب ہوئے مال بسیار اور غنیمت بیشمار
ہمارے ہاتھہ آئے سلمانؓ نے کہا کیا تم شاد ہوے اس فتح وغنیمت سے جو تمہارے ہاتھہ
آئی ہے ہمنے کہا البتہ ہم خوش ہوے سلمان نے کہا جسوقت دیکھو تم سردار جوانان آل محمدؐ متوجہ
قتال منافقان ہے چاہیئے کہ اوسکی رفاقت سے زیادہ تر خوش ہو اس غنائم سے جو تمہارے
ہاتھہ آئے ہین پس زہیر نے اپنے رفقا سے کہا مین تمہین وداع کرتا ہون اور خدا کو سونپتا
ہون یہ کہکر خدمت حضرت مین پہونچے اور ساتھہ رہے تا آنکہ سعادت شہادت سے فائز ہوے
کتاب مناقب مین روایت ہے جب حضرت امام حسینؑ منزل خزیمہ مین پہونچے شب کو
اوسی جگہ حضرت نے آرام فرمایا جب صبح ہوئی حضرت زینب نے کہا اے برادر مینے سنا
ایک ہاتف یہ اشعار پڑہتا ہے جسکا حاصل مضمون یہ ہے اے چشم اشک حسرت برسا

اون شہیدون کے حال پر جنھین موت لیے جاتی ہے اور وعدہ گاہ شہادت پر پہونچاتی ہے
حضرت نے ارشاد کیا اے خواہر جو مقدر ہوا ہے وہ ہوگا شیخ مفید علیہ الرحمتہ نے عبداللہ ابن
سلیمان اسدی اور منذر ابن مشعل اسدی سے روایت کی ہر اون دونون نے کہا جب ہم اعمال حج سے
فارغ ہوے تو قصد ہمارا مصمم ہوا کہ راہ مین حضرت امام حسینؑ سے ملحق ہون دیکھین کہ نوبت امر
حق کی کہانتک پہونچتی ہے ہم بسرعت تمام روانہ ہوئے یہانتک کہ موضع زرود مین حضرت سے
جاکر ملے ناگاہ دیکھا ایک شخص کوفہ کی طرف سے پیدا ہوا جب اوسنے حضرت کے لشکر کو دیکھا تو
راہ کو چھوڑ کر اور سمت روانہ ہوا حضرت نے اوس جگہ توقف فرمایا گویا حضرت اوسکے منتظر تھے
پس جب حضرت نے دیکھا وہ اور طرف کو چلا تو حضرت بھی روانہ ہوے اور ہم دونون اوسکے
سر راہ گئے یہانتک کہ پاس پہونچے اور اوسے سلام کیا اوسنے ہمارے سلام کا جواب دیا ہمنے
پوچھا تو کہان کا باشندہ ہے کہا قوم بنی اسد سے ہمنے کہا ہم بھی اسدی ہین پوچھا اپنے نام تیرا کیا ہے
کہا کہ مین بیٹا بکر ہلال اسدی کا ہون ہمنے بھی اپنا نسب بیان کیا اور احوال کوفہ پوچھا اوسنے
کہا جب مین کوفہ سے نکلا مسلم ابن عقیل اور ہانی بن عروہ کو شہید کر چکے تھے لاشون کو اونکی بازار
مین کھینچتے تھے یہ خبر سنکر ہم لشکر مین آئے اور ساتھ حضرت کے چلے جاتے تھے یہانتک کہ منزل
ثعلبیہ مین نزول فرمایا قریب شام حضرت کے خدمتمین گئے سلام عرض کیا حضرت نے جواب
سلام دیا ہمنے عرض کیا یا حضرت ایک موحش خبر ہمنے سنی ہے اگر حکم ہو باخفا عرض کرین اگر
منظور ہو آشکارا بیان کرین حضرت نے ہم سب کی طرف دیکھکر فرمایا کوئی خبر اسے چھپانے کے
نہین ہے ہمنے عرض کیا حضرت اپنی اس سوار کو ملاحظہ کیا تھا جو کل آتا تھا فرمایا ہمنے دیکھا تھا
چاہتا تھا کہ کچھ احوال اوس سے پوچھون عرض کیا قسم بخدا ہمنے تفتیش خبر کی اور احوال کوفہ
اوس سے پوچھا وہ شخص ہمارے قبیلہ سے بہت عقلمند اور راست گو تھا اوسنے خبر دی کہ مین کوفہ سے
نہ نکلا تھا کہ حضرت مسلم اور ہانی کو قتل کیا دیکھا ہمنے پانون اونکے پکڑ کر بازار مین کھینچتے تھے
حضرت اس قصہ ہولناک کو سنکر نہایت مکدر ہوے کمر فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون خدا رحمت
کرے اونکو ہمنے عرض کیا یا ابن رسول اللہ ہم آپ کو خدا کی قسم دیتے ہین آپ یہان سے پھر چلیے
کوفے مین آپ کا کوئی دوست اور شیعہ نہین بلکہ ہم ڈرتے ہین کہ اہل کوفہ آپ کے دشمن ہون پس
حضرت اولاد عقیل کیطرف متوجہ ہوے اور خبر شہادت مسلم اونسے بیان کی اور بہت دلاسا دیا
امر معاودت مین اونسے مشورہ کیا اون سعادتمندون نے عرض کیا قسم بخدا ہم نہ پھرینگے جب تک

مراجعت مدینہ سے طرف مانع ہوا حضرت نے حُر سے مخاطب ہو کر فرمایا اے حُر مان تیرے
ماتھ مین پُرے بیٹھے کیا ارادہ ہے مجھسے کیا چاہتا ہے حُر نے کہا کہ اگر اور کوئی عرب سے تیری مان کا نام
لیتا تو مین بھی اوسکی مان کا نام لیتا قسم بخدا مین آپ کی مادر گرامی کا ذکر نہین کر سکتا مگر تعظیم و تکریم حضرت
نے فرمایا مطلب تیرا کیا ہے اوسنے کہا مین چاہتا ہون آپ کو ابن زیاد پاس لیجاؤن فرمایا
قسم بخدا اس بات مین تیری متابعت نکرونگا حر نے کہا قسم بخدا مین بھی آپ سے جدا نہونگا
تین مرتبہ اس باب مین ردّ و بدل ہوئی جب گفتگو طول کو پہونچی حر نے کہا بدرستیکہ مین مامور
نہین مگر اسی امر پر کہ آپ سے جدا نہون جب تک کہ کوفے مین ابن زیاد پاس لیچلون اگر
آپ کوفے چلنے پر راضی نہین ہین تو آپ ایسے راہ اختیار کیجیے کہ نہ کوفے کی ہو نہ مدینہ کی اور
یہ امر میرے آپ کے درمیان مین بطریق مصالحہ ہو اور مین حقیقت حال ابن زیاد کو
لکھ بھیجون شاید کوئی صورت ایسی نکلے کہ مین حضرت کے خون مین شریک نہون حضرت
اوسوقت بطرف راہ قادسیہ اور عذیب سے بائین طرف چل کر روانہ ہوے اور وہ
لشکر شقاوت اثر بھی ہمراہ تھا حُر اثنائے راہ مین حضرت سے کہتا تھا کہ یا حسین مین آپ کو
خدا کی قسم دیتا ہون کہ آپ اس قوم سے جہاد نہ کیجیے کہ یہ درپے قتل ہین فرمایا اے حُر کیا تو
مجھے موت سے ڈراتا ہے سوائے قتل اور تم سے کیا ہو سکیگا اور کیا حسب حال ہے میرے وہ
شعر جو بہ اور آوس نے پڑھا تھا جسوقت کہ اوسنے ارادہ نصرت پیغمبر کا کیا تھا اوسوقت چچا زاد
بھائی نے اوسکے ڈر کر کہا کہان جاتا ہے تو تحقیق کہ تو مارا جائیگا پس ابن آوس نے اوسکے

جواب مین یہ شعر پڑھے ؎

سامضی وما بالموت عار علی الفتی	اذا ما نوی حقا وجاهد مسلما
وواسی الرجال الصالحین بنفسه	وفارق مثبورا وودع مجرما
فان عشت لم اندم وان مت لم ام	کفی بک ذلا ان تعیش وترغما

یعنے مین جاتا ہون اور مرد کو قتل ہو جانے سے عار نہین ہے جسوقت کہ نیت اوسکی درست ہو
اور جہاد کرے حالت اسلام مین موافقت کرے مردان صالح سے مخالفت کرے گناہگاروں سے
اور اہل ہلاکت و ضلالت سے پس اگر مین جیتا رہا نادم اور پشیمان نہونگا اگر مارا گیا کوئی مجھے
ملامت نہ کریگا کافی ہے تجھے یہ ذلت کہ زندہ رہے اور ناک تیری خاک پر ملین مصنف

علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ محمد ابن ابیطالب نے بیت اخیر سے پہلے یہ بیت زیادہ کی ہے ؎

اقدم نفسے لا ارید بقائہا	لتلقی خمیسا فی الوغی وعرمرما

یعنی مقدم رکھتا ہون مین اپنی نفس کو اور بقا اُسکا نہین چاہتا تا اینکہ ملاقات کرون معرکہ جنگ مین فوج کثیر وجم غفیر سے پس حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا آیا کوئی تم مین سے واقف ہے ایسی راہ سے جو سوا شاہراہ کے ہو طرماح نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ مین واقف ہون حضرت نے فرمایا تو ہمارے آگے چل طرماح بموجب ارشاد آگے روانہ ہوا اور حضرت مع اصحاب جس راہ سے وہ جاتا تھا روانہ ہوے اوسوقت طرماح یہ اشعار رجز مین پڑھتا تھا حاصل مضمون یہ ہے اے ناقہ میرے دوڑانے سے بدجو نہو قبل طلوع صبح پہونچا دے مجھے ہمراہ بہترین جوانان ونیکوترین مسافران کے جو اولاد رسول و اصحاب فخر ہین اور چہرہ ہاے مبارک اونکے روشن ونورانی ہین میدان نبرد مین بڑے تیر افگن اور نیزہ باز ہین معرکہ قتال مین شمشیر انکی برندہ ہے جد بزرگوار انکے سردار خلق ہین سینہ اونکا مخزن علم وحکمت ہے خدا انجام آنکا بخیر کرے تا بقاے دہر سلامت رہین اے مالک نفع ونصرت تائید کر میرے سید بزرگوار حسین کے اپنی نصرت وامداد سے طاغیان کفار اور یزید ابن زیاد پسران صخر پر لیکن یزید پس ہمیشہ حلیف خمر وشراب خوار ہے اور ابن زیاد زانی اور ولد الزنا ہے بروایت شیخ مفید علیہ الرحمہ جسوقت حُر نے کلام حضرت کا سنا مع لشکر حضرت سے علیحدہ ایک جانب سے روانہ ہوا اور حضرت مع اصحاب دوسری طرف سے روآنہ ہوے مقام عذیب الہجانات تک پہونچے بعد اسکے حضرت وہان سے روانہ ہوے تا آنکہ قصر بنی مقاتل مین منزل کے اوس مقام مین حضرت کی نگاہ ایک خیمہ پر پڑی پوچھا یہ خیمہ کسکا ہے اصحاب نے عرض کیا یہ خیمہ عبد اللہ ابن حُر جعفی کا ہے فرمایا کہ اوسکو میرے پاس لے آؤ بعض اصحاب نے جاکر کہا حسین ابن علی علیہ السلام تمہین بلاتے ہین اُس بے سعادت نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون قسم خدا کی مین کوفہ سے نہین نکلا مگر اسلیے کہ مجھے ناگوار تھا مبادا حسین داخل کوفہ ہون اور نصرت اونکی مجھپر واجب ہوجائے قسم بخدا مجھے منظور نہین ہے کہ حضرت مجھے دیکھین یا مین اونکو دیکھون جب پیغمبر حضرت کو پہونچی آپ بنفس نفیس اوسکے خیمہ مین تشریف لیگئے اور سلام کیا اوسکے پاس بیٹھ گئے بعد اسکے حضرت نے اپنی نصرت ویاری کے لیے دعوت کی اوس ملعون نے بیہودی کلام اعادہ کیا اور دعوت کو قبول نکیا حضرت نے فرمایا اگر تو میری نصرت

اپنے آشیانہ مین کثرت سے ہوتی ہین اور علماے ضلالت شبیہ اونکے اسقدر قریب قریب تھی
جیسے پرجانورون کے بالدون مین متصل ہوتے ہین پس ہمنے اونپر سبقت کی اور کوہ ذوحشم
تک پہونچ گئے ہوجب حکم حضرت اوسی جگہ خیمہ نصب کیے حر بن یزید تمیمی ہزار سوارسے مقابل
لشکر حضرت آیا بوقت نماز ظہر شدت گرما مین آکر کھڑا ہوا اصحاب امام علیہ السلام بھی سامنے
اونکے صف باندھکر کھڑے ہوگئے اوسوقت حضرت مع اصحاب عمامہ سرون پر باندھے تھے
شمشیرین حمائل کیے تھے جب حضرت نے آثار تشنگی لشکر مخالف کی ملاحظہ فرمائی اپنے اصحاب سے
حکم کیا انکو اونکے گھوڑون کو پانی پلادو اصحاب کرام بموجب حکم امام عالیمقام پانی پلانے مین
مشغول ہوے اسطرح پانی پلاتے تھے کہ کاسی اور طاس بھر بھر سامنے گھوڑون کے لیجاتے تھے
جب ہر گھوڑا تین یا چار یا پانچ مرتبہ سانس لیکر پانی پی چکتا تھا اوسوقت دوسرے گھوڑے
کے سامنے لیجاتے تھے یہانتک کہ سب کو اسی طرح پانی سے سیراب کردیا علی ابن طعان محاربی
کہتا ہے مین بھی حر کے ساتھ تھا اور بعد سب کے پہونچا جب حضرت نے مجھسے اور میرے
گھوڑے سے آثار تشنگی ملاحظہ کیے فرمایا کہ انخ الراویۃ یعنے بٹھا شتر آبکش کو علی بن طعان
کہتا ہے راویہ کے معنی مین نہ سمجھا اسلیے کہ راویہ بمعنی مشک ہے حضرت نے فرمایا یا ابن الاخ
انخ انجل یعنے اے بھتیجے اونٹ کو بٹھادے مینے بٹھادیا پھر فرمایا کہ پانی پی جب مینے پانی پینے کا
ارادہ کیا تو پانی مشک سے گرتا جاتا تھا حضرت نے فرمایا دہانہ مشک کا کج کر مین نہ جانتا تھا
کیونکہ کج ہونا چاہیے حضرت نے خود اوٹھکر دہانہ مشک کا میری طرف کردیا کہ مینے پانی پیا اور
اپنے گھوڑے کو بھی پلایا ابن زیاد نے حصین ابن نمیر کو لشکر عظیم ساتھ کرکے بھیجا تھا کہ قادسیہ
مین اترے حصین نے حر کو ہزار سوار سے آگے بھیجا تھا جب نماز ظہر کا وقت آیا حضرت نے
حجاج ابن مسروق سے فرمایا اونسے اذان ظہر کہی جب وقت اقامت ہوا حضرت ردا دوش
مبارک پر ڈالے لنگ باندھے ہوئے نعلین پاے مبارک مین پہنے ہوئے خیمہ سے برآمد ہوے
دونولشکرون کے بیچ مین کھڑے ہوکر حمد وثناے الٰہی بجالائے بعد اسکے فرمایا ایہا الناس
مین تمہارے پاس نہین آیا مگر بعد اسکے کہ خطوط تمہارے بے درپے اور قاصد متواتر بھیجے
جب تمنے لکھا کہ ہمارے پاس آؤ ہم کوئی امام وپیشوا نہین رکھتے شاید حق تعالی ہمکو راہ حق و
ہدایت پر مجتمع کرے اگر تم اپنے عہد وپیمان پر مضبوط ہو میں ایفاے وعدہ اور میرے خاطر

کو مطمئن کرو اگر اپنے قول سے پھر گئے ہو اپنے پیمان کو توڑ ڈالا ہے اور میرے آنے سے ناخوش اور کارہ ہو تو مین جہان سے آیا ہون پھر جاؤن اون غدارون نے جواب ندیا چپ ہو رہے حضرت نے موذن سے اقامت کو فرمایا جب اقامت کہہ چکا تو حضرت نے حر سے فرمایا اگر تجھ منظور ہو اپنے لشکر کے ساتھ نماز پڑھ حر نے عرض کیا مین ہی آپ کے پیچھے پڑھونگا حضرت صفون کے آگے کھڑے ہوے دونون لشکرون نے حضرت کے پیچھے نماز پڑھی اور بعد نماز کے دونون لشکر اپنی اپنی جگہ پھر گئے اور حضرت اپنے خیمہ مین داخل ہوئے اصحاب حضرت گرد آکر بیٹھے حر اپنے خیمہ مین گیا پانچ سو سوار لشکر کے اوسکے پاس مجتمع ہوے باقی اپنی صف مین گئے پس ہر ایک اونمین سے اپنے گھوڑون کی باگین پکڑ کر گھوڑون کے سایہ مین بیٹھا جب نماز عصر کا وقت آیا پھر حضرت آگے کھڑے ہوے اور دونون لشکرون کے ساتھ نماز پڑھی بعد نماز کے روئے مبارک اونکی طرف پھیر کر ایک خطبہ ادا فرمایا اور بعد ادائے خطبہ ارشاد کیا ایہا الناس اگر تم خوف خدا کرو اور حق کو پہچانو باعث خوشنودی خدا ہوگا ہم اہلبیت رسالت علم و کمال عصمت و جلالت سے موصوف ہین خلافت و امامت کے لیے سزاوار تر ہین اس گروہ سے جو بناحق دعواے ریاست و خلافت کرتے ہین اور درمیان تمہارے بجور و ستم سلوک کرتے ہین اگر تم جہالت و ضلالت مین مضبوط ہو اور جو تمنے لکھا ہے اوس سے راے پھر گئی ہے اور میرے آنے کو مکروہ جانتے ہو پس مین پھر جاتا ہون حر نے جواب مین کہا قسم خدا کی مجھے خطوط کی خبر نہین حضرت نے عقبہ بن سمعان سے فرمایا دونون خرجان جسمین خط ہین لے آؤ جب عقبہ دونون خرجان لے آیا خطوط سے کوفیان بیوفا کی ملوث ہین حضرت نے منجملہ نامے حر کے آگے ڈال دیے حر نے عرض کیا اون لوگون سے نہین ہون جنہون نے یہ نامے آپ کو لکھے ہین مجھے مطلق ان خطون کی اطلاع نہین بدرستیکہ ابن زیاد نے مجھے حکم کیا ہے جہان ملاقات ہو آپ سے جدا نہون تا آنکہ کوفے مین ابن زیاد پاس لیچلون حضرت نے فرمایا کہ موت قریب اور آسان تر ہے اس ذلت سے جب تک مین زندہ ہون اس ذلت پر راضی نہونگا پس حضرت نے اپنے اصحاب کو حکم کیا اٹھو اور سوار ہو یہ سنکر اصحاب سوار ہوے اور حضرت خود بذات منتظر رہے تا آنکہ محمل و ہودج حرم محترم تیار ہوے اور مخدرات عصمت و طہارت سوار ہوے اصحاب سے ارشاد کیا مدینہ کو پھر چلو جب قصد مراجعت فرمایا لشکر مخالف سر راہ آکر کھڑا ہوا

اور امداد نہین کرتا تو خدا سے پناہ طلب کرتا ہون تیرے قاتلون سے نہو اسلئے کہ قسم بخدا جو شخص میری فریاد سنے اور میری نصرت نکرے وہ ہلاک ہوگا عبداللہ ابن حر جعفی نے کہا اگر گاہ مین آپکا مددگار نہین ہون تو انشاء اللہ آپ کے قاتلون سے بھی نہو نگا پس حضرت اسکے پاس سے اوٹھکر اپنے خیام ذی الاحترام مین داخل ہوئے جب وقت صبح قریب ہوا حضرت نے رفقا و ملازمین سے فرمایا پانی سے مشکیزے اور چاگلین بھر لو یہ فرماکر حضرت نے نصرت قتال سے رخ کیا عقبہ بن سمعان کہتا ہے ہم چند قدم حضرت کے ساتھ چلے تھے کہ حضرت کو گھوڑے پر نیند آگئی اور آنکھ جھپک گئی جب بیدار ہوئے تو دو یا تین مرتبہ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون الحمد للہ رب العالمین حضرت علی اکبر نے عرض کیا اے پدر بزرگوار کیا سبب ہے کہ آپنے مکرر ان کلمات کو زبان معجز بیان پر جاری کیا ارشاد کیا اے فرزند اسوقت گھوڑے پر مجھے نیند آگئی مینے خواب مین دیکھا ایک شخص گھوڑے پر سوار ہے کہتا ہے یہ لوگ جاتے ہین اور موت انکی طرف آتی ہے معلوم ہوا ہمین خبر مرگ دیتا ہے علی اکبر نے عرض کیا اے پدر بزرگوار خدا برُی گھڑی نہ لائے کیا ہم حق پر نہین ہین فرمایا قسم بخدا الہم حق پر ہین دشمن ہمارے باطل پر علی اکبر نے عرض کیا اے پدر بزرگوار اگر ہم حق پر ہین تو ہمین قتل سے کیا پروا ہے فرمایا خدا آپکو جزائے خیر دے جب صبح ہوئی تو حضرت اوترے اور نماز صبح ادا فرماکر تعجیل تمام سوار ہوکر بائین جانب روانہ ہوے چاہتے تھے کہ اپنے اصحاب کو متفرق کردین پس حر آکر حضرت اور اصحاب حضرت کو دیکھ جاتا تھا جب چاہتا تھا کہ لشکر حضرت کا کونے کی طرف پھیر لیجائے تو یہ امتناع شدید کرتے تھے اور باہم چلے جاتے تھے یہانتک کہ نینوی مین پہونچے اور نزول اجلال فرمایا ناگاہ ایک ناقہ سوار سلاح بند کمان کاندھے پر ڈالے ہوئے کونے کی طرف سے پیدا ہوا اور ناقہ کو تعجیل تمام دوڑاتا تھا سب منتظر کھڑے تھے جب قریب پہونچا حضرت کو سلام نکیا لشکر حر پاس جاکر اوسکو اوسکے اصحاب کو سلام کیا اور خط ابن زیاد کا اوسنے دیا حر نے جب خط کھولا دیکھا لکھا تھا جس جگہ نامہ میرا قاصد تجھے پہونچا دے حسین کو مہلت نہ دے اور کام اوپر تنگ کر اور ایسے جنگل مین اوتار جہان مطلق پانی اور آبادی نہو تحقیق مین نے قاصد کو حکم کیا ہے تیرے ساتھ رہے ایک لمحہ جدا نہو جب تک مجھے خبر دے کہ تو نے میرے حکم کی اطاعت کی والسلام جب حر نے وہ نامہ پڑھا حضرت سے کہا کہ یہ نامہ ابن زیاد نے مجھ

لکھا ہو اور حکم کیا ہو جس جگہ یہ نامہ پہونچے آپ کو مہلت ندون اور سختی کرون اپنے قاصد کو حکم کیا ہو
مجھسے جدا نہو جب تک اس حکم کو آپ پر جاری کرون یزید ابن مہاجر کندی کرامیحاب حضرت
سے تھے قاصد ابن زیاد کو پہچانا ابن مہاجر نے اوس بیچارے سے کہا ان تیری ماتم مین بیٹھے یہ کیا
پیام لایا ہے کہا میںنے اپنے امام کی اطاعت اور بیعت پر وفا کی ہے ابن مہاجر نے کہا بلکہ تو نے
اپنی پروردگار کی معصیت کی اور ننگ و عار دنیا اور آتش جہنمی اپنے لیے مہیا کی امام تیرا بہت
بدتر اور اون امون سے ہے جنکے حق مین خدا فرماتا ہے گردانا ہمنے اونکو امام جو بلاتے ہین
لوگون کو طرف آتش جہنم کے ہر روز قیامت یاری نکیے جائینگے حر نے کہا آپ کو مقام بے آب
و آبادی مین اوترنا ہوگا حضرت نے فرمایا دائے تجھپر اے حر جانے دے کہ ہم نینوی یا غاضریہ
یا سقیہ مین کہ وہان آب و آبادی ہے منزل کرین حر نے کہا ابن زیاد نے قاصد بھیجا ہے مین
اوسکے خلاف نہین کر سکتا ابن زیاد نے اسکو بطور جاسوس میرے اوپر معین کیا ہے پس زہیر
ابن قین نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ ہمین اجازت ہو کہ انسے مقابلہ کرین اسلیے کہ بہ نسبت
اوس لشکر بیحد کی جو بعد انکے ہے انسے لڑنا ہمین بہت آسان ہے مجھے قسم ہے اپنی جان کی
کہ ہم اوس لشکر بیحد و حساب سے لڑنیکی تاب نہ لاوینگے حضرت نے فرمایا مین چاہتا ہون حجت
خدا انپر تمام کرون مین لڑنے مین ابتدا نہین کرتا پس حضرت نے بفرودت اوسی جگہ نزول جلال
فرمایا اور وہ روز پنجشنبہ دوسرے محرم کی سنہ اکسٹھ ہجری تھی بروایت **سید ابن**
طاؤس علیہ الرحمہ جب لشکر حر نے حضرت کو نینوی مین اوتارا اوسوقت حضرت نے اصحاب کو
جمع کرکے ایک خطبہ نہایت فصیح و بلیغ متضمن حمد و ثناے الٰہی ادا کیا پھر ارشاد کیا کہ نوبت ہمارے
امر کی یہانتک پہونچی جو تم دیکھتے ہو تحقیق کہ دنیا کی نیکیون نے مجھسے منہ پھیر لیا ہے اور باقی نہین
رہا دنیا سے مگر ایک رمق اور جرعہ زندگانی میرا تمامی کو پہونچا ہے اور زندگانی دنیا بد زندگانی
ہے آیا تم نہین دیکھتے کہ لوگون نے حق سے ہاتھہ اوٹھالیا اور سخن حق پر عمل نہین کرتے باطل پر
اجتماع کیا ہے اوس سے پرہیز نہین کرتے پس جو شخص ایمان بخدا اور روز جزا رکھتا ہو چاہیے
کہ دنیا سے منھ پھیرے ملاقات پروردگار کا مشتاق ہو بدرستیکہ مین راہ خدا مین قتل
و شہادت کو باعث سعادت ابدی کا جانتا ہون اور زندگی کو ساتھہ ان اشقیا کے اوقلیہ کو
موجب محنت و رنج کا زہیر بن قین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ کلام آپ کا

سنا اگر دنیا ہمارے لیے باقی ہوتی اور ہم ہمیشہ رہتے بر آئینہ آپ کے ساتھ قتل ہونے کو بقاے
ابدی دنیا پر اختیار کرتے حالانکہ ہم بخوبی جانتی ہین کہ یہ دنیا فانی ہے پس کس طرح جان اپنی آپ سے عزیز کرین بعد اسکے
ہلال ابن نافع بجلی اوٹھے عرض کیا یا ابن رسول اللہ ہم ملاقات پروردگار کے مشتاق ہین بہ نیت
درست اور عزم صحیح سے آپ کی متابعت اختیار کی ہے آپ کے دوستون کے دوست اور
دشمنون کے دشمن ہین بعد اوسکے بریر ابن خضیر اوٹھے عرض کرنے لگے قسم خدا کی اے فرزند
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ حق تعالی نے بسبب آپ کے ہم پر احسان کیا ہے کہ سامنے آپکے
جہاد کرین اور اعضا ہمارے پارہ پارہ ہون آپ کے جد بزرگوار قیامت مین ہمارے شفیع ہون
پس حضرت سوار ہوے اثناے راہ مین لشکر حر کبھی مانع ہوتا تھا کبھی بفرورت حضرت کے ساتھ
رہتا تھا یہانتک کہ حضرت وارد کربلا ہوے اور اوسدن آٹھوین محرم کی تھی کتاب مناقب
مین لکھا ہے کہ زہیر ابن قین نے حضرت کی خدمت مین عرض کیا آپ کربلا چلکر اوترین اسلیے
کہ وہ کنارہ نہر فرات پر واقع ہے اگر نوبت بہ قتال پہونچی تو ہم بھی بدد خدا اوسسے مقاتلہ کرینگے
اور امداد چاہینگے یہ سنکر حضرت نے اشک حسرت چشم مبارک سے جاری کیے فرمایا خدا وندا
مین تجھسے پناہ مانگتا ہون کرب و بلا سے پس حضرت نے اوس جگہ نزول اجلال فرمایا حر ابن یزید
ریاحی مقابل لشکر حضرت اترا اوسوقت حضرت نے دوات و کاغذ طلب کیا ایک نامہ شرفاے
کوفہ کو جنسے گمان دوستی تھا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ حسین ابن علی کی طرف سلیمان ابن صرد
مسیّب ابن نجبہ و رفاعہ ابن شداد و عبداللہ ابن وال و دیگر جماعت مومنین کی لیکن بعد حمد و
صلوات تم جانتے ہو کہ جناب رسولخدا نے اپنی حیات مین فرمایا ہے جو شخص دیکھے ایسے
بادشاہ جابر کو جنسے حرام خدا کو حلال کیا ہو عہد خدا کو توڑا ہو سنت رسول کی مخالفت کی ہو
بندگان خدا پر بظلم و ستم حکمرانی کرے پس وہ شخص اپنے قول یا فعل سے اوسکے رد نکرے
اور اوس حاکم سے معارضہ نکرے لازم ہے خدا پر کہ ایسے شخص کو عقوبت مین اوسس بادشاہ کا
شریک کرے جہنم مین مقام دونون کا ایک ہو تم جانتے ہو کہ بنی امیہ نی اطاعت شیطان کے اپنی
اوپر واجب و لازم کی ہے اطاعت خدا سے منہ پھیر لیا امت رسول مین فساد برپا کیے حدود
خدا کو معطل کر دیا حقوق مسلمین کو اپنے تصرف مین لاتے ہین حرام خدا کو حلال جانتے ہین حلال
خدا کو حرام جانتے ہین اور مین بسبب قرابت رسول سزاوار تر ہون امر خلافت کا اگر اپنے

عہد و پیمان پر جو تنے مجھے کہے اور قاصد اپنے بھیجے وفا کر دتو آخرت مین بے بہرہ و نصیب نہو گی
اور جان میری تمہارے جان کے ساتھہ اہل و فرزند میرے تمہارے اہل و فرزند کے ساتھہ ہین
اگر تم اپنے عہد سے پھر گئے اور بیعت کو توڑ ڈالا ہے پس قسم اپنی جان کی توڑنا عہد کا خلع کرنا
بیعت کا تمسے کچھ بعید نہین ہے اسلیے کہ تنے میرے پدر بزرگوار علی مرتضی اور برادر عالیمقدار
حسن مجتبی اور پسر عم مسلم ابن عقیل سے خلاف اپنے عہد کا کیا پس مغرور وہ شخص ہے جو تمپر
گھمنڈ کرے اور تنے اپنے حصہ کو ضائع کیا توڑنے والا عہد کا ضرر نہین پہونچاتا مگر اپنی نفس کو قریب ہے
کہ خدا مجکو تمسے بے نیاز کر دے والسلام بعد اسکے حضرت نے نامہ بند کیا اور کہکے قیس ابن مسہر صیداوی کو دیا آخر حدیث سابق
جب خبر شہادت قیس ابن مسہر حضرتکو پہونچی تو مثل مرد ارید آنسو حضرتکی آنکھونسے جاری ہوے اور دست مناجات
درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کرکے عرض کیا خداوندا مجھے اور میرے شیعون کے لیے دار عقبی
مین منزل نیک مہیا فرما اور مقام رحمت و رضوان مین ساتھہ میرے انکو جمع کر بدرستیکہ تو ہر شے پر
قادر ہے یہ سنکر ہلال ابن نافع بجلی اوسے عرض کیا یابن رسول اللہ آپ کے جد بزرگوار اپنی محبت
دلون مین مستقر نہ کر سکے اطاعت پر اپنے ثابت نہ رکھہ سکے بسا منافقین نے بظاہر وعدہ نصرت
و یاری کی باطن و پوشیدہ مقام مکر مین رہے ہمیشہ آنحضرت ہاتھہ سے منافقون کے محنت و رنج
مین رہے تا آنکہ دار فانی سے رحلت فرماے اور ایسا ہی حال آپ کے پدر بزرگوار کا گذرا
کسقدر جماعت کثیر جمع ہوئی اونکے نصرت و امداد پر اور ناکثین و قاسطین نے اونسے قتال کیا
ہمیشہ آزار مین رہے یہانتک کہ جوار رحمت حق مین پہونچی آج آپ بھی ان منافقین مین
مبتلا ہوے ہین جو شخص نکث عہد اور خلع بیعت کرے اونسے اپنے نفس کو ضرر پہونچایا خدا
ہمارے لیئے کافی ہے پس آپ برشد و عافیت ہین جہان جی چاہے خواہ مشرق خواہ مغرب
ہمراہ لیچلین قسم بخدا اگر ہمارے لیے مقدر ہوا ہے نہین ڈرتے اور ملاقات پروردگار ناگوار
نہین رکھتے نیت درست اور عزم صحیح سے آپ کی متابعت اختیار کی ہے آپ کے دوستون کے
دوست دشمنون کے دشمن ہین جو ہمین ارشاد ہو بجان و دل قبول کرین بعد اسکے برین
خضیر ہمدانی رضی اللہ عنہ اوٹھکر عرض کرنے لگے یابن رسول اللہ بیشک حق سبحانہ تعالے
نے آپ کی وجہ سے ہمپر یہ احسان کیا ہے کہ سامنے آپ کے جہاد کرین اعضا ہمارے پارہ پارہ
ہون جد بزرگوار آپ کے بروز قیامت ہمارے شفیع ہون اور لوگ رستگار ہونگے جو فرزند

کو اپنے پیغمبر کے ضائع کرین لعنت ہو اوسپر جو آپ کی نصرت و یاری نہ کرین بروز قیامت اونکے
لیے جہنم مین عذاب دردناک و حسرت و ندامت ہے بعد اسکے جناب سید الشہدا نے اپنے
فرزندون اور بھائیون اور سب اہل بیت کو جمع کیا اور نظر حسرت ان سب کی طرف دیکھا ایک
ساعت گریہ فرما کر دست مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے عرض کیا خداوندا ہم
تیرے پیغمبر کی عترت ہین ہمکو جد بزرگوار کی روضہ سے جدا کر کے اوارہ کیا بنی امیہ ہمپر تعدی
کرتے ہین خداوندا تو حق ہمارا انسے لے اور نصرت و امداد کر ہمارے اس گروہ ستمگار پر یہ کہکر
حضرت وہان سے روانہ ہوے تا آنکہ بروز چہارشنبہ یا پنجشنبہ دوسری محرم کو سنہ اکسٹھ
ہجری وارد کربلا ہوے اوسوقت حضرت نے طرف اصحاب کے متوجہ ہوکر فرمایا لوگ بندے
ہین دنیا کے دین کو اپنے زبان پر جاری کرتے ہین جب وقت امتحان آتا ہے دیندار
بہت کم نکلتے ہین بعد اسکے حضرت نے پوچھا کہ یہ کربلا ہے اصحاب نے عرض کیا یہ کربلا ہے
فرمایا یہ جگہ کرب و بلا و محنت و رنج کی ہے یہ جگہ ہمارے اونٹون کی ٹہانے کی ہے یہی جگہ
ہمارے لشکر کے اوترنے کی ہے یہ جگہ شہدا کے خون گرنے کی ہے پس حضرت نے اوس جگہ
نزول اجلال فرمایا اور حُر ہزار سوار سے مقابل لشکر حضرت اوترا بعد اسکے حُر نے ایک نامہ
ابن زیاد کو لکھا اور حقیقت حال سے مطلع کیا بعد پہونچنے نامہ حُر کے ابن زیاد نے ایک نامہ
حضرت کو لکھا کہ مینے سنا آپ کربلا مین اترے ہین یزید نے مجھے لکھا ہے کہ فرش نرم پر نہ پہونچون
کھانا سیر ہوکر نہ کھاؤن جب تک آپ کو قتل کردن یا یہ کہ آپ اطاعت میری اور یزید کے
کرین جب یہ نامہ حضرت کو پہونچا مطالعہ فرماکر زمین پر پھینکدیا فرمایا ستمگار نہونگے وہ لوگ
جنھون نے رضاے مخلوق کے لیے غضب خالق کو مول لیا جب قاصد نے جواب مانگا فرمایا
اسکا جواب میرے پاس نہین ہے تحقیق کہ عذاب الٰہی اوسپر لازم ہوا جب یہ خبر ابن زیاد
کو پہونچی وہ دشمن خدا غضب مین آیا آتش کفر شعلہ ور ہوے حضرت سے لڑائی کا مصمم عزم
کیا امارت لشکر عمر سعد کو دے عمر نے پہلے انکار کیا چونکہ قبل اسکے ابن زیاد نے حکومت
ری اوسے دی تہی کہا اگر تو محاربہ حسین کا مرتکب نہ ہوگا تو سند حکومت رے پھیر دے اوسوقت
عمر نے مہلت چاہی پس بعد ایک دن کے اوس بدبخت نے بطمع حکومت رے شقاوت ابدی
و عذاب سرمدی کو اختیار کیا بروایت شیخ مفید علیہ الرحمہ جب دوسرا دن ہوا تو عمر بن سعد

چار ہزار سوار ہمراہ لیکر وارد کربلا ہوا تینوہی مین اوترا بعد اسکے عمر سعد نے عزرہ بن قیس احمسی کو
بلا کر چاہا حضرت کو پیغام بھیجی چونکہ وہ نامردون منافقین سے تھا جنہون نے حضرت کو خط
لکھے تھے اسوجہ سے اونسے قبول نکیا غرض جس سردار لشکر سے کہتا تھا سب اسی علت سے انکار
کرتے تھے اسلیے کہ اکثر اونمین لوگون نے حضرت کو نامے لکھکر طلب کیا تھا پس کثیر ابن عبد اللہ
شعبی ایک مرد بیحیا بیباک تھا اوٹھ کھڑا ہوا کہنے لگا کہ اے عمر جو پیغام ہو حسین کو پہونچا دون
اگر تو کہے اونکو قتل کرون سر اونکا تیرے پاس لے آؤن عمر نے کہا مین یہ نہین چاہتا لیکن تو جاکر
اونسے دریافت کر آپ اس شہر مین کیون آئے اوسوقت وہ شقی جانب لشکر حضرت چلا جب تو ہمام
صیداوی نے آثار شرارت اوسکی صورت سے مشاہدہ کیے حضرت سے عرض کیا خدا حافظ ہے آپ کا
یا ابا عبد اللہ تحقیق کہ بدترین اہل زمین وجری ترین مردم انکی طرف آتا ہے یہ کہکر ابو ثمامہ صیداوی
راہ روک کر کھڑے ہوے کہا تلوار اپنی رکھکر حضرت پاس جا اوسنے کہا قسم بخدا یہ ہرگز نہوگا
مین عمر سعد کا پیغام لایا ہون اگر مجھے جانے دو تو پیغام پہونچا دون اگر نہ جانے دو پھر جاؤن ابو ثمامہ
نے فرمایا اگر تلوار تو نہین رکھتا تو مین اپنا ہاتھ قبضہ پر تیرے تلوار کی رکھتا ہون جو تو پیغام لایا ہے
عرض کر ملعون نے یہ بھی قبول نکیا ابو ثمامہ نے فرمایا اے فاجر اسطرح تجھے نہچھوڑونگا جو پیغام تجھے
کہنا ہو مجھسے کہہ تا مین حضرت سے عرض کرون وہ لعین اسپر بھی راضی نہوا اور کلمات سخت کہکر
واپس گیا حقیقت حال کو عمر سعد سے بیان کیا اوسوقت عمر نے قرہ بن قیس حنظلی کو بلا کر کہا حسین
سے دریافت کر آپ کیون یہان آئے ہین کیا ارادہ ہے جب قرہ لشکر حضرت پاس پہونچا اور
نظر حضرت قرہ پر پڑی حضرت نے اپنے اصحاب سے پوچھا تم اسکو پہچانتے ہو حبیب ابن مظاہر
نے عرض کیا یہ شخص قبیلہ حنظلہ تمیم سے ہے میرا بھانجا ہے اور ذی عقل اور دانشمند ہے مجھے ہرگز
یہ گمان نہ تھا کہ لشکر مخالف کا شریک ہوگا غرضکہ جب قرہ حاضر ہوا سلام کر کے پیام عمر پہونچایا حضرت
نے جواب دیا تمہارے اہل شہر نے بیشمار خطوط مجھے لکھے بمبالغہ تمام بلایا اسلیے مین یہان آیا ہون
اگر آنا میرا انکو ناگوار ہوا مین واپس جاتا ہون جب قرہ جانے لگا اوسوقت حبیب ابن مظاہر نے
کہا وائے تجھپر اے مرد سے منہ پھیرتا ہے ظالمون کی طرف جاتا ہے اس بزرگوار کی نصرت و
یاری کر کہ برکت سے اسکے آباء طاہرین کے تونے ہدایت پائی بدبخت نے کہا مین جواب
لیجاؤن اور سکے اپنی دل مین فکر کرون جو میرے رای مین قرار پائے اوسپر عمل کرونگا

جب جواب حضرت کا عمر سعد کو پہونچا کہا امید وار ہون خدا سے کہ مجھے حسین کے محاربہ سے
نجات دی اوسوقت عمر نے ایک نامہ ابن زیاد کو لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد تحقیق کہ
جب مین پاس حسین کے پہونچا اونسے دریافت کیا آپ کیون اس شہر مین آئے مجھسے کیا
چاہتے ہین جواب مین فرمایا اہل کوفہ کی طلب سے یہان آیا اگر تمھین آنا میرا ناگوار ہو تو مین
پھر جاؤن حسان بن قائد عیسی کہتا ہے جسوقت نامہ عمر کا ابن زیاد پاس پہونچا مین اوسوقت
بیٹھا تھا جب اوسنے نامہ پڑہا کہنے لگا جب ہمارے قبضہ مین آچکے تو امید نجات رکھتے ہین
ہرگز رہائی نہ پائینگے بعد اسکے ایک نامہ عمر بن سعد کو لکھا نامہ تیرا مجھے پہونچا اور مین حقیقت حال پر
آگاہ ہوا پس تو حسین سے عرض کر کہ وہ اور اونکے اصحاب بیعت یزید کرین بعد اسکے جو میرے
راے مین آئیگا کرونگا جب جواب خط عمر کو پہونچا تو کہا مین ڈرتا ہون کہ ابن زیاد دعا فیت قبول
نکریگا محمد ابن ابیطالب کہتا ہے جو کچھ ابن زیاد نے لکھا تھا عمر سعد نے حضرت سے عرض نکیا
اسلیے کہ جانتا تھا حضرت ہرگز بیعت یزید پر راضی نہونگے جب ابن زیاد جواب نامہ عمر لکھہ چکا
مسجد مین آکر اہل کوفہ کو جمع کیا اور منبر پر جاکر کہا ایہا الناس تمنے آل ابوسفیان کو بارہا امتحان
کیا جیسا تم جانتے ہو ویسا ہی انھین پایا تم دیکھتے ہو یہ اپنے دوستون کے ساتھہ کیا سلوک کرتے
ہین اور حسن سیرت رعیت پروری یزید کی بہی جانتے ہو دیکھتے ہو کہ قدر شہرون مین راہنین
اوسکے عہد و دولت سے امن و امان ہے اسکا باپ معاویہ بہی ایسا ہے رعیت پرور تھا یزید
بہی قدم بقدم اپنے باپ کے ہے اور لوگون سے باعزاز و اکرام پیش آتا ہے اپنی رعایا کو وداد
دہش سے خوش رکھتا ہے مین بہی عطایا و انعام کو تمہارے لیے دوچند کرتا ہون اگر اوسکے
دشمن حسین سے لڑنے جاؤ تمین لازم ہے اطاعت یزید کرو اور نوازش و انعامات کے
امیدوار رہو یہ کہکر منبر سے اوتر کر مصروف تقسیم عطایا ہوا اور سب کو حکم دیا کہ عمر بن سعد کے
مدد کو جاوین تا آنکہ اکثر بدین مرتکب اس امر شنیع کے ہوے پس جو شخص کہ پہلے حضرت سے
لڑنے کو گیا شمر بن ذی الجوشن تہا چار ہزار کا فر ہمراہ لیکر روانہ ہوا اوسوقت نو ہزار نامرد عمر سعد
پاس جمع ہوے بعد اسکے یزید ابن رکاب کلبی کو دو ہزار بدکردار سے اور حصین ابن نمیر سکونی کو
چار ہزار کفار سے اور مازنی کو تین ہزار نابکار سے اور نضر ابن فلان کو دو ہزار اشرار سے عمر سعد
پاس بہیجا پس یہ بیس ہزار نامرد عمر سعد پاس جمع ہوے اوسوقت ابن زیاد نے شبث ابن ربعی

کو پیغام دیا مین چاہتا ہون تجھے امام حسین ؑ سے لڑنے کو بھیجون شبث نے بیماری کا بہانہ کیا شاید
ابن زیاد اس حیلہ سے مجھے معاف رکھے جب ابن زیاد کو خبر پہونچی شبث نے بہانہ بیماری کا کیا ہی
اوسی وقت لکھ بھیجا اگر تو میری اطاعت کرتا ہے تعجیل تمام میرے پاس حاضر ہو شبث رات کو
ابن زیاد پاس آیا تا ابن زیاد مطلع نہو کہ مینے بہانہ بیماری کا کیا تھا جب شبث ابن زیاد پاس
پہونچا اوس مکار نے قریب اپنے اوسے جگہ دی اور کہا حسین سے لڑنیکو جاؤ اوسوقت شقی نے قبول
کیا اور پیہم ابن زیاد لشکر ضلالت اثر عمر سعد کی کمک کو بھیجے جاتا تھا یہانتک کہ تیس ہزار سوار و پیادہ
تبدریج عمر پاس مجتمع ہوے اوسوقت ابن زیاد نے نامہ عمر سعد کو لکھا کثرت لشکر مین تیرے لیے
کوئی عذر مین نے باقی نہین رکھا چاہیے کہ محاربہ حسین مین سرگرم رہ جو کچھ کہ واقع ہو ہر صبح و
شام مجھے خبر دے موافق اس روایت کے یہ لشکر چھٹے محرم تک کربلا مین مجتمع ہوا حبیب
ابن مظاہر نے جب کثرت لشکر مخالف کی ملاحظہ کی خدمت حضرت مین آکر عرض کیا ابن رسول اللہ
قبیلہ بنی اسد یہان سے نزدیک ہے اگر اجازت ہو مین جاکر آپ کی نصرت و امداد پر دعوت
کرون شاید حق تعالی انکی نصرت سے رفع ضرر آپ کا کرے جب رخصت ملے تو حبیب شبکو
اوس قبیلہ مین گئے لوگون نے حبیب کو پہچانا پوچھا کیا امر باعث ہوا جو اس شب تاریک مین
یہان آئے ہو حبیب نے کہا مین تمہارے لیے خوشخبری لایا ہون کوئی شخص اپنی ہم قوم کی لئے
اسطرح نہ لایا ہوگا مین آیا ہون تمھین نصرت فرزند رسول پر دعوت کرون تحقیق کہ حضرت مع
جماعت مومنین یہان وارد ہین ہر شخص شجاعت و مردانگی اور سعادت مین ہزار مرد سے
بہتر ہے عزم بالجزم کیا ہے کہ نصرت حسین سے دست بردار نہون جب تک کہ جان اپنی نثار
نکرین اور عمر سعد نے بطیع حکومت رے ہر طرف سے حضرت کو گھیر لیا ہے تم میرے ہم قوم
و قبیلہ ہو تمکو نصیحت کرتا ہون کہ میری دعوت نصرت حسین مین قبول کرو تا دنیا و آخرت
سے کامیاب رہو قسم بخدا کوئی شخص تم سے نصرت حسین مین قتل نہوگا مگر برفاقت رسول مقام
اعلی علیین مین فائز ہوگا جب حبیب نے اوسکو مواعظ شافیہ سے مائل کیا اوسوقت ایک شخص
بنی اسد سے کہ اسم مبارک اوسکا عبد اللہ ابن بشیر تھا اوسکر حبیب سے کہا تم گواہ رہو مجھنے
پہلے اس دعوت کو قبول کیا مین ہون بعد اسکے رجز پڑھنا شروع کیا جب مروان بنی اسد نے
ہمت عبد اللہ کی مشاہدہ کی ہر شخص فرزند رسول کی نصرت مین دوسرے پر سبقت کرتا تھا

یہانتک کہ حبیب ابن مظاہر نوے آدمی بنی اسد ہی ہمراہ لیکر لشکر حضرت کی طرف روانہ ہوے
اس اثنا مین ایک منافق قبیلہ نے یہ خبر عمر سعد کو پہونچائی اوسنے چار سو سوار ازرق شامی
کے ہمراہ کرکے اونکے روکنے کو بھیجا ابھی حبیب ابن مظاہر لشکر حضرت مین نہ پہونچے تھے
کہ لشکر عمر سعد راہ روک کر کھڑا ہوا اور کنارے دریاے فرات کے لڑنے کا ارادہ کیا
اوسوقت حبیب نے آواز دی اے ازرق وای ہو تجھپر اپنے لشکر مین پھر جا ہمکو چھوڑدے
کہ اپنے امام کی خدمت مین جائین ملعون نے قبول نکیا جب بنی اسد تاب مقاومت اونسے نہ لاسکے
ناچار اپنے قبیلہ کو پھر گئے حبیب ابن مظاہر نے خدمتمین آکر سب احوال عرض کیا حضرت نے فرمایا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ راوی کہتا ہے جب لشکر عمر سعد مقابلہ بنی اسد سے واپس آیا باین حضرت
اور نہر فرات مانع ہوے یہانتک کہ تشنگی نے حضرت پر اور اصحاب پر غلبہ کیا اسوقت حضرت ایک
کلنگ لیکر پس خیمہ تشریف لاے اوتیس قدم پشت خیمہ سے قبلہ کیطرف گئے اور کلنگ کو زمین
پر مارا اعجاز حضرت سے ایک چشمہ آب شیرین کا پیدا ہوا حضرت نے مع اصحاب چشمہ سے پانی پیا
اور مشکین بھر لین بعد اسکے وہ چشمہ غائب ہو گیا پھر کسی نے نشان بھی نہ دیکھا جب یہ خبر ابن زیاد
کو پہونچی اوسنے عمر سعد کو یہ نامہ لکھا مینے سنا ہے حسین نے کنوان کھودا ہے مع اصحاب
سیراب ہین جسوقت یہ نامہ تجھے پہونچے کام اوپر تنگ کر مہلت نہ دے کہ ایک قطرہ پانی کا
اونکے لب خشک تک پہونچے جب تک کہ پیاسے قتل ہون جسطرح سے عثمان کو تشنہ قتل کیا
جب نامہ ابن زیاد عمر کو پہونچا شقی نے پانی اہل بیت رسالت پر بند کیا جب تشنگی حضرت
پر اور اصحاب پر غالب ہوے حضرت نے اپنے بھائی عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا بیس سوار
بیس پیادے ہمراہ کیے اور بیس مشکین دین تا فرات سے پانی لائین حضرت عباس مع رفقا
شب کو فرات سے پانی لینے گئے جب فرات پر پہونچے عمر ابن حجاج نے کہ موکل فرات تھا
پوچھا تم کون ہو ہلال ابن نافع بجلی نے کہا مین تیرے چچا کا بیٹا پانی پینے آیا ہون عمر ابن حجاج
نے کہا پانی لے گوارا ہو تجھے ہلال ابن نافع نے کہا وای تجھپر اے عمر تو مجھے کیونکر حکم کرتا ہے مین
پانی پیون حالانکہ اہل بیت نبوت جگر گوشہ رسالت شدت تشنگی سے قریب ہلاکت پہونچے
ہین شقی نے جواب دیا سچ کہتے ہو لیکن مجھے عمر سعد نے حکم کیا ہے اوسکی اطاعت ضرور ہے
اوسوقت ہلال ابن نافع نے اصحاب کو آواز دی جلد مشکین پانی سے بھر لو پیسنتے ہی سب دریاے

فرات مین داخل ہوئے عمر نے اپنے اصحاب کو آواز دی خبردار انھین جانے نہ دینا آتش حرب دونون طرف سے شعلہ ور ہوئی اصحاب حضرت بعض مقاتلہ کرتے تھے بعض پانی پیتے تھے یہانتک کہ تعجیل مشکین بھر لین اور خدمت امام مین پھر آئے کوئی آسیب نہین پہونچا حضرت نے مع اصحاب پانی پیا اسی وجہ سے حضرت عباسؑ کو سقا کہتے ہین بعد اسکے حضرت نے عمر سعد کو وقت شب بلایا تا درمیان دو لشکر کے مجھسے چند باتین اگر سن لے وہ شقی بیس نامرد سے حاضر ہوا حضرت بھی بیس اصحاب سے اوسطرف گئے باہمدیگر ملاقات ہوئی حضرت نے اصحاب سے فرمایا مجھسے علیحدہ رہو اور سوا حضرت عباس و علی اکبر کسی کو پاس نہ رہنے دیا عمر سعد نے بھی سب کو ہٹا دیا اپنے بیٹے حفص اور غلام کو پاس رکھ لیا اوسوقت حضرت نے اتمام حجت کے لیے فرمایا وای تجھپر اے عمر کیا نہین ڈرتا اوس خدا سے جسکی طرف تیری بازگشت ہے مجھسے لڑنیکو آیا ہے جانتا ہے مین کون ہون کسکا بیٹا ہون چھوڑ اس قوم کو اور میری طرف آ کہ سعادت ابدی اپنے لیے حاصل کرتا عذاب ابدی سے نجات پائے شقی نے کہا خائف ہون زراعت میری چھین لینگے فرمایا مین تیرے مزرعہ سے بہتر حجاز مین دیتا ہون شقی نے کہا عیال کے باب مین ڈرتا ہون حضرت نے جانا وعظ و نصیحت اسکے قلب سیاہ مین اثر نہ کریگی سکوت فرمایا اور جواب نہ دیا رد مبارک اوسکی طرف سے پھیر کر فرمایا خدا تجکو جلد تیرے فرش خواب پر قتل کرے اور بروز حشر نہ بخشے قسم بخدا مجھے امید ہے کہ دنیا سے تو منتفع نہو اور بعد میرے گندم عراق سے سیر نہو شقی نے ہنس کر کہا اگر گندم نہون جو خوب ہے مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا پھر رجوع کی مین نے روایت شیخ مفید رحمہ اللہ کیطرف کہ جب نامہ ابن زیاد کا عمر سعد کو پہونچا لکھا تھا کہ درمیان حسین اور نہر فرات حائل ہو کر ایک قطرہ اونکے لب خشک تک نہ پہونچنے دے جسطرح کہ عثمان اور پانی مین حائل ہوے عمر نے نامہ دیکھکر ابن حجاج کو پانچ سو سوار ہمراہ کرکے فرات پر معین کیا پس اشقیا درمیان مین حائل ہوے کسی کو اصحاب حضرت سے ایک قطرہ نہ دیا یہ واقعہ تین دن پہلے حضرتکی شہادت کے وقوع مین آیا اوسوقت عبد اللہ ابن حصین ازدی کہ منسوب بقوم بجیلہ تھا بصدائے بلند پکارا اے حسین و اصحاب حسین کیا نہین دیکھتے طرف پانی کے مثل وسط آسمان کیا صاف و پاکیزہ ہے قسم بخدا ایک قطرہ اسمین سے نہ پینے پاؤگے یہانتک کہ پیاس کی شدت سے ہلاک ہو حضرت نے فرمایا خدایا اسے تشنگی سے ہلاک کر اور ہرگز

اِس ملعون کو نہ بخش جید ابن مسلم کہتا ہے قسم خدا ے بے نیاز کی دیکھا مینے کہ بعد واقعہ کربلا وہ
ملعون بیمار ہوا اور شدت تشنگی سے فریاد العطش العطش کرتا تھا جب پانی اوسکے آگے لیجاتے تھے
اِسقدر پیتا تھا اور قی کرتا تھا ہمیشہ اسی بلا مین مبتلا رہا تا آنکہ واصل جہنم ہوا جب حضرت نے
جمعیت لشکر شقاوت اثر ملاحظہ کی عمر سعد سے کہلا بھیجا مین تیری ملاقات چاہتا ہون شب کو
عمر حضرت کی خدمت مین آیا حضرت نے نا دیر اوس سے مشورہ فرمایا پس عمر سعد اپنے لشکر مین
پھر گیا ابن زیاد کو نامہ لکھا اما بعد بتحقیق کہ حق تعالی نے آتش حرب و قتال کو بجھایا اور اختلاف
کو جمعیت سے مبدل کیا امر امت کی اصلاح فرمائی اب حسین چاہتے ہین کہ اپنے مکان پھر جائین
یا کسی اور جانب بلاد اسلام سے چلے جاوین تا حال اونکا مانند سب مسلمین کے ہو اور مسلمانون کیطرح
ہر نیک و بد مین شریک ہون یا یہ کہ یزید سے جاکر بیعت کرین اور جو امر کہ یزید سے قرار پائے
عمل مین لائین مین جانتا ہون کہ یہ امر باعث تیری خوشی کا ہوگا اور حق امت مین عین صلاح ہے
جب نامہ عمر ابن زیاد کو پہونچا پڑھکر کہا کہ عمر نے یہ نامہ از روئے نصیحت و رعایت و شفقت اپنی
قوم کے لکھا ہے مضمون خط کو پسند کیا اوسوقت شمر ذی الجوشن اڈھکر کہنے لگا اے امیر آیا تو حسین
کے مدینہ جانے پر راضی ہوتا ہے آگاہ ہو کہ اب حسین تیرے قابو مین آگئے ہین اگر ایسے حال
مین اُنھون نے بیعت نہ کی اور پھر گئے تو باعث اونکے ازدیاد قوت کا ہوگا اور نہایت ضعف
و عجز تیرا ظاہر ہوگا تو ہرگز اونھین نچھوڑ اور یہ منزلت و قوت اونھین نہ دی کہ باعث تیری
سستی کا ہوگا جب تک مع اصحاب تیرے حکم کو قبول نکرین پس اگر تو عقاب کرے تو سزاوار ہے
عقوبت کرنا اگر معاف کرے اِسکا بھی تجھے اختیار ہے ابن زیاد نے اوسکے راے کو پسند کیا دوسرا
نامہ بتاکید و تہدید عمر سعد کو لکھا مینے تجھے اسلیے نہین بھیجا کہ قتل حسین سے باز رہے اور لڑائی کو
طول دے بقاے حسین کی تمنا کرے مجھسے اونکا عذر خواہ اور شفاعت خواہ ہو آگاہ ہو جسوقت
نامہ میرا تجھے پہونچے چاہیے کہ حسین و اصحاب حسین پر اطاعت میری عرض کر اگر قبول کرین
اونھین میرے پاس بھیجدے اگر انکار کرین اونکو قتل کر اعضا اونکے پارہ پارہ کر اسلیے
کہ یہ لائق قتل و عقوبت ہین جب تو حسین کو قتل کر چکے تو جسم اونکا گھوڑون کے سمون سے
پامال کر کہ یہ حد سے باہر ہوگئے ہین اور ستمگار ہین اور نہین دیکھتا مین گھوڑے دوڑانا اونکے
بدن پر بعد مرنے کے کچھ ضرر پہونچا دے لیکن موافق حکم میرے جو زبان سے نکلا ہے عمل کر

کہیں اگر ایسا کریگا تو میرے نزدیک معزز و مکرم ہوگا جزائے نیک تجھے دونگا اگر تجھسے نہو سکے تو
امارت لشکر سے دست بردار ہو اور حکومت سپاہ شمر کو دے کہ جسنے جو حکم کیا ہے عمل مین
لائیگا والسلام یہ نامہ ابن زیاد نے شمر ذی الجوشن کو دیکر کہا عمر سعد پاس لیجا اور بیان کر
کہ حسین اور اصحاب حسین میری اطاعت کرین اگر قبول کیا زندہ و سلامت انکو میرے پاس
بھیجدے اگر انکار کیا مقاتلہ کرے پس عمر سعد اگر موافق حکم عمل کرے تو تابع اور مطیع رہ اگر عمل نکرے
تو مجھے امیر لشکر کیا تو عمر سعد کا سر کاٹ کر میرے پاس بھیجدے جب شمر نے یہ نامہ عمر سعد
کو دیا اور سنے پڑھکر شمر سے کہا وائے تجھپر مجھے گمان ہے کہ تو نے بازر کہا ابن زیاد کو اور نچا ہا گر
صلح ہو حسینؑ فرزند علیؑ اطاعت پر لیسر زیاد کے ہرگز راضی نہونگے شمر نے کہا مین یہ نہین جانتا
اگر تو اطاعت ابن زیاد کرے بہتر ہے ورنہ حکومت لشکر مجھپر چھوڑ دے عمر نے قبول نکیا دیدہ
دانستہ عذاب ابدی کو محبت دنیاے دنی کے لیئے اختیار کیا شمر کو بیا دہ گان لشکر کا سر کیا
خود وہ ملعون قریب شام نوین محرم کو حضرت سے لڑنے کو روانہ ہوا شمر لعین قریب لشکر حضرت
آکر پکارا کہان ہین بہانجے میرے صدا سے شمر سنکر جعفر اور حضرت عباس اور عثمان رضی اللہ
عنہم فرزندان علی علیہ السلام نکلے کہا کیا مطلب ہے اوس مکار نے کہا چونکہ مان تمہارے
میرے قبیلہ سے ہے لہذا مینے تمہین امان دی انھون نے کہا خدا تجھے اور تیری امان پر
لعنت کرے ہمکو امان دیتا ہے اور فرزند رسول کو امان نہین دیتا اوسوقت عمر نے اپنے
لشکر کو آواز دی اے لشکر خدا البشارت ہو تمکو سوار ہو بعد عصر لشکر عمر سوار ہو کر جانب
حضرت روانہ ہوا اوسوقت حضرت در خیمہ پر بیٹھے تھے سر مبارک زانو پر رکھکر سو گئے تھے
جب شور و غل لشکر مخالف کان مین جناب زینب کے پہونچا بیتاب ہو کر حضرت کی خدمت
مین آئین دیکھا آرام فرماتے ہین کیا بھائی یہ غل اشقیا کا آپ نہین سنتے تب آپ پہونچے
ہین حضرت نے سر مبارک اوٹھا کر فرمایا ابھی مینے جناب رسول خدا کو خواب مین دیکھا
فرماتے ہین اے حسین تو عنقریب میرے پاس آئیگا جب زینب خاتون نے یہ خبر وحشت اثر
سنی منھ پیٹکر فریاد و واویلا بلند کی حضرت نے فرمایا اے خواہر گرامی ویل و عذاب تمہارے
لیے نہین ہے بلکہ دشمنون کے لیے ہے صبر کرو خدا تمپر رحمت کرے بروایت سید ابن
طاؤس علیہ الرحمہ حضرت نے فرمایا ابھی مینے جد بزرگوار اور پدر بزرگوار اور مادر گرامی

فاطمہ زہرا بھائی حسن مجتبیٰ ع کو خواب مین دیکھا کہ میرے پاس تشریف لائے ہین فرماتے ہین
اے حسین تو عنقریب ہمارے پاس آئیگا بعض روایات مین وارد ہے کہ کل ہمارے پاس پہونچیگا
یہ سنکر جناب زینب نے طمانچے منہ پر مارے اور فریاد کی حضرت نے فرمایا اے بہن صبر کرو
ابھی سے دشمنون کو میرے اوپر نہ ہنساؤ شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حضرت عباس
نے اپنے برادر بزرگوار کے خدمت مین عرض کیا اے بھائی لشکر مخالف چلا آتا ہے حضرت
اونٹ پر سوار کھڑے ہوئے فرمایا اے بھائی تم سوار ہو انسے پوچھو مطلب تمہارا کیا ہے حضرت عباس
بیس سوار لے کر ان سے جملہ زہیر ابن قین اور حبیب ابن مظاہر رضی اللہ عنہما تھے لشکر مخالف
کے سامنے آئے پوچھا غرض تمہاری کیا ہے اون بیشرمون نے کہا ہمین حکم امیر پہونچا ہے
کہ تمپر اطاعت یزید اور ابن زیاد عرض کرین اگر اطاعت کرو اوسکے پاس بھیجدین ورنہ تمسے
لڑین حضرت عباس نے فرمایا توقف کرو تا یہ پیام اپنے امام سے عرض کرون سب نے توقف
کیا کہا جلدی جواب دو حضرت عباس تن تنہا تبعیل تمام حضرت کی خدمت مین پہونچے
اہل شام کا پیام شوم عرض کیا باقی اصحاب حضرت نے وہین توقف کیا اور فرقہ گمراہ کو بکلمات
وعظ و نصیحت سمجھاتے تھے اے قوم خدا سے ڈرو قتل فرزند رسول سے ہاتھ اوٹھاؤ
حضرت نے پیام اشقیا سنکر فرمایا اے برادر اگر ہوسکے لڑائی کل پر موقوف رہے آج کی رات
انکو ہمارے قتال سے باز رکھو کہ اس شب ہم اپنے پروردگار کی عبادت کرین تمام شب نماز
اور دعا اور استغفار اور تلاوت قرآن مین بسر کرین اسواسطے کہ خدا جانتا ہے مین ہمیشہ خواہان
و مشتاق نماز و تلاوت و استغفار اور دعا و عبادت رہا ہون ایک شب کو مناجات اور
تضرع کے لیئے غنیمت جانتا ہون یہ سنکر حضرت عباس منافقین پاس گئے ایک رات کے
مہلت طلب کی عمر سعد نے ایک شخص کو ہمراہ حضرت عباس کے خدمت حضرت مین بھیجا جب
وہ شخص حاضر ہوا کہا آج شب کی مہلت دے کل اگر اطاعت امیر کروگے ابن زیاد پاس
لیجائینگے ورنہ قتل کرینگے یہ کہکر پھر گیا حضرت نے قریب شام اپنے اہل بیت اور اصحاب کرام
کو جمع کیا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین اوسوقت مین بیمار تھا بدشواری
حضرت کی خدمت مین پہونچا کلام حضرت کا سنون کیا فرماتے ہین جب قریب حضرت گیا
سنا میںنے اپنے اصحاب سے فرماتے تھے بہترین ثنا کرتا ہون مین اپنے پروردگار کے اور

حمد کرتا ہون ہر شدت و رخا اور نعمت و بلا مین خداوندا مین تیرا شکر و حمد کرتا ہون کہ تو نے ہمین
بسبب قرابت پیغمبر کے عزیز و مکرم کیا قرآن ہمین تعلیم فرمایا دین حق ہمین عطا کیا چشمہاے
بینا گوشہاے شنوا دلہاے پانور و ضیا تو نے ہمین بخشی ہمین اپنے شکر گذارون مین محسوب کر
اما بعد بدرستیکہ مین نہین جانتا کسی کے اصحاب باوفا تر اور نیک تر اپنے اصحاب سے نہ
کسی کے اہل بیت کو شایستہ تر و حق شناس تر اپنے اہل بیت سے پس خدا تمھین جزاے نیک
عطا کرے آگاہ ہو بتحقیقکہ مین گمان نہین رکھتا کوئی دن میرے لیے نجات کا ان اشقیا کے
ہاتھ سے ہو مینے تمکو رخصت کیا اپنی بیعت تمہارے گردن سے لی جہان چاہو چلے جاؤ
تمپر کچھ حرج اور گناہ نہین ہو یہ پردہ سیاہ شب تمہین گھیرے ہوئے ہے پس تمام شب راہ چلو
اوسوقت حضرت عباس نے سب اصحاب سے پہلے کہا ہرگز ہم آپ سے جدا نہونگے خدا
ہمین وہ دن نہ دکھاے کہ بعد آپ کے جیتے رہین ہم آپ کا دامن نہ چھوڑینگے اپنی جان آپ پر
فدا کرنا سعادت جانتے ہین بعد حضرت عباس سب بھائی اور بھتیجون اور فرزندان حضرت اور
اولاد مسلم ابن عقیل رض اور فرزندان عبداللہ ابن جعفر نے بھی مثل اسکے عرض کیا پس حضرت نے
اولاد مسلم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا شہادت مسلم تمہین کافی ہے مینے تمہین رخصت کیا جہان
چاہو چلے جاؤ اون سعادتمندون نے عرض کیا سبحان اللہ اے فرزند رسول لوگ ہمین کیا
کہینگے جو وقت ہم اپنے پیشوا و سردار کی نصرت نکرین ساتھ چھوڑکر اوسکی نصرت و یاری مین
تیر و نیزہ و تلوار سے کام نہ لین قسم بخدا ہم آپ سے جدا نہونگے جب تک جان و مال اہل و
فرزند اپنے آپ پر فدا کرین اور آپ کے ہمراہ فردوس برین مین مقام کرین لعنت خدا اوس
زندگی پر جو بعد آپ کے ہو بعد اسکے مسلم ابن عوسجہ نے اوٹھکر کہا کیا ہم آپ کے
نصرت و یاری سے دست بردار ہوتے ہین اگر ہم ایسا کرین تو خدا کو کیا جواب دین بخدا
آپ سے جدا نہونگے جب تک ان برچھیون سے آپ کے دشمنون کو نہ مارین اور جب تک
قبضہ تلوار کا ہاتھ مین ہے مخالفون کو قتل کرینگے اگر حربہ بھی نہ رکھتے ہون ان اشقیا کو
پتھر سے ہلاک کرینگے قسم بخدا آپ کی نصرت و یاری سے ہاتھ نہ اوٹھاوینگے یہانتک کہ خدا
عزوجل بخوبی دیکھ لے کہ بعد رسول آپ کی حرمت و حق کی ہمنے مراعات کی قسم بخدا اگر
مجھے قتل کرین اور پھر زندہ کیا جاؤن اور پھر قتل کرکے مجھے جلادین اور خاک میری پراگندہ

کرین اور ستر مرتبہ بھی حالت میری ہو پر بھی مین آپ سے جدا نہونگا جب تک کہ آپ کے روبرو
قتل کیا جاؤن اور کیونکر آپ کی نصرت واجب ولازم نجانون حالانکہ یہ ایک ہی مرتبہ قتل ہونا
ہی بعد اسکے سعادت ابدی آخرت ہے جسکی انتہا نہین بعد اسکے زبیر ابن قین رضی اللہ عنہ
اوسکو کہا قسم بخدا مین راضی ہون کہ مارا جاؤن اور زندہ ہون اور پھر مارا جاؤن اور زندہ
کیا جاؤن اسی طرح ہزار مرتبہ میری حالت ہو کہ ہزار جانین اپنے آپ پر اور آپ کے اہلبیت
پر فدا کرون تا حق تعالے بسبب اسکے آپ کو مع اہلبیت قتل ہونے سے محفوظ رکھے بعد
اسکے سب سعادتمندون نے ایسے ہی کلام جان نثاری اور ثابت قدمی کے کیے حضرت
سب کو دعاے خیر دیکر خیمہ مین تشریف لیگئے بروایت سعید ابن طاؤس علیہ الرحمہ
اوس شب محمد ابن بشیر حضرمی رض کو خبر پہونچی کہ تمہارے بیٹے کو سرحد رے مین قید کیا ہے
اوس سعادتمند نے کہا مین عوض اوسکے جان اور اپنی جان کا خدا سے چاہتا ہون اور دوست
نہین رکھتا اوسے قید کیا ہو اور مین جیتا رہون جب یہ کلام اس مرد باوفا کا حضرت نے سنا
فرمایا خدا تجھے رحمت کرے بیٹے تجھے رخصت کیا بیعت تیری گردن سے نکال لے کہ تو جاکر
اپنے فرزند کو قید سے چھڑا اوس سعادتمند نے عرض کیا کہ جانوران درندہ مجھے کہا جائین
اگر مین آپ سے جدا ہون اور آپ کی نصرت وہاری سے ہاتھ اوٹھاؤن بعد اسکے حضرت نے
پانچ بردیمانی اوسے عطا کیے کہ قیمت اونکی ہزار درہم تھی فرمایا کہ یہ اپنے اس بیٹے کو دی
جو تیرے ساتھ ہے تا اپنے بھائی کو چھڑالے حضرت نے مع اصحاب تمام شب عبادت
ودعا وتضرع ومناجات مین بسر کی آواز تلاوت وعبادت لشکر حضرت سے مانند صداے مگس
عسل بلند تھی کوئی رکوع مین کوئی سجود مین کوئی قیام کوئی قعود مین تھا اس شب حضرت کی
برکت عبادت ودعا سے تیس آدمی لشکر مخالف سے لشکر حضرت مین آئے اور سعادت ملازمت
کو اختیار کیا جب صبح طالع ہوئے حضرت نے حکم دیا ایک خیمہ علحدہ نصب کیا جاے بعد
اسکے ایک طرف حسین شک تھا طلب فرماکر نورہ تیار کیا اور اوس خیمہ مین جاکر مشغول ہوئے
اوسوقت بریر ابن خضیر ہمدانی اور عبد الرحمن ابن عبد ربہ انصاری در خیمہ پر منتظر کھڑے
تھے کہ جب حضرت فارغ ہون تو ہم جاکر نورہ لگائین اور اوسوقت بریر نے عبد الرحمن سے
کچھ مزاح کی عبد الرحمن نے کہا اے بریر یہ وقت مزاح اور مطایبہ نہین ہے بریر نے کہا

خدا جانتا ہے میں ہرگز عالم جوانی و پیری میں لہو ولعب کی طرف مائل نہ تھا مگر اسوقت اس
سبب سے مسرور ہوں اور جانتا ہوں کہ عنقریب اشقیا سے لڑکر قتل ہونگا پھر بعد شہادت حور
وران بہشت سے بغلگیر ہوکر نعمتہاے ابدی آخرت سے سیر ہونگا شیخ مفید علیہ الرحمہ
فرماتے ہیں امام زین العابدین نے فرمایا میں اوس شب جسکی صبح کو میرے پدر بزرگوار
شہید ہوے بیٹھا تھا عمہ معظمہ زینب خاتون میرے بیمارداری میں مشغول تھیں اور حضرت
علیحدہ ایک خیمہ میں تھے جون غلام ابوذر غفاری خدمت میں حاضر تھا حضرت کی تلوار پر
صیقل کرتا تھا اوسوقت چند شعر حضرت نے پڑھے حاصل مضمون یہ ہے اے روزگار
ناپایدار اف ہو تجھپر ہرگز تونے وفا نہ کی کسی دوست سے ہر صبح وشام کیسے کیسے اصحاب شہر
ودیار میں تونے قتل کیے اور تو کسی سے عوض پر راضی نہیں ہوتا بازگشت ہم سب کے خداوند
جلیل کیطرف ہے اور ہر ذی حیات کو یہی راہ درپیش ہے جس راہ میں جاتا ہوں حضرت نے
ان اشعار کو دو یا تین مرتبہ اعادہ فرمایا امام زین العابدین فرماتے ہیں جب میںنے یہ اشعار
سنے تو جانا کہ بلا نازل ہوے اور معلوم ہوا کہ حضرت نے عزم شہادت کیا ہے اسوجہ سے حال
میرا متغیر ہوگیا اور رقت نے مجھپر غلبہ کیا لیکن بخوف اضطراب عورات میںنے رونے کو ضبط
کریہ کیا جب میری پھوپھی زینب خاتون نے یہ سخنہاے وحشت انگیز سنے ازبسکہ عورتیں
بہ نسبت مردوں کے رقیق القلب ہوتی ہیں اونسے ضبط گریہ نہوسکا بیتابانہ اوٹھکر سر برہنہ
جانب خیمہ حضرت دوڑیں گوشۂ چادر اونکا زمین پر لٹکتا جاتا تھا صدا بشیون بلند کے کہ
کاش آج کے دن میں مرجاتی اور یہ حال آپ کا نہ دیکھتی میرے ماں فاطمہ زہرا نے وار دنیا سے
مفارقت کی اور پدر بزرگوار میرے علی ابن ابیطالب شہید ہوے برادر نامدار میرے حسن مجتبے
زہر جفا سے ہلاک ہوے اب آپ یادگار رفتگان پشت وپناہ باقی ماندگان ہیں آپ بھی امید
کرتے ہیں حضرت نے بنظر حسرت جناب زینب کی طرف دیکھکر فرمایا اے خواہر حلم وبردبار
اختیار کرو شیطان کو تسلط نہ دو قضاے حق تعالی پر صبر کرو یہ فرماکر حضرت رونے لگے اور
فرمایا اے بہن اگر اشقیا مجھے راحت وآرام سے رہنے دیتے ہرگز اپنی نفس کو مہلکہ میں نہ ڈالتا
جناب زینب نے کہا واویلاہ یہ کلام آپ کا ہمارے دل کو زیادہ مجروح کرتا ہے کہ راہ چارہ
منقطع ہوگئے بحالت مجبوری آپ مرنے پر آمادہ ہیں بیکس وتنہا ہمکو اشقیا میں آپ چھوڑے

جاتے ہین یہ کہکر حضرت زینب نے گریبان اپنا چاک کیا مقنعہ سر سے پھینک کر منہ پیٹنے لگین یہانتک کہ بیہوش ہوگئین امام مظلوم نے اوٹھکر اونکے منہ پر پانی چھڑکا جب افاقہ ہوا حضرت نے فرمایا اے خواہر خدا سے ڈریو اسقدر اضطراب و بیقراری نکرو مشیت خدا پر راضی رہو سب کے لیے ایک دن فنا ہے سوائے ذات باری کے سب معرض زوال فنا مین ہین خداوند عالم نے اپنی قدرت کاملہ سے سب کو پیدا کیا ہے اور سب کو مارتا ہے بعد موت کے پھر جلاتا ہے وہ منفرد ہے بقا مین دیکھو کہ پدر بزرگوار علی مرتضیٰ مادر گرامی فاطمہ زہرا بھائی حسن مجتبےٰ کہ یہ سب مجھسے بہتر تھے شہید ہوے جناب رسول خدا کہ اشرف خلائق تھے دنیا مین نہ رہے جانب سرائے باقی کوچ کیا ہر مسلمان کو پیروی اوس جناب کی لازم ہے اسی قبیل سے حضرت نے مواعظ پسندیدہ بیان فرمائے پھر وصیت کی اے بہن مین تمکو قسم دیتا ہون جب مین تیغ اہل جفا سے شہید ہون تم گریبان اپنا چاک نکرنا اور منہ نہ پیٹنا فریاد واویلاہ بلند نکرنا بعد اسکے حضرت میری پھوپھی کو قریب میرے بٹھاکر خیمہ سے باہر گئے اور اصحاب سے فرمایا خیمہ ہاے اہلبیت قریب قریب برپا کرو طنابین خیمون کی ایک دوسرے سے ملادو درمیان سے آمد و رفت بند کردو داہنے بائین پشت پر خیام کو مقرر کیا سامنے اپنے میدان جنگ قرار دیا تا لڑائی ایک طرف سے واقع ہو بعد اسکے حضرت خیمہ محترم مین تشریف لائے اور مع اصحاب کرام تمام شب مشغول عبادت رہے صاحب مناقب مین اسطرح روایت کی ہے وقت سحر حضرت کو نیند آگئی اصحاب سے بیدار ہوکر فرمایا کچھ جانتے ہو مینے اسوقت کیا خواب دیکھا سب نے عرض کیا یابن رسول اسر آپ نے کیا دیکھا فرمایا اسوقت دیکھا کئی کتون نے مجھپر حملہ کیا اونمین ایک کتا ابلق نہایت سب سے زیادہ مجھپر حملہ کرتا تھا مجھے گمان ہے میرا قاتل سبروص ہوگا بعد اسکے دیکھا مینے کہ جناب رسالتمآب بہت ارواح مقدسہ کے ہمراہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے فرزند تو شہید آل محمد ہے اہل آسمان اور مقدسان ملاء اعلیٰ تمہارے روح پاک کے منتظر ہین اے حسین جلدی کر اور آج کی شب ہمارے پاس افطار کر اور یہ فرشتہ آسمان سے اترا ہے اور شیشہ سبز لایا ہے جب تو شہید ہوگا خون تیرا اس شیشہ مین بھر کر آسمان پر لیجاوے گا پس یہ خواب میرا ہے بتحقیق کہ کام مجھپر تنگ ہوا ہے اور وقت میرے کوچ کا قریب پہونچا ہے

شیخ مفید رحمہ اللہ نے ضحاک ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے جب لشکر عمر سعد نے ابن کثیر لیا اور سوقت امام حسین علیہ السلام یہ آیہ تلاوت فرماتے تھے لا تحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما ولھم عذاب مھین ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب یعنی گمان نہ کر جو مہلت کافرون کو دی ہے اونکی لیئے بہتر ہے بلکہ اونکو مہلت نہین دی مگر اسواسطے کہ گناہ اونکے زیادہ ہون اور اونکے لیے عذاب خوار کنندہ ہے اور ایسا نہین کہ خدا چھوڑ دے مومنین کو جس حالت پر منافقین ہین تا جدا کرے پلید و نفاق آلودہ کو پاکیزہ و طیب یعنی مومن مخلص سے اوسوقت لشکر یزید سے عبد اللہ بن سعیر کہ ایک دلیر و شریف اپنے قوم کا اور مضحک تھا کہنے لگا بر رب کعبہ طیب ہم ہین اوسوقت بریر ابن خضیر نے کہا اے فاسق کیا تجھے خدا طیبون مین شمار کریگا ملعون نے کہا وائے تجھپر تو کون ہے اونہون نے کہا مین بریر ابن خضیر ہون درمیان مین نوبت بسبب دشنام پہونچی دوسرے دن صبح کو حضرت مع اصحاب مشغول نماز ہوے بعد نماز صبح صفوف قتال کو ترتیب فرمایا اور مجموع لشکر حضرت تیس سوار اور چالیس پیادے تھے محمد ابن ابی طالب نے بروایت لکھا ہے کہ بیاسی پیادے تھے سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ پینتالیس سوار اور سو پیادے تھے ابن نما نے بھی مثل اسکے روایت کی ہے شیخ مفید علیہ الرحمہ نے لکھا ہے اوسوقت حضرت نے زہیر ابن قین رض کو میمنہ لشکر اور حبیب بن مظاہر کو میسرہ پر مقرر کیا علم ہدایت لشکر حضرت عباس کو دیا اور پشت جانب خیمہ فرما کر صف دشمن کے سامنے آے اور حکم دیا جو خندق کر خیمہ ہاے حرم محترم ہے لکڑیون سے بھر کر آگ لگا دو اسلیے کہ کفار خیام تک نہ آسکین عمر سعد نے بھی اوسطرف سے صف آرائی کی منقول ہے کہ اوسدن جمعہ تھا بعضون نے پنجشنبہ لکھا ہے ابن سعد نے میمنہ لشکر عمر ابن حجاج کو اور میسرہ شمر ذی الجوشن کو سپرد کیا اور عروہ ابن قیس کو سوار دل کا سردار کیا اور شبیث ابن ربعی کو پیادون کا سالار کیا اور علم ضلالت شبیث اپنے غلام درید کو دیا بروایت محمد ابن ابیطالب اوسطرف بائیس ہزار اشقیا تھے جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تیس ہزار نام تھے شیخ مفید علیہ الرحمہ نے امام زین العابدین سے روایت کی ہے جب عمر سعد ترتیب لشکر سے فارغ ہوا لشکر اپنا لیکر یکبارگی بھائی سامنے لشکر حضرت کے

آیا جب حضرت نے بیاکی اور بیحیائی اون نامردون کے مشاہدہ فرمائی تو از روے رضا و تسلیم دست نیاز درگاہ خداوند علیم مین بلند کرکے اس دعا کو پڑھا اللھم انت ثقتی فی کل کرب ورجائی فی کل شدۃ وانت لی فی کل امر نزل بی ثقۃ وعدۃ کم من کرب یضعف عنہ الفواد وتقل فیہ الحیلۃ ویخذل فیہ الصدیق ویشمت فیہ العدو انزلتہ بک وشکوتہ الیک عمن سواک فمن جیدہ وکشفتہ فانت ولی کل نعمۃ وصاحب کل حسنۃ ومنتھی کل رغبۃ

پس وہ اشقیا گردنیمون کے پھیرتے تھے اور دیکھتے تھے کہ پیچھے خیمہ کے ایک خندق آگ سے بھری ہے اور شعلہ درہے اوسوقت شمر باواز بلند پکارا اے حسین تمنے آتش دنیا کو قبل از آتش آخرت اختیار کیا حضرت نے فرمایا شاید یہ شمر ذی الجوشن ہے اصحاب نے عرض کیا یا مولا وہی ملعون ہے حضرت نے فرمایا اے فرزند زن شبان عنقریب تجھے معلوم ہوگا کہ تو ہی آتش جہنم کے قابل ہے مسلم ابن عوسجہ رض نے کہا یا ابن رسول اللہ اجازت دیجیے کہ ایک تیر اس شقی کو لگاؤن میرے تیر کے زد پر آیا ہے حضرت نے منع کیا اور فرمایا لڑنے مین پیش دستی نہین کرنا چاہتا ہون حجت خدا اونپر تمام کرون بروایت محمد ابن ابی طالب جب لشکر عمر سعد سوار ہوا اور قریب لشکر حضرت صف آرا ہوا اوسوقت حضرت اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور کئی جوانمردون کو اصحاب باوفا سے ہمراہ لیکر طرف اشقیا کے چلے اور بریر بن خضیر آگے حضرت کے جاتے تھے اوسوقت حضرت نے بریر سے ارشاد کیا تم جاکر حجت خدا اونپر تمام کرو بریر نے سیاہ روسیاہ کے برابر آکر فرمایا اے گروہ بیحیا خدا سے ڈرو کہ اہلبیت رسول تمہارے شہر مین تشریف لائے ہین اور تمہارے مہمان ہوے ہین انسے کیا قصد رکھتے ہو اشقیا نے کہا ہم چاہتے ہین کہ بات انکا دست ابن زیاد مین دین جو انکے باب مین چاہے عمل مین لائے بریر نے کہا تم راضی نہین کہ حضرت اپنے وطن پھر جائین وای تیرے اہل کوفہ تم نے اپنے عہد کو توڑا اور خطوط جو بقسم تحریر کیے تھے اور حضرت سے بیعت کی تھی منحرف ہوگئے اب چاہتے ہو کہ ابن زیاد کو اونپر مسلط کرو اور آب فرات سے منع کردیا بد اسلوک کرتے ہو اپنے پیغمبر کی ذریت سے خدا تمکو بروز قیامت سیراب نہ کرے کہ تم بدترین مردم ہو ایک شخص نے اشقیا سے کہا اے بریر مین نہین جانتا تم کیا کہتے ہو بریر نے کہا الحمد للہ کہ بصیرت میری بسبب تمہاری کفر وضلالت کی زیادہ ہوئی خداوندا پناہ مانگتا ہون انکے افعال زشت سے خداوندا یہ منافق آپس مین

لڑمرین اور تیرے غضب سے مستاصل ہون جب اشقیانے بربر کیطرف تیر چلائے بربر حضرت
کی خدمت مین آئے حضرت کے جب ایذا رسانی اشقیا کی مشاہدہ کی اتمام حجت کے لیے آگے
بڑھکر فرقہ گمراہ کے مقابل کھڑے ہوئے بعد اسکے صفوف لشکر مخالف پر نظر کی کہ مانند سیل دریا
تمام صحرا کو گھیرے ہوے ہے اور عمر سعد کو دیکھا ہمراہ رؤساے کوفہ کھڑا ہے فرمایا حمد کرتا ہون
اوس خدا کی جسنے دنیا کو خلق کیا اور گھر نیستی و فنا کا قرار دیا اور اہل دنیا کو تغیر حال سے امتحان
کیا پس فریب خوردہ وہ شخص ہے جو مفتون دنیا ہو پس یہ دنیا تمکو فریب نہ دے بدرستیکہ انسی
طامع اور امیدوار کے امید کو قطع کیا ہے اور مین تمہین دیکھتا ہون ایسے امر پر جمع ہوے ہو جسکے
سبب سے خدا تمپر غضبناک ہوا اور منہ پھیر لیا ہے اور تم مستحق غضب الٰہی ہوگئے ہو اور اسکی رحمت
سے دور ہوئے ہو پس نیک ہے خدا ہمارا اور بری بندے ہو تم کہ پہلے اقرار عبودیت کیا اور بظاہر
ایمان لاے پیغمبر کا اب اوسکی عترت پر ہجوم کیا ہے اور درپے قتل ہو بتحقیق کہ شیطان تمپر غالب
ہوا ہے اور یاد خدا تمہارے دلون سے بھلا دی ہے پس برا ہو تمہارا اور ہلاکت ہو تمکو اور جن
چیزون کا تمنے قصد کیا ہے پھر فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون یہی ہے وہ قوم بعد ایمان لانے کے
مرتد ہوے اور ظالمون کو دوری ہے درگاہ خدا سے اوسوقت عمر سعد نے اپنے اصحاب کو ارادہ
دلاے تمپر کلام حسین کا کیا جواب دے سکتے ہو کیا نہین جانتے ہو کہ وہ فرزند علی ہین اگر اسیطرح
تمام روز کلام کرین جب بھی ہرگز سلسلہ اونکا قطع نہو گا اوسوقت شمر نے آکر کہا اے حسین مطلب
اپنا مجھسے کہو فرمایا خدا سے ڈرو اور میرے قتل سے باز رہو اسلیے کہ میرا قتل کرنا اور تمنک حرمت
کسی طرح تمکو جائز نہین ہے بدرستیکہ مین تمہارے پیغمبر کا بیٹا ہون اور جدہ ہمارے حضرت
خدیجہ دختر خویلد ہین غالب ہے کہ تمنے یہ قول پیغمبر سنا ہو کہ حضرت نے میرے اور بھائی حسن کے
حق مین فرمایا کہ یہ بہترین جوانان اہل بہشت ہین شیخ مفید علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے
کہ حضرت نے ناقہ اپنے سواری کا طلب فرمایا اوسپر سوار ہوکر سامنے فرقہ اشرار کے آئے
اوسوقت سب گمراہ کلام حضرت کا سنتے تھے پس حضرت نے بصداے بلند ندا کی یا اہل العراق
اور فرمایا ایہا الناس میرا کلام بگوش دا سنو شتابی مین تعجیل نکرو تا مین حسب حال تمہارے
نصیحت کرون اور جو معذرت لازم ہے تمسے بیان کرون کہ حجت خدا تمپر تمام ہو عذر میرا تمپر ظاہر
ہو کہ قیامت مین تمہارے کوئی حجت پیش نہو پس اگر انصاف پر عمل کرو اور میری نصیحت قبول کرو

نجات پاؤ گے اگر میرا کہا نہ مانو پس اپنے دل مین سوچو اور آپس مین مشورہ کرو کہ حق ہمارا
پوشیدہ نہ رہیگا بعد اسکے فرمایا جو آزار دینا تمہارا جی چاہے مجھے پہونچاؤ اور مہلت ندو بدستیکہ
ناصر و مددگار خدا ہے عزوجل ہے جسنے قران کو نازل کیا نیکون کا وہی حامی و کارساز ہے
پھر ایک خطبہ نہایت فصاحت و بلاغت متضمن حمد و ثناے الٰہی اس معجز بیانی سے ادا کیا کہ
کسی نے نہ سنا تہا اور حق تعالی کو ان اوصاف سے یاد کیا جو لائق خداوندی ہین اور درود
نامتناہی جناب رسالت مآب اور ملائکہ مقربین اور جملہ انبیا اور مرسلین پر بھیجا بعد اسکے فرمایا
ایہا الناس میرے نسب پر نظر کرو اور دیکھو مین کون ہون بعد اسکے رجوع کرو اپنے نفسونکیطرف
اور ملامت کرو کہ آیا میرا قتل اور ہتک حرمت تمہارے لیے حلال اور جائز ہے آیا مین تمہارے
نبی کا نواسا نہین ہون آیا مین فرزند علی نہین ہون جو وصی و برادر پیغمبر اور سابق الاسلام آیا حضرت
حمزہ سید الشہدا اور حضرت جعفر میرے چچا نہین ہین جنھین خدا نے ہاتھون کے عوض دو پر
زمردسبز کی عطا فرمائے ہین اور ملائکہ مقربین کے ساتھ بہشت برین مین پرواز کرتے ہین آیا
نہین سنا تمنے کہ میرے نانا نے میرے اور بھائی حسن کے حق مین فرمایا ہے کہ یہ دونون بہترین
جوانان بہشت ہین اگر تم مجکو سچا اور راست گو جانتے ہو فی الحقیقت کلام میرا ہیچ ہے قسم بخدا
جب سے مینے سنا کہ خدا جھوٹے پر عذاب کرتا ہے اوسدن سے کبھی جھوٹ نہین بولا پس میری
بات کو سچا جانو اگر میرے کہنے کو باور نہین کرتے پس ابھی صحابہ رسول سے موجود ہین اونسے
دریافت کرو مثل جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابو سعید خدری اور سہل ابن سعد ساعدی
اور زید ابن ارقم اور انس بن مالک مع دیگر اصحاب کے تحقیقکہ ان سب نے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے میرے اور بھائی حسن کے حق مین سنا ہے کیا یہ باتین تمکو میرے قتل سے
مانع نہین ہوئین شمر نے کہا حسین عبادت خدا کے بر سبیل تنک کرتے ہین اور عبادت انکی
قبول نہین ہے ہم اونکی بات کو نہین سمجھتے حبیب ابن مظاہر رضہ نے کہا بخدا تو ایمان سے
بے بہرہ ہے اور سچ ہے کہ تو ہماری بات کو نہین سنتا اور نہین سمجھتا اب پند و نصیحت تیری
دل مین تاثیر نہ کریگی تحقیقکہ خدا نے تیرے دل پر مہر کردی ہے بعد اسکے حضرت امام حسین
نے فرمایا ایہا الناس اگر تمہین میرے کلام مین شک ہے پس کیا حسین بھی شک کرسکتے
ہو کہ مین تمہارے نبی کا نواسا نہین ہون بخدا مشرق سے مغرب تک سوا میرے کوئی فرزند

دختر رسول نہین ہے وائے تم پر کیا ہین نے کسی شخص کو تم مین سے قتل کیا ہے کہ اوسکا خون بہا لیتے ہو کیا تم مین سے کسی کے مال پر متصرف ہوا ہون یا کسی شخص کو مینے زخمی کیا ہے کہ قصاص اوسکا مجھسے چاہتے ہو۔ بھائون نے کچھ جواب ندیا چپ ہو رہے اوسوقت حضرت نے لشکر مخالف مین ندا کی اے شبیث ابن ربعی اے حجار ابن ابجر اے قیس ابن اشعث اے یزید ابن حارث کیا تمنے مجھے نہین لکھا اشجار پر ثمر ہین صحرا سبزہ زار ہے لشکر آپ کے لیے آمادہ و مہیا ہے تعجیل آجیے تا ہم آپ کی نصرت و یاری کرین قیس ابن اشعث نے کہا ایسے کلام سے کچھ فائدہ نہین بہتر یہ ہے لڑائی سے ہاتھ اوٹھاؤ حکم بنی عم پر راضی رہو کہ آپ سے بدی کا ارادہ نہ کریگا حضرت نے ارشاد کیا قسم خدا کی مین ذلیل و حقیر ہوکر اپنا ہاتھ تمہارے ہاتھ نہ دونگا اور مانند غلامون کے طوق اطاعت و بندگی گردن مین نہ ڈالونگا بعد اسکے آواز بلند فرمایا یا عباد اللہ انی عذت بربی و ربکم ان ترجمون اعوذ بربی و ربکم من کل متکبر لا یومن بیوم الحساب یعنی اے بندگان خدا بدرستیکہ مین پناہ مانگتا ہون اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار سے ہر متکبر کے شر سے جو ایمان روز قیامت کا نہ رکھتا ہو پس حضرت اپنے اصحاب کی طرف پھر آئے اور وہ بھی لشکر حضرت کی طرف چلے کتاب مناقب مین بسند معتبر منقول ہے جب عمر سعد نے اپنا لشکر آراستہ کیا اور ترتیب دے چکا علمہائے ضلالت شیم کو اپنے مواضع پر نصب کیا میمنہ و میسرہ لشکر کو آمادہ جنگ کیا بعد اسکے قلب لشکر سے کہا ثابت قدم رہو پس ہر جانب سے حضرت کو گھیر لیا یہانتک کہ مانند حلقہ کے اوس جناب کو بیچ مین لے لیا اوسوقت حضرت قریب لشکر شقاوت اثر تشریف لائے فرمایا ایہا الناس میری نصیحت سنو سب نے انکار کیا پھر حضرت نے فرمایا وائے ہو تم پر کلام میرا گوش دل سے سنو تحقیق کہ مین تمکو طرف راہ راست کے دعوت کرتا ہون رستگار ہے وہ شخص جو میری اطاعت کرے ہلاکت ہے اوسکی جو میری نافرمانی کرے تم سب میرے حکم کے خلاف کرتے ہو اور میرا کلام نہین سنتے تحقیقکہ شکم تمہارے حرام سے بھرے ہین اور دلون پر تمہارے مہر ہے وائے ہو تم پر کہ بات تک نہین سنتے اوسوقت لشکر عمر سے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا کہا کلام حسین سنو اوسوقت حضرت نے کہا ہو کر فرمایا اے کو نان غدار اے بیوفایان جفاکار ویل و ہلاکت ہو تمہارے لیے کہ تمنے ہنگام حیرت و سرگشتگی اپنی مدد کے واسطے ہمکو بلایا اور

بموجب طلب جب مین ہدایت و نصرت کے لیے آیا اور تمہاری دعوت کو قبول کیا اوسوقت
تمنے تیغ کینہ و عداوت مجھپر کھینچی اور آتش فتنہ و فساد میرے سر پر روشن کی اپنے دوستون کی
ہجوم کیا دشمنون کی مجھسے لڑنے مین نصرت و یاری کی بغیر اسکے کہ اوسے کوئی عداوت تمہارے
درمیان ظاہر ہوئی ہو یا کچھ اوسنے امید مہربانی و بخشش کی ہو مگر کچھ مال حرام کہ اسوقت
مصلحت سمجھکر تمھین دیا ہے اور بامید حکومتہاے باطل اور وعدہ ہاے دروغ تمھین امیدوار
کیا ہے باین ہمہ تمہاری نسبت ہمسے کوئی گناہ سرزد نہین ہوا کوئی بدی تمکو نہین پہونچی
پس کیونکر تمہیر دیل و عذاب نہو حالانکہ تمنے ہمسے کرامت کی بکو جہور دیا بغیر عداوت و کینہ
سابقہ یا کسی نزاع کی کہ ہمارے تمہارے درمیان مین ہو تمنے شمشیر کین نیام انتقام سے کھینچے
اور بے سبب قتل اہل بیت پر کمر باندھے مثل فوج مگس لئیمون کے خوان پر جمع ہوے اور
مثل پروانہ بیباکانہ تمنے اپنے تئین آگ مین گرایا سیاہ ہون رو تمہارے اے گمراہان
امت اے متفرقان احزاب اے تارکان کتاب اے پیروان شیطان اے بدترین
اہل عصیان اے محرفین قران اے تارکان سنت رسول اے قاتلان اولاد رسول اے
ہلاک کنندگان عترت اوصیا ضائع کنندگان ذریت اولیا اے ممزوج کنندگان اولاد زنا
بہ نسبت غیر اے ایذا دہندگان مومنین اے معاندین اون باغبان دین اور ظالمون کے
جنہون نے قران کے تکذیب کی وای تمپر کہ اولاد سید الانبیا سے منحرف ہوکر اولاد ابوسفیان
اور اوسکے اتباع کے مددگار ہوتے ہو اور ذریت نبی کو قتل کرتے ہو بنحو کہ یہ شیوہ بد تمہارا
مشہور ہو گیا ہے اور ہیوفائی تمہاری امہ دین مین شائع ہو گئی ہے اور یہ فریب تمہارے
چھوٹے بڑون کی طبیعت مین راسخ ہو گیا ہے اور دلون مین مرتکز ہوا ہے لعنت خدا اون
لوگون پر جو پیمان محکم ہین اور نقض عہد اور نکث بیعت کرتے ہین اور تم سب نے اپنے
عہد و پیمان کو بتاکید قسم اور گواہی خدا و رسول محکم کیا تھا بتحقیقکہ اس حرامی ولد الزنا نے
اختیار ذلت اور میرے قتل پر مجھے مجبور کیا ہے ایسا ہرگز نہو گا کہ مین اوسکے سامنے ذلیل
و اسیر ہون اور خدا اور رسول اس بات سے راضی نہین ہین اصحاب ہمت عالیہ اور اجداد
طیبہ اور انساب سامیہ اور تربیت یافتگان آغوشہاے پاکیزہ کبھی حقارت و ذلت کو سعادت
شہادت پر اختیار نہین کرتے بدرستیکہ سینہ سپر ہونا تمپر ظاہر کیا حجت خدا تمام کی اب باوجود

عدم سامان و قلت اعوان قلیل بزرگوارون سے تمہاری طرف آتا ہون اور جہاد سے منہ
نہین پھیرتا بعد اسکے حضرت نے چند اشعار انشا فرمائے کہ حاصل مضمون اونکا یہ ہے اگر
تمین ہمنے شکست دی تو کیا تعجب ہے اسلیے کہ ہم قدیم سے تمہاری شکست دینے والے
ہین اگر بظاہر ہم مغلوب ہوے تو در حقیقت ہم مغلوب نہین اسلیے کہ جبن و نامردی کی ہم البتہ
عادی نہین لیکن مرگ ہمارے لیئے مقدر ہے اور دولت دنیا اشقیا کے لیے اور بعد میری
شہادت کے تھوڑے عرصہ مین تم بھی تیغ انتقام سے قتل کیے جاوگے اور اپنی آرزو کو نہ پہونچو
اب جو تمہارا جی چاہے کرو مینے خدا پر توکل کیا اور جو حق تعالی نے میرے لیے مقدر کیا ہے
اوسپر راضی ہون بعد اسکے حضرت نے منہ جانب آسمان کرکے فرمایا خداوندا باران رحمت
انپر بند کر اور قحط شدید مین انکو مبتلا کر اور فرزند ثقیف یعنے مختار کو انپر مسلط کر کہ کاسہ ہاے
سر آلود مرگ انکو پلاے اور ایک کو ان ظالمون سے نچھوڑے مگر یہ کہ انتقام میرا در میرے
عزیز اور دوستونکا انسے لے کہ انھون نے مجھے فریب دیا اور جھوٹ بولے اور میرے دشمن
کی یاری کی خداوندا تو رب میرا ہے مینے تجھپر توکل کیا اور بازگشت سب کی تیری طرف ہے بعد
اسکے عمر ابن سعد کو طلب فرمایا اور وہ روسیاہ نہ چاہتا تھا کہ حضرت کے سامنے آوے جب وہ
بعین سامنے آیا حضرت نے فرمایا اے عمر تو حکومت رے اور جرجان کی ابن زیاد سے آرزو
رکھتا ہے اور اس امید پر تو مجھے قتل کرتا ہے قسم بخدا ہرگز وہ حکومت تجھے میسر نہوگی اور
بعد میرے زندگی تجھے گوارا نہوگی کہ میرے پدر بزرگوار نے تجھے خبر دی ہے پس جو تیرے
جی مین آوے کر کہ بعد میرے دنیا اور عقبی مین خوشی نہ پائیگا گویا دیکھتا ہون مین غریب
سر تیرا نوک نیزہ پر رکھکر کوفہ مین نصب کیا جائیگا کہ اپنا نشانہ بناکر تیر لگائینگے یہ سنکر
عمر غصہ مین آیا منہ پھیرکر لشکر کو پکارا کیا انتظار ہے کیون مہلت دی ہے یکدفعہ حملہ کرو کہ حسین
مع اصحاب ایک لقمہ سے زیادہ نہین ہین اوسوقت حضرت نے گھوڑا پیغمبر کا کہ نام اوسکا مرتجز
تھا مانگا اور سپر سوار ہوے اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ کیا مصنف علیہ الرحمہ فرماتے
ہین کہ مثل اس خطبہ کے کتاب تحفۃ العقول مین منقول ہے سید ابن طاؤس
علیہ الرحمہ نے اس خطبہ کو اندک تغیر سے روایت کیا ہے اور یہ روایت احتجاج بھی عنقریب
مذکور ہوگا شیخ مفید رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جب حر ابن یزید ریاحی نے

دیکھا کہ نوبت بجنگ و جدال پہونچے اوسوقت عمر سعد پاس آکر کہا تو حسین سے لڑیگا اوسنے کہا
اسطرح لڑونگا کہ سب کے بدن سے سر جدا ہون اور ہاتھ کاٹے جاوین حر نے کہا آیا تم حسین سے
دست بردار نہوگے عمر نے کہا اگر میرا اختیار ہوتا تو مین راضی ہوتا ولیکن کیا کرون کہ امیر تمہارا راضی
نہین ہوتا اوسوقت حر سب سے علیحدہ جاکر کھڑا ہوا اور ایک شخص قوم حر سے قرہ ابن قیس اوسکے
پاس کھڑا ہوا حر نے کہا اے قرہ آج تو نے اپنے گھوڑے کو پانی پلایا ہے کہا نہین حر نے کہا کیون
نہین پلاتا قرہ کہتا ہے قسم بخدا مینے گمان کیا حر جاہتا ہے لشکر سے جدا ہو اور معرکہ قتال مین
شریک نہو اور نہین چاہتا کہ سامنے میرے معرکہ سے علیحدہ ہو جب یہ گمان مجھے ہوا مینے کہا ابھی
گھوڑے کو پانی نہین دیا اسی وقت جاکر اسکو پانی دونگا حر اپنی جگہ سے ہٹ کر اور جگہ جاکھڑا
ہوا قرہ کہتا ہے مینے گمان کیا حر گھوڑے کو پانی پلانے جاتا ہے قسم بخدا اگر مین جانتا خدمت
حضرت مین جاتا ہے مین بھی اوسکی رفاقت مین چلا جاتا ناگاہ دیکھا مینے کہ حر لشکر حسین کیطرف
جاتا ہے اور آہستہ آہستہ قریب لشکر حضرت پہونچا اوسوقت مہاجر ابن اوس قریب حر گیا
کہا تیرا کیا ارادہ ہے کیا حسین سے لڑنے جاتا ہے حر نے کچھ جواب ندیا اور بدن اوسکا کانپنے
لگا مہاجر نے کہا اے حر یہ حالت جو تجھے اسوقت عارض ہے مجھے شک مین ڈالتے ہے قسم بخدا
مینے ایسی حالت تیری کبھی نہین دیکھی اور مین تجھے اہل کوفہ مین سب سے زیادہ شجاع جانتا تھا
پس یہ کیا باعث ہے جو مشاہدہ کرتا ہون حر نے کہا جیسا تو نے گمان کیا ایسا نہین ہے لیکن قسم
خدا کی مین اپنی نفس کو بہشت و جہنم مین متردد پاتا ہون پس قسم بخدا مین بہشت پر کسی چیز کو
اختیار نہین کرتا اگرچہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کرکے جلا دین اوسوقت حر نے مردانہ وار گھوڑے کو
اوٹھایا اور خدمت امام حسین مین آکر عرض کیا یا ابن رسول اللہ فدا ہون آپ پر مینے مراجعت سے
آپ کو منع کیا اور اس مقام پر لے آیا قسم بخدا مین نجانتا تھا کہ یہ روسیاہ آپ سے اسطرح پیش
آئیگا والا ہرگز اس امر کا مرتکب نہوتا اب مین توبہ کرتا ہون اپنے افعال بد سے آیا توبہ میری
مقبول ہے حضرت نے فرمایا اگر تو توبہ کرے حق تعالی قبول کریگا بعد اسکے فرمایا اے حر گھوڑے پر
اوتر حر نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ کی نصرت مین درحالیکہ گھوڑے پر سوار ہون
پیادہ ہونے سے بہتر ہے سب سے پہلے سوار ہوکر ان کافرون سے لڑتا ہون جب اشقیا
گھوڑے کو بے کرینگے اوسوقت پیادہ اسے لڑونگا یہانتک کہ ازا جاؤن حضرت نے فرمایا

اے مرحدا انجیر رحمت کرے جو تیرا جی چاہے کہ جب حرنے اجازت پائی سامنے لشکر مخالف
کے آکر پکارا اے اہل کوفہ تمہین تمہارے ماتم مین تمہارے گرفتار ہون تمنے اس پیشوا اور نبیرگوار
کو جھوٹے وعدہ دیکر بلایا اور اقرار نصرت واعانت کا کیا جسوقت یہان تشریف لائے تمنے اونپر
تلوار کھینچی ساتھ اونکا چھوڑ دیا اور ہر طرف سے اونکو گھیر لیا اور راہین جانے کی بند کردین یہ بھی
منظور نہین کرتے کہ اپنے وطن مراجعت فرمائین مانند قیدیون کے اونکو گرفتار کیا ہے کہ جلب
نفع اور دفع ضرر اپنے نفس سے نہین کرسکتے یہ آب فرات جو تمہارے سامنے لہرین مارتا ہے
اور یہود و نصاریٰ اور مجوس اس سے آسودہ ہین اور سگ و خوک تک اس سے سیراب ہوتے
ہین اونپر اور اطفال صغار و اہلبیت اطہار پر بند کردیا ہے اور شدت تشنگی سے نوبت ہلاکت
پہونچی ہے کیا برا سلوک کیا تمنے اولاد سے اپنے پیغمبر کے خدا تمہین تشنگی روز قیامت سے نجات
ندے جب اونکا فرون نے حر پر حملہ کیا اور اپنے تیرون کا نشانہ کیا حر بہر حضرت کے خدمت
مین آیا اور عمر سعد لعین نے آواز دی اے دُرید علم لشکر میرے پاس لا جب ملعون علم ضلالت
اوسکے پاس لایا ایک تیر جلبۂ کمان مین رکھکر لشکر امام انام کی طرف پھینکا اور کہا گواہ رہو کہ پہلے
جس شخص نے انکی طرف تیر پھینکا مین ہون اور محمد ابن ابیطالب نے کہا ہے اوسوقت
اون سب کافرون نے تیر شقاق کمانہاے نفاق سے اوس امام آفاق کیطرف پھینکے اور
کوئی شخص اصحاب حضرت سے باقی نرہا کہ مجروح نہوا ہو اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے
کہ اس حملہ مین پچاس اصحاب درجۂ شہادت سے فائز ہوے سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے
لکھا ہے اوسوقت حضرت نے اصحاب سے فرمایا اوٹھو خدا تمہین رحمت کرے اور سامان سفر
آخرت مہیا کرو بدرستیکہ یہ تیر پیام مرگ ہین پس اصحاب سرگرم جہاد ہوے یہان تک کہ اکثر
بزرگوارون نے جان اپنے قدم فرزند رسول پر نثار کی اوسوقت حضرت نے ہاتھہ ریش مبارک
پر پھیر کر فرمایا شدید ہوا غضب خدا یہود پر جسوقت اونہون نے عزیر کو خدا کا بیٹا کہا اور شدید ہوا
غضب خدا نصارا پر جسوقت اونہون نے پروردگار عالم کو تیسرا خدا قرار دیا اور شدید ہوا غضب
خدا مجوس پر جسوقت کہ اونہون نے سوا خدا کے چاند سورج کے پرستش کی اور شدید ہوگا
غضب خدا کا اس فرقۂ فجار پر کہ مجتمع ہوے ہین قتل فرزند رسول پر قسم بخدا جس امر کے یہ
طالب ہین نکرینگا یہانتک کہ اپنے پروردگار سے باریش مخضب بخون ملاقات کرون حضرت

امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ مینے پدر بزرگوار امام محمد باقر ع سے سُنا ہی جب امام حسین ع مقابل لشکر عمر سعد آئے اور آتش حرب مشتعل ہوئی اوسوقت فتح و نصرت نازل ہوکر حضرت کے گرد پھرے حضرت کو فتح اعدا اور لقاے حق تعالی مین اختیار دیا کہا اِن دو امرون سے جسے آپ چاہین اختیار کرین حضرت نے شہادت کو اختیار کیا راوی کہتا ہے بعد اسکے حضرت باواز بلند پکارے آیا کوئی فریادرس ہے کہ ہمارے فریاد کو پہونچے آیا کوئی ناصر ہے کہ شر اعدا کو حرم رسول سے دفع کرے شیخ مفید رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ دونون جانب سے لوگ میدان کارزار مین آئے لشکر کفار سے یسار غلام زیاد صف جنگ مین آیا اسطرف اصحاب حضرت سے عبد اللہ ابن عمیر رض نے قدم معرکہ نبرد مین رکھا یسار نے پوچھا تم کون ہو عبد اللہ نے اپنا حسب و نسب بیان کیا ملعون نے کہا مین تمکو نہین پہچانتا اور تم سے نہ لڑونگا جب تک زہیر بن قین یا حبیب ابن مظاہر میرے سامنے نہ آئین عمیر نے کہا اے فرزند زنا نیہ تو بہی یہ طاقت و قوت رکھتا ہے کہ کسی کے لڑنے سے عار کرے یہ کہکر اوسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار لگائی کہ وہ ملعون واصل جہنم ہوا ابہی عمیر اوس نابکار کے قتل مین مشغول تہے ناگاہ سالم غلام ابن زیاد نے عمیر پر حملہ کیا اصحاب نے عمیر کو آواز دی کہ غلام ابن زیاد تمہاری طرف آتا ہے عمیر مطلع نہوے یہانتک کہ اوس ملعون نے آکر ایک وار کیا عمیر نے وار اوسکا اپنے بائین ہاتھہ پر روکا کہ اوسکی انگلیان کٹ گئین اور زخمی ہوکر اوس شقی پر حملہ کیا اور اوس لعین کو بہی واصل جہنم کیا اوسوقت مضمون اِن اشعار کا زبان پر انشا فرمایا یعنے اے قوم جفاکار اگر میری شرافت حسب و نسب سے انکار رکھتے ہو پس جانو کہ مین قبیلہ بنی کلب سے مرد صاحب زہرہ و غضب ہون بوقت خستگی کے نالہ و فریاد نہین کرتا اوسوقت عمر بن حجاج نے مع اصحاب میمنہ لشکر حضرت پر حملہ کیا اور قریب لشکر حضرت پہونچا اصحاب حضرت نے زانو ٹیککر اپنے نیزے جہکا دیئے لشکر مخالف آگے نہ بڑہ سکا اور پہر گیا اصحاب حضرت نے تیر باران کیا یہانتک کہ اکثر اشقیا خاک ذلت پر گرے اور اکثر زخمی ہوے ایک ملعون قبیلہ تمیم سے عبد اللہ ابن خوزہ نام برابر لشکر حضرت کے آیا اصحاب نے پوچھا تیری ان ماتم مین بیٹھے کہا ان آبا اوسنے کہا مین خدا ے رحیم اور پیمبر شفاعت کنندہ پاس وارد ہوتا ہون یعنی تم سے لڑنے کو آتا ہون اور اِس لڑائی کو باعث تقرب خدا جانتا ہون حضرت نے اصحاب سے پوچھا

یہ کون ہے عرض کیا یا ابن رسول اللہ یہ ملعون عبد اللہ بن حوزہ تمیمی ہے حضرت نے فرمایا خداوندا
کھینچ اس شقی کو طرف آتش دوزخ کے فوراً اوسکے گھوڑے نے اضطراب کیا اور زمین گراساتھی
وہ شقی بھی اسطرح گرا کہ ایک پانون رکاب مین اور جہاد ہنا پانون بلند رہا اوسوقت مسلم بن عوسجہ
نے ایک تلوار لگائی کہ دہنا پانون شقی کا جدا ہوگیا اور گھوڑا اوسکا بھاگا ہر طرف دوڑتا تھا یہانتک
کہ سر نیچا اوس شقی کا ہر سنگ و درخت سے ٹکراتا تھا یہانتک کہ جہنم واصل ہوا تھوڑی دیر آتش حرب
مشتعل رہے اور دونو طرف سے لوگ قتل ہوے محمد بن ابطالب موسوی اور صاحب مناقب
اور ابن اثیر نے تاریخ کامل مین شہادت حر بن یزید ریاحی کو قریب ایک دوسرے کے روایت
کے لکھا ہے جب لشکر امام حسین علیہ السلام سے اکثر اصحاب پہلے حملہ مین درجہ شہادت سے فائز
ہوے اور خیر کی لشکر مخالف کے زیادہ ہوے اوسوقت حر بن یزید ریاحی رفیق حضرت کی خدمت مین
آے عرض کیا یا ابن رسول اللہ چونکہ مین پہلے آپ کے رد کنے کو آیا تھا مجھے اجازت دیجیے
کہ میدان جہاد مین پہلے آپ کے سامنے مارا جاؤن اور پہلا اون شخصون کا ہون جو برز قیامت
اسکے جد بزرگوار سے مصافحہ کرین جب حر نے اجازت پائی معرکہ قتال مین آکر کئی شعر رجز مین
انشا کیے مضمون اونکا یہ ہے اے اہل کوفہ وشام آگاہ ہو کہ مین حر ابن یزید ریاحی ہون مہمانونکا
لجا و مادی ہون اپنے تلوار سے تمہارے سر نکو جدا کرونگا اور حمایت کرونگا فرزند رسول کے
راوی کہتا ہے جب حر حضرت کی خدمت مین آیا اوسوقت یزید بن ابوسفیان تمیمی ملعون نے
از روے تکبر و نخوت کہا اگر حر سے ملاقات ہو تو نیزہ اپنا اوسکے سینہ سے پار کردون پس جسوقت
حر میدان کارزار مین آکر سرگرم قتال ہوے گھوڑا اونکا زخمی ہوگیا اوسوقت حصین ابن
نمیر نے کہا اے یزید امید تیری بر آئے اب حر میدان جنگ مین آیا ہے یہ سنتے ہی ملعون
سامنے جوکے آکر لڑنے لگا ایک لمحہ نگذرا تھا کہ حر نے اوس روسیاہ کو اپنی تیغ آتشبار کا طعمہ کیا
اسبطرح شجاعان معرکہ نبرد کو خاک ہلاک پر گراتا تھا یہانتک کہ چالیس سوار اور پیادون کو
جہنم واصل کیا ابھی حضرت حر مشغول جہاد تھے کہ اشقیانے اونکے گھوڑے کو پے کیا اوسوقت
پیادہ جنگ مین مصروف ہوے اور یہ رجز پڑھا جسکا مضمون یہ ہے تحقیقکہ مین حر یعنی آزاد
فرزند آزاد ہون اور شجاعت و مردانگی مین شیر نر سے زیادہ ہون اور لڑائی کے وقت ہرگز
نہ دل اور نامرد نہین ہون بلکہ ثابت قدم ہون معرکہ جہاد مین پس حضرت حر پیہم کارزار مین

مصروف رہے تا آنکہ درجۂ شہادت پر فائز ہوے اصحاب حضرت اونکی لاش سید ان سے اوٹھا لاے
اوسوقت ایک رمق حیات باقی تہی حضرت نے دست مبارک چہرۂ حر پر پھیرا گرد و غبار اونکی
چہرے سے پاک کیے فرماتے تھے جسطرح تیری مادر نے حر تیرا نام رکھا ہے ویسا ہی دنیا و عقبیٰ
مین تو آزاد ہے بعض اصحاب نے مرثیہ حر مین چند شعر انشا کیے بعض روایات سے وارد ہی کہ امام
زین العابدین نے اون شعرون کو مرثیۂ حر مین انشا فرمایا اور مضمون یہ ہے کہ نیک ہے حر
فرزند ریاحی کا اور ثابت صابر و شکر گذار ہے بوقت نیزہ بازی اور جنگ اور نیک ہے حر جسوقت
کہ پکارا امام حسینؑ کو اور اپنی جان حضرت پر فدا کی پس اے پروردگار میرے حر کو جنت مین مہمان
اور حوران خوشرو سے اوسے تزویج کر منقول ہے جب حر یہ اشعار پڑہتا تہا فکا حاصل
مضمون یہ ہے کہ اے قوم جفا کار و اے گروہ اشرار مینے قسم کہائی ہے جب تک تمکو قتل نکرلونگا
قتل نہونگا اور مارونگا تمکو اپنی شمشیر سے بضرب شدید اور تمہارے مقاتلہ سے ہرگز عاجز نہ
اور انکار کرنے والا نہین ہون حمایت کرتا ہون اپنے سرور و آقا کی کہ جائے امید ہر دو سرا ہین
بروایت شیخ مفید علیہ الرحمہ ایوب بن مسرح نے اور ایک معون از سواران اہل کوفہ حر کو
شہید کیا اور بروایت ابن شہر آشوب یا وہ چالیس نامزدی حضرت حر نے جہنم واصل کیے ابن نما رحمۃ اللہ علیہ
اپنے اوستاد سے روایت کی ہے کہ حر نے خدمت امام حسینؑ مین آکر عرض کیا یا مولا جب ابن زیاد
نے مجھے آپ کی طرف بہیجا اور مین قصر سے باہر نکلا اوسوقت صدا ے ہاتف مینے سنی وہ کہتا تہا
اے حر بشارت ہو تجھے بہشت کی جب مینے ہر گرد دیکہا کوئی شخص نظر نہ آیا مینے متعجب ہوکر کہا یہ کیسے
خوشخبری مین سنتا ہون حالانکہ فرزند رسول سے لڑنے جاتا ہون حضرت نے فرمایا اے حر
تحقیق کہ پایا تو نے اجر و نیکی کو بعد اوسکے اصحاب حضرت ایک بعد ایک کے رخصت جہاد طلب
کرکے حضرت کو وداع کرتے تھے اور کہتے تھے السلام علیک یا ابن رسول اللہ حضرت فرماتے تھے
وعلیکم السلام جاؤ ہم بہی عنقریب بعد تمہارے آتے ہین اور اس آیت کو تلاوت فرماتے تھے
فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا یعنی بعضون نے اپنی مرگ کو پایا اور بعضی منتظر
ہین اور تبدیل نہین کیا اپنے دین کو اور ثابت قدم رہے بعد شہادت حر ابن یزید ریاحی کی
برادر ابن خضیر ہمدانی کہ عباد و زہاد اور بندگان شایستہ رب العباد سے تھے بقصد جہاد نکلے
رجز پڑہنے لگے حاصل مضمون یہ ہے مین ہون برید اور باپ میرا خضیر ہے اور مین وہ شیر

بقیہ شجاعت ہون کہ شیران نر میرے آواز سے لرزتے ہین میری شرافت حسب ونسب مردم نیکو کار جانتے ہین اپنی سیف سے بیخوف تمہین قتل کر دنگا اور ایسے ہی اور غیر بربر سے واقع ہوتے ہین اور فوج مخالف پر حملہ کرتے تھے کہتے تھے قریب آؤ اے قاتلان موسین ولے قاتلان اولاد اصحاب بدر اے قاتلان اصحاب رسول قریب آؤ اے کشندگان اہلبیت رسول بربر قرارت قرانین اہل عصر سے ممتاز تھے پس بربر نے تیس امرد را صل جہنم کیے اوسوقت یزید بن معقل ملعون بربر کے سامنے آیا کہنے لگا اے بربر مین گواہی دیتا ہون کہ تم گمراہ کنندہ ہو بربر نے کہا ہم تم مقابلہ کرین جو ہم مین سے کاذب ہو دوسرے کی تلوار سے مارا جاے پس باہم حملہ کیا یزید نے ایک وار بربر پر کیا کہ اصلا اوسنے تاثیر نکی بربر نے ایک تلوار اوسکے سر پر لگائی کہ خود کو کاٹ کر اوسکے مغز سر تک پہونچی اور وہ شقی جہنم وا صل ہوا اوسوقت بجبر بن اوس ضبی لد الزنا نے کہ اصحاب ابن زیاد سے تھا بربر پر حملہ کیا اور اوس بزرگوار کو شہید کیا اپنے گھوڑے کو میدان قتال مین دوڑاتا تھا اور یہ مضمون اشعار مین ادا کرتا تھا کہ اے صبح حسین میرے حال سے سوال کرتا مین تجھے خبر دون درحالیکہ تو ندموم ہے اور نیزے ہمارے مضبوط اور استوار ہین آیا بجا نہین لایا مین اوس چیز کو جو نہایت دشوار وناگوار تھے کوئی رو رنبرد ایسا نگذرا کہ تن دشمن سے میرے نیزہ کی گرہین پارہ نہوئین ہون اور میری شمشیر دودم قاطع ہے اور کھینچا ہوا مینے اپنی تلوار کو اوس گروہ پر جنکا دین مثل میرے دین کے نہین اور بحالت درماندگی طعن نیزہ وضرب شمشیر کے متحمل ہین اور درحالیکہ خود وزرہ تن وسر پر نہین رکھتے ہمنے قتال کرتے ہین کاش یہ جنگ وجدال انکے لیے نافع ہوتا پس کہ تو وقت ملاقات ابن زیاد سے کہ مین وہ شخص ہون کہ اطاعت یزید کی اور اوسکے حکم کو بجان ودل قبول کیا اور مینے بربر کو قتل کیا اور جولان کیا مینے اپنے گھوڑے کو لڑائی کے دن جب لڑنے والا میرے سامنے آیا اس قصد پر کہ اوسے ہلاک کردن بعد اسکے ایک شخص نے اوس ملعون سے کہا کہ بربر عباد وزہاد اور بندگان شایستہ رب العباد سے تھا اور اوسکے اوسیابی نے کہا اے بجیر وای تجھپر کہ تونے بربر کو قتل کیا بروز قیامت خدا کو کیا منھ دکھائیگا اوسوقت وہ یعین شیطان ہوا اور کئی شعر اپنے مضمون اوپر کہے یہ ہے کہ اگر خدا میرا چاہتا تو معرکہ قتال مین حاضر ہوتا اور دنیا کی نعمتین اولاد ظالم وجابر کے لیے مہیا نکرتا تحقیق کہ ایسا عار وننگ مجھے مشین آیا ہے

کہ ہر قبیلہ بن ابنائے ابن زیاد بسبب اوس عار کے سرنگون کیئے جاتے ہین پس الکاش
مین اپنی مان کے رحم مین خون حیض ہوتا یا معرکۂ حسین مین زندہ نہوتا افسوس کیا جو اب
دونگا اپنے خالق کو اور کیا حجت ہے میری بروز قیامت جو سب روز سے سخت تر ہے پس
بعد شہادت بریر ابن خضیر ہمدانی رضی اللہ عنہ کے وہب بن عبد اللہ ابن جناب کلبی رضہ
نے حضرت امام حسین ع سے رخصت جہاد طلب کی اور مادر وہب ہمراہ تھے اوسوقت مادر
وہب نے کہا اے فرزند اوٹھہ اور فرزند رسول کی نصرت و یاری کر وہب نے کہا مین ہرگز نصرت
فرزند رسول مین قصور نکرونگا اور بدل وجان جو تمنے ارشاد کیا اوسپر عمل کرتا ہون یہ کہکر
میدان کارزار مین آئے کئی شعر رجز مین پڑھے کہ حاصل مضمون یہ ہے اے اشقیاے
کوفہ دشنام اگر تم نہین جانتے میری شرافت حسب اور بزرگی نسب کو پس جانو کہ مین وہب
ہون بیٹا جناب کلبی کا عنقریب دیکھوگے میرے ضرب شمشیر کو اور دیکھوگے صولت اور دلاوری
میرے میدان جنگ مین کہ کیسا عوض اور قصاص لیتا ہون مین اپنی خون اور اصحاب سید الشہدا
کے خون کا جو تمہارے دست ظلم سے درجۂ شہادت کو پہونچے ہین مین دفع کرتا ہون بلا کو قبل
نزول بلا کے اور میرے جہاد کو کھیل نہ سمجھو اور سہل نہ جانو یہ کہکر حملہ کیا اور ایک گروہ کو طعمۂ تیغ
آبدار کیا اور اپنے زوجہ اور مادر گرامی پاس پھر آئے کہا اے مادر تم مجھسے راضی ہو مین اوس
زن نیک اعتقاد نے کہا اے فرزند ارجمند مین اوسوقت تجھسے راضی ہونگی جب تو نصرت
امام حسین مرین مارا جائیگا زوجہ وہب نے کہا اے فرزند ہرگز اوسکے بات کو قبول نہ کر
اور اپنی جان کو امام حسینؑ پر فدا کرتا وہ جناب بروز قیامت خدائے عزوجل کے روبرو
تیرے شفیع ہون پس وہ سعادتمند پھر میدان جنگ مین آیا اور کئی اشعار انشا فرمائے
کہ مضمون اونکا یہ ہے کہ اے مادر وہب مین تیرے لیے ضامن ہون کہ اپنے نیزہ و شمشیر سے
ان اشقیا کا کام تمام کرونگا اور وار میرا اوس جوان کے طرح ہے جو موسن بحق ہو کہ وار میرا
تلخی حرب ان اشقیا کو چکھاے بدرستیکہ مین دلیر اور صاحب قہر ہون اور بوقت درماندگے
فریاد نہین کرتا اور کافی ہے میرے لیے وہ خدا جو عالم و دانا ہے یہ کہکر دریاے حرب مین غوطہ
مارا اور مردانہ وار محاربا کرتا تھا یہانتک کہ اربیس سوار اور بارہ پیادون کو جہنم واصل کیا
اوسوقت اون رسیاہون نے ہات اوس شیر بیشۂ شجاعت کے قطع کیے مادر وہب نے

نشانات وہب کلبی

جب اس حال سے اپنے فرزند کو دیکھا تو عمود خیمہ کا لیکر میدان جنگ کے طرف روانہ ہوے اور کہتے تھے فدا ہون تجہپر ان باپ میرے ان اشقیا سے جنگ کر اور حمایت اہلبیت اطہار رسول میں سعی کر یہانتک کہ تو مارا جاے وہب نے کہا اے مادر تم خیمۂ حرم کو پہر جاؤ مادر وہب قبول نہ کیا اور اپنے فرزند کا دامن پکڑ لیا اور کہا مین خیمہ مین نجاؤنگی اور تیرے ساتھہ شہید ہونگی امام حسین ع نے جب یہ حال ملاحظہ کیا فرمایا خدا انکو جزاے خیر دے کہ تمنے نصرت اہل بیت رسالت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا اے زن صالحہ خدا تجہپر رحمت نازل کرے پس اوسوقت مادر وہب پہر آئے اور بیٹا اوسکا میدان کارزار مین سرگرم جہاد تھا جب شربت شہادت نوش کیا تو زوجہ اوسکے بیتاب ہوکر دوڑے اور اوسکے منہ پر اپنا منہ رکھدیا اور خاک خون پیشانی وہب سے پاک کرکے تھے جب زن وہب پر شمر کی نظر پڑی اپنے غلام کو حکم کیا شقی نے ایک عمود اوسکے سر پر ایسا مارا کہ اپنے شوہر سے لپٹی ہوے زوجہ وہب پہلے وہ عورت ہے جو لشکر امام حسین مین قتل کیے گئے اور مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہین میں نے ایک حدیث مین دیکھا ہے یہ وہب پہلا نصرانی تھا ہمراہ مادر امام حسین کے ہاتھہ سے مسلمان ہوا تھا جب میدان جہاد مین گیا تو چھبیس پیادے اور بارہ سوار طعمہ تیغ آبدار کیے جب شدت زخمہاے کاری سے طاقت لڑنے کی نرہی تو اوسے دستگیر کرکے عمر سعد پاس لیگئے عمر نے کہا کسقدر شدید ہے حملہ تیرا اور حکم کیا انکا سر کاٹ کر لشکر حضرت مین پھینکدو مادر وہب نے سر فرزند کے بوسے لیئے اور لشکر مخالف کی طرف پھینکدیا اور ایک شقی کو اپنے فرزند کے سر کے ضرب سے ہلاک کیا بعد اسکے عمود خیمہ لیکر حملہ کیا اور دو کافرون کو قتل کیا حضرت نے فرمایا اے مادر وہب پہر آ کہ جہاد عورتون سے ساقط ہی اور تو مع فرزند جناب رسالتمآب کی خدمت مین ہوگی وہ زن صالحہ پہر آئے اور کہا کہ خداوندا میری امید کو قطع نکر حضرت نے فرمایا اے مادر وہب خدا تجھے ناامید نکریگا پس بعد شہادت وہب ابن عبداللہ رنہ عمر بن خالد ازدی میدان کارزار کو روانہ ہوے اور اس مضمون کا رجز پڑہتے تھے اور اپنی جان کی طرف خطاب کرکے کہتے تھے اے نفس جا طرف خداے رحمان کے اور بشارت ہو تجھے براحت و ریحان آج کا دن وہ ہی کہ تو جزا پاجائیگا نیکی پر تحقیق کہ واقع ہوا تجھسے زمانہ گذشتہ مین جو کچھہ تیرے نامہ عمل مین خداے عزوجل پاس مرقوم تھا اور اے دل بیقراری اور بیصبری نکر مارے جانے مین اسلیے کہ ہر ذیحیات کو یہی راہ درپیش ہی

شہادت عمر بن خالد ازدی

اور صبر تیرے لیئے بہتر ہے اور امان سے قریب تر ہے آگاہ ہو اے جماعت بنی ازد اور قبیلہ بنی
قحطان بعد اسکے سرگرم جہاد ہوے یہانتک کہ گلوے خشک اپنا شہد شہادت سے شیرین کیا
ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین لکھا ہے کہ بعد عزا بن خالد بیٹا دونگا خالد ابن عمرو رفد
بقصد جہاد میدان کارزار مین گیا اور اس مضمون کا رجز پڑھا صبر کرو اے بنی قحطان موت پر
تاکہ اصل کرو تم رضاے حق کو کہ جو بخشندہ صاحب عزت و بزرگی ہے اور صاحب حجت اور علم ثبت
اور صاحب فضل و احسان ہے اے پدر نزد گار تم جنت مین گئے اور اوسکے قصرہاے بلند مین
تم ساکن ہوے بعد اسکے سرگرم جہاد ہوا یہانتک کہ درجۂ شہادت پر فائز ہوے محمد ابن ابیطالب نے
لکھا ہے بعد شہادت خالد ابن عمرو کے سعد ابن حنظلہ تمیمی کافرون سے لڑنے کو گئے اور اس
مضمون کے اشعار پڑھے صبر کیا مینے ضرب شمشیر اور طعن نیزہ پر واسطے بہشت کے اور معانقہ
حوراین کے کہ ہون اونکے تاریک ہین اور بے شبہہ یہ تعنتین اوس شخص کی لیے ہین کہ جو ارادہ
کرے فوز نجات کا پس اسے نفس کو کوشش کرنا راحت کے لیے اور رغبت کر طلب خیر مین
بعد اسکے حملہ کیا اور بہت سے منافقون کو جہنم واصل کیا یہانتک کہ درجۂ شہادت سے فائز ہوے
بعد اسکے عمیر ابن عبد اللہ مذحجی میدان کارزار مین آئے یہ چند شعر رجز مین پڑھے بدرستیکہ
جانتے ہین قبیلہ سعد اور قبیلہ مذحج کہ مین لڑائی کے وقت شیر غضبناک ہون اور تلوار بدست سے
شخص کے سر پر ماروں کہ تا ہون جو غرق سلاح اور شجاع ہو اور اپنے ہم سن کو جو قوت میرے
سامنے کھڑا ہو ایسا بیکار کرکے ڈال دیتا ہون کہ جیسے گفتار کا مارا ہو یہ کہکر مشغول جہاد ہوے
یہانتک کہ مسلم ضابی اور عبد اللہ بجلی نے اونکو شہید کیا اور بعد شہادت عمیر ابن عبد اللہ کے
مسلم ابن عوسجہ کہ اکابر اصحاب جناب سید الشہدا سے تھے میدان نبرد مین گئے اور اس
مضمون کا رجز پڑھتے تھے اے اشقیاے کوفہ و شام میری شرافت حسب اور بزرگی نسب
اگر دریافت کرو پس مین شیر بیشہ شجاعت اور فرزندان اکابر قبیلہ بنی اسد سے ہون گمراہ
و کافر ہے وہ شخص جو ہم پر ظلم کرے پس رجز پڑھکر مطرف جہاد ہوے اور ایک جماعت اشقیاے
واصل جہنم کیا اور درجہ شہادت پر فائز ہوے شیخ مفید اور صاحب مناقب نے روایت
کی ہے بعد اونکے نافع ابن ہلال بجلی معرکۂ جہاد مین گئے اور اس مضمون کا رجز پڑھا اے اہل کوفہ
مین ہون نافع فرزند ہلال بجلی کا اور دین میرا دین علی ہے او دین علی دین رسول سے

یہ سر جوڑ کر خوب لڑے اور ایک ساعت مین جماعت اشقیا کو قتل کیا اوسوقت ایک ملعون قبیلہ
بنی قطیعہ سے کہ بروایت شیخ مفید علیہ الرحمۃ مزاحم ابن حریث نام تھا نافع ابن ہلال پاس آیا
اور کہا مین دین عثمان پر ہون نافع نے کہا اے ملعون بلکہ تو دین شیطان پر ہے یہ کہکر شقی پر
حملہ کیا اور اوسے واصل جہنم کیا چونکہ ہر حملہ مین بہت سے اشقیا فی النار ہوتے تھے اس سبب سے
عمر بن حجاج نے اپنے لشکر کو آواز دی کہ اے حمقا پہچانتے ہو کن لوگون سے مقابلہ ہے آگاہ ہو
شجاعان شہر اور مہاجان لصیرت ہین اور قتل سے پروا نہین رکھتے پس اگر ایک ایک تم مین سے
انکے مقابلہ کو جاے گا تو باوجود قلت تم سب کو قتل کرینگے پس مصلحت یہ ہے کہ ایک دفعہ حملہ
کرکے سنگ باران کرو عمر سعد نے راے اوس شقی کی پسند کی اور اپنے لشکر کو حکم کیا تا سب
ملکر ایکبار حملہ کرین اوسوقت عمر بن حجاج لشکر حضرت پاس آیا اور کہا اے اہل کوفہ اپنے خلیفہ
یزید کی اطاعت سے منہ نہ پھیرو اور اپنی جمعیت کو متفرق نکرو اور شک نہ کرو قتل مین اوس
شخص کے جو دین سے نکل گیا ہو اور مخالفت امام کرے حضرت نے فرمایا اے پسر حجاج
آیا تو میرے قتل پر تحریص کرتا ہے آیا ہم دین خدا سے نکل گئے ہین اور تم دین خدا پر
ثابت ہو قسم بخدا کہ جب معلوم ہو جائیگا کون دین سے نکل گیا اور لائق و مستحق آتش جہنم کون ہے اوسوقت
عمر بن حجاج نے مع اصحاب جانب فرات سے حضرت کی میمنہ لشکر پر حملہ کیا اور ایک ساعت
لڑائی رہی اوسوقت مسلم ابن عوسجہ رض کثرت زخمہاے کاری سے زمین پر گرے اور عمر بن
حجاج مع لشکر پھر گیا جب گرد و غبار میدان کارزار سے کم ہوا تو اصحاب حضرت نے مسلم
کو خاک و خون مین پڑا دیکھا بروایت محمد ابن ابیطالب موسوے جب مسلم بن عوسجہ
زمین پر گرے اوسوقت حضرت امام حسین حبیب ابن مظاہر کو ہمراہ لیکر اونکے پاس تشریف
لیگئے ہنوز ایک رمق جان اونکی تن ناتوان مین باقی تھی حضرت نے فرمایا اے مسلم
خدا تمہین رحمت کرے تم سعادت شہادت سے فائز ہوے اور جو کچھ تم پر واجب تھا
بجا لاے اب ہم بھی تمہارے بعد آتے ہین حبیب نے کہا اے مسلم تمہین اس حال سے
دیکھنا مجھپر دشوار ہے بشارت ہو تمکو بہشت کے مسلم نے بصد اے ضعیف کہا خدا تمہین
بخیر و خوبی بشارت دے حبیب نے کہا اگر یہ نہوتا کہ مین بھی عنقریب تم سے آکر ملتا تو
ہر آئنہ مین کہتا جو چاہو مجھے وصیت کرو مسلم نے کہا وصیت میری یہ ہے کہ حضرت کی نصرت

دیاری سے دست بردار نہونا اور جان اپنی فدا کرنا یہ کہکر طائر روح نے آشیانہ قدس کو
پرواز کیا اوسوقت کنیز مسلم ابن عوسجہ رو کر چلائے یا سیدا ہ یا ابن عوسجاہ جب آواز اوسکی
لشکر عمر سعد مین پہونچی اشقیا خوش ہوکر چلاے کہ ہمنے قتل کیا مسلم بن عوسجہ کو شیث ابن
ربعی نے کہا ائین تمہاری ماتم مین تمہارے بزرگون مین سے بہتیرے لوگ اپنے بزرگونکو قتل کرتے ہو اور عزت کو اپنے ذلت
سے بدل کرتے ہو یہ بزرگوار جسکے قتل سے خوشی کر رہے ہو بہت سے حقوق اسلام و اہل اسلام
پر انکے ہین اور انسے بہت مردانگی جہاد کفار پر ظہور مین آے تحقیقکہ مینے انکو جنگ آذربیجان
مین دیکھا کہ قبل از جمعیت لشکر اسلام چھ نامردونکو مشرکین سے قتل کیا بعد اسکے شمر نے میسرہ
لشکر حضرت پر حملہ کیا اوسوقت اصحاب حضرت سے تیس شخص باقی تھے انتہای ثابت قدمی
سے لشکر مخالف پر ایسا حملہ کیا کہ وہ نامرد بھاگ گئے اوسوقت عمر سعد نے حصین بن نمیر
کو ہمراہ پانچسو تیر اندازکے شمر کی کمک کو بھیجا اور آتش حرب شعلہ ور ہوے یہانتک کہ وہ
اشقیا قریب حضرت اور اصحاب پہونچ گئے اور مینھہ تیرون کا برسانے لگے اصحاب حضرت
نے بسرعت تمام اونکے گھوڑونکو پے کرنا شروع کیا اسیطرح ظہر تک لڑے چونکہ خیمہ ہاے
اہل حرم قریب قریب تھے وہ نامرد دوسری طرف حملہ نکر سکتے تھے عمر سعد نے حکم کیا مراد مقامات
عصمت و طہارت کو گرا دو تاہم انھین گھیر لین جب اشقیا اس جرات پر آمادہ ہوئے
اوسوقت اصحاب حضرت تین تین شخص یا چار چار متفق ہوکر داخل خیمہ آکر کھڑے رہتے تھے
اور جو نامرد ارادہ خیمہ گرانے کا کرتا تھا اوسپر حملہ کرتے تھے اور نزدیک سے تیر باران کرتے
تھے یہانتک کہ بہت نامردون کو جہنم واصل کیا بعد مشاہدہ اس حال کے عمر سعد نے حکم
کیا آگ خیمون مین لگا دو حضرت نے اصحاب سے فرمایا انھین آگ لگانے دو جب کہ
یہ آگ لگائینگے تو راہ انکی اوس جانب سے بند ہوجائیگی پس جیسا حضرت نے فرمایا تھا
وہی ہوا بعض روایات مین وارد ہے کہ شیث ابن ربعی نے عمر سعد سے آکر کہا ماں تیری
ماتم مین تیرے بیٹھے آیا تو حکم دیتا ہے کہ ہم زنان اہل بیت کے لوٹنے کا تعرض کرین وہ ملعون
شرمندہ ہوا پھر ایک ہی جانب سے مقاتلہ کرتے تھے اسی اثنا مین اصحاب زہیر بن قین رض
نے اشقیا پر حملہ کیا پس ابو عذرہ ضبابی کو کہ اصحاب شمر سے تھا قتل کیا اسیطرح بنہم اصحاب
حضرت مقاتلہ اعدا بن سعی کرتے تھے اگر ایک شخص بھی لشکر حضرت ع سے شہید ہوتا تھا

سبب قلت لشکر معلوم ہو جاتا تھا اور اگر اوس نامبرد لشکر ابن سعد ملعنے واصل جہنم ہوتے تھے سبب
اونکی کثرت کے کچھ معلوم نہوتا تھا جب ابو ثمامہ صیدادی نے دیکھا اکثر اصحاب شہید ہو گئے اور
خیر کی لشکر مخالف کی زیادہ ہوتی حضرت کی خدمت مین آکر عرض کیا یابن رسول اللہ فدا ہو جان
آپ پر لشکر مخالف قریب آگیا ہے بخدا ارزو ہے کہ جان اپنی آپ پر نثار کرون اور چاہتا ہون
لقاے پروردگار سے مشرف ہون درحالیکہ نماز ظہر آپ کے ہمراہ ادا کی ہو کہ یہ آخری نماز
ہے جب حضرت نے نماز کا نام سنا تو ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور سر مبارک جانب
اسمان بلند کیا اور فرمایا اے ابو ثمامہ تو نے مجھے نماز یاد دلائی خدا تجھے نمازگذارون مین
محسوب کرے یہ اول وقت نماز ظہر ہے بعد اسکے فرمایا ان کافرون سے مہلت طلب کرو کہ
ہم نماز ظہر بجا لائین جب مہلت مانگے حصین ابن نمیر نے کہا نماز تمہاری قبول نہین حبیب
ابن مظاہر نے کہا اے مکار تو گمان کرتا ہے کہ نماز فرزند رسول کی قبول نہین ہے اور تجھے
نابکار کی قبول ہے حصین نے غصہ ہو کر حبیب ابن مظاہر پر حملہ کیا حبیب نے ایک تلوار اوس
گھوڑے کے منہ پر ماری اور وہ لعین گھوڑے سے گر پڑا حبیب نے چاہا قتل کرین اصحاب
اوسکے ہجوم کر کے چھڑا لی گئی اوسوقت حضرت نے زہیر ابن قین اور سعید بن عبد اللہ سے فرمایا
تم دونون آگے کھڑے ہو تا مین نماز ظہر ادا کرون پس وہ دونون بہادر حضرت کے سامنے کھڑے
ہوے تا آنکہ حضرت نے مع اصحاب بعنوان صلوۃ خوف نماز کو بجماعت ادا کیا اور قریب
آدھے اصحاب کے اوسوقت موجود تھے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ
سعید ابن عبد اللہ حنفی حضرت کے سامنے کھڑے ہوے جو نیزہ و تیر کہ لشکر مخالف سے حضرت کی
جانب آتا تھا اپنے بدن پر روک لیتے تھے اور حضرت تک نہ جانے دیتے تھے یہانتک کہ کثرت
جراحت تیر و نیزہ سے زمین پر گر پڑے اور کہتے تھے خداوندا لعنت کر ان ظالمون پر مثل
لعنت عاد و ثمود کے خداوندا سلام میرا اپنے پیغمبر کو پہنچا اور اوس جناب کو آگاہ کر کہ مینے
کیا کیا زخمون کے اوسکے فرزند کی نصرت مین پائے خداوندا مینے تیرے پیغمبر کی فرزند
کی نصرت کی ہے تو مجھے اپنی رحمت کا امیدوار کر حبیب وہ سعادتمند درجہ شہادت سے فائز
ہوئے اوسوقت سوا زخم شمشیر و نیزہ اوسکے بدن سے تیرہ تیر نکلے ابن نما علیہ الرحمہ نے
روایت کی ہے کہ اشقیاے حضرت کو نماز جماعت کی مہلت ندی اور ہر شخص نے علیحدہ

بایا واشارہ نماد اوا کی بعد اسکے عبد الرحمن بن عبد اللہ نیزنے میدان کارزار مین آسنے
اس مضمون کے اشعار رجز مین پڑہے کہ اے قوم اشقیا مین عبد الرحمن ہون باپ میرا
عبد اللہ اولاد بنی یزن سے ہے اور دین میرا دین حسین دشمن ہے قتل کرونگا مین تم کو
اور وار میرا مانند جوانان اہل یمن کے ہے اور بسبب تمہارے قتال کے نصرت فرزند رسول
خدا مین امید نجات رکہتا ہون خدا سے مومن سے بعد اسکے حملہ کیا اور بہت اشقیا کو
واصل جہنم کیا یہانتک کہ شہید ہوے سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے لکہا ہے بعد
اونکے عمرو ابن قرظہ انصاری نے رخصت جہاد کی طلب کی جب اجازت پائے سرگرم جہاد
ہوے یہانتک کہ بہت نامردون کو شمشیر آتشبار کا لقمہ کیا اور جو تلوار و نیزہ و تیر حضرت
کی جانب آتا تہا اپنے بدن پر روکتے تہے تا حضرت محفوظ رہین یہانتک کہ کثرت زخمہاے
کاری سے چور ہوکر بعد اسکے حضرت کی خدمت مین آکر عرض کیا یا ابن رسول اللہ آیا مینے اپنے عہد
وفا کی فرمایا تو مجہسے پہلے بہشت مین داخل ہوگا پس رسول خدا کو میرا سلام پہونچا مین بہی
مین بہی عنقریب پیچہے تیرے آتا ہون پس وہ بزرگوار پہر سرگرم قتال ہوے یہانتک کہ جان
اپنی حضرت پر نثار کی کتاب مناقب مین منقول ہے کہ عمرو بن قرظہ انصاری نے
اس مضمون کے شعر پڑہے بتحقیقکہ گروہ انصاری جانتے ہین عنقریب حمایت کرتا ہون مین
اوس بزرگوار کی جسکی حمایت مجہپر واجب ہے اور وار میرا خالی نہین جاتا اور مین اپنی نفس
اور اپنے گہربار کو حسین پر نثار کرتا ہون سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے لکہا ہے کہ
شہادت عمرو بن قرظہ انصاری جون غلام ابو ذر غفاری تہا کہ غلام حبشی تہے حضرت کی خدمت
مین آے اور رخصت جہاد مانگی حضرت نے فرمایا اے جون مین تجہے رخصت کرتا ہون کہ
پہر جا اور میرے ساتہہ مبتلاے بلا نہو اسواسطے کہ تو لطلب عافیت ہمارے ساتہہ آیا تہا
جون نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میںنے نعمت و خوشحالی مین آپ کے ساتہہ بعیش و آرام
بسر کی خوان نعمت کے کاسہ لیسے کرتا رہا اب وقت محنت و بلا ہر آپ سے جدا ہوجاؤن یا ابن
رسول اللہ آپ نہین چاہتے کہ مین اس رنگ سیاہ اور بوے بد سے شہید ہون اور سفید رو
اور خوشبو داخل بہشت ہون بخدا مین آپ سے جدا نہونگا جب تک کہ خون سیاہ اپنا آپکے
خون پاکیزہ سے مخلوط نکرون محمد ابن ابی طالب موسوے رحمۃ اللہ نے لکہا ہے جب

جون نے رخصت جہاد پائے مردانہ وار مقاتلہ اعدا کو گئے اور اس مضمون کے اشعار رجز مین
پڑھتے تھے کیونکر دیکھینگے کفار میری ضرب شمشیر کو کہ نصرت فرزند رسول مین لگاتا ہون اور
دور کرتا ہون شر دشمن کو اپنے ہات سے اور زبان سے امید رکھتا ہون خدائے عزوجل سے
کہ مجھے بسبب نصرت فرزند رسول داخل بہشت کرے یہ اشعار پڑہکر داد مردانگی دی یہانتک
کہ شہید ہوے بعد شہادت حضرت اونکی نعش پر آے اور فرمایا خداوندا تو اسکو نورانی
کر اور بو اوسکی نیک کر اور ہمراہ نیکون کے محشور فرما اور آل محمد سے جدا نکر حضرت امام محمد باقر
نے امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ بعد شہادت جناب سید الشہدا انبی اسد نے دیکہا
کہ لاش جون سے ببرکت دعاے امام مظلوم بوے مشک ساطع ہے کتاب مناقب مین منقول
ہے کہ جون اس مضمون کا رجز پڑھتے تہے کہ دیکہین فساق و فجار دار میرتے تلوار کا کہ قاطع دبران ہر
میان سے کھینچتا ہون اس تلوار کو حمایت فرزند رسول مین تا دفع کرون سر دشمن کو اپنے
ہاتھ اور زبان سے امیدوار ہون خدائے واحد احد سے کہ مجھے بسبب نصرت فرزند رسول
بروز قیامت داخل بہشت کرے سامنے خدائے عزوجل کے شفاعت کنندہ مانند احمد مرسل
کون ہے سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے لکہا ہے کہ بعد شہادت جون رضہ عمر بن خالد
صید ادی حضرت کی خدمت مین آے عرض کیا یا ایا عبد اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ مین
اپنی اصحاب سے جاکر ملون اور مین نہین چاہتا زندہ رہون اور آپکو بے مونس و یار اس
قوم جفا کار کے دست ظلم سے شہید دیکہون حضرت نے اجازت دی فرمایا ہر بہی ایک ساعت
مین تمسے ملینگے جب اوس سعادتمند نے رخصت پائی جنگاہ مین آے اور بعد مقاتلہ بسیار شہداے ابرار سے
ملحق ہوے بعد ان کے حنظلہ بن سعد شامی خدمت حضرت مین آکر کہڑے ہوے
اور اون کافرون کی تلوار اور تیر اور نیزہ کو اپنے منہ اور سینہ پر روکتے تہے اور باواز بلند
کہتے تہے یاقوم انی اخاف علیکم مثل یوم الاحزاب مثل داب قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدهم وما
الله یرید ظلما للعباد یاقوم انی اخاف علیکم یوم التناد یوم تولون مدبرین مالکم من الله من عاصم یا
قوم لا تقتلوا حسینا فیسحتکم الله بعذاب وقد خاب من افتری یعنے اے اشقیاے کوفہ و شام مین
ڈرتا ہون تمہارے حال پر اوس عذاب سے جو اصحاب گذشتہ پر نازل ہوے ہین مانند
عذاب قوم نوح اور عاد اور ثمود کے اور وہ لوگ جو بعد انکے تہے اور خدا اپنے بندون کے لیے

ستم نہین چاہتا اے قوم مین ڈرتا ہون تمپر عذاب قیامت سے جسدن کہ محشر سے جہنم کیطرف منہ پھیرو گے اور عذاب خدا سے تمھین کوئی نہ بچانے والا نہوگا اے قوم نہ قتل کرو حسین کو کہ متاصل کریگا خدا ے عزوجل تمکو بعذاب عظیم اور تحقیق کہ نا امید ہے وہ شخص جو خدا پر افترا کرے کتاب مناقب مین روایت ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا اے پسر سعد خدا تجھے رحمت کرے تحقیقکہ یہ مستوجب عذاب الٰہی ہوے جسوقت اونہون نے تیری نصیحت قبول نکی اور تجھے اور تیرے اصحاب کو دشنام دیا پس اب کیونکر عذاب دردناک کے مستوجب نہونگے تحقیق کہ بزرگان دین اور برادران صالحین کو تمہارے اونہون نے قتل کیا حنظلہ نے عرض کیا فدا ہونمین ہیچ ارشاد فرمایا آپ نے آپ مجھے اجازت دیجیے کہ ثواب خدا مین پہونچون اور اپنے بھائیون سے جاکر ملون فرمایا جاکہ تیرے لیے آخرت مین وہ چیز مہیا ہے جو بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور جا اوس مقام مین جہان دولت لازوال ہے حنظلہ نے کہا السلام علیک اے فرزند رسول خدا درود پہونچے تمپر اور تمہارے اہل بیت طاہرین پر اور مجھے اور آپ کو بہشت جاوید مین خدا جمع کرے حضرت نے آمین کہا اور اوس سعادتمند نے دریاے جنگ مین غوطہ مارا بعد مقاتلہ بسیار اشقیانے اوس بزرگوار پر حملہ کیا پس سعادت شہادت سے فائز ہوے سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ بعد شہادت حنظلہ کے سوید بن عمر بن ابی مطاع کہ بشرافت حسب اور کثرت نماز و عبادت مشہور و معروف تھے مانند شیر نر بر میدان نبرد مین آئے اور بہت لڑے اور داد مردانگی دی یہانتک کہ کثرت زخمہاے کاری سے طاقت لڑنیکی نرہی اور درمیان لاشہ ہاے شہدا پڑے رہی اسلیے کہ جسم شریف مین طاقت جہاد باقی تھی اسی حال سے پڑے تھے جب سنا کہ امام مظلوم شہید ہوے اوسوقت حملہ کیا اور ایک چیخ اپنے مونہ سے نکالکر جہاد کیا یہانتک کہ شہید ہوے اور صاحب مناقب رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بعد شہادت سوید کے یحیی بن سلیم مازنی معرکہ جہاد مین آئے اور اس مضمون کا رجز پڑھتے تھے ہر آئنہ قتل کرونگا مین اس قوم کو اوس ضرب سے جو فارق حق و باطل ہے اور لگاؤنگا اعدا کو ضرب شدید کہ اونکے قتل مین تعجیل رکھتا ہون اور آج کے دن مین خوف نہین کرتا اوس مرگ سے جو پیش آنیوالی ہے اور مین مانند شیر فرزندان شیر خدا کی حمایت کرتا ہون بعد اسکے حملہ کیا اور بہت لڑے یہانتک کہ سراے فانی سے بہشت جاودانی کو

انتقال کیا بعد اوسکے قرہ بن ابی قرہ غفاری نے قدم اخلاص میدان شہادت مین رکہا
اور اس مضمون کا رجز پڑہا تحقیقکہ جانتے ہین بحق وصدق بنی غفار اور قبیلہ خندف اور
نبی نزار بدرستیکہ مین شیر ہون بوقت حمیت وغیرت سر آئینہ قتل کرونگا فجار کو اپنی شمشیر
آبدار سے جو دردناک ہے حمایت فرزندان انبیا اور سادات ابرار مین بعد اسکے حملہ کیا اور
مقاتلہ بیشمار کرکے شربت شہادت نوش کیا بعد اوسکے مالک ابن انس مالکی نے قدم اخلاص
میدان جہاد مین رکہا اور اس مضمون کا رجز پڑہا تحقیقکہ خوب جانتے ہین قبیلہ مالک اور رودان
اور خندف اور قبیلہ قیس بنی غیلان کہ بہادر میرے قوم کے شجاعت ومردانگی مین بوقت جنگ
شجاعون اور اپنے ہمسر ونبرد آفت نازل کرتے ہین اور سردار ہین سوارون کے ہم ملاقات
کرتے ہین موت سے بضرب نیزہ ہاے تیز وتند ماہر تھین ہین نیزہ بازی سے گواہی دیتا ہون
ہم آل علی مطیع اور پیرو ہین خداوند رحمن کے اور آل سربا دپیرو شیطان ہین بعد اسکے حملہ
کیا اور داد مردانگی وشجاعت دی یہانتک کہ درجہ رفیعہ شہادت سے فائز ہوے ہین مایہ
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اسم مبارک اس بزرگوار کا انس بن حارث کاہلی تھا کتاب
مناقب مین مذکور ہے کہ بعد اوسکے عمرو بن مطاع جعفی میدان نبرد مین گئے اور اس
مضمون کا رجز پڑہا اے قوم اشرار مین ہون قبیلہ جعف سے اور باپ میرا مطاع ہے
اور میرے ہاتھون مین تلوار آبدار وبرندہ ہے اور نیزہ کہ انی اوسکے درخشان ہے اور
اور روشنی اوسکی مانند روشنی آفتاب ہر تحقیق کہ آج شمشیر زنی اور قتل کرنا تمہارا حضرت
حسین مین ہمارے لیے حلال ہے امیدوار ہون خداے عزوجل سے کہ بعوض حضرت
فرزند رسول مجھے رستگار کرے اور آتش جہنم سے بروز قیامت نجات دے یہ کہکر حملہ کیا
اور بعد کارزار بسیار شربت شہادت جام سعادت سے نوش کیا محمد ابن ابیطالب مسوی
اور ابن اثیر اور صاحب مناقب رحمہم اللہ تعالی نے روایت کی ہے بعد شہادت
عمرو بن مطاع جعفی کی حجاج ابن مسروق رحمہ اللہ کہ مردون حسین مین سے تھے جہاد اعدا کرکے میدان کارزار مین گئے اور اس مضمون
کے شعر رجز مین پڑہتے تھے احسین تم بشیار رہو درحالیکہ ہادی ورہنما ہو آج ملاقات کرتا ہون تمہارے جد امجد پیغمبر
برحق سے وملاقات کرونگا تمہاری پدر بزرگوار علی بن ابیطالب علیہ السلام سے صاحب سخا وعطا اور وصی
پیغمبر ہین اور ملاقات کرونگا تمہاری مہ اور بزرگوار حسن مجتبی علیہ السلام سے کہ نیکوکار اور ولی خدا ہین

اور تمہارے عم نامدار جعفر طیار سے کہ جنھین حق تعالے نے دو پر عطا فرمائے ہین اور جو ان شجاع
ہین ملاقات کرتا ہون حضرت حمزہ شیر خدا اور سید الشہدا سے کہ زندہ ہین آخرت مین بعد اسکے
حملہ کیا اور داد مردانگی و شجاعت دی یہانتک کہ حق اپنا اب شہادت سے ترکیا بعد اونکے
زبیر بن قین رزمیدان کارزار کو روانہ ہوئے اس مضمون کا رجز پڑھتے تھے اے اشقیاے
کوفہ و شام مین زبیر بن قین ہون حمایت و نصرت امام حسین مین بدل فدا ہون اور حکماً ماہون
تمکو لذت اپنی شمشیر آبدار کے اور تحقیق کہ حسین ہے نواسا رسول الثقلین کا قتل کرونگا تمکو
اور تمہارے قتل مین کوئی عیب نہین کاش مین نصرت سبطین مین دو حصہ ہوتا بعد اسکے بروایت
محمد بن ابیطالب موسوی ایک سو بیس ۱۲۰ نامرد کو اشقیا سے قتل کیا یہانتک کہ ضربت کثیر بن عبد اللہ
شعبی اور مہاجر بن اوس تیمی سے درجہ شہادت پر فائز ہوے اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ اے
زبیر خدا تجھے اپنی رحمت سے جدا نہ کرے قاتلون کو تیرے مثل عذاب مسوخات خوک و میمون
معذب کرے بعد شہادت زبیر ابن قین کے سعید ابن عبد اللہ حنفی جہاد کو گئے اور اس مضمون
کا اشعار رجز مین پڑھتے تھے اے حسین آگے آکر کھڑے ہو کہ مین جانا ہون رسول خدا و علی مرتضی
و حسن مجتبی و حمزہ سید الشہدا و جعفر طیار کی ملاقات کو صاحب مناقب نے اس رجز کو سوید
ابن عمر ابن ابی مطاع کی طرف منسوب کیا ہے بعد اسکے درپاے حرب مین غوطہ مارا یہانتک
کہ شہید ہوے بعد اونکے حبیب ابن مظاہر اسدی نے میدان جہاد مین قدم رکھا اور
اس مضمون کے اشعار پڑھے اے قوم مین حبیب بن مظاہر فارس میدان حرب و جنگ ہون
ہر چند تم شمار مین زیادہ ہو مگر حجت و برہان ہماری تمپر غالب اور ظاہر ہے اور تم سخت بیوفا
ہو اور ہم صابر و وفادار اور بہتر اور افضل ہین تمسے اور حجت اور عذر ہمارا تمپر غالب ہے
بعد اسکے خوب لڑے اور اشعار اس مضمون کے رجز مین پڑھے قسم کھاتا ہون مین اگر ہم شمار
ہین برابر یا نصف تمہارے ہوتے تو ہرآئینہ منہ تمہارا پھیر جاتا اور فرار کرتے اے بدترین اقوام
از روے حسب و نسب اور قوت و طاقت کے حالانکہ تم ہمکو مثل اپنے جانتے ہو اوسوقت
ایک ملعون نے قبیلہ تمیم سے ایک نیزہ مارا حبیب نے چاہا سنبھل کر کھڑے ہون ناگاہ حصین
ابن نمیر نے ایک تلوار سر پر ماری کہ زمین پر گرے اور ملعون تمیمی نے اپنے گھوڑے سے
اوتر کر سر مطہر بدن سے جدا کیا پس حضرت امام حسین قتل حبیب سے شکستہ خاطر ہوے فرمایا

کہ مین اپنے جان اور اصحاب کی جان کو خدا کے پاس رکھتا ہون انکے مزد کا خدا سے طالب ہون بعض روایات مین وارد ہے کہ بدیل ابن صریم نے حبیب کو شہید کیا سر اقدس اونکا اپنے گھوڑے کی گردن مین لٹکایا جب وہ ملعون مکہ معظمہ پہونچا پسر حبیب نے کہ ابھی حد بلوغ کو نہ پہونچا تھا اوس شقی کا سر نجس کاٹ کر پھینک دیا اور سر پر نور اپنے پدر بزرگوار کا شقی سے لیا بروایت محمد ابن ابیطالب موسوی علیہ الرحمہ حبیب ابن مظاہر نے باسٹھ نامرد کو جہنم واصل کیا یہانتک کہ حصین ابن نمیر نے اونھین شہید کیا اور سر مبارک اونکا اپنی گھوڑے کی گردن مین لٹکایا بعد اونکے ہلال ابن نافع بجلی رجز خوان میدان کارزار مین آئے اور کئی شعر صفت مین اپنے تیر اندازی کے پڑھے اور جبتک تیر اونکے ترکش مین رہے مخالفون کی طرف پھینکا کیے جب ترکش خالی ہو گیا اوسوقت ہاتھ اپنا قبضۂ شمشیر پر رکھا اور اس مضمون کا رجز پڑھا اے قوم مین فرزند ہلال بجلی اور دین میرا دین علی اور حسین ابن علی ہے اور اگر آج مین مارا جاؤن تو مجھین ارزو ہے کہ ملاقات کرونگا مین اپنے اعمال خیر سے یہ کہکر میدان حرب مین در آئے یہانتک کہ تیرہ نامرد واصل جہنم کیے اوسوقت اسپنے دونون بازو اونکے توڑ ڈالے اور دستگیر کر کے ابن سعد پاس لیگئے شمر ملعون نے اونھین شہید کیا

بعد شہادت ہلال ابن نافع ایک نوجوان کہ باپ اوسکا معرکہ مین شہید ہو چکا تھا اور مادر اوسکی ہمراہ تھی اور جنگ و مقاتلہ اعدا پر ترغیب کرتے تھے بقصد جہاد نکلا حضرت نے فرمایا ابھی یہ جوان ہے اور باپ اسکا مارا گیا ہے مبادا مادر اسکی خروج پر راضی نہو اوس سعادتمند نے کہا یا ابن رسول اللہ میرے ان نے مجھے حکم کیا ہے اور ان کافرون سے لڑنے کو بھیجا ہے یہ کہکر میدان کارزار مین آئے اور ان اشعار کو پڑھا ؎

امیری حسین ونعم الامیر	سرور فواد البشیر النذیر		
علی و فاطمۃ والدا ہ	فھل تعلمون لہ من نظیر		
لہ طلعۃ مثل شمس الضحی	لہ غرۃ مثل بدر منیر		

یعنی اے قوم آقا اور پیشوا میرا حسین ہے بھلی بہتر ہے اور سرور سینہ رسول ہے اور شرافت حسب و نسب مین نظیر اونکا نہین ہے کہ علی اونکے پدر بزرگوار ہین اور گرامی اونکی جناب فاطمہ زہرا ہین حق سبحانہ تعالی نے اونھین ایک نور مانند نور آفتاب عطا فرمایا ہے اور پیشانی پر نور اونکی مثل ؎

شب چہارروہ کے روشن ہے بعد اسکے خوب لڑے یہانتک کہ درجہ شہادت پر فائز ہوئے اور
سر پر نور اونکا ظالمون نے لشکر حضرت مین پھینک دیا اونکی مان نے سر اپنے فرزند کا اوٹھا لیا
اور کہا خوشا حال تیرا اے اے فرزند میرے اے سرور سینہ میرے اور روشنی میرے آنکھون کے
کہ تونے جان اپنی فرزند رسول پر نثار کی یہ کہکر سر اپنے فرزند کا لشکر مخالف مین پھینکدیا
اور ایک ملعون کو اوسکی ضرب سے قتل کیا اور عمود خیمہ اوٹھا کر لشکر مخالف پر حملہ کیا اور اس
مضمون کے اشعار پڑھتے تھے اے ملک آقا مین زن کہن سال ہون کہ جسم میرا بسبب مجھ ہے
کے ضعیف و ناتوان ہے اور اے اشقیا مین تمہین بضرب شدید قتل کرونگی اور حمایت کرونگی
فرزند فاطمہ علیہا السلام کے یہ کہکر اوس ضعیفہ نے مقاتلہ کیا یہانتک کہ دو نامرد کو خاک پر
گرایا اوسوقت حضرت نے اصحاب سے فرمایا اوس زن نیک اعتقاد کو پھیر لاؤ اور حضرت نے
اوس ضعیفہ کے حق مین دعا کی صاحب مناقب مین روایت کی ہے کہ بعد اونکے جنادہ
بن حارث انصاری کفار سے جہاد کو گئے اور اس مضمون کا رجز پڑھا اے اشقیا سے کوفہ
و شام مین جنادہ بن حارث ہون اور جبتک زندہ ہون نامرد و بیعت شکن نہین ہون
اور آج داد مردانگی دونگا اور بدن میرا خاک و خون مین غلطان ہوگا یہ کہکر حملہ کیا اور بعد
مقاتلہ بسیار درجہ شہادت پر فائز ہوے بعد اونکے عمر ابن جنادہ معرکہ کارزار مین گئے
اور داد مردانگی دی یہانتک کہ شرف شہادت سے فائز ہوے اور بعد اونکے عبد الرحمن
بن عروہ معرکہ قتال مین گئے اس مضمون کا رجز پڑھا تحقیق کہ خوب جانتے ہین بنی غفار اور فصیلہ
خندف اور بنی نزار کہ مین قتل کرونگا گروہ فجار کو دار سے اپنے تلوار آبدار کی اے ہم قوم
میرے دور کرو شر دشمن بہ شمشیر و نیزہ اولاد رسول سے پس بعد مقاتلہ بسیار شربت شہادت
نوش کیا بعد اونکے عابس بن شبیب شاکری نے شوذب غلام شاکری سے کہا تو کیا قصد
رکھتا ہے شوذب نے کہا مین لڑونگا یہانتک کہ مارا جاؤن عابس نے کہا مین بھی تجھسے یہی
گمان رکھتا ہون پس جب تو ایسی سعادت پہ آمادہ ہے تو حضرت پاس جاکر رخصت جہاد
طلب کر اور عہد اپنا تازہ کر سفر آخرت پہ آمادہ ہوتا اصحاب حضرت سے محسوب ہو اسلیے
کہ آج وہ دن ہے کہ چاہیے تا مقدور تحصیل اجر آخرت مین سعی کرین اور بعد آج کے پھر
کوئی عمل ایسا ہاتھ نہ آئیگا اور حساب روز جزا در پیش ہے پس عابس بقدم اخلاص و یقین

شہادت جنادہ بن حارث

شہادت عمر بن جنادہ

شہادت عبد الرحمن بن عروہ

شہادت شوذب غلام شاکری

شہادت عابس بن شبیب شاکری

امام مومنین کی خدمت مین آکر عرض کیا یابن رسول اللہ قسم خدا کی آج روے زمین پر کوئی شخص آپ سے زیادہ عزیز اور محبوب نہین ہے اگر جان سے بہتر کوئی چیز میرے پاس میسا ہوتے اور آپ کو شر دشمن سے بچا سکتا تو ہر آئینہ اوسکو آپ پر نثار کرتا مین آپ پر سلام کرتا ہون گواہ رہیے کہ مین آپ کی اور آپ کے پدر بزرگوار کے طریقہ پر ہون یہ کہکر تلوار میان سے کھینچی اور شیر کی طرح سے لشکر مخالف پر چلے ربیع ابن تمیم کہتا ہے جب مینے عابس کو دیکھا کہ باشمشیر برہنہ خشمناک جانب لشکر آتا ہے مینے اونکو پہچانا اور کہا اوسکی شجاعت کو معرکون مین دیکھا نہا کہا مینے ایہا الناس یہ پسر شبیب شیر بیشہ شجاعت تمہاری طرف آتا ہے ایسا نہو کہ کوئی اوسکے سامنے جائے پس وہ نامرد بھاگے ہر چند عابس نے مبارز طلبی کی کسی کو جرأت نہوئی تا اونسے لڑنیکو جاے جب عمر سعد نے دیکھا کہ کوئی جرأت نہین کرتا اوس شقی نے کہا ہر طرف سے سنگ باران کرو جب عابس نے نامردی بے حیائی کی مشاہدہ کی آمادہ مرگ ہوے اور خود زرہ اوتار کر مثل شیر زیان باتن عریان روباہ صفتون پر حملہ کیا پس ربیع ابن تمیم کہتا ہے قسم بخدا دیکھا مینے کہ جسطرف وہ حملہ کرتا تہا زیادہ دوسو نامرد اوسکے سامنے سے بھاگ جاتے تھے یہانتک کہ اون نامردون نے سنگ جور و جفا سے بدن اونکا زخمی کیا جب مقاتلہ اعدا سے عاجز ہو سر پر نور اونکا تیغ کین سے جدا کیا کئی نامرد اونکے سر برنزاع کرتے تھے ہر ایک کہتا تھا مینے مارا ہے عمر سعد نے جواب دیا تمام لشکر نے ملکر قتل کیا ہے بعد اونکے عبداللہ اور عبدالرحمن غفاری جناب سید الشہدا کی خدمت مین آئے عرض کیا السلام علیک یا ابا عبداللہ ہم آپ کی خدمت مین آئے ہین تا جان اپنی آپ پر فدا کرین حضرت نے فرمایا مرحبا قریب آؤ اور مہیا شہادت ہو پس وہ دونون بزرگوار حضرت کے قریب آئے اور قطرات اشک حسرت آنکھون سے برسانے حضرت نے فرمایا اے فرزندان برادر تمہارے رونے کا کیا سبب ہے قسم بخدا مجھے امید ہے کہ بعد ایک ساعت کے آنکھین تمہاری روشن اور دل تمہارے خوش ہونگے اونھون نے عرض کیا فدا ہون آپ پر ہم اپنے حال پر نہین روتے بلکہ اسلیے روتے ہین کہ مخالفون نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا ہے اور ہم اشقیا کو آپ سے دفع نہین کر سکتے حضرت نے فرمایا اے فرزندان برادر خدا تمہین اس اندوہ و ملال پر جزاے خیر دے پھر اون دونون نے حضرت کو وداع کیا اور عرض کیا السلام علیک یابن رسول اللہ حضرت نے

فرمایا علیکما السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس وہ دونون جوان مانند شیر زیان میدان کارزار مین
گئے اور بعد مقاتلۂ بسیار کے خلعت پر نور شہادت سے سرفراز ہوے بعد انکے غلام ترکی اوس
امام عالیمقام کا کہ نہایت پرہیزگار اور قاری قران تہا حضرت سے رخصت ہوکر مانند شیر لشکر
مخالف پر گرا اور اس مضمون کا رجز پڑہتا تہا اے اشقیاے کوفہ وشام آگاہ ہو میری ضربت
شمشیر اور طعن نیزہ سے دریا جوش وخروش مین آتے ہین اور کثرت تیراندازی سے از زمین
تا آسمان ملوہے بدخواہون کے دل شق ہوجاتے ہین جسوقت کہ شمشیر برہنہ میرے دست
راست مین دیکہتے ہین بعد اسکے بہت سے نامردونکو خاک ہلاک پر گرایا اور آخرکار تیغ ظلم
وعدوان سے زمین پر گری حضرت اوس سعادتمند کی نعش پر آئے اور زار زار روئے
اور اپنا رخسار مبارک اونکے رخسار پر رکہا اوسوقت آنکہین کہول کر اوس امام انام کے
جمال عدیم المثال پر نظر کرکے تبسم کیا اور مرغ روح اونکا باغ جنت کو پرواز کرگیا بعد اونکے
یزید بن زیاد بن شعثا میدان کارزار مین آئے اور وہ آٹہہ تیر جو اونکے پاس تہے لشکر مخالف کیطرف
پھینکے اور پانچ مخالفون کو اون تیرون سے جہنم واصل کیا اور جو تیر پھینکتے تہے حضرت فرماتے تہے
کہ خداوندا اسکے تیر کو نشانی پر لگا اور اوسکے عوض مین بہشت انہین عطا فرما اوسوقت فوج مخالف
نے حملہ کرکے اونہین شہید کیا اور ابن نما رحمہ اللہ نے مہران مولی بنی کاہل سے روایت
کی ہے اونسے کہا مین گیا اے کربلا مین امام حسینؑ کے ہمراہ تہا ایک شخص کو دیکہا کہ بہت مقاتلہ کرتا ہے
اور ہر حملہ مین جمعیت اعدا کو متفرق کرکے حضرت کی خدمت مین آتا ہے اور اس مضمون کا رجز پڑہتا ہے
خوشخبری ہو تجھے کہ ہدایت پائی تونے راہ راست پر اور ملاقات کریگا تو رسول خدا سے جنت
فردوس مین پس مینے پوچہا کہ یہ بزرگوار کون ہے لوگون نے کہا ابوعمر نہشلی ہے بروایت دیگر
ابوعمر وخثعمی ہے پس عامر بن نہشل اسدی ملعون نے اونہین شہید کرکے سر پرنور اونکا بدن
شریف سے جدا کیا اور یہ بزرگوار جو شہید ہوے عباد اور زہاد اور بندگان شایستہ رب العباد سے
کثیر الصلوۃ تہے بعد اونکے یزید ابن مہاجر کندی اشقیا سے لڑنے کو گئے اور پانچ نامردکو
اصحاب عمر سعد سے اپنی شمشیر آبدار کا طعمہ کیا پہر حضرت کی خدمت مین آکر اس مضمون کا رجز
پڑہا کہ اے قوم شریر مین یزید بن مہاجر کندی ہون گویا مین شیر بیشہ شجاعت ہون بردگاہ
بدبستیکہ مین نام حسینؑ ہون اور تارک پسر سعد ہون اور کنیت یزید بن مہاجر کے ابا الشعثا تہی

شہادت یزید بن زیاد بن شعثا

شہادت ابوعمر نہشلی

شہادت یزید بن مہاجر

اسی اثنا مین ایک ملعون لشکر عمر سعد سے لشکر حضرت کے قریب آیا کہا حسین کہان ہین حضرت نے فرمایا حسین مین ہون اوس شقی نے کہا البشارت آتش ہو تمھین کہ عنقریب تم اوسمین وارد ہوگے حضرت نے فرمایا مین بشارت دیا گیا ہون پروردگار رحیم اور پیغمبر شفیع سے اے ملعون تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین محمد ابن اشعث ہون حضرت نے دست دعا درگاہ خدا مین بلند کرکے فرمایا خداوندا اگر یہ بندہ تیرا کاذب ہے تو پس کھینچ اسیطرف آتش جہنم کے اور عبرت گردان اسکو اسکے اصحاب کا ابھی حضرت دعا سے فارغ نہوے تھے کہ شقی نے اپنے گھوڑے کی باگ پھیرے اور گھوڑے سے گرا ایک پانون رکاب مین پھنس گیا گھوڑا اوسی پانون سے مارتا تھا یہانتک کہ اعضا اوسکے پارہ پارہ ہوکر زمین پر گر پڑے راوی کہتا ہے قسم بخدا حضرت کی سرعت اجابت دعا سے سب نے تعجب کیا اور بعد اوسکے ایک ملعون آیا کہا حسین کہان ہین حضرت نے فرمایا تجھے کیا کام ہے حسین مین ہون اوس لعین نے کہا بشارت ہو تمھین آتش حضرت نے فرمایا اے ملعون بلکہ مین بشارت دیا گیا ہون خداوند رحیم اور پیغمبر شفاعت کنندہ سے تو کون ہے اوس ولد الزنا نے کہا مین شمر بن ذی الجوشن ہون حضرت نے فرمایا اللہ اکبر مینے اپنے جد بزرگوار پیغمبر خدا سے سنا ہے اونھون نے فرمایا دیکھا مینے ایک سگ ابلق میرے اہلبیت کا خون پیتا ہے اور مینے خواب مین دیکھا ہے کہ گویا کتے مجھ پر کاٹنے ہین اور اونمین ایک ابلق کتا ہے کہ سب سے زیادہ مجھپر حملہ کرتا ہے اور وہ سگ ابلق تو ہے شمر ذی سے نقل ہے ایک شخص نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ یابن رسول اللہ تعبیر خواب کتنے مدت تک ظاہر ہوتی ہے اسوقت حضرت نے پیغمبر کا خواب نقل فرمایا اور ارشاد کیا ساٹھ برس بعد تعبیر خواب ظاہر ہوتی ہے بعد اسکے سیف ابن ابی حریث بن سریع جابری اور مالک بن عبد اللہ بن سریع جابری کہ ان دونون سعادتمندون کو بنو جابر کہتے تھے حضرت کی خدمت مین آکر کہا السلام علیک یابن رسول اللہ حضرت نے فرمایا علیکما السلام پس قتلگاہ کو روانہ ہوے اور بعد مقاتلہ بسیار خلعت شہادت سے سرفراز ہوکر داخل بہشت ہوے محمد ابن طالب موسوی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کی ہے کہ اسطرح ایک ایک اصحاب سے حضرت کو آکر سلام کرتا تھا حضرت جواب سلام دیکر فرماتے تھے ہم بھی تمھارے بعد آتے ہین اور اس آیۂ مبارک کی تلاوت فرماتے تھے فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا یہانتک کہ سب اصحاب

شہادت حبیب ابن مظاہر و عبد اللہ بن عمیر الکلبی و مالک بن عبد اللہ بن سریع

باوفا رضی اللہ عنہم نے جان عزیز اپنی اوس امام مظلوم پر نثار کی اور شربت شہادت نوش کیا
اوسوقت سوا اہل بیت رسالت اور خویش واقربا کے کوئی باقی نہ رہا اور حال مومن ایسا ہے
کہ اپنے دین کو دنیا پر اور موت کو زندگانی پر خدا کی راہ مین اختیار کرتا ہے اور نصرت حق
اور اہل حق کرتا ہے اگرچہ اراجاے حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل
اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون یعنے گمان موت نکرا ون لوگون پر جو راہ خدا مین مارے
گئے ہین بلکہ وہ زندہ ہین نزدیک خدا کے اور روزی پاتے ہین جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
جنگ احد مین لاشہ ہاے شہدا پر تشریف لاے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بھی اون مین قبر
نہ پایا مین گواہ ہون اِن کا جو براہ خدا مین شہید ہوے ہین اور اپنے خون مین الودہ ہین
کہ یہ محشور ہونگے بروز قیامت درحالیکہ خون رگہاے گردن سے جاری ہوگا پس رنگ اونکا
مثل خون اور بو مانند مشک کے ہوگی جب اصحاب امام حسینؑ درجہ شہادت سے فائز ہوے
اور سواے اہل بیت اطہار کوئی نہ رہا اور وہ سب اولاد عقیل بن ابی طالب اور اولاد امام حسن
اور اولاد حضرت سے تھے جمع ہوکر ایک نے دوسرے کو وداع کیا اور عازم جنگ ہوا پہلے جسنے
کہ سبقت کی عبد اللہ پسر مسلم ابن عقیل رضی تھے اپنے عم بزرگوار سے اجازت لیکر میدان قتال
مین آئے اور اس مضمون کا رجز ادا فرمایا اے قوم اشرار مین چاہتا ہون کہ آج آپنے پدر
بزرگوار مسلم بن عقیل سے ملاقات کرون اور اون جوانون سے کہ جنہون نے دین پیغمبر
پر وفات پائی اور کسی نے سخن در رفع وابطال اونسے نہین سنا اور بہترین مردم سے شرافت
نسب مین اور سادات ہاشمی اور صاحبان حسب سے تھے بروایت محمد ابن ابیطالب موسوی
عبد اللہ بن مسلم اعداے دین سے خوب لڑے یہانتک کہ تین حملون مین اٹھانوے نامرد
اشقیا سے فی النار کیئے بعد اسکے عمرو بن صبیح صیداوی اور اسد بن مالک لعنہما اللہ نے
اونکو شہید کیا ابوالفرج اصفہانی نے مدائنی اور حمید بن مسلم سے روایت کی ہے کہ مادر
عبد اللہ رقیہ دختر امیر المومنینؑ تھین اور عمرو بن صبیح نے عبد اللہ کو شہید کیا بروایت
دیگر عبد اللہ نے ایک ہاتھ اپنے پیشانی مبارک پر رکھا ناگاہ ایک ملعون نے تیر اونکی طرف
پھینکا کہ ہاتھ اور پیشانی مبارک اونکی چپک گئی بعد اونکے بروایت حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام محمد بن مسلم بن عقیل کہ مان اونکی اُم ولد تھین عرصہ کارزار مین آئے اور بدرجہ

شہادت عبد اللہ بن مسلم

شہادت محمد بن مسلم

ازدی اور لقیط بن ایاس جہنی نے اونکو شہید کیا بروایت محمد ابن ابیطالب موسوے
و دیگران رحمہم اللہ بعد اونکے جعفر پسر عقیل ابن ابیطالب رضہ معرکہ کارزار مین آئے اور اس
مضمون کا رجز ادا فرمایا اے قوم شریر مین جوان البطحی و طالبی نبی ہاشم و غالب سے ہون
ہم مین سردار و رئیس یہ عم بزرگوار ہمارے حسین پاکیزہ ترین مردم اللہ اولاد پیغمبر آخرالزمان سے
ہین بعد اسکے صف مخالف پر حملہ کیا اور پندرہ نامرد کو قتل کیا بروایت ابن شہر آشوب
دو نامرد کو قتل کیا اور بشیر بن سوط ہمدانی ملعون نے اونھین شہید کیا ابوالفرج اصفہانی نے حضرت
امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ اور جعفر ابن عقیل رضہ ام البنین دختر عامر عامری تھے عرزہ اللہ
پسر عبداللہ خثعمی نے اونکو شہید کیا بعد اونکے عبدالرحمن بن عقیل بن ابیطالب رضہ میدان
شہادت مین گئے اور اس مضمون کے شعر رجز مین پڑھے اے اشقیاے کوفہ و شام آگاہ ہو
کہ مین عبدالرحمن بن عقیل ہاشمی ہون بھائی میرے اولاد ہاشم سے سردار ہین انہی ہمسران
نے شجاعت مین عم عالیشان میرے امام حسین ہر پیرو جوان کے پیشوا ہین یہ کہکر مقاتلہ اعدا
مین سرگرم ہوے سترہ سوار دشمنون کو واصل جہنم کیا اور ضربت عثمان بن خالد جہنی سے شہید ہوے
بعد اونکے عبداللہ پسر عقیل رضہ کہ بروایت ابوالفرج مان اونکی خادمہ تھین معرکہ قتال
مین آئے اور ایک جماعت کو قتل کیا پس بروایت حمید بن مسلم ضربت عثمان بن جہنی اور
بشیر ابن خوط قابضی سے شہادت پائی اور بروایت مدائنی اور بعد اونکے عبداللہ اکبر
بیٹے عقیل ابن ابیطالب رضہ کے میدان نبرد مین آئے مان اونکی خادمہ تھین اور ضربت عثمان
بن خالد جہنی اور ایک شخص ہمدانی سے شہد شہادت نوش فرمایا اس جگہ راوی حدیث نے
عبدالرحمن بن عقیل کو شہدا مین ذکر نہین کیا اور بروایت حمید بن مسلم محمد پسر ابی سعید ابن عقیل
رضہ میدان مین آئے اور مان اونکی خادمہ تھین اور بعد قتل ایک جماعت کی لقیط بن یاسر جہنی
کے تیر سے شہید ہوے اور محمد بن علی بن حمزہ نے روایت کی ہے کہ جعفر بن محمد بن عقیل
بھی اوس صحرا مین سعادت شہادت سے فائز ہوے بعضون نے لکھا ہے کہ جعفر بروز حرہ
قتل ہوے ابوالفرج اصفہانی نے کتاب الانساب مین ذکر کیا ہے کہ محمد بن عقیل کا ایک
بیٹا جعفر نام تھا محمد بن علی بن حمزہ نے عقیل بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ علی پسر عقیل
بھی صحراے کربلا مین شہید ہوے مان اونکی خادمہ تھین جب اولاد جعفر طیار رضہ کی

شہادت عبدالرحمن

شہادت عبداللہ بن عقیل

شہادت محمد بن ابی سعید بن عقیل

شہادت عبد اللہ بن عبد اللہ

نوبت پہونچے تو پہلے محمد بن عبد اللہ بن جعفر میدان نبرد مین آئے اور اس مضمون کا رجز ادا کیا کہ مین خدا سے شکایت کرتا ہون ان اشقیا کے ظلم وستم سے جو بوجہ گمراہی کور باطن ہین اور چھوڑ دیا ہے معالم قرآن اور محکم تنزیل وتبیان کو اور ظاہر کیا ہے طغیان کو یہ رجز پڑھکر دریائے حرب مین غوطہ مارا اور دس سوار واصل جہنم کیئے بعد اسکے عامر بن نہشل تمیمی نے انہین شہید کیا بعد اونکے عون بن عبد اللہ بن جعفر طیار معرکۂ جہاد مین آئے اور اس مضمون کا رجز ادا کیا

شہادت عون

اے قوم اشقیا اگر تم میری شرافت حسب ونسب کا انکار کرتے ہو پس آگاہ ہو کہ مین عون ہون بیٹا عبد اللہ بن جعفر کا جو بہشت عنبر سرشت مین بال وپر زمرد سبز سے ہمراہ ملائکہ مقربین پرواز کرتے ہین اور یہ شرف میرے لیئے بروز حشر کافی ہے بعد اسکے خوب جہاد کیا یہانتک کہ تین سوار اٹھارہ پیادے جہنم واصل کیے اور عبد اللہ بن بطہ طائے نے انہین شہید کیا ابو الفرج اصفہانی نے کتاب مقاتل الطالبین مین بعد ذکر شہادت عون ومحمد لکھا ہے کہ عون کو عبد اللہ بن قطیہ نبہانی ملعون نے شہید کیا اور یحیی بن حسن نے احمد بن سعید سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن جعفر رضی بھی معرکۂ کربلا مین درجۂ شہادت پر فائز ہوئے بعد انکی بروایت ابو الفرج اصفہانی اور محمد بن ابیطالب موسوی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ عبد اللہ پسر حضرت امام حسنؑ نے قصد جہاد کیا اور اکثر روایات مین بجاے عبد اللہ قاسم بن حسن کہ ابھی حد بلوغ کو نہ پہونچے تھے وارد ہوا ہے

شہادت حضرت قاسم

اپنے عم بزرگوار کی خدمت مین آکر رخصت جہاد طلب کی جب نظر حضرتؑ کی انکے چہرۂ نورانی پر پڑی اپنے آغوش مین لے لیا اور دونون بزرگوار اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو دوبارا قاسم نے اذن جہاد طلب کیا حضرت نے قبول نہ فرمایا حضرت قاسم نے ہر چند رخصت جہاد مین مبالغہ کیا حضرت مضائقہ فرماتے رہے اور اذن جہاد نہ دیتے تھے یہانتک کہ جناب قاسم حضرت کے پائون پر گر پڑے اور اسقدر دست وپاے مبارک کے بوسے لیے اور روئے کہ حضرت نے رخصت جہاد دی اوسوقت میدان کارزار مین آئے اور اشک حسرت انکے رخسارۂ مبارک پر جاری تھے اس مضمون کے شعر رجز مین پڑھے اے قوم اشرار اگر انکار کرتے ہو میرے حسب ونسب سے پس آگاہ ہو کہ مین قاسم بن حسن ہون اور یہ حسین میرے عم بزرگوار ہین کہ اس دشت غربت مین مانند قیدیون کے گرفتار ہین خدا اس گروہ کو اپنے ابر رحمت سے کبھی سیراب نکرے اور چہرۂ مبارک حضرت قاسم کا مانند ماہ تابان چمکتا تھا

بعد اسکے اعدا سے خوب مقاتلہ کیا یہانتک کہ باوجود صغر سن ایک حملہ مین تیس نامردونی النار کیے
حمید ابن مسلم کہتا ہے مین لشکر عمر سعد مین تہا دیکہا مینے اُس لڑکے کو لشکر حسین سے جدا
ہوکر طرف لشکر عمر کے آیا نور اوسکے پیشانی سے تابان تہا ایک کرتا اور ازار پہنے تہا اور نعلین
اوسکے پانون مین تہی مجھے خوب یاد ہے بند نعل چپ اوس معصوم کا ٹوٹا تہا اوسوقت عمر سعد
ازدی نے کہا بخدا مین اسے جاکر قتل کرونگا مینے کہا سبحان اللہ کیا تو سنگدل ہے آیا اسکے
قتل کا ارادہ رکہتا ہے بخدا اگر یہ مجہپر وار کرے تو ہاتہہ اپنا اوسکے روکنے کے لیے نہ بڑہاؤن
اور یہ لوگ جو اسکو گہیرے ہین کافی ہین ملعون نے قول نکیا کہنے لگا بخدا مین جاکر اسے قتل
کرتا ہون پہر اوس بدگہر نے حملہ کیا اور ایک تلوار اوسکے سر مبارک پر لگائی کہ وہ معصوم منہ
کے بھل زمین پر گرا اور فریاد کی اے عم بزرگوار میرے خبر لو ناگاہ دیکہا مینے کہ حسین مانند
عقاب آئے اور مثل شیر غضبناک کفار پر حملہ کیا اور قاتل قاسم پر ایک تلوار مارے اوس
شقی نے ہاتہہ سامنے رکہہ لیا حضرت نے دست نجس اوسکا کہنے سے جدا کیا شقی نے ایک
چیخ ماری اور قصد بہاگنے کا کیا لشکر کو نہ آکر جمع ہوگیا تا اوسکو چھڑالین اوسوقت جنگ
عظیم ہوئی اور وہ معصوم گہوڑون کی ٹاپون سے کچل گیا جب حضرت نے اشقیا کو بہگا دیا
اور گرد و غبار میدان کارزار سے فرو ہوا لاش قاسم پر آئے دیکہا وہ معصوم ایڑیان زمین پر رگڑتا ہے یہ
حال دیکہکر دریاے اشک چشم مبارک سے جاری ہوا فرمایا اے فرزند قسم بخدا بہت
دشوار ہے تیرے چچا پر کہ تو مجھسے فریاد کرے اور مین تیری مدد نکر سکون خدا دور کرے
اپنی رحمت سے اس گروہ کو جنہون نے تجھے قتل کیا بعد اسکے حضرت اوس معصوم کو اوٹہاکر
لیچلے اور سینہ اوسکا اپنے سینہ سے لگائے تھے اور پاؤن اوس معصوم کے لٹکتے جاتے تھے
یہانتک کہ اوسکی لاش کو اہل بیت کی لاشون مین رکہدیا فرمایا خداوندا انکی جمعیت کو
پراگندہ کر ہمارے قاتلون کو قتل کر اور ایک کو انمین سے باقی نرکہہ اور انہین ہرگز
نہ بخش بعد اسکے اپنے اعمام اور اہل بیت سے مخاطب ہوکر فرمایا صبر کرو بعد آج کے پھر
کوئی ذلت و خواری نہ دیکہوگے اور عزت سعادت ابدی کی تمہین حاصل ہوگی بعد اوسکے
عبداللہ بن الحسن جنکا ذکر پیشتر ہوچکا میدان جنگ مین جہاد کو نکلے اور صحیح تر یہی روایت ہے کہ
عبداللہ بعد شہادت قاسم درجہ شہادت پر فائز ہوئے اور اس مضمون کے اشعار

شہادت عبداللہ بن حسن

رجز مین پڑھے اے قوم نابکار اگر منکر ہو ہمارے شرافت حسب و نسب کے پس آگاہ ہو مین
فرزند حیدر شیر بیشہ شجاعت ہون اعدائے دین کے لیے مانند اوس بادصرصر کے ہون جو باعث
ہلاکت قوم عاد ہوے بعد اسکے اپنی تیغ آبدار سے چودہ نامرد قتی النار کیے بعد مقاتلہ بسیار ہانی
ابن شیث حضرمی نے اونکو شہید کیا پس منھ اوس لعین کا سیاہ ہو گیا ابو الفرج اصفہانی نے
حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ کو حرملہ بن کاہل نے شہید کیا اور
ہانی بن شیث سے روایت ہے کہ اوس معصوم کے قاتل کا نام معلوم نہین ہوا بعد اونکے
ابو بکر فرزند امام حسن کہ مان اونکی خادمہ تھین معرکۂ قتال مین آکر اعدائے دین سے خوب
مقاتلہ کیا یہانتک کہ موافق اوس روایت کے جو مدائنی نے سلیمان ابن ابی راشد سے روایت
کی ہے کہ عبد اللہ بن عقبہ غنوی نے اونھین شہید کیا اور موافق روایت عمرو بن شمر جو امام
محمد باقر سے منقول ہے عقبہ غنوی کی ضربت سے شہید ہوئے بعد اسکے برادران حضرت
نے رخصت جہاد طلب کی اور پہلے جنسے سبقت کی ابو بکر فرزند جناب امیر علیہ السلام تھے نام
اونکا عبد اللہ مادر گرامی اونکی لیلے دختر مسعود بن خالد تمیمی تھین حضرت سے رخصت جہاد
لیکر میدان شہادت مین گئے اس مضمون کے اشعار رجز مین ادا فرمائے کہ اے قوم اشرار
آگاہ ہو کہ پدر بزرگوار میرے علی ابن طالب صاحب فخر و بزرگی اور عترت طاہرۂ ہاشم سے ہین
اور صاحب صدق و کرم ہین اور برادر بزرگوار میرے حسین فرزند رسول ہین پس اونکے
حمایت کرتا ہون اپنی شمشیر آبدار سے اور فدا کرتا ہون جان اپنی برادر بزرگوار پر بعد اسکے
سرگرم جہاد ہوے یہانتک کہ رجز ابن بدر نخعی کی ضربت سے شربت شہادت نوش فرمایا اور
ایک روایت مین وارد ہے کہ عبد اللہ بن عقبہ غنوی نے اونھین شہید کیا ابو الفرج اصفہانی نے
لکھا ہے کہ نام اونکے قاتل کا معلوم نہین ہوا اور بروایت امام محمد باقر معلوم ہوا کہ ایک نامرد
ہمدانی کی ضربت سے باغ جنت کو انتقال کیا مدائنی نے ذکر کیا ہے کہ اونھین ایک نیزہ مین
شہید پایا اور نام اونکے قاتل کا معلوم نہوا بعد اونکے بڑے بھائی اونکے عمر بن علی میدان کارزار
مین آئے اور اشعار اس مضمون کے رجز مین پڑھے کہ اے قوم جفا کار قتل کرو نگا مین تمکو
اور کہان ہے قاتل میرے بھائی کا رجز ملعون کہ وہ بدبخت رسالت پنیر کا منکر ہے اے رجز
میرے سامنے آ تا آج مین تجھے اسفل جہنم اور نار سقر مین بھیجونگا اون اے بدترین مردم تحقیقکہ تو

جاحد اور منکر حق ہے بعد اسکے زجر ملعون پر حملہ کیا اور اوسے واصل جہنم کرکے مصروف جہاد
ہوے اور اپنی شمشیر ابدار سے اشقیا کو قتل کرتے تھے اور اس مضمون کا رجز پڑھتے تھے اے
دشمنان خدا دور ہو شیر خشمناک سے کہ قتل کریگا تمکو اپنی شمشیر آبدار سے اور فرار نکریگا اور مانند
نامردون کے میدان قتال سے روپوش نہوگا پس بعد مقاتلۂ بسیار اپنے برادر بزرگوار سے ملحق
ہوے بعد اونکے عثمان بن علی کہ مادر بزرگوار اونکی ام البنین بنت حزام کلابیہ تھین معرکۂ
جہاد مین آئے اور اس مضمون کا رجز انشاد فرمایا اے قوم جفا کار آگاہ ہو مین عثمان بن علی صاحب
فخر و بزرگی ہون پدر بزرگوار میرے صاحب افعال پسندیدہ اور ابن عم رسول ہین برادر عالی
مقدار میرے امام حسین بعد احمد مختار اور حیدر کرار بہترین مردم ہین پس خولی بن یزید اصبحی
نے ایک تیر اونکی پیشانی پر مارا کہ گھوڑے سے زمین پر گرے ایک نامرد نے اولاد ابان بن حازم
سے سر مبارک اونکا جدا کیا اور ابو الفرج اصفہانی نے کتاب مقاتل الطالبین مین روایت کی ہے
عمر شریف اونکی اوسوقت اکیس برس کی تھی ضحاک نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ خولی
بن یزید اصبحی نے ایک تیر اون بزرگوار کو مارا کہ زمین پر گرے اور ایک ملعون نے فرزندان ابان
بن دارم سے اونھین شہید کرکے سر مبارک اونکا جدا کیا جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا
کہ مینے اپنے بھائی عثمان بن مظعون کے نام پر انکا نام عثمان رکھا ہے اور ابو الفرج اصفہانی نے
عمر بن علی کو شہداے کربلا مین ذکر نہین کیا بعد اونکے جعفر بن علی کہ مادر گرامی اونکی
بھی ام البنین تھین بعزم شہادت میدان جنگ مین آئے اور اس مضمون کے اشعار رجز مین
پڑھے اے قوم ستمگار آگاہ ہو تحقیقکہ مین جعفر بن علی صاحب مراتب بلند ہون پدر بزرگوار
میرے نیکوترین مردم اور صاحب بخشش و عطا ہین اور کافی ہے میرے لیے شرافت عم و خال کی
حمایت کرتا ہون مین حسین کی کہ صاحب فضل و عطا ہین بعد اسکے قتال اعداے دین مین
سرگرم ہوے یہانتک کہ خولی اصبحی نے ایک تیر اونکے آنکہ یا شقیقہ مبارک پر مارا کہ درجۂ شہادت پر
فائز ہوے بعد اونکے بھائی اونکے عبد اللہ بن علی نے معرکہ کارزار مین آکر رجز اس مضمون کا
ادا کیا کہ اے اشقیا آگاہ ہو مین فرزند اوس صاحب فضیلت و شجاعت کا ہون کہ اسم مبارک
اونکا علی ہے صاحب افعال پسندیدہ اور شیر خدا اور شمشیر رسول اور قاتل فجار و کفار تھے
بعد اسکے ایک گروہ اشقیا کو نی النار کیا آخر کار تیغ ہانی بن ثبیت حضرمی سے درجۂ شہادت پر

شہادت عثمان بن علی

شہادت جعفر بن علی

شہادت عبد اللہ بن علی

فائز ہوے ابو الفرج اصفہانی نے عبد اللہ ابن حسن اور عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے اور اسوقت انکی عمر شریف سے پچیس برس گذرے تھے اور اولاد نر رکھتے تھے اور جعفر بن علی اونیس برس کے درجہ شہادت سے فائز ہوے ضحاک مشرقی نے روایت کی ہے کہ عباس بن علی نے اپنے بھائی عبد اللہ سے فرمایا اے بھائی جہاد کو جاؤ اور ماتم شہدا مین محسوب ہو وہ سید بزرگ میدان کارزار مین آئے اور ہانی بن ثبیت حضرمی نے انھین شہید کیا ایضاً منقول ہے کہ حضرت عباس نے اپنے بھائی جعفر کو قتلگاہ مین بھیجا اور وہ امام زادہ عالیمقدار ضربت ہانی بن ثبیت حضرمی سے جو قاتل اونکے بھائی عبد اللہ بن علی کا تھا شہید ہوے اور نصر بن مزاحم نے حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جعفر بن علی کو خولی بن یزید اصبحی نے شہید کیا بعد اونکے محمد اصغر فرزند جناب امیر علیہ السلام جانب لشکر مخالف آئے اور بروایت امام محمد باقر ماں اونکی خادمہ تھین تلوار سے ایک ملعون یمنی کے کہ فرزندان ابان بن دارم سے تھا شہید ہوے ابو الفرج نے محمد بن علی بن حمزہ سے نقل کیا ہے کہ ابراہیم فرزند جناب امیر المومنین ۲ بھی معرکہ کربلا مین شہید ہوے مگر یہ ذکر مینے کسی اور سے نہین سنا اور نہ کسی کتب انساب مین دیکھا ابراہیم بن علی مینے پایا اور یحیی بن حسن نے ذکر کیا ہے کہ عبید اللہ ابن علی بھی کربلا مین درجہ شہادت سے فائز ہوے اور یہ خطا ہے اسلیے کہ اونھین اصحاب مختار نے قتل کیا اور عباس بن علی علیہ السلام کنیت اونکی ابو الفضل مادر گرامی اونکے ام البنین رضہ تھین حضرت عباس اپنے سب بھائیونسے بڑے تھے اور بعد سب بھائیون کے شہید ہوے اور حسن وجمال اور شجاعت وقوت اور شوکت وتوانائی اور بلندی قامت مین اپنے ہمعصرون سے ممتاز تھے جب اسپ بلند قامت پر سوار ہوتے تھے تو پاے مبارک اونکے زمین پر لٹکتے جاتے تھے لقب اونکا ماہ بنی ہاشم تھا برروز عاشورا وہ نبرگوار حضرت امام حسین کے علمدار تھے احمد بن سعید نے حضرت صادق ۲ سے روایت کی ہے فرمایا جب امام حسین نے صفین اپنی اصحاب کی آراستہ کین تو علم ہدایت شیم اپنے بھائی عباس رضہ کو عطا کیا اور احمد بن عیسی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ زید بن رقاد لعین اور حکیم بن طفیل طائی نے اونکو شہید کیا جب امام البنین اور حضرت عباس اور جعفر اور عثمان اور عبد اللہ نے خبر شہادت مدینہ مین سنی وہ معظمہ ہر روز قبرستان بقیع مین جاکر اپنے فرزندن پر نوحہ وزاری اور فریاد وبیقراری کرتی تھین اور اہل مدینہ صدا ے

شہادت حضرت عباس

نوحہ وزاری سنکر روتے تھے یہانتک کہ مردان لعین باوجود عداوت اہلبیت طاہرین اونکا نوحہ سنکر روتا تھا اور بیتاب ہوجاتا تھا اور محمد بن علی بن حمزہ نے امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس سقاے اہل بیت اطہار اور علمدار جناب سید الشہدا تھے اور اپنے سب بھائیوں سے بڑے تھے جب جانب فرات پانی کے لیے گئے یہ دیکھکر اشقیا نے حضرت عباس پر حملہ کیا اوسوقت اس مضمون کا رجز انشا فرمایا کہ مین موت سے نہین ڈرتا اگر میرے نزدیک ہو جبتک کہ شجاعون کے کشتون مین محسوب ہون فدا ہو جان میری محمد مصطفے کی جان پر بدرستیکہ مین سقاے اہلبیت اطہار ہون شر قتال سے خوف نہین کرتا یہ فرماکر صف مخالف پر حملہ کیا اور جمعیت اعدا کو پراگندہ کیا ناگاہ زید بن ورقا پیچھے درخت خرما کے کمینگاہ مین چھپ رہا تھا مجدد حکیم بن طفیل ایسے تلوار لگائی کہ دہنا ہاتھ حضرت عباس کا جدا ہوگیا اوسوقت حضرت نے تلوار بائین ہاتھ مین لیکر اس مضمون کا رجز ادا فرمایا کہ اے قوم روسیاہ قسم بخدا اگرچہ تمنے دہنا ہاتھ میرا قطع کیا لیکن مین حمایت دین اور امام حق سے حشر تک دست بردار نہونگا پس حضرت عباس بائین ہاتھ مین تلوار لیکر جہاد اعدا مین سرگرم ہوے یہانتک کہ ضعف حضرت پر طاری ہوا ناگاہ حکیم بن طفیل نے عقب درخت خرما سے ایک تلوار لگائی کہ دست چپ بھی جدا ہوگیا اوسوقت حضرت عباس نے اس مضمون کے اشعار انشا فرمائے اے نفس بشارت رحمت حق ہو تجھے اور کفار سے خوف نہ کر بتحقیق کہ قطع کیا اشقیا نے بظلم وستم میرے دست چپ کو پس اے پروردگار میرے حرارت آتش انہین چکھانا گاہ ایک ملعون نے عمود آہنی مارکر حضرت عباس کو شہید کیا جب امام حسین نے کنارہ فرات پر اپنے قوت بازو کو اس حال سے جاکر دیکھا تو ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچے اور اشک خونین دیدۂ حق بین سے برسائے اور اس مضمون کے اشعار انشا کیے اے قوم اشرار تمنے ظلم کیا اور مخالفت دین رسول کی آیا پیغمبر خدا نے ہمارے حق مین تمہین وصیت نہین کی آیا ہم عترت رسول نہین ہین آیا ہماری مادر گرامی فاطمہ زہرا نہین آیا ہم نیکوترین ذریت احمد نہین ہین دور ہوے تم رحمت حق سے اور رسوا ہوے اپنے گناہون سے اور عنقریب پہونچوگے تم شعلہ ہاے دوزخ مین مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مینے بعض تالیفات امامیہ مین دیکھا ہے کہ جب حضرت عباس رضہ نے دیکھا سواے امام مظلوم اور اونکے فرزندان معصوم کے کوئی جان نثار باقی نہ رہا بارگاہ پروردگار کی خدمت مین آئے عرض کیا مجھے رخصت جہاد

شہیدی نظم

دیجیے یہ سُنکر حضرت رونے لگے فرمایا تم میرے لشکر کے علمدار ہو تمہارے جانے سے حال میرا پریشان و متفرق ہوگا غرض عباس نے عرض کیا اب زندگی سے دل سیر ہے اور سینہ میرا تنگی کرتا ہے مشتاق لقاے پروردگار ہون چاہتا ہون کہ طلب خون مین اپنے عزیز و اقربا کے اشقیا کو ہلاک کرون حضرت نے فرمایا اے بھائی اگر تمنے مصمم قصد سفر آخرت کیا ہے پس ان بچون کے لیے تھوڑا پانی لادو کہ شدت تشنگی سے بیتاب ہین حضرت عباس جانب لشکر اشقیا آئے اور اونکو بہت وعظ و نصیحت فرمائی مگر مطلق اون سنگدلون نے نا حضرت کی خدمت مین آکر عرض حال کیا ناگاہ صداے العطش العطش اطفال کی بلند ہوئی جب یہ آواز حضرت عباس کے کان مین آئی بیتاب ہوکر گھوڑے پر سوار ہوے مشکیزہ دوش مبارک پر اور ایک نیزہ ہاتھ مین لیکر جانب فرات روانہ ہوے جب قریب فرات پہونچے چار ہزار نامردنے جو موکل فرات تھے اونکو گھیر لیا اور تیر باران کیا یہ دیکھکر حضرت عباس نے بھی اشقیا پر حملہ کیا اور جمعیت کو پراگندہ کیا اور باتن تنہا اسّی نامرد کو فی النار کیا جب داخل فرات ہوے چاہا ایک چلو پانی لیکر پیین کہ تشنگی امام مظلوم اور اہلبیت کے یاد آئی فوراً دست مبارک سے پانی پھینکدیا اور مشک کو بھر کر اپنی دوش پر رکھا اور لڑتے ہوے جانب خیام اہلبیت روانہ ہوے یہ دیکھکر اشقیا نے راہ روک کر چارون طرف سے گھیر لیا حضرت عباس لڑتے جاتے تھے اور راہ طے کرتے تھے یہانتک کہ نوفل بلغون نے ایک تلوار لگائی کہ دست راست حضرت کا جدا ہوگیا جناب عباس نے فوراً مشک کو دوش چپ پر رکھ لیا اوسوقت نوفل نے ایک تلوار دست چپ پر لگائی کہ وہ ہات بھی بند دست چپ سے جدا ہوگیا اوسوقت حضرت عباس نے تسمہ مشک کا دندان مبارک سے پکڑ لیا ناگاہ ایک لعین نے ایسا تیر مارا کہ مشک پر آکر لگا اور تمام پانی بہہ گیا ساتھ ہی اسکے ایک تیر حضرت کے سینہ پر لگا کہ اوسکی صدمہ سے حضرت پشت زین سے زمین پر گرے اوسوقت پکارے یا حسین میری خبر لیجیے جب حضرت نے صداے عباس سُنی بیتاب ہوکر دوڑے جب بھائی کو اس حال سے دیکھا ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچے اور اشک خونین دیدۂ حق بین سے بہاے اور نعش اپنی علمدار کے اوٹھاکر جانب خیمہ لیچلے منقول ہے کہ بوقت شہادت جناب عباس حضرت نے فرمایا الآن انکسر ظهری وقلت حیلتی یعنی اے بھائی تمہارے مرنے سے کمر حسین کی ٹوٹ گئی اور راہ چار مسدود ہوگئی ابن شہر آشوب رحمہ اللہ نے روایت کی ہے بعد شہادت حضرت عباس قاسم فرزند امام حسن میدان کارزار مین

آئے پس آگاہ ہو کہ مین قاسم بن حسن فرزند حیدر کرار ہون اور شجاعت مین شیر نیستان سے زیادہ ہون اور اعدائے دین پر مانند باد صرصر کے ہون جو ہلاکت قوم عاد کا باعث ہوئے تم کو قتل کرونگا اپنے شمشیر آبدار سے اس حکایت کو بعد ذکر شہادت قاسم لکھا ہے اور یہ حدیث بسبب مخالفت روایات مشہورہ غرابت سے خالی نہین ہے اور جب کوئی شخص اہل بیت اطہار سے سوا اولاد کے باقی نہا اسوقت حضرت علی اکبر نے قصد میدان کارزار کیا ابو الفرج اصفہانی اور محمد ابن ابیطالب نے لکھا ہے کہ عمر اونکی اٹھارہ سال کی تھی مادر گرامی اونکی لیلیٰ بنت ابی مرہ مسعود ثقفی ہین بروایت ابن شہر آشوب پچیس سال عمر شریف سے گذرے تھے جب حضرت علی اکبر میدان کارزار مین آئے حضرت بے اختیار رونے لگے انگشت شہادت جانب آسمان اشارہ کرکے فرمایا خداوندا گواہ رہنا اس قوم جفا کار پر کہ جو شبیہ ترین مردم صورت و سیرت اور رفتار و گفتار مین تیرے رسول سے ہے ان اشقیا کی طرف جاتا ہے اور ہم جب مشتاق زیارت رسول ہوتے تھے تو صورت اسکی دیکھ لیتے تھے بار آلہا زمین کی برکت انسے اوٹھالی انکی جمعیت پراگندہ کردے انکے حکام کو ہمیشہ انسے ناراض رکھ تحقیقکہ ان اشقیا نے دعوہ نصرت دیکر مجھے بلایا اور اب میرے قتل پر آمادہ ہین پھر حضرت نے ابن سعد کو پکار کر فرمایا اے دشمن خدا تو کیا چاہتا ہے خدا تیرے رحم کو قطع کرے اور کسی امر مین تجھے برکت نہ دے اور مسلط کرے ایسے بیرحم کو جو تیرے فرش خواب پر تجھے ذبح کرے جسطرح تو نے میرے رحم کو قطع کیا اور قرابت رسول کی میری حق مین رعایت نکی بعد اسکے حضرت نے بآواز بلند یہ آیہ جو شان اہل بیت رسالت مین نازل ہوا ہے تلاوت فرمایا ان اللہ اصطفی آدم و نوحا وال ابراہیم وال عمران علی العالمین ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم

بعد اسکے وہ امام زادہ عالی تبار مانند خورشید تابان افق میدان سے طالع ہوا اور عرصۂ نبرد کو اپنے نور جمال سے منور کیا جب حضرت علی اکبر میدان کارزار مین پہونچے تو اس مضمون کا رجز انشاد فرمایا اے فرقۂ اشرار آگاہ ہو مین علی بن الحسین فرزند علی بن ابیطالب ہون خدا پروردگار ہمارے رسول مختار ہین اور ہم اونکی ذریت طاہرہ سے ہین ہرگز یزید کے محکوم نہونگے قتل کرتا ہون تمکو اپنے نیزہ سے یہانتک کہ دوتا ہوا اور اپنے پدر بزرگوار کی حمایت کرتا ہون ضربت شمشیر آبدار سے کہ ہم جوانان بنی ہاشم ہین بعد اسکے کفار پر حملہ کیا اور اسقدر

اشقیا کو قتل کیا کہ کشتون کے پشتے لگا دیے اور ایک خردش لشکر مخالف سے بلند ہوا منقول ہو
کہ باوجود شدت تشنگی حضرت علی اکبر نے ایک سو بیس نامردنی النار کے بعد اسکے بدن مجروح
اپنے پدر بزرگوار کی خدمت مین آکر کہا اے پدر بزرگوار شدت تشنگی سے جان لب پر ہون اور سنگینی سلاح
اور گرانی آہن سے بدن تعب شدید ہے اگر تھوڑا پانی ممکن ہو اپنا حلق تر کرون اور پھر اشقیا سے
لڑنے کو جاؤن یہ سنکر حضرت رونے لگے اور فرمایا اے فرزند اے نور نظر زبان اپنی میرے
منہ مین دے یہ سنکر حضرت نے زبان علی اکبر کو چوسا اور انگوٹھے اپنے اونکو دیکر فرمایا اسے
منہ مین رکھو اور مصروف جہاد ہو مجھے امید ہے کہ تم عنقریب اپنے جد کے ہاتھ سے حوض کوثر پر
ایسا سیراب ہوگے کہ پھر کبھی پیاسے نہوگے اوسوقت علی اکبر نے میدان مین آکر دوبارہ رجز
پڑہا اور اشقیا پر حملہ آور ہوے اور انتہی کا فرد اصل دوزخ کیے پس بنا بر اس روایت کے دو سو
اشقیا کو دونون حملون مین حضرت علی اکبر نے قتل کیا آخر کار منقذبن مرہ عبدی نے ایک تلوار
لگائی کہ اوسکے صدمہ سے وہ بھورت پنجبر گھوڑے کی گردن سے لپٹ گیا اور گھوڑا اونکو لشکر مخالف
مین لیگیا اشقیانے تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جب وقت نزع روح ہوا بصدائے بلند پکارے
یا ابتاہ بیرے نانا رسول خدا نے مجھے کاسہ حوض کوثر سے ایسا سیراب کیا کہ ہرگز تشنہ نہوگا اور
دوسرا کاسہ آپ کے واسطے لیے منتظر ہین اور فرماتے ہین العجل العجل یعنی تعجیل کرو اے حسین کہ
یہ کاسہ اب تمہارے لیے مہیا ہے جب حضرت لاش علی اکبر پر پہونچے چیخین مار کر رونے لگے اور
فرمایا خدا قتل کرے اوس قوم کو جنھون نے ناحق تجھے قتل کیا اور تیرے قتل سے کسقدر جرات
کی خدا اور رسول اور تہتک حرمت رسول پر اے فرزند بعد تیرے خاک ہے زندگانی دنیا پر حمید بن
مسلم کہتا ہے اوسوقت دیکھا مینے ایک عورت مثل آفتاب تابان خیمہ حرم سے جانب قتلگاہ دوڑے
اور فریاد واویلا واثبورا واثبورا بلند کی اور بین کرتی ہوئی لاش علی اکبر سے لپٹ گئی مینے پوچھا یہ خلعہ
کون ہے لوگون نے کہا یہ حضرت زینب بنت علی ہین پس حضرت قتلگاہ مین آئے اور بہن کا ہاتھ
پکڑ کر خیمہ مین لیگئے اور اپنے جوانون سے فرمایا لاش اپنے بھائی کی قتل سے اوٹھالاؤ پھر جناب امام
زین العابدین کے سامنے مقاتلہ کرتے تھے لاکر رکھدیا شیخ مفید اور ابن نما رحمہما
اللہ نے روایت کی ہے بعد اسکے ایک ملعون نے کہ نام اوسکا عمر بن صبیح تھا ایک تیر عبد اللہ فرزند
حضرت مسلم بن عقیل کیطرف پھینکا اوس معلوم نے ایک ہاتھ اپنا پیشانی مبارک پر رکھا تا زخم

تیر سے محفوظ رہین ناگاہ تیر نے اوس مظلوم کے دست و پیشانی کو اسطرح چھید اکہ ہلانا ہاتھہ کا ممکن نہوا
بعد اسکے دوسرے شقی نے نیزہ اپنا اونکے سینہ پر مار کر شہید کیا اور عبد اللہ بن قطبہ طائی نے عون فرزند
عبد اللہ بن جعفر طیار رض پر حملہ کر کے شہید کیا اور حارث بن نبہان تمیمی نے محمد فرزند عبد اللہ بن جعفر
طیار کو شہید کیا بعد اسکے عثمان بن خالد ہمدانی نے عبد الرحمن فرزند عقیل رض پر حملہ کر کے اونکو شہید
کیا اور ابو الفرج اصفہانی نے کتاب مقاتل الطالبین مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول
ہے پہلے جو شخص اولاد ابو طالب سے کربلا مین ہمراہ جناب سید الشہدا علیہ السلام تیغ اہل جفا
سے شہید ہوا علی ابن الحسینؑ تھے اور سعید ابن ثابت سے منقول ہے جب علی بن الحسینؑ
نے عزم جہاد کیا تو حضرت امام حسینؑ نے اشک حسرت آنکھون سے بہ ساکر فرمایا خداوندا تو گواہ
رہنا اس قوم جفا کار پر کہ شبیہ ترین مردم صورت و سیرت مین حضرت رسول سے اپنی طرف جاتا
حضرت علی اکبر پہیم کفار پر حملہ فرما کر شدت عطش سے حضرت کی خدمت مین آکر کہتے تھے یا ابتاہ العطش حضرت
فرماتے تھے اے حبیب میرے صبر کر کہ تو عنقریب اپنے جد بزرگوار کے ہاتھہ سے جام کوثر سے سیراب
ہوگا بعد اسکے وہ بارہ جگہ پے در پے اشقیا پر حملہ کرتا تھا یہانتک کہ ایک تیر گلوے مبارک پر لگا
اور خون جاری ہوا حضرت علی اکبر اپنے خون مین غلطان ہوے اور فریاد کی اے پدر مہربان
سلام ہو تمپر یہ میرے جد بزرگوار جناب رسول خدا آپکو سلام فرماتے ہین اور انتظار کرتے ہین بعد اسکے
حضرت علی اکبر نے ایک نعرہ مارا کہ روح پر فتوح اونکے باغ جنت کو پرواز کر گئی ابو الفرج اصفہانی
نے روایت کی ہے کہ یہی علی بن الحسین اکبر اولاد امام حسین تھے اور علی اکبر اولاد نہ رکھتے تھے
اور کنیت اونکی ابو الحسین تھے اور مان اونکی لیلی دختر ابی مرہ ثقفی تھین معرکہ کربلا مین سب سے پہلے
درجہ شہادت پر فائز ہوے اور یحیی بن حسین علوی اور دیگر راویون نے لکھا ہے کہ مان اونکی
خولہ تھین اور وہ علی ابن الحسین جنکے مان لیلی بنت ابی مرہ ثقفی تھین اونکا نام جد ہم تھا اور عہد
خلافت عثمان مین پیدا ہوے تھے بعد شہادت علی ابن الحسینؑ ایک لڑکا مانند خورشید درخشان
خیمہ مین سے نکلا دو بندے اوسکے کان مین پڑے تھے گہبر اکر بین ولیار دیکھتا تھا اور بوجہ اضطراب
بندے ہلتے جاتے تھے ناگاہ ہانی بن ثبیت نے ایک تلوار اوس طفل مظلوم پر لگائی اور شہید
کیا یہ دیکھکر حضرت شہر بانو کو عالم سکتہ کا سا ہو گیا تھا بحالت تحیر و تحسر جانب طفل دیکھ رہی تھین
کچھ پارا نہ تھا اور طاقت کلام نرہی جب امام مظلوم نے جانب راست و چپ مڑکر دیکھا کہ اہل بیت و انصار سے

کوئی باقی نہین رہا اوسوقت حضرت امام زین العابدین ع نہایت بیمار تھے اور تلوار پکڑنے کی طاقت نہ تھی جب اپنے پدر کو تنہا دیکھا قصد جہاد کیا حضرت ام کلثوم نے فریاد کی اے نور دیدہ کہان جاتے ہو عرض کیا اے عمۂ بزرگوار مجھے جانے دیجیے کہ فرزند رسول پر جان اپنی نثار کرون جب حضرت امام حسین ع کو معلوم ہوا کہ زین العابدین نے بھی قصد جہاد کیا ہے فرمایا اے ام کلثوم اسکو جانے دو کہ زمین نسل آل محمد سے خالی ہو جائیگی اور یہ میرا جانشین و خلیفہ ہے جب اولاد اطہار بھی درجۂ شہادت سے فائز ہوے اور بجز امام مظلوم کوئی باقی نہ رہا اوسوقت حضرت نے واسطے اتمام حجت کے بصدائے بلند فرمایا کوئی ہے کہ ضرر اشقیا کو ہمسے دفع کرے آیا کوئی حق پرست ہے کہ خوف خدا کرے آیا کوئی ہے کہ بامید اجر و ثواب ہماری فریاد رسی کرے جب حرم محترم نے حضرت کی فریاد سنی تو صدا بگریہ و زاری بلند کی اوسوقت حضرت نے درخیمہ پر آکر فرمایا میرے فرزند علی اصغر کو مجھے لاؤ تا اُسکو وداع کرون بموجب ارشاد علی اصغر کو لاکر حضرت کی گود مین دیا شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ حضرت نے اپنے چھوٹے بیٹے عبد اللہ کو طلب فرمایا جب طفل مظلوم کو لائے حضرت نے اوسے اپنے گود مین لیا اور اوسکے لب نازنین کے بوسے لیتے فرماتے تھے وائے اون اشقیا پر کہ جد بزرگوار تیرے محمد مصطفےٰ انکے دشمن ہون ناگاہ حرملہ بن کاہل اسدی نے ایک تیر ایسا مارا کہ گلوے نازنین پر اوس طفل کے لگا اور آغوش پدر مین شہید ہوا اور حضرت چلو مین خون بھر کر جانب آسمان پھینکتے تھے بروایت سید بن طاؤس علیہ الرحمہ حضرت فرماتے تھے یہ سب آزار راہ خدا مین سہل ہین امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک قطرہ اوس خون سے زمین پر نہ گرا روایت ہے اوسوقت حضرت نے فرمایا خداوندا یہ فرزند میرا بچہ ناقہ حضرت صالح پیغمبر ع سے کم نہوگا خداوندا اگر اسوقت تو نے میری نصرت مین مصلحت نجانے تو ان آزارون کو موجب زیادتی ثواب آخرت کا فرما مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کتب معتبرہ مین منقول ہے جب حضرت نے بہتر شخصون کو اہلبیت و انصار سے خاک و خون مین غلطان دیکھا ایک آہ سرد کھینچی اور درخیمہ پر واسطے وداع اہلبیت کے تشریف لائے بصدائے بلند پکارا اے زینب و ام کلثوم اے فاطمہ اور اے سکینہ تمپر سلام آخری ہو سنتے ہی اس صدا کے اہلحرم نے حضرت کو گھیر لیا حضرت سکینہ نے مایوس ہو کر کہا اے پدر اب نے مصمم قصد مرنے کا کیا ہے کیا ہمکو بیکس و تنہا اشقیا مین آپ چھوڑے جاتے ہین فرمایا اے نور دیدہ جبکا کوئی ناصر و مددگار نہو وہ کیونکر مرنا اپنا اختیار نکرے سکینہ نے کہا اگر آپ آمادہ شہادت ہین تو ہمین روضہ رسول تک

چونچا دیجیے کہا اے نور دیدہ اگر یہ جفا کار مجھے امان دیتے تو ہرگز میں اس مہلکہ میں نہ پڑتا اور تمکو
اگر وہ اشقیا میں نچھوڑتا اور سوقت اہلبیت میں ایک کہرام برپا ہوا اور حضرت نے ایک ایک کو چھاتی سے
لگا کر تسلی دی اور جبا دکو سدھارے ابو الفرج اصفہانی نے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن الحسین بروز عاشورہ جب کہ سن تمہ
سال کا تھا عبد اللہ رباب نیت امر القیس تحسین جنکی بارہ میں حضرت نے اس مضمون کا شعر انشا فرمایا تھا قسم خدا کی میں ہرگز دوست نہیں رکھتا ہوں
اپنے بیٹے سکینہ کو اور رباب کو اور دوست رکھتا ہوں میں اوس گھر کو جسمیں سکینہ اور رباب ہوں
اور بدل فدا کرتا ہوں اپنے تمام مال کو اپنے اور کسی کا عتاب مجھپر نہیں ہوسکتا مادر سکینہ حضرت رباب
تھیں اور سکینہ کا نام امینہ ہے پس عبد اللہ اپنے پدر بزرگوار کی گود میں تھے ناگاہ ایک تیر شکم
عمر سعد سے آکر حلق نازنین پر لگا کہ وہ بچا شہید ہوگیا حمید بن مسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت
امام حسینؑ نے ایک طفل صغیر کو منگا کر اپنے گود میں بٹھایا ناگاہ عقبہ بن بشیر لعین نے خبر سے اوس
بچے کو شہید کیا محمد ابن حسین اشنانی نے ایک شخص سے جو معرکہ کربلا میں موجود تھا روایت
کی ہے اوسنے کہا ایک طفل صغیر حضرت کے ہمراہ تھا ناگاہ ایک تیر اوسکے حلق نازنین پر لگا حضرت
اوسکا خون اپنے دست مبارک میں لیکر آسمان کی طرف پھینکتے تھے کہ ایک قطرہ زمین پر نگرتا تھا
اور فرماتے تھے خداوندا یہ فرزند پیارا تیرے ناقہ صالح سے کم نہوگا بعد اسکے حضرت بقصد شہادت
سید ابرار میدان میں آئے اور فضائل و مناقب اپنے بدین مضمون اشعار میں ادا کیے یعنے کافر ہوئی
یہ قوم اور ہمیشہ رغبت کفر کی اور منہ پھیرا ثواب خدا سے جو خالق انس و جن ہے اور پیشتر ان
اشقیا نے علی مرتضیٰ اور حسن مجتبیٰ کو جو کریم الابوین اور بہترین خلق تھے قتل کیا بد انگیختہ اور آمادہ
کیا لوگوں کو جنگ حسین پر فریاد خدا سے کہ ان اشقیا نے اہل حرمین کے قتل پر جمعیت کی اور
باہم عہد کیا میرے ایذا کے لیے کہ مجھسے بیعت یزید لیں یا مجھے شہید کریں محض واسطے خوشنودی
یزید و ابن زیاد کے اور خوف خدا نکیا میرے خونریزی میں واسطے رضاے عبید اللہ بن زیاد کے
کہ نسل سے دوکافر کے ہے اور پسر سعد نے مجھپر تیروں کا مینہہ برسایا جیسے ابر بارندہ سے جھڑے
برستی ہے حالانکہ مجھسے کوئی امر صادر نہوا تھا کہ سبب ارسکے میں اس امر شنیع کا مستحق ہوا ہوں
سوا میرے فخر و مباہات کے دو نیر فلک نبوت و امامت سے آگاہ ہوا ہے فرقہ اشرار کہ والد
بزرگوار میرے علی شیر خدا بہترین مردم ہیں اور مادر گرامی سیدۃ النسا بہترین زنان عالم ہیں انہیں
دو بزرگوں کا میں فرزند اور لخت جگر ہوں اور میں نقمہ خالص ہوں والدین میرے علی و احمد ہیں

تمام عالم مین مجسا کون ہے کہ جد اوسکا مثل میرے جد کے ہو اور باپ مثل میرے پدر بزرگوار کے ہو
پس مین فرزند ہون دو علم ہدایت کا مادر میری فاطمہ زہرا والد میرے قاتل کفار بدر و حنین ہین اور
عبادت خدا کی طفلی مین درحالیکہ قریش لات و عزی کی پرستش کرتے تھے اور دو قبلون کے جانب
نماز پڑہی یعنے جانب خانہ کعبہ و بیت المقدس پس پدر بزرگوار میرے خورشید آسمان امامت
اور مادر گرامی قمر سپہر عصمت و طہارت ہے پس مین ستارۂ تابندۂ امامت اور فرزند ہون انھین
دو شمس و قمر کا اور میرے پدر نامدار کی شجاعت سے جنگ احد مین رایت اسلام نے نصرت پائے
اور بعد متفرق و پراگندہ ہونے دونون لشکر کے فتحیاب ہوے اور جہاد اونکا ظاہر و مشہور ہے بروز
جنگ احزاب اور فتح مکہ کہ ان دونون لڑائیون مین جانبین سے قتال عظیم واقع ہوا کیا بر اسلوک
کیا اس امت جفاکار نے کہ متفق ہوکر ظلم و ستم کیا عترت پر اپنے نبی اور ذریت علی کی پس حضرت
تلوار کھینچکر سانے اشقیا کے ارادۂ مرگ ہوے اور اس مضمون کے اشعار پڑہے کہ مین فرزند حیدر
کرار ہون جو اولاد ہاشم سے بہترین مردم ہے اور یہ فخر میرے لیے کافی ہے اور جد بزرگوار میرے
محمد مصطفےٰ عزیز ترین خلق خدا ہین اور ہم رہ دے زمین پہ جو انواع نور الٰہی کہ نور حق ہین ہمسے درخشان
ہے اور فاطمہ زہرا میرے مادر گرامی سلالہ و خلاصہ اولاد احمد مختار ہین اور عم بزرگوار میرے جعفر
طیار ہین جنھین حق تعالےٰ نے دو پر عطا فرمائے ہین کہ باغ بہشت مین ملائکہ مقربین کے ساتھ
پرواز کرتے ہین اور قرآن ہمارے باب مین نازل ہوا ہے بصدق و راستی اور ہمارے باعث
سے ہدایت و وحی الٰہی ہے ہمکو خدا نے سب خلق کا امام کیا ہے اور ہم خلق اللہ مین صفات خیر سے
ذکر کیے جاتے ہین ظاہر و باطن مین اور ہم مالک حوض کوثر ہین کہ اپنے دوستون کو سیراب کرینگے
اور کاسۂ رسول مین پانی پلائینگے اور کوئی انکار نہین کر سکتا اور شیعہ ہمارے ناجی اور ہر گروہ سے
بہتر ہین اور دشمن ہمارے بروز قیامت زیانکار ہین مصنف فرماتے ہین کہ شیخ طبرسی نے احتجاج
مین روایت کی ہے جب کوئی شخص اہل بیت عصمت سے سوائے امام زین العابدین علیہ السلام
اور عبید اللہ شیر خوار کے باقی نرہا تو حضرت خیمۂ حرم محترم کی طرف تشریف لائے اور عبد اللہ کو
طلب کیا تا اوسے وداع کرین ناگاہ ایک تیر اونکے گلوے نازنین پر لگا کہ وہ بچا شہید ہو گیا اوسوقت
حضرت اپنے گھوڑے سے اترے اور قبر اوس فرزند کی تلوار کی میان سے کھودی اور خون
اونکا بجاے کفن اوس معصوم کے بدن پر لکھر دفن کیا بعد اسکے حضرت متوجہ قتال ہوے

اور ابیات مذکور کو انشا فرمایا اور محمد ابن ابیطالب موسوی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ
ابو علی سلامی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ اوسوقت حضرت نے کئی شعر ایسے انشا کیے کہ کسی نے
انشا نہ کیے تھے حاصل مضمون اشعار یہ ہے کہ اگر دنیا جاے نفیس و خوش شمار کیجائے تو خانہ خراب
ہنا ہے بہتر اور بزرگتر ہے اگر بدن انسان موت کے لئے خلق ہوے ہین پس مارا جانا مرد کا تلوار سے
راہ خدا مین افضل ہے اور اگر روزی تقسیم و مقدر ہوئی ہے پس کم حرص طلب رزق مین اجمل و احسن
ہے اگر جمع کرنا مال کا متروکہ چھوڑنے کو ہے پس جو چیز چھوڑ جانے کی ہے اوسمین بخل کیا ضرور ہے
پھر حضرت نے مبارز طلبی کے اور جو بہادر سامنے آتا تھا اوسے دو ٹکڑے کرکے تھے یہانتک کہ
بہت نامردون کو خاک ہلاک پر گرایا بعد اسکے کسی کو جرات نہوئی کہ مقابلہ کو آئے اوسوقت
حضرت نے میمنہ لشکر پر حملہ کیا فرماتے تھے مرگ بہتر ہے بیعت یزید سے پھر میسرہ لشکر پر جاتے تھے
اور فرماتے تھے مین حسین ہون قسم بخدا مین ہرگز نہ ہٹونگا تمہارے آگے سے اور حمایت کرونگا
اپنے پدر نامدار کی عیال کے اور ثابت ہونگا مین دین رسول پر شیخ مفید و ابن طاؤس و ابن نما
رحمہم اللہ نے کہا ہے جب تشنگی حضرت پر غالب ہوئی سوار ہوے حضرت عباس کو لیکر قصد
فرات کیا اشقیا راہ روک کر کھڑے ہوگئے اور ایک شقی وارمی نے حضرت کے گلے پر تیر مارا
حضرت نے اوسکو کھینچ لیا اور خون جاری ہوا پس حضرت نے دونون چلو خون سے بھر کر جانب
آسمان پھینکدیے اور فرمایا خداوندا تجھسے شکایت کرتا ہون کہ اس قوم نے کیا بد سلوکی کی
تیرے پیغمبر کے فرزند سے پھر اشقیا مین حضرت و جناب عباس حائل ہوگئے اور تنہا پاکے حضرت
عباس کو گھیر لیا اور ہر طرف سے نرغہ کیا یہانتک کہ زید بن ورقا اور حکیم بن طفیل نے اونکو
شہید کیا جب حضرت نے اپنے بھائی کو اس حال سے دیکھا ازراہ بیچینی مار کر روے
سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ حضرت مبارز طلب کرتے تھے اور جو نامرد سامنے آتا تھا
اوسے قتل کرتے تھے یہانتک کہ ایک جمع کثیر کو ملحق شمشیر کیا اوسوقت حضرت فرماتے تھے قتل بہتر ہے
فرار سے اور عار بہتر ہے دخول نار سے ایک راوی نے لکھا ہے نجد اپنے امام حسین سے زیادہ کسیکو
شجاع و دلیر نہین پایا کہ باوجود ایسے صدمات عظیمہ اور قتل ہونے یار و انصار وفادار و اولاد و اقربا
کے جب اون اشقیا پر یکہ و تنہا حملہ کرتے تھے اسلحہ و نامرد بھاگتے تھے جیسے شیر سے بکریان
بھاگ جاتی ہین اور جب حضرت تیس ہزار پر حملہ کرتے تھے تو وہ نامرد مثل مور و ملخ فرار کرتے تھے

پس ہر حملہ سے پھر کر حضرت ایک لمحہ توقف کرتے تھے اور فرماتے تھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ابن شہر آشوب اور محمد بن ابیطالب رحمہما اللہ نے لکھا ہے کہ حضرت نے دست حق پرست
سے سوا مجروحین کے ایک ہزار نو سو پچاس نامردنی النار کیے اور سوقت عمر سعد نے لشکر سے
کہا تم کس شخص سے کارزار کرتے ہو وائے تمپر یہ فرزند امیر المومنین اور انزع البطین ہے
یہ فرزند ہے قتال عرب کا تم اسکے مقابلہ نکر سکو گے پس ہر طرف سے انکو گھیر لو اور حملہ کرو
اوسوقت چار ہزار کماندار نے حضرت کو گھیر کر تیرون کا مینھ برسایا پس حائل ہو گئے اشقیا
مابین حضرت وجمیع اہلبیت اور بروایت محمد بن ابیطالب موسوی اور صاحب مناقب اور
سعید بن طاؤس رحمہم اللہ حضرت نے اشقیا سے پکار کر فرمایا اے گروہ کفار اے پیروان
آل سفیان اگر تم دین سے بے بہرہ ہو روز جزا سے بخوف ہو پس حمیت عرب کیا ہو گئی شمر نے
کہا اے فرزند فاطمہ کیا کہتی ہو فرمایا تم مجھسے جنگ کرتے ہو اور مین تمسے مقاتلہ کرتا ہون عورتون
نے کیا گناہ کیا ہے پس تو سرکشان لشکر کو منع کر جب تک مین زندہ ہون متعرض خیمہ اہلبیت
نہون شمر نے قبول کیا اور پکار کر لشکر کو حکم دیا کہ کام حسین کا تمام کرو اور انکے اہلبیت سے
دست بردار ہو کہ یہ کفو کریم ہین اور ہمارا جانا انکی تلوار سے ننگ نہین یہ سنکر اشقیا نے یکبار
حضرت پر حملہ کیا اوسوقت حضرت کفار سے پانی مانگتے تھے جب گھوڑے کو جانب فرات دوڑاتے
تھے سوار و پیادہ لشکر مخالف کے راہ روک کر مانع ہو جاتے تھے بروایت ابن شہر آشوب
حضرت امام حسینؑ نے اعدا سلمی اور عمر بن حجاج پر کہ یہ دو ملعون چار ہزار نامرد سے فرات پر مقرر
تھے حملہ کیا اور انکی صفون کو برہم کر کے گھوڑے کو پانی مین ڈالا جب گھوڑے نے چاہا
پانی پیے حضرت نے اس سے خطاب کر کے فرمایا مین پیاسا ہون اور تو بھی پیاسا ہے بخدا مین
پانی نہ پیونگا جب تک کہ تو نہ پیے یہ سنکر اسپ وفادار نے منہ اپنا پانی سے اوٹھا لیا گویا
کلام حضرت کو سمجھا اور منتظر تھا جب حضرت پی لین اوسوقت مین ہی پیون پس حضرت نے
فرمایا اے اسپ وفادار تو پانی پی کہ مین بھی پیتا ہون یہ فرما کر حضرت نے ہاتھ بڑھایا اور
ایک چلو پانی لیکر چاہا کہ پئین اوسوقت ایک ملعون پکارا یا حسین تم پانی پیتے ہو اور فوج خیمہ حرم کو لوٹ
رہی ہے حضرت نے یہ سنتے ہی پانی پھینک دیا اور خیمون کی طرف روانہ ہوے اور صفوف مخالف
کو برہم کر کے دیکھا کہ خیام ذوی الاحترام محفوظ ہین ابو الفرج اصفہانی نے لکھا ہے کہ حضرت پانی

مطالبہ کرتے تھے شمر جواب مین کہتا تھا بخدا تمکو پانی نہ ملیگا جب تک کہ وارد آتش ہو ایک ملعون نے کہا دیکھو اے حسین آب فرات کیا لہرین لے رہا ہے اور مثل شکم مار چکتا اور سر جہین مارتا ہے بخدا تمکو ایک قطرہ نہ ملیگا جبتک کہ شدت تشنگی سے ہلاک ہو حضرت نے کہا بار الہا اس شقی کو اسی تشنگی سے ہلاک کر راوی کہتا ہے قسم بخدا مین نے دیکھا وہ شقی شدت تشنگی سے پیہم اعطش پکارتا تھا اور باوجود پانی پیتا تھا کہ دہن سے اوس شقی کے نکل جاتا تھا اسی حال مین گرفتار رہا یہانتک کہ جہنم واصل ہوا ناگاہ ابو ایوب حبقی نے ایک تیر پیشانی اقدس پر مارا جب حضرت نے تیر کھینچا تو خون روے مبارک اور ریش مقدس پر جاری ہوا اوسوقت حضرت نے فرمایا خداوندا تو دیکھتا ہے کہ تیرے راہ رضا مین دشمنون کے ہاتھہ سے کیا آزار کھینچتا ہون خداوندا تو انکو نہ بخش اور انکی جمعیت کو پراگندہ اور قتل کر انکے کسی متنفس کو باقی نرکھہ بعد اسکے حضرت نے مانند شیر غضبناک فرقہ ناپاک پر حملہ کیا اوسوقت جو کوئی حضرت کے سامنے آتا تھا اوسے قتل کرتے تھے اشقیا ہر طرف سے تیر برساتے تھے مگر حضرت راہ تسلیم و رضا مین ثابت قدم رہے اور تیرہاے اشقیا کو اپنے جسم اقدس پر لیتے تھے اور مصروف جہاد تھے اور فرماتے تھے برا سلوک کیا تمنے عترت رسول سے اور بعد میرے تم کسے بندہ خدا کے قتل سے پروا نکروگے اور بہت سہل سمجھوگے بخدا کہ اپنے پروردگار پاس جاتا ہون اور شہادت کو سعادت جانتا ہون وای ہو تم پر کہ خدا دونون جہان مین تمسے میرے خون کا انتقام لیگا اوسوقت حصین بن مالک نے کہا اے پسر فاطمہ کسطرح خدا ہمسے انتقام لیگا فرمایا اسطرح کہ تم آپس مین ایک دوسرے پر تلوار کھینچوگے اور ذلیل کر قتل ہوگے جب سراے آخرت مین پہونچوگے عذاب ابدی تمہارے لیے مہیا ہوگا اور یہ بدترین عذاب معذب ہوگی پس حضرت پیہم مقابلہ کرتے تھے یہانتک کہ زخمہاے کاری بکثرت حضرت کے جسد اقدس پر لگے بروایت صاحب مناقب اور سید ابن طاؤس بہتر زخم حضرت کے بدن شریف پر لگے اور ابن شہر آشوب نے ابو مخنف سے اوسنے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تینتیس ۳۳ زخم تیر کے اور چونتیس زخم شمشیر بدن شریف پر تھے اور بروایت معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ زیادہ تین سو بیس زخمون سے نیزہ و شمشیر و تیر کے جسد اطہر مین تھے اور ایک روایت مین وارد ہے کہ تین سو ساٹھہ زخم تھے اور بعضی روایات مین تینتیس ۳۳ زخم شمشیر سوا زخمہاے تیر و نیزہ تھے اور بروایت دیگر ایک ہزار و سو زخم تھے اور اسقدر تیر جسم اطہر

پر لگے تھے جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتے ہین منقول ہے کہ یہ سب زخم حضرت کے مقدم بدن پر تھے اسلیے کہ حضرت نے اشقیا کی طرف پشت نہ کی اور منہ اون بید نیون سے نہ پھیرا یہانتک کہ درجہ رفیعہ شہادت سے فائز ہوئے جب کثرت جراحت سے حضرت کو طاقت جہاد نرہی ایک لمحہ توقف فرمایا ناگاہ ایک ملعون نے پتھر لشکر عمر سعد سے پیشانی حضرت پر مارا کہ جبین مبارک مجروح ہوگئے اوسوقت حضرت نے چاہا دامن سے خون پونچھین ناگاہ تیر سہ شعبہ زہر آلود سینہ پر آکر لگا بعض روایات مین ہے کہ وہ تیر قلب مبارک پر لگا حضرت نے فرمایا بسم اللہ وباللہ وعلے ملۃ رسول اللہ اور سر مبارک جانب آسمان بلند کرکے فرمایا خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ قوم جفاکار اوس شخص کو قتل کرتے ہین کہ آج روے زمین پر فرزند پیغمبر سوا اوسکے نہین ہے پس حضرت نے اوس تیر کو جانب پشت سے کھینچا اور خون مثل پرنالے کے جاری ہوا حضرت نے کف دست اپنا زیر زخم رکھا جب چلو خون سے بھر گیا جانب آسمان پھینکا اور ایک قطرہ زمین پر نہ گرا اوس سے شفق کی سرخی آسمان پر زیادہ ہوئی پھر حضرت نے دوسرا چلو لیکر اپنے سر و ریش مبارک پر ملا فرمایا مین اسطرح ملاقات کرونگا اپنے جد بزرگوار سے اور عرض کرونگا یا رسول اللہ فلان فلان شخص نے مجھے شہید کیا جب حضرت پر زیادہ ضعف طاری ہوا ایک ساعت ٹھہر گئے پس جو شخص سامنے حضرت کے آتا تھا بسبب خوف و شرم کے پھر جاتا تھا یہانتک کہ مالک بن بشیر کندی ملعون نے آکر کلمات ناسزا کہے اور ایسی تلوار سر پر لگائی کہ کلاہ اقدس خون سے آلودہ ہوگئی حضرت نے فرمایا اے ملعون ہرگز اس ہاتھ سے تجھے کھانا پینا نصیب نہو اور خدا تجھے ظالمون کے ساتھ محشور کرے بعد اسکے حضرت نے کلاہ خون آلود کو زمین پر ڈالدیا دوسرے ٹوپی پہن کر اوپر عمامہ باندھا اوسوقت حضرت نہایت ضعیف ہوگئے تھے پس بار دیگر مالک بن بشیر آکر کلاہ خون آلود لیگیا اور وہ ٹوپی خز کی تھی پس بعد اس واقعہ ہائلہ کے جب وہ لعین اپنے گھر گیا اور ٹوپی دھونے لگا اوسکے زوجہ نے دیکھا کہا اے بیحیا تو لباس فرزند رسول کا لوٹ کر میرے گھر لایا ہے نکل میرے گھر سے خدا تیری قبر کو آگ سے بھردے پس وہ ملعون بسبب نفرین حضرت ہمیشہ بدتر احوال سے فقر و فاقہ مین گرفتار رہا اور دونون ہاتھ اوس روسیاہ کے خشک ہوگئے جاڑون مین اوس سے خون ٹپکتا تھا گرمیون مین مثل لکڑی کے خشک ہوجاتی تھی اور بروایت شیخ مفید اور سید ابن طاؤس رحمہما اللہ اشقیا نے ایک لحظہ صبر کیا بعد اوسکے چار طرف سے حضرت کو گھیر لیا اوسوقت عبداللہ

بن حسن کہ بہت کم سن تھے جب اپنے عم بزرگوار کو اس حال سے دیکھا تو خیمہ سے نکل کر جانب قتلگاہ دوڑے یہانتک کہ پاس اپنے عم نامدار کے پہونچے ہر چند جناب زینب نے چاہا اوسکو پھیر لیجائین اور حضرت نے بھی فرمایا اے خواہر اسے نہ آنے دو لیکن اوس طفل مظلوم نے نہ مانا اور کہا خدا مین اپنے عم بزرگوار کو نہ تنہا اس حال سے بچھوڑونگا اوسوقت ابجر بن کعب نے اور بروایت دیگر حرملہ بن کاہل نے چاہا کہ تلوار حضرت پر لگائی عبد اللہ نے کہا وای تجھپر اے شقی تو چاہتا ہے میرے عم بزرگوار کو قتل کرے ملعون نے کہنا نہ مانا اور ایک تلوار لگائی عبد اللہ نے ہاتھہ اپنا بڑھا دیا اور اوس ضربت سے استخوان دست اوس بچے کا قطع ہوگیا قدرے جلد باقی رہگئی تھی کہ آویزان دست مبارک حضرت عبد اللہ کا لٹکتا تھا اوسوقت فریاد یا عماہ بلند کی حضرت نے اوسے اپنی آغوش مبارک مین لیکر فرمایا اے فرزند برادر صبر کر کہ تو اسی ساعت اپنے پدر بزرگوار سے روضات جنت مین جاکر ملحق ہوگا بروایت سید ابن طاوس علیہ الرحمہ حرملہ بن کاہل نے ایسا تیر حلق عبد اللہ پر مارا کہ وہ طفل حضرت کی گود مین شہید ہوگیا بعد اسکے شمر ولد الزنا نے خیام زنانہ کی الاحترام پر حملہ کیا اور ایک نیزہ خیمہ پر مار کر کہا آگ لاکر اس خیمہ کو جلا دو حضرت نے فرمایا تو میرے حرم کو میرے جلانے سے خدا تجھے آتش جہنم مین جلائے اوسوقت شبث بن ربعی نے شمر ملعون کو بہت زجر و توبیخ کی کہ وہ روسیاہ خجل اور منفعل ہوکر پھرا بعد اسکے حضرت نے جامہ کہنہ طلب کیا اور زیر پوشاک پہن لیا ہستمگار نے بروقت لوٹنے لباس حضرت کے اوس جامہ کہنہ پر رغبت نکرین اور تن صد چاک عریان تھا پھر ایک ازار کرچک حضرت پاس لائے اوسکو دیکھکر فرمایا یہ لباس اہل مذلت نہین ہے پھر ایک پارچہ کہنہ ننگا کر جابجا پھاڑا اور اپنے کپڑون کے نیچے پہن لیا افسوس کہ پھر ظالمون نے وہ لباس کہنہ بھی اوتار لیا اور تن مطہر خاک و خون مین عریان چھوڑ گئے بعد اسکے حضرت نے ایک زیر جامہ ننگا یا اوسے اپنے دست مبارک سے پارہ پارہ کرکے پہنا تا بعد شہادت اوسے نہ لوٹین پس جب حضرت درجہ شہادت سے فائز ہوے ابجر بن کعب وہ پاجامہ اوتار لیگیا اور حضرت کو عریان چھوڑ دیا بعد اس واقعہ کے دونون ناقہ اوس روسیاہ کے گرمیون مین لکڑی کی طرح خشک ہوجاتے تھے اور جاڑون مین اونسے خون و پیپ بہتی تھی اور وہ بدکار اسی حال مین گرفتار رہا تا آنکہ جہنم واصل ہوا جب حضرت کثرت زخمہاے کاری سے بہت ضعیف ہوگئے اور جسم اقدس ایسا ہوگیا جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتے ہین اوسوقت صالح بن وہب مرنی نے ایک نیزہ زیر پہلو

شہادت عبد اللہ بن امام حسین ع

مارا کہ حضرت گھوڑے سے دہنے رخسار کے بہل زمین پر گرے بعد اسکے حضرت اوٹھ کھڑے ہوے
جناب زینب یہ حال دیکھکر خیمہ سے باہر نکل آئین اور فریاد وا اخاہ واسیداہ بلند کی کہتی تھین کاش
اسوقت آسمان زمین پر گر پڑتا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے اوسوقت شمر نے کہا کیا انتظار ہے کام
حسین کا کیون نہین تمام کرتے یہ سنکر اون بیدینون نے ہر طرف سے حضرت پر ہجوم کیا اور ذرعہ
بن شریک لعین نے ایک تلوار شانہ مبارک پر لگائی حضرت نے بھی ایک تلوار اوس روسیاہ کو
ماری کہ زمین پر گر پڑا پھر ایک شقی نے تلوار ایسی لگائی کہ حضرت منہ کے بہل گرے اور کثرت جراحتہاے
کاری سے طاقت نہ رہی جب قصد سنبھلنے کا فرماتے تھے شدت ضعف سے منہ کے بھل گر پڑتے تھے
ناگاہ سنان ابن انس نے ایک نیزہ گردن پر دوسرا نیزہ سینہ مبارک پر مارا اور ایک تیر گلوے
مبارک پر لگایا کہ وہ جناب زمین پر گر پڑے پس حضرت اوٹھ بیٹھے اور تیر گلے سے نکال کر خون
اوسکا اپنے دونون چلودن مین لیتے تھے جب چلو بھر جاتے تھے تو اوسے اپنی ریش مطہر پر ملکر
فرماتے تھے اسی حال سے خون آلود خداوند ذوالجلال سے ملاقات کرونگا اوسوقت عمر سعد نے
خولی سے کہا سر حسین جدا کر خولی ملعون جب حضرت پاس آیا بدن شقی کا کانپنے لگا اور جرات نکر سکا
پس سنان ابن انس نے ایک تلوار گلوے مبارک پر لگائی اور کہا مین سر تمہارا جدا کرتا ہون جانتا
ہون کہ تم فرزند رسول ہو پدر و مادر تمہارے بہترین خلایق ہین پھر شقی نے سر مبارک امام دوعالم
کا جدا کیا بعض روایات مین وارد ہے جب مختار نے سنان بن انس کو گرفتار کیا اور
پوچھا اوسکی انگلیون کی جدا کین ہاتھ پاؤن اوسکے کاٹ ڈالے روغن زیت جوش کرکے
شقی کو دیگ مین ڈال دیا کہ تڑپ تڑپ کر جہنم واصل ہوا اور صاحب مناقب ابن محمد
ابن ابیطالب رحمہا اللہ نے روایت کی ہے کہ جب کثرت جراحت سے حضرت مین طاقت
نہ رہی شمر نے لشکر سے کہا کیا انتظار ہے کام تمام کرو کہ حسین مین کثرت زخمہاے کاری سے
طاقت جنبش نہین ہے پس بتاکید شمر سب لشکر نے چار طرف سے ایک دفعہ حضرت پر حملہ کیا
حصین بن نمیر نے ایک تیر دہن مبارک پر لگایا ابو ایوب غنوی نے ایک تیر حلق حضرت پر
مارا ذرعہ بن شریک نے ایک تلوار لگائی اسکے پہلے سنان بن انس نے سینہ اقدس پر تیر مارا
صالح بن وہب نے ایسا تیر زہر آلود پہلو پر لگایا کہ حضرت پشت دوابسجناح سے رخسارہ راست
کے بھل زمین پر گرے پھر حضرت درست ہوکر بیٹھے اور تیر کو حلق سے نکالا بعد اسکے عمر سعد قریب

حضرت آیا حمید بن مسلم کہتا ہے اوسوقت جناب زینب خیمہ سے باہر نکلین گوشواری اونکی بسبب
اضطراب ہلتی جاتی تہی فریاد وا اخاہ واسیداہ بلند کی فرماتی تہین کاش آسمان اسوقت زمین پر
گر پڑتا عمر سعد سے کہا لشکر تیرا حسین کو قتل کرتا ہے اور تو کھڑا دیکھ رہا ہے اوسوقت شقی کی آنکھون سے
آنسو نکل آئے پھر شمر نے کہا کیا انتظار ہے جلد کام تمام کر دیں ذرعہ بن شریک نے ایک تلوار دوش
مبارک پر ماری پھر سب اشقیا سامنے سے ہٹ گئے اوسوقت حضرت ضعف مین اوندھے تھے اور
پھر منہ کے بھل گر پڑتے تھے ناگاہ سنان بن انس نبرہم نے اس حال مین حضرت پر حملہ کیا اور
ایک نیزہ مارا کہ حضرت گر پڑے اور خولی ملعون سے کہا سر حسین جدا کر وہ شقی جب پاس آیا تو دہشت
سے ہاتھ اوسکا کانپنے لگا اور بیہوش ہوگیا سنان بن انس نے کہا خدا تیرے بازو کو توڑے اور ہاتھ
تیرا قطع کرے یہ کہکر اوسوقت شمر ملعون کہ وہ شقی سبروس تہا گھوڑے سے اوترا العیاذ باللہ اوس
مصحف ناطق کو ٹھوکر مار کر منہ کے بھل گرایا اور ریش مطہر پکڑ کر چاہا قتل کرے حضرت نے فرمایا
اے شمر سگ ابلق تو ہی ہے جسکو میںنے خواب مین دیکھا ہے یہ سنکر ملعون غصہ مین آپکے لگا تم مجھ
کتے سے تشبیہ دیتے ہو اور شدت غیض مین حضرت کو ذبح کرتا تہا اور کہتا تہا کہ مین آج تمہین قتل کرتا
ہون اور خوب واقف ہون اور یقین ہے کہ پدر بزرگوار تمہارے نیکو ترین خلق خدا ہین کتاب
مناقب مین محمد بن عمر بن حسن سے روایت ہے کہا مین صحرائے کربلا مین ہمراہ جناب سید الشہدا
تہا جب حضرت نے شمر ذی الجوشن کو دیکھا دو بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا صدق اللہ ورسولہ میرے نانا نے
مجکو خبر دی ہر کہ گویا دیکھتا ہو مین ایک سگ ابلق کو کہ میرے اہلبیت کا خون پیتا ہے اوسوقت عمر سعد نے غیض مین آکر
خولی بن یزید اصبحی کو کہ دہنے جانب شقی کے کھڑا تہا حکم دیا کہ سر حسین جدا کر پس خولی ملعون نے
سر مقدس کو جدا کیا بعض روایات مین ہے کہ شمر اور سنان بن انس دونون حضرت کے پاس
آئے اوسوقت ایک رمق جان حضرت کے تن ناتوان مین باقی تہی اور شدت عطش سے زبان
اپنی چباتے تھے اور پانی طلب فرماتے تھے شمر ملعون نے کہا اے فرزند ابوتراب تم دعوی کرتے ہو
باپ تمہارے ساقی حوض کوثر ہین اپنے دوستون کو سیراب کرتے ہین پس صبر کرو جب تک اونکے
ہاتہ سے سیراب ہو پھر شمر نے سنان بن انس سے کہا جانب پشت سے سر انکا جدا کر سنان نے
کہا قسم بخدا مین انکا سر نہ کاٹون گا اسلیے کہ انکے جد بزرگوار محمد مصطفے میرے دشمن ہونگے شمر
ولد الزنا غصہ مین آکر سینہ صدر چاک پر چڑہا ریش مبارک دست نحس مین لیکر چاہا کہ قتل کرے

اوسوقت حضرت نے مسکراکر فرمایا اے شمر آیا تو مجھے قتل کرتا ہے اور نہین جانتا مین کون ہون
شمر نے کہا مین خوب پہچانتا ہون ماں تمہارے فاطمہ زہرا بنت رسول ہین ! باپ تمہارے علی مرتضی
نانا تمہارے محمد مصطفے ہین اور دشمن تمہارا پروردگار علی اعلی ہے اور مین تمہین قتل کرتا ہون
اور برا نہین کرتا یہ کہکر اوس بیرحم نے بارہ ضرب شمشیر سے سر اقدس جدا کیا اور درود وسلام ہو
اوس جناب پر اور لعنت خدا ہو اونکے قاتل وظالم پر اور اون اشقیا پر جو حضرت سے لڑنے کو
جمع ہوے تھے ابن شہر آشوب نے لکھا ہے ابو مخنف نے جلودی سے روایت کی ہے کہ جب
گھوڑے نے حضرت کو زمین پر پڑا دیکھا اسپ باوفا نے حضرت کی حمایت مین کفار پر حملہ کیا
اور چالیس نامرد کو گھوڑے سے زمین پر گرایا اور روندکر قتل کیا اور اپنے آقا کے خون مین تڑپکر
فریاد کنان ونعرہ زنان خیمہ کیجانب روانہ ہوا اور دونون ہاتھ زمین پر مارتا جاتا تھا سید
ابن طاؤس علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بعد شہادت امام مظلوم ایسے سیاہ آندہی چلی کہ تمام عالم
تیرہ وتار ہوگیا سانہی اسکے ایک سرخ آندہی اوٹھی کہ مطلق اوسوقت کوئی چیز دکھائی نہوتی تھی
سب کو گمان ہوا قیامت قائم ہوئی اور عذاب خدا نازل ہوا لیکن ببرکت وجود امام زین العابدین
بعد تھوڑی دیر کے وہ آندہی تھم گئی ہلال بن نافع کہ اصحاب عمر سعد سے تھا کہتا ہے مین ہمراہ
اصحاب عمر سعد کہڑا تھا ناگاہ منادی نے ندا کی اے امیر بشارت ہو تجھے کہ شمر نے حسین کو شہید
کیا پس مین قریب گیا اور حضرت کو حالت نزع مین پایا لیکن بخدا ایسا نور عظیم پیشانی اقدس سے
ساطع تھا کہ اونکی شکل وشمائل نے مجھے مکر قتل سے باز رکھا اوسوقت حضرت شدت تشنگی سے
ایک جرعہ آب اشقیا سے مانگتے تھے پس سنا مینے ایک ملعون نے جواب مین کہا اے حسین ہرگز
ایک قطرہ نلیگا جب تک کہ العیاذ باللہ وارد آتش ہو اور جہنم سے سیراب ہو حضرت نے فرمایا
بلکہ مین اپنے جد بزرگوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین جاتا ہون اور درجات
بہشت مین اونکے ساتھ رہونگا اور اوس پانی سے سیراب ہونگا جسمین تغیر نہین ہے اور جو
جور وستم تمنے مجھپر کیے ہین اوسکی شکایت کرونگا پس وہ کافر غصہ مین آئے گویا کہ مطلق رحم
اونکے دلون مین خلق نہوا تھا اور سر مبارک حضرت کا جدا کیا درحالیکہ اشقیا سے باتین کرتے تھے
راوی کہتا ہے کہ اونکی بیرحمی اور شقاوت قلبی کو دیکھکر مجھے ایک حیرت ہوئی مین نے کہا
اے بدبخت قسم خدا کی اب ہرگز کسی امر مین تمہارے رفاقت نکرونگا اور بعد اس واقعہ

جامۂ کذائی اشقیا نے لباس حضرت کا لوٹا پیراہن کو اسحق بن حویہ حضرمی نے لیا جب شقی نے وہ پیراہن پہنا فوراً مرض برص مین مبتلا ہو گیا اور بال اوسکے جھڑ گئے منقول ہے کہ زیادہ ایکسو دس نشان سے زخم نیزہ و شمشیر و تیر پیراہن اقدس مین تھے حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تینتیس زخم نیزہ کے اور چونتیس زخم تلوار کے پائے پاجامہ حضرت کا ابجر بن کعب لیگیا پس موافق اس روایت کے وہ ملعون زمین گیر ہو گیا اور عمامہ حضرت کا اخنس بن مرثد ابن علقمہ حضرمی لیگیا اور ایک روایت مین ہے جابر بن یزید نے لے لیا جب اپنے سر نجس پر باندہا اوسی وقت دیوانہ ہو گیا سوائے روایت سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ وارد ہے کہ شقی کو جذام ہو گیا ہر روایت محمد ابن علیہ الرحمہ نعلین مبارک اسود بن خالد لیگیا اور بجدل بن سلیم نے انگوٹھی کے ہمراہ انگشت مبارک کو قطع کیا بعد اس واقعہ کے مختار نے اوس شقی کے ہاتھ پانون کاٹ ڈالے اور زمین پر ڈال دیا کہ اپنے خاک و خون نجس مین لوٹتا تہا یہانتک کہ واصل جہنم ہوا اور چادر حضرت کی قیس بن اشعث نے لی اور زرہ کو عمر بن سعد شقی نے لیا اور جب مختار نے عمر سعد کو قتل کیا وہ زرہ اوسکے قاتل ابی عمرہ کو دیڈالی اور تلوار حضرت کے جمیع بن خلق ازدی لیگیا بروایت دیگر اسود بن حنظلہ تمیمی لیگیا بروایت ابن سعید ایک ملعون قبیلہ نہشل سے لیگیا اور بروایت محمد بن ذکریا وہ تلوار دختر حبیب بن بدیل کے ہاتھ آئے مگر یہ تلوار ذوالفقار نہی اسلیے کہ ذوالفقار مانند اور تبرکات کے ذخائر نبوت و امامت سے ہے پس چاہیے کہ مانند اور چیزون کے محفوظ ہو اور دیگر روایات اسکے موید ہین راوی کہتا ہے اسی اثنا مین ایک کنیز خیمہ سے میدان مین آئے ایک ملعون نے کہا اے کنیز خدا تحقیقکہ آقا تیرا قتل ہوا پس وہ عورت بسرعت تمام پہر گئی اور فریاد بلند کی پس سب اہل بیت عصمت و طہارت اوس عورت کو فریاد کنان دیکھکر فریاد و احسیناہ کرنے لگے بعد اسکے لشکر عمر سعد خیمہاے حرم محترم کیطرف دوڑے اور اہل بیت رسول اور دختران بتول کے لوٹنے کو دست ستم دراز کیا یہانتک کہ ایک چادر عورتون کے سر پر نہچوڑی اور اہل بیت کو ننگے سر گریان و نالان خیمہ سے باہر نکالا بروایت حمید بن مسلم جب اشقیا نے دختران فاطمہ زہرا کی لوٹنے کو دست ستم دراز کیا ایک عورت قبیلہ بکر بن وائل سے کہ ہمراہ اپنے شوہر کے لشکر ابن سعد مین تھے جب اوس نیک بخت نے یہ سختی مشاہدہ کی ایک تلوار لیکر اشقیا کے مارنے کو خیام حرم کی طرف روانہ ہوے کہا اے اولاد

بکر بن وائل کیا تم روا رکھتے ہو کہ دختران رسول کو لوٹو خدا ہی تم سے سمجھے اور ذریت رسول کا انتقام لے پس شوہر اوسکا آیا اور اوسے پھیر لیگیا اشقیا نے اہل بیت کو خیمہ سے باہر نکال دیا اور خیموں مین آگ لگادی بعد اسکے دختران فاطمہ مرثیہ برخہ نالہ وزاری کرتی ہوئی قیدیون کی طرح سے ذلت مین گرفتار ہوئین اوسوقت بردگیان سرادق عصمت وطہارت نے اشقیا سے کہلا بھیجا کہ برائے خدا رسول ہمین متقتل شہدا سے لیچلو کہ پھر ہم اپنے عزیزون کو دیکھ لین اشقیا نے قبول کیا جب وہ قافلہ قیدیون کا قتلگاہ مین آیا نظر اہل بیت رسالت کی لاشہا شہدا پر پڑی لوچیخین مار کر روئی اور دریاے اشک جاری کیے اور طمانچے اپنے منہ پر مارے راوی کہتا ہے بخدا ابھی تک نہین بھولا کہ زینب خاتون نے عجب آواز حزین اور دل غمگین سے فریاد کی وامحمداہ درود بھیجا تمپر مالک ارض وسما نے یہ حسین برگزیدہ اور فرزند پسندیدہ تمہارا با اعضاے پارہ پارہ خاک وخون مین غلطان ہے ہم بیبیان آپکی ہین ہمین قیدی کرکے لیجاتے ہین اور ہم شکایت اپنے حال کی خدا سے کرتے ہین اور محمد مصطفے اور علی مرتضی سے اور حمزہ سید الشہدا سے وامحمداہ یہ حسین تمہارا شمشیر اولاد زنا سے قتل ہوگیا اور بے گور وکفن تن عریان صحراے کربلا مین پڑا ہے وآعترناہ وامصیبتاہ گویا آج میرے جد بزرگوار محمد مصطفے نے دنیا سے انتقال فرمایا اے اصحاب محمد ہم سب تمہارے پیغمبر کے ذریت ہین کہ دست اہل جور وجفا مین اسیر وگرفتار ہین بعضے روایات مین وارد ہے کہ حضرت زینب اسطرح بین چگر خراش کرتی تھین وامحمداہ یہ آپ کی بیبیان دست اہل جور وستم مین گرفتار ہین اور یہ حسین آپ کا فرزند دلبند ہے کہ سر اقدس اوسکا پس گردن سے جدا کیا بالعمامہ درد اخاک وخون مین غلطان پڑا ہے بعد اسکے منہ اپنا طرف نعش سید الشہدا کے پھیرکر باچگر بریان اور لب خونفشان کہا فداہون مین اوس غریب پر جسکا لشکر بزرد دشمنہ غارت ہوا اور طنابین اوسکی خیمون کی ظلم رستم کاٹے گئین فداہون مین اوس مظلوم پر جو ہماری نظرون سے ایسا چھپا ہوا کہ اب ملاقات کے امید نہین اور ایسا زخمی ہے جسکے علاج ودوا سے اچنبا ہو فداہون مین اوس مظلوم پر جو مغموم اور غمناک دنیا سے سدھارا فداہون مین اوس بیکس پر جسے پیاسا شہید کیا فداہون مین اوس قتیل راہ خدا پر جسکی ریش مبارک سے قطرے خون کے ٹپکتے تھے فداہون مین تجھپر اے فرزند

محمد مصطفےٰ اے فرزند خدیجہ کبریٰ اے جگر گوشہ علی و مرتضیٰ اے نور دیدۂ فاطمہ زہرا سیدۃ النساء
فدا ہوں تجھ پر اے فرزند اوس شخص کے جسکے لیے آفتاب نے بعد غروب رجعت کے اور نماز کو ادا کیا
راوی کہتا ہے قسم بخدا حضرت زینب نے اسطرح بین جگر خراش کیے کہ سب دوست دشمن رونے
لگے بعد اسکے حضرت سکینہ دوڑکر اپنے باپ کی لاش بیسر سے لپٹ گئی اور منہ اپنا بدن انور پر ملتی
تھے اور تڑپ کر روتے تھے پس اشقیا نے ہجوم کر کے بجبر و قہر اوس تیم کو نعش امام سے چھڑایا ایسا
اوسوقت عمر سعد نے خدا کی قسم بین کون ایسا ہے جو لاش حسین کو پامال سم اسپان کرے دس شخصون
نے قبول کیا سب سے پہلے اسحاق بن حویہ جنبے قمیص مبارک حضرت کا لوٹا تھا دوسرے اخنس
بن مرثد تیسرے حکیم بن طفیل چوتھے عمرو بن صبیح صیداوی پانچوین رجاز بن منقذ عبدی چھٹے سالم
بن خیثمہ ساتوین صالح بن وہب جعفی آٹھوین واحظ بن ناعم نوین ہانی بن ثبیت حضرمی دسوین
اسید بن مالک یہ دس اشقیا اس حرکت زبون کے مرتکب ہوے اور سینہ حقائق گنجینہ اور پشت
مبارک کو پامال کیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین راوی کہتا ہے جب یہ سنگدل دس
اہی زیاد پاس پہونچے انمین سے اسید بن مالک نے اس مضمون کا شعر پڑھکر اوس شقی کو خبر دی کہ ہم
نے زیرہ زیرہ کیا جسم حسین کو جا لوک گھوڑونکی ٹاپون سے ابن زیاد نے پوچھا کون ہین اون لعینون نے کہا ہمنے لاش حسین پر
گھوڑی دوڑائے یہانتک کہ استخوان صدر اونکی ریزہ ریزہ ہوگئی ابن زیاد نے کچھ قلیل انعام اونکو دیا ابو عمرو زاہد
کہتا ہے جب مینے ان دس نامردون کو غور کر کے دیکھا اور حسب و نسب دریافت کیا تو اون سب کو
اولاد زنا سے پایا جب مختار نے انمین پکڑا تو اون دسون کو اوندھا لٹکایا اور ہاتھ پانون اونکے
میخانے آہن سے زمین پر جڑ دیے اور بدنہاے نجس پر اونکے گھوڑے دوڑے یہانتک کہ
جہنم واصل ہوے مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ بنا بر روایت کتاب کافی کلینی معتبر
یہ ہے کہ پامالی لاش مطہر اشقیا کو ممکن نہوے اور بعض موانع اس ارادۂ فاسد سے باز رہے
صاحب کتاب مناقب اور محمد بن ابیطالب ہمارے اکابر سے یہ قصہ جانسوز بالاتفاق دہم محرم سنہ ہجری واقع ہوا اور عمر شریف حضرت کی اوسوقت
چون سال چھ مہینہ اور پندرہ دن کی تھی بعد شہادت گھوڑا حضرت کا بخوف گرفتاری پر حرارت دوڑتا تھا اور شقیا اوسکے پیچھے تھے تا اوسکو پکڑین
اپنے خون امام مظلوم کو ملتا تھا بعد اسکے فریاد کنان جانب خیمہاے حرم محترم دوڑا جب قریب خیمہ
پہونچا تو سر اپنا اسقدر زمین پر دے پٹکا کہ ہلاک ہوگیا مخدرات عصمت و جلالت نے جب گھوڑے کو
خالی دیکھا ایک کہرام بپا ہوا حضرت ام کلثوم سر پیٹ کر فریاد کرتی تھین وا محمداہ وا جداہ وا ابتاہ

وا ابا القاسماہ وا علیاہ واجعفراہ واحسناہ یہ حسین فرزند دلبند تمہارا سر بریدہ خاک و خون
مین غلطان بے عمامہ و ردا صحرائے کربلا مین پڑا ہے پس اسیطرح نوحہ و ندبہ کرتے ہوے بیہوش
ہوگئین اشقیا نے خیمہ کو گھیر لیا شمر ملعون مع لشکر داخل خیام عترت خیر الانام ہوا تمام اسباب و
زیور اہل حرم کا لوٹ لیا چادرین سرون سے اوتارلین حضرت ام کلثوم کے گوشوارے چھینے
کان زخمی کیے اوسوقت تمام عورتین مارے شرم کے کٹی جاتی تھین اور سرون سے دانچہ پوشی
تھین لیکن اشقیا سرون سے چادر کھینچ لیتے تھے قیس بن اشعث لعین نے ردائے مبارک
امام حسین علیہ السلام کو لیگیا اسی سبب سے اوس لعین کو قیس القطیفہ کہتے تھے اور نعلین حضرت
اسود اودی لیگیا بعد اسکے سب اشقیا ٹوٹ پڑے اور جو کچھ قسم لباس و زیور و اسباب سے اور
اسپ و شتر سے پایا لوٹ لیا مصنف طاب ثراہ فرماتے ہین بعض کتب مین منقول ہے کہ جناب
فاطمہ صغرا دختر امام حسین نے فرمایا بعد شہادت پدر بزرگوار مین در خیمہ پر کھڑے لاش پدر اور دیگر
اقربا کو دیکھتے تھے کہ شمل گوسفند قربانی خاک و خون مین غلطان پڑے ہین اور لاشے اونکے پامال
ہو رہے ہین اور متفکر تھے کہ دیکھیے یہ اشقیا ہمسے کیا سلوک کرتے ہین آیا قتل کرتے ہین یا اسیر کرتے
ہین ناگاہ دیکھا مینے ایک سوار برچھی لیے ہوے قریب مخدرات عصمت آیا ہر ایک بی بی کے پشت پر
نیزہ مارتا تھا وہ بیچاریان بھاگتی اور ایک دوسرے کے پیچھے چھپتے تھے جو کچھ اُن بیکسون پاس قسم
زیور و لباس سے تھا وہ ملعون لوٹتا تھا اور وہ عورتین فریاد کرتی تھین واجداہ و اتباہ و اعلیاہ و اقلة
ناصراہ و احسناہ آیا کوئی مسلمان اس جماعت مین ہے کہ ہمین پناہ دے آیا کوئی مومن ہے کہ ہماری
نصرت و یاری کرے اور ہمارے دشمنون کو ہمسے دفع کرے پس یہ حال دیکھکر مین کانپنے لگی اور
حواس میرے منتشر ہوگئے اور اپنی پھوپھی ام کلثوم کو مین ڈھونڈھتی تھی کہ اونکے پاس جاکر چھپون
ناگاہ دیکھا مینے نظر اوس شقی کی مجھ پر پڑی مین بھاگی خیال کیا شاید اس لعین کے ہاتھ سے نجات
پائے ناگاہ نیزہ اوسکا مابین کتف میرے آکر لگا مین منہ کے بھل گری پس اوس ملعون نے میرے
کان سے گوشوارے کھینچ لیے اور مقنعہ سر سے اوتار لیا اور مجھے اوسی حال مین کہ خون میرے رخسار پر
جاری تھا اور گرمی آفتاب میرے دماغ کو پگھلاتی تھی چھوڑ کر جانب خیمہ چلا مین بیہوش ہوگئی جب
مجھے افاقہ ہوا دیکھا مینے کہ میرے پھوپھی زینب خاتون میرے سرہانے رو رہی ہین کہتی ہین اے
نور دیدہ اوٹھہ چل کر دیکھین کہ تیرے بھائون پر اور برادر بیمار پر کیا گذری مینے کہا اے پھوپھی کوئی

چادر ہے کہ مین اوڑہون حضرت زینب نے فرمایا اے دختر مین بھی مثل تیرے سر برہنہ ہون
پس دیکھا مینے واقعی سر اونکا کھلا ہے پشت مبارک اونکی ضرب اشقیا سے نیلی ہوگئی ہے بعد اسکے
جب ہم خیمہ مین آئے دیکھا کہ سب اسباب اشقیا لوٹ لیگئے ہین بہائی میرے حضرت زین العابدین
شدت گرسنگی اور تشنگی اور بیماری سے منہ کے بھل پڑے ہین پس ہم سب اونکے حال پر روتے تھے
اور وہ جناب ہمارے حال پر روتے تھے شیخ مفید علیہ الرحمہ نے حمید بن مسلم سے روایت
کی ہے اوسنے کہا جب ستمگار حضرت امام زین العابدین ؑ کے خیمہ مین پہونچے دیکھا بستر بیماری پر
حالت غش مین پڑے ہین شمر ولد الزنا نے مع دیگر ہمراہیون کے چاہا اوس مریض کو قتل کرے
مینے کہا سبحان اللہ تمنے سب کو قتل کیا اب تو چاہتا ہے کہ اطفال کو بھی قتل کرے اور یہ لڑکا تو
ایسی اپنی حال مین گرفتار ہے پس مین ہمیشہ شر اعدا کو اوس امام غریب سے دفع کرتا تھا جب
عمر سعد قریب خیمہ ہاے حرم محترم آیا تو اہل بیت اوسکو دیکھکر رونے لگے اور فریاد کی اوسوقت
شقی نے اپنے اصحاب سے کہا کہ عورتون سے متعرض نہو اور علی ابن الحسین کو آزار نہ پہونچاؤ
اور جو اسباب اونکا لوٹ لیا ہے پھیر دو لیکن بجز اون بچیاؤن نے کچھ واپس کیا تھا بعد اسکے
عمر سعد نے اشرار لشکر کو اہل بیت اطہار پر معین کرکے کہا خبردار کوئی انمین سے بھاگنے نہ پاوے
اور کوئی انکو ایذا نہ پہونچائے بعد اسکے عمر سعد نے اوسی دن سر مبارک حضرت کا ہمراہ خولے
بن یزید اصبحی اور حمید بن مسلم ابن زیاد پاس بھیجا اور باقی سرہاے شہدا شمر ذی الجوشن کے ساتھ
کوفے کو روانہ کیے اور خود دوسرے روز ظہر تک کربلا مین رہا اور لاشے اپنے مقتولون کے جمع کرکے
اونپر نماز پڑہی اور دفن کیا اور لاشہ ہاے شہدا کو اوسی طرح خاک وخون مین غلطان پڑا رکھا
جب اشقیا وہان سے چلے گئے تو اہل غاضریہ قبیلہ بنی اسد سے آئی اور اجساد منورہ شہدا پر
نماز پڑہی اور اونھین دفن کیا ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ اہل غاضریہ کہتے تھے
جب ہم شہداے دشت کربلا کو دفن کرنے لگے اکثر قبرین طیار پائین طائفان سفید قریبا اونکی
اجساد منورہ کے اوڑہتے دیکھے محمد بن ابیطالب نے لکھا ہے سرہاے شہدا اٹھتر تھے قبائل
عرب نے سرہاے شہدا کو آپس مین تقسیم کرلیا کہ یزید و ابن زیاد کے سامنے لیجاکر تقرب حاصل
کرین پس قبیلہ کندہ تیرہ سر لیگئے سردار اونکا قیس ابن اشعث تھا اور قبیلہ ہوازن بارہ عدد
سرہاے شہدا سے لائے بروایت ابن شہر آشوب قبیلہ ہوازن بیس سر لیگئے سردار

اونکا شمر والد الزنا تھا اور قبیلہ تمیم سترہ سر لیگئے بروایت ابن شہر آشوب انیس سر اور بنی اسد سولہ سر لیگئے اور بروایت ابن شہر آشوب نو سر اور قبیلہ مذحج سات سر لائے باقی سب اٹھتیا تیرہ سر لیگئے بروایت ابن شہر آشوب تمام لشکر نو سر لائے اور قبیلہ مذحج کو ابن شہر آشوب نے ذکر نہین کیا پس بروایت ابن شہر آشوب مجموع سر ہاے شہدا ستر ہوتے ہین اور یہ بھی لکھا کہ اٹھتیا سپاہ مجرم کو قید کر لاے مگر حضرت شہر بانو کہ اونھون نے انپر تین سر فرات مین گرا دیا اور دریاے رحمت الٰہی مین غرق ہوگئین ابن شہر آشوب اور محمد ابن ابیطالب موسوی اور صاحب مناقب نے لکھا ہی کہ عدد شہداے اہلبیت اطہار مین اختلاف ہی اکثر نے ستائیس شخص کو لکھا ہی سات شخص اولاد عقیل سے پہلے حضرت مسلم جو کوفے مین شہید ہوے اور جعفر اور عبد الرحمن بیٹے حضرت عقیل کے اور محمد اور عبد اللہ پسران حضرت مسلم اور جعفر پسر محمد بن عقیل اور محمد بن سعید بن عقیل اور ابن شہر آشوب نے عون و محمد پسران حضرت عقیل کو زیادہ کیا ہی اور تین بزرگ فرزندان حضرت جعفر طیار سے محمد اور عون اور عبد اللہ بیٹے عبد اللہ جعفر کے اور نو شخص فرزندان امیر المومنین سے جناب سید الشہدا اور حضرت عباس اور بعضون نے لکھا ہی کہ محمد پسر حضرت عباس سمیت کربلا مین شہید ہوے اور عمر و عثمان جعفر و ابراہیم و عبد اللہ صغر اور محمد اصغر فرزندان حضرت امیر المومنین سے اور شہادت ابو بکر بن علی مین اختلاف ہی چار بزرگ فرزندان امام حسن ع سے ابو بکر اور عبد اللہ اور قاسم اور بشر بعضون نے بشر کی جگہ عمر لکھا ہی اور فرزندان امام حسین ع سے علی اختلاف الروایات چھہ شخص ہین علی اکبر و ابراہیم و عبد اللہ اور محمد اور حمزہ اور علی اوسط اور جعفر اور عمر اور زید اور عبد اللہ حضرت کی گود مین شہید ہوے صاحب مناقب نے فقط حضرت علی اکبر اور عبد اللہ کو شہدا مین ذکر کیا ہی اور محمد بن ابیطالب نے حمزہ اور زید اور ابراہیم اور عمر کو مقتولین مین ذکر نہین کیا ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ محمد اصغر فرزند جناب امیر علیہ السلام بسبب مرض اوس دن شہید نہین ہوے بعضون نے لکھا ہی کہ ایک شقی دارمی نے اونکو تیر سے شہید کیا ابو الفرج اصفہانی نے کتاب مقاتل الطالبین مین لکھا ہی فرزندان ابو طالب سے جنکے شہادت معرکہ کربلا مین باتفاق روایات ثابت ہی بائیس بزرگ ہین اور ابن نما رحمہ اللہ نے حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ سترہ شخص فرزندان فاطمہ بنت اسد سے دشت کربلا مین شہید ہوے مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شیخ طوسی رحمہ اللہ نے کتاب مصباح مین عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے اونسے کہا مین روز عاشورا حضرت صادق ع کے خدمت مین گیا دیکھا مینے کہ رنگ حضرت کا متغیر ہے اور آثار حزن و ملال چہرہ مبارک سے ظاہر ہے اور مانند مروارید آنسو جاری ہین مینے عرض کیا یا بن رسول اللہ حق تعالی کبھی آپ کے آنکھون کو نہ رولاے آپ کے رونے کا کیا باعث ہے فرمایا اے عبد اللہ

کیا تو نہین جانتا آج کون دن ہے آج کے دن میرے جد بزرگوار حسین علی صلوات اللہ علیہا شہید
ہوے ہین مینے پوچھا یا ابن رسول اللہ آج کے روزہ مین آپ کیا فرماتے ہین فرمایا بنیت روزہ
رکھہ اور دن کو افطار کر اور روزہ تیرا از روے شماتت نہو اور تمام دن نہ کہہ اور چاہیے کہ ایک
ساعت بعد عصر کے جرعہ آب سے افطار کرے کہ بروز عاشورا اسی وقت لڑائی آل رسول سے ختم
ہوے اور تیس شخص اونمین ایسے تھے اگر حیات رسول مین فوت ہوتے تو حضرت اونکے غرادار
ہوتے یہ فرماکر حضرت اسقدر روئے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہوگئی بعد اسکے فرمایا
جب خداے عزوجل نے خلقت نور کو مقدر کیا تو بروز جمعہ پہلی ماہ رمضان کو خلق کیا اور تاریکی
کو بروز چہارشنبہ دسوین محرم کو پیدا کیا اور اوسی دن حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے اور
ہر ایک نے لیے ظلمت و نور سے ایک راہ مقرر فرمائی تا آخر حدیث صاحب مناقب نے حسن
بصری سے روایت کے ہو اوسنے کہا حضرت امام حسین ؑ کے ساتھہ کربلا مین سو شخص اوس جناب
کے اہل بیت سے ایسے شہید ہوے کہ ہر ایک اونمین سے حسن و جمال مین اپنا نظیر نہ رکھتا تھا اور
باسناد دیگر یہ بھی حسن بصری سے روایت ہے کہ سترہ نفر اوس جناب کے اہل بیت سے درجہ
رفیعہ شہادت سے فائز ہوئے بروایت ابن شہر آشوب اصحاب جناب سید الشہدا سے
جو لوگ پہلے حملہ مین درجہ شہادت پہ فائز ہوے یہ ہین بزرگوار ہین نعیم بن عجلان عمران بن کعب
بن حارث انصعی حنظلہ بن عمرو شیبانی قاسط بن زہیر کنانہ بن عتیق عمرو شیعہ ضرغامہ بن مالک
عامر بن مسلم سیف بن مالک نہری عبد الرحمن ارحبی مجمع عایذی جناب بن حرص عمرو جندعی
جلاس بن عمرو راسبی سوار بن ابی عمیر النہمی عمار بن ابی سلامہ الدالانی نعمان بن عمرو راسبی
زاہر بن عمرو مولی بن حمق جبلہ بن علی مسعود بن حجاج عبد اللہ بن عروہ غفاری زہیر بن بشیر
قضمی عمار بن حسان عبد اللہ بن عمیر سلم بن کثیر زہیر بن سلیم عبد اللہ عبید اللہ دو بیٹے زید
بصری کے اور دس نفر حضرت امام حسین کے آزاد کیے ہوونمین مصنف علیہ الرحمہ فرماتے
ہین کہ ذکر کرتا ہون مین اس جگہ اوس زیارت کو جسے سید ابن طاؤس نے کتاب اقبال
مین نقل کیا ہے اور وہ زیارت مشتمل ہے اسماے شہدا اور بعض احوال شہدا اور اسماے
قاتلان پر سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے کتاب اقبال مین لکھا ہے مینے اپنے جد بزرگوار
شیخ ابو جعفر طوسی سے اونہون نے محمد بن عیاش سے اونہون نے شیخ صالح ابی منصور بن

عبد المنعم بغدادی سے روایت کی ہے اونہون نے کہا زیارت ناحیہ مقدسہ حضرت صاحب الامر
علیہ السلام کی طرف سے سن دوسو باون ہجری مین محمد بن غالب اصفہانی کے ہات بوقت وفات
میرے پدر بزرگوار کے مجھے ملی مین اوسوقت کم سن تہا اور تمنای زیارت امام حسینؑ و زیارت
شہدای کربلا رکہتا تہا پس یہ زیارت ناحیہ مقدسہ میرے واسطے نکلے کہ امام عصر صلوات علیہ نے
ارقام فرمایا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم جب تو قصد زیارت شہدای کربلا کرے پاؤ مین قبر حسینؑ سے
ہو کہ قبر علی اکبر اوسی جگہہ ہے اور رو بقبلہ کہڑا ہو کہ قبور شہدا اوسکے محاذی ہین اور اشارہ کر
طرف حضرت علی ابن الحسین کے اور یہ زیارت مقدسہ پڑہ جسکا حاصل ترجمہ یہ ہے سلام خدا تم پر
اے شہید اول کہ بہترین نسل فرزند حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے ہے درود خدا ہو تم پر
اور تمہارے پدر بزرگوار پر جبکہ اونہون نے تمہارے حق مین فرمایا کہ خدا قتل کرے اوس گروہ کو
جنہون نے تجھے بناحق قتل کیا اور بڑی جرأت کی تیرے قتل سے خدا پر اور ہتک حرمت رسولؐ
بعد تیرے خاک ہے دنیا و زندگانی دنیا پر گویا مین حاضر ہون اور دیکہتا ہون کہ آپ اپنے پدر
بزرگوار کے سامنے کافرون سے کہتے ہین کہ مین علی بن الحسین ہون قسم بخانہ کعبہ کہ مین سزاوار تر
اور قرابت مین قریب ہون پیغمبر خدا سے مین تمہین زخمی کرونگا اپنے نیزہ سے یہانتک نیزہ
میرا دوتا ہو جاے اور قتل کرونگا مین تمہین اپنی تلوار سے درحالیکہ مین حمایت کرتا ہون اور
دشمنون کو دور کرتا ہون اپنے پدر بزرگوار سے اور ضرب میرے مانند ضرب جوانان ہاشمی عربی
کے ہے نہ مانند ہمارے باپ مین ابن زیاد و نہ یزید و لد الزنا حکم نہین کر سکتا یہانتک کہ آپ درجۂ
شہادت پر فائز ہوے اور ملاقات کی اپنے پروردگار سے مین گواہی دیتا ہون کہ آپ سزاوار تر
ہین قرب و منزلت مین خدا اور رسول سے اور بتحقیقکہ آپ فرزند رسول ہین اور اوسکے وصی و جانشین
کے آپ پارۂ جگر ہین خدا لعنت کرے آپ کے قاتل مرۃ بن نعمان عبدی پر اور حکم کرے اوسکے باپ مین
اور رسوا کرے اوسکو اور جن اشقیا نے آپ کے قتل مین شرکت کی ہو اور سب کو عذاب شدید جہنم مین
واصل کرے اور بنسبت آپ کے رفیقون اور ملاقات کرنے والون سے شمار کرے اور آپ کے جد بزرگوار
علی بن ابیطالب اور پدر بزرگوار اور عم عالیمقام حسن مجتبیٰ اور برادر والاتبار سید الساجدین اور آپکی
مادر مظلومہ جناب فاطمہ زہراؑ کی رفاقت مین اور بیزار ہون آپ کے قاتل سے اور بہشت جاوید مین
آپ کی رفاقت کو خدا سے سوال کرتا ہون اور بیزار ہون آپ کے دشمنون سے جو منکر آپ کے حق کی

ہین سلام خدا اور رحمت و برکات اوسکی آپ پر اور سلام ہو عبد اللہ بن الحسین طفل شیر خوار کشتہ تیر
جفاکار آلودہ خاک و خون پر جسکا خون آسمان کی طرف پھینکا گیا اور ذبح ہوا آغوش پدر مین خدا
لعنت کرے اوسکی تیر انداز حرملہ بن کاہل اسدی اور اوسکے ساتھیون پر سلام ہو عبد اللہ بن امیر المومنین
پر کہ امتحان کردہ شدہ بلا ہین اور پکارنے والے ہین نصرت ولاے حسین سے معرکہ کربلا مین اور
مجروح ہوے بضرب اعدا لبہا پشت سے اور سامنے سے خدا لعنت کرے اونکے قاتل ہانی بن ثبیت
حضرمی پر سلام ہو حضرت عباس بن علی پر کہ کنیت اونکے ابو الفضل ہے کہ ناصر و مددگار ہین اپنے
بھائی حسین کی جان و تن سے حاصل کرنے والے ثواب و رضاے حق کے واسطے عقبیٰ کے اور
فدا کرنے والے جان کی اپنے بھائی حسین پر اور سعی کنندہ پانی لانے مین نہر فرات سے اور وہ
مظلوم کہ جسکے دونون ہاتھ تیغ ظلم سے جدا کیے گیے خدا لعنت کرے اونکے دونون قاتل یزید بن رقاد
اور حکیم بن طفیل طائے پر سلام ہو جعفر بن امیر المومنین ع پر کہ صابر ہین جان و تن سے اور
طالب ثواب و رضاے الٰہی ہین مسافرت و غریب الوطنی مین اور آمادہ کارزار ہین اور قدم بڑھانے
والے نبرد کی خوشنودی پروردگار ہین اور ہجوم اعدا اور کثرت اشقیا سے مغلوب کیے گیے خدا
لعنت کرے اونکے قاتل ہانی بن ثبیت حضرمی پر سلام ہو عثمان بن امیر المومنین ہمنام عثمان
بن مظعون پر خدا کی لعنت اونکے قاتل ناوک افگن خولی ملعون پر کہ بیٹا یزید اصبحی ابادی دارمی
کا ہے سلام ہو محمد بن امیر المومنین پر خدا لعنت کرے اونکے قاتل ابانی دارمی پر اور مضاعف
کرے اوسپر عذاب دردناک اور درود خدا ہو تمپر اے محمد اور تمہارے اہل بیت پر جو صابر ہین
محنت و بلا مین سلام ہو ابی بکر پسر امام حسن ع پر خدا لعنت کرے اونکے قاتل حرملہ بن کاہل اسدی
پر سلام ہو قاسم فرزند دلبند امام حسن پر کہ سر اونکا زخمی کیا اور نیزہ اونکی لوٹ لیگئے اور وہ
مظلوم اپنے چچا کو پکارا جب امام حسین نے اونکی آواز سنی مانند عقاب نشریف لائے اور وہ معصوم
اوسوقت اڑیان زمین پر رگڑتا تھا حضرت فرماتے تھے خدا دور کرے رحمت سے ان اشقیا کو
کہ تجھے قتل کیا اور جنکے دشمن تیرے جد و پدر ہوے بروز قیامت بعد اسکے فرمایا
قسم بخدا بہت دشوار ہے تیرے چچا پر کہ تجھے اس حال سے دیکھے اور تیری فریاد کو نہ پہونچے
اور اگر اجابت بھی کرے تو تیرے اعانت نہ کر سکے اور تجھے خاک و خون مین غلطان دیکھے اور
کسی طرح کا نفع نہ پہونچا سکے قسم بخدا آج وہ دن ہے کہ زیادہ ہوے دشمن و کینہ اور کم ہو گئے یار

دیار اس جگہ حضرت قائم آل محمد فرماتے ہین کہ خدا مجکو آپ کی اور حسین مظلوم کے درجہ مین رفعت
جمعیت وفات ایک جگہ کرے اور لعنت کرے آپ کے قاتل عمر بن سعد بن عروہ بن نفیل ازدی پر
اور مہیا کرے اوسکے لیے عذاب دردناک کو سلام ہو عون پسر عبد اللہ بن جعفر پر جو پرواز کرتے ہین
بہشت مین اور صاحب ایمان کامل اور مبارز اپنے ہمسر شجاعون کے اور ناصح واسطے رضاے حق
کے تلاوت کرنے والی سورۂ حمد و قرآن کے خدا لعنت کرے اونکی قاتل عبد اللہ بن قطبہ بہانی پر سلام
ہو محمد بن عبد اللہ بن جعفر پر جو عوض باپ کے معرکۂ کربلا مین حاضر تھے اور تابع تھے اپنے بھائی
کے اور بعد اونکے معرکۂ جہاد مین آئے تھے اور نگہبان تھے شر اعدا سے لعنت خدا اونکے قاتل عامر
بن نہشل تیمی پر سلام ہو جعفر بن عقیل پر اور لعنت خدا کی اونکے قاتل اور تیر انداز بشر بن حوط
ہمدانی پر سلام ہو عبد الرحمن بن عقیل پر لعنت خدا اونکے قاتل اور تیر پھینکنے والے عمرو بن خالد
بن اسد جہنی پر سلام ہو قتیل بن قتیل عبد اللہ بن مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہم پر لعنت خدا اونکے قاتل
عامر بن صعصعہ پر اور بعضون نے لکھا ہے کہ قاتل اونکا اسید بن مالک تھا سلام ہو ابی عبد اللہ بن
مسلم بن عقیل پر اور لعنت خدا ہو اونکے قاتل اور تیر لگانے والے عمرو بن صبیح صیدا وی پر
سلام ہو محمد بن ابی سعید بن عقیل پر اور لعنت خدا اونکے قاتل لقیط بن ناشر جہنی پر سلام ہو
سلیمان غلام امام حسین پر لعنت خدا اونکے قاتل سلیمان بن عوف حضرمی پر سلام ہو قارب غلام
حضرت امام حسین پر سلام ہو منجح غلام حضرت پر سلام ہو مسلم بن عوسجہ اسدی پر کہ اوس نیز گوار نے
بوقت رخصت عرض کیا ممکن نہین کہ ہم آپ کو تنہا چھوڑین اور نصرت سے آپ کی دست بردار
ہون اور حق سے آپ کے ادا نہون اس امر مین ہم خدا کے آگے کیا عذر پیش کرینگے قسم ہے خدا کی
ہم آپ سے جدا نہونگے جبتک کہ نیزہ اپنا سینہ دشمن سے پار نہ کرلین اور جب تک قبضۂ شمشیر اور یہ
نیزہ میرے ہاتھ مین ہے آپ کے دشمنون کو اسی رجہ ہلاک کرونگا کہ نیزہ میرا ٹوٹ جاے اور اگر
ہمارے پاس ہتیار بھی نہ رہین تو ہر گز نہ ان اشقیا کو ہم تیرون سے ہلاک کرینگے اور ہرگز آپ سے جدا
نہونگے یہانتک کہ سب سے پہلے جان اپنی آپ پر نثار کرون اور شہداے راہ خدا سے پہلا شہید
مین ہون پس قسم بخدای کعبہ کہ رستگاری پائی تمنے اے مسلم بن عوسجہ خدا تمہین جزاے نیک دے
تمہاری پیش قدمی کرنے پر اپنے امام کی نصرت و یاری مین جو وقت تم میدان جہاد مین زمین پر گرے
تھی حضرت تمہارے پاس گئے اور فرمایا یا مسلم بن عوسجہ خدا تمپر رحمت نازل کرے اور اس

آیہ کو تلاوت فرمایا فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا یعنے بعضون کا وعدہ آ پہونچا اور قضا کر گئے
اور بعض منتظر مرگ ہین اور اپنے دین کو نہ بدلا بلکہ اوسپر ثابت قدم رہے لعنت خدا کی اون اشقیا پر
جو تمہارے خون ناحق مین شریک ہوے اور تمہین ملکے قتل کیا عبد اللہ ضبابی اور عبد اللہ بن شداد
بجلی اور مسلم بن عبد اللہ ضبابی نے سلام ہو عبد اللہ حنفی پر جبکہ اونہون نے رخصت میدان پائی
حضرت سے عرض کیا ہم آپ کی نصرت و یاری سے دست بردار نہونگے اور ساتھہ آپ کا نچھوڑینگے
تا حق سبحانہ تعالے جانے کہ ہمنے آپ کے حق مین حرمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی رعایت کی
اور قسم خدا کی اگر مین جانون کہ ستر بار مارا جاؤنگا اور جلایا جاونگا اور خاک میری ہوا مین اوڑا
دیجائیگی تو بھی آپ سے جدا نہونگا جبتک کہ جان اپنی آپ پر فدا کرون اور کیونکر آپ کی
مفارقت گوارا کرون حالانکہ یہ ایک ہی مرتبہ قتل ہونا ہے پھر تو ہمیشہ سعادت جاوید ہر کہ جسکی
انتہا نہین پس تحقیقکہ بایا تمنے ثواب پروردگار کو اور مواسات کی اپنے امام سے اور خدا نے دار
خلد مین درجہ نیک بختی و کرامت تمکو عطا کیا محشور کرے حق تعالی مجھے زمرۂ شہدا مین اور تمہاری
رفاقت مین بہشت برین اور اعلی علیین مین سلام ہو بشر بن عمر حضرمی پر جزاے نیک دے تمہین
حق سبحانہ تعالی اور شاکر ہو تمہارے قول کا جسوقت کہ حضرت نے تمہین میدان کے اجازت دی
اور کہا تمنے کہ مجھے درندے پھاڑ ڈالین اگر آپ سے جدا ہون اور آپ کی شہادت کا احوال اہل قافلے
پوچھین اور باوجود قلت اعوان و انصار آپ کو تنہا چھوڑ دون ہرگز ایسا نہونگا تا قیامت آپ کی
نصرت سے دست بردار نہونگا سلام ہو یزید ابن حصین ہمدانی مشرقی کہ قاری قرآن اور قائل
اہل عدوان بہ شمشیر مشرقی تھے سلام ہو عمرو بن کعب انصاری پر سلام ہو نعیم بن عجلان انصاری
پر سلام ہو زہیر بن قین بجلی پر جب اجازت جہاد ملی حضرت سے عرض کیا قسم خدا کی ہرگز نہوگا
کہ فرزند رسول کو اعداے دین کے ہاتھہ مین گرفتار چھوڑ کر اپنی جان بچاؤن خدا وہ دن دکھلاے
کہ آپ سے امام و پیشوا کی رفاقت ترک کرون سلام ہو عمر بن قرظہ انصاری پر سلام ہو حبیب
بن مظاہر اسدی پر سلام ہو حر ابن یزید ریاحی پر سلام ہو عبد الرحمن بن عمیر کلبی پر سلام ہو
نافع بن ہلال بجلی پر سلام ہو انس بن کاہل اسدی پر سلام ہو قیس بن مسہر صیداوی پر سلام ہو
عبد اللہ اور عبد الرحمن فرزندان عروہ بن حراق غفاری پر سلام ہو عون بن جون آزاد کردہ
حضرت ابی ذر غفاری رحمہ اللہ پر سلام ہو شبیب بن عبد اللہ نہشلی پر سلام ہو حجاج بن زید

سعدی پر سلام ہو کرش اور قاسط دو بیٹون پر ظہیر تغلبی کے سلام ہو کنانہ بن عتیق پر سلام
ہو ضرغامہ بن مالک پر سلام ہو جو یہ بن مالک ضبعی پر سلام ہو عمیر بن ضبیعہ ضبعی پر سلام
ہو یزید بن نبیت قیسی پر سلام ہو عبداللہ اور عبیداللہ زید بن نبیت کے بیٹون پر سلام ہو
عامر بن مسلم پر سلام ہو قعنب بن عمرو نمری پر سلام ہو سالم آزاد کردہ عامر بن مسلم پر سلام ہو
سیف بن مالک پر سلام ہو زہیر بن بشر خثعمی پر سلام ہو یزید بن عقل جعفی پر سلام ہو حجاج
بن مسروق جعفی پر سلام ہو مسعود بن حجاج اور اونکے فرزند ولید پر سلام ہو جمیع بن عبداللہ
عابدی پر سلام ہو عمار بن حسان بن شریح طائی پر سلام ہو حیان ابن حارث سلمانی ازدی پر سلام ہو
جندب بن حجر خولانی پر سلام ہو عمر بن خالد صیداوی پر سلام ہو سعید آزاد کردہ عمر بن خالد
صیداوی پر سلام ہو یزید پسر زیاد بن مظاہر کندی پر سلام ہو زاہد آزاد کردہ عمرو بن حمق
خزاعی پر سلام ہو جبلہ بن علی شیبانی پر سلام ہو سالم کلبی آزاد کردہ بنی المدینہ پر سلام ہو
اسلم بن کثیر ازدی عرج پر سلام ہو زہیر بن سلیم ازدی پر سلام ہو قاسم بن حبیب ازدی پر
سلام ہو عمرو بن خندب حضرمی پر سلام ہو ابی ثمامہ عمر بن عبداللہ صائدی پر سلام ہو حنظلہ
بن اسعد شبامی پر سلام ہو عبدالرحمن بن عبداللہ بن کدر راجبی پر سلام ہو عمار بن ابی سلامہ
ہمدانی پر سلام ہو عابس بن ابی شبیب شاکری پر سلام ہو شوذب آزاد کردہ شاکر پر سلام ہو
شبیب بن حارث بن سریع پر سلام ہو مالک پسر عبداللہ بن سریع پر سلام ہو سوار بن ابی حمیر
نہمی ہمدانی مجروح و ماسور پر سلام ہو عمرو بن عبداللہ خندقی پر کہ ہمراہ سوار مذکور قتلگاہ سے
اوٹھائی گئی سلام ہو تم پر اے بہترین انصار سلام ہو تم سب پر عوض اس مصیبت عظیم کے
کہ صبر کیا تمنے اور شکیبا رہے پس نیک ہے تمہارے لیے سامان آخرت خدا مہیا کرے
تمہارے لیے بہشت برین مین منزل و مقام بہتر نیکوکارون کا گواہی دیتا ہون مین تحقیق
کہ اوٹھالئے خدا نے تمہارے سامنے سے پردے اور سجھائے تمہارے لیئے فرشہائے نفیس
اور زیادہ کیا تمہارے واسطے بخششہائے نیک کو اور تم حیث وجالاک تھے اطاعت حق مین
اور فرمانبرداری مین اور تم ہمارے اجر و ثواب کے ذخیرہ ہو کہ ہمنے آگے بھیجا ہے اور تم
یکجا ہونگے دار بقا مین سلام و رحمت خدا اور برکات اوسکی نازل ہون تم سب پر مسعودی فی
کتاب مروج الذہب مین روایت کی ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ صحرائے کربلا کے طرف روانہ

ہوے تو ہزار سوار اور سو پیادے حضرت کے اصحاب و اہل بیت سے ہمراہ تھے پس پیوستہ حضرت نے
مقاتلہ کیا یہانتک کہ درجۂ شہادت پر فایز ہوے اور متولی قتل حضرت ایک ملعون قبیلہ مذحج سے تھا
اور عمر شریف حضرت کی اوسدن پچپن سال تھی بعضون نے اونسٹھ برس لکھا ہی اور علاوہ اسکے دیگر
اقوال مین اور کہا ہی کہ تینتیس زخم نیزہ اور چونتیس زخم شمشیر تن اطہر پر پائے گئے ذرعہ بن شریک
نے حضرت کے بائین ہاتھ پر تلوار لگائی اور سنان بن انس نے ایک نیزہ مار کر حضرت کے سر اطہر کو
جدا کیا اور متولی قتل آنحضرت اہل کوفہ ہوے اور اہل شام سے کوئی شخص شریک قتل نہوا مجموع شہدای
شخص اہلبیت و اصحاب سے حضرت کے ساتھ شہید ہوے اور لشکر عمر سعد سے آٹھ ہزار اسی نامرد
جہنم واصل ہوے ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے امالی مین امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ مومن کو خدا بلا مین
مبتلا کرتا ہی اور سب سے اوسکو امتیاز دیتا ہی اور بلای دنیا مومن کی لیے ہی مگر کوری و شقاوت آخرت ہی مومن کو
خدا نجات دیتا ہی اور ارشاد کیا کہ امام حسینؑ کشتگان اصحاب کو اپنی ایک دوسرے پر گھکر فرماتے تھے کہ ہمارے یہ
کشتے مانند کشتگان انبیا اور اولاد انبیا ہین قطب راوندی نے کتاب خرایج مین حضرت امام محمد باقر سے روایت
کی ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے بروز شہادت اپنے اصحاب سے فرمایا کہ میرے نانا فرماتے تھے ایکفرزند
نزدیک ہے کہ سمجھے عراق کیطرف اوس زمین پر لیجائین جہان پیغمبر اور اوصیاے پیغمبران نے باہم
ملاقات کی ہے نام اوس زمین کا عمورا ہے اور تو اوس صحرا مین مع اپنے اصحاب کے شہید ہوگا
کہ اونھین اپنے زخمون کا درد نہ معلوم ہوگا بعد اسکے حضرت نے اس آیہ مبارک کو تلاوت فرمایا
قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا یعنے آتش حرب تجھپر اور تیرے اصحاب پر برد و سلام
ہوگی بعد اسکے حضرت امام حسینؑ نے فرمایا بشارت ہو تمکو قسم خدا کی کہ ہم اپنے پیغمبر کی خدمت
مین جاتے ہین اور جب تک حق سبحانہ تعالی چاہیگا ہم اوس جناب کے پاس رہینگے بعد اسکے
جو شخص کہ رجعت مین پہلے قبر سے باہر نکلیگا مین ہونگا اور باہر نکلنا میرا خروج جناب امیر المومنین
سے موافق ہوگا جسوقت کہ قائم آل محمد ظاہر ہون اور جناب رسول خدا زندہ ہون اوسوقت
ایک گروہ آسمان سے خدا کیطرف سے مجھپر نازل ہوگا جو پیغمبر کبھی نہ نازل ہوا ہو اور نازل
ہونگے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل مع جنود ملائکہ اور محمد و علی اور مین اور بھائی حسن مع سب
ائمہ معصومین کے اون ابلق گھوڑون پر سوار ہونگے جنپر کبھی کوئی سوار نہ ہوا تھا بعد اسکے جناب
رسالتمآب اپنے علم کو بلائینگے اور اپنی تلوار اور علم قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کے ہاتھ مین دینگے اور

مدت تک اسی طرح ہم روے زمین پر رہینگے بعد اسکے حق تعالی مسجد کوفہ سے ایک چشمہ روغن کا اور
ایک چشمہ پانی کا اور ایک چشمہ دودھ کا جاری کریگا اوسوقت جناب امیرالمومنین جناب رسالتمآب
کی تلوار مجھے دیگر زمین مشرق اور مغرب کیطرف بھیجینگے تا دشمنان خدا کو قتل کرون اور شہرون کو
جلا دون یہانتک کہ ہند کے سب شہرون کو مین فتح کرونگا اور حضرت دانیال اور یوشع زندہ
ہوکر حضرت امیرالمومنین پاس آینگے اور کہینگے صدق اللہ ورسولہ پس حضرت ستر شخص اونکے
ہمراہ کرکے جانب بصرہ بھیجینگے کہ مخالفین بصرہ کو قتل کرین اور لشکرہاے عظیم روم کیطرف بھیجینگے
کہ وہان کے سب شہرونکو فتح کرین پس ہر آینہ پچھوڑونگا مین روے زمین پر ایسے حیوان کو جسکا
گوشت خدا نے حرام کیا ہو یہانتک کہ زمین پاک و پاکیزہ ہوجاے یہود نصاری اور سب ملتون
پر دین اسلام عرض کرونگا اور اونکو اسلام لانے اور مارے جانے مین اختیار دونگا پس جو شخص
کہ اسلام قبول کریگا اوسپر احسان کرونگا اور جو شخص اسلام قبول نہ کریگا اوسے قتل کرونگا اور
جو شخص ہمارے شیعون سے روے زمین پر ہوگا حق تعالی ایک فرشتہ اوسکے پاس بھیجیگا کہ
گرد و غبار اوسکے چہرہ سے پونچھے اور اوسکے ازواج و منازل کو بہشت مین دکھلاے اور کوئی
اندھا اور ابرص اور مبتلا کسی مرض کا روے زمین پر باقی نرہیگا مگر یہ کہ برکت سے ہم اہلبیت کو
شفا پائیگا برکتہاے الہی کا نزول اسدرجہ آسمان سے ہوگا کہ درختون کی شاخین کثرت ثمر سے
ٹوٹ جائینگے جاڑے کے میوے گرمیون مین گرمیون کے میوے جاڑون مین کھائینگے جیسا کہ
حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ
كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی اگر اہل شہر ایمان لائین اور پرہیزگاری کرین تو ہر آینہ نازل
کرونگا اونپر برکتون کو آسمان اور زمین سے ولیکن اہل شہر نے تکذیب کی پس مواخذہ کیا ہمنے
اونسے اوس چیز کا جو اونھون نے کسب کیا تھا بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ خداے عزوجل ہمارے
شیعونکو ایسی کرامتین عطا کریگا کہ کوئی چیز روے زمین پر اونسے پوشیدہ نرہیگی یہانتک کہ اگر
کوئی چاہے کہ خبر اپنے گھر کی دریافت کرے تو زمین اوسی اوسکے حال سے خبر دیگی اور شیخ
صدوق محمد بن بابویہ قمی نے کتاب امالی مین حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ بعد
شہادت امام حسینؑ کے زمین سو بیس زخم شمشیر و نیزہ و تیر حضرت کے جسم شریف مین پاے منقول
ہے کہ یہ سب زخم حضرت کے مقدم بدن مین تھے اسلیے کہ حضرت نے کبھی اشقیا کی طرف پشت نکی

اور اونسے منھ نہ پھیرا یہانتک کہ شہید ہوے شیخ ابو جعفر طوسی نے کتاب امالی مین معاذ بن مسلم سے
روایت کی ہر اونسے کہا مینے جناب صادق سے سنا ہر کہ زیادہ ستر زخم شمشیر اور زیادہ ستر زخم نیزہ سی
جسم اقدس پر مارے گئے ابن بابویہ قمی نے کتاب امالی مین عبداللہ بن حسین اور اونکی مادر گرامی
فاطمہ دختر امام حسینؑ سے روایت ہر اون مظلومہ نے فرمایا مین کم سن تھی اور دو خلخال سونے کے
میرے پانو نمین تھے جب اشقیا اسباب لوٹنے کو ہمارے خیمہ مین آئے ایک ملعون خلخال کو میرے
پانون سے اوتارتا اور روتا جاتا تھا مینے پوچھا اے شقی تو کیون روتا ہر اونسے کہا کیونکر نہ روؤن
کہ دختر رسول کا زیور لوٹتا ہون مینے کہا اے بیحیا ہر گاہ تو جانتا ہر کہ مین دختر رسول ہون پھر کیون
میرا زیور لوٹتا ہر اونسے کہا اگر مین نہ لونگا اور کوئی لیجائیگا یہ کہکر خلخالین میرے پانون سے اوتار
لیگیا اور جو اسباب خیمہ مین پایا لوٹ لیگئے یہانتک کہ چادرین ہمارے سر سے لین احتجاج طبرسی مین
مصعب بن عبداللہ سے روایت ہر کہ جب لشکر مخالف نے حضرتکو ہر طرف سے گھیر لیا اوسوقت حضرت
اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور فرمایا اے قوم غدار خاموش اور سنو کہ حجت اپنی تم پر تمام کرتا ہون
پس بعد حمد و ثناے الٰہی فرمایا اے بیوفایان جفاکار ویل و عذاب ہو تم پر کہ تمنے ہنگام اضطرار
منت و زاری اپنی نصرت و یاری کے لیے مجھے طلب کیا جب مینے تمھارے دعوت کو قبول کیا
اور بسرعت تمام تمھاری اعانت اور ہدایت و نصرت کے لیے آیا جو تلوار کہ تمھارے ہاتھ مین
تھی تمنے ہم پر کھینچی اور جو آگ کہ ہمنے تمھاری دشمنون کے جلانے کو روشن کی تھی تم نے
اوسے ہمارے اور پر روشن کیا اور اپنے دشمنون کی نصرت اور یاری کی اور اپنے دوستون
سے ہاتھ اوٹھا کر اپنے دشمنون کی طرف ہو گئے بے اسکے کہ اُنھون نے کوئی عدالت تم مین
ظاہر کی ہو یا کچھ امید بخشش و مہربانی اُنسے رکھتے ہو اور ہم سے تمھاری نسبت کوئی
گناہ سرزد نہین ہوا پس وای تم پر کہ تمنے ہمسے کراہت کی اور تم سے کیونکر ہو سکا تمنے
بلا عداوت و نزاع شمشیر کین نیام انتقام سے کھینچی اور بے سبب قتل اہل بیت رسالت پر کمر
باندھی اور مانند مور و ملخ میری بیعت کے لیے جمع ہوے اور مانند پروانہ میرے گرد ہوے بعد
اسکے بسبب گمراہی و حماقت ہمسے پھر گئے اور بیعت کو توڑ ڈالا خدا تمھین اپنی رحمت سے دور کرے
اے گمراہان امت اور بقیہ احزاب اے تارکان قرآن و کتاب اے برہم کنندگان سنت رسول اے
رد و مسترداران اشقیا کہ جو اسنے اوسکو یہ کرتے ہین قرآن و شریعت سے اے عاصیان امت اے ملحق

کنندگان اولاد زنا بدران غیر سے کیا برے اعمال تمنے کسب کیے اور کیا بری چیزین تمنے اپنے
آگے بھیجین اور خدا کو ناراض کیا اور غصہ مین لائے ہمارے دشمنون کی نصرت کی اور فرزند
سید الانبیاء کو محذول کرتے ہو اور قتل کرتے ہو قسم خدا کی ترک نصرت پیشوایان دین کی تم مین
شایع ہو گئی اور یہ فریب تمھارے صغیر و کبیر کی طبیعت مین راسخ ہو گیا اور غدر ہر رگ و پے مین
تمھارے در آیا ہے اور مکر تمھارے دلونمین جڑ پکڑ گیا ہے لعنت خدا اون ظالمون پر جو بعد پیمان و قسم شکنی
بیعت کرین اور اپنے عہد پر خدا کو گواہ لین تحقیقکہ ابن زیاد ولد الزنا فرزند ولد الزنا نے تمھی انتخاب
دیا ہے قتل ہونے مین اور ذلت اختیار کرنے مین لیکن ہرگز ایسا نہوگا کہ مین ایسے کافر کے ہات سے
ذلیل و اسیر ہون کہ خدا و رسول و مومنین اسی امر سے راضی نہین ہین اور ہمارا جان نسب عالی اور
تربیت یافتگان آغوش ہای پاکیزہ ہرگز مذلت لئیمانہ کو شہادت کریمانہ پر اختیار نہین کرتے اور مین باوجود
عدم سامان اور قلت اعوان کے اس گروہ قلیل کو ہمراہ لیکر تمھارے سامنے آیا ہون اور جہاد سے منھ نہین پھیرتا
بعد اسکے حضرت نے ایک شعر پڑھا کہ حاصل مضمون اوسکا یہ ہے کہ اے قوم جفا کار اگر تمنے ہمین شکست دی
پس کیا عجب ہے کہ ہم قدیم سے تمھارے شکست دینے والے ہین اگر بظاہر ہم مغلوب ہوے تو فی الحقیقت ہم
مغلوب نہین تفسیر علی ابراہیم مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ ایکدن منہال بن عمر نے حضرت امام حسین
سے ملاقات کی عرض کیا یابن رسول اللہ کیا حال ہے آپکا کیونکر صبح کی آپنے فرمایا اے منہال تک تجھے
میرے حال سے خبر نہین صبح کی مینے اپنی قوم مین مانند صبح بنی اسرائیل کے آل فرعون مین کہ ہمارے
فرزندونکو قتل کیا اور ہمارے عورتونکو اسیر کیا اے منہال صبح کی اون لوگون نے جو بہترین خلق خدا
بعد پیغمبر ہین اسطرح سے کہ منبر و سریر اونکو برا کہا اور صبح ہمارے دشمن کی اسطرح ہوئی کہ شرف و مال دنیا
اونکے ہاتھ لگا اور دوستونکی صبح ایسی ہوئی کہ اونکے مال کا نقصان اور حق نمکی اور حقارت کی گئی اور
ہمیشہ مومنین کا ایسا ہی حال رہا ہے اور صبح کی عجم نے درحالیکہ معترف ہین بافضلیت عرب کی اسوجہ سے
کہ خاتم الانبیا محمد مصطفے صلوات اللہ علیہ عرب سے ہین اور عرب معترف ہین بزرگی قریش کے اسلیے
کہ حضرت قریش سے ہین اور قریش کو فخر ہے اسوجہ سے کہ حضرت ہم مین سے ہین اور فخر کرتے عرب عجم پر
کہ رسول خدا قوم عرب سے ہین اور ہم اہلبیت کہ اونکے ذریت طاہرہ مین اس حالی سے ہمنے صبح کی کہ
ظالمون نے حق ہمارا چھین لیا اور حرمت ہماری نہ جانی کتاب ثواب الاعمال مین عمر بن تمیم
مشرقی سے روایت ہے اوسنے کہا مین حضرت امام حسین کی خدمت مین گیا جسوقت کہ حضرت نے

نصر بنی مقاتل مین منزل کی تھی اور چچازاد بھائی میرا ہمراہ میرے تھا پس نے حضرت کو سلام کیا میرے
پسر عم نے عرض کیا یا اباعبداللہ ریش مبارک مین یہ رنگ خضاب ہی جو معلوم ہوتا ہی میاں شریف کا
ایسا ہی رنگ ہی حضرت نے فرمایا رنگ خضاب ہی اور بوڑھا پا ہم بنی ہاشم کی طرف بہت جلد آتا ہی
یعنی ہم ہاشمی بہت جلد بوڑھے ہوجاتے ہین بعد اسکے حضرت نے پوچھا تم میری نصرت کو آئے ہو عمرو
بن قیس کہتا ہی مینے عرض کیا کہ یابن رسول اللہ مین مرد کبیر السن ہون اور بہت قرضدار ہون اور
عیال کثیر رکھتا ہون اور امانتین لوگون کی میرے پاس ہین مین نہین چاہتا کہ انکی امانتون کو
ضایع کرون اور میرے پسر عم نے بھی ایسا ہی کلام کیا حضرت نے فرمایا اگر میری نصرت کا ارادہ نہین رکھتے
تو چلے جاؤ تا آواز میری فریاد کی نہ سنو اور سیاہی لشکر کو میرے نہ دیکھو اسواسطے کہ جو شخص میری فریاد کو سنے
اور میری یاری نکرے سزاوار ہی خدائے عزوجل پر کہ اوسی منھ اور ناک کے بل جہنم مین ڈالے رجال کشی
مین بھی مثل اسکے روایت ہی کتاب سرائر مین حمزہ بن حمران سے روایت ہی اوسنے کہا اکیدن مینے
حضرت صادق سے پوچھا یابن رسول اللہ کیا سبب تھا کہ جب حضرت امام حسینؑ نے سفر عراق کیا محمد
بن حنفیہ سنے تخلف کیا اور مدینہ مین رہ گئے فرمایا کہ مین ایسی بات تجسے کہون کہ بار دیگر ایسا سوال نکرے
جب حضرت امام حسینؑ روانہ ہوے تو کاغذ منگا کر حضرت نے دستر لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہی
حسین ابن علی کا طرف بنی ہاشم کے اما بعد بدرستیکہ جو شخص مجھسے آکر ملیگا وہ شہید ہوگا اور جو شخص مجھسے
تخلف کریگا فتح و فیروزی نہ پائیگا والسلام کلینی نے کتاب کافی مین حضرت صادقؑ سے روایت
کی ہی کہ حضرت امام حسینؑ احرام عمرہ کا لیکر مکہ معظمہ مین داخل ہوے تھے اور ایک دن پہلے روز ترویہ سے
عراق کو روانہ ہوے کتاب مذکور مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ متمتع کو حج کرنا لازم ہے اور
اور معتمر جب عمرہ سے فارغ ہو جہان چاہے چلا جائے تحقیقکہ امام حسینؑ جانتے تھے کہ اشقیاے بنی
امیہ حج کو تمام کرنیکے فرصت نہ دینگے لہذا حضرت نے عمرہ مفردہ کا احرام باندھا تھا اور عمرہ کو تمام
کرکے آٹھوین ذیحجہ کو مکہ معظمہ سے نکلے اور سب لوگ اوسدن منیٰ کو جاتے تھے اور عمرہ بجا لانے مین
بیچ ذیحجہ کے کچھ خوف نہین ہی اوس شخص کے لیے جو حج کا ارادہ نرکھتا ہو کتاب کامل الزیارت مین
ابی سعید سے روایت کی ہے اوسنے کہا مینے سنا ہی جب امام حسینؑ بعزم سفر عراق مکہ معظمہ سے
نکلے تو عبداللہ بن زبیر حضرت کی خدمت مین آیا اور دیر تک تخلیہ مین حضرت سے باتین کرتا
رہا اور بظاہر سفر سے حضرت کو منع کرتا تھا حضرت نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ

عبد اللہ بن زبیر مجھے اس سفر سے منع کرتا ہے کہتا ہے مثل ایک کبوتر کے کبوتران حرم سے رہو اور مین نہین چاہتا کہ میری سبب سے حرمت حرم کعبہ ضائع ہو اور جسقدر حرم کعبہ سے مین دور ہو کر مارا جاؤن میرے نزدیک اچھا ہو اگر کنارہ زمرات مارا جاؤن بہتر ہے اس سے کہ پاس خانہ کعبہ کے قتل ہون کتاب مذکور مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ اگر آپ کہ عمرہ تشریف لیجاتے ہین تو حرم کعبہ مین رہیے حضرت نے فرمایا اے عبد اللہ مین نہین چاہتا کہ حرمت کعبہ میرے سبب سے ہتک ہو اور اگر مین ریت کے ٹیلے پر قتل ہون تو میرے نزدیک بہتر ہو اس سے کہ حرم کعبہ مین مارا جاؤن کتاب مذکور مین حضرت صادقؑ سے روایت ہو کہ حضرت امام حسینؑ اکیدن پہلے روز رویہ سے کہ ساتوین تاریخ ذیحجہ ہے کہ معظمہ سے جانب عراق روانہ ہوے عبد اللہ بن زبیر حضرت کی مشایعت کو آیا عرض کرنے لگا یا ابا عبد اللہ دن حج کے بہت قریب پہونچے ہین آپ حج چھوڑ کر عراق جاتے ہین فرمایا اے ابن زبیر اگر مین دریاے فرات کے کنارے مدفون ہون تو بہتر ہو اس سے کہ نزدیک کعبہ دفن ہون کتاب مذکور مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہو کہ جناب سید الشہدا نے بروز عاشورا اپنے اصحاب سے فرمایا مین گواہی دیتا ہون تحقیق کہ حکم حق سبحانہ تعالے مین مقدر ہوا ہے کہ ایک ایک تم مین سے شہید ہو پس چاہیے کہ تقوی اور پرہیزگاری کرو اور جو بلا نازل ہو اوسپر صبر کرو ایضاً کتاب مذکور مین جلیے سے روایت ہو اوسنے کہا مینے حضرت صادقؑ سے سنا کہ جناب سید الشہدا نے صبح عاشورا نماز اپنے اصحاب باوفا کے ساتھ ادا کی بعد اسکے اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا بدرستیکہ حق سبحانہ تعالے نے آجکے دن تم سب کا قتل ہونا مقدر فرمایا ہے پس چاہیے کہ قضاے الہی پر صابر رہو ایضاً کتاب مذکور مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت امام حسین نے بعد ادا ے نماز صبح عاشورا اپنے اصحاب باوفا سے فرمایا کہ گواہی دیتا ہون مین بدرستیکہ آجکے دن حق تعالی نے تم سب کے لیے قتل ہونا مقدر فرمایا ہے پس اپنے خدا سے ڈرو اور تقدیرات الہی پر صبر کرو ایضاً کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جناب سید الشہداء نے مکہ معظمہ سے محمد حنفیہ کو لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے حسین ابن علی کی طرف سے محمد بن علی اور تمام بنی ہاشم کی طرف اما بعد بدرستیکہ جو شخص مجھسے آکر ملیگا وہ شہید ہوگا اور جو شخص مجھسے ملحق نہوگا فتح و فیروزمندی نہ پائیگا والسلام میسر بن عبد العزیز نے اوسی جناب سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسینؑ

نے کربلا سے اس مضمون کا نامہ اپنے بھائی محمد بن حنیفہ اور تمام بنی ہاشم کو ارقام فرمایا اما بعد پس آگاہ ہو کہ مینے دل شہادت پر رکھا اور زندگانی کو ترک کیا اور دنیا کو ایسا قرار دیا کہ گویا ہرگز نہ تھی اور مین آخرت کو باقی اور دائم جانتا ہون اور مینے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا والسلام ایضاً کتاب مذکور مین حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ منزل بطن عقبہ سے آگے بڑھے تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مینے ایک خواب دیکھا ہے کہ البتہ مین اس سفر مین قتل ہونگا اصحاب نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ نے کہان سے جانا فرمایا کہ مینے دیکھا کئی کتون نے مجھپر حملہ کیا اور مجھے کاٹتے ہین اور ان مین ایک کتا ابلق ہے کہ وہ سب سے زیادہ مجھپر حملہ کرتا ہے ایضاً کتاب مذکور مین بسند ہاے معتبر حضرت امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ جناب سید الشہدا خامس آل عبا نے فرمایا قسم اوس خداے یگانہ کی جسکے قبضہ قدرت مین جان میری ہے کہ بادشاہ بنی امیہ کو گوارا نہوگی جبتک کہ مجھے قتل کرین اور البتہ قتل کرینگے اور جب مجھے شہید کر چکینگے تو پھر یہ امت بدکردار نماز جماعت کے بعد توفیق پائینگے اور عطایا اور غنیمتین بظلم و جور تقسیم ہونگے پہلے جس شخص کو کہ یہ امت جفاکار زجر و قہر سے علانیہ قتل کرینگے مین اور میرے اہل بیت ہونگے اور قسم خدا کی کہ بعد میری شہادت کے بنی ہاشم ہمیشہ محنت و رنج مین رہینگے جبتک کہ قائم آل محمد ظاہر ہو ایضاً کتاب مذکور مین بسند دیگر جناب صادقؑ سے مثل اسکے روایت ہے ایضاً کتاب مذکور مین باسانید معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ نے ارادہ کیا کہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہون تو عورات بنی عبد المطلب نے بیقرار ہوکر صداے نوحہ و زاری بلند کی جب امام مظلوم نے آواز گریہ اونکے سنی اور بیتابی اور بیقراری اونکے مشاہدہ کی تو اونکے پاس آکر فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ صبر کرو اور اس بیقراری اور بیتابی سے ہاتھ اوٹھاؤ محنت زدگان جگر سوختہ نے عرض کیا اے سید بزرگوار اور اے میوۂ دل احمد مختار کیونکر ہم رونے پیٹنے سے باز رہین حالانکہ تمسا بزرگوار سی عبرت و ناکامی ہم مین سے جاتا ہے اور آپ ہمکو بیکس چھوڑے جاتے ہین معلوم نہین کہ یہ منافقین آپ سے کیا سلوک کرین پس ہم نوحہ و سوگواری کس دن کے لیے اوٹھا رکھین بخدا یہ دن ہمارے لیے مثل روز وفات پیغمبر خدا و علی مرتضیٰ و فاطمہ زہرا ہے اور مانند روز وفات رقیہ و زینب و ام کلثوم ہے اے محبوب دلہاے ابرار اے بزرگون کے یادگار خدا اے

عزوجل ہمارے جانین نثار کرے بعد اسکے ایک پھوپھی نے حضرت کے آکر بعد اسے بلند گریہ
فرمایا اور کہا اے نور دیدہ گواہی دیتی ہون کہ اسوقت مینے چند شعر جگر سوز زبان جن سے تمھارے
مرثیہ مین سنے کہ حاصل مضمون یہ ہے بحقیقکہ ذلیل کیا قریش کے گروہون کو شہید صحرائے کربلا
نے آل ہاشم سے بسبب بزرگی کے وہ جناب میوہ دل رسول اور محبوب اونکے تھے اور ہرگز ذلیل
کبھی اونسے صادر نہوا اور بنی ہاے عرب کو اونکی مصیبت نے خاک مذلت پر گرایا اور ذلیل
ذلیل کیا اور ان اشعار کو بھی پڑھتی تھی کہ حاصل مضمون یہ ہے رو اے حسین سے سرور اسکے حال پر
جسکے قتل سے سرون کے بال سفید ہوگئے زمین کو زلزلہ ہوا چاند کو گہن لگا آفاق آسمان سرخ
و سحر شفق سے گلگون ہوگئی اونکے ماتم مین آفتاب متغیر ہوا اور تمام عالم تاریک ہوگیا یہ فرزند
فاطمہ ہے جسکی شہادت سے تمامی مخلوقات مصیبت مین گرفتار ہوگئی اور عالم مین زلزلہ
سا منا ہوا اور بنی ہاے اہل غرت خاک مذلت پر لی گئین کتاب خرائج الجرائح مین منجملہ
معجزات جناب سید الشہدا منقول ہے کہ جب حضرت نے عزم سفر عراق کیا اوسوقت اونکی
جدہ ام سلمہ تشریف لائین کہا اے نور دیدہ عراق کو نہ جاؤ کہ مینے تمھارے جد بزرگوار کو مکرر
فرماتے سنا کہ فرزند میرا حسین زمین عراق پر تیغ اہل نفاق سے شہید ہوگا اور حضرت نے خاک
کربلا مجھے دی ہے کہ میرے پاس شیشہ مین موجود ہے حضرت نے جواب مین کہا اے مادر
گرامی ایسا ہی واقع ہونیوالا ہے اگر مین عراق کو بھی نہ جاؤن تب بھی نہ بچونگا اور مجھے
قتل کرینگے بعد اسکے ام سلمہ سے کہا اگر آپ چاہین تو شہد اپنا اور اصحاب کا دکھاؤن پھر حضرت
نے ہاتھ اپنا ام سلمہ کے منہ پر پھیرا برکت دست مبارک سے حق تعالی نے اسدرجہ روشنی چشم کو
زیادہ کردیا کہ محل شہادت حضرت مع اصحاب مشاہدہ فرمایا پھر ایک مشت خاک زمین کربلا سے
اوٹھا کر ام سلمہ کو دی اور کہا اسکو دوسرے شیشے مین رکھ چھوڑیے جب یہ شیشہ خون سے مملو ہو
تو جانیے کہ مین شہید ہوا ام سلمہ فرماتی ہین جب عاشورا ہوا مینے بعد نماز ظہر دیکھا کہ خون تازہ
دونون شیشون سے ابلتا ہے ازجملہ معجزات امام مظلوم حضرت سید الساجدین سے منقول ہے
کہ امام حسین نے شب عاشورا اپنے اصحاب سے فرمایا مینے تمکو اجازت دی جسطرف چاہو
چلے جاؤ کہ ان اشقیا کو میرا قتل منظور ہے جب مجھے پائینگے تو تمھارے درپے نہونگے اگر
میرا ساتھ دوگے تو تم سب کل شہید ہوگے اصحاب باوفا نے عرض کیا ہرگز ہم آپ سے

جدا نہونگے اور بعد آپ کے ہماری زندگی پر خاک ہے پس حضرت نے فرمایا تحقیقکہ تم سب شہید ہوگے اور کوئی تم مین سے جیتا نہ بچیگا پس جیسا حضرت نے ارشاد کیا تھا ویسا ہی واقع ہوا ارشاد مفید علیہ الرحمہ مین امام زین العابدین سے منقول ہے فرمایا میرے پدر مظلوم نے سفر عراق مین کسی جگہ منزل نہین کی اور کسی منزل سے کوچ نہ فرمایا مگر یحیی بن زکریا اور اونکی شہادت کو یاد فرماتے رہے اور ایک روز ارشاد کیا کہ پیش خدا سختی دلیتی دنیا سے یہ ہے کہ سر مبارک حضرت یحیی ایک زن زانیہ کے لیے زنان بنی اسرائیل سے ہدیہ بھیجا گیا اور امام مظلوم روز شنبہ دہم محرم بعد نماز ظہر سنہ اکسٹھ ہجری مین بھوکے پیاسے غم والم مین زخمون سے چور مقام تسلیم و رضا مین صابر و شاکر درجہ شہادت سے فائز ہوے اوسوقت سن شریف حضرت کا اٹھاون سال تھا سات برس عہد رسول مین اور تینتیس برس عہد جناب امیر مین اور دس برس عہد امام حسن مین گذرے اور بعد امام حسن علیہ السلام مدت خلافت حضرت کے گیارہ برس تھے اور منجملہ اور وسمہ ہی حضرت خضاب فرماتے تھے اور بوقت شہادت عارض مبارک سے خضاب جاتا رہا تھا تفسیر امام حسن مین منقول ہے کہ جب اشقیانے حضرت کو گھیر لیا اوسوقت حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مینے بیعت اپنی تمکو بخل کی اگر تمھین منظور ہو تو اپنے خویش واقربا پاس چلے جاؤ اور فرزندون سے فرمایا کہ مینے تمھین بھی رخصت کیا اور بیعت سے معاف کیا تحقیقکہ تم اس انبوہ کثیر سے تاب مقاومت نہین رکھتے اور یہ مجھی سے سروکار رکھتے ہین اور کسی دوسرے سے انکو کام نہین ہے پس تم مجھے اس قوم جفا کار مین چھوڑ دو کہ حق تعالے اپنے حسن نظر سے میری مدد کریگا اور مجھے مخذول نکریگا جسطرح اوسنے میرے اسلاف طیبین کی اعانت کی ہر شدت و بلا مین ایک جماعت منافقان اور مردمان ضعیف الایمان جدا ہو کر پراگندہ ہوگئے اور اہل بیت واقربا اور اصحاب خاص جو قوت ایمان و یقین مین تمام عالم سے ممتاز تھے عرض کرنے لگے ہم آپ سے جدا نہونگے اور محنت و بلا اور شدت و رخا مین آپ کے شریک ہین اور فرزندون نے بھی یہی عرض کیا حضرت نے فرمایا جب تم متحمل ہو اس چیز پر جسے مینے اختیار کیا ہے پس آگاہ ہو حق تعالی منازل رفیعہ اور درجات عالیہ عطا فرماتا ہے اوس شخص کو جو اوسکی راہ مین شدائد و مکارہ کا متحمل ہو بدرستیکہ حق سبحانہ تعالی نے اگرچہ بلو اور میرے اسلاف کو

کرامات ازلیہ سے مخصوص کیا ہے کہ اوسکے سبب سے تحمل مکروہات بھی بہت آسان ہو گیا ہے لیکن اونمین کرامات و عنایات سے تسکین بھی تھوڑا سا حق تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اور آگاہ ہو کہ تلخ و شیرین دنیاے فانی مثل خواب ہے اور بیداری اس خواب سے آخرت مین حاصل ہوتی ہے اور فائز و رستگار ہے وہ شخص جو آخرت مین رستگار ہوا اور شقی و بدبخت وہ شخص ہے کہ نعیم ابدی آخرت کو ہاتھ سے دی مصنف فرماتے ہین کہ بقیہ اس حدیث کا مجلد احوال حضرت آدم مین ذکر کیا گیا ہے علی بن اسباط نے کتاب النوادر مین بعض اصحاب سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار حضرت سید الساجدینؑ ہر روز عاشورا مرثی اسمال مین تشریف لاتے تھے اور مین دیکھتا تھا کہ انصار و اصحاب پانی کی فکر مین کبھی میمنہ کبھی میسرہ کبھی قلب لشکر کی طرف جاتے تھے اور قصد پانی لانے کا کرتے تھے اور خامس آل عبا کو اشقیا نے ایسے ظلم سے شہید کیا کہ پیغمبر خدا نے ایک کتے کے قتل کو اسطرح منع کیا ہے کہ بضرب شمشیر و نیزہ و تیر اور تیغ اور لکڑی و عصا حضرت کو شہید کیا اور گھوڑون کے ٹاپون سے پامال کیا ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن جبرئیل جناب رسول خدا کی خدمت مین بصورت دحیہ کلبی آکر بیٹھے ناگاہ امام حسن اور امام حسینؑ وہان تشریف لائے چونکہ ان دونون صاحبزادونکو حضرت جبرئیل پر گمان دحیہ کلبی کا ہوا اونکے پاس آکر بدیہ ڈھونڈنے لگے جب حضرت جبرئیل انکے مطلب کو سمجھے ہاتھ اپنا بسوے آسمان بلند کیا اور ایک سیب اور ایک بہی اور ایک انار لیکر حسنین کو دیا جب اون شہزادون نے دیکھا تو نہایت خوش ہوے اور جناب رسالت مآبؐ پاس لیگئے حضرت نے اون میوون کو لیکر سونگھا اور فرمایا اپنی ماں پاس لیجاؤ بلکہ اگر پہلے اپنے باپ پاس لیجاؤ تو بہتر ہے پس حسنینؑ بموجب ارشاد جناب رسالت مآبؐ عمل مین لاے اور اون میوون کو اپنے پدر و مادر کے خدمت مین لیگئے مگر کسی نے اون میوون سے تناول نہ کیا یہانتک کہ جناب رسالتمآبؐ تشریف لائے اوسوقت سب اہل بیت نے تناول کیا اور جسقدر اہلبیت تناول کرتے تھے کچھ اونمین سے کم نہوتا تھا اور سب میوے اپنے حال پر رہے جبتک کہ رسول نے دنیا سے رحلت فرمائی حضرت امام حسینؑ نے فرمایا بعد وفات رسول خدا وہ میوے اہل بیت کے پاس تھے اور کچھ تغیر اور نقصان اونمین نہوا یہانتک کہ جناب فاطمہؑ شہید ہوئین پس انار غائب ہو گیا جب

جناب امیر شہید ہوے یہی غائب ہو گئے فقط سیب باقی رہگیا یہانتک کہ وہ سیب حضرت امام حسنؑ
پاس رہا جب حضرت بھی زہر دغا سے شہید ہوے سیب کو کچھ آسیب نہ پہونچا اور وہ سیب میرے
پاس تھا اور جب پیاس مجھپر بہت غلبہ کرتی تھی تو مین اوسے سیب کو سونگھتا تھا اسلیے کہ اوسکے بو سے
شدت تشنگی مین کچھ کمی ہوتی تھی جسوقت پیاس نے مجھپر غلبہ کیا اور یقین مرگ کا ہوا دانتو نسے اوس
سیب کو کاٹا حضرت امام زین العابدین فرماتے ہین کہ مینے یہ کلام اپنے پدر بزرگوار سے ایک ساعت
قبل شہادت سنا جب وہ جناب شہید ہوے ہر چند اوس سیب کو تلاش کیا نہ پایا مگر بو اوسکی متصل
مجھے آتی تھی اور جب مرقد مطہر امام مظلوم سے مشرف ہوتا ہون خوشبو سیب کی سونگھتا ہون اور جو
شخص ہمارے شیعون سے وقت سحر زیارت مرقد مطہر سے مشرف ہووے سیب اوسکے مشام مین
آئیگی ایضاً کتاب مذکور مین روایت ہے کہ حضرت امام حسینؑ صحراے کربلا مین وہ اشعار جو سابق
گذرے رجز مین پڑھتے تھے مگر چند شعر اثنا مین زیادہ کیے ہین کہ ترجمہ اونکے ظاہر الفاظ کا یہ ہے
اے قوم جفاکار آگاہ ہو کہ فاطمہ بنت رسول خدا میری مان ہین اور پدر بزرگوار میرے علی ابن ابیطالب
ہلاک الس وجن وارث ہین پیمبرون کے اور قتل اور ٹکڑے ٹکڑے کیا شجاعان عرب کو
جنگ بدر و احد و حنین مین بروقت مقابلہ و مبارزہ اور جنگ خیبر مین مرحب سے پہلوان کو
مع اتباع اپنی شمشیر آبدار کا طعمہ کیا اور ہلاک کیا اوس لشکر کفار کو جو جنگ حنین مین اپنے
مقتولونکی قصاص مین حضرت سے لڑنے آئے تھے کون ایسا ہے جسکا چچا مثل جعفر طیار ہو جسے
حق تعالی نے دو ہاتھونکے عوض بہشت مین دو پر عطا کیے اور میرے جد بزرگوار احمد مختار چراغ
روشن ہدایت ہین پدر بزرگوار میرے وہ ہین جنھون نے رسول سے دو بیٹین کین اور
شجاعت مین مانند شیر درندہ ہین اور بزرگ و سخی اور قوی دست اور جبل متین دین مبین اور
مالک حوض کوثر ہین اور اوس جناب نے دو قبلون کیطرف ہمراہ رسول سات سال کامل
نماز ادا کی درحالیکہ روے زمین پر سوا اُن دو بزرگون کی کوئی نماز گذار نہ تھا ابتداے
ولادت سے کبھی ایک لحہ بتون کو سجدہ نہ کیا اور میرے پدر بزرگوار شیر کردگار کہ ہمیشہ نیزہ
اوسکے دشمن کے سینہ سے پار ہوے اور رفتار اونکی مثل رفتار شیر ہے اور کانسہ ہاے
آبدار خود مرگ اعداے دین کو پلاتے رہے رجال کشی مین فضیل بن زبیر سے روایت
ہے اوسنے کہا ایک دن میثم تمار گھوڑے پر سوار چلے جاتے تھے حبیب بن مظاہر مجلس

بنی اسد سے اونھکر میثم تمار کے استقبال کو گئے اور دیر تک آپس مین باتین کیا کیے حبیب نے کہا گویا دیکھتا ہون مین ایک مرد پیر کو جسکے سر کے آگے بال نہین ہین اور وسیع البطن ہے متصل دار رزاق غرہ بجتا ہے اوسکو اپنے رسول کی اہلبیت و ذریت کی محبت مین سولی دینگے اور پیٹ اوسکا شق کرینگے میثم تمار نے کہا تحقیقکہ مین پہچانتا ہون مرد سرخ رنگ کو کہ دو کاکل گرد بار رکھتا ہے واسطے نصرت سبط رسول کے نکلا ہے اور شہید ہوا ہے اور سر اوسکا کوچہ ہاے کوفہ مین پھرایا جاتا ہے پھر دونون بزرگوار جدا ہوکر اپنے اپنے مقام پر گئے اہل مجلس سے بنے اسد نے کہا ہنوز کسی کو ان دونون سے زیادہ جھوٹا نہین دیکھا راوی کہتا ہے ہنوز اہل مجلس متفرق نہوے تھے کہ رشید ہجری اون دو بزرگوارون کی جستجو مین آئی اور اہل مجلس سے اونکا حال پوچھا اونھون نے کہا ابھی گئے ہین اور آپس مین ایسے باتین کرتے تھے رشید ہجری نے کہا خدا رحمت کرے میثم تمار پر جو کچھ اونھون نے کہا سچ کہا لیکن وہ اسقدر بھول گیا کہ جو شخص اوس مرد سرخ رنگ کا سر لائیگا سو درہم اوسکے انعام مین زیادہ کیے جائینگے یہ کہکر رشید ہجری چلے گئے اہل مجلس نے کہا قسم خدا کی یہ شخص اون دو سے بھی زیادہ جھوٹا ہے بعد اسکے کتنے ہین کہ چند روز کے بعد پھر دیکھا کہ ثمیم تمار کو محاذی دروازہ عمرو بن حریث کی دار پر کھینچا ہے اور بعد چند روز کے ایک ملعون حبیب بن مظاہر کا سر لایا اور وہ بزرگوار جناب سید الشہدا کے ساتھ شہید ہوے اور جو کچھ اون بزرگوارون نے فرمایا تھا سب اپنے دیکھا اور حبیب اون ستر شخصون سے تھی جنھون نے فرزند رسول کی نصرت کی اور وہ مصیبتین جو صعوبت و سختی مین مانند کوہ آہن تھین اپنے اوپر گوارا کین راہ خدا مین زخمہاے نیزہ و شمشیر کو اپنے سر و سینہ پر لیا باوجودیکہ اشقیا از راہ مکر و غدر امان دیتے رہے اور مال و زر دینے کا وعدہ کرتے رہے لیکن یہ وفادار نمانتی تھے اور کہتے تھے کہ اگر حضرت امام حسینؑ شہید ہون اور ہم زندہ رہین اور ایک رمق جان ہمارے بدن مین باقی رہجاوے تو بروز قیامت رسول خدا سے کوئی غدر نہو سکیگا اور کسی طرح حضرت کی نصرت و یاری سے ہات نہ اٹھایا یہانتک کہ سامنے حضرت کے شہید ہوے اور جسوقت کہ حبیب ابن مظاہر اسدی نے بریر بن حصین ہمدانی سے مزاح و مطایبہ کیا بریر بن حصین نے کہ انھین سید القراء کہتے تھے کہا اے حبیب یہ وقت مزاح و مطایبہ نہین ہے حبیب نے کہا اسوقت سے بہتر کون وقت ہوگا کہ عنقریب دشمنان دین سے لڑکر ہم شہید ہونگے اور بعد شہادت حوران

بہشت سے ہم آغوش ہونگے کشی فرماتے ہین کہ یہ کلام کتاب مفاخرۃ الکوفہ والبصرہ سے مستخرج کیا ہے کتاب کافی کلینی مین حکم بن عیینہ سے مروی ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام منزل ثعلبیہ پر پہونچے ایک شخص نے آکر سلام کیا حضرت نے پوچھا تو کس شہر کا باشندہ ہے عرض کیا کوفہ کا حضرت نے فرمایا اگر تو مدینہ مین ہمارے پاس آتا تو ہم نشان جبرئیل سے تجھے مطلع کرتے کہ کس راستہ سے وہ ہمارے گھر داخل ہوتے تھے اور کیونکر وحی الٰہی ہمارے جد بزرگوار پاس پہونچاتے تھے اے مرد کونے آیا ہو سکتا ہے کہ چشمۂ آب حیوان وعلم وعرفان تو ہمارے گھر مین ہو اور علوم الٰہی کو اور لوگ جانین اور ہم نجانین ایضاً کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے جب حضرت امام حسینؑ شہید ہوے تو ایک جبہ خز کا حضرت اوڑھے ہوے تھے ایضاً کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ بروز عاشورا حضرت امام حسینؑ ایک جبہ خز کہ مائل بہ تیرگی تہا اوڑھے تھے اوس جبہ مین تریسٹھ نشان زخم شمشیر اور نیزہ وتیر پائے گئے ایضاً کتاب مذکور مین بسند ہاے معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت امام حسینؑ شہید ہوے درحالیکہ حضرت نے اپنی ریش مبارک کو وسمہ سے خضاب کیا تھا ایضاً کتاب مذکور مین روایت ہے کہ ابی بکر حضرمی نے کہا مینے وسمہ سے خضاب کرنیکو حضرت صادقؑ سے پوچھا فرمایا کچھ مضائقہ نہین بتحقیقکہ امام حسینؑ شہید ہوے درحالیکہ محاسن مبارک پر وسمہ کا خضاب تھا ایضاً کافی مین منقول ہے کہ جعفر بن عیسیٰ نے امام رضا علیہ السلام سے درباب صوم عاشورا اور جو کچھ اس باب مین لوگ کہتے ہین سوال کیا ارشاد کیا تو صوم ابن مرجانہ کو پوچھتا ہے اے جعفر روز عاشورا وہ دن ہے کہ ابن زیاد نے جو اولاد زنا ہین بسبب خوشی قتل امام حسینؑ کے روزہ رکھا اور روز عید قرار دیا اور آل رسول اور جملہ اہل اسلام اوسکو شوم ونحس جانتے ہین اور جسنے کہا اہل اسلام نحس جانین اوسدن روزہ رکھنا نہ چاہیے اور اوسدنکو متبرک نہ سمجھو وفات جناب رسولخداؐ اوسدن وفات جناب رسول خداؐ اوسدن واقع ہوئی اور کوئی آل محمد سے شہید نہین ہوا مگر بروز دوشنبہ پس ہم اہلبیت اوسدن کو نحس وشوم جانتے ہین اور دشمن ہمارے اوسے متبرک جانتے ہین چونکہ بروز عاشورا امام حسینؑ شہید ہوے اسی سبب سے ابن مرجانہ نے اوسدن کو متبرک جانا اور آل محمدؐ اوسکو نحس وبد جانتے ہین پس جو شخص یہ دو دن روزہ رکھے

اور متبرک جانے ملاقات کریگا خدا سے درحالیکہ دل اُسکا مسخ ہوگیا ہوا ور محشور ہوگا اون
لوگون مین جو ان دونون دنون کے روزہ سنت اور متبرک جانتے ہین ایضاً کتاب مذکورہ مین
منقول ہے کہ عبدالملک نے حضرت امام محمد باقرؑ سے صوم نہم و دہم محرم کو پوچھا فرمایا بروز نہم
لشکر شام نے حضرت کو مع اصحاب گھیر لیا اور ابن مرجانہ و عمر بن سعد نے بسبب کثرت فوج خوشی و
شادی کی اور حضرت کو اور اصحاب باوفا کو ضعیف سمجھی اور یقین ہوگیا کہ کوئی شخص اہل عراق
سے حضرت کی نصرت نکریگا فدا ہون مین اوس مظلوم پر جسے اشقیا ضعیف سمجھے بعد اسکے فرمایا
عاشورا وہ دن ہے کہ امام حسینؑ شہید ہوے اور صحراے کربلا مین مع اصحاب و اقربا بخاک
خاک و خون مین غلطان باتن عریان بے گور و کفن گرد لاش حضرت پھرتی تھی اے ابن
جو اسدن روزہ رکھے قسم بر رب کعبہ یہ دن روزہ کا نہین ہے بلکہ یوم حزن و مصیبت ہے کہ نازل
ہوے سب اہل آسمان و زمین اور تمامی مومنین پر اور ابن مرجانہ اور آل زیاد اور اہل شام
کے واسطے روز خوشی و سرور ہے غضب خدا نازل ہوا اُن اشقیا پر اور ان کی ذریت خبیثہ پر
اے عبدالملک اُسدن سب قطعات زمین روئے مصیبت امام مظلوم پر گرزمین شام پس جو
شخص اوسدن روزہ رکھے اور روزمین و برکت قرار دے حق سبحانہ تعالیٰ اوسکو ہمراہ آل زیاد
کے ایسی حالت سے محشور کریگا کہ دل اوسکا محشور ہوا ہو اور مورد غضب و سخط الٰہی ہوگا اور جو
شخص آجکے روز کوئی چیز اپنے عیال کے لیے ذخیرہ کرے خداے عزوجل دل مین اوسکی نفاق
پیدا کرتا ہے تا آنکہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے اور ذخیرہ مین اوسکے لیے اور اوسکے عیال
کے واسطے برکت کو اوٹھا لیتا ہے اور سب چیزون مین اوسکی شیطان شریک ہوتا ہے امالی شیخ
طوسی علیہ الرحمہ مین منقول ہے جناب صادقؑ سے کسی نے صوم عاشورا سے سوال کیا حضرت
نے فرمایا کہ وہ روز شہادت امام حسینؑ ہے اگر تو قتل حضرت سے خوش ہوا ہو تو اوسدن روزہ
رکھ پھر فرمایا بتحقیقکہ بنی امیہ اور اونکے مددگارون نے اہل شام سے اسدن نذر کی تھی کہ اگر
حضرت قتل ہون یا حبس ملعون نے اونپر خروج کیا ہے وہ زندہ بچ جاے اور خلافت آل
ابی سفیان قائم رہے تو اسکے شکریہ مین روزہ رکھینگے اور اسی سبب سے صوم عاشورا آل ابی
سفیان مین سنت ہوا اور اونکی پیروی سے سب لوگ اسدن روز کو سنت جانتے ہین اور
اسباب فرح و شادی اپنے اہل و عیال کے لیے مہیا کرتے ہین تا آخر حدیث کافی کلینی مین

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ اشعث بن قیس یعنی قتل جناب امیر مین شریک تھا اور بیٹی
اوسکی جعدہ ملعونہ نے امام حسن کو زہر دیا اور محمد بیٹا اشعث حون حسینؑ مین شریک ہوا تذنیب
سید مرتضی علم الہدی رضی اللہ عنہ تنزیہ الانبیا مین فرماتے ہین اگر کوئی سوال کرے کہ حضرت
امام حسین کو کیا عذر شرعی داعی ہوا کہ مکہ معظمہ سے حضرت نے مع اہل و عیال سفر عراق فرمایا حالانکہ
دشمنان حضرت وہان مستولی تھے اور حاکم وہانکا یزید پلید کیطرف سے قابض و متصرف تھا اور
تمام امر و نہی اوسکے دست اختیار مین تہا اور حضرت کو فیون کی مکر و غدر سے بسبب اپنے پدر بزرگوار
اور برادر عالیقدار کے خوب واقف تھے اور کیونکر اوس جناب نے خلاف مشورہ احباب عمل فرمایا
چنانچہ ابن عباس وغیرہ باصرار مانع سفر ہوے اور حضرت سے اظہار ہلاکت کرتے تھے اور عبد اللہ بن عمر
جب حضرت کے وداع کو آیا اَسْتَوْدِعُكَ مِنْ قَتِيلٍ کہا یعنے مین تمھین خدا کو سونپتا ہون اور جانتا
ہون کہ قتل ہوگے اور اسی طرح ایک جماعت کثیر نے اوس جناب کو منع کیا اور مشورہ سفر کا نہ دیا اور
جب حضرت نے شہادت مسلم بن عقیل سنی تھی اثنا راہ سے کیون نہ پھرے اور اوس قوم کے مکر و
حیلہ پر کیون تیقظ نہوے اور کیونکر اونکے لیے جائز ہوا کہ باوجود قلت انصار کے اوس جمع کثیر
و جم غفیر کے محاربہ پر پیش قدمی کی جسوقت ابن زیاد نے امان کا وعدہ کیا اور بیعت یزید چاہی
کسلیے حضرت نے قبول نکیا اور کیون اپنے خون اور اپنے اہل بیت و اصحاب اور اپنے شیعون کے
خون کی محافظت نہ فرمائی اور کیون حضرت نے اپنے نفس کو مہلکہ مین ڈالا حالانکہ اونکے برادر بزرگوار
حضرت امام حسنؑ نے بسبب ادنی خوف کے حضرت سے خلافت معویہ کو سپرد کی تھی پس
کسطرح جمع کیا جاے فعل حضرت اور اونکے برادر نامدار کے باب مین اس حیثیت سے کہ
محمول صحت پر ہون جواب ہم کہتے ہین کہ معلوم ہے جب امام کو گمان قوی ہوا نیز غالب
ہونے اور انیز حق کے پہونچنے اور قائم ہونے امور ولایت و خلافت پر اوسوقت واجب ہوتا ہی
کہ جو امر باعث وصول حق ہو اوسے امام عمل مین لاے اگرچہ وہ امر تعب و مشقت شدید
پر مشتمل ہو لیکن آقا ہمارے امام حسینؑ نے کونے کو سفر نہین کیا مگر بعد ظہور عہد و پیمان محکم کے اہل کوفہ سے اور
بعد اسکے کہ اہل کوفہ نے بہت سے خطوط بطوع و رغبت بے جبر و کراہت اوس جناب کو لکھے اور
تحریر خطوط مین اونھون نے خود ابتدا کی نہ یہ کہ کچھ حضرت کے جواب مین لکھا ہو اور معاویہ کیوفات مین بعد
اوس صلح کے جو ما بین اونھون اور امام حسنؑ واقع ہوئی تھی اکابر و اشراف اہل کوفہ نے اوس جناب کو نامہا

لکھے تھے لیکن حضرت نے اوسوقت قبول التماس اونکا صلاح نجانا اور جو جواب باصواب تھا عمل مین
لائے جب امام حسن نے وفات پائی تو پھر اہل کوفہ نے نامے لکھے اوسوقت حضرت نے اونکی امید
بر لانے کا وعدہ کیا چونکہ ایام سلطنت معاویہ بہت صعب تھی اور احتمال غلبہ کا اوسپر نتھا لہذا حضرت
نے سکوت اختیار فرمایا اور جبوقت معاویہ درک اسفل ہاویہ مین داصل ہوا تو پھر اہل کوفہ نے بہت
خطوط لکھے اور حضرت کے بلانے مین حد سے زیادہ اصرار کیا اور رغبت اپنی حضرت کی تشریف آوری
پر اپنے نامون مین مندرج کی اور دیکھا حضرت نے کہ والی و حاکم کوفہ جو یزید کی طرف سے معین ہے
نہایت ضعیف اور مغلوب ہے اور اہل کوفہ اوسپر نہایت تسلط اور غلبہ رکھتی ہین اور اوسکے کہنے
اعتنا نہین کرتے بنا بریاسکے حضرت کو ظن غالب ہوا کہ اب کوفہ کی طرف جانا واجب ہے پس اس
سبب سے حضرت پر لازم ہوا جو کچھ کہ حضرت عمل مین لائے اپنے اعتقاد مین اور حضرت کو
یہ گمان نہ تھا کہ اہل کوفہ باوجود اسکے عہود و مواثیق کے غدر و مکر کرینگے اور اہل حق نصرت مین
سہولت و نرمی کرینگے اور وہ امور عجیب و غریب کہ تصور مین نہین آسکتے پیش آئینگے اسلیے کہ جب
حضرت مسلم کوفہ مین داخل ہوے تو اکثر لوگون سے بیعت لی اور جب ابن زیاد اس شہر بنیاد
مین وارد ہوا اور خبر ورود مسلم سے مطلع ہوا اور سنا کہ حضرت مسلم ہانی بن عروہ مرادی کے گھر مین
اترے ہین جیسا کہ کتب تواریخ مین مذکور ہے پس وہ ملعون شریک بن اعور کی عیادت کو
کہ وہ بھی ہانی کے مکان مین تھا آیا اور یہ شریک بن اعور موافق اور شریک رائے حضرت مسلم
تھا قتل ابن زیاد مین اور حضرت مسلم سے اقرار لیا تھا کہ جب ابن زیاد میرے عیادت کو آئے
تم اوسے قتل کرنا اور حضرت مسلم نے باوجود امکان ابن زیاد کو قتل نکیا اور بعد اوسکے جانے
حضرت مسلم نے اوسکا عذر اسطرح بیان کیا کہ جناب رسالت مآب نے فریب و مکر سے قتل
کرنے کو منع کیا ہے پس اگر اوسوقت حضرت مسلم موافقت شریک سے ابن زیاد کو قتل کر ڈالتے
تو فتنہ و فساد زائل ہو جاتا اور حضرت امام حسین بخوف و خطر کوفے مین تشریف لاتے اور ہر شخص
نصرت و یاری مین حضرت کے سرگرم ہوتا اور جو لوگ کہ باطن مین قصد نصرت رکھتے تھے اور
ظاہر مین معاندین سے رسم و راہ رکھتے تھے وہ بھی شریک ہو جاتے اور حضرت کے دائرہ
بیعت مین داخل ہوتے اور جبوقت ابن زیاد نے ہانی بن عروہ کو بلا کر اپنے پاس قید کیا
اوسوقت حضرت مسلم گروہ اہل کوفہ اپنے ہمراہ لیکر جانب قصر دار الامارہ تشریف لیگئے اور

اوسے گیہ کر کام اوسپر تنگ کیا یہانتک کہ بسبب خوف ونامردی کے اوس شقی نے دروازے
قصر کے بند کر لیئے اور ہر طرف سے لوگون کو اہل کوفہ کے ترغیب دینے اور ڈرانے کو بھیجا اور حضرت
مسلم کے مخذول اور منکوب کرنے مین کوشش کی اوسوقت اکثر اہل کوفہ متفرق ہوگئے اور حضرت
مسلم کی نصرت سے باز رہے یہانتک کہ سوا چند شخصون کے کوئی اونکے ساتھہ نرہا اور لاچار ہوکر
حضرت مسلم وہان سے پھرآئے غرض ان امور کے ذکر سے یہ ہے کہ اسباب فتح وظفر واضح اور لائح تھی
لیکن سوء اتفاق نے اس مقدمہ کو منعکس کر دیا اور نوبت یہانتک پہونچی کہ حضرت شہید ہوئے
تحقیقکہ سید وآقا ہمارے امام حسین علیہ السلام نے جسوقت اثنائے راہ مین خبر شہادت مسلم بن عقیل
سُنی سب نے مشورہ دیا کہ پھر چلیے اوسوقت حضرت نے مراجعت کا قصد کیا فرزندان مسلم بن عقیل
اوٹھہ کھڑے ہوے کہنے لگے قسم بخدا ہم نہ پھرینگے جب تک کہ اپنے پدر بزرگوار کے خون کا عوض نہ لین
یا یہ کہ جسطرح حضرت مسلم نے ذائقۂ شہد شہادت سے اپنے کام وزبان کو شیرین کیا ہم بھی اوسی
ذائقہ سے اپنی زبان کو آشنا کرین پس اوسوقت حضرت نے فرمایا لاخیر فی العیش بعد
ھؤلاء یعنے زندگانی دنیا سے فانی مین بعد ایسے عزیزون کے کچھہ لطف ومزا نہین بعد اسکے
حُر بن یزید مع لشکر بحکم ابن زیاد حضرت کو عدول ومراجعت سے ممانعت شدید کی اور چاہا کہ حضرت
کو ابن زیاد پاس لیجائے اور حضرت کو اوسکا محکوم گردانے حضرت نے اوس شقی پاس جانے سے
انکار کیا جب حضرت نے دیکھا کہ مراجعت کے کوئی صورت نہین اور ابن زیاد پاس جانا بھی مناسب
نہ تھا اوسوقت لاچار وہ امام عالیمقام شہر شام سخت انجام کے طرف متوجہ ہوئے اور یزید پاس
جانے کا قصد کیا اسلیے کہ حضرت جانتے تھے کہ یزید بہ نسبت ابن زیاد مجھسے نرمی کریگا پس یہ گمان
کرکے جانب شہر شام روانہ ہوئے یہانتک کہ عمر بد اختر مع لشکر ضلالت اثر حضرت سے ملاقی
ہوا اور نوبت یہانتک پہونچی کہ جیسا کتب سیر وتواریخ مین مذکور ہے پس یہ تو ہم کیونکر کیا جاے
کہ حضرت نے اپنے ہاتھہ سے آپ کو مہلکہ مین ڈالا حالانکہ منقول ہے کہ حضرت نے عمر سعد سے فرمایا
اے عمر تو میرے تین سوالونسے ایک سوال کو قبول کر یا مجھے رخصت دے کہ مین جس مقام سے
آیا ہون وہان پھر جاؤن یا مجھے یزید پاس لیچل تا مین اپنے امور اوسی سے سر کرون کہ وہ مجھسے
قرابت رکھتا ہے پس جس چیز پر اوسکی رای قرار پائے میرے باب مین عمل مین لاوے یا مجھے رخصت
دے تاکسی سرحد مین بلاد اسلام سے جاؤن اور میرا حال نفع وضرر مین مثل اور مسلمانون کے

حال کے ہے عمر سعد نے یہ ماجرا ابن زیاد کو لکھہ بھیجا اوس شقی نے قبول نکیا اور کہا جب ہمارے
چنگل مین آ گئے تو ایسی باتین کرتے ہین اور آرزوے نجات رکھتے ہین حالانکہ اب اونکو کچھہ
چارہ نہین ہے پس جب اوس جناب نے امرار اون اشرار کا اپنی قتل اور ہتک حرمت پر
مشاہدہ کیا اور بیدینی اونکی معاینہ کے جانا کہ اگر حکم ابن زیاد قبول نکرونگا تو بکمال ذلت ہتک
حرمت میرے ہوگی یا انیمہ قتل سے نجات پاونگا پس بجان ودل رُنا اختیار فرمایا اور سوقت
حضرت دو خصلت جمیلہ مین متردد تھے ایک یہ کہ اس جہاد مین اعداے دین پر فتحیاب ہون
ہو سکتا ہے کہ گروہ قلیل اور جماعت ضعیف گروہ کثیر اور جم غفیر پر ظفر پائے دوسرے یہ کہ سعادت
شہادت سے فائز ہون اور کرامات اُخرویہ کو پہونچین لیکن مخالفت کرنا حضرت کا مشورہ صحابہ
مانند ابن عباس وغیرہ کے پس سبب یہ ہے کہ ظنون بسبب علامات و آثار قوت وضعف مین
مختلف ہوتے ہین کبھی ہوتا ہے کہ امر بہ نسبت بعض اشخاص کے بنظر قوت وعلامات و آثار
بطن قوی مظنون ہوتا ہے اور بہ نسبت بعض اشخاص کے ضعیف ہوتا ہے اور شاید ابن عباس
عہد و میثاق اور نامہ و پیام اہل کوفہ پر مطلع نہوے ہون اور یہ امر منجملہ اون امور کے ہے کہ
حال لوگون کا اوسمین مختلف ہوتا ہے اور تفصیل اوسکے احاطہ تحریر مین نہین آسکتی لیکن
مراجعت نکرنا حضرت کا بعد شہادت مسلم پس سابق اسی ہمنے بیان کیا اور ذکر کیا کہ اکثر روایتون
وارد ہوا ہے کہ اوس جناب نے قصد مراجعت کیا تھا لیکن لوگ مانع ہوے اور رُنا جماعت
قلیل کا کثیر سے پس ہمنے بیان کیا کہ ضرورت داعی اسی کی تھی اور مقتضی شرع اور احتیاط کا اوسوقت
یہی تھا جو حضرت نے کیا اور وعدۂ ابن زیاد درباب امان زبانی تھا اور فیمابین عہد و پیمان ایسا
نہ تھا کہ قابل وثوق اور اعتماد ہو اور غرض اوسکی اظہار امان سے سبکی اور ہتک حرمت حضرت
منظور تھی بعد اس تذلیل کے آخرکار شہید اور قتل کرنا مدنظر تھا اور اگر حقیقت مین اوسکے
نیت بخیر ہوتی اور امان دینے مین صدق درستی چاہتا اور خیال کسی ایذا رسانی کا نہوتا اور
وہ ملعون خود بھی یزید کے نزدیک معذور ہوتا تو البتہ حضرت کو یزید پاس جانے کی رخصت دیتا
اور اپنے لشکر کو حضرت کے ساتھہ کرکے یزید پاس بھیجدیتا لیکن اوسوقت عداوت رذیلہ
واحدہ اور عناد عہد رسول اوسکے اور اوسکے اصحاب کے سینہ پر کینہ سے ظاہر ہوا اور گمان ہے
کہ اوسوقت حضرت نے اس احتمال کو تجویز فرمایا ہو کہ جن لوگون نے حضرت کو خطوط لکھے تھے

اور عہد و پیمان کیے تھے شاید حضرت کی طرف رجوع کرین اور بسبب مشاہدہ کرنے قوت
حضرت کی اور قلت اعوان و انصار کے حق کیطرف مائل ہون خواہ بسبب رعایت دین خواہ
بوجہ حمیت عرب جیسا کہ بعض اہل کوفہ نے لشکر عمر سعد سے ہدایت پائی اور اوس جناب کی خدمت
مین آکر سعادت شہادت سے فائز ہوے اور ان احتمالات کے ایسے اوقات مین اکثر توقع ہوا
کرتی ہے لیکن وجہ جمع و مطابقت ابین فعل حضرت و فعل امام حسنؑ پس واضح و لائح ہے اسلیے کہ
امام حسنؑ نے صلح اختیار نہین فرمائی مگر واسطے رفع فتنہ و فساد کے اور بخوف قتل اہلبیت و شیعیان
و بوجہ عدم وثوق و اعتماد اصحاب کہ غدر و مکر اونکا مشاہدہ فرما چکے تھے بخلاف حضرت امام حسینؑ
کہ وہ جناب جانتے تھے جن لوگون نے خط لکھے ہین اور عہد و پیمان مستحکم کیے ہین میرے نصرت
سے انکار اور چشم پوشی نکرینگے اور اسباب و وجوہ قوت انصار حق کے اور ضعف انصار باطل
کے اسقدر مشاہدہ کیے تھے کہ اون اسبابون کے وجود سے حضرت پر واجب و لازم ہوگیا تھا
کہ اپنے حق کو اعداے دین سے طلب فرمائین اور خروج کرین اور جب مقدمہ منعکس ہوگیا
اور آثار و علامات غدر و نفاق اور سوء اتفاق ظاہر ہوے تو قصد مراجعت فرمایا اور چاہا کہ
طلب حق سے دست بردار ہون اور امر خلافت ظاہری یزید روسیاہ کو سپرد کرین اور صلح
کرلین جسطرح اونکے برادر بزرگوار نے صلح کی تھی لیکن اوسوقت دشمنون نے نہ مانا اور اس امر پر
راضی نہوے پس دونون بزرگون کا حال بعینہ ایک دوسرے سے مطابق اور موافق ہے
لیکن چونکہ حضرت امام حسینؑ نے بعد ظاہر ہونے آثار خوف و ضعف کے اور احاطہ لشکر مخالف
کے صلح چاہی لہذا اوس فرقۂ گمراہ نے صلح قبول نکی اور درپے عرض و آبرد کے ہوے اوسوقت
حضرت نے مجبور و لاچار ہوکر اونسے لڑنے مین اور اونکے دفع کرنے مین سعی و کوشش فرمائی
یہانتک کہ درجہ رفیعۂ شہادت کو پہونچے اور بہشت عنبر سرشت اور رحمت رضوان پروردگار
عالم سے فائز ہوے اور یہ سب جو مذکور ہوا اوس تامل کرنے والے پر جو اخبار اور احادیث سے
مطلع ہے واضح و لائح ہے تمام ہوا کلام سید مرتضی رضی اللہ عنہ کا مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین
کہ جلد امامت اور جلد فن مین اکثر حدیثین ذکر ہین کہ دلالت کرتے ہین اس بات پر کہ ہر ایک
ائمہ معصومین سے خداے عزوجل کیطرف سے احکام خاصہ پر امور تھے اور وہ احکام صحیفہائے
آسمانی مین کہ جو رسول پر نازل ہوے تھے مندرج تھے پس ہر ایک ائمہ طاہرین سے اون

احکام پر عمل فرماتے تھے اور سزاوار نہین ہے کہ اونھین اپنے احکام پر قیاس کرین اور
جو شخص کہ احوال انبیاے مرسلین پر مطلع اور آگاہ ہوا ہے کہ خدا نے اکثر پیغمبرونکو تن تنہا
ہزارون کفار پر مبعوث فرمایا اور وہ پیغمبر اونکے تبون کو اور خداؤنکو برا کہتے تھے اور طرف دین
حق کے دعوت کرتے تھے اور مصائب و مکروہات دنیا کے پروا نہ رکھتے تھے اور ضرب و قید
و قتل و احراق سے اور مانند اسکے دیگر عقوبات دنیوی سے ذرا خوف و بیم نہ رکھتے تھے تو
شخص البتہ جانتا ہے کہ آیہ معصومین پر مقام اعتراض نہین ہے اور یہ بھی ہے کہ عصمت ایمہ
طاہرین کے گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے بدلیل و برہان اور بہ نصوص متواترہ قرآن ثابت ہو چکی
ہے پس کسی طرح مجال اعتراض اون پر نہین ہے بلکہ قول و فعل اونکا حجت ہے جو کچھ کہین
اور کرین اوسکو تسلیم اور قبول کرنا واجب و لازم ہے علاوہ یہ کہ اگر کوئی منصف خوب تامل کرے
یقین کر سکتا ہے کہ حضرت نے جان اپنی جد امجد کے دین مبین پر نثار کی اور یہ تزلزل جو
ارکان دولت بنی امیہ مین ظاہر ہوا بعد شہادت حضرت کے واقع ہوا اور کفر و ضلالت اونکا
ظاہر نہوا اگر بعد اس بات کے کہ حضرت درجہ شہادت سے فائز ہوے اور اگر حضرت اشقیا سے
مصالحہ کر لیتے تو قوت و شوکت اونکی زیادہ ہوتی اور امراء اونکا لوگون پر مشتبہ ہو جاتا اور دین کے
نشان پوشیدہ اور آثار ہدایت کے کہنہ ہو جاتے اور یہ بھی اخبار سابقہ سے واضح ہوا کہ حضرت
مدینہ منورہ سے نہین نکلے مگر خوف قتل سے اسی طرح مکہ معظمہ سے نہین نکلے مگر بعد غلبہ ظن کے
اس بات پر کہ وہ غدار و مکار بکرد غدر در پے قتل ہین یہانتک کہ حضرت کو ارکان حج تمام
کرنا ممکن نہوا تا آنکہ حضرت محل ہوے اور حج کو عمرہ سے بدل کر بکمال خوف و دہشت وہان سے
نہضت فرمائی فداہ و نیز جان و مال اور مان باپ اور اولاد میرے کہ حضرت کو انام حج
کے مہلت ندی اور حالت خوف مین سفر اختیار کیا اور اعدائی عرصہ زمین کو اونپر تنگ کیا
اور راہ چارہ مسدود کر دے اور جاے امن و محل پناہ باقی نہ رکھا بحیثیکہ مینے بعض کتب معتبرہ
مین دیکھا ہے کہ یزید نے عمر سعد کو لشکر عظیم ساتھہ کر کے جانب مکہ معظمہ روانہ کیا اور اوسکو سردار
حجاج کیا تھا اور کہا تھا کہ حضرت کو باخفا گرفتار کرلے اور اگر ممکن ہو تو حضرت کو بکر و حیلہ قتل کر
اور اسی سال تیس ملعونون کو شیاطین بنی امیہ سے باخفا حاجیون کے ساتھہ بھیجا تھا کہ
جسطرح ممکن ہو حضرت کو قتل کرین جب وہ جناب اس امر پر مطلع ہوے تو احرام حج سے

محل ہوے اور حج کو عمرہ مفردہ سے بدل فرمایا اور باسناد متعددہ منقول ہے کہ محمد بن حنفیہ نے
اوس جناب کو سفر سے منع کیا تو حضرت نے ارشاد کیا والدا سے برادر اگر مین کسی جانور کے سوراخ
مین چھپونگا تو بھی مجھے ڈھونڈھکر نکالینگے اور قتل کرینگے پھر مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہین ظاہر
یہ ہے کہ اگر وہ جناب مصالحہ وبیعت اختیار کرتے جب بھی وہ ملعون بسبب شدت عداوت قتل
حضرت سے دست بردار نہوتے اور بہر صورت مکر وغدر سے پیش آتے اور خواہش بیعت محض
بہانہ تہا اسلیے کہ جانتے تھے کہ حضرت قبول نکرینگے مقام غور ہے کہ مروان ملعون نے حاکم مدینہ کو
مشورہ دیا تہا کہ تو حضرت کو قبل تذکرۂ بیعت کے قتل کر اور ابن زیاد کہتا تہا کہ پہلے حضرت کو
ہماری بیعت واطاعت کی تکلیف دو بعد اسکے جو کچھ ہمارے رای مین مستحسن ہوگا عمل مین لائینگے
اور واضح تر یہ فریب ہے کہ اشقیا نے پہلے حضرت مسلم کو امان دی بعد اوسکے قتل کیا لیکن بعویہ اگرچہ
بغض وعداوت شدید اہل بیت سے رکہتا تہا لیکن نہایت مدبر ومکار اور ذوفنون تہا اور جانتا تہا
کہ علانیہ اہل بیت کو قتل کرنا باعث روگردانی خلق اور باعث زوال ملک ہوگا اور لوگ مجبر خروج
کرینگے اسلیئے وہ مکار بظاہر طریقہ صلح ودوستی رکہتا تہا اسی سبب سے حضرت امام حسن ؑ نے
اوس سے صلح کی تہی اور امام حسین ؑ سے اوس مکار سے متعرض نہوے اور اسی جہت سے اونہنے
یزید کو نصیحت کی تہی کہ امام حسین ؑ سے متعرض نہونا اسلیے کہ وہ مکار جانتا تہا کہ اونکے متعرض
ہونے سے بادشاہی اوس لعین کی زائل ہوجائیگی اور اوسکے ملک مین تخلل واقع ہوگا خداوند
لعنت کر اہل بیت کے قاتلون اور ظالمون پر اور اون اشقیا پر جنہون نے اونکی اعانت کی اور
راضی تھے اوس ظلم وستم پر جو اہل بیت رسالت پر واقع ہوے اور خداوند عذاب کر اون
بیحیاؤن پر بعذاب دردناک اور گردان ہین نیکان نیک شیعیان آل محمد ؐ سے اور اون
لوگون سے جو امام مظلوم کے خون کا عوض لینگے ظہور قائم آل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ مین

باب

متضمن شہادت فرزندان مسلم بن عقیل ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے کتاب امالی
مین شیخ اہل کوفہ ابو محمد سے روایت کی ہے کہ بعد شہادت امام حسین ؑ دو لڑکون کو حضرت
کے لشکر سے قید کرکے ابن زیاد پاس لیگئے اوس ملعون نے اون معصومون کو قید خانہ مین
بہیجا اور زندان بان سے کہا کہ اچہا کہانا اور سرد پانی اونکو نہ دینا اور ایذا اور سختی مین رکہنا

غرض وہ دونو معلوم دن بھر روزہ رکھتے تھے اور وقت افطار اونکو دور دیان جو کے اور ایک کوزہ
گرم پانی کا پاتے تھے ایک سال اسی حال سے رہے اتفاقاً ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے
کہا کہ ہماری مصیبت کو بہت طول ہوا قریب ہے کہ زندگی ہماری اسی غم والم مین آخر ہوجاے
صلاح یہ ہے کہ جبوقت زندان بان آئے ہم حسب ونسب اپنا اوسکے سامنے بیان کرین اور جو قرابت
کہ جناب رسالت آب سے رکھتے ہین اوس سے ظاہر کرین شاید اوسکو ہمارے حال پر رحم آئے
اور اسقدر آب وطعام مین تنگی نکرے غرض وقت شام زندان بان حسب معمول دو قرص نان ایک
کوزہ آب لیکر آیا چھوٹے لڑکے نے اوس مرد پیر سے پوچھا اے شیخ تو حضرت محمد مصطفے کو پہچانتا ہے
اوسنے کہا کیونکر نہین جانتا وہ نبی ہین پھر پوچھا تو جعفر طیار کو پہچانتا ہے کہا کیون نہین جانتا
اونکو حق تعالی نے بہشت بریں مین دو بازو عطا کیے ہین کہ ہمراہ فرشتون کے پرواز کرتے ہین پھر
پوچھا کہ امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو تو جانتا ہے اوسنے کہا کیونکر نہین جانتا وہ پیغمبر کے داماد
اور وصی ہین پھر لڑکون نے اوس سے کہا اے شیخ ہم تیرے پیغمبر کے اقربا سے ہین اور فرزند مسلم
ابن عقیل ہین کہ تیرے ہاتھ مین گرفتار ہین لذیذ کھانا وسرد پانی جو تجھسے مانگتے ہین تو نہین دیتا
اور اس خرابۂ تنگ وتار مین ہمکو محبوس کیا ہے یہ سنتے ہی وہ نیک انجام دونون صاحبزادون کے
قدمون پر گر کر کہنے لگا جان میری آپ پر قربان ہو اے عترت رسول یہ دروازہ محبس کا کشادہ ہے
جہان چاہو چلے جاؤ اور دور دیان اور جام پانی کا اونکو دیا اور راستہ بتلا دیا اور کہا تون کو چلے جانا
اور دن کو چھپ رہنا تا اینکہ تمہارے لیے عنایات جناب باری سے رستگاری ہو دونون صاحبزادے
وقت شب روانہ ہوے تھوڑی راہ چلے تھے کہ اثناے راہ مین ایک ضعیفہ سے ملاقات ہوئی
کہا اے ضعیفہ ہم دونون مرد سال پریشان حال شکستہ بال یتیم بیچارہ غریب الوطن آوارہ ہین
اور شہر کی راہون سے واقف نہین یہ وقت شب ہے ایک رات ہمکو مہمان کر اور اپنے گھر مین
جگہ دے علی الصباح روانہ ہونگے اوس نیک بخت نے کہا کہ اے محبوب میرے تم دونون کون ہو کہ
تمہارے بدن کی خوشبو کو کوئی خوشبو نہین پہونچتی کہا ہم تیرے پیغمبر سے قرابت رکھتے ہین قید خانہ
سے ابن زیاد کے بخوف قتل بھاگے ہین ضعیفہ نے کہا اے پیارو میرے سیرا ایک داماد زشت کردار
ہے کہ وہ لڑائی مین حاضر تھا مجھے خوف ہے اگر وہ مطلع ہو مبادا تمکو بیگناہ قید کرے لڑکون نے
کہا ایک شب درمیان ہے صبح کو ہم چلے جائینگے آخر اوس صالحہ نے قبول کیا اور آب وطعام انکے لیے

حاضر کیا دونون صاحبزادون نے تناول فرمایا اوسوقت چھوٹے بھائی نے بڑے سے کہا گمان کرتا ہون کہ یہ شب آخری ہماری حیات سے ہے اوٹھکر بغلگیر ہولین اور بو ایک دوسرے کے بدن کے سونگھین قبل اسکے کہ موت درمیان ہماری جدائی ڈالے پس دونون بھائی گلے ملکر سو رہے تہوڑی دیر مین داماد ضعیفہ کا آیا دق الباب کیا ضعیفہ نے پوچھا کون ہے نام تبلایا پوچھا کیا سبب ہے آج تو اسوقت آیا یہ وقت تیرے آنے کا نہ تہا اوسنے کہا وائے تجھپر مین سخت بدحواس ہون دروازہ کھولدے کہ زہرہ میرا شق ہوا جاتا ہے عجب محنت و بلا مین مبتلا رہا پوچھا کونسی بلا تجھپر نازل ہوئی کہا دو لڑکے قید سے بہاگے ہین امیر نے کہا ہے جو شخص انمین سے ایک کا سر لائے ایک ہزار درہم پائیگا لہذا مینے بہت رنج و تعب اوٹہایا لیکن کسی کو نہ پایا ضعیفہ نے کہا اے فرزند خدر کر میرا داماد محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم علے آلہ وسلم بروز قیامت دشمن تیرے ہون اوس بدسرشت نے کہا وائے تجھپر دنیا کی حرص و طمع ہوتی ہے اوس مومنہ نے کہا کیا کریگا ایسی دنیا کہ جسکے ساتھہ آخرت نہو شقی نے کہا تیرے حمایت اور رعایت سے معلوم ہوتا ہے گویا امیر کے قیدی تیرے پاس ہین چل تو امیر تجھے بلاتا ہے اوسنے کہا مین ایک ضعیفہ شکستہ بال ہون بولا دروازہ کھولدے تا شب کو آرام کرون مین صبح کو تلاش اونکی کرونگا غرض اوس مومنہ نے دروازہ کھولدیا اور آب و طعام اوسکے لیئے لائے تہوڑی رات گذری تہی کہ شقی نے ایک صاحبزادے کی سانس لینے کے صدا سنی نہایت بدمزاج اور خشمناک اوٹہا اور دیوار کو ہاتھہ سے پکڑکر تہامتا چلا اتفاقاً ہاتھہ اوس بدذات کا ایک معصوم کے پہلو پر پڑا صاحبزادے نے پوچھا تو کون ہے کہا مین صاحبخانہ ہون تم بتلاؤ کون ہو کہا ہم یتیم مظلوم ہین بہر بڑے بھائی کو جگاکر کہا بخدا جس چیز کا ڈر تہا وہی درپیش ہے شقی نے کہا تم دونون کون ہو کہا اگر ہم سچ کہین ہمین امان دیگا کہا ہان اونہون نے دوبارہ پوچھا یعنے بناہ خدا و رسول ہے شقی نے کہا قبول کیا معصومون نے کہا کہ محمد مصطفے اس بات کے گواہ ہین شقی نے کہا گواہ ہین مظلومون نے کہا حق تعالے ہماری اور تمہاری قول پر شاہد ہے کہا شاہد ہے اوسوقت بیکسون نے کہا ہم تیرے پیغمبر کے اقربا سے ہین ابن زیاد کے قید اور قتل سے بہاگے ہین شقی نے کہا موت سے تم بہاگے اور موت ہی مین گرفتار ہوئے شکر خدا کہ تم میرے ہاتھہ آئے بہر اوٹہکر بازو اون بیگناہون کے باندہے تمام شب دونون معصوم دست بستہ کہڑے رہے وقت صبح ایک حبشی غلام خلیج نام کو بلاکے کہا ان دونون کو کنارۂ فرات لیجاکر قتل کر اور سر دونون کے

اسپر دونون کا سر لائی ہزار درہم پائیگا

لے آتا مین ابن زیاد پاس لیجاؤن اور دو ہزار درہم انعام پاؤن غلام نے تلوار اوٹھائی
اور آگے ہوا تھوڑی راہ چلے کہ ایک لڑکے نے کہا اے حبشی رنگ تیرا بلال موذن رسولخدا
کے رنگ سے بہت مشابہ ہے اوسنے کہا میرے آقا نے تمھارے قتل کا حکم دیا ہے تم
کون ہو اونھون نے کہا ہم تیرے پیغمبر کے عترت ہین ابن زیاد کی قید سے بھاگے تھے
تیری بی بی نے ہمین مہمان کیا تھا آقا تیرا ہمکو قتل کیا چاہتا ہے غلام نیک انجام اون
دونون کے پانون پر گر پڑا اور بوسے لیئے اور کہا جان میری تم پر فدا ہو اے عترت
محمد مصطفے مبادا محمد مصطفے بروز قیامت دشمن میرے ہون اور شمشیر کو ایک طرف پھینکا
اور آپ نہر مین کود پڑا ایک جانب سے دوسری طرف عبور کر گیا شقی نے پکارا اے
غلام تونے نافرمانی کی اور حکم میرا نہ مانا کہا اے آقا تیرا تا بعدار وہین تک ہون کہ
تو خدائی نافرمانی نہ کرے درصورتیکہ تونے خلاف حکم خدا کیا پس مین دنیا اور آخرت
مین تجھسے بیزار ہون شقی نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا اے فرزند دنیا مین مین نے
مال حلال اور حرام اپنا سب تیرے لیئے جمع کیا اور حرص وطمع دنیا کی البتہ ہوتی ہے
پس ان دونو کو کنارہ فرات لیجا کر قتل کر اور سر لے آ کہ مین ابن زیاد پاس لیجاؤن
اور دو ہزار درہم جائزہ پاؤن اوس جوان نے شمشیر ہاتھ مین لے آور آگے لڑکون
کے چلا تھوڑی راہ چلا تھے کہ چھوٹے بھائی نے کہا اے جوان مین تیری جوانی پر آتش
جہنم کا خوف کرتا ہون اوسنے پوچھا اے حبیب میرے تم کون ہو کہا ہم عترت اطہار سید
ابرار ہین تیرا باپ چاہتا ہے کہ ہمین قتل کرے وہ سعادتمند قدمبوس ہو کر کہنے لگا فدا
ہو جان میری آپ پر اے عترت رسول مبادا حضرت پیغمبر بروز محشر میرے دشمن ہون
یہ کہکر تلوار کو دور پھینکدیا اور خود نہر مین کود پڑا اور پیر کے دوسری جانب اتر گیا
وہ ملعون چلایا کہ اے فرزند تونے بھی نافرمانی کی کہا اس نافرمانی سے خدا کی اطاعت
بہتر ہے اور معصیت خدا سے جہنم ہے اوسوقت شقی نے کہا سوا میرے کوئی تمھارا
قاتل نہو گا پس تلوار اوٹھاکر بچون کو ہمراہ لیا اور کنار فرات جاکر شمشیر نیام سے
کھینچے دونون صاحبزادے تیغ برآن چمکتے دیکھکر بے اختیار زار زار رونے لگے
اور کہا ایہا الشیخ ہمکو بازار مین لیجاکر بیچ ڈال اور پیغمبر کی دشمنی کو گوارا نہ کر کہا نہین تمکو

مین ذبح کرونگا کہ ابن زیاد سے انعام پاؤن مظلومون نے کہا اے شیخ پیغمبر کی قرابت کا لحاظ
و پاس نہین کرتا کہا تمکو کچھہ قرابت رسول سے نہین ہے معصومون نے کہا اے شیخ ہمکو ابن زیاد
پاس لیجا کہ وہ جو چاہے حکم کرے اوس بیرحم نے کہا میرا وسیلہ رسائی کا سوا تمھارے خون
کے اور کچھہ نہین ہے بیکسون نے کہا اے شیخ تجکو ہماری کم سنی پر رحم نہین آتا لعین نے
کہا حق تعالے نے رحم میرے دل مین پیدا نہین کیا آخر تیمون نے کہا اے شیخ اگر ہمکو
لابد قتل کریگا پس اتنی مہلت دے کہ چند رکعت نماز پڑھہ لین کہا پڑھہ لو اگر نفع بخشے بچون
نے چار چار رکعت نماز بخضوع و خشوع پڑھے اور ہاتھہ اوٹھاکر یہ دعا کی یا حی یا حلیم یا احکم
الحاکمین درمیان ہمارے اور اس شخص کے براستی حکم فرما بعد اسکے شقی نے بڑے
صاحبزادے کو تلوار لگائی اور سر جدا کرکے توبڑہ مین رکھا چھوٹا بھائی دوڑکر بڑے
بھائی کے خون مین لوٹتا تھا اور کہتا تھا اسی رنگ سے سرور کائنات کی زیارت
کرونگا سنگدل نے کہا خاطر جمع رکھہ کہ تجھے بھی تیرے بھائی سے ملحق کرتا ہون اور
اوس بچے کے بھی ایک ضربت لگائی اور سر جدا کرکے توبڑہ مین رکھا اور دونون لاشین
دریا مین پھینکدین جب دربار ابن زیاد مین گیا وہ شقی کرسی پر بیٹھا تھا اور چھڑی
بید کی اوسکے ہاتھہ مین تھی اس ملعون نے سر دونون بچون کے سامنے اوسکے رکھدیئے
ابن زیاد نے جو نظر اون سرون پر کی اوٹھہ کھڑا ہوا پھر بیٹھہ گیا پھر کھڑا ہوا اور بیٹھا تین
مرتبہ یون ہی کیا اور قاتل سے اونکے خطاب کیا ارے تجھہ پر تونے انکو کہان پایا کہا
ہمارے گھر مین ایک بڑھیا نے انکو مہمان کیا تھا ابن زیاد نے کہا تونے رعایت مہمانی
نہ کی کہا نہین ابن زیاد نے کہا اونھون نے تجھسے کچھہ کہا تھا کہا مجھسے کہتے تھے اے شیخ ہمکو
بازار مین لیجاکر فروخت کرے اور قیمت سے منتفع ہو اور پیغمبر کی دشمنی گوارا نہ کر ابن زیاد
نے کہا پھر تونے کیا جواب دیا کہا مینے کہا تمکو قتل کرکے اسیر پاس لیجاؤنگا تا جائزہ پاؤن
پوچھا اونھون نے کیا جواب دیا کہا اونھون نے درخواست کی کہ ابن زیاد پاس زندہ
لیچل وہ جو چاہے حکم کرے پوچھا پھر تونے کیا جواب دیا کہنے لگا مین نے کہا مجھے
بغیر اس تقریب کے وہان بار نہ ملیگی ابن زیاد نے کہا کیون تو اونھین زندہ نہ لایا کہ مین تجکو
دو چند صلہ دیتا کہا مجھے وسیلہ نہ تھا ابن زیاد نے کہا پھر لڑکون نے کیا جواب دیا شقی نے

کہا کہنے لگے قرابت رسول کا تو پاس ولحاظ نہین کرتا پوچھا تو نے کیا جواب دیا کہا مینے اونکی قرابت کا انکار کیا ابن زیاد نے پوچھا پھر اونھون نے کیا کہا شقی نے کہا کہنے لگے کہ ہماری کم سنی اور خورد سالی پر تجھے رحم نہین آتا ابن زیاد نے کہا تجکو رحم نہ آیا اوس ملعون نے جواب دیا کہ مینے اونسے کہا حق تعالی نے رحم میرے دل مین خلق نہین کیا ابن زیاد نے پوچھا آخر اونھون نے کیا درخواست کی کہا اونھون نے کہا اگر تجھے ہمارا قتل ہی منظور ہے تو ہمکو نماز پڑھ لینے دے مینے کہا اگر نماز کچھ نفع کرے تو پڑھ لو الغرض چار چار رکعت نماز دونون نے پڑھی ابن زیاد نے پوچھا نماز کے آخر مین کیا کہا کہنے لگا ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیئے اور کہتے تھے یاحی یاحکیم یا احکم الحاکمین درمیان ہمارے اور اس شخص کے تو بحق درستی حکم فرما ابن زیاد نے کہا احکم الحاکمین نے حکم کیا کوئی ہے اس فاسق کے واسطے ایک شخص نے کہا مین ہون حکم کیا جہان لڑکون کو اسنے مارا ہے وہین لیجاکر اسے قتل کر مگر خون اس خبیث کا اونکے خون سے ملنے نہ پائے اور جلد سر لے آ اوس شخص نے اسی طرح کیا اور سر اوسکا نیزہ پر ایسی جا رکھوایا کہ لڑکے شہر کے ڈھیلے و پتھر مارتے اور کہتے تھے اس ملعون نے اولاد پیغمبر کو قتل کیا مولف فرماتے ہین کہ مناقب قدیمہ مین یہ قصہ محمد بن یحیی سے منقول ہے اور فی انجملہ پہلے روایت سے تفاوت رکھتا ہے کہا کہ بعد شہادت جناب سید الشہداء دو لڑکے لشکر ابن زیاد سے بھاگے ایک کا ابراہیم نام دوسرے کا محمد تھا بیٹے جعفر طیار کے تھے اثنائے راہ مین ایک ضعیفہ سے ملاقات کی کہ پانی نہر سے بھر رہی تھی اونکا حسن وجمال دیکھکر پوچھنے لگے تم کون ہو کہا ہم اولاد جعفر طیار ہین لشکر ابن زیاد سے بھاگے ہین عورت نے کہا شوہر میرا لشکر ابن زیاد مین رہتا ہے ڈرتے ہون کہ رات کو نہ آجاے ورنہ تمھین بدل وجان مہمان کرتی اون دونون مہ پارہ وطن آوارہ نے کہا تو ہمین لیجا شاید کہ شوہر تیرا آج شب کو نہ آئے خلاصہ وہ زن صالحہ اونکو گھر لیگئی اور اونکے لیئے کھانا لائے اونھون نے کہا ہمکو حاجت طعام نہین مگر ایک جانماز لا دی قضا کی نمازین پڑھین الغرض دونون نمازین پڑھکر فرش خواب پر گئے اوسوقت چھوٹے بھائی نے بڑی سے کہا مجکو اپنی آغوش مین لیلو اور بو میرے بدن کی سونگھو گمان کرتا ہون کہ یہ آخری شب ہمارے حیات کی ہے

باقی حالات موافق حدیث سابق کے ہین یہان تک کہ کہا اوس ملعون نے تلوار کھینچی بڑے لڑکے کو قتل کیا اور لاش فرات مین ڈالدی چھوٹے نے قسم اوس شقی کو دی اور کہا تھوڑی دیر مجھے اپنے بھائی کے خون مین لوٹنے دی اوسنے کہا اس سے کیا حاصل ہر لڑکے نے کہا مجھے یون ہی منظور ہے پس ایک ساعت خون ابراہیم مین غلطان رہا اوس ملعون نے کہا اوٹھہ نہ اوٹھا آخر تلوار پشت سر پر لگائی اور پس گردن سے سر کو قطع کیا اور بدن نہر فرات مین پھینکدیا بدن اوسکا کنارے پانی پر ٹھہرا رہا جب نعش دوسرے بھائی کی پہونچی پہلی نعش پانی کو شق کرتی روان ہوئی یہانتک کہ چھوٹے بھائی کی نعش سے ملکر دونون باہم لپٹ گئین اور غرق ہوگئین اوسوقت شقی نے ایک آواز لاشون سے سنی کہ بارا کہا تو جانتا ہے اور دیکھتا ہے جو سلوک کہ اس ملعون نے ہمارے ساتھ کیا انتقام ہمارا اس سے لے بعد اوسکے راوی کہتا ہے کہ عبداللہ ابن زیاد نے نادر نام ایک غلام کو بلایا اور اشارہ کیا کہ اس ملعون کی مشکین باندہ لے اور جہان اسنے لڑکون کو قتل کیا ہے لیجاکر قتل کر اور کپڑے اسکے لے لے اور دس ہزار درہم مینے تجھے دیئے اور آزاد کیا غرض غلام اوس بدانجام کو اوسی مقام پر لیگیا اوس ملعون نے کہا اے نادر تو بالضرور مجھے قتل کریگا راوی کہتا ہے پس غلام نے اوسے قتل کیا اور جیفۂ ناپاک اوسکا فرات مین پھینکدیا پانی نے اوس ناپاک کو قبول نہ کیا اور کنارہ نہر ڈالدیا آخر بموجب حکم ابن زیاد لاش اوسکی جلادی گئی اور شقی جہنم واصل ہوا۔

باب اون وقایع مین جو اہل بیت پر بعد شہادت تا مدینہ منورہ واقع ہوئی

اور ذکر معجزات مین جو اثنائے راہ حضرت سے ظاہر ہوئے سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے کتاب لہوف مین اور شیخ ابن نما نے مثیر الاحزان مین روایت کی ہے اور ترجمہ عبارت سید کا یہ ہے کہ عمر سعد نے روز عاشورا سر سید الشہداؑ ہمراہ خولی بن یزید اصبحی اور حمید بن مسلم ابن زیاد پاس بھیجا اور حکم کیا کہ سرہاے اصحاب حسینؑ بھی بدن سے جدا کرو اور ہمراہ شمر بن ذی الجوشن اور قیس بن اشعث و عمرو بن حجاج روانہ کیا الحاصل وہ ملعون کوفہ مین پہونچے اور عمر سعد دوسرے دن کربلا مین تا زوال آفتاب رہا بعد اوسکے روانہ ہوا اور اہل بیت اطہار کو شتران بے کجاوہ پر سوار کرکے

مانند اسیران ترک و روم بیچلے چنانکہ اس باب مین شاعر نے خوب کہا ہے کہ خلاصہ مضمون اوسکا
یہ ہے درود پیغمبر ہاشمی پر بھیجتے ہین اور اوسکی اولاد سے جنگ کرتے ہین یہ عجب ماجرا ہے
الغرض جب عمر بد انجام دشت کربلا سے روانہ ہوا ایک گروہ نے قوم بنی اسد سے آکر
لاشہ ہاے خون آلود اور نعش ہاے طاہرہ پر نمازین پڑھین اور مدفون کیا جیسا کہ
بالفعل ضریحین موجود ہین شیخ مفید علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام
کو مدفون کیا جس جگہ مرقد مطہر ہے بالفعل اور علی اصغر کو پائین پا حضرت کے اور شہدای
اہل بیت و اصحاب کو گرد و پیش ضریح اقدس حضرت کے پائین پا دفن کیا اور قبرین
حضرات کی بکجا ہین اور عباس بن علی کو راہ غاضریہ مین دفن کیا جس مقام پر کہ شہید ہوئے
تھے جہان کہ اب روضۂ اقدس ہے سید رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جب عمر سعد ہمراہ
اہل بیت قریب کوفہ پہونچا اہل کوفہ بطور تماشائیون کے آئے ایک عورت نے پشت
بام سے پوچھا کہ تم کہان کے قیدی ہو اہل بیتؑ نے فرمایا ہم اسیران آل محمد ہین وہ
عورت اوتر آئے اور کچھ چادرین لاکر مخدرات کے پیشکش کین اونھون نے قبول
فرمایا سید رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ امام زین العابدین ہمراہ اہل بیت اطہار بشدت بیمار تھے
اور حسن مثنی فرزند امام حسنؑ بھی ہمراہ اپنے عم عالیمقدار کے کربلا مین شریک رنج
و محن رہے اور زخم کاری کھائے کچھ رمق جان باقی تھی کہ اونکو اوٹھا لائے
سواے اِنکے اور دو فرزند امام حسن زید اور عمرو بھی تھے القصہ اہل کوفہ اسیران
اہل بیت کو دیکھکے نوحہ اور گریہ کرتے تھے امام زین العابدینؑ نے اوسوقت فرمایا
تم ہم پر گریہ اور نوحہ کرتے ہو پس قاتل ہمارا کون ہے بشیر بن حذلم اسدی نے کہا
کہ مینے زینب دختر علیؑ کو اوسوقت دیکھا اور کوئی عورت مثل اونکے خوش بیانی
اور طلاقت لسانی مین ساتھہ اس شرم وحیا کے نہین دیکھے گویا کہ امیرالمومنینؑ
کی زبان سے کلام کرتے تھین جناب زینبؑ نے سب کو اشارہ سے خاموش کیا
سب ساکت ہو گئے اوسوقت فرمایا کہ شکر و سپاس بیقیاس خاص جناب احدیت
کے لیئے ہے اور درود نامتناہی میرے پدر بزرگوار محمد مصطفے اور آل اخیار پر اما بعد
اے اہل کوفہ اے اہل فریب و دغا آیا تم روتے ہو اور قطرات اشک جاری کرتے ہو

زینب بنت علی علیہا السلام

پس گریہ و نالہ موقوف نہین ہوا مثل تمھارے مانند اوس عورت کے ہے کہ اپنا تاگا محکم بٹ کر توڑ ڈالے تمنے اپنی قسم کو ذریعہ مکر و حیلہ قرار دیا اور تم مین سوائے عُجب و عیب و نخوت آمد کنیزون کے کچھ نہین ہے اور تم فرومایگی مین مانند اوس سبزہ کے ہو کہ نجاست پر اوگے اور بے حاصل اور بے منفعت مانند اوس قبر کے کہ چاندی سے زینت دی گئی ہو اعمال بد تمھارے نفوس نے پیش کیے ہین کہ موجب قہر و غضب الٰہی اور خلود جہنم و عذاب نامتناہی کے ہوئے آیا گریہ و نالہ کرتے ہو ہان قسم خدائے عزوجل کی بہت رووگے اور کم ہنسو کہ عار و ننگ و عیب امت تمنے حاصل کیے اور ہرگز تمسے جدا نہونگے کہان سے نجات پاسکتے اور کیونکر بچ سکتے ہو کہ تمنے سلالۂ خاتم انبیا سردار جوانان جنان اور ملجا و ماوائے نیکوکاران وجائے پناہ مصیبت و منارۂ حجت اور اپنے راہنما کو قتل کیا بُرا ذخیرہ پیچھے ہو رحمت حق سے دور ہو تحقیقکہ تمھاری کوشش بیجا اور سعی بیجا حاصل ہوئی اور خسران اعمال ہوا اور تمنے اپنے نفسون کو ہلاک کیا اور تمھاری تجارت مین نقصان ہوا اور مبتلائے غضب الٰہی اور خواری و تباہی ہوے وائے تمپر اے اہل کوفہ کیسا تمنے جگر پیغمبر خدا کا ٹا اور کیسی عداوت جناب رسالت مآب سے ظاہر کی اور عجب طرح کا خون بہایا اور حرمت و آبرو ضایع کی کیسے پیارے فرزند کو اونکے قتل کیا تحقیقکہ امر عظیم کے مرتکب ہوئے عجب نہین کہ آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاے اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ پاش پاش ہوجائین بروایت دیگر اس مضمون کو فرمایا کہ ایک بلاے بزرگ اور حادثۂ عظیم تمنے برپا کیا کہ اوس سے فضاے آسمان و زمین تنگ ہوگئے تعجب کرتے ہو اس امر سے کہ آسمان خون روے عذاب آخرت زیادہ رسوا کنندہ ہے اور اوس روز کوئی یار و مددگار تمھارا نہوگا اس مہلت چند روزہ پر مغرور نہو کہ انتقام البتہ لیا جائیگا اور یہ خون پامال شدنی نہین ہے اور عذاب الٰہی کمین مین ہے راوی کہتا ہے بخدا دیکھا مینے کہ سب لوگ یہ کلام سنکر متحیر و بیہوش ہوگئے اور بے اختیار روتے تھے اور اونگلیان منہ مین دبائے تھے ایک پیر مرد پہلو مین میرے کھڑا بہت رو رہا تھا کہ ریش او سکی آنسوون سے تر ہوگئی تھی کہتا تھا مان باپ میرے فدا ہون کہ بزرگ تمھارے بہترین بزرگان ہین جوان تمھارے بہترین جوانان اور عورتین تمھاری

بہترین زنان اور نسل تمہاری بہترین نسل ہے اور کبھی آپ حضرات عاجز و ذلیل نہین ہوتے
دوسری روایت مین یون وارد ہے کہ حضرت فاطمہ صغرا نے بعد مراجعت کے کربلا سے
اسطرح خطبہ پڑھا کہ شکر خدا ہے بعد دریگ صحرا و سنگریزہ ہا اور بعد ہر شے کے عرش
سے فرش تک شکر خدا کرتے ہون اور اوسپر توکل و اعتماد اور یقین و اعتقاد رکھتے ہون
اور گواہی دیتے ہون اوسکی وحدانیت اور رسالت محمد مصطفے پر اور گواہی دیتی ہون
کہ اونکی اولاد امجاد کو اشقیا نے کنار فرات ناحق ذبح کیا بے اسکے کہ کسی سے عداوت
و بغض رکھتے ہون یا خون کسی کا بہایا ہو خداوندا پناہ مانگتی ہون اس بات سے
کہ تجھپر بہتان وافترا کرون اور خلاف اوس چیز کا کرون جو تو نے عہد و پیمان اپنا
واسطے وصی پیغمبر علی بن ابی طالب م کے نازل کیا ہے وہ علی کہ حق اوسکا غصب
کیا اور بجرم و گناہ اوسکو تیرے گھر مین سامنے مسلمانون کے قتل کیا جیسا کہ کل اونکے
فرزند کو قتل کیا اور تو نے اون جناب کو از وقت حیات تا ممات مبتلاے مرضات رکھا
یہانتک کہ اونکو بنفس نفیس وطبع شریف ساتھہ مناقب رضیہ و طریقہ پسندیدہ کے
تو نے اوٹھالیا اور کسی بات مین جگہ گرفت اور ملامت کی اونپر نہ ہوئی اور کم سنی مین
تو نے اونکو ہدایت کی اور بزرگی مین فضائل پاکیزہ دیئے اور ہمیشہ خیر خواہی امت
اور سعی و کوشش تیری اور تیرے پیغمبر کے امور مین کرتے رہے اور جانب آخرت
رغبت اور دنیا سے نفرت رکھتے تھے اور تیری راہ مین جہاد کیے اور تو نے اونکو
تمام خلائق سے پسندیدہ اور فائق رکھا اور طرف صراط مستقیم کی رہنمائی اور ہدایت کرتے
رہے اور اسی حال مین جہان فانی سے طرف دار باقی کے رحلت فرمائی اما بعد اے اہل
کوفہ اے اصحاب مکر و حیلہ آگاہ ہو کہ ہم اہل بیت کو حق تعالی نے مبتلا تمہارا کیا اور
تمہارا امتحان ہمسے کیا اور ہماری بلا کو نیک گردانا اور علم و حکمت اپنی ہمکو دے کر
ہم گنجینہ علم اور صندوق فہم و حکمت الٰہی اور حجت اوسکے ہین روے زمین پر اپنے
کرامت سے اوسنے ہمکو معزز کیا اور بسبب اپنے پیغمبر کے اکثر خلق پر ہمکو بزرگی و شرافت
عطا کی اور تمنے تکذیب کی اپنے پیغمبر کی اور ہمارے خون کو حلال اور مال کو مباح
جانا گویا ہم اولاد ترک و کابل سے تھے کل ہمارے جد کو قتل کیا اور آج تلوارین

تمھارے ہمارے خون سے آلودہ ہین اور یہ سب بوجہ کینہ وعداوت سابق کے ہے کہ
ہمارے قتل سے تم شاد وخرم ہوتے ہو اور خدا کے ساتھہ مکر وحیلہ کرتے ہو اور وہ باطل
کرنے والا مکر کا ہے پس نفوس تمھارے ہمارے قتل وغارت سے شاد کام نہون کہ یہ
مصیبتین اور بلائین وہ ہین کہ خدا نے قبل از وقوع واقعہ کتاب مین لکھی ہین اور یہ
حق تعالے پر آسان وسہل ہے تا اینکہ جو چیز فوت ہوئے اوسپر غمگین نہون اور جو عطا
کرے اوسپر شاد نہون اور حق تعالی کسی مغرور ومتکبر کو دوست نہین رکھتا ہلاکی ہو تمھارے
لیئے منتظر لعنت وعذاب خدا رہو اور گویا تمپر متواتر غضب الہی اور عذاب شدید آسمان
سے نازل ہوا ہے کہ تمکو افعال زشت کی پاداش نے ہلاک کر دیا ہے اور بعض کو تم مین سے
بعضون کے عذاب مین گرفتار کیا ہے اور عذاب اور جزا تمھارے لیئے دائم وہمیشہ ہے
لعنت خدا ظالمون پر بُرا ہو تمھارا آیا کچھہ جانتے ہو کن ہاتھون سے تمنے ہمین نیزے
مارے اور کون لوگ تم مین سے ہمارے قتل پر مستعد ہوئے اور کن قدمون سے ہماری
لڑائی کو آئے دل تمھارے نہایت سخت وغلیظ ہین اور دلون پر تمھارے مہر کی ہوئی ہے
اور شیطان نے بُرے افعال کو تمھارے نظرون مین رونق دی ہے اور تمکو مہلت
دی ہے اور تمھاری آنکھون پر پردے ڈالے ہین کہ ہدایت نہین پاتے ہو اے
اہل کوفہ کیسی عداوت رسول اللہ سے رکھتے ہو کہ اونکے بھائی علی بن ابی طالب
اور اونکی اولاد سے کہ ذریت رسول ہین تمنے اوسکا بدلا لیا چنانچہ تم مین سے بنفخر یہ
ایک شقی یہ مضمون کہتا ہے کہ ہمنے علی واولاد علی کو نیزہ وشمشیر سے قتل کیا اور اونکی
مخدرات کو مثل اسیران ترک قید کیا اور کیسے جنگ وجدال عمل مین لائے پس اے
کہنے والے تیرے منھہ مین خاک ہو فخر کرتا ہے تو ایسے بزرگون کے قتل پر کہ حق تعالی
نے اونکو رجس دنیا کی سے پاک وطاہر کیا ہے خاموش رہ جسطرح باپ تیرا خاموش رہا
ہر شخص کی سزا جزا ہے اوسکے افعال کے لیے جو بجا لایا ہے اور اپنے لیئے ذخیرہ
کیا ہے تمنے ہمارے مناقب وفضائل پر حسد کیا بقول شاعر کہ اسمین ہمارا کیا قصور
ہے کہ دریا ہمارا جوش زن ہے اور تمھارا دریا حرکت نہین کرتا اور ایک چھوٹے جانور
کو پوشیدہ نہین کر سکتا یہ فضل خدا ہے عطا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور وہ صاحب

فضل عظیم ہے اور جسکو خدا نے نور ندیا ہو اوسکے لیئے نور کہان ہے جب کلام صدق نظام
فاطمہ صغرا اس مقام تک پہونچا آواز گریہ و بکا خاص و عام کی بلند ہوئی بیبنے کہا اسقدر
کافی ہے اے جگر گوشہ طاہرین آپ نے جگر ہمارا کباب کیا اور سینہ و دل کو جلایا اوسوقت
وہ خاتون معظمہ خاموش ہوئین - مؤلف فرماتے ہین کہ یہ خطبہ کتاب احتجاج مین
اسی اسناد سے ہے سید ابن طاؤس نے کہا بعد اسکے ام کلثوم نے پس پردہ خطبہ شروع
کیا اور بعد اے بلند رو کر کہتی تھین اے اہل کوفہ برا حال ہو تمھارا کس لیے تمنے
حسین کو قتل کیا اور مال و اسباب اونکا لوٹ لیا اوسکو اپنا ورثہ گردانا اور اونکے
اہلبیت کو قید کیا ہلاک ہو تم اور دوری ہو رحمت خدا سے وای تمپر آیا جانتے ہو کس بلا
مین گرفتار ہوے اور کیسے کیسے خون تمنے بہاے اور کیسے اطفال کو برہنہ کیا اور کیسے
اموال کو لوٹ لیا ایسے شخص کو تمنے مارا ہے کہ بعد پیغمبر تمام عالم سے بہتر ہے رحم تمھارے
دلون سے دور ہوا بتحقیقکہ مردان خدا ستمگار ہین اور پیروان شیطان زیانکار بعد اسکے
کئی شعر اس مضمون کے پڑھے کہ وای تمپر میرے بھائی کو بیگناہ قتل کیا عنقریب سزا
تمھارے آتش جہنم ہوگی کہ ایسے خون کو تمنے بہایا ہے جسکو خدا و رسول نے کتاب مین
حرام کیا ہے بشارت دوزخ ہو تمکو کہ بروز قیامت بالیقین جہنم مین مخلد ہوگے اور مین
تمام عمر اپنے بھائی پر جو بعد پیغمبر بہترین خلق تھا گریہ وزاری کرونگی اور سیل سرشک
ارغوانی اس عم جاودانی مین بہایا کرونگی راوی کہتا ہے کہ تمام حضار اس کلام حزن آثار
سے نوحہ و گریہ کرنے لگے اور عورات نے بال پریشان کیے اور خاک سر پر ڈالی اور
منھ ناخنون سے چھیلے اور طمانچے رخسارون پر مارے اور واویلاہ وامصیبتاہ کہا راوی
کہتا ہے کہ اوس روز سے زیادہ کوئی دن گریہ و بکا کا ہمنے نہ دیکھا بعد اسکے امام زین العابدین
علیہ السلام نے امر بسکوت کیا اور بعد حمد و ثناے الہی اور نعت حضرت رسالت پناہی
فرمایا ایہا الناس جو شخص کہ مجکو پہچانتا ہے اور جو نہین پہچانتا معلوم کرے کہ مین علی
بن الحسین ہون بیٹا اوس شخص کا جو راہ خدا مین کنار فرات بیجرم و خطا ذبح کیا گیا
مین ہون بیٹا اوس شخص کا کہ حرمت اور عزت اوسکی ضائع کی گئی اور عیال و اطفال
صغیر کو اوسکے اسیر کر لیا مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ مال و اسباب اوسکا لوٹ لیا

اور یہ فخر و مباہات میرے واسطے کافی ہے ایہا الناس مین قسم دیتا ہون تمکو خالق عباد کی کہ
جانتے ہو جو کچھہ تم نے مکر کیا اور نامے میرے پدر بزرگوار کو لکھے اور عہد و پیمان کیے آخرالامر
قتل کر ڈالا اور مدد و یاری نہ کی کیا بُرے اعمال اپنے لیے جمع کیے اور راے بد اختیار کی
کن آنکھون سے رسول خدا کو دیکھوگے جسوقت کہ حضرت فرمائینگے تمنے میری عترت کو قتل کیا
اور میری حرمت کو ہتک کیا تم میری امت سے نہین ہو پس آوازین لوگون کی ہر طرف
سے بلند ہوئین اور آپس مین کہتے تھے ہلاک ہوے ہم اور غفلت کی ہمنے پھر حضرت سجاد
نے فرمایا رحمت خدا اوس شخص پر کہ میری نصیحت کو بسمع قبول سنی اور وصیت میری درباب
خدا و رسول و اہل بیت حفظ کرے کہ ہمکو رسول خدا کے ساتھہ اقتداے نیک ہے سب نے
بالاتفاق کہا کہ یابن رسول اللہ ہم مطیع تمھارے ہین اور تمھارے عہد کے حافظ و نگہبان
ہین اور انکار نہین کرتے جو چاہو ہمکو حکم کرو کہ تمھارے دشمن کے دشمن اور دوست کے
دوست ہین یزید سے مواخذہ کرینگے اور بیزاری کرینگے اون اشقیا سے جنھون نے آپ پر
ظلم کیا حضرت نے فرمایا ہیہات ہیہات اے گروہ غدار اور فرقہ مکار تم اپنے نفس کی ہوا اور
ہوس مین گرفتار ہو چاہتے ہو کہ میری ساتھہ وہی سلوک کرو جو میرے باپ کے ساتھہ کیا
قسم بخدا زخم ابھی نہین بھرا اور حرارت فرو نہین ہوے کل کی بات ہے کہ میرے والد کو مع
اہل بیت کرام قتل کیا میرے تئین موت جد و پدر کے نہین بھولے اور تلخی و حرارت غم و غصہ
کی میرے حلق مین ابھی باقی ہے سوال میرا تمسے یہ ہے کہ نفع و ضرر کچھہ ہمکو نہ پہونچا و تعجب
نہین ہے اگر حسین علیہ السلام شہید ہوے کہ اونسے بزرگتر نے بھی شہادت پائی اور خوش
نہو اے اہل کوفہ اون ظالمون سے کہ حسین علیہ السلام کو تمنے پہونچاے کہ یہ امر عظیم تھا حسین
کشتۂ نہر فرات ہے جان میری حضرت پر قربان ہو اور آتش دوزخ اوسکی جزا ہے جسنے حضرت
کو قتل کیا مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ احتجاج مین بشیر بن خذلم سے مروی ہے
جب امام زین العابدین علیہ السلام متوجہ اہل کوفہ ہوے اور اشارہ فرمایا کہ خاموش
رہو سب چپ ہو رہے تا آخر حدیث سید ابن طاؤس رض نے کہا ہے کہ امام علیہ السلام نے
فرمایا ہم راضی برضا ہین آج تم سے نفع و نقصان کچھہ نہین چاہتے پھر مصنف نے کہا بعض
کتب معتبرہ مین دیکھا کہ مسلم جصاص سے روایت کی ہے کہ ابن زیاد نے کوفہ مین مجکو

واسطے مرمت دارالامارۃ کے طلب کیا مین دروازے پر کچھ کاری کرتا تھا ناگاہ شور و شیون
اطراف شہر سے بلند ہوا مینے اپنے خادم سے پوچھا یہ لوگ کیون چلاتے ہین اوسنے کہا ابن زیاد
بالسر ایک خارجی نے یزید پر خروج کیا تھا سر اوسکا اسوقت لائے ہین مینے کہا وہ خارجی
کون تھا کہا حسین بن علی مینے تامل کیا جب خادم باہر گیا مینے منہ اپنا اس قدر پیٹا
قریب تھا آنکھین میری پھوٹ جائین اور ہاتھ دھو کر پشت قصر سے باہر کیا معلوم کنا سہ
مین پہونچا دیکھا کہ لوگ کھڑے ہین اور انتظار اسیرون کا اور سرہاے شہدا کا کرتے تھے
ناگاہ قریب چالیس کجاودون کے اونٹون پر نمودار ہوے کہ اونمین اہلبیت اطہار ع
سوار تھے اور امام زین العابدین ع کو ایک شتر بے کجاوہ پر اسطرح دیکھا کہ رگہاے گلوی
مبارک سے خون ٹپکتا تھا اور اشک جاری تھے اور چند شعر اس مضمون کے پڑھتے تھے
کہ اے امت بدحق تعالی خیر و برکت نہ دے تجکو کہ تینے ہمارے باب مین رعایت ہمارے
جد کی نہ کی اگر ہم اپنے جد کے ہمراہ عرصہ قیامت مین حاضر ہون کیا جواب دہی کروگے
ہمکو شتران برہنہ پر سوار کرکے پھراتے ہو آیا ہنے تمھارے دین و آئین کو قائم نہین کیا
اے بنی امیہ یہ کیا حال ہے کہ سامنے کٹتے ہو اور جواب نہین دیتے ہو اور خوشی سے
تالیان بجاتے ہو اور ہمکو قید کیے لیے جاتے ہو کیا جد بزرگوار ہمارے رسول خدا نہین
ہین جنھون نے تمام گمراہون کو راہ راست پر ہدایت کی اے واقعہ دشت کربلا تونے غم
واندوہ میراث مین ہمکو دیا جو کہ ہمکو محبوس کرکے لیئے جاتے ہین حق تعالے اونکے پر دون
کو ہتک کرے راوی کہتا ہے کہ اہل کوفہ کچھ خرما و نان واسطے اطفال صغار کے اونٹون
پر پھینکتے تھے یہ دیکھکر حضرت ام کلثوم نے فرمایا اے اہل کوفہ صدقہ ہم پر حرام ہے اور
وہ مخدومہ بچون کے ہاتھ اور منہ سے چھینکے پھینکدیتی تھین اور زنان کوفہ اونکے
مصیبت پر گریہ کرتی تھین اوسوقت حضرت ام کلثوم نے محمل سے سر نکال کر فرمایا اے
اہل کوفہ تمھارے مردون نے ہمکو قتل کیا اور تمھاری عورتین ہمپر روتے ہین پس ہمارے
تمھارے درمیان بروز جزا خداوند عالم حکم کرے کہ وہ احکم حاکمین ہے اس اثنا مین
آواز گریہ و نالہ بلند ہوئی اور سر شہدا کے اونٹون پر ظاہر ہوے اور آگے سب سرون کے
سر انور سید الشہدا خامس آل عبا کہ نہایت منور اور بہت مشابہ رسول خدا سے تھا

محاسن باخضاب اور چہرہ مثل ماہتاب تھا ہوا کے جھونکے سے ریش مقدس کو مین دلسا رحرکت ہوتی تھی ناگاہ حضرت زینب کی نگاہ اوس سر انور پر پڑی سر اپنا محمل پر دے مارا قطرات خون مقنعہ کے نیچے ٹپکنے لگے اور اشارہ طرف سر انور کے فرمایا اور یہ اشعار مرثیت شعار پڑھے جنکا مضمون یہ ہے اے ماہ درخشان ہنوز تو کمال کو نہین پہونچا تھا کہ منخسف ہو گیا اور غروب کیا اے پارہ جگر میرے مجھے ہرگز گمان اسکا نہ تھا کہ میرے مقدر مین یہ بربادی ہوگی اے بھائی میری فاطمہ صغرا سے کچھہ بات کرو کہ قریب ہے دل نازک اوسکا پگھل جاے اے بھائی میرے دل تمھارا بہت نرم و رقیق تھا اب کیا سخت ہو گیا اے بھائی میرے کاش تم اس قید مین سجاد کو دیکھتے کہ علاوہ درد یتیمی کے طاقت زمین پر ٹھہرنے کی نہین رکھتا ہے جسوقت یہ ملاعین اوسے ایذا پہونچاتے ہین تمکو پکارتا ہے اور زار زار روتا ہے اے بھائی میرے اسکو سینہ سے لگالو اور اسکے دل غمگین کو تسلی دو خواری ہے یتیم کی کہ اپنے باپ کو پکارے اور کچھہ جواب نہ سنے بعد اسکے سید علی بن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ ابن زیاد اپنے قصر مین بیٹھا اور اذن عام دیا تا سر امام روبرو اوس بد انجام کے رکھا جاے پس حرم شاہ با اطفال بے گناہ حاضر ہوئے جناب زینب باحال پریشان ایک گوشہ مین بیٹھین شقی نے پوچھا کہ یہ کون ہے لوگون نے کہا یہ زینب دختر علی ابن ابیطالب ہین ابن زیاد اون کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا شکر خدا ہے جسنے تمھین ذلیل و رسوا کیا اور تمھارے ادعا کو جھوٹا دیا حضرت زینب نے جواب دیا کہ ذلیل تو ہی فاسق و فاجر اور وہ ہمارا غیر ہے ابن زیاد نے کہا دیکھا تمنے کہ خدا نے تمھارے بھائی اور اہل بیت کے ساتھہ کیا سلوک کیا حضرت زینب نے فرمایا جو کچھہ مینے دیکھا امر جمیل ہی یہ وہ لوگ تھے کہ جناب احدیت نے درجہ اعلاے شہادت اونکے لیے مقرر کیا تھا پس اپنے شہادت مین پہونچے اور عنقریب حق تعالی تجھکو اور اونکو مقام محاسبہ مین حاضر کریگا اور اوسوقت حجت و مخاصمہ تیرے ساتھہ ہوگا اے پسر مرجانہ مان تیری ماتم مین تیرے بیٹھی دیکھا کہ فتح و ظفر کون پاتا ہے راوی کہتا ہے کہ وہ ملعون نہایت غصہ مین آیا اور ارادہ جناب زینب کے قتل کا کیا عمرو بن حریث نے اوسوقت کہا کہ یہ عورت ہے اور عورت کے کلام پر مواخذہ نہ کرنا چاہیے ابن زیاد نے کہا حق سبحانہ تعالے نے حسین اور تیرے

اشرار نافرمان سے شفا بخشی حضرت زینب نے فرمایا قسم ہے اپنی زندگی کی کہ تو نے ہماری
بوڑھون کو قتل کیا اور بیخ و بنیاد اور شاخ و فرع ہماری قطع کی پس اگر اسی مین تیری شفا
ہے تو البتہ تو نے شفا پائی اور ابن زیاد نے کہا کہ یہ عورت نہایت دلیر و شجاع ہے قسم
اپنی زندگی کی کہ باپ بھی تیرا شجاع اور شاعر تھا اور بروایت ابن نما حضرت زینب نے کہا عورت کو شجاعت
سے کیا کام اور مین تعجب کرتی ہون اوس شخص سے جو اپنے مامون کی قتل سے شفا پائے
اور خوش ہو باوجودیکہ جانتا ہو کہ بروز قیامت وہ انتقام اوس سے لینگے شیخ مفید علیہ الرحمہ
نے کہا کہ سر مبارک حضرت کا روبرو اوس ملعون کے رکھا گیا وہ شقی دیکھتا تھا اور تبسم
کرتا تھا اور ایک چھڑی اوسکے ہاتھ مین تھی حضرت کے دندان مبارک پر لگاتا تھا زید
بن ارقم کہ اصحاب رسول سے مرد مسن تھے اوس ملعون کے پہلو مین بیٹھے تھے یہ حال دیکھ کے
اونھون نے کہا کہ اس لکڑی کو لب و دندان سے اوٹھالے قسم بوحدہ لاشریک کہ مین نے
لبہاے سید عالم کو ان لبون پر بارہا دیکھا کہ مین شمار نہین کر سکتا اور بے اختیار رونے
ابن زیاد نے کہا خدا تجکو رولاوے آیا حق تعالی کی فتح پر روتا ہے واللہ کہ اگر تو بڈھا
خرف نہوتا مین تجکو قتل کرتا زید بن ارقم وہان سے اوٹھے اور گھر چلی گئے اور بروایت
محمد ابن ابیطالب بصداے بلند روتے باہر نکلے اور کہتے تھے غلام آزاد کا مالک ہوا ہے اے
گروہ عرب تم سب آج سے غلام ہو کہ فرزند فاطمہ کو تمنے قتل کیا اور ابن مرجانہ کو امیر ابنا بنایا
کہ وہ تمھارے اچھون کو قتل کرے اور بزرگون کو غلام بناوے ذلت و خواری پر تم راضی
ہوے دوری و نفرین ہو اوس شخص کے لیے جو خواری کا راضی ہو شیخ مفید علیہ الرحمہ
نے فرمایا کہ حرم محترم اوس امام امم کے نزدیک ابن زیاد حاضر کیے گئے اور اوسمین جناب
زینب باحال پریشان و لباس خراب تھین وہان آکر ایک گوشہ مین بیٹھین اور لونڈیان
گرداونکے گھڑی ہوگئین ابن زیاد نے پوچھا کہ یہ عورت کون ہے جو کنارے بیٹھی ہے اور
گرداوسکے اور عورتین ہین حضرت زینب نے جواب نہ دیا تا اینکہ تین مرتبہ اوس شقی نے
یہ کلام اعادہ کیا ایک کنیز نے جواب دیا کہ یہ دختر بتول عذرا فاطمہ زہرا بنت محمد مصطفے ہین
ابن زیاد نے اونکی جانب خطاب کرکے کہا شکر ہے خدا کا کہ اوسنے تمکو ذلیل و خوار کیا اور
ہلاک کیا اور تمھاری باتون کو دروغ گردانا حضرت زینب نے جواب مین فرمایا شکر ہے

خدا کا کہ بسبب اپنے پیغمبر کے ہمکو بزرگ گردانا اور رجس و ناپاکی سے پاک و پاکیزہ کیا اور ذلیل و رسوا فاسق ہوتا ہے تا آخر حدیث اور سید ابن نما نے کہا ہے کہ پھر ابن زیاد حضرت سجاد کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا یہ کون ہے کہا علی بن الحسینؑ ابن زیاد نے کہا کیا علی ابن الحسینؑ کو خدا نے قتل نہین کیا حضرت نے فرمایا میرا ایک بھائی علی بن الحسین تھا لوگون نے اوسکو قتل کیا کہا بلکہ حق تعالی نے اوسے قتل کیا حضرتؑ نے یہ آیہ پڑھا اللہ یتوفی الانفس حین موتھا یعنی حق تعالی وفات دیتا ہے جانون کو بوقت اونکی موت کے اور جس روح کو قبض نہین کرتا اوسکو خواب مین مارتا ہے ابن زیاد نے کہا تو مجھے جواب دیتا ہے اور جرات کرتا ہے شقی نے کہا اونکو لیجا کر قتل کرو جناب زینب نے جب یہ سنا فرمایا اے پسر زیاد تونے ہمارے مردون سے کسی کو باقی نہ رکھا اگر اسکے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو مجھے بھی قتل کر شیخ مفید اور ابن نما علیہما الرحمہ نے روایت کی ہے کہ اوسوقت حضرت زینب نے ہاتھ حضرت سجاد کی گردن مین ڈالی اور کہا اے ابن زیاد اسقدر کشت و خون تجکو کافی نہین ہے یہ فرماکر گلے سے لپٹ گئین کہتی تھین اگر تو اس بیمار کو قتل کرتا ہے تو مجھے بھی قتل کر ابن زیاد ایک ساعت یہ حال دیکھا کیا اور کہا قرابت کا بھی عجب حال ہوتا ہے واللہ مجکو گمان ہے کہ یہ علی ابن الحسین کے ساتھ اپنے قتل پر راضی تھے چھوڑ دو اسکو کہ بیمار ہے اور سید نے روایت کی ہے کہ حضرت سجاد نے فرمایا کہ اے عمہ سکوت فرمائیے کہ مین اس سے ایک بات کہتا ہون اور فرمایا اے ابن زیاد تو مجھے قتل سے ڈراتا ہے نہین جانتا کہ قتل ہونا ہمارے عادت اور فضیلت ہے اور بزرگی ہماری شہادت ہے پھر ابن زیاد نے حکم دیا کہ پہلوی مسجد اعظم مین ایک خرابہ ہے اوسمین ان سب کو محبوس کرو اوسوقت حضرت زینب نے کہا ہمارے پاس زنان عرب سے کوئی نہ آئے الا کنیز یا ام ولد اسواسطے کہ وہ بھی اسیر ہین اور ہم بھی اسیر ہین شیخ ابن نما نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ مین عبید اللہ بن زیاد پاس گیا اور وہ ملعون اوسوقت ایک لکڑی دندان مبارک امام حسین علیہ السلام پر مارتا تھا اور کہتا تھا دانت حسین کے کیا اچھے تھے مینے کہا یہ حرکت نامناسبتہ نہ کر بخدا مینے دیکھا جس مقام پر تو لکڑی رکھتا ہے یہ بوسہ گاہ رسالت پناہ تھا اور سعید بن معاذ اور عمرو بن سہل سے روایت ہے کہ یہ دونون شخص بھی

اوسوقت حاضر تھے جب وہ شقی بیباک چشم وبینی ودندان مبارک پر حضرت کے چھڑیان لگاتا
تھا زید بن ارقم نے کہا او ٹھالے اس لکڑی کو تحقیقکہ مینے بچشم خود دیکھا پیغمبر خدا اپنے
لبہاے مبارک اسی مقام پر رکھکر بوسے دیتے تھے یہ کہکر زید بن ارقم رونے لگے ابن
زیاد نے کہا خدا تجکو رولاوے اے دشمن خدا اگر تو بوڑھا اور خرف نہوتا ہر آینہ مین تجکو
قتل کرتا زید نے کہا مین ایک حدیث تیرے سامنے بیان کرتا ہون کہ وہ اس سے زیادہ
تجھپر شاق و دشوار ہوگی ایک روز مینے پیغمبر خدا کو دیکھا حسن دہنے زانو پر اور حسین
بائین زانو پر بیٹھے تھے اور وہ حضرت دست مبارک دونون کے سرون پر رکھے تھے اور
فرماتے تھے کہ خداوندا ان دونون کو مین تیرے اور تیری نیک بندون کے حوالے
کرتا ہون پس تونے اپنے پیغمبر کی امانت خوب محفوظ رکھی راوی لکھتا ہے جب عبداللہ
بن زیاد اور عمر بن سعد بعد شہادت امام حسینؑ ایک جا جمع ہوے ابن زیاد نے عمر سعد سے
کہا جو نامہ کہ مینے حسینؑ کی لڑائی اور قتال کے باب مین تجکو لکھا تھا پیش کرا دے کہا
گم ہوگیا ابن زیاد نے کہا ضرور پیدا کر تاکہ روبرو بزرگان قریش کے تیری ابرو ریزی
ہو اور واسطے میرے عذر کے دستاویز رہے عمر سعد نے کہا مینے مقدمہ حسین مین خیر خواہی
تیری کی اگر باپ میرا سعد بھی مجھسے مشورہ لیتا مین حق اوسکا ادا کر چکا تھا اوسوقت
عثمان بن زیاد بھائی عبیداللہ ابن زیاد کا بولا کہ سچ کہتا ہے والا مین راضی تھا کہ اولاد
زیاد ہمیشہ تا قیامت ذلیل وخوار رہے اور حسین قتل نہوتے عمر سعد نے کہا واللہ
کسی شخص نے مجھسے بدتر کام نہ کیا کہ مینے اطاعت عبیداللہ ابن زیاد مین نافرمانی رب العزت
کی اور قطع رحم جائز رکھا سید علیہ الرحمہ فرماتے ہین پس ابن زیاد نے حکم دیا کہ سر مبارک حضرت کو چہ و
بازار مین پھرایا جاے چنانچہ ایسا ہی کیا اور اس مقام پر مصنف نے چند شعر بعض اشخاص
کے لکھے ہین کہ مضمون اونکا یہ ہے سر فرزند علی وبتول نوک نیزہ پر بلند کیا گیا ہے
اور مسلمان دیکھتے ہین اور سنتے ہین اور کوئی انکار کرنے والا اور رونے والا نہین ہے
اے فرزند رسول اندھی ہو وہ آنکھ جو تجھپر اس حال سے دیکھے اور ناشنوا ہو وہ کان جو اس واقعہ کو
سنے اور کوئی باغ وگلستان نہین ہے کہ آرزو تیری خوابگاہ ہونے کے نہ رکھتا ہو جن
آنکھون کے واسطے تو خواب وآرام تھا اونکو تونے بیدار کیا اور جو آنکھین کہ تیرے ساتھ

نہ سونی تعین اونکو تونے مسلا یا بعد ازین سید علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ابن زیاد منبر
پر گیا اور بعد حمد وثنائے الٰہی اثنائے کلام مین کہنے لگا شکر خدا کا کہ حق تعالی نے حق
ظاہر کیا اور امیر المومنین یزید اور اوسکے نائبین کی مدد گاری کی اور معاذ اللہ کذاب
ابن کذاب کو قتل کیا یہانتک وہ شقی کہنے پایا تھا کہ عبد اللہ بن عفیف ازدی کہ شیعہ
خالص جناب امیر المومنین ع اور اتقیا سے تھے اور ایک آنکھہ اونکی جنگ جمل مین اور
دوسری آنکھہ جنگ صفین مین جاتی رہی تھی اور ہمیشہ مسجد جامع مین تمام روز مشغول
نماز رہتے تھے اوسوقت اوٹھہ کھڑے ہوے اور کہا اے پسر مرجانہ کذاب ابن کذاب
تو ہے اور جسنے تجھے عامل کیا اور باپ اوسکا معویہ ہے اے دشمن خدا پیغمبر زادون کو تو
قتل کرتا ہے اور اس بے ادبی کے کلام منبر پر مومنین کے کرتا ہے راوی کہتا ہے
یہ سنکر ابن زیاد غصہ مین آیا اور کہا یہ کون ہے عبد اللہ نے کہا مین کہتا ہون اے دشمن
خدا جس ذریتہ طاہرہ کو کہ حق تعالی نے منزہ کیا ہے تو نے قتل کیا اوسپر تو اپنے تئین مسلمان
جانتا ہے واغوثاہ کہان ہین اولاد مہاجرین اور انصار تیرے اوس طاغی سے کہ بزبان
سید عالمیان ملعون بن ملعون ہے انتقام لین راوی کہتا ہے کہ وہ شقی بہت طیش
مین آیا اور رگین اوسکے گردن کی پھول گئین اور کہا اسکو میرے پاس لاؤ یسا دل
ہر طرف سے دوڑے پس اشراف قبیلہ ازد جو بنی اعمام عبد اللہ کے تھے اوٹھہ کھڑے ہوے
اور عبد اللہ کو اونکے ہاتھون سے چھڑایا اور دروازہ مسجد سے باہر کر دیا اور گھر تک پہونچا دیا
ابن زیاد نے کہا جاؤ اوس اندھے کو پکڑ لاؤ حق تعالی اوسکے دل کو مانند چشم کور کر دے
یہ خبر اونکی قوم کو پہونچی سب جمع ہوے اور قبائل یمن نے بھی ساتھہ دیا یہ ماجرا جب
ابن زیاد کو معلوم ہوا شقی نے قبیلہ مضر کو ہمراہ محمد بن اشعث کے روانہ کیا اور اونکو
سب سے قتل کا حکم دیا راوی کہتا ہے حرب شدید واقع ہوے یہانتک کہ ایک جماعت
عرب مقتول ہوے اور لوگ ابن زیاد کے عبد اللہ بن عفیف کے گھر تک پہونچے
اور دروازہ توڑ ڈالا اور ہجوم کیا دختر عبد اللہ چلائی کہ جان کا تمکو خطر تھا لوگ ہان
کے آگئے کہا خوف نکر تلوار میری مجکو دے لوگون کو اپنے گرد سے دور کرنے لگے اور
رجز پڑھتے تھے اور بیٹی کہتی تھی ہاے بابا کاش مین مرد ہوتی تو تمہارے سامنے ان ملاعین

اور قاتلان عترت طاہرین سے لڑنے غرض اشتیاگرد اونکے بھری تھی اور اونپر قدرت نہاتی
تھی اور جس طرف سے کہ آتے تھے بیٹھے خبر دیتے تھے یہانتک کہ اونکو جمع ہوکے گھیر لیا
اوسوقت وہ دختر مؤنسہ فریاد وزاری کرنے لگی کہ وانفضیحتاہ میرے باپ کو گھیرا ہے
اور کوئی ناصر ومعین اونکا نہین اس حال مین بھی تلوار کو بھراتے تھے اور کہتے تھے
اگر آنکھین میری ہوتین عرصہ تم پر تنگ کرتا آخر اونکو گرفتار کیا اور ابن زیاد کے پاس
لیگئے جب اوس ملعون نے دیکھا کہا شکر خدا کا کہ اوسنے تجکو رسوا کیا عبد اللہ نے کہا اے
دشمن خدا کس راہ سے مجھے ذلیل کیا بخدا اگر آنکھین میری ہوتین عرصہ تجھپر تنگ کرتا
ابن زیاد نے کہا اے دشمن خدا تو عثمان بن عفان کے حق مین کیا کہتا ہے کہا اے
غلام نبی حلاج اے ابن مرجانہ تجکو عثمان سے کیا مطلب بد تھا یا نیک تھا حق تعالے
درمیان اوسکے اور قاتلین کے بعدل وراستی حکم کریگا لیکن اپنا اور اپنے باپ کا
اور یزید اور یزید کے باپ کا حال پوچھ ابن زیاد نے کہا واللہ کہ مین تجھسے کچھ نہ پوچھونگا
یہانتک کہ تو چاشنی مرگ چکھے عبد اللہ نے کہا الحمد للہ رب العالمین مین حق تعالی
سے قبل تیری ولادت کے خواہان شہادت تھا اور دعا کرتا تھا کہ بدترین خلق کے
ہاتھ سے قتل ہون جب آنکھین میری جاتی رہین نا امید ہوا اور اب شکر کرتا ہون کہ
بعد نا امیدی کے جناب احدیت نے شہادت عنایت کی اور دعا میری مستجاب ہوئی
ابن زیاد نے حکم قتل دیا آخر اوس مرد صالح نے شربت شہادت نوش کیا اور
ایک زمین شورہ مین دار پر کھینچا شیخ مفید علیہ الرحمہ نے لکھا ہے جسوقت بسا دلان ابن
زیاد نے عبد اللہ بن عفیف کو دربار مین ابن زیاد کے گرفتار کیا اشراف ازد کو لکا
سات سو آدمی اونکے قبیلہ کے جمع ہوکر جھگڑا لیگئے وقت شب عبد اللہ کو ابن زیاد نے
گھر سے پکڑوا کے ہلاک کیا اور زمین شورہ زار مین سولی دی ابن نما نے روایت کی ہے
کہ بعد اسکے ابن زیاد نے جندب بن عبد اللہ ازدی کو کہ مرد پیر تھے طلب کیا اور کہا اے
دشمن خدا تو اصحاب ابو تراب سے نہین ہے اونھون نے کہا ہان مین اونکے اصحاب
سے ہون اور بہانہ نہین کرتا ابن زیاد نے کہا کہ مین تیرے خون سے تقرب خدا کا
چاہتا ہون اونھون نے کہا حق تعالی تجکو قرب ومنزلت نہ دیگا اور اپنی رحمت سے

دور کریگا ابن زیاد نے کہا یہ مرد معتبر اور عقل اسکی زائل ہو گئی ہے پس اونکو چھوڑ دیا پھر
مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ سر مبارک امام علیہ السلام بحکم ابن زیاد کوچہ و بازار مین
پھرایا گیا زید بن ارقم سے مروی ہے کہ جب سر انور نیزے پر میرے کوچہ سے گذرا مین گھر
کے غرفہ مین بیٹھا تھا جسوقت کہ مقابل میرے آیا سنا مینے کہ یہ آیہ کریمہ پڑھتا تھا اَمْ حَسِبْتَ
اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا آیا گمان کرتے ہو تم اے محمد کہ
حال اصحاب کہف و رقیم ہماری علامات قدرت سے عجیب تھا قسم خدا کی بال میرے
بدن کے کھڑے ہو گئے اور بآواز بلند کہا یا ابن رسول اللہ سر انور آپکا عجیب تر ہے سعید
علیہ الرحمہ کہتے ہین ابن زیاد نے خبر شہادت امام حسین علیہ السلام و اقربای کرام یزید کو
لکھ بھیجے اور عمر بن سعید بن عاص کو بھی کہ والی مدینہ تھا مطلع کیا مفید علیہ الرحمہ
فرماتے ہین ابن زیاد نے سر مبارک امام علیہ السلام یزید پلید پاس بھیجا اور عبد الملک
بن ابو الحارث سلمی کو حکم دیا کہ مدینہ منورہ مین جاکر عمر بن سعید نفیلی کو بشارت قتل حسین
کی دی عبد الملک کہتا ہے مینے سوار ہو کر عزم مدینہ کیا ایک مرد قریش سے ملاقات ہوئی اوسنے
پوچھا کیا خبر لایا ہے مینے کہا خبر امیر کے پاس ہے سن لیگا اوسنے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون
و اللہ کہ حسین قتل ہوئے خلاصہ جب مین نزدیک عمر بن سعید پہونچا اوسنے کہا کیا خبر ہے مینے
کہا ایسی خبر ہے کہ امیر کو خوش کرے حسین قتل ہوے اوس شقی نے کہا صلحات مین منادی
کرینے ایسا ہی کیا راوی کہتا ہے اسقدر نالہ و بکا و شیون و ادیلا خانہاے بنی ہاشم سے
برپا ہوا کہ مینے تمام عمر کبھی ایسا نہین سنا تھا پھر عمر بن سعید پاس آیا مجکو دیکھکر تبسم کیا
اور اشعار عمرو بن معدیکرب پڑھے کہ حاصل اوسکا یہ ہے ایک روز عورات ہمارے
گریہ و زاری کرتی تھین اور ایک روز ہمارے اعدا کی عورتین فریاد و بکا کرتی ہین
بعد اسکے کہا یہ رونا اور نوحہ عوض نالہ عثمان کے ہے یعنے جس روز کہ عثمان مارا گیا
تھا ہم سب رونے تھے آج حسین کے قتل سے وہ سب رونے ہین پس شہر پر جاکے
لوگون کو قتل امام حسین سے مطلع کیا اور دعاے خیر یزید کے لیے کی صاحب مناقب
لکھتے ہین کہ عمر شقی نے خطبہ پڑھا کہ یہ سانحہ ایک اور سانحہ کے عوض مین واقع ہوا
اور یہ صدمہ اور صدمہ کے مقابل مین سانح ہوا اور بعد سے خطبہ بعد اور خطبہ کے

ہوتے ہین اور اسمین حکمت الٰہی ہے بخدا کہ مین راضی تھا اسبات پر کہ ہر بہر مین بدن حسینؑ پر ہوتا اور روح اوسکے جسم مین ہوتی اور وہ ہمکو گالیان دیتے اور ہم اونکی مدح کرتے اور وہ ہمسے قطع کرتے اور ہم اون سے وصلت کرتے جیساکہ قطع کرنا عادت اونکی تھی اور وصلت عادت ہماری ہے اور جو امر کہ اونکے لیے ہوا نہوتا لیکن کیا کرین جو شخص کہ اپنے اوپر تلوار کھینچے کیونکر اوسکو دفع نہ کیجیے عبداللہ بن ثابت اوٹھکھڑا ہوا اور کہا اگر فاطمہ زندہ ہوتی اور سر کٹا حسین کا دیکھتے واللہ گریہ وزاری کرتین عمر بن سعید شقی اس بات سے غصہ مین آیا کہنے لگا ہمکو بہ نسبت تیرے فاطمہ سے خصوصیت زیادہ ہے کہ باپ فاطمہ کا چچا ہمارا ہے اور شوہر اوسکا بھائی ہمارا اور بیٹا اوسکا بیٹا ہمارا اگر فاطمہ زہرا علیہا السلام زندہ ہوتین آنکھین اونکی گریان اور دل اونکا بریان ہوتا مگر جس شخص نے کہ اونکے بیٹے کو مارا ہے اور اپنے سے دفع کیا ہے اوسکو کچھ نہ کہتین شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ نزدیک عبداللہ بن جعفر طیار کی ایک غلام آزاد کردہ اونکا گیا اور خبر شہادت اونکی دونون فرزندون کی بیانکی عبداللہ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا اوسوقت ابو السلاسل غلام عبداللہ کا بولا کہ ہمکو حسین سے کیا حاصل ہوا عبداللہ نے اپنی نعلین سے اوسکو مارا اور کہا اے پسر جاریہ ناپاک تونے حضرت امام حسینؑ کے حق مین یہ کیا کلمہ کہا بخدا اگر مین ہمراہ رکاب آنحضرت ہوتا ہرگز جدا نہوتا تا اینکہ جان اپنی فدا کرتا موجب میری تسلی کا یہ ہے کہ فرزند میرے باکمال صبر و شکیبائی میرے بھائی کی رفاقت مین شہید ہوے پھر اپنے اصحاب سے متوجہ ہوکر کہا قتل حسین مجھپر نہایت شاق و گران ہے لیکن شکر خدا کا اگر بہ مین اونکی خدمت سراپا سعادت سے دور رہا بیٹی میرے رکاب ظفر انتساب مین حضرت کے ظفریاب ہوئے پس ام لقمان دختر عقیل خبر شہادت امام حسین علیہ السلام کی سنکے نوحہ زاری کرتے ہوئے نکلین اور بہن اونکی ام ہانی راسماء دختر عمیلہ اور زینب ساتھہ تھین اور اپنے کشتگان کربلا پر رونی تھین اور یہ اشعار باین مضمون پڑھتی تھین کہ اے قوم ستمگر روز محشر پیغمبر کو کیا جواب دوگے جسوقت وہ جناب از راہ عتاب خطاب کرینگے بعد میرے تمنے میری عترت کے ساتھہ کیا سلوک کیا کہ بعضے خاک و خون مین غلطیدہ اور بعضے طوق و زنجیر مین اسیر ہے اور وہ خبر خواہی اور نصیحت کرنے تمھارے

لیئے کی تھی اوسکے جزا یہ ہے کہ تنے میرے بعد یہ سلوک اور اعمال زشت میری عترت کے
ساتھ کیئے اور جبدن کہ عمر بن سعید نے منبر پر خبر شہادت حضرت امام حسینؑ لوگون سے بیان
کی تھی شام کو اوسکے اہل مدینہ نے آواز منادی کی سنی کہ وہ نظر نہ آتا تھا اور چند شعر باین
مضمون پڑھتا تھا اے وہ لوگ کہ تنے نادانی سے قتل کیا حق تعالے کے عذاب سے تمکو
ابشارت ہو تمامی اہل آسمان وگروہ پیمبران وگروہ فرشتگان تمکو نفرین کرتے ہین اور
تم زبان حضرت داؤد اور حضرت موسی وعیسی علیہم السلام ملعون ہوے ابن نما سے
مروی ہے کہ یزید نے محرز بن حریث بن مسعود کلبی کو کہ بنی عدی بن جناب سے تھا
اور ایک مرد بہراہ اوسے کو کہ یہ دونون بزرگان ملک شام سے تھے مدینہ منورہ بھیجا
کہ خبر شہادت امام علیہ السلام پہونچادین جب مدینہ مین پہونچے ایک لڑکی دختران عبد المطلب
سے کہ نام اونکا زینب بن عقیل تھا باحال تباہ سر کے بال پریشان کیے قاصدان یزید
پاس روتے ہوے آئین اور وہ اشعار کہ مضمون اونکا سابق مذکور ہوا پڑھتی تھین اور
شہر بن حوشب سے مروی ہے اوسنے کہا مین نزدیک ام سلمہ کے بیٹھا تھا کہ ایک عورت
نوحہ کرتی داخل ہوی کہ حسین مقتول ہوے ام سلمہ نے کہا حسین کو قتل کیا خدا ان
ستمگارون کی قبرون کو آگ سے بھرے مصنف علیہ الرحمہ نے تاریخ بلاذری سے
نقل کیا جسوقت کہ سر انور امام حسینؑ مدینۂ منورہ مین بھیجا کیا صداے گریہ ایک
عورت کی اطراف سے سب نے سنی مروان بن حکم نے ایک شعر اپنے قبلہ اور خوشحالی
مین پڑھا اور وہ ملعون ایک لکڑی حضرت کے چہرہ پر لگاتا تھا اور چند مصرع متضمن اظہار
بغض وکین پڑھتا تھا اور نطنزی نے خصائص مین ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ کہا
ایک آواز آسمان وزمین کے درمیان مین سنی گئی کہ ایک قائل کہتا تھا اے محبان اہلبیت
نبوت پیام ہمارا جلد پہونچاؤ کہ اشرار بنی امیہ نے امام حسین فرزند رسول الثقلین کو قتل
کیا از مشرق تا مغرب تمام خلائق اپنی زبان سے اونکی مصیبت مین نوحہ گر ہوے بعد ازان
سید علیہ الرحمہ نے کہا جب نامہ ابن زیاد بدنہاد کا یزید پلید پاس پہونچا اور وہ مضمون سے
مطلع ہوا جواب مین لکھا کہ سر شہدا مع اطفال وعورات کے اہل حرمت کو روانہ کر ابن زیاد
نے مخضرین ثعلبہ عائذی کو طلب کیا اور سر شہدا ساتھ مخدرات عصمت کے اوسکو سپرد

کیے وہ بدکردار اہل بیت اطہار اور دختران سید ابرار کو مثل اسیران کفار سر کوچہ
و بازار پھرانا روانہ ہوا مفید علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ ابن زیاد نے سر مبارک امام
اور سر شہدا حوالہ زہیر بن قیس کیے اور ہمراہ ابو بردہ بن عوف ازدی اور طارق بن ابی
طبیان اور ایک جماعت کو قید کرکے روانہ شام کیا اور دمشق مین یزید پاس پہنچے صاحب
مناقب نے ابن ابی قبیل سے روایت کی ہے کہ سر مبارک حضرت کا شام لیگئے پہلے منزل
مین مشغول شراب ہوے ناگاہ ایک ہاتھ مع ایک قلم آہنی کے دیوار سے نمودار ہوا
اوس ہاتھ نے چند سطرین خون سے لکھین کہ حاصل مضمون اوسکا یہ ہے اے امت بدکردار تونے
حسین کو قتل کیا پھر اوسکے جد امجد محمد مصطفے کی شفاعت کی بروز قیامت امید رکھتی ہو
اور صاحب کامل اور صاحب مناقب اور ابن نما نے ابو مخنف سے نقل کیا ہے کہ عمر سعد
نے سر حضرت کا خولی اصبحی کی تحویل مین دیا وہ ملعون سر مطہر کو لیکر وقت شب روانہ
ہوا اور دروازہ قصر ابن زیاد کا بند پایا اپنے گھر چلا گیا اور اوس ملعون کی دو بیبیان
تھین ایک قبیلہ بنی اسد سے دوسرے قبیلہ خضرم اور نام اوسکا نوار تھا الغرض نوار کے
پاس گیا اوسنے پوچھا کیا لایا ہے کہا مین تیرے لیے زر لایا ہون یہ سر حسین ہے کہ اس
گھر مین رکھا ہے عورت نے کہا وای تجھ پر لوگ زر و سیم لاے تو سر فرزند رسول
لایا بعد اسکے سر میرا اور تیرا ایک بالین پر جمع نہوگا اوس ملعون نے کہا وہان سے مین
دوسری بی بی کے گھر مین آیا اور اوسکو طلب کیا دیکھا مینے کہ عمود نور کا اوس طشت سے
کہ حسین سر رکھا تھا جانب آسمان بلند ہے اور جانوران سفید گرد اوس سر کی اوڑتی
ہین صاحب مناقب اور سید رحمہا اللہ نے کہا اور ترجمہ عبارت سید کا یہ ہے کہ ابن
لہیعہ اور سوا اوسکے اورون نے ایک حدیث روایت کی ہے بقدر حاجت لکھی جاتی
ہے راوی کہتا ہے کہ مین طواف کعبہ مین مشغول تھا دیکھا مین نے ایک شخص کو
کہتا تھا میرے گناہون کو عفو کر ہر چند جانتا ہون کہ میرے گناہون کو تو نہ بخشیگا
مین نے اوس سے کہا اے شخص خدا سے ڈر اور ایسا کلمہ ناامیدی کا نہ کہہ کہ اگر
گناہ تیرے مانند قطرات باران اور برگ درختان ہون اور حق تعالے سے توبہ
و استغفار کرے تو البتہ امرزیدہ درستگار ہوگا کہ وہ رحیم اور غفار ہے اوس شخص

نے کہا میرے قریب آکہ قصہ اپنا مجھسے کہون مین گیا اونسے کہا کہ ہم پچاس آدمی سر امام حسینؑ کا شہر شام کو لیے جاتے تھے راہ مین وقت شب سر مبارک صندوق مین رکھتے تھے اور آپ گرد صندوق کے بیٹھتے تھے اور شام شراب پیتے تھے اتفاقاً ایک روز سب نے شراب پی مینے نیمی رات کو ایک مرتبہ بجلی چمکی اور بادل گرجا اور ہاے آسمان کھل گئے اور حضرت آدم و حضرت نوح و حضرت اسمعیل و حضرت محمد علیہم السلام آسمان سے نیچے اوترے اور ہمراہ ان بزرگون کے جبرئیل امین اور فرشتگان مقربین تھے جبرئیل نے متصل صندوق جاکر سر مبارک نکالا اور سینہ سے لگایا اور اوسکے بوسے لیے اور اسی طرح ایک ایک پیغمبر نے بوسہ دیا یہ دیکھکر حضرت خاتم المرسلین بہت روے اور سب انبیا نے حضرت کو تسلی اور تعزیت دی اوسوقت روح الامین نے خدمت سید المرسلین مین عرض کیا کہ حق تعالی نے مجکو آپ کی اطاعت اور فرمان برداری پر مامور کیا ہے اگر حکم ہو تو زمین مین زلزلہ ڈالون اور تختہ زمین کا اولٹ دون جیسا کہ مین نے قوم لوط کے ساتھ کیا حضرت نے منع فرمایا اور کہا اے جبرئیل مین اور یہ سب بروز قیامت سامنے خدا کے ہونگے راوی کہتا ہے بعد اسکے سمعون نے اوس تابوت پر نماز پڑھی بعد ازان ایک گروہ فرشتون کا آیا اور اونھون نے عرض کیا کہ حق تعالے نے ہمکو ان ملاعین کے قتل کا حکم دیا ہے حضرت نے فرمایا جو حکم ہوا ہے بجالاؤ پس اپنے حربون سے میرے رفیقون کو مارنا شروع کیا اور ایک فرشتہ نے حربہ میرے اوپر اوٹھایا اور قصد میری طرف کیا اوسوقت کہا مین نے الامان الامان یارسول اللہ حضرت نے فرمایا دور ہو خدا تجکو نہ بخشے صبح کو مینے اپنے رفیقون کو دیکھا تو اکھ کا ڈھیر ہو گیا تھا صاحب مناقب نے ابو جعفر ہندوانی سے اس حدیث کو اندک زیادتی سے ذکر کیا ہے جس جا ذکر تھا کہ یزید پاس سر مبارک کو لیجاتے تھے یہان مذکور ہے کہ جس جس نے قتل کیا ہے ہاتھ اوسکے خشک ہو گئے اور مذکور ہے کہ آواز رعد و برق اس زور و شور سے مینے سنی کہ کبھی نہ سنی تھی اور مذکور ہے کہ ایک شخص نے کہا جب پیغمبر تشریف لائے اوسوقت آواز ہتیارون کی اور گھوڑون کے ہنہنانے کی سنی اور جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور روحانیان اور مقربان نازل ہوے اور مذکور ہے کہ پیغمبر خدا نے انبیا اور فرشتون سے شکایت کی

اور کہا ان ستمگارون نے میرے فرزند دلبند اور نور نظر کو قتل کیا ہے اور ہر ایک نے
سر انور کے بوسے لیے اور سینہ سے لگایا اور باقی کلمات قریب قریب ہین اور بعضی کتابون
مین مرقوم ہوا ہے کہ جب قریب شہر بعلبک پہونچے وہان کے حاکم کو لکھہ بھیجا پس موافق
اونکے لکھنے کے اونسے لوک اپنے اسیران اہل بیت کے استقبال کو روانہ کیے پس
وہ قاصد چھہ فرسخ شہر کے آگے اسیران اہل بیت سے ملے اور خوشیان کرتے تھے اوسوقت
حضرت ام کلثوم نے فرمایا خداوند عالم تمہاری جمعیت کو متاصل کرے اور ایسے شخص
کو تم پر مسلط دے جو تمہین قتل کرے اوسوقت حضرت سید الساجدین اون ملاعین کو
دیکھہ کے رو دیے اور اشعار باین مضمون پڑھے کہ مصائب اور مکروہات زمانے کے کم
نہین ہوتے کہ تا بحال ہم کشاکش مین گرفتار رہینگے ہمکو شتران برہنہ پر سوار کیے لیے
جاتے ہین گویا ہم اسیران روم سے ہین اے قوم تم اپنے پیغمبر کے منکر ہوگئے اور راہ
نجات کو چھوڑ دیا بعدہ سید علیہ الرحمہ فرماتے ہین جب وہ اشقیا مع سرہاے شہدا و مخدرات
علیا قریب دمشق پہونچے حضرت ام کلثوم نزدیک شمر گئین اور کہا میرا ایک مطلب ہے
اونسنے کہا بیان کیجیے فرمایا ہمکو شہر مین ایسی راہ سے لیجا کہ تماشائی کم ہون اور حکم دے
کہ سرہاے شہدا کو ہم سے علیحدہ لیچلین کہ تماشائیون کے ازدحام سے ہم موے جاتے
ہین مگر از راہ کفر و عناد و خلاف ارشاد اوس مخدومہ کے حکم دیا کہ سرہاے شہدا قیدیون
کے ہمراہ لیچلین اور ایسی راہ سے لیگئے جہان کثرت اور ازدحام تماشائیون کا تھا
یہانتک کہ دروازہ دمشق تک پہونچے اور مسجد جامع کے دروازے پر جس مقام مین
کہ قیدی کھڑے ہوتے تھے کھڑا کیا اور صاحب مناقب نے زید سے اور اونھون
نے اپنے آباسے نقل کیا ہے کہ سہل بن سعد نے کہا ایکبار مینے بیت المقدس کا سفر
کیا درمیان شام ایک شہر مین پہونچا کہ نہرین اور درخت وہان بہت تھے اور وہ مقام
نہایت مزین و آراستہ تھا اور پردے پاکیزہ ہر طرف آویزان تھے اور اہل شہر خرم و
شادان اور عورتین دف و طبل بجاتی تھین مینے اپنے دل مین کہا کہ اہل شام کے یہان
کوئی عید ایسی نہین ہے کہ ہم نجانتے ہون ناگاہ دیکھا مینے چند مرد باہم باتین کررہے
تھے مینے پوچھا کیا آج کوئی عید ہے کہ ہمکو معلوم نہین اونھون نے کہا اے شیخ تو اعرابی

معلوم ہوتا ہے مینے جواب دیا کہ مین سہل بیٹا سعد کا ہون مینے پیغمبر خدام کی زیارت کی ہے
لوگون نے کہا اے سہل مقام تعجب ہے کہ آسمان خون نہین برساتا اور زمین دھنس
نہین جاتی اس کلام کا سبب استفسار کیا اونھون نے کہا کہ سر حسین علیہ السلام کا عراق
سے آتا ہے مینے کہا واعجباہ حسین کا سر آتا ہے اور لوگ خوشیان کرتے ہین کس طرف
سے آویگا اونھون نے ایک دروازہ کی طرف اشارہ کیا کہ اوسی باب الساعات کہتے ہین
اس عرصہ مین نشان پے در پے نمودار ہوے اور ایک سوار نیزہ ہات مین لیے ہوے
دکھلائی دیا اور اوسکی نوک نیزہ پر ایک سر تھا کہ اوس سر انور کو پیغمبر کی صورت سے
نہایت شباہت تھی اور پیچھے اوس سوار کے عورات شتران برہنہ پر ظاہر ہوئین مین
پہلے ایک بی بی کے قریب گیا اور اون بی بی سے کہا کہ اے دختر تو کون ہے کہا مین سکینہ
بیٹی حسین کی ہون مینے پوچھا کہ تمھین کچھ مطلب اور حاجت ہو تو اظہار کرو کہ مین سہل
بیٹا سعد تمھارے جد کے اصحاب سے ہون کہ اونکی صحبت سراسر افادت سے مستفید
اور مستفیض ہوا ہون فرمایا اے سہل اس نیزہ دار سے کہو کہ ہمارے آگے چلے تاکہ
لوگ سر کے دیکھنے مین مشغول ہون اور حرم رسولؐ کے تماشے سے باز رہین مین قریب
نیزہ دار کے گیا اور کہا ہو سکتا ہے کہ ایک مطلب ہمارا تو سنے اور چار سو دینار لے اوسنے
مطلب پوچھا مینے کہا اس سر کو آگے لیچل غرض قبول کیا اور آگے لیچلا مینے سب دنیا
حوالہ کیے بعد اون لوگون نے سر مبارک ایک طرف مین رکھا اور یزید پاس لیگئے
سہل کہتا ہے مین بھی اونکے ساتھ یزید کی محفل مین گیا دیکھا مینے وہ ملعون تخت پر
بیٹھا ہے اور سر پر اوسکے ایک تاج مکلل بگوہر و یاقوت رکھا ہے اور گرد اوسکے رئیس
اور بزرگ قریش تھے جسوقت حامل سر مبارک لیکر آیا اوسنے ایک شعر مین مضمون
پڑھا کہ رکاب میرے نقرہ و طلا سے بھر دی کہ ایک سردار بزرگ کو مینے مارا ہے کہ نسب
مین پدر و مادر کیطرف سے بہترین خلائق تھا یزید نے کہا اگر تو اوسکو ایسا جانتا تھا
پھر کیون قتل کیا کہا مجھے امید انعام و جائزہ کے سمجھے تھی یزید نے اوسکو حکم قتل دیا
پس سر اقدس طبق طلا مین رکھکر یزید پاس لائے دشقی سر اقدس کی طرف مخاطب
ہو کر کہتا تھا کیا سزا پائی تمنے اے حسین سید علیہ الرحمہ نے نقل کیا جبکہ سر پر نور امام حسین

کا شام محنت انجام مین کیا ایک شخص فضلاے تابعین سے تھا اپنے اصحاب سے جدا ہوکر
ایک ماہ پوشیدہ رہا بعد جب ظاہر ہوا لوگون نے سبب پوچھا کہا آیا تم نہین جانتے کہ کیا
مصیبت کبریٰ وسانحہ عظمیٰ درپیش ہے اور چند شعر بامضمون انشا کیے کہ سر انور تیرا اے
فرزند بتول وسبط رسول لائے ہین گویا بغیر خدا کو دیدہ ودانستہ قتل کیا تجکو پیاسا
مارا اور تیرے قتل مین تاویل وتنزیل کا لحاظ نہ کیا تیرے قتل پر تکبیر کہتے ہین فی الحقیقت
تیرے قتل سے اشقیا نے تکبیر وتہلیل کو قتل کر دیا سید علیہ الرحمہ فرماتے ہین جسوقت
اہلبیت اطہار کو دروازہ مسجد جامع پر کھڑا کیا ایک مرد پیر قریب اون مظلومون کے
جاکر کہنے لگا شکر ہے کہ حق تعالے نے تمکو ہلاک کیا اور شہرون کو تمھارے شر وفساد
سے پاک کیا اور امیر المومنین کو تم پر قابو دیا اوسوقت امام زین العابدین نے فرمایا
اے شیخ تو نے قرآن شریف مین یہ آیت پڑھی ہے قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبٰى یعنی کہو اے محمد نہین چاہتا تم سے اپنی تبلیغ قرآن پر اجر ومزد سوا محبت
قرابے کے یعنی محبت میری اقربا کے مزد رسالت ہے شیخ نے کہا پڑھی ہے حضرت نے
کہا اے شیخ قربی ہم ہین کہ حق تعالے نے ہماری محبت اجرت نبوت کی ٹھہرائی ہے اور
تو نے یہ آیہ بھی پڑھا ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَ
لِذِي الْقُرْبٰى یعنی آیہ کریمہ یہ ہین معلوم کرو جو چیز کہ تم غنارت لوٹ مین لاؤ
پس واسطے خدا اور رسول ذوی القربی کے پانچوان حصہ اوسکا مقرر ہے شیخ نے کہا پڑھا
ہے حضرت نے کہا اے شیخ ذوی القربی ہم ہین پھر ارشاد کیا کہ اس آیہ کریمہ کی تلاوت
کے ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيْرًا حق تعالی چاہتا ہے کہ تم اہل بیت سے ناپاکی کو دور کرے اور تمکو پاک
وپاکیزہ گردانے شیخ نے کہا پڑھی ہے حضرت نے فرمایا اہل بیت ہم ہین اور آیہ تطہیر
ہماری شان مین نازل ہوئی ہے شیخ اس کلام ہدایت انجام سے خاموش وپشیمان
ہوکے رہگیا پھر متعجب ہوکر کہنے لگا وہ تمہین ہو حضرت نے فرمایا بخدا ورسول اہلبیت
ہمین ہین یہ سنکر مرد پیر بہت رویا اور عمامہ زمین پر پھینک دیا اور سر آسمان کیطرف
بلند کرکے کہا خداوندا مین دشمنان اہل بیت سے نہین بلکہ بیزاری کرتا ہون ہر جن وانس

سے جو دشمن اہلبیت ہو یہ کہکر عرض کیا آیا توبہ میری قبول ہے حضرت نے فرمایا ہان اگر تو
توبہ و استغفار کرے جناب اقدس الٰہی قبول فرمائیگا اور تو ہمارے ہمراہ ہے پھر عرض کیا مین
توبہ کرتا ہون بعد اسکے یہ خبر یزید کو پہونچی ملعون نے اوس نیک انجام کے قتل کا حکم دیا اور
قتل کیا شیخ مفید اور ابن نما علیہما الرحمہ نے عبد الرحمن ربیعہ حمیری سے روایت کی ہے کہا مین
دمشق مین یزید بن معویہ پاس بیٹھا تھا کہ زحر بن قیس داخل ہوا یزید نے اوس سے پوچھا
کیا خبر ہے اوس ملعون نے کہا بشارت ہو تجکو اے امیر المومنین حق تعالی نے ظفر و نصرت
عطا کی حسین بن علی اٹھارہ آدمی اپنے اہل بیت سے اور ساٹھ مرد یار و رفیق لیکے وارد
ہوے ہمنے اونسے کہا یا اطاعت ابن زیاد یا جنگ پر مستعد ہو اونھون نے لڑائی کو اختیار
کیا کچھ دن چڑھا تھا کہ ہر طرف سے ہمنے اونکو گھیر لیا تا اینکہ تلوارین اونکے سرون پر کھینچین
اور قتل کرنا شروع کیا ہر بیت و بلندی کی سمت پناہ لیتے تھے گویا بھاگتے تھے جیسا کہ کبوتر
چرغ کی ہیبت سے بھاگتا ہے والدہ اے امیر المومنین ایک تھوڑی عرصہ مین سب کو قتل
کر ڈالا اور لباس اونکا لوٹ لیا اونکے زحارہ آلودہ ہوے صحرا اور حرارت آفتاب پڑی
رہی جانوران درندہ و عقاب اونکے زائر ہین پس یزید ایک ساعت سر جھکائے رہا
اور سر اوٹھا کر کہنے لگا مین تم لوگون کی اطاعت سے بغیر قتل حسین کے راضی تھا اگر مین خود
حسین سے آمادہ جنگ ہوتا تو ہر آئینہ اونسے درگذر کرتا اور اونکے گناہون کو بخش دیتا راوی
کہتا ہے کہ ابن زیاد نے پہلے سر امام حسین علیہ السلام یزید پاس بھیجا بعد اوسکے اہلبیت اطہار
کو بلایا اور امام زین العابدین علیہ السلام کو طوق و زنجیر مین مقید کر کے ہمراہ محضر بن ثعلبہ
اور شمر بن ذی الجوشن کے روانہ کیا تا آنکہ اہل بیت بھی سر اقدس سے جا کر ملے سید سجاد
علیہ السلام راہ مین کسی سے بات نہ کرتے تھے تا اینکہ قصر یزید تک پہونچے محضر دروازہ
یزید پر جا کر پکارا مین خدمت امیر مین معاذ اللہ ان گناہگار بد کردار دن کو لایا ہون حضرت نے
جواب دیا محضر بد اختر لئیم تر اور شریر تر ہے کتاب مناقب مین یہ حدیث زیادتی کے ساتھ
مذکور ہے کہ فرمایا مگر ابن مرجانہ کو حق تعالے نے بہت قبیح اور زشت گردانا ہے اور مناقب
مین مسطور ہے کہ مروان بن حکم مجلس یزید مین بیٹھا تھا اوسنے دو شعر اس مضمون کے
پڑھے کہ سید سردار کربلا نسب و حسب مین اس غلام ناکس و فرومایہ سے قریب تر اور بہتر ہے

نسل سمیہ سنگریزہ ہاے بیابان سے زیادہ ہو گئے اور نسل دختر رسول قطع ہو گئی یزید نے جواب دیا خدا ابن مرجانہ پر لعنت کرے کہ اوسنے حسین پسر فاطمہ سے شخص کی قتل پر جرأت کی اگر مین وہان موجود ہوتا جو چیز کہ حسین مجھسے خواہش کرتے قبول کرتا اور موت کو حتی الامکان اونسے دور کرتا اگرچہ بالفرض اولاد میری ماری جاتی لیکن تقدیر الٰہی مین یون مقدر ہوا تھا اور قضاے چارہ نہین ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ یزید نے آہستہ عبد الرحمان سے کہا سبحان اللہ ایسے مقام مین تو اسطرح کا کلام کرتا ہے مفید علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے جسوقت کہ سرہاے شہدا روبرو ے یزید بجیارہ رکھی گئی اوس ملعون نے چند شعر پڑھے کہ مضمون اونکا یہ ہے ہمنے اپنے ظالمون کا سر کاٹا کہ وہ ہمپر غالب تھے پس یحیی بن حکم نے وہی دو شعر کہ مضمون اونکا پہلے روایت مین گذرا پڑھے یزید نے ہاتھہ اوسکے سینہ پر مارا اور کہا چپ رہ اور حاضرین مجلس سے خطاب کرکے کہا کہ یہ شخص بجہت فخر و مباہات کرتا تھا اور کہتا تھا میرا باپ یزید کے باپ سے بہتر ہے اور مان میری مادر یزید سے بہتر ہے اور جد میرے اوسکے جد سے بہتر ہین اور مین یزید سے بہتر ہون پس انھین باتون نے اسکو قتل کیا یہ جو اوسنے کہا کہ باپ میرا یزید کے باپ سے بہتر ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ میرے باپ اور اوسکے باپ مین محبت و خصومت تھی پس حق تعالی نے میرے باپ کو اوسکے باپ پر غلبہ دیا اور اوسکے خلاف مدعا پر فیصلہ کیا اور یہ جو کہا کہ مان میری اوسکی مان سے بہتر ہے پس سچ ہے فاطمہ بنتی رسول خدا کی میری مان سے بہتر ہے اور جو یہ کہا کہ جد میرا اوسکے جد سے بہتر ہے پس جو شخص کہ ایمان خدا اور روز جزا رکھتا ہو وہ اپنی نفس کو افضل محمد سے نہین کہہ سکتا اور یہ جو کہا اوسنے کہ مین اوس سے بہتر ہون پس شاید یہ آیت اوسنے نہین پڑھی قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ بار الہا مالک الملک تو ہے جس شخص کو چاہتا ہے ملک عطا کرتا ہے اور ابن نما نے ربیعہ بن عمر سے نقل کیا ہے کہا مین یزید پاس تھا کہ آواز مضر کی آئی کہ مضر لئیمان فاجر کو نزدیک امیر کے لایا ہے پس یزید نے جواب دیا کہ ام مضر شریر تر اور لئیم تر ہے سید علیہ الرحمہ نے لکھا ہے بعد اسکے اہلبیت اطہار کو رسن بستہ دربار یزید مین لائے اوسوقت حضرت زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا اے یزید تجکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کیا گمان کرتا ہے اگر رسول خدا اسکو اس حال سے دیکھین یہ سنکر یزید نے حکم دیا رسی

اسیرون کی کاٹ دو پھر سر مبارک امام حسین علیہ السلام سامنے اوس ملعون کے رکھا گیا
اور مخدرات کو پیچھے اوسکے بٹھلایا تا سر کو نہ دیکھین مگر نگاہ امام زین العابدین ع کے سر اقدس
پر جا پڑے اوسدن سے حضرت گاہ گوسفند کبھی نہ کھاتے تھے ابن نما نے علی ابن الحسین
سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے ہم بارہ آدمی طوق و زنجیر مین مقید یزید پاس گئے
جب آگے اوس ملعون کے کھڑے ہوے مینے کہا اے یزید کیا گمان کرتا ہے تو قسم خدا کی
اگر جناب رسالتمآب ہمکو اس ہیئت سے دیکھین اور جناب فاطمہ دختر امام حسین نے فرمایا
اے یزید بیٹیان رسول خدا کی قید ہین پس لوگ رونے لگے اور اہل خانہ اوس ملعون
کی بھی روئی اور شور و شیون بلند ہوا حضرت فرماتے ہین پس مینے اوس قید و طوق کی حالت
مین کہا کہ مجھے اجازت کلام دیتا ہے یزید نے کہا کلام کر لیکن مہملات نہ کہہ حضرت نے کہا
مین جس مقام مین کہ ہون میرے مانند و امثال کو مہمل کہنا سزاوار حال نہین کیا گمان
ہے تیرا اگر رسول خدا مجکو اس حال سے دیکھین یزید نے مصاحبون کی طرف اشارہ کیا
اوسھون نے زنجیر کھول دی عبد الملک بن مروان نے ذکر کیا ہے جسوقت سر اقدس
امام حسینؑ یزید پاس آیا عاشقی نے سر انور سے خطاب کیا اور کہا اگر تجکو ابن مرجانہ سے
قرابت ہوتی جو چیز اوس سے طلب کرتا دیتا پھر ایک شعر باین مضمون پڑھا کہ جو لوگ
ہم پر غالب تھے اور ظلم کرتے تھے سر اونکے ہمنے کاٹے ہین اور جناب زین العابدین ع
نے یہ آیہ پڑہی مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا
إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ جو مصیبت تمکو روے زمین اور تمھارے نفسون کو پہونچی
ہے وہ کتاب الہی مین مکتوب ہے قبل اسکے کہ پیدا کرین ہم اسکو تحقیق کہ یہ بات حق تعالے
پر آسان ہے لکھا ہے کہ جب جناب زینب نے یہ حال دیکھا گریبان اپنا چاک کیا اور
ایسے آواز حزین اور دل غمگین سے روئین کہ دل کو بیتاب اور جگر کو کباب کیا اور
کہتی تھین یا حسیناہ اے پیارے رسول خدا کے اے فرزند مکہ و منا کے اے پارہ جگر
فاطمہ زہرا اے دختر زادہ مصطفے راوی کہتا ہے کہ تمام اہل مجلس کو رولایا اور یزید چپ
تھا بعد ہ زنان بنی ہاشم نے خانۂ یزید مین جاکر بنائے ماتم و بکا برپا کی نوحہ ہائے
جانسوز کرتی تھین کہ وا حسیناہ اے سردار اہل بیت اے فرزند رسول خدا اے فریادرس

بیوہ زنان و یتیمان اے شہید اولاد پیغمبران پس جس شخص نے وہ فریاد و نالہ سنا بے اختیار
رویا بعدہ یزید ملعون نے ایک چوب خیزران منگوائی اوسے دندان مبارک پر لگانا
تھا ابو برزہ اسلمی نے یہ حال دیکھکر کہا واے تجھپر اے یزید تو دندان حسینؑ پر چھڑی
مارتا ہے مین گواہی دیتا ہون اس امر پر کہ پیغمبر خدا کو مینے دیکھا حسن و حسین کے دانتون
کو چومتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم دونو سردار جوانان بہشت ہو خدا تعالے تمھارے
قاتل کو قتل اور لعنت کرے اور دوزخ اوس کے واسطے ہو اور دوزخ بازگشت بد ہے
راوی کہتا ہے کہ یزید اس کلام سے غضب مین آیا اور ابو برزہ کو نکلوا دیا اور
یہ اشعار پڑھتا تھا حاصل مضمون یہ ہے کہ جو بزرگ میرے جنگ بدر مین مارے گئے
جزع خزرج اور واقعہ اسل مین کاش اسوقت موجود ہوتے اور خوشی اور خرمی سے آوازین
بلند کرتے اور کہتے اے یزید ہاتھ تیرے شل نہون مصنف کتاب نے فرمایا ہے
کہ محمد بن ابیطالب کی روایت مین ایک شعر باین مضمون زیادہ ہے کہ مین خندف سے
نہونگا اگر احمد کا اوسکے اولاد سے انتقام نہ لون اور کتاب مناقب مین یون ہے کہ مین عتبہ
سے نہین ہون اگر انتقام نہ لون سید وغیرہ نے لکھا ہے پس زینب دختر علی کھڑی
ہوئین اور فرمایا شکر ہے خدا کا کہ پروردگار عالم ہے اور درود پیغمبر و اولاد پیغمبر پر ہمانی سچ
فرمایا ہے ثم کان عاقبۃ الذین اساؤا السوءٰی ان کذبوا بایات اللہ وکانوا بہا یستہزءون
پس انجام بدکردارون کا یہ تھا کہ اونھون نے تکذیب
کی آیات الٰہی کی اور ہماری آیتون سے تمسخر و استہزا کرتے تھے اے یزید تو سمجھتا ہے
کہ تونے ہم پر تنگ گیری کی ہے اور ہمکو اسیر کرکے طلب کیا ہے اور حق تعالی کے نزدیک
ہم ذلیل ہوے اور تو عزیز ہوا پس تو تکبر کرتا ہے اور اپنی عیش و عشرت پر مغرور ہے
اور اس حکومت پر بھولا ہوا ہے کہ دنیا تیرے واسطے درست ہوگئی اور سلطنت
خالص تیرے لیے مقرر ہوئے تامل کر و صبر کر آیا خدا کے فرمانے کو بھول گیا ہے ولا
تحسبن الذین کفروا انما نملی لہم خیر لانفسہم انما نملی لہم لیزدادوا اثما ولہم عذاب
مہین مت گمان کر کافرون کو کہ ہمنے جو ان کو مہلت دی ہے انکے حق مین
بہتر ہے بجز اسکے نہین کہ فرصت ہمنے اونکو اسلیے دی تاکہ گناہ زیادہ کرین اور واسطے

اِنکے عذاب خوار وذلیل کنندہ ہے اے پسر آزاد کردہ گان کیا یہہ انصاف ہے کہ تو
اپنی بی بیون اور لونڈیون کو پردے مین بٹھاتا ہے اور پیغمبر خدا کے بیٹیون کو قید
کرکے شہر بشہر پھراتا ہے کہ ادنی واعلی کی نظر اُنپر پڑے اور کوئی محرم بھی اونکے ساتھہ
نہین ہے ہان جنھون نے کہ جگر برگزیدگان خدا کا کھایا ہو اور گوشت وپوست اون کے
خون شہدا سے بنی ہون اون سے امید خیر وبہتری کیا ہوگی اور جو کہ ہم کو بغض
وعداوت کی نظر سے دیکھتا ہو کب دشمنی مین کوتاہی کریگا علاوہ اِن افعال
ناشایستہ کے بکمال خوشی اور بیباکی مفاخرت سے کہتا ہے کہ بزرگ میرے
خوش ہوکر آفرین کرتے اور کہتے اے یزید ہاتھہ تیرا شل نہو اور ابا عبداللہ الحسین کہ
سید جوانان بہشت ہے اونکے دندان مبارک پر چھڑی لگاتا ہے یہ امر عظیم سمجھتے کیونکر
سرزد نہو کہ تونے سینہ ہاے مومنین کو مجروح کیا اور ہماری بنیاد کو مٹا دیا کہ خون فرزندان
رسول وآل عبدالمطلب کا بہایا اور اپنے اموات وبزرگون کو واسطے تحسین وآفرین کے
یاد کرتا ہے اور اپنے زعم باطل مین اونکو بلاتا ہے جس مقام پر وہ ہین عنقریب تو بھی پہونچا
چاہتا ہے اوسوقت یہ آرزو کریگا کہ کاش مین گونگا لنجا ہوتا کہ ایسے کلام اور ایسے
فعل کا مرتکب نہوتا خداوندا تو ہمارے حق کا مواخذہ کر اور ظالم سے انتقام لے اور غضب
اپنا اوسپر نازل کر جسنے ہمارون کا خون کیا ہے اور ہمارے دارثون کو قتل کیا ہے وہم
جو کچھہ تونے کیا اپنے ساتھہ کیا عنقریب بروز محشر پیش احکم الحاکمین وحضرت خیرالمرسلین
تو حاضر کیا جائیگا اوسوقت جزا اِن اعمال زشت کے پائیگا اور ہماری پریشانی مبدل بجمعیت
ہوگی اور مردہ گمان نہ کر اون لوگون کو جو راہ خدا مین شہید ہوے ہین بلکہ وہ زندہ ہین
پیش خدا اور رزق پاتے ہین خداوند عالم ساحاکم تجھکو کافی ہے اور پیغمبر سا دشمن اور
جبریل امین اونکے معاون قصاص مین غالب ہین قریب ہے کہ جسنے تجھکو ٹھلایا ہے اور
مومنین پر تسلط دیا ہے معلوم کریگا کہ ظالمون کے لیے بُرا عوض وبدل ہے اور کون شخص
تم مین سے بری جگہ ہے اور ضعیف ہے ازروے جنود واعوان کے اور مجھپر اگر مصیبتین
پڑی ہین کچھہ پروا نہین اور تیری قدر ومنزلت کو ناچیز سمجھتے ہون اور تیری سرزنش
وملامت کو دشوار جانتے ہون لیکن آنکھین گریان اور سینہ بریان ہین سراسر تعجب ہے

کہ ہرگز بدگان خدا طائفہ شیطان اور آزاد کردہ گان کے ہاتھہ سے قتل کیے جائین پس تمھارے
ان ہاتھون سے خون ہمارا ٹپکتا ہے اور تمھارے دہن سے گوشت ہمارا گرتا ہے اور ان جسمہائے
پاک وطاہر کے گرد گرگ وکفتار آتی ہے اور خاک مین لاتے ہین اب اگرچہ تونے ہمکو اپنے
لیے منفعت اور غنیمت ٹھہرایا ہے لیکن ہر آئینہ بہت جلد وبال ونقصان اپنا پائیگا جسوقت
کہ کوئی چیز سوائے اعمال کے نہوگی اور حق تعالے بندون پر ظلم نہین کرتا پس خدا ہی کیطرف
سے شکایت ہے اور اوسی پر اعتماد ہے جہانتک تو کر سکے کر اور سعی وکوشش اپنی عمل
مین لا واللہ کہ تو ہمارے ذکر وتذکرہ کو محو نہین کر سکتا اور ہماری شریعت ووحی کو مٹا
نہین سکتا اور ہماری درازی مدت کو پہونچ نہین سکتا اور تو اس عار وننگ کو کہ مرتکب
ہوا ہے دور نہین کر سکتا اور تیری رائے بجز مکر نہین ہے اور زمانہ تیرا چند روزہ ہے اور
جمعیت تیری عنقریب پریشان ومتفرق ہونیوالی ہے جس روز منادی ندا کریگا کہ لعنت
خدا ظالمون پر پس شکر ہے خداوند جل وعلا کا کہ اوسنے ہمارے اول کا خاتمہ بہ سعادت
اور ہمارے آخر کا خاتمہ برحمت وشہادت فرمایا اوسی سے ہم سوال کرتے ہین کہ انکے ثواب کو
کامل کرے اور زیادتی عنایت مین فرماوے اور خلافت انکے لیے خوب وبہتر کرے تحقیق کہ
وہ رحیم ومہربان اور ہمکو کافی وکفیل ہے پس یزید نے ایک شعر باین مضمون کہا کہ نوحہ وفریاد زنان
نوحہ گر خوشنما ہوتا ہے کہ اونکو غم والم سے زندگی دشوار اور مرگ آسان ہے راوی کہتا ہے بعد
اسکے یزید نے اہل شام سے اہلبیت کے مقدمہ مین مشورہ لیا پس اونھون نے کہا کہ انکو
گیرودار نکر اور نعمان بن بشیر نے کہا جو کچھ پیغمبر ان کے ساتھ کرتے تھے تو بھی عمل مین لا
مفید علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ یزید نے امام زین العابدین سے کہا کہ تیرے باپ
نے قطع رحم میرا کیا اور میرا حق نہ سمجھا اور سلطنت وریاست مین مجھسے نزاع کی دیکھا تونے
کہ خدا نے اونکے ساتھ کیا کیا حضرت سجاد نے فرمایا ما اصاب من مصیبۃ فی الارض و
لا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأھا ان ذلک علی اللہ یسیر
معنی اس آیت کے سابقا مذکور ہو چکے یزید نے اپنی بیٹی خالد سے کہا جواب اسکا دے
وہ متردد ہوا پس یزید نے جواب دیا ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر
جو مصیبت کہ ہمکو پہونچتی ہے بسبب اوس چیز کے ہے کہ تمھارے ہاتھون نے کسب کی ہے

اور خدا عفو کرتا ہے بہت سے گناہ کتاب مناقب مین مذکور ہے کہ پھر حضرت سجاد نے
فرمایا اے پسر معاویہ وہند وصخر ہمیشہ پیغمبری وامامت ہمارے اجداد کے لیے قبل تیری
ولادت کے ہوتی رہی ہے اور تحقیق کہ جد میرے علی ابن طالب کے دست مبارک مین
روز بدر واحد واحزاب نشان جناب رسالتمآب تھا اور تیرے باپ دادا لشکر کفار مین
ہمیشہ علم کفر وشرک کو بلند کرتے رہے بعد چند بیت باین مضمون پڑھے کہ کیا کہو گے پیغمبر خدا
کے جواب مین جب تم سے پوچھینگے کہ کیا کیا تمنے میری عترت سے بعنی این ابیات نے
سابق مذکور ہو چکے بعدہ فرمایا وائے تجھپر اے یزید اگر تو سمجھے کہ کیا کچھ تجھسے سرزد ہوا
اور کس جسم کا تو مرتکب ہوا ہم اہلبیت کی نسبت ہر آئینہ سر بکوہ وصحرا ہو اور خاک سیاہ
پر بیٹھے تو اور واویلاہ وامصیبتاہ کی صدا مین بلند کری کہ یہ حسین جگر گوشہ علی وفاطمہ
کا سر انور تیرے شہر کے دروازہ پر لٹکایا گیا حالانکہ یہی حسین امانت پیغمبر خدا تھے تم مین
تجکو فردائے قیامت رسوائی وندامت سے بشارت ہو مفید علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے
پس یزید نے اہل بیت کو دربار مین اپنے سامنے طلب کیا یزید اونکو اوس حال تباہ مین
دیکھکر متاثر ہوا اور کہا برا ہو ابن مرجانہ کا اگر اسکو تم سے کوئی قرابت ہوتی اسطرح سے
تمکو نہ بھیجتا فاطمہ کبری سے مروی ہے کہتے ہین جسوقت ہم یزید کے روبرو گئے اور
بیٹھے ہمکو دیکھکے متالم ہوا اوسوقت ایک مرد شامی سرخ رنگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے
یزید اسے مجھے دے دے مین خوف سے کانپنے لگے اور گمان کیا مین نے کہ یہ انکے
مذہب مین شاید جائز ہو دہشت سے پھوپھی زینب کے دامن سے چمٹ گئی لیکن وہ
جانتی تھین کہ یہ امر ہونے والا نہین ہے اور بروایت سید علیہ الرحمہ فاطمہ کبری فرماتی
ہین کہ مینے کہا باپ میرا مر گیا اب کنیزی مین جاونگی پھوپھی نے شامی کی طرف مخاطب
ہوکر فرمایا قسم بخدا تو غلط کہتا ہے نہ تجکو اس امر مین قابو واختیار ہے اور نہ یزید کو
یزید اس بات سے غصہ مین آیا اور کہا جھوٹ کہتی ہے تو مجھکو قدرت ہے اگر چاہون
یہ امر کرون زینب خاتون نے کہا واللہ کہ تجھے خدا نے اختیار نہین دیا ہے مگر یہ کہ
تو اپنی ملت ومذہب سے باہر ہو جاے اور کسی اور مذہب کو اختیار کرے وہ ملعون
برہم ہوا اور کہا مجھسے اسطرح کے کلام کرتی ہے تیرے باپ اور بھائی دین سے خارج

ہین زینب نے فرمایا ہمارے باپ اور بھائی کے دین سے تو اور تیرے باپ اور دادا نے ہدایت پائی بشرطیکہ تو مسلمان ہو ملعون نے کہا جھوٹ کہتی ہے اے دشمن خدا زینب نے کہا تجکو شقاوت اور غرور امیری کا ہے اس سبب سے جو چاہتا ہے کہتا ہے اوسوقت کچھ شرمایا اور چپ ہو رہا شامی نے دوبارا پھر وہی سوال کیا یزید نے کہا دور ہو خدا تجکو موت دے اور بعضے کتب مین یون ہے کہ ام کلثوم نے شامی سے کہا چپ رہ اے بدکردار حق تعالی زبان کو تیرے قطع کرے اور آنکھون کو اندھا کرے اور ہاتھ تیرے خشک کردے اور جہنم کو منزل وماوے تیرا گردانے اولاد رسول اولاد زنا کے خدمتگار نہین ہوتے راوی کہتا ہے بخدا کہ ہنوز کلام اُس مخدومہ کا تمام نہوا تھا کہ دعا اوس جناب کی مستجاب بارگاہ رب الارباب ہوئی پس فرمایا کہ شکر ہے حق تعالے نے دنیا ہی مین پیش از آخرت تجکو معذب کیا یہ سزا اوس شخص کی ہے کہ حرم رسول خدا کا متعرض ہو اور روایت سید رحمہ اللہ مین یون ہے کہ شامی نے فاطمہ کبری کو پوچھا یہ کون ہے یزید نے کہا یہ فاطمہ کبری بیٹی حسین کی ہے اور یہ زینب بیٹی علی ابن ابی طالب کے ہے شامی نے کہا کون حسین فرزند علی و فاطمہ کہا ہان شامی نے کہا خدا لعنت کرے تجھپر اے یزید اپنے پیغمبر کے فرزندون کو قتل کیا اور ذریت کو قید کرتا ہے خدا کی قسم کہ مینے جانا تھا کہ یہ اسیران روم سے ہین یزید نے کہا واللہ تجھکو بھی اونھین مین ملحق کرونگا پس حکم دیا اور اوس شامی کو قتل کیا سید علیہ الرحمہ نے لکھا ہے بعد اسکے یزید نے خطیب کو طلب کیا اور کہا منبر پر جاکر حسین اور اونکے باپ کی مذمت کر پس وہ منبر پر گیا اور مذمت جناب امیر و امام حسین علیہما السلام کرتا رہا اور یزید بن معویہ کی مدح مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اوسوقت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے کہا وائے تجھپر اے خطیب واسطے رضاے مخلوق کے ناراضی خالق کو تونے اختیار کیا خدا تیری جگہ دوزخ مقرر کرے مولف فرماتے ہین کہ ابن سنان خفاجی نے جناب امیر علیہ السلام کی مدح مین کیا خوب شعر کہا ہے شعر اعلی المنابر تلعنون بسبه * وبسیفه نصبت لکم اعوادها حاصل مضمون یہ ہے کہ معاندین منبرون پر جناب امیر کو ناسزا کہتی ہین حالانکہ لکڑیان منبر کی علی کی تلوار سے قائم ہوئین صاحب مناقب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ یزید

ملعون نے حکم دیا کہ خطیب منبر پر جاکر لوگون کو حضرت امیر و امام حسینؑ کے عیوب سے اطلاع دے پس خطیب نے بعد حمد و ثنا علی و حسینؑ کو بہت بُرا کہا اور یزید و معاویہ کی نہایت تعریف کی اور تمام محامد و مناقب اونکے لیئے ثابت کیے راوی کہتا ہے اوسوقت علی بن الحسین نے پکار کے فرمایا وائے تجھپر اے خطیب تونے رضائے مخلوق کو عوض غضب خالق کے اختیار کیا مقام اپنا آتش جہنم مین مقرر کر بعدہ حضرت نے فرمایا اے یزید مجکو اجازت دے کہ اس منبر پر جاکر چند کلمہ اسطرح کے ذکر کرون جسمین رب العالمین کی رضا و خوشنودی اور ان حاضرین کے لیئے ثواب و بہبودی ہو یزید نے قبول نہ کیا لوگون نے درخواست کی کہ اے یزید انکو اذن دے شاید کوئی اچھی بات ہم سنین یزید نے کہا اگر یہ منبر پر جاویگا مجکو اور آل ابوسفیان کو فضیحت و رسوا کرے اتریگا لوگون نے کہا یا امیر اس لڑکے سے کیا ہو سکیگا یزید نے کہا یہ اوس خاندان سے ہے کہ عالم طفلی مین آراستہ بعلم و کمال ہوتی ہین راوی کہتا ہے دیر تک لوگ اصرار کرتے رہے تا اینکہ حضرت کو اُسنے اجازت دی پس حضرت منبر پر تشریف لے گئے اور بعد حمد و ثنائے الٰہی ایک خطبہ اس قسم کا پڑھا کہ آنکھون کو گریان اور دلون کو بریان کیا بعد اسکے فرمایا ایہا الناس جناب احدیت نے اہل بیت رسالت کو چھ خصلتین اور سات فضیلتین تمام امت پر عنایت کی ہین علم اور حلم اور سخاوت و فصاحت اور شجاعت اور محبت مومنین کی دلون مین اور فضیلتین یہ ہین کہ ہم مین سے سید ابرار محمد مصطفےٰ ہین اور ہم مین سے صدیق اعظم علی مرتضیٰ ہین اور ہم مین سے جعفر طیار اور حضرت حمزہ شیر خدا اور عم رسول ہین ہم مین سے سبطین اس امت کی حسنین ہین جو شخص ہمکو جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہین جانتا اوسکو اپنے حسب و نسب سے آگاہ کرتا ہون کہ مین ہون فرزند مکہ و منیٰ مین ہون فرزند زمزم و صفا مین فرزند اوس شخص کا ہون جسنے مقام ابراہیم کو چادر کے کونے سے اوٹھایا مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ بہترین عالم تھا مین ہون فرزند بہترین اوس شخص کا جسنے طواف اور سعی کی مین ہون فرزند بہترین حج کنندہ و لبیک گوینده کا مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ ایک شب مین مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک پہونچا مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ جبرئیل اوسکو سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ مقام قرب الٰہی مین پہونچا تا بمرتبہ قاب قوسین

ادا دنی مین ہون فرزند اُس شخص کا جسنے ہمراہ ملائکہ آسمان پر نماز پڑھی ہے مین ہون فرزند
اوس شخص کا کہ وحی ہوئی اوسکو جو کچھ کہ ہوئی مین ہون فرزند محمد مصطفے اور علی مرتضی کا
مین ہون فرزند اوس شخص کا جسنے خلائق کو بضرب شمشیر مسلمان کیا مین ہون فرزند اوس
شخص کا جو سامنے رسول خدا کے نیزہ و شمشیر سے لڑا اور دو ہجرتین کین اور دو بیعتین
لین اور بدر و حنین مین جہاد فرمایا اور طرفۃ العین منکر خدا نہوئی مین ہون فرزند صالح المومنین
مین ہون فرزند وارث پیغمبران و قلع و قمع کنندہ ملحدان و سردار مسلمانان و نور جہاد
کنندگان و زینت و زینت عابدان و تاج گریہ کنندگان و صابر ترین صابران و بزرگترین
نمازگذاران مین ہون فرزند اوس شخص کا جو محافظ و نگہبان مومنین تھا اور مین ہون فرزند
اوس شخص کا جو جبرئیل و میکائیل سے موید و متصور ہوا مین ہون فرزند اوس شخص کا
جسنے مارقین و قاسطین و ناکثین کو قتل کیا اور دشمنان خدا کو ہلاک کیا مین ہون بیٹا اوس
شخص کا جو تمام قریش کا فخر تھا روے زمین پر مین ہون فرزند اوس شخص کا جسنے سب سے
پیشہ اجابت دعوت خدا اور رسول کی مین ہون فرزند اوس شخص کا جو اول تھا سابقین مین
اور سرشکنندہ سرکشان تھا اور برباد کرنے والا مشرکون کا آور تیر خدا کا واسطے منافقون کے
اور زبان حکمت عارفون کا اور مددگار دین خدا کا اور ولی امور الٰہی کا اور باغ حکمت خدا کا
اور صندوق علم خدا کا جوانمرد سخی و شگفتہ رو شجاع اور سپیدہ الطبع اور برگزیدہ آور بہت
روزہ رکھنے والا دراستہ اور پڑھنے والا نماز اور قطع کرنے والا اصلاب کا اور پریشان
کرنے والا احزاب کا ملازمت امور شریعت مین بے نظیر دل اونکا سب سے ثابت تر اور
عزیمت اونکی سب سے زیادہ شیر بیشہ شجاعت حتی کہ کافرون کو ریزہ ریزہ کیا اور خرمن
کفار کو جلایا شیر بیشہ حجاز مرد مردانہ عراق مکی و مدنی حنفی عقبی بدری احدی شجری مہاجری
بادشاہ عرب شیر بیشہ جنگ و جہاد وارث مشرقین والد سبطین یعنی علی ابن ابی طالب صلوات
اللہ علیہ و آلہ اجمعین فرمایا مین ہون فرزند فاطمہ زہرا مین ہون فرزند سیدۃ النسا اور
اسی طرح فرماتے رہے تا اینکہ حضار مجلس مین شور و شیون عظیم برپا ہوا اوسوقت یزید
خائف ہوا کہ مبادا کچھ فساد پیدا ہو موذن کو حکم دیا پس اوسنے قطع کلام اون حضرت کا
کیا اور اذان کہی پس جب موذن نے اللہ اکبر کہا حضرت نے فرمایا کوئی چیز حق تعالی سے

برزنین جب اوسنے اشہدان لاالہ الا اللہ کہا فرمایا کہ یہ گواہی گوشت وخون وپوست میرا دیتا ہی جب موذن نے کہا اشہدان محمدا رسول اللہ حضرت نے یزید کی طرف نگاہ کرکے فرمایا یہ محمد میرے جد ہین یا تیرے اگر اونکو اپنا جد سمجھا ہے غلط ہے اور کفر ہے اور اگر میرا جد جانتا ہی پس کیون تو نے اونکی عترت کو قتل کیا راوی کہتا ہے جب موذن اذان واقامت سے فارغ ہوا اوسوقت یزید متوجہ نماز ظہر ہوا منقول ہے کہ مجلس یزید مین ایک عالم علماے یہود سے بیٹھا تھا اوس سے پوچھا اے امیرالمومنین یہ جوان کون ہے یزید نے کہا علی ابن الحسین اوسنے پوچھا کون حسین کہا حسین بن علی بن ابی طالب اوسنے پوچھا اور حسین کون ہے یزید نے کہا فاطمہ بنت محمد اوس عالم نے کہا سبحان اللہ یہ نواسہ تمھارے پیغمبر کا تھا جسکو تمنے ایسا جلد قتل کرڈالا کیا بدسلوکی تمنے کی پیغمبر کے بعد اونکی عترت واولاد سے بخدا کہ اگر موسی بن عمران ہمارے درمیان مین کوئی نواسہ چھوڑ جاتے تو گمان یہ تھا کہ ہم اوسکی پرستش کرتے اور تمھارا یہ حال ہے کہ کل ہی تمھارے پیغمبر نے دنیا سے مفارقت کی اور آج تمنے اونکے فرزند کو قتل کرڈالا بُرا حال ہو تمھارا راوی کہتا ہے پس یزید نے اشارہ کیا لوگون نے تین بار گردن پر اوس عالم کے مارا وہ اوٹھ کھڑا ہوا اور کہتا جاتا تھا جاہو مجکو مارو چاہو قتل کرو یا چھوڑ دو مینے توریت مین پڑھا ہے کہ جو شخص اپنے پیغمبر کی اولاد کو قتل کرے وہ ہمیشہ ملعون رہتا ہے جب تک کہ زندہ رہے اور جب مرجاتا ہے حق تعالی اوسکو داخل جہنم کرتا ہے صدوق علیہ الرحمہ نے امالی مین فاطمہ بنت امیرالمومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ہمکو ایسے خرابہ مین قید کیا تھا جہان دن کی دھوپ شب کی اوس سے ایسی حالت پہونچی تھی کہ سبھون کی چہرون سے پوست جدا ہوگئے تھے اور اون ایام مین جو پتھر بیت المقدس سے اوٹھایا جاتا تھا نیچے اوسکے خون تازہ پاتے تھے اور دھوپ دیوارون پر سرخ نکلتی تھی جیسی کہ ایک چادر سرخ دیوار پر پڑی ہو اور یہ حال اوسوقت تک رہا کہ حضرت زین العابدین نے ہمراہ مخدرات وسرہاے شہدا کی مراجعت کی اور سر اقدس حضرت امام حسینؑ کا کربلا روانہ ہوا ابن نما علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ دمشق مین حضرت سکینہ نے خواب مین دیکھا کہ پانچ ناقے نور کے اوسپر پانچ شخص سوار اور گرد اونکے ملائک اور ہر

ناتے کے ہمراہ ایک خادم ہے مینے پوچھا یہ لوگ کون ہین خادم نے جواب دیا اول حضرت
آدم صفی اللہ دوسرے حضرت ابراہیم خلیل اللہ تیسرے حضرت موسی کلیم اللہ چوتھے
حضرت عیسی روح اللہ ہین مینے پوچھا کہ یہ حضرت کون ہین جو محاسن شریف کو ہاتھہ سے
پکڑے ہوے ہین اور کبھی نہایت غم والم سے زمین پر گرتے اور پھر اوتھتے ہین کہا وہ
دادا تمہارے رسول اللہ تھے مینے پوچھا یہ حضرات کہان جاتے ہین کہا تمہارے باپ
پاس مینے بھی قصد کیا کہ حضرت کی خدمت مین جاؤن اور جو ظلم وستم کہ بعد اونکے مجھپر
گذرے ہین بیان کرون درین اثنا پانچ ہودج نور کے کہ پانچ بیبیان اونپر بیٹھی تھین
نظر آئین مینے اوس خادم سے پوچھا یہ کون ہین اوسنے کہا اول حوا ام البشر دوسرے
آسیہ دختر مزاحم تیسرے مریم بنت عمران چوتھے خدیجہ بنت خویلد مینے پوچھا پانچوین
بی بی کون ہین کہ ہاتھہ سر پر رکھے ہوے ہین اور کبھی ضعف اور ناتوانی سے گر پڑتی
ہین اور کبھی کھڑی ہوجاتی ہین کہا وہ تمہاری فاطمہ زہرا دختر رسول خدا ہین مینے
کہا بخدا ضرور انسے اپنی مصیبتین عرض کرون گی پھر مین اونکے سامنے گئی اور بکمال
ادب کھڑی ہوئی روتی رہی اور عرض کی مینے اے جدہ ماجدہ ہماری حرمت کا ہتک
کیا بخدا کہ میرے باپ حسین کو قتل کر ڈالا خاتون قیامت نے فرمایا اے بیٹی میری
سکینہ بس کر نرد کہ تونے دل میرا ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور جگر میرا زخمی کیا یہ پیراہن
تیرے باپ حسین کا ہے اسکو جدا نہ کرونگی یہانتک کہ سامنے پروردگار کے جاؤن بعدہ
آنکھ میری کھل گئی اور مینے چاہا کہ خواب کو چھپاؤن لیکن مینے اپنی پھوپھی سے ذکر کیا
تا آنکہ مشہور ہوگیا اور سید علیہ الرحمہ نے جناب سکینہ سے روایت کی ہے کہا قید خانہ
مین چوتھے روز مین نے خواب دیکھا اور خواب طولانی دیکھا اوس کے آخر
مین فرماتے ہین کہ مینے ایک بی بی کو ہودج مین دیکھا کہ ہاتھہ سر پر رکھے تھین مینے
پوچھا یہ کون بی بی ہے اوسنے کہا یہ فاطمہ دختر رسول ہے مینے کہا بخدا انکے پاس
جاؤنگی اور سرگذشت اپنی عرض کرونگی پس مین دوڑکر اونکے پاس گئی اور رو کے کہا
اے مادر گرامی بخدا ہمارے حق کا انکار کیا اور ہماری جمعیت کو پریشان کیا اے مادر
بخدا کہ ہماری حرمت اور ادب کے رعایت نہ کی اے مادر والا کہ میرے باپ حسین کو

قتل کیا خاتون جنت نے فرمایا بس اے سکینہ میرے دل کی تو نے ٹکڑے کیا یہ پیراہن
تیرے باپ حسین کا ہے میرے پاس اسکو جدا نہین کرتے جب تک کہ سامنے خداوند عالم
کے حاضر نہون سید ابن طاؤس علیہما الرحمہ نے محمد بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے
کہا کہ راس الجالوت سردار علماے یہود نے مجھسے ملاقات کی اور کہا کہ والد کہ نسب میرا
شمعون واسطے سے داؤد تک پہونچتا ہے باوصف اسکے جب یہود مجھے دیکھتے ہین تعظیم و
توقیر میری کرتے ہین اور تمھارا حال یہ ہے کہ جس شخص کو ایک پشت پیغمبر سے گذری ہو
قتل کرتے ہو اور امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جسدن سے سر
مطہر میرے پدر بزرگوار کا یزید پاس لے گئے اوس ملعون نے ہر روز مجلس مقرر کی اور
سر مبارک کو روبرو رکھواتا تھا اور شراب پیتا تھا ایک دن ایلچی بادشاہ روم کہ سردار
و نجیب و شریف تھا دربار یزید مین حاضر تھا اوسنے یزید سے پوچھا اے بادشاہ عرب
یہ سر کس شخص کا ہے یزید نے کہا تجکو اس سے کیا کام ہے کہا بادشاہ ہمارا وقت
ہمارے جانے کے یہان کی چیزون سے استفسار کریگا لہذا چاہتا ہون کہ اس شخص سے
بھی مطلع رہون تاکہ وہ بھی خوشی و شادی مین تمھارے ساتھہ شریک ہو یزید نے کہا
یہ سر حسین بن علی کا ہے رومی نے کہا مادر حسین کون ہے کہا فاطمہ بیٹی رسول کے نصرانی
نے کہا اے یزید وای تجھپر اور تیرے دین پر میرا دین تیرے دین سے بہتر ہے باپ
میرا داؤد پیغمبر کی اولاد و احفاد سے اور میرے اور اون حضرت کے درمیان کئی پشتین
گذرین ہین لیکن نصاری تعظیم و توقیر میری کرتے ہین اور میرے پانون کی خاک کو تبرک
سمجھکر لیجاتے ہین اور تمھارا یہ حال ہے کہ رسول اللہ کے نواسے کو قتل کیا ہے حالانکہ
پیغمبر سے ایک مان کا فقط فاصلہ رکھتا ہے بس کیا دین و مذہب ہے تمھارا پھر کہا اے
یزید تو نے کیسا حاضر کا حال سنا ہے اوسنے کہا بیان کر نصرانی نے نقل کی کہا کہ مابین
عمان اور چین ایک دریا ہے کہ مسافت اوسکی سال بھر کی راہ ہے اور وہان کوئی معمور
سوا ایک شہر کے نہین ہے کہ وسط دریا مین واقع ہے اور طول اوسکا ہشتاد و ہشتاد
فرسخ ہے اور ربع مسکون مین کوئی شہر اوس سے بڑا نہین ہے اور وہان کافور اور
یاقوت پیدا ہوتا ہے اور درخت عود و عنبر کے اُگتی ہین نصاری کے قبضہ مین ہے سوا

اونکے کسی کو دخل نہین ہے اور اوس شہر مین بہت سے معبد ہین سب مین بڑا کلیسا جافر
ہے اور اوسکے محراب مین ایک حقہ سونے کا ہے اور دیبا سے اوسکو مزین اور آراستہ
کیا ہے کہتے ہین اوسمین سُم خر عیسی کا ہے اس راہ سے تمام نصاری اور خاص
و عام کا واسطے زیارت کے وہان اژدحام ہوتا ہے اور اوس حقہ کو چومتے ہین اور
دعائین مانگتی ہین یہ حال ہے اونکا ایک سُم خر کی نسبت کہ سمجھتے ہین حضرت عیسی اوسپر
سوار ہوتے تھے اور تم اپنے پیغمبر کے نواسے کو قتل کرتے ہو خدا تم پر اور تمھارے
دین مین برکت نہ دے یزید نے کہا اس نصرانی کو قتل کرو تا مجھے اپنے شہرون مین رسوا
نہ کرے نصرانی نے جب یہ ارادہ معلوم کیا کہا مجھے تو قتل کیا چاہتا ہے یزید نے کہا ہان کہا
جان تو کہ آج شب کو مینے تیرے پیغمبر کو خواب مین دیکھا فرماتے ہین اے نصرانی تو اہل
جنت سے ہے پس مین اس کلام سے متعجب ہوا اور بعید اسکا مجھپر نہ کھلا اب مین گواہی
دیتا ہون کہ حق تعالی وحدہ لاشریک ہے اور محمد پیغمبر برحق ہین بعدہ دوڑکے سر حسین
کو سینہ سے لگا لیا اور بوسے لیتا تھا اور روتا تھا یہانتک کہ مارا گیا صاحب مناقب نے
لکھا ہے اور ابو مخنف وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ یزید نے حکم دیا کہ سر مبارک دروازے پر
لٹکایا جاوے اور اہل بیت کو گھر مین بلوایا جب اہلبیت ع یزید کے گھر مین گئے تمام عورات
آل سفیان رو رہی تھین اور حسین پر نوحہ کرتی استقبال کو آئین اور کپڑے تکلف کے
اور زیور اوتار ڈالے اور تین روز ماتم برپا رکھا اور ہند دختر عبد اللہ بن عامر زن یزید
کہ بیشتر حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین تھے پردون کو پھاڑکر باہر نکلی اور مجلس یزید
مین کہ دربار عام تھا نکل آئی اور کہا اے یزید تو نے سر فرزند رسول ع میرے دروازے
پر لٹکایا ہے یزید خجالت مین ہوکے دوڑا اور ایک چادر اوسکے سر پر ڈال دی اور کہا اے
ہند نواسۂ رسول و سید قریش پر گریہ و نوحہ کر کہ خدا لعنت کرے ابن زیاد پر اوسنے حسین
کے باب مین عجلت کی اور قتل کر ڈالا بعدہ اہل بیت ع کو اپنے مکان خاص مین جگہ دی
اور امام زین العابدین ع کو وقت چاشت شام کے بلواتا تھا سید وغیرہ نے نقل کیا
ہے کہ حضرت سید الساجدین ع ایک روز بازار دمشق مین جاتے تھے منہال بن عمر راہ
مین حضرت کو ملا اور پوچھنے لگا یا ابن رسول اللہ آپ نے کس حال سے شام کی حضرت

نے فرمایا جس حال پر کہ بنی اسرائیل نے آل فرعون مین کہ وہ اُنکے فرزندون کو مار ڈالتے تھے
اور عورتون کو زندہ رکھتے تھے اسے منہال عرب عجم پر فخر کرتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ عرب سے
تھے اور قریش باقی عرب پر فخر کرتے ہین کہ محمد ہم مین سے ہین اور ہمکو کہ اہل بیت ہین قتل
کرتے ہین اور حق ہمارا چھینتے ہین اور آوارہ وطن کرتے ہین پس فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون
کیسی شدت وسختی مین ہینے شام کے اے منہال اور خدا بھلا کرے مہیار کا کہ اوسنے کیا خوب
شعر کہا ہے حاصل مضمون اوسکا یہ ہے منبر کی لکڑیان واسطے پیغمبر خدا کے بلند کرتے ہین
اور اونکی اولاد کو پایمال کیا ہے اے اشقیا کس دلیل سے اولاد پیغمبر تمھاری منابعت
کرین حالانکہ تمھارا فخر ومباہات اونکی صحبت وبیعت سے ہے سید علیہ الرحمہ نے
لکھا ہے کہ ایک دن یزید نے اپنی محفل مین علی ابن الحسین ؑ اور عمر بن حسن ؑ کو طلب کیا
اوسوقت سن شریف عمر گیارہ برس کا تھا یزید نے عمر سے کہا میرے بیٹے خالد سے کشتی
کر عمر نے کہا کیا لڑین ایک چھری مجھکو دے اور ایک اوسکو دے تا مین اوس سے لڑون
یزید نے کہا کیون نہو شیر کا بچہ شیر ہی ہوتا ہے یہ طبیعت تیرے واسطے موروثی ہے بعد
اسکے یزید نے امام زین العابدین سے کہا کہ وہ تین مطلب جنکے ایفا کا مجھ سے وعدہ کیا
کیا تھا بیان کر حضرت نے فرمایا اول یہ ہے کہ میرے باپ کا سر انور مجھکو دکھلا دے
کہ مین زیارت کرون اور حضرت سے وداع ہون دوسری حاجت یہ ہے کہ جو اسباب
ہمارا چھینا گیا ہے مسترد کردے تیسرے یہ کہ اگر میرے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے پس کوئی
شخص واسطے اہل بیت کے مقرر کر کہ اونکو وطن پہونچا دے یزید نے کہا سر تمھارے
باپ کا ہرگز نہ دکھلاؤنگا ولیکن تمھارے قتل سے دست بردار ہوا اور عورات کے لیے
کوئی شخص سوا تمھارے نہوگا اور جو اسباب تمھارا لوٹا گیا ہے مین عوض مین اوسکے سہ چند
چہار چند مال دونگا حضرت نے فرمایا مال تیرا مجکو درکار نہین اسلیے اسباب اپنا طلب کرتا
ہون کہ اوسمین مقنعہ اور قمیص وپیراہن اور قلادہ یعنی موتیون کا مالا اور مغزل یعنی چرخا
ہمارے جدہ ماجدہ فاطمہ بنت رسول ؐ کا ہے پس اوسنے حکم دیا کہ وہ سب چیزین حوالہ
کرین اور دو سو دینار اوسپر اضافہ کیے امام ؑ نے دینار فقرا اور مساکین کو دیدیے اور
یزید نے اہل بیت کو مدینہ منورہ روانہ کیا ابن نما علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ باب مین

سر انور امام حسین ؑ کے لوگون نے اختلاف کیا ہے اکثر کا قول یہ ہے کہ جب سر مبارک کو
کھولا ایک قطی سرخ رنگ پائے اوسنے اپنے غلام سے کہا کہ اسکو حفاظت سے رکھنا کہ یہ ایک
گنج ہے گنجہاے بنی امیہ سے جب قطے کو کھولا سر امام حسین ؑ کا اوسمین دیکھا کہ ریش مبارک
مین اثر خضاب تھا غلام سے ایک کپڑا منگوایا اوسمین لپیٹ کر دمشق مین قریب دروازہ فرادیس
متصل تیسرے برج کے جانب مشرق دمشق مین دفن کیا اور اہل مصر سے ایک جماعت نے
نقل کیا ہے کہ سر انور حضرت کا مصر مین دفن ہے اور اوس مقام کو مشہد کریم کہتے ہین اور
زیارت گاہ خلائق ہے اور قبہ وہان کا مطلا و مذہب کیا ہے اور انواع و اقسام کی نذورات
وہدایا وہان بغرض بر آنے حاجات کے چڑہاتے ہین اور یہ یقین جانتے ہین کہ سر اقدس
یہین مدفون ہے مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اصح اقوال یہ ہے کہ سر اقدس حضرتکا
بعد اسکے کہ شہرون مین پھرایا گیا کربلاے معلی مین پہونچا اور بدن سے ملحق ہوکے خاک
مین سو رہا گیا سید علیہ الرحمہ نے احوال سر مبارک مین لکھا ہے کہ سر اطہر کربلا گیا
اور ساتھہ جسم انور کے مدفون ہوا اور عمل و مدار شیعیان اہل بیت کا اسی پر ہے اور سوائے
احادیث مذکورہ کے اور اخبار بھی وارد ہوے ہین اور صاحب مناقب نے لکھا ہے
کہ حافظ ابو العلاء نے ذکر کیا کہ یزید نے سر حسین ؑ ہمراہ غلامان بنی ہاشم و ابو سفیان
مدینہ منورہ بھیجا اور اہل بیت کرام کو ساتھہ زاد و راحلہ و سامان سفر کے روانہ کیا اور
جو امور کہ حضرت کے مدینہ سے تعلق رکھتے تھے اون کے اجرا کا حکم دیا اور سر انور کو عمر
بن سعید پاس کہ عامل مدینہ تھا بھجوایا اوسنے کہا کاش یزید میرے پاس اس سر کو نہ بھیجتا
اور حکم کیا بقیع مین متصل قبر فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا مدفون کیا اور بعض علما نے روایت
کی ہے کہ سلیمان بن عبد الملک بن مروان نے خواب مین دیکھا کہ جناب سالتماب ؐ اوسپر
لطف و مہربانی فرماتے ہین جب بیدار ہوا حسن بصری کو طلب کیا اور تعبیر خواب پوچھی
حسن بصری نے کہا ظاہرا تونے اہل بیت رسول سے کچھہ نیکی کی ہے اوسنے کہا ہان
سر حسین خزانہ یزید سے پایا پس مینے اوسکو پانچ کپڑون مین دیبا کی لپیٹا اور ہمراہ اپنے
اصحاب کے نماز اوسپر پڑہی اور دفن کیا حسن بصری نے کہا پیغمبر بھیجے بسبب اس امر کے
راضی ہوے ہین یہ سنکر سلیمان نے حسن بصری کو انعام دیا اور بعض اویون نے اسطرح

لکھا ہے کہ سر انور حضرت کا دمشق مین تین روز رہا بعد وہ خزانۂ بنی امیہ مین رکھا گیا جب
نوبت حکومت و ریاست سلیمان بن عبد الملک کے آئی اوسنے سر انور طلب کیا دیکھا ایک
استخوان سفید باقی رہا تھا اوسکو ایک ظرف مین رکھا اور معطر و خوشبو کیا اور ایک کپڑے مین
لپیٹ کے نماز پڑھی اور مقابر مومنین مین دفن کیا پس جب عمر بن عبد العزیز والی ہوا
اوسنے بھی خزانہ سے سر اقدس کو طلب کیا جب حال دفن معلوم ہوا سر مطہر کو کھود کے
نکلوایا پھر خدا جانے کیا کیا بظاہر اوسکے طریقہ سے یون معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے کربلا
بھجوا دیا اور ساتھ بدن مطہر کے دفن کیا گیا مصنف علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ یہ سب
اقوال اہل سنت ہین اور ہمارے علما مین مشہور یہ ہے کہ سر انور ہمراہ تن اطہر مدفون ہوا
اور امام زین العابدین لے گئے تھے اور بہت سے روایتین باین مضمون بھی وارد ہوے
ہین کہ سر انور قریب قبر امیر المومنین علیہ السلام مدفون اور کچھ ان احادیث مین سے آیندہ
مذکور ہونگے بعد اسکے شیخ مفید علیہ الرحمہ اور صاحب مناقب نے لکھا ہے اور ترجمہ
عبارت صاحب مناقب کا اسطرح ہے کہ منقول ہے یزید نے اہل بیت سے پوچھا کہ اگر منظور
ہو دمشق مین اقامت کرو اونھون نے قبول نہ کیا اور کہا ہمکو مدینہ بھجوا دے کہ وہ مقام
ہجرت ہمارے جد جناب رسالت کا ہے پس یزید نے نعمان بن بشیر سے کہ اصحاب جناب
نبوی سے تھے کہا کہ ان کا سامان اور زاد راہ مہیا کر اور کوئی شخص امین و صالح اہل شام
سے مع چند سوار و خدمتگار انکے ساتھ کر بعد ازان اہل بیت رسالت کو لباس اور ہدایا
دیے اور وظیفہ اونکے لیئے مقرر کیا اور جناب سید الساجدین ع کو بلوا کر کہا کہ حق تعالے
ابن مرجانہ پر لعنت کرے اگر حسین سے سامنا ہوتا جو مجھسے طلب کرتے مین ضرور دیتا اور تا
امکان اونکی موت نہ چاہتا اگرچہ اسمین فرزند میرے مارے جاتے لیکن تقدیر الٰہی مین
یہ مقرر ہوا تھا جو بیتے دیکھا پس جو مطلب تمکو درپیش ہوا کرے مجھکو لکھ بھیجا کرو اور اوس
شامی کو اونکے باب مین تاکید کر دی غرض اہلبیت روانہ ہوے اور جس مقام پر منزل
کرتے تھے فرستادگان یزید جدا ہو جاتے تھے اور نگہبانی کرتے رہتے تھے اور انکی خدمتگذاری
مین قصور نکرتے تھے یہانتک کہ مدینہ مین داخل ہوے حارث بن کعب نے فاطمہ دختر
علی ع سے روایت کی ہے فرمایا بیبی اپنی بہن زینب خاتون سے کہا کہ اس شامی نے

ہماری خدمت بہت کی کچھ سلوک اسکے ساتھہ کیا چاہیے اونھون نے فرمایا بخدا ہات
ہمارا ننگ ہے مگر زیور اپنا دیتی ہون پس مینے دست بند اور بازو بند اونکا لے کر
بھجوا دیا اور کمی و قلت سے عذر خواہی کی اور کہا جو خدمتین تونے کی ہین اونمین سے
چند خدمتون کا یہ عوض ہے شامی نے کہا اگر مینے بطمع دنیا خدمت کی ہوتی اس سے بھی
کم مین میری رضا تھی لکن مینے خالصاً لوجہ اللہ و نظر بقرابت رسول آپ کی خدمتگذاری
کی ہے سید علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ جب اہل بیت کرام شام مخت انجام سے روانہ
عراق ہوے اثنائے راہ مین امیر سے درخواست کی کہ ہمکو کربلا کی راہ سے لیچل جسوقت
کہ مقتل سید الشہدا مین پہونچے اتفاقاً اوس مقام شریف مین جابر بن عبد اللہ انصاری
مع ایک جماعت بنی ہاشم اور سادات واسطے زیارت کے جمع تھے کہ قافلہ اہل بیت اطہار
وارد ہوا پس ہم سب نے گریہ کنان اور سینہ زنان ملاقات کی اور نوحہ ہاے جانکاہ اور
گریہ ہاے دلسوز کیے اور کئی روز اسی حال پر اوس دشت مین شور رستخیز برپا رہا اور
اطراف کی عورتین جمع ہوئین اور شریک نالہ وزاری رہین ابو جناب کلبی نے کچکاروں سے
نقل کی ہے وہ کہتی ہین جب ہم صحراے کربلا مین وقت شب نزدیک مقتل حسین پہونچے
تھے آواز نوحہ جن کی باین اشعار سنتی تھی مسح الوسول جدہ فلہ برین نے الخدود
ابواہ من علیا قریش جدہ خیر الجدود یعنی پیغمبر خدا نے پیشانی نورانی حسین پر ہاتھہ
پھیرا رخسارہ حسین پر نور روشنی عیان ہے پدر و مادر اونکے بزرگان سادات قریش
سے ہین اور جد اونکے بہترین اجداد ہین الغرض بعد اسکے اہل بیت علیہم السلام کربلا سے
عازم مدینہ منورہ ہوے بشیر بن حذلم کہتا ہے کہ جب ہم قریب مدینہ پہونچے امام زین العابدین
نے ایک مقام مین نزول اجلال فرمایا اور اسباب اوتروایا اور خیمہ بپا کیا اور حرم
محترم خیمہ مین تشریف لائے امام نے مجھسے فرمایا اے بشیر رحم اللہ ابالک یعنی خدا رحمت
کرے تیرے باپ پر فن شعر مین مہارت رکھتا تھا کچھہ تو بھی شعر کہتا ہے مینے عرض کیا
یا بن رسول اللہ مین بھی شعر کہتا ہون حضرت نے فرمایا مدینہ مین جا اور ایک مرثیہ میرے
پدر بزرگوار کی شہادت مین انشا کر بشیر کہتا ہے مینے گھوڑے کو مہمیز کیا اور داخل مدینہ
ہوا جب متصل مسجد رسول پہونچا بیٹھے صدا بہ فریاد و نالہ بلند کی اور دو شعر باین مضمون

یثرب یا اهل یثرب لا مقام لکم بها	قتل الحسین فادمعی مدرار
الجسم منه بکربلاء مضرج	والراس منه علی القناة یدار

اے اہل مدینہ اب مدینہ قابل رہنے کے نرہا کہ حسین مارے گئے اس مصیبت سے سیلاب سرشک میری آنکھون سے روان ہے جسم مطہر اون حضرت کا خاک وخون مین پڑا ہوا ہے اور سر مبارک نیزہ پر شہر بشہر پھرایا جاتا ہے پھر بیٹے کہا کہ فرزند ارجمند اونکے علی بن الحسین اپنی پھپھیون اور بہنون کے ساتھ تمھارے پاس آئے ہین اور مین بھیجا ہوا اونکا ہون راوی کہتا ہے کوئی عورت پردگیان عصمت سے اوسوقت باقی نرہی کہ میری آواز کو سنکے باہر ہاے پریشان نوحہ کنان سر وسینہ پیٹتے ہوے گھر سے باہر نہ نکلے ہو اور کبھی ایسا رونا مدینہ مین نہ ہوا تھا اور کوئی روز مسلمانون پر اوس دن سے زیادہ تلخ و دشوار نہ تھا اور ایک عورت چند اشعار ملالت آثار بطور نوحہ پڑھتے تھے کہ مضمون اونکا یہ ہے ایک خبر دینے والے نے ہمارے آقا کی وفات کی خبر ہمکو دی اور مجکو دردناک کیا پس میری آنکھین سیل سرشک روان کرین مصیبت فرزند رسول وجگر گوشہ وہی رسول پر کہ رحلت اونکے موجب نقصان دین ہوئی ہے پھر وہ عورت مجھسے کہتی تھی کہ اے شخص تونے ہمارے داغ کو تازہ کیا اور ہماری جراحت پر نمک چھڑکا رحمت خدا تجھپر تو کون ہے مینے کہا مین بشیر بن خذلم ہون امام زین العابدین نے مجھے بھیجا ہے اور وہ حضرت ہمراہ اہل بیت یہان قریب فلان مقام مین اوترے ہین پس عورتون نے مجھکو چھوڑا اور جانب اہل بیت روانہ ہوئین اور مین پیچھے اونکے گھوڑا دوڑائے جاتا تھا جب قریب خیمہ پہونچا دیکھا کہ آدمیون کا ہجوم واژدحام ہے کہ راہ نہین ملتی آخر مین گھوڑے سے اوترا اور صفین کاٹتا بدقت تمام درخیمہ تک پہونچا امام زین العابدین خیمہ سے تشریف لائے دست مبارک مین ایک رومال تھا جس سے آنسو پوچھتے جاتے تھے پس ایک خادم نے پیچھے حضرت کے کرسی رکھے حضرت بیٹھ گئے اور کمال جوش رقت سے حضرت ضبط نہ کرسکتے تھے اور مرد وزن مین شور وشیون بلند تھا اور صدائے واحسیناہ بلند تھی ہر طرف سے لوگ پرسا دیتے تھے بعد اسکے جناب سید الساجدین نے سب کو اشارے سے خاموش کیا جب جوش گریہ موقوف ہوا حضرت نے خطبہ شروع کیا

اور فرمایا شکر و سپاس حق تعالے کے لیے سزاوار ہے کہ وہ پروردگار جہان اور رحیم و مہربان و مالک روز جزا اور خالق کائنات ہے وہم و عقل سے دور اور راز و اسرار سے نزدیک شکر اُوسکا کرتا ہون مصیبتون اور محنتون اور درد و سوزش مشقت ہاے بزرگ اور رنجہاے شاق پر ایہا الناس حق تعالی نے ہمکو بلا اور مصیبتہاے عظیم مین مبتلا کیا اور بڑا رخنہ اسلام مین واقع ہوا حضرت ابا عبداللہ الحسین مع عترت اطہار مارے گئے اور سر اقدس اون حضرت کا نیزہ پر شہر بشہر پھرایا گیا عورات و اطفال کو اونکے اسیر کیا کوئی مصیبت اس مصیبت عظمی کو نہین پہونچتی ایہا الناس کون شخص تم مین سے بعد قتل حسین خوش ہوگا اور کون آنکھ آنسو بہانے مین قصور و تخلل کریگی بتحقیقکہ ہفت طبقہ آسمان گریہ کناں ہین اور دریا جوش زن ہین اور اطراف زمین کو مین تزلزل ہے اور اشجار پراگندہ ہین اور ماہیان دریا کے تلاطم مین ہین اور ملائکہ مقربین مین نالہ و شیون برپا ہے اور جمیع اہل آسمان مشغول گریہ و بکا ہین ایہا الناس کونسا دل ہے جو قتل حسین علیہ السلام سے ٹکڑے ٹکڑے نہین ہوا اور کونسا جگر ہے جو اس غم مین بیقرار نہین اور کون گوش شنوا ایسا ہے جو اس رخنہ اسلام کو سن سکتا ہے ایہا الناس ہم اولاد رسول آوارہ و بیوطن دیار بدیار کوچہ و بازار مین پھرائے گئے جسطرح اولاد ترک و کابل پھرائے جاتے ہین گویا ہم ذریت و عترت رسول سے نہ تھے حالانکہ کوئی گناہ ہم سے سرزد نہ ہوا تھا اور کوئی رخنہ اسلام مین ہمسے نہوا تھا اسطرح کا حادثہ سلف مین ہمنے نہین سنا تھا یہ بدعت تازہ ہے واللہ کہ اگر پیغمبر خدا اونکو ہمارے قتل اور قطع نسل کے باب مین حکم دیتے جسطرح کہ وصیت حضرت نے ہمارے باب مین باطاعت کی ہے ہرآئنہ اس ظلم پر زیادتی نہ کرتے انا للہ و انا الیہ راجعون اس مصیبت عظیم و تلخی سے اجران مصائب کا جناب احدیت سے چاہتے ہین کہ وہ منتقم قوی و غالب ہے اس اثنا مین صوحان بن صعصعہ بن صوحان کہ مشلول و زمین گیر تھے اوٹھکر کھڑے ہوئے اور عذر اپنا بیان کیا امام علیہ السلام نے عذر کو قبول کیا اور خوش ہوکر فرمایا خدا تیرے باپ پر رحم کرے سید ابن طاوس علیہ الرحمہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدین مع فراق والد بزرگوار مین چالیس برس روئے اور اس مدت مین ہر روز روزہ رکھتے تھے اور شب کو احیا کرتے تھے اور وقت افطار

جب غلام آب وطعام سامنے لاتا تھا اور عرض کرتا تھا کہ تناول فرمایئے حضرت فرماتے تھے
کہ فرزند رسول خدا پیاسا مارا گیا نور دیدہ فاطمہ زہرا تشنہ لب شہید ہوا اور یہی مکرر فرماتے تھے
اور روتے تھے یہانتک کہ قطرات اشک آب وطعام مین گرتے تھے اور اسی حالت سے
حضرت نے تا وفات عمر بسر کی ایضاً غلام حضرت سید الساجدین کے سے منقول ہے وہ
کہتا ہے ایک روز آقا میرے جانب صحرا تشریف لیے جاتے تھے اور مین پیچھے حضرت کے
تھا اوس دشت مین ایک تیہر پر حضرت نے سجدہ کیا اور گریہ وزاری کی اور ہزار مرتبہ
فرمایا لا الہ الا اللہ حقا حقا لا الہ الا اللہ تعبدا ورقا لا الہ الا اللہ ایمانا
وصدقا بعد اسکے سر مبارک اوٹھایا اور محاسن شریف آنسوؤن سے تر تھے مینے عرض
کیا اے آقا گریہ آپ کا ابھی کم نہین ہوتا فرمانے لگے وای ہو تجھپر حضرت یعقوب پیغمبر اد
فرزند تھے پیغمبر اور اونکے بارہ بیٹے تھے ایک بیٹے کو اونکے خدا نے غائب کردیا پس
حال اونکا غم والم سے یہ ہوا کہ بال سر کے سفید اور پشت خمیدہ اور نابینا ہوگئے باوصفیکہ
فرزند اونکا دنیا پر زندہ تھا اور میرے باپ بھائی اور سترہ شخص عزیز اقربا میرے آنکھونکے
سامنے شہید ہوگئے اور خاک وخون مین غلطان پڑے رہے کس طرح میرا غم والم کم ہو
مصابیح مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے بیٹے اپنے پدر بزرگوار علی
ابن الحسین سے پوچھا کہ جناب سفر شام مین کس چیز پر سوار تھے فرمایا شتر بے کجاوہ
پر اور سر حسین تیزہ پر اور عورتین پیچھے ہمارے ایسے شترون پر تھین کہ کوئی گلیم اونکی
پشت پر نہ تھی اور ستمگر نیزہ ہاتھون مین لیے گرداگرد ہمارے تھے جب کوئی ہم مین سے
روتا تھا اشقیا نیزہ مارتے تھے دمشق کے پہونچنے تک یہ حال رہا جب داخل دمشق
ہوے ایک شامی نے پکار کے کہا اے اہل شام یہ اہل بیت ملعون ہین اور ابن بابویہ
علیہ الرحمہ نے امالی مین مصاحب ابن زیاد سے نقل کیا ہے کہا ہے کہ جب امام حسینؑ
یزید پاس گیا اوس ملعون نے ایک طشت طلا مین اپنے سامنے رکھوایا اور ایک چھڑی اوسکے
ہاتھ مین تھی کہ دندان مبارک پر حضرت کے لگاتا تھا اور کہتا تھا اے ابا عبد اللہ تم کسقدر
جلد بوڑھے ہوگئے بعض حاضرین مجلس نے کہا اس حرکت نا شایستہ سے باز رہ کہ مینے
دیکھا ہے جس جگہ تو لکڑی رکھتا ہے وہان پر حبیب خدا بوسہ لیتے تھے اوس لعین نے

کہا آج کا دن روز بدر کا عوض ہے بعدہ حضرت سجاد کی گردن مین طوق ڈالکر ساتھہ
عورات کے قید خانہ بھیجا اور مین ساتھہ اونکے تھا جس راہ سے ہم گذرتے تھے زن
و مرد روتے تھے اور طمانچے اپنے منھہ پر مارتے تھے تا آنکہ اہل بیت کو محبوس کیا بعد اسکے
ابن زیاد نے امام زین العابدین علیہ السلام کو مع اہل بیت بلوایا اور سر انور امام حسین
علیہ السلام کا منگوایا اور اہل بیت سے خطاب کرکے کہا شکر ہے کہ حق تعالی نے تم کو
ذلیل اور قتل کیا اور تمھارے تکذیب کی زینب خاتون نے جواب دیا شکر ہے کہ حق سبحانہ
تعالے نے بسبب اپنے پیغمبر کے ہم کو معزز اور مکرم کیا اور پاک و طاہر گردانا اور فاسق
ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور بدکار جھوٹا اور دروغگو ہوتا ہے ابن زیاد نے کہا دیکھا
تم نے حق تعالے نے تمھارے ساتھہ کیا کیا حضرت زینب نے کہا کہ جنکے لیے قتل
مقدر ہوا تھا وہ اپنے مشاہد اور قتل گاہ مین پہونچے اور حق تعالے قیامت کے
دن تجکو اور انکو جمع کریگا اور یہ تیرے ساتھہ خصومت اور حجت کرینگے وہ لعین غضب
مین آیا اور حضرت زینب کے قتل کا ارادہ کیا عمرو بن حریث نے منع کیا پھر حضرت زینب
نے فرمایا اے پسر زیاد جو کچھہ تو نے کہا کیا یہ کافی نہین ہے کہ ہمارے مردون کو قتل کیا
اور بنیاد ہماری منادی اور آبرو ہماری برباد کی اور ہمارے بچون اور عورتون کو قید
کیا اگر تیرے لیے موجب شفا ہے پس تو نے شفا پائی پھر اوس لعین نے حکم دیا اسکو
قید خانہ مین لیجائین شہادت حسین کے خبر شہر مین مشتہر کرین بعد اسکے اہل بیت کو باسر
پر نور امام جانب شام روانہ کیا راوی کہتا ہے کہ ہمنے اون لوگون سے جو اُسدن
صبح کو نکلے تھے سنا کہتے تھے ہمنے راتون کو جنات کا نوحہ سنا کہ صبح تک نوحہ کرتے تھے
پھر راوی کہتا ہے جب ہم دمشق پہونچے اور ذریت حیات رسالت مآب بے پردہ
و نقاب وارد شہر ہوے اہل شام کہتے تھے کہ ہمنے ان اسیرون سے بہتر کسی کو نہین دیکھا
اور پوچھتے تھے تم کون ہو اوسوقت حضرت سکینہ دختر حسین نے جواب دیا ہم اسیران
آل محمد ہین بعد اسکے دروازۂ مسجد پر جس جگہ اسیرون کا شمار ہوتا تھا اہل بیت کو ٹھہرایا
اور امام زین العابدین اون دنون جوان تھے ایک پیر مرد شامی آکر کہنے لگا شکر ہے
کہ خدا نے تم کو ہلاک کیا اور رفع فساد ہوا اسی طرح کلمات بے ہودانہ کہتا رہا جب کلام اوسکا

تمام ہوا حضرت نے فرمایا اے شیخ تو نے کیا قران مین اس آیت کو نہین پڑھا ہے قُل لا
اسألکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربے شیخ نے کہا پڑھا ہے حضرت نے فرمایا
کہ حق تعالے نے جنکی دوستی کو مزد اجرت رسالت ٹھہرایا ہے وہ ہم ہین پھر فرمایا یہ
آیت تو نے پڑھی ہے وات ذی القربیٰ حقہ کہا پڑھی ہے حضرت نے کہا خدا نے جنکے حق ادا
کرنے کا حکم دیا ہے وہ ہم ہین تو نے یہ آیت بھی پڑھی ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم
الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا شیخ نے کہا ہان پڑھی ہے حضرت
نے فرمایا جن اشخاص کی پاکیزگی کی گواہی خدا نے دی ہے وہ ہم ہین شامی نے آسمان
کی طرف ہاتھہ اوٹھایا تین بار کہا بار الٰہا مین توبہ کرتا ہون تیری طرف اور کہا خداوندا
مین دشمنان اور قاتلان حسین سے بیزاری کرتا ہون تحقیق کہ قرآن مینے پڑھا تھا
اور اب تک ان باتون سے مطلع نہ تھا بعد ازان اہل بیت کو دربار یزید مین لے گئے
اور آواز گریہ وشیون خانۂ یزید سے بلند ہوا اور سب عورتین یزید کی اور بیبیان معاویہ
کی رونی اور ماتم کرتی تھین اور سر مبارک امام حسین علیہ السلام سامنے یزید کے
رکھا گیا حضرت سکینہ نے فرمایا بخدا مینے تجھسے زیادہ کسی کو سنگدل اور کافر اور
شریر وظالم زیادہ نہین پایا القصہ یزید جانب سر انور امام علیہ السلام دیکھتا تھا
اور شعر باین مضمون پڑھتا تھا کہ کاش بزرگ میرے حاضر ہوتے بعد اسکے حکم دیا
سر انور دروازہ دمشق پر لٹکایا جاے حضرت فاطمہ دختر علی سے روایت ہے کہتی
ہین جب ہم مجلس یزید مین گئے وہ شقی ہمکو دیکھہ کے غمگین ہوا اور بہ لطف ومدارا
پیش آیا ایک مرد شامی سرخ رنگ وہان بیٹھا تھا کہنے لگا کہ اے امیر یہ لڑکی مجھکو ڈیدال
یہ سنکر مین خائف ہوے اور گمان کیا شاید یہ شقی ایسا ہے کرے مینے لباس اپنے
بڑی بہن کا کہ وہ عقیل وفہمیدہ تھین کمال خوف سے پکڑ لیا اونھون نے شامی سے
کہا اے بیحیا نہ تجھے نہ تیرے امیر کو اس امر پر قدرت ہے یزید غصہ مین آکر کہنے لگا
تم جھوٹ کہتے ہو مین اگر چاہون ممکن ہے میری بہن نے کہا بخدا تیرے تئین اجازت
نہین ہے مگر یہ کہ تو ہمارے دین سے پھر جائے اور دوسرا دین اختیار کرے یزید اسبات
سے برہم ہوکر کہنے لگا تم مجھسے مقابلہ کرتے ہو تیرا باپ وبھائی دین سے خارج ہے جناب

زینب نے فرمایا تو نے اور تیرے باپ دادا نے ہدایت ہمارے باپ اور بھائی اور
جد کے دین سے پائی ہے اوس ملعون نے کہا جھوٹ کہتی ہے تو اے دشمن خدا
حضرت زینب نے کہا تو اپنی سلطنت کے سبب سے یہ کلام کرتا ہے فاطمہ فرماتے ہین اس
بات سے وہ لعین شرمندہ اور خاموش ہوا شامی نے دوبارا کہا اے امیر یہ لڑکی
مجکو عنایت کر یزید نے کہا دور ہو خدا تجکو موت دے مولف علیہ الرحمہ کہتے ہین
کہ ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ مین کیے شعر ابن زبعری کے ذکر کیے ہین
اور لکھا ہے کہ اوسنے ان شعرون کو بروز احد انشار کیا ہے ؎

لیت اشیاخی ببدر شہدوا	جزع الخزرج من وقع الاسل
حین حکت بفناء بزکھا	واستحر القتل فی عبد الاشل

مگر اکثر اشخاص سمجھتے ہین کہ یہ اشعار یزید بن معویہ کے ہین اور بعض اشخاص جنکا
نام ذکر کرنا مین مکروہ جانتا ہون وہ بھی ان اشعار کو یزید کی طرف منسوب کرتے تھے
مینے اوسسے کہا کہ جب سر امام علیہ السلام پاس یزید کے رکھا گیا تھا اوسوقت یہ اشعار
اوسنے پڑھے تھے اور حقیقت مین یہ اشعار ابن زبعری کے ہین پھر مینے کیا جزع خزرج
اور وقع اسل اوسدن کہان تھا پس اوس شخص کو تسکین ہوئی بعض حاضرین نے
جواب مین کہا شاید یزید نے یوم الحرہ مین یہ شعر کہے ہون مینے کہا جو منقول ہوا ہے
وہ یہ ہے کہ یزید نے یہ شعر جسدن سر مبارک آیا تھا پڑھے تھے اور یہ بھی منقول ہوا ہے
کہ یہ شعر ابن زبعری کے ہین پس جو بات کہ تاریخ مین منقول ہے اوسے چھوڑ کے
غیر منقول کو اختیار نہین کر سکتے ایک شیخ صدوق و ثقہ نے مشایخ بنی ہاشم سے
روایت کی ہے اور دیگر راویون نے بھی کہ جسوقت علی بن الحسین مع اہلبیت اطہار
یزید کے دربار مین پہونچے اور سر مقدس امام حسین علیہ السلام اوسکے سامنے طشت
مین رکھا گیا وہ ملعون ایک چھڑی دندان مبارک پر لگاتا اور چند شعر پڑھتا تھا کہ
کچھ مذکور ہوے اور باقی کا مضمون یہ ہے کہ ہمنے عوض مین روز بدر کے اونکو جزا
دی اور بدلا اوسدن کا لیا اب سادات ہوگئی اوسوقت جناب زینب بنت فاطمہ
زہرا سلام اللہ علیہا نے اوٹھکر ارشاد کیا شکر ہے خدا کا اور درود ہمارے نانا محمد مصطفی

سچ فرمایا ہے حق سبحانہ تعالی نے قرآن مجید مین ثم کان عاقبۃ الذین اساؤا السوئی
ان کذبوا بایات اللہ وکانوا بھا یستھزؤن یعنے جن لوگون نے
بُرے کام کیے اونکا انجام یہ ہوا کہ تکذیب آیات آہی کے اور تمسخر اور استہزا کرتے
ہین اے یزید تونے زمین و آسمان کو ہم پر تنگ کیا اور ہمکو تونے مقید کیا اور
شہر بشہر پھرایا اور ہم اسوقت تیرے قابو مین ہین کیا سمجھتا ہے کہ اسمین پیش خدا
خواری و ذلت ہماری ہے اور تیرے واسطے خدا کے نزدیک بزرگی اور عزت
ہے اور اس سبب سے تو تکبر اور نخوت کرتا ہے اور اپنی عیش و طرب کو دیکھتا ہر
اور خوشی و شادی کرتا ہے اور کچھ اندیشہ نہین کرتا کہ دنیا کو حسب دلخواہ اور امور
کو اپنے درست پایا ہماری سلطنت تیرے ہاتھ لگے اور ہمارے منصب کو تونے
غصب کیا ہے پس تامل و غور کر اور گرداب جہالت مین طیش نہ کھا کیا بھول گیا ہے
تو قول خدا کو کہ قرآن مین فرماتا ہے ولا تحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر
لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما ولھم عذاب مھین کیا یہی انصاف ہے اے پسر آزادگان
کہ تو اپنی عورتون کو پردہ مین بٹھاتا ہے اور پیغمبر زادیون کو بے پردہ مقید کرکے
شہر بشہر پھراتا ہے کہ سب اہل شہر قریب و بعید غائب و حاضر وضیع و شریف ادنی و اعلی
اِنکے تماشائی ہین اور کوئی اِنکا حامی نہین یہ اسلیے نافرمانی خدا اور رسول تجھسے ظاہر
ہوتی ہین اور تجھسے ہرگز یہ باتین بعید نہین اور کیا امید رکھنا چاہیے اُنسے جنھون نے
جگر شہیدون کے کھائے ہون اور صلحا کے خون سے گوشت پوست اُنکے اُگے ہون
اور رسول خدا سے لڑے ہون اور اُنپر تلوارین کھینچی ہون اور کفر مین تمام عرب سے
سخت ہون اور یہ سب نتیجہ کفر و گمراہی قدیم کا ہے اور وہ کینہ ہے کہ روز بدر سے
تمھارے سینون مین تھا اور کیا امید بھی اوس شخص سے ہے جو ہمکو بدشمنی اور نگاہ
غضب دیکھتا ہو اور اپنے کفر و عداوت کو علانیہ ظاہر کرتا ہو اور اولاد رسول کو قتل
و مقید کرکے بکمال گستاخی و بے ادبی خوشی سے کہتا ہو ؎ لاھلوا واستھلوا
فرحا + ولقالوا یا یزید لا تشل یعنی خوشی و خورمی سے بزرگان
یزید چلاتے اور کہتے اے یزید ہاتھ تیرا شل نہو اور دندان مبارک پر امام حسین

کے کہ بوسہ گاہ رسول تھے چھری لگاتا ہے اور بشاشت و فرحت کو اپنے ظاہر کرتا ہے
قسم اپنے حیات کی کہ ہمارے زخمون کو تونے تازہ کیا اور بیخ و بنیاد قطع کی کہ ہمارے
جوانان بہشت و فرزند سردار عرب اور آفتاب آل عبد المطلب کو قتل کرکے اپنے
مردون کو پکارتا ہے اور کافرون سے اس خونریزی مین تقرب اور نزدیکی چاہتا ہے
اور اگر وہ زندہ ہوتے یقیناً تو اونکو طلب کرتا اور قریب ہے کہ تو اونکے پاس پہونچے
اور آرزو کرے کہ کاش اونکو تجھسا فرزند نہوتا اور باپ تیرا آرزو کریگا کہ کاش نطفہ
تیرا اوسکے صلب مین نہوتا جسوقت غضب الٰہی اور دشمنی رسالت پناہی مین گرفتار
ہوگا خداوند احق ہمارا اس سے لے اور جس شخص نے کہ ہم پر ظلم و ستم کیا ہے اوس سے
انتقام لے اور جسنے کہ خون ہمارے بہائی مین اور حتک حرمت ہماری کی اور عہد ہمارے
توڑے ہین غضب اپنا اوسپر نازل کر اور تونے اے یزید جو کچھ کیا اپنی ہی برائی
کی اور اپنے ہی گوشت و پوست کو قطع کیا نزدیک ہے کہ پیش رسول تو حاضر کیا جائے
اور اپنے افعال زشت کی سزا پائے اور جو تک کہ اونکے عترت کی تونے کی ہے اور
اونکی ذریت کا خون بہایا ہے قریب ہے کہ حق سبحانہ تعالے تجھسے انتقام لے اور
ہماری پریشانی کو جمعیت سے مبدل فرمائے اور ہمارے دشمنون سے حق ہمارا دلوائے
تو حسین کے قتل سے خوش نہو کہ جو لوگ راہ خدا مین شہید ہوے ہین انکو مردہ گمان
نہ کر بلکہ وہ زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے حضور مین رزق پاتے ہین اور جو فضل اپنا
اونکو کرامت فرمایا ہے اوسپر محظوظ و خورم ہین اور کافی ہے حق تعالی حکومت اور
تصرف مین اور رسول خدا دشمنی و خصومت مین اور جبرئیل پیمبر کی مددگاری مین
اور قریب ہے کہ جسنے تجکو مومنین پر متمکن کیا ہے معلوم کریگا کہ ظالمون کے لئے
برا عوض ہے اور کون تم مین سے مقام بدی مین ہے اور گمراہ تر ہے اور مین تیرے
مرتبہ کو کم اور سرزنش و ملامت تیری اہم جانتے ہون باین خیال کہ شاید خطاب تجکو
نفع کرے بعد اس بات کے کہ تونے مسلمانون کی آنکھون کو پرنم اور سینون کو
پرغم کیا ہے دل تمھارے سنگین اور بدن تمھارے غضب الٰہی اور نفرین حضرت
رسالت پناہی سے بھرے ہین اور شیطان نے تمھارے جسم و سینہ مین آشیانہ لگایا ہے

اور بچے دیدے ہین اور تو ایسے مالونکے مدد سے قائم ہوا ہے سخت تعجب ہے کہ بندگان
برہیزگار اور عترت اطہار رسول مختار اور خلاصہ اوصیاے اخیار آزاد شدگان نابکار
اور زناکاران بدکردار کے ہاتھہ سے قتل ہون اور ان ستمگارون کے ہاتھہ سے خون
ہمارا ٹپکتا ہے اور گوشت ہمارا انکے منھہ سے گرتا ہے تعجب ہے کہ وہ نشین پاک وطاہر
تودہ ہاے خاک پر افتادہ ہین اور درندے آتے ہین اور اونکو خاک مین ملاتے ہین
اب اگر تو ہمکو اپنا نفع سمجھا ہے عنقریب وبال اور نقصان اوٹھائیگا جس روز کہ سواے
اعمال کچھہ کام نہ آئیگا اور خداوند قہار بندون پر ظلم نہین کرتا اور شکوہ ہمارا خدا سے
ہے اور اوسپر اعتماد ہے اور وہی جاے پناہ ومحل امید ہے تجھسے جہانتک ہوسکے
کید ومکر کر قسم ہے اوس کتاب کی جسنے ہمکو وحی وکتاب ونبوت وبرگزیدگی مشرف فرمایا
تو ہماری طول ودرازی مدت کو نہ پہونچیگا اور ذکر واسم ہمارا صفحہ ہستی سے نہ مٹا سکیگا اور
رسائے تیری سست اور ضعیف اور زمانہ تیرا چند روزہ ہے قریب ہے وہ روز کہ منادی
ندا کریگا لعنت خدا دشمنان دین وظالمان اولین وآخرین پر شکر ہے خدا کا کہ اوسنے
اپنے دوستون کو سعادت توفیق دی اور اوصیا کا خاتمہ شہادت پر کیا اور داخل کیا اونکو
اپنی رحمت ورضا ومغفرت مین اور کوئی شخص سواے تیری مشقت اور عذاب مین مبتلا
نہین ہوا اور حق تعالے سے ہم سوال کرتے ہین کہ ہمکو اجر وثواب کامل عطا فرمائے
اور خلافت کو ہمارے نیک اور بازگشت ہمارے بہتر تحقیقکہ وہ خداے ودود ورحیم ہے
یزید نے یہ کلام فصاحت انجام سنکر ایک شعر باین مضمون پڑھا کہ نالہ وفریاد زنان مصیبت زدہ
اچھا معلوم ہوتا ہے اور موت اونکی آسان ہوتی ہے بعد اسکے حکم دیا کہ اہلبیت کو بجا ئین
احتجاج طبرسی مین باسانید معتبرہ منقول ہے جب امام زین العابدین علیہ السلام
مع اہلبیت کرام مجلس یزید مین گئے اوس شقی نے کہا یا علی شکر ہے کہ خدا نے تیرے
باپ کو قتل کیا حضرت نے فرمایا میرے باپ کو اشقیا نے قتل کیا پھر وہ شقی کہنے لگا
شکر ہے خدا کا کہ اوسنے حسین کو قتل کیا اور مجکو اونکے شر سے محفوظ رکھا حضرت نے
فرمایا جس شخص نے میرے باپ کو مارا خدا اوسپر لعنت کرے یزید نے کہا یا علی منبر جاکر
خبر اس فتح کی دو جو حق تعالی نے امیر المومنین کو کرامت فرمائی ہے پس حضرت

منبر پر گئے اور حمد و ثنائے الٰہی اور درود حضرت رسالت پناہی ادا کیا اور فرمایا ایہا الناس
جو شخص مجھکو جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہین جانتا پس مین اپنا حال اوسپر ظاہر
کرتا ہون مین ہون فرزند مکہ و منی مین ہون فرزند مروہ و صفا مین ہون فرزند محمد مصطفےٰ
مین ہون فرزند اوس شخص کا جسکو تمام عالم جانتا ہے مین ہون فرزند اوس شخص کا
کہ بلند ہوا پس سدرۃ المنتہیٰ سے گذرا اور مرتبہ قاب قوسین ادادنی کو پہونچا پھر
اہل شام نے آواز گریہ و بکا بلند کی اور یزید خائف ہوا کہ مبادا ریاست مین خلل
آئے موذن کو اذان کا حکم دیا پس جب موذن نے کہا اللہ اکبر حضرت امام زین العابدین منبر پر چپ
رہے جب موذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہا امام زین العابدین
روکر یزید کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا یہ میرے باپ ہین یا تیری یزید نے کہا
تمہارے باپ ہین پس حضرت اوترآکے اور طرف دروازہ مسجد کے متوجہ ہوے پس
مکحول کہ از جملہ اصحاب رسول تھے حضرت کو ملے اور پوچھا اے فرزند رسول خدا
کس حال مین آپنی شام کی فرمایا بیٹے تمہارے درمیان بنی اسرائیل کی طرح بسر کی
کہ اولاد فرعون اونکے فرزندون کو قتل کرتے تھے اور عورتون کو زندہ رکھتے تھے
اور اسمین حق تعالےٰ کیطرف سے بلاے عظیم نازل ہوئی پس جب یزید اپنے گھر گیا
امام زین العابدین کو طلب کیا اور کہا اے علی میرے بیٹے خالد سے کشتی لڑحضرت نے
فرمایا کشتی لڑنے سے کیا مطلب نکلیگا ایک چھری مجھکو دی اور ایک چھری اوسکو دی
جو ہم مین سے قوی ہوگا کمزور کو قتل کریگا اوسوقت حضرت کو سینہ سے لگایا اور کہا کہ یہ
شجاعت تیرے لیے موروثی ہے فی الحقیقت تو علی بن ابیطالب کا فرزند ہے پھر حضرت
نے یزید سے کہا مینے سنا ہے تو میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہے پس اگر مصمم عزم تیرا ہے تو
ان مستورات کے ساتھ کوئی شخص کردے کہ انکو حرم رسول تک پہونچادے یزید نے
کہا انکو سوا تمہارے کوئی نہ لیجائیگا خدا ابن مرجانہ پر لعنت کرے بخدا مینے اوسکو
تمہارے باپ کی قتل کا حکم نہین دیا اگر مین لڑائی مین ہوتا ہرگز قتل نہ کرتا بعد اسکے
حضرت کو بہت مال و اسباب دیکر مدینہ روانہ کیا کتاب احتجاج مین خذلم بن شریک
اسدی سے منقول ہے جب بیمار کربلا مع اہلبیت رسول کوفہ مین آئے عورتین کوفہ کی

گریبان چاک کرکے نوحہ و ندبہ کرنے لگین اور مرد بھی اونکے ساتھہ روتے تھے اوسوقت
امام زین العابدین علیہ السلام کہ بشدت بیمار اور نہایت ضعیف و ناتوان تھے فرمانے لگے
کہ یہ لوگ روتے ہین پس قاتل ہمارا اونکے سوا کون ہے پس حضرت زینب دختر امیر المومنین
نے سب کی طرف بسکوت اشارہ کیا سب چپ ہو رہے راوی کہتا ہے بخدا کسی زن
شریفہ کو اوسسے زیادہ بیٹے فصیح نہین پایا گویا کہ جناب امیر علیہ السلام کی زبان سے
باتین کرتی تھین پس اوس مخدومہ نے حمد و سپاس الٰہی اور درود رسالت پناہی
ادا کیا اور فرمایا اے اہل کوفہ اے اصحاب مکر و غدر نالہ و زاری ساکن نہین ہوتا حال
تمہارا حال مانند اوس عورت کے ہے کہ مضبوط رشتہ بٹ کر توڑ ڈالے مکر و خیانت ہی
قسمین کھاتے ہو تم مین تکبر اور غرور اور عداوت اور خوشامد لونڈیون کی اور عیب دشمنون
کا ہے مثال تمہارے فرومایگی مین اوس خس و خاشاک کی ہے جو منزلہ پر روئیدہ ہو
اور خوش ظاہری اور بد باطنی مین مانند اوس قبر کے ہے جو چاندی سے زینت دی گئی ہو
یعنے تم مردہ بصورت زندہ ہو اور امید و قائم سے نہین اعمال بد کو تمنے ذخیرہ کیا ہے
کہ موجب غضب خداوند عالم و خلود عذاب جہنم ہوے ہو روتی ہو قسم بخدا بہت رو و
کہ تم سزاوار اسکے ہو گریہ و زاری بہت کرو اور کم ہنسو کہ امت کے عار و ننگ ہو اور
یہ عار تم سے جدا نہو سکیگا اور کیونکر مٹا سکو گے اس عار و ننگ کو کہ قتل کیا تمنے خلاصہ
خاندان نبوت و معدن رسالت و سردار جوانان اہل جنت کو کہ جاے پناہ تمہارا
بوقت جنگ و صلح تھا اور درمان تمہارے درد کا اور مفزع تمہاری مصیبت کا اور جاے
رجوع کلہ اور کفیل و مرجع تمہاری حجت کا اور منارہ راہ ہدایت کا تھا اعمال بد تمہارے
نفوس نے پیش کیے ہین اور بُرے گناہون کا بار تمنے قیامت کے لیے اوٹھایا ہے
ہلاکی ہو تمہارے لیے کوشش تمہاری بیجا اور بیفائدہ اور ذاتین تمہاری ہلاک اور
تجارت تمہاری رایگان ہوئی اور غضب الٰہی مین تم گرفتار ہوے اور ذلت و خواری
ہمیشہ تمہارے لیے رہی کچھہ جانتے ہو کیسے جگر گوشہ پیغمبر کو تمنے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور
کیسے عہد و پیمان کو توڑا تمنے اور کن محذرات اور پردہ گیان عصمت و طہارت کو
بے پردہ کیا تمنے اور کیسے کیسے خون محترم کو تمنے بہایا اور کیسی حرمت کو تمنے ضایع کیا ہے

تحقیقکہ ایسا دشوار و سخت امر تمنے واقع کیا ہے کہ قریب ہے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو اور زمین پاش پاش ہو اور پہاڑ گر پڑین عجیب یہ بلاے عظیم اور مصیبت جسیم تمنے نازل کی ہے کہ اوسنے فضاے زمین و آسمان کو گھیر لیا ہے تعجب کرتے ہو کہ آسمان کیون خون رویا ہر آئینہ عذاب آخرت رسوا کنندہ تر ہی اور ظالم نصرت نہ کیا جائیگا اور اس مہلت و فرصت سے جو تمکو دی گئی ہے خوشحال و مغرور نہو کہ حق تعالے دیر گیر و سخت گیر ہے اور احتمال قوت انتقام کا اوسپر نہین ہے کہ وہ کمین مین ہے بعد اسکے چند شعر پڑہے جنکا محصل یہ ہے کیا کہوگے تم جسوقت پیغمبر خدا تم سے پوچھینگے کہ تمنے میرے اہل بیت کے ساتھ کیا کیا اور تم آخرین امت تھے کہ بعضے قیدین مین اور بعضے خاک و خون مین افتادہ میرے خیر خواہون کی یہ جزا تھی جو تمنے میرے عزیز و اقربا کے ساتھ بعد میرے سلوک کیا مجھے خوف ہے کہ جیسا عذاب عاد و شداد پر نازل ہوا تم پر نازل ہو۔ یہ فرماکر حضرت زینب نے اعراض فرمایا۔ حذلم بن شریک اسدی کہتا ہے کہ مینے کوفیون کو دیکھا انگلیان منھ مین رکھے حیران تھے اور ایک پیر مرد میرے پاس کھڑا روتا تھا کہ داڑھی اوسکی اشکون سے تر ہوگئی تھی اور ہاتھ آسمان کیطرف بلند کیے کہتا تھا ان باپ میرے فدا ہون تمپر پیر و جوان تمھارے تمام جہان کے پیر و جوان سے بہتر اور فرزند تمھارے بزرگ و کریم اور فضیلت تمھاری سب کی فضیلتون سے عظیم المنزلت ہو امام زین العابدین نے اوسوقت فرمایا اے عمہ سکوت فرمایئے کہ جو کچھ باقی رہا ہے اوسمین عبرت ہے اور عرض کیا کہ آپ بحمداللہ دانا و فہمیدہ ہین آپ کو احتیاج تعلیم کے نہین اور رونے سے گئے لوگ پھر نہ آئینگے پھر حضرت نے اوس جگہ نزول فرمایا اور خیمہ برپا کیا اور مخدرات کو ناقون پر سے اتارا اور مع اہلبیت داخل خیمہ ہوے شیخ مفید علیہ الرحمہ نے کتاب مجالس مین اور شیخ ابو جعفر طوسی رضوان اللہ علیہ نے امالی مین حذلم بن بشیر سے روایت کی ہے کہ محرم سنہ ۶۱ مین جن دنون کہ حضرت امام زین العابدین ع کربلا سے جانب شام گئے ہین کوفہ مین ہمراہ لشکر ابن زیاد اہلبیت کو محاصرہ کیے ہوے تھا اور کوفی تماشے کو نکلے تھے جسوقت بیبیان شتران بے کجاوہ پر نمودار ہوئین زنان کوفہ نے نوحہ و گریہ شروع کیا اوسوقت امام زین العابدین ع کو مینے دیکھا کہ بشدت بیمار گردن مین

طوق ہاتھ بندھے ہوے بآواز ضعیف فرماتے ہین کہ یہ عورتین تو روتی ہین پس قاتل
ہمارا کون ہے راوی کہتا ہے زینب دختر علی ؑ کو مینے دیکھا اور کوئی عورت شرمگین
گویا تر اونسے نہین دیکھی گویا کہ زبان جناب امیر علیہ السلام سے تکلم فرماتی تھین لوگون
کو اشارہ سے خاموش کیا سب چپ ہوگئے پس فرمایا شکر خدا کا اور درود میرے
پدر بزرگوار پیغمبر خدا پر اما بعد اے اہل کوفہ اے اہل فریب و دغا رو نا موقوف نہین ہوا
مگر سے قسم ہاے دروغ کہاتے ہو اور سواے کبر و خیرہ گی عقل کچھہ نہین رکھتے ملاقات
مین سست اور دشمنون سے عاجز اور بیعت شکن اور ضائع کنندہ عہد و پیمان ہوا عمال
بد تمھاری نفسون نے پیش کیے ہین کہ خدا کو غضب مین لاتے ہو اور عذاب ابدی
مین گرفتار ہوے ہو بخدا بہت رذو اور کم ہنسو کہ تمام رہانے کا عیب ننگ تمغہ اختیار
کیا اور اس ناپاکی و نجاست سے ہرگز پاک نہو سکوگے کہ سلالہ خاتم انبیین اور سردار
جوانان بہشت پرین اور جاے پناہ بہترین اور گریزگاہ مصیبت اور نشان و منارہ
طریق ہدایت اور پیشوا اور مہنا کو اپنے چھوڑ دیا اور قتل کیا بڑا ذخیرہ اور بار گناہ تم نے
اوٹھایا وای تم پر کوشش تمھاری بے سود اور تمھارے نفوس ہلاک اور تجارتین
رائگان ہوئین اور غضب الہی اور ذلت و رسوائی سے بھرے تم کچھہ جانتے ہو کہ کیسا
جگر پیمبر کا تنے کاٹا ہے اور کونسا خون بہایا ہے اور کیسی بیبیون کو گرفتار کیا ہے تحقیقکہ
امر صعب اور دشوار عمل مین لائے ہو کہ قریب ہے آسمان و زمین بھٹ جائین اور
پہاڑ گر پڑین اور کیا مصیبت عظیم و فعل شنیع تمھارے ہاتھہ سے ظاہر ہوے ہین
کہ فضاے زمین و آسمان کو تنگ کیا ہے تعجب کرتے ہو کہ آسمان خون روبا عذاب
آخرت زیادہ تر رسوا اور ذلیل کنندہ ہے پس اس مہلت دادن پر مغرور نہو کہ حق تعالی
انتقام مین تعجیل نہین فرماتا اور تاخیر مین اندیشہ بھاگ جانے ظالم کا نہین رکھتا اور
انتقام موقوف ہونے والا نہین ہے کہ حق تعالے تمھاری کمین مین ہے راوی
کہتا ہے بعد اسکے وہ مظلوم ساکت ہوئین دیکھا مینے کہ سب آدمی حیران انگشت بدہان
تھے اور ایک مرد پیر کو دیکھا مینے رو رہا تھا اور محاسن اوسکے اشک سے تر ہوگئے
اور ایک شعر مین مضمون دیرتا تھا کہ پیر و جوان تمھارے بہتر ہین تمام پیر و جوان سے

ونسل تمھاری بہتر بن نسل ہے اور تم حضرات نا امید و ذلیل نہین ہوتے کتاب احتجاج
مین ویلم بن عمر سے روایت ہے کہتا ہے مین شہر شام مین تھا کہ اسیران اہلبیت پہونچے
دروازۂ مسجد پر جس مقام مین قیدی کھڑے کیے جاتے تھے کھڑے کیے گئے اور علی
ابن الحسین اونکے درمیان مین تھے اوسوقت ایک مرد پیر شامی آکر کہنے لگا شکر ہے
کہ حق تعالی نے تمکو ہلاک کیا اور بیخ و بنیاد فساد قطع کی اور اسی طرح کی باتین ناشایستہ
اون حضرت کے حق مین کہتا رہا جب کلام اوسکا تمام ہوا علی ابن الحسین نے فرمایا کہ مین
چپ رہا تا اینکہ کلام تیرا تمام ہوا اور تونے بغض اور عداوت اپنی ظاہر کی اب تو بھی چیدہ
اور میرے کلام کو سن اوسنے کہا بیان کرو حضرت نے فرمایا تونے قرآن پڑھا ہے کہا ہان
فرمایا یہ آیت پڑھی ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربی کہا ہان فرمایا اولقربی
ہم ہین سمجھ فرمایا آیا سورہ بنی اسرائیل مین کوئی کوئی حق مخصوص ہمارے لیے پایا ہے
کہ مسلمان اوسمین شریک نہین ہین کہا کیا تونے یہ آیہ نہین پڑھا وات ذی القربی حقہ
اوسنے کہا ہان پڑھا ہے فرمایا اس آیہ سے مراد ہم ہین کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو ہمارے
حق ادا کرنے کا حکم دیا شامی نے کہا ذوی القربی تم لوگ ہو فرمایا ہان بعد اسکے حضرت نے
فرمایا تونے اس آیت کو بھی پڑھا ہے فاعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ
وللرسول ولذی القربی اوسنے کہا پڑھا ہے حضرت نے فرمایا
ذوی القربی ہم ہین پس آیا سورہ احزاب مین کوئی حق مخصوص ہمارے لیے تونے پایا ہے
کہ مسلمانون کو اوسمین شرکت نہین ہے اوسنے کہا نہین حضرت نے فرمایا یہ آیت
تونے پڑھی ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم
تطھیرًا راوی کہتا ہے شامی نے ہاتھ اوٹھاکے تین بار دعا کی خداوندا مین
توبہ کرتا ہون اور عداوت آل محمد سے اور قتل اہل بیت محمد سے توبہ کرتا ہون اور مین قرآن
کو مدت سے پڑھتا تھا اور اینک یہ آیتین نہین سمجھا تھا کتاب امالی شیخ ابن بابویہ
علیہ الرحمہ مین مذکور ہے کہ قاسم نے اپنی باپ سے نقل کیا ہے جب سر انور امام حسینؑ
مجلس ابن زیاد مین آیا مین وہان موجود تھا پس وہ ملعون چھڑی حضرت کی دندان مبارک
پر لگاتا اور کہتا تھا کیا اچھے اینکے دانت تھے زید بن ارقم نے اوسوقت کہا چھڑی اوٹھا لے

کہ مینے پیغمبر خدا کو دیکھا ہے اس مقام کے بوسے لیتے تھے اوس ملعون نے کہا تو بڈھا خرف ہے
پس زید اوٹھ کھڑے ہوئے اور دامن کشان چلے گئے بعد اسکے اہل بیت علیہم السلام
کو اوسکے سامنے لائے اوس ملعون نے حکم دیا کہ امام زین العابدین کو قتل کرین پس
حضرت نے فرمایا اگر تجکو ان مستورات سے قرابت ہو تو کسی کو انکے ساتھ کرنا انکو پہونچادے
اوسوقت شقی منفعل ہوکر کہنے لگا تمھین انکو پہونچا دوگے پس حق تعالی نے قتل سے
حضرت کو محفوظ رکھا راوی کہتا ہے کوئی امر شنیع تر اس سے مینے نہین دیکھا کہ سر مبارک
امام حسین اوس شقی کے سامنے رکھا تھا اور وہ چھڑی لگاتا تھا ایضاً کتاب مذکور مین
لکھا ہے کہ زید بن ارقم اوس روز ابن زیاد پاس سے یہ کہتے نکلے کہ ہرآئینہ مینے پیغمبر
خدا سے سنا ہے فرماتے تھے خداوندا مینے حسین کو تجھے اور تیرے نیک بندون کو سونپا
پس تنے کیسی محافظت کی امانت رسول کی تفسیر علی بن ابراہیم مین نیچے اس آیت کے
لکھا ہے ومن عاقب بمثل ما عوقب به ثم بغی علیه لینصرنه الله کہ مراد اس
آیہ سے رسول خدا ہین کہ جب قریش نے حضرت کو مکہ سے اخراج کیا حضرت غار مین
پنہان ہوے اور کفار درپے قتل تھے پس حق تعالی نے روز بدر انتقام اوسسے لیا
اور عتبہ اور شیبہ و ولید و ابوجہل و حنظلہ بن ابی سفیان مع دیگر اہل طغیان قتل ہوگئے
پس جب حضرت رسالت نے وفات پائی اون اشقیا نے اپنے کشتون کا بدلا لیا اور
ازراہ جور و ظلم امام حسین اور اہل بیت کرام کو قتل کیا اور اسی راہ سے یزید نے کہا ہے
اور اشعار اس مضمون کے پڑھے ہین کہ کاش اسلاف میرے جو بروز بدر قتل ہوے
ہین آج دیکھتے کہ کیسا مینے عوض لیا ہے اور مین خندہ سے نہین اگر آل احمد سے انتقام
افعال احمد کا نہ لون اور باپ نے بھی میرے وصیت یہین مضمون کہی پس مین اوسکی
وصیت بجا لایا اور ایک شاعر اس باب مین یہ مضمون کہتا ہے کہ سر انور حضرت کا اوس
ستمگار کے آگے پڑا ہے اور وہ شقی ہاتھ سے اوسکو حرکت دیتا ہے اور کہتا ہے
کاش مرے ہوے بزرگ ہمارے حاضر ہوتے تو بدلہ جنگ بدر کا مشاہدہ کرتے پس کہا
حق تعالی آیہ مذکورہ مین فرماتا ہے جس شخص نے کہ عقوبت کسی شخص کو پہونچائی جسقدر
کہ خود عقوبت اور ایذا اوسے اوٹھائی ہو بعد ازان پھر اوسپر ظلم و ستم کرین اوسوقت

حق تعالی اوسکی مدد اور نصرت کریگا اور مراد اوس شخص سے پیغمبر خدا ہین کہ کافرون سے
انتقام اپنے مصائب کا لیا تھا اور پھر ظلم اوپر ہوا حق تعالے نے اونکو بسبب قائم علیہ السلام
کی مدد و اعانت کریگا اور کتاب مذکور مین امام جعفر صادق ؑ سے مروی ہے فرماتے ہین
جسوقت امام زین العابدین ؑ کو مجلس یزید مین لائے حضرت کی طرف نگاہ کی اور کہا ما اصابکم
من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم یعنے جو مصیبت کہ تمکو پہونچی ہے پس بسبب اون
افعال کے ہے کہ تمہارے ہاتھون سے ہوے ہین حضرت نے فرمایا یہ آیہ ہماری شان
مین نہین ہے ہمارے حق مین یون وارد ہوا ہے کہ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض
ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأھا ان ذلک علی اللہ یسیر
لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتیکم کوئی مصیبت
زمین مین اور تمہارے نفوس مین نہین پہونچتی مگر یہ کہ قبل از ظہور وہ کتاب مین مسطور
ہے اور یہ امر خدا پر آسان ہے تاکہ تم گذشتہ پر محزون و ملول نہو اور عطیات دنیاے
فانی سے شاد و خرم نہو حضرت نے فرمایا پس ہم ہین کہ امور فوت شدہ پر غمگین نہین ہوتے
اور جو چیز کہ ہمکو حاصل ہوتی ہے اوس سے شاد نہین ہوتے ایضاً کتاب قرب الاسناد
مین امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جب سر انور امام حسین ؑ کا مع اہلبیت طاہرین داخل دربار یزید ہوا
اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام مسلسل بزنجیر و طوق تھے اوسوقت یزید کہنے لگا اے
علی بن الحسین شکر ہے کہ خدا نے تمہارے باپ کو قتل کیا حضرت نے فرمایا لعنت خدا اوس
شقی پر جسنے میرے باپ کو قتل کیا یہ سنکر وہ شقی غضبناک ہوا اور حکم قتل آنحضرت دیا پس
امام علیہ السلام نے فرمایا اگر تو مجھے قتل کرتا ہے پس کون ہے جو دختران رسول کو وطن
پہونچا دے کہ سوا میرے کوئی انکا محرم نہین ہے وہ شقی کہنے لگا تمہین پہونچاوگے پھر
ایک سوہان منگا کر اپنے ہاتھون سے طوق کاٹا اور کہا تم جانتے ہو کسلیے مینے اپنے ہاتھ
سے تمہارے طوق کو قطع کیا حضرت نے کہا ہان اسلیے کہ سوا تیرے کسی کی منت میری
گردن پر نہو کہنے لگا بخدا یہی مقصود تھا پھر شقی نے اس آیہ کو پڑھا ما اصابکم من
مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم حضرت نے فرمایا یہ آیہ ہماری شان مین نہین ہے اور
دوسری آیت تلاوت کے اور فرمایا ہم وہ لوگ ہین کہ قضاے الٰہی پر راضی ہین اور امور

فوت شدہ پر غم نہین کرتے اور جو دنیا سے حاصل ہوتا ہے اوسپر خوش نہین ہوتے
کتاب قرب الاسناد مین مذکور ہے کہ امام جعفر صادق ع اپنے پدر بزرگوار سے
نقل فرماتے ہین کہ جب اہل بیت کرام یزید بد انجام پاس بے نقاب دن کو پہونچی شامیون
نے کہا کوئی قیدی انسے زیادہ حسین ہمنے نہین دیکھی پس تم کون لوگ ہو جناب سکینہ
دختر امام حسین علیہ السلام نے کہا ہم اسیران ال محمد ہین کتاب رجال کشی مین مذکور
ہے راوی کہتا ہے کہ مین خدمت سراپا برکت امام رضا علیہ السلام مین تھا پس علی بن خزر
وابن سراج وابن مکاری حضرت کی خدمت مین آئے علی مذکور نے بعد اس گفتگو کے جو
درباب امامت حضرت واقع ہوئی تھی عرض کیا ہمنے آپ کے آبائے کرام سے روایت
کی ہے کہ تجہیز وتکفین امام کی امام ہی کرتا ہے حضرت نے فرمایا پس مجکو خبر دی کہ حسین
ابن علی امام تھے یا نہ تھے کہا تھے حضرت نے پوچھا پس کس نے تجہیز اونکی کی کہا
امام زین العابدین ع نے حضرت نے فرمایا وہ تو ابن زیاد کی قید مین تھے اوسنے کہا
قید سے تشریف لائے اور کسی کو خبر نہوئی اور بعد تجہیز پھر گئے حضرت نے فرمایا پس جیسا
کہ امام زین العابدین ع سے یہ امر ہوا کہ کربلا مین تشریف لائے اور اپنے باپ کی تجہیز و
تکفین کی اسی طرح صاحب الامر ع سے بھی ممکن ہے کہ بغداد مین آئین اور اپنے باپ
کی تجہیز وتکفین کرین مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ تمامی اس حدیث کی باب
الاشارۃ الی الواقفیہ مین مذکور ہے کتاب کافی مین عبد الرزاق ازدی سے مروی ہے
کہ بعد شہادت امام حسین ع جب اشقیا نے قصد کیا کہ نعش مطہر پر گھوڑے دوڑائین
اور بدن نازنین سبط سید المرسلین کو پامال سم اسپان کرین اوسوقت فضہ نے خدمت
حضرت زینب مین عرض کیا کہ اے سیدہ سفینہ غلام آزاد کردہ جناب رسالتمآب
کی کشتی جب دریا مین ٹوٹ گئی اور وہ ایک جزیرے مین پہونچا اتفاقاً وہان ایک
شیر دیکھا اوسنے شیر سے خطاب کرکے کہا مین آزاد کردہ رسول ہون شیرنی جو ہین
نام مبارک رسول خدا کا سنا ایک آواز دی اور راہ اوسکو بتلا دی اور آپ ایک
گوشہ مین بیٹھ رہا مجکو بھی اجازت دیجیے کہ ایک شیر کے پاس جاؤن اور اوسکو
مطلع کرون اوس امر سے کہ کل یہ ملعون کرینگے راوی کہتا ہے فضہ شیر پاس گئی

اور کہا یا ابا الحارث شیر نے سر اوٹھایا فضہ نے کہا تو جانتا ہے کہ کل جہد اطہر امام حسین
کے ساتھ یہ اشقیا کیا کیا چاہتے ہین کہ لاش حضرت کو گھوڑے کی ٹاپون سے پامال کرینگے
راوی کہتا ہے شیر اس بات کو سنکر چلا یہانتک کہ قریب نعش اطہر پہونچا اور ہاتھ اپنے
لاشہ پر رکھے جسوقت کہ اشرار قریب نعش سید الشہدا گئے اور شیر کو اس حال سے
دیکھا عمر سعد نے کہا فتنہ ہے اسکو ظاہر نکرو اور پھر چلا اوسوقت سب پھر گئے مصنف
علیہ الرحمہ نے لکھا ہے حدیث سفینہ چند سند سے باب معجزات نبی مین مذکور ہوئی ہے
اور کتاب مذبور مین مصقلہ سے مروی ہے کہتا ہے سنا مینے امام جعفر صادق ؑ فرماتے
ہین جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوے ایک زوجہ حضرت کی کہ قوم بنی کلب سے
تھے عزا اور ماتم مین مصروف ہوے اور سوا اونکے اور عورتین وخادم شور وشیون اور نوحہ
کرنے لگین اور اسقدر روئین کہ آنکھین خشک ہوگئین اور اشک باقی نہ رہا لیکن ایک
کنیز روتی تھی اور مسلسل اشک اوسکے آنکھون سے جاری تھے اوس خاتون نے
کنیز کو طلب کیا اور پوچھا کہ کیا سبب ہے آنسو تیرے موقوف نہین ہوے اور ہماری
آنکھین خشک ہوگئین اوسنے کہا مینے تھوڑے سے ستو کھائے اس سبب سے آنسو
میرے جاری ہین بی بی نے کہا کہ کھانا اور ستو طیار کریں خود کچھ کھایا اور پیا اور کہا ہمکو
مطلوب یہ ہے کہ کھانے سے قوت رونے کی ہو راوی کہتا ہے کہ کچھ جانور پرند بطور
تحفہ کسی شخص نے اون خاتون کے پاس بھیجے اونھون نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا ہدیہ
فلان شخص کا ہے تمھارے واسطے بھیجا ہے کہ انکے مدد سے ماتم حسین کرو کہا ہم غم مین
ہین شادی نہین ہے انکو کیا کرینگے اور حکم دیا کہ ان جانورون کو باہر نکال دو پس وہ
غائب ہوگئے گویا کہ درمیان زمین وآسمان کے اوڑ گئے اور کچھ نشان اونکا باقی نہا
مصنف علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ شاید غائب ہوجانا اونکا بطور معجزہ کے ہوا اور وہ
جانور بہشت مین گئے اور احتمال ہے کہ لانے والا اونکا فرشتہ ہو کتاب مناقب قدیم
مین ہین حضرت امام جعفر صادق ؑ سے مروی ہے کہ حضرت امام زین العابدین ؑ سے
روایت فرماتے ہین کہ جب امام حسین ؑ شہید ہوے جسد اطہر اونکا خاک وخون مین
غلطان تھا اوسوقت ایک زنبور اوڑتا ہوا آیا اور خون امام مین لوٹا اور وہان سے اوڑکے

مدینہ مین فاطمہ صغریٰ کے گھر کی دیوار پر آیا صغریٰ نے جب اوس جانور خون آلودہ کی طرف
نظر کی بے اختیار زار زار روئین اور اشعار باین مضمون کہے کہ زاغ نے آواز دی پس مینے
پوچھا کسکے سر لانے لایا ہے اوسنے کہا امام دوجہان و سرور ثقلین کے حسین کربلا مین و میان
شمشیر و سنان ہین پس امام مظلوم پر گریہ وزاری کر اور جناب باری سے متوقع ثواب رہ
پھر مینے تعجب پوچھا کیا حسین اوسنے جواب دیا کہ ہان حسین خاک کربلا مین ساکن ہوے
بعد اسکے اوسکو طاقت گفتگو باقی نرہی پس اس مصیبت کے حادث ہونے سے مینے گریہ
و بکا کیا امام محمد باقر فرماتے ہین فاطمہ صغریٰ نے یہ خبر جانگزا اہل مدینہ سے بیان کی
لوگ متحیر ہوے کہنے لگے کہ یہ لڑکی جادو عبد المطلب کا تازہ کرتی ہے کہ چند روز ابھی گذرے
تھے کہ خبر قتل حسین ؑ مدینہ مین آئے اور روایت ہے کہ جس ہنگام مین سر انور امام حسین ؑ
کا جانب شام لیگئے اثنائے راہ مین بوقت شام ایک یہودی کی گھر قیام کیا جب اشقیا
شراب پیکر مست ہوے کہنے لگے کہ ہمارے پاس سر حسین ؑ کا ہے یہودی نے کہا مجکو
دکھلاؤ انھون نے صندوق کھولا یکایک نور سر مطہر سے طرف آسمان کے بلند ہوا
یہودی دیکھکر متعجب و حیران ہوا اور اوسنے سر مبارک کو طلب کیا اور بامانت رکھا
اور سر انور سے خطاب کرکے کہا جدا امجد سے میری شفاعت کیجیے گا پس سر امام حسین ؑ
سے آواز آئی کہ شفاعت میری مخصوص مسلمانون کے لیے ہے یہودی نے اپنے عزیز
و اقربا کو جمع کیا اور سر مبارک ایک طشت مین رکھا اور گلاب و کافور و مشک و عنبر
اوسپر چھڑکا اور اپنی اولاد اور اقربا سے کہا کہ یہ سر دخترزادہ محمد کا ہے اور کہتا تھا افسوس
مینے تیری جدا امجد محمد کو نہ پایا کہ اونکے سامنے اسلام لاتا اور تیرے آگے مقاتلہ اور
جہاد کرتا اگر مین مسلمان ہون تو روز قیامت شفاعت میری کرنا پس قدرت الٰہی سے
سر فرزند رسالت پناہی بزبان فصیح گویا ہوا اور تین مرتبہ کہا اگر تو مسلمان ہے پس مین
شفیع تیرا ہون اور خاموش ہوگیا پس وہ یہودی مع اقربا کے اسلام سے مشرف ہوا
لکھا ہے کہ یہ یہودی راہب مقام ممتنر مین تھا کہ برکت سر مبارک امام حسین ؑ سے مشرف
باسلام ہوا اور ذکر اوسکا اشعار مین آیا ہے اور جوہری جرجانی نے مرثیہ امام حسین ؑ
مین ذکر کیا ہے اور کتاب کامل الزیارت مین حلبی نے امام جعفر صادق ؑ سے

روایت کی ہے جب امام حسین ؑ شہید ہوے تو ہم لوگون نے مدینہ مین ایک آواز سنی
کہ کوئی کہتا تھا آج اس امت پر ایک بلا نازل ہوئی ہے کہ اسکے بعد کبھی یہ لوگ شادی
اور خوشی نہ دیکھینگے جب تک کہ قائم آل محمد ظاہر ہون اور اپنے اعدا سے انتقام لین اہل مدینہ
اس آواز کے سننے سے خائف و ہراسان ہوے اور کہا کہ یقینا کوئی حادثہ دنیا مین حادث
ہوا ہے جو ہمکو معلوم نہین ہے جب خبر شہادت سید الشہدا ؑ اونکو پہونچی حساب کیا
معلوم ہوا جس شب کہ یہ آواز سنی تھی وہ شب شہادت تھی اور اوسی دن کو وہ امام
تشنہ کام شہید ہوے تھے راوی کہتا ہے مینے عرض کیا کہ کب تک حضرت ساتھہ
اپنے شیعون اور محبون کے اس قتل و خون و مصیبت و عسرت مین رہین گے فرمایا
اوسوقت تک کہ ستر بھائی ایک باپ کے ہلاک ہون اور وقت ستر کا پہونچے اور علامتین
پے در پے ظاہر ہون جو شخص کہ اوس زمانہ کو پاویگا آنکھہ اوسکی خنک ہوگی جسوقت
امام مظلوم کو شہید کیا ایک شخص نے درمیان لشکر کے ایک نعرہ مارا لوگون نے اوسکو
منع کیا اوسنے کہا کہ مین کس طرح چپ رہون حالانکہ پیغمبر خدا کھڑے ہوے کبھی طرف
زمین کے نظر کرتے ہین اور کبھی تمھارے جنگ و جدال پر نظر کرتے ہین اور مین اپنی
اوپر خوف کرتا ہون کہ مبادا اہل زمین کو نفرین کرین اور مین اونکے جنگ و جدال
مین ہلاک ہو جاؤن بعضے اونمین سے کہنے لگے یہ شخص دیوانہ ہے اور بعضون کو آگاہی
ہوئی اور کہتے تھے جو کچھ ہمنے اپنے ہاتھون کیا سید جوانان بہشت کو پسر پیمبر کے
واسطے قتل کیا بعد اوسکے ازراہ حسرت و پشیمانی اونھون نے ابن زیاد پر خروج کیا اور
حال اونکا جو کچھہ ہوا معلوم ہے راوی کہتا ہے مینے عرض کیا فدا ہو جان میری
آپ پر وہ شخص کون تھا حضرت نے فرمایا جبرئیل اور اگر یہ نعرہ باذن خدا ہوتا تو
ہر آئینہ نجس روحین اون ملاعین کے بسوے دوزخ پرواز کرتین لیکن اونکو مہلت
ملی ہے تا گناہ زیادہ کرین اور اونکے لیے عقاب و عذاب مہیا ہے مینے عرض کیا
قربان ہو جان میری آپ پر کیا فرماتے ہین آپ اوس شخص کے حق مین کہ طاقت
زیارت حسین ؑ رکھتا ہو اور نہ کرے حضرت نے فرمایا اوس شخص نے پیغمبر خدا کو
اور ہمکو آزردہ کیا اور حقیر و خفیف جانا اور جو شخص کہ زیارت حضرت کی کرے

حق تعالی اوسکے حوائج کا کفیل اور مطالب ومہمات دنیوی مین کافی ہوتا ہے اور روزی
اوسکو عطا کرتا ہے کہ جو کچھہ زیارت مین خرچ ہوتا ہے عوض اوسکا عنایت کرتا ہے
اور گناہ پچاس برس کے عفو فرماتا ہے اور جسوقت شدت سے مراجعت کرے کوئی
گناہ نامۂ اعمال مین باقی نہ رہیگا جو بخشا نجائے پس اگر اس سفر مین سفر آخرت نصیب
ہو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہین اور قبر مین درہاے بہشت اوسکے لیے کشادہ
ہوتے ہین اور تا قیامت روح اوسکی مسرور رہتی ہے اور اگر صحیح وسالم رہے دروازہ
رزق کا کھولا جاتا ہے اور عوض ہر درم کہ اوسنے خرچ کیا ہو ہزار درم مقرر کیے جاتے
ہین اور حق تعالے نے تیری طرف نگاہ مرحمت کی ہے اور اوسکو تیرے واسطے ذخیرہ
کیا ہے اور حق تعالی کا شکر ہے کتاب مناقب مین مذکور ہے کہ کتاب احمر مین ابو ذراعی
سے نقل کیا ہے جب امام زین العابدین ؑ شام مین یزید پاس گئے اوس ملعون نے
ایک خطیب کو حکم دیا کہ ہاتھہ اس لڑکے کا پکڑکے منبر پر جا اور اوسکے آبا واجداد کے
افعال وکردار ناشایستہ اور جو نافرمانی وسرکشی کہ اونھون نے ہمارے ساتھہ کی ہے
بیان کر خطیب موافق حکم اوس لعین کے منبر پر گیا اوسنے کوئی بدی وعیب باقی نرکھا
کہ بیان نہ کیا ہو جب خطیب منبر سے اترا اوسوقت جناب امام زین العابدین ؑ
کھڑے ہوے پہلی تعریف اور ثناے خداوند عالم بعد اوسکے درود وسلام رسول خدا
پر بھیجا پھر فرمایا ایہا الناس جو شخص کہ مجھے پہچانتا ہے پہچانتا ہے اور جو شخص نہ پہچانتا ہو
پس مین اپنا حال اوسپر ظاہر کرتا ہون کہ مین ہون فرزند مکہ ومنی مین ہون فرزند مروہ
وصفا مین ہون فرزند محمد مصطفے مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ پوشیدہ نہین ادنی
واعلی پر مین ہون فرزند اوس شخص کا جو آسمان نہم پر پہونچا اور سدرۃ المنتہی سے
گذر کر قرب حق مین مقام ادانی کو پہونچا مین ہون فرزند اوس شخص کا جسنے فرشتون
کے ساتھہ آسمان پر نماز پڑھی مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ ایک شب مین مسجد
حرام سے طرف مسجد اقصی کے عروج کیا مین ہون فرزند علی مرتضی مین ہون فرزند
اوس شخص کا کہ مظلوم ہوکے قتل کیا گیا مین ہون فرزند فاطمہ زہرا مین ہون فرزند
خدیجہ کبری مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ سر انور اوسکا قفاسی کاٹا گیا مین ہون

فرزند اوس شخص کا کہ تا دم مرگ پیاسا رہا مین ہون فرزند بخاک و خون غلطیدہ کربلا مین
ہون فرزند اوسکا کہ عمامہ و ردا کو اوسکے چھینا مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ فرشتہ ہاے
آسمان اوسپر روئے مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ جنیان صحرا و مرغان ہوا نے
اوسپر نوحہ کیا مین ہون فرزند اوس شخص کا کہ سر اوسکا نیزہ پر پھرایا گیا مین ہون فرزند
اوس شخص کا کہ حرم محترم اوسکے عراق سے شام مین اسیر ہوکے گئے - ایہا الناس
شکر خدا ہے کہ اوس نے ہم اہل بیت کو بلاے نیک مین مبتلا کیا نشان ہدایت و عدل
و پرہیزگاری کو ہم مین مقرر کیا اور علم گمراہی دنیا ہی ہمارے اغیار کو دیا ہم اہلبیت کو
چھ خصلتین کرامت فرمائین علم و حلم و شجاعت و سخاوت و محبت اور مومنین کے دلون
مین ہماری محبت ڈالی اور ہمکو وہ چیز عطا کی کہ کسی شخص کو عالم مین قبل ہمارے عطا نہین
فرمائی ہم ہین جاے نزول فرشتگان آسمانی و کتابہاے ربانی راوی کہتا ہے اِسی قسم
کے کلمات بلاغت نشان حضرت نے فرمائے تا اینکہ موذن نے تکبیر کہی حضرت نے
فرمایا مین گواہی دیتا ہون اوس چیز کی کہ تو گواہی دیتا ہے پس موذن نے جسوقت
کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اے یزید محمد جد میرے ہین یا تیرے
پس اگر اپنا جد جانتا ہے تو جھوٹ ہے اور اگر میرا جد کہتا ہے پس کیون تو نے میرے
باپ کو قتل کیا اور اونکے حرم کو قید کیا بعد اوسکے لوگون کی طرف خطاب کرکے فرمایا
ایہا الناس کوئی تم مین ایسا ہے کہ باپ و دادا اوسکا پیغمبر خدا ہو پس صداے گریہ و بکا
اہل مجلس مین بلند ہوے اوسوقت ایک مرد نے شیعیان امام سے کھڑی ہوکر عرض کیا
کہ یا بن رسول اللہ کسطرح سے آپ نے بسر کی اور وہ منہال بن عمرو طائی اور بروایت
دیگر کھول اصحاب رسول سے تہا حضرت نے فرمایا کہ ہمنے اسطرح سے بسر کی جیسے بنی
اسرائیل نے آل فرعون مین کہ وہ اُنکے فرزندون کو ذبح کرتے تھے اور عورات کو
زندہ رکھتے تھے اور عرب فخر کرتے ہین کہ ہم مین سے محمد ہین اور قریش تمام عرب پر فخر
و مباہات کرتے ہین کہ ہم مین سے محمد ہین اور اولاد محمد کا یہ حال ہے کہ وہ سب بے
یار اور مددگار تباہ اور برباد ہین حق تعالی کی طرف شکایت کرتا ہون مین غلبہ و کثرت
سے دشمنون کے اور اپنی پریشانی و پراگندگی کے کتاب نسب مین یحیی بن حسین سے

روایت ہے کہ یزید نے امام زین العابدین ع سے کہا عجب بات ہے کہ تیرے باپ نے
اپنے سب بیٹون کا نام علی رکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ میرے باپ کو اپنے پدر بزرگوار
سے الفت بہت تھی اسلیے اوس نام کو مکرر رکھا تاریخ طبری و تاریخ بلاذری مین مذکور ہے
کہ یزید نے امام زین العابدین سے کہا کہ میرے بیٹے خالد سے کشتی لڑ حضرت نے فرمایا
کشتی سے تجکو کیا منظور ہے ایک چھری مجکو اور ایک چھری اوسکو دے کہ اُس مین ہم
مقابلہ کرین یزید نے کہا یہ صفت تم مین موروثی ہے اور کتاب اخبر مین مذکور ہے
کہ کہا یزید نے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تو بیٹا علی ابن ابیطالب کا اور روایت ہے کہ یزید نے جناب کہا کہ
کچھ کلام کر اُس مخدوم نے حضرت سجاد کیطرف اشارہ کیا اور کہا یہ بات کرینگے پس حضرت نے فرمایا
کہ تو توقع رکھہ اس امر کی کہ تو ہمکو سوا کرے اور ہم تیری بزرگی کرین اور تو ہمکو ایذا دے اور ہم ایذا
نہ دینگے خدا کو علم ہے کہ ہم تمکو دوست نہین رکھتے اور نہ یہ جانتے ہین کہ تو ہمکو دوست رکھتا ہے
یزید نے کہا اے لڑکی تو سچ کہتا ہے لیکن تمھارے باپ اور دادا نے چاہا کہ امارت اور
ریاست ہم مین رہے شکر ہے کہ حق تعالی نے اونکو قتل کیا اور خون اونکے بہائے حضرت
نے فرمایا ہمیشہ نبوت و امارت ہمارے باپ اور دادا کے واسطے تھی قبل تیرے پیدا
ہونے کے راوی کہتا ہے جب امام زین العابدین ع نے قرابت اپنی پیغمبر خدا سے
یزید پر ظاہر کی اوسوقت یزید نے خادم کو حکم دیا کہ انکو باغ مین لیجا اور قتل کر اور وہین
دفن کردے خادم اوس مخدوم دوجہان کو باغ مین لیگیا اور مشغول قبر کھودنے مین ہوا اور
جناب سید الساجدین مشغول نماز ہوے پس جب اوسنے ارادہ قتل کا کیا ایک ہاتھہ ہوا
سے ظاہر ہوا اور ایک ضربت اوسکی لگی کہ منھ کے بھل گر پڑا اور ایک نعرہ مار کر بیہوش
ہوگیا پس خالد پسر یزید نے یہ ماجرا دیکھکر اپنے باپ سے جاکر کہا یزید نے یہ سُنکے کہا کہ
جلاد کو وہان گاڑدین اور زین العابدین کو چھوڑدین اوس وقت امام زین العابدین
ایک مسجد مین مقید تھے کتاب عیون اخبار الرضا مین فضل سے مروی ہے اوسنے
کہا مین نے سنا ہے امام رضا ع سے فرماتے تھے جب سر انور امام حسین ع کا شام مین یزید پاس
گیا شقی نے حکم دیا کہ سر انور نیچے تخت کے طشت مین رکھین بعد اوسکے ملعون نے ہمراہ اپنی
رفقا کے کھانا کھایا اور شراب پی جب فارغ ہوا تو حکم دیا کہ سر امام کو طشت مین رکھکے نیچے

تخت کے رکھین اور وہ ملعون خود تخت پر بیٹھا اور شطرنج کھیلنا شروع کیا اور ذکر امام حسین ع اور انکے یار و غمخوار اور جو نامدار کا کرتا تھا اور ہنستا تھا اور جب حریف بازی جیت لیتا تھا تو شراب پیتا تھا اور دفعۃ کو متصل طشت زمین پر پھینکتا تھا جناب امام رضا ع نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے شیعہ پر ہیز کرین شراب اور شطرنج سے اور جو شخص نقاع و شطرنج دیکھے امام حسین ع کو یاد کرے اور تمام آل زیاد پر لعنت کرے کہ حق تعالے اس شخص کے گناہون کو محو فرماتا ہے اگرچہ گناہ اوسکے مانند ستارہ ہاے آسمان ہون ایضاً کتاب مزبور مین امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ نقاع اسلام مین پہلے جس شخص کے لیے بنایا گیا شام مین یزید ملعون تھا جب اوسکی محفل مین لائے وہ طشتی خوان پر بیٹھا تھا اور خوان کو سر امام پر رکھدیا تھا وہ ملعون خود بھی پیتا تھا اور اپنے یارون کو بلاتا تھا اور کہتا تھا پیو کہ یہ شراب مبارک ہے اور برکت اسکی یہ ہے کہ ہم اسے پیتے ہین اور سر ہمارے دشمن کا روبرو ہمارے ہے اور خوان اوسپر رکھا گیا ہے اور ہم کھانا کھاتے ہین اور نفس ہماری راحت و آرام مین ہین اور دل ہمارے مطمئن ہین پس حضرت نے فرمایا جو شخص ہمارا محب و شیعہ ہو لازم ہے کہ شرب نقاع سے اجتناب کرے کہ وہ شراب ہمارے اعدا کی ہے بصائر الدرجات مین امام جعفر صادق ع سے منقول ہے جب امام زین العابدین علیہ السلام یزید پاس مع اہل بیت اطہار گئے تو اوس ملعون نے ایک مکان خراب مین اونکو اتارا پس اہل بیت اطہار آپس مین کہنے لگے کہ ہمکو ایسے ایسے ویرانہ مین قید کیا ہے کہ جہت اسکی ہم پر گر پڑے اور ہم ہلاک ہو جائین نگہبانون نے یہ بات سنکر بزبان رومی آپس مین کہا کہ دیکھو یہ لوگ گھر کے گرنے کا خوف کرتے ہین نہین جانتے کہ کل قتل کیے جائینگے حضرت امام زین العابدین ع فرماتے ہین کہ کوئی ہم مین سے سوا میرے زبان رومی خوب نہ جانتا تھا ایضاً کتاب مذکور مین داؤد بن فرقد سے مروی ہے کہ ایک روز تذکرہ شہادت امام حسین علیہ السلام کا اور مسافرت امام زین العابدین ع بجانب شام درمیان مین آیا اس اثنا مین حضرت نے فرمایا جب ہمکو قید خانہ بھیجا ہمارے ساتھ کے لوگون نے کہا کہ اس گھر کی دیوارون کی بنیاد کیا خوب ہے پس رومیون نے اپنی زبان مین میری طرف اشارہ کرکے کہا کہ ان لوگون

مین کوئی صاحب خون سوا اس شخص کے نہین ہے پس بعد دو دن کے ہمکو یزید نے بلا کر
رہا کیا مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مراد یہان صاحب خون سے طالب خون کے
ہین یا جس شخص کا یزید کے قتل کرنا منظور تھا اور کتاب امالی مین ابن بابویہ علیہ الرحمہ
نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب امام زین العابدین ع بعد شہادت
پدر بزرگوار داخل دمشق ہوے رہا یم بنیاطلہ کا حضرت پاس آیا اور جو زخم کہ جنگ جمل
مین اونے کھائے تھے حضرت کو دکہلائے اور کہا کون شخص غالب آیا حضرت نے جواب
مین اوس نالائق کے فرمایا اگر تجھی منظور ہے کہ معلوم کرے کون غالب ہوا بوقت نماز اذان
اقامت کہہ اور دیکہہ کسکی آواز قیامت تک بلند رہیگی کتاب کامل الزیارۃ مین یزید
بن عمر طلحہ سے منقول ہے کہتا ہے ایک روز بہ مقام حیرہ خدمت امام جعفر صادق ع مین
حاضر تھا حضرت نے مجھسے کہا تجھے منظور ہے کہ مینے جو وعدہ کیا تھا وفا کرون یعنی زیارت قبر
امیر المومنین علی ع مینے کہا ہان پس جناب امام جعفر صادق ع اور اسمعیل سوار ہوے
اور مین بہی سوار ہوا تا اینکہ مقام ثویہ مین کہ درمیان حیرہ و نجف واقع ہے گذر ہی پس
وہ دونون بزرگوار اوترے اور مین بہی اوترا پس جناب امام جعفر صادق ع نے اور
اسمعیل نے نماز پڑہی اور مینے بہی متابعت کی پس حضرت نے اسمعیل سے کہا اوٹھہ اور
اپنے جد مظلوم امام حسین ع پر سلام کر مینے عرض کیا قربان ہو جان میری کیا امام حسین
علیہ السلام کربلا مین نہین ہین حضرت نے فرمایا کربلا مین ہین لیکن سر مبارک حضرت کا
جب شام لیگئے ایک شخص نے ہمارے دوستون سے وہ سر اقدس چرا کر بہیجدیا
امیر المومنین ع مین دفن کیا ایضا کتاب کامل الزیارت مین امام جعفر صادق ع
سے مروی ہے فرماتے ہین جب ابن زیاد ملعون نے سر امام حسین ع شام کو بہیجا اور پہر
کوفہ مین واپس لائے اوس ملعون نے کہا اسکو کوفہ سے باہر لیجاؤ کہ اہل کوفہ اسپر گریہ
اور مفتون نہون پس حق تعالی نے اوس سر مطہر کو نزدیک امیر المومنین کے پہونچا یا
پس سر اقدس ساتھہ جسم اور جسم ساتھہ سر کے ہے اور مولف رحمہ اللہ فقرہ اخیر کے
مضمون مین کئی احتمال لکھے ہین پہلے یہ کہ اگرچہ سر انور بظاہر وہان مدفون ہے لیکن کربلا
مین بدن کے ساتھہ ملحق ہوا دوسرے یہ کہ سر بدن کے ساتھہ بطرف آسمان صاعد ہوا

چنانچہ بعضے حدیثون مین وارد ہوا ہے تیسرے یہ کہ بدن جناب امیر کا بمنزلہ بدن کے ہی
واسطے اس سر کے اسواسطے کہ دونون ایک ہی نور سے مخلوق ہوے ہین اس سبب سے
حضرت نے فرمایا کہ سر ساتھ بدن اور بدن ساتھ سر کے ہی واللہ اعلم پھر مصنف نے فرمایا
کہ تہذیب و کافی مین دیگر احادیث اس مضمون کے وارد ہوے ہین کہ سر مبارک امام حسین
علیہ السلام قریب قبر اپنے والد بزرگوار کے مدفون ہے اور کتاب کامل الزیارت مین
ابو زائدہ سے منقول ہے کہتا ہے امام زین العابدین نے مجھسے کہا سنا ہے مینے کہ تو
کبھی کبھی زیارت میرے پدر بزرگوار کی کرتا ہے حالانکہ تو اپنے بادشاہ پاس رہتا ہے
اور وہ نہین چاہتا کہ کوئی ہمارے ساتھ محبت رکھے اور ہماری بزرگی سمجھے اور ہمارے
فضائل اور حقوق کا کہ اس امت پر واجب ہے اقرار کرے مینے کہا قسم بخدا مین اس
عمل سے سوائے خوشنودی خدا اور رسول کچھ نہین چاہتا اور کسی کی غصہ و خفگی سے باک
اور خوف نہین رکھتا اور جو کرو بات کہ اسکے سبب سے مجھے بہو نجتے ہین مجھپر دشوار نہین
حضرت نے فرمایا قسم بخدا یون ہی ہے مینے عرض کیا کہ یون ہی ہے اور تین مرتبہ فرمایا خوش
رہ اور مجھسے ایک حدیث کہ مکنونات الٰہی سے ہے بیان کرتا ہون تحقیقکہ جب ہم بلاے
عظیم اور واقع جسیم مین گرفتار ہوے اور والد بزرگوار میرے ساتھہ یار و مددگار اور
بھائی و بیٹون کے صحراے کربلا مین شہید ہوے اور حرم محترم اونکے اسیر جفا ہوئے
اور شتران بے کجاوہ پر سوار کیے گئے اور متوجہ کوفہ ہوے اوسوقت مین بنگاہ حسرت
اون لاشون کو دیکھتا تھا کہ بدن اونکے برہنہ پڑے تھے یہ میرے دل پر نہایت
دشوار تھا تا اینکہ نہایت غم و الم سے قریب تھا کہ جان میری بدن سے نکل جاے
پس مینے یہ حال اپنا بعمو پھپھی زینب سے اظہار کیا اونھون نے کہا کیا ن تو جان اپنی
دیگا اے یادگار میرے دادا اور باپ اور بھائی کے مینے کہا کسطرح سے مین جزع و فزع
نہ کرون حالانکہ آقا اور بھائی اور چچا اور بنی عم خاک و خون مین غلطان برہنہ بی گور و
کفن پڑے ہین اور کوئی اونکے قریب نہین جاتا گویا یہ لوگ دیلم سے ہین جناب زینب
نے کہا یہ امر تجکو غمگین نہ کرنے قسم ہے خدا کی یہ عہد رسول خدا سے تیرے جد اور باپ و چچا
کے لیے ہوا تھا اور حق تعالے اس امت کی کئی اشخاص سے کہ کافر اونکو نہین پہچانتے

ہین اور وہ لوگ مشہور اور معروف ہین اہل آسمان مین کہ وہ لوگ ان اعضاے تعزیہ
کو جمع کرینگے اور خاک مین سوپین گے اور اوس مقام مین میرے باپ کا مزار بنا دینگے
کہ نشان اوسکا تا بہ قیامت محو نہ ہوگا اور سردار کافرون کا اوسکے مٹانے مین کوشش
کریگا اور اثر اوسکا ظاہر ہو جائیگا پیغمبر نے کہا وہ عہد کونسا ہے اور یہ بات کیا ہے جناب
زینب نے کہا کہ ام ایمن نے مجھسے نقل کی ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب سید
عالم کے گھر تشریف لائے اور مخدومہ عالمیان نے ہریرہ حضرت کے لیے درست کیا اور
جناب امیر المومنین ایک طبق خرما لائے اور مین ایک کاسہ دودھ اور مسکہ کا لائے پس پیغمبر
نے وہ ہریرہ نوش کیا پھر دودھ پیا بعدہ خرما اور مسکہ تناول کیا بعد ازان پیغمبر خدا نے
ہاتھ دھوئے اور علی پانی ہاتھون پر ڈالتے تھے جب فارغ ہوے بطرف علی و فاطمہ اور
حسن اور حسین ع ایک نگاہ کی جس سے آثار خوشی کے اور سرور کے چہرۂ مبارک مین ظاہر
ہوے بعد اوسکے ایک ساعت نظر بطرف آسمان کی فرمائی پھر متوجہ قبلہ ہوے اور ہاتھ دعا
کے لیے اوٹھاے اور سجدے مین جھکے اور بصداے رقیق رونے لگے دیر تک روتے
رہے علی پہلو مین حضرت کے بیٹھے تھے اور اشک حضرت کے جاری تھے بعد ازان
سر سجدے سے اوٹھایا اور نظر حضرت کی زمین پر تھی حالانکہ اشک مبارک جاری تھے
پس علی و فاطمہ و حسنین سید عالم کی رونے سے غمگین و ملول ہوے اور ہم رعب و ہیبت
حضرت سے پوچھ نہ سکے جب گریہ و زاری حضرت کی عرصہ تک موقوف نہوئی علی و فاطمہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ کیون آپ روتے ہین خدا آپ کو نہ رولائے ہمارے دل
اس حالت کے دیکھنے سے ٹکڑے ہوے جاتے ہین فرمایا اے بھائی میرے مین تم کو
دیکھ کے نہایت مسرور و شادمان ہوا اور بروایت مزاحم و ابن عبد الوارث ایسی خوشی
مجھے ہوئی کہ کبھی نہ ہوئی تھی اور مین تم کو دیکھکر شکر خدا بجا لایا اس اثنا مین جبرئیل امین
میرے پاس آئے اور کہا خدا تمہاری خوشی و مسرت سے مطلع ہوا اور تمہارے بیٹے
اور نواسون کا حال معلوم کیا پس لغت تمہارے لیے کامل اور گوارا کی اسطرح سے کہ
انکو مع اولاد اصحاب و دوستون کی بہشت مین بٹھائین تمہارا گرداگرد تاکہ مفارقت تمہاری
اونکے درمیان نہوگی زندگی کرینگے بمانند تمہارے زندگی کے اور انعام و اکرام پائینگے

مثل تمھارے عطا و نعمت کی یہانتک کہ تم راضی ہو بلکہ زیادہ تر تمھاری رضا و خوشنودی
سے اور یہ عوض اون بلاؤن و مصیبتون کے ہے کہ دنیا مین اونکو پہنچینگے اون لوگون کے
ہاتھون سے کہ اپنے تئین مسلمان اور تمھاری امت مین گمان کرتے ہین پس جد اجدا
شہید ہونگے اور قبرین اونکی علیحدہ ہونگی اور یہ رضاے الٰہی ہے اونکے لیے اور تمھارے
لیے اونکے باب مین اور تم قضاے الٰہی پر راضی ہو اور اوسکے پسندیدہ حکم پر ستائش کرو
پس مین شکر کرتا ہون حق تعالے کا اوسکی مرضی پر اور قضاے الٰہی پر راضی ہون بعدہ
جبرئیل نے کہا اے محمد بیشک تمھارا مغلوب امت اور قبلاے اعدا ہوگا بعد تمھارے
اور اوسکا ایک بدترین خلق کہ نظیر بے کنندہ ناقہ صالح کا ہے قتل کریگا جس شہر مین کہ
تمھاری ہجرت ہوگی اور وہ جاے بود و باش اوسکے آل و اصحاب کا ہے اور وہان ہمیشہ
اونکے لیے محنت و مصیبت ہوگی بعد اوسکے اشارہ فرمایا طرف امام حسین ع کے اور کہا کہ
یہ نواسہ تیرا مع اہل بیت اطہار اور یاران وفادار کنار آب فرات اوس زمین مین کہ نام
اوسکا کربلا ہے شہید ہوا اور وہ زمین تمھارے اور تمھارے اولاد کے دشمنون کی
قیامت مین باعث کرب و بلا کی ہوگی اور کل بقعہ زمین سے محترم اور صحراے بہشت
برین سے ہے پس جس دن کہ لشکر کافرون کے تمھارے نواسے کو گھیرینگے زمین اور
پہاڑ اور دریا اور آسمان اور جو کچھ کہ انکے درمیان مین ہے تمھارے اور تمھارے
ذریت کی طرفداری کرینگے اور تمھارے اولاد کی مظلومی اور بیشک حرمت کے رنج
سے لرزہ و اضطراب مین آوینگے اور موج ماریگے اور سب کے سب حق تعالی سے امکین
مدد و نصرت کی اجازت مانگینگے پس خدا کی جانب سے اونکو وحی ہوگی کہ مین خداوند عالم
مالک و قادر ہون اور کوئی مجھسے بھاگ نہین سکتا اور میرے حکم سے عدول نہین کرسکتا
مجکو طاقت مدد و انتظام کی ہے قسم اپنی عزت و جلال کی جن لوگون نے کہ میرے پیغمبر
برگزیدہ پر ظلم کیا اور اوسکی عترت کو قتل کیا اور بیشک حرمت کیا اور عمدا اونکا توڑا اور
اوسکے آل پر جور و جفا کے اونکو ایسا عذاب کرونگا کہ تمام عالم مین کسی پر نہ کیا ہوا و سوا
تمام اہل زمین و آسمان ظالمون پر لعنت کرینگے اور یہ جب بزرگ اپنے مقامون اور مشہدون
پر پہونچینگے جناب احدیت اپنے ہاتھ سے اِنکی ارواح کو قبض کریگا اور ساتوین آسمان کے

فرشتے ظروف بھرے ہوے یاقوت و زمرد کے اور آب حیات اور حلہ ہاے بہشت اور
خوشبو ہاے جنت سے لیکے نازل ہونگے اور انکے نفسون کو آب حیات سے غسل دیکر
حلہ ہاے بہشت سے کفن دینگے خوشبوئون سے حنوط کرینگے اور سب صف بستہ ہوکر ان پر
نماز پڑھینگے اور بعد اوسکے حق تعالے ایک قوم کو کہ تمھاری امت مین سے ہے اور وہ
کافر نہین ہین اور نہ مشرک ہونگے اس قتل مین اور نہ وہ قول و فعل و نیت سے شریک
ہین اوٹھاویگا کہ وہ اونکے جسد ہاے مطہر کو دفن کرینگے اور ایک نشانی قبر سید الشہدا کی
اس صحرا مین قائم کرینگے تاکہ نشانی ہو نجات کی واسطے مومنین کے اور ہزار فرشتے ہر آسمان
سے شب و روز نازل ہوا کرینگے اور ضریح مبارک کو احاطہ کرینگے اور درود اوسپر بھیجینگے اور
تسبیح اور استغفار کرینگے اوسکے زائرون کے لیے اور جو لوگ تمھاری امت سے واسطے
تمھارے تقرب اور رضاے خدا کے آئینگے فرشتے اون سب کے نام اور اونکے اجداد
و اقربا اور اہل و یار کے لکھینگے اور پیشانی مین ایک ایسی نشانی نور کی کرینگے کہ آنکھ اوسپر
نہ ٹھہر سکے اور اسی وجہ سے وہ پہچانے جاوینگے گویا کہ مین دیکھتا ہون اے محمد کہ تم درمیان
میرے اور میکائیل کے ہو اور علی آگے آگے ہین اور فرشتے بیشمار ہمارے ساتھ ہین اور
ہم علامت نور جسکے چہرہ پر دیکھتے ہین اوسکو خلق سے جدا کر لیتے ہین اور اوس روز
کے ہول و شدت سے نجات دیتے ہین اور یہ عنایات حق تعالی کی واسطے اوس شخص کی ہے
کہ زیارت تمھاری اور تمھارے بھائی اور نواسون کے محض براے خدا کرے اور بعد
چند روز کے کئی بدبخت کہ مستحق غضب اور عذاب الہی ہین اس مرقد منور کے مٹانے کے
درپے ہونگے پس حق تعالی اونکو قدرت اس بات پر نہ دیگا پھر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ان
باتون نے مجکو رولایا اور غمگین کیا جناب زینب فرماتی ہین کہ جب ابن ملجم ملعون نے ضربت
میرے پدر بزرگوار کی لگائی اور اون مین آثار موت کے دیکھے یہ حدیث زبانی امّ ایمن
حضرت نے بیان کیے اور عرض کیا کہ چاہتی ہون آپ کی زبان سے سنون فرمایا
اے بیٹی حدیث یون ہی ہے جیسے ام ایمن نے نقل کی اور گویا کہ مین دیکھتا ہون کہ تو اور
پسرے جنین فلان شہر مین اسیر اور مقید ہین اور لوگون سے خائف و ترسان ہین لازم
ہے کہ تم جامہ صبر و شکیب سے پہنے رہو کہ تمام قسم اوس شخص کی جسنے انس و جن کو پیدا کیا ہے

کہ آج روے زمین مین کوئی سوا تمھارے اور تمھارے شیعون کے دوست دلی خدا کا نہین ہی اور جسوقت کہ پیغمبر خدا نے یہ حدیث ہمسے بیان کیہ تھے فرمایا تھا کہ شیطان رجیم اوس روز بکمال خوشی اوڑیگا اور ساتھہ اپنے گروہ کے بسیط زمین پر دوڑیگا اور کہیگا اے گروہ شیاطین ہم ذریت آدم سے اپنے مطلب کو پہونچی اور اونکے ہلاک کرنے مین انتہا کو پہونچی اور انمین سے جو ہمنے مستحق آتش جہنم گردانا سوا اون لوگون کے جو متوسل اہلبیت ہین پس آپ لوگون کو انکے باب مین تشکیک اور انکی عداوت پر ترغیب کیا کرو تا گمراہی و کفر خلق مستحکم ہوجاوے اور کوئی انمین سے نجات نہ پاوے اور شیطان در رفع گوئے پیچ کہا کہ تم لوگون کی عداوت کے ساتھہ کوئی عمل صالح نفع نہین دیتا اور تمھاری محبت مین کوئی گناہ سوائے کبیرہ ضرر نہین پہونچاتا راوی کہتا ہے کہ حضرت امام زین العابدین ؑ جب یہ حدیث بیان کرچکے فرمایا کہ اس حدیث کو یاد رکھو اگر ایک سال اسکی طلب مین تو مسافرت کرتا تب بھی کم تھا قطب راوندی نے خرائج مین سلمان بن مہران اعمش سے روایت کی کہتا ہے ایک سال مینے اثنائے طواف کعبہ مین ایک شخص کو دیکھا اسطرح سے دعا کرتا تھا خدایا میرے گناہون کو بخشدے اور مین بہ یقین جانتا ہون کہ تو نہ بخشیگا مین اس کلام کہنے لرز گیا اور کہا مینے اے مرد تو حرم خدا اور رسول مین ایسے ایام متبرک اور ماہ بزرگ مین کیون حق تعالی کی مغفرت سے نا امید ہوتا ہے اوسنے کہا گناہ میرا بہت بڑا ہے مینے کہا تمھارا گناہ کے پہاڑ سے زیادہ بڑا ہے کہا ہان مینے کہا بیان کر کہا حرم کعبہ سے باہر آئیں ہم باہر گئے اوسنے کہا کہ مین لشکر نجس عمر سعد مین تھا اور اون چالیس آدمیون مین تھا کہ سر امام حسین کوفہ سے لیکر یزید پاس جاتے تھے راہ شام مین متصل ایک دیر نصرانی کے اوترے اور سر ہمارے ساتھہ نیزہ پر تھا اور نگاہبان ساتھہ تھے ہم بیٹھے تھے اور کھانے مین مشغول تھے ناگاہ ایک ہاتھہ دیر کی دیوار سے نکلا اور اوسنے یہ شعر لکھا

أترجو أمة قتلت حسينا		شفاعة جده يوم الحساب	

آیا جس امت نے کہ حسین کو قتل کیا روز قیامت امیدوار شفاعت اونکے جد امجد سے ہے وہ شقی کہتا ہے کہ ہم اس حالت سے نہایت خوفناک ہوے اور بعضون نے ہاتھہ پکڑ لیا کہ اس ہاتھہ کو پکڑین پس وہ غائب ہوگیا اور یار ہمارے کھانا کھانے مین مشغول ہوے

کہ ایکبار پھر ہاتھہ نمودار ہوا اور یہ شعر لکھا ؎

فلا واللہ لیس لھم شفیع	وھم یوم القیامۃ فی العذاب

پس قسم خدا کی شفاعت کرنے والا اونکا کوئی نہین ہے اور وہ روز قیامت گرفتار عذاب بیحساب ہونگے پھر بعض لوگ اوس ہاتھہ کی جانب گئے اور وہ غائب ہوگیا پھر متوجہ کہانے مین ہوے بعد اسکے پھر وہ ہاتھہ نکلا اور یہ شعر لکھا کہ ؎

وقد قتلوا الحسین بحکم جور	وخالف حکمھم حکم الکتاب

اور امام حسین علیہ السلام کو بحکم ظلم وستم قتل کیا اور حکم اونکا خلاف حکم کتاب مجید تھا پس پینے کھانا موقوف کیا اور کھانا مجکو گوارا نہوا بعد اسکے ایک راہب نے اوس دیر سے سر نکالا اور دیکھا کہ سر انور امام حسین ع سے ایک نور ساطع ہے اور اوسنے ہمارے لشکر کو دیکھا پس راہب نے نگاہبانون سے کہا کہ کہان سے تم آئے ہو اونھون نے کہا عراق سے آتے ہین حسین سے لڑنے گئے تھے پس راہب نے کہا کون حسین فرزند فاطمہ تمھارے پیغمبر کا نواسا اور تمھارے پیغمبر کے ابن عم کا بیٹا اونھون نے کہا ہان اوسنے کہا وای تمپر واسکا اگر عیسی کا کوئی بیٹا ہوتا ہم اوسکو آنکھون پر بٹھلاتے مگر تمسے مجھے ایک مطلب ہے پوچھا کیا کہا اپنے سردار سے کہو میرے پاس دس ہزار درہم ہین اپنے آبا واجداد سے میراث مینے پائی ہے اسکو اسیر تمھارا مجھسے لے اور یہ سر مجکو دے کہ تا وقت کوچ میرے پاس رہے جب جانے لگے گا مسترد کردونگا یہ مضمون عمر سعد سے کہا اوسنے قبول کیا اور کہا بوعدہ کوچ سر حوالہ کرو پس راہب پاس آیا اور مال طلب کیا پس دو ہمیانیان پانچ پانچ ہزار درم کی اونکے قریب رکھین غرض عمر سعد صراف کو بلوا کے روپے پرکھوائے اور داروغہ پاس رکھوائے اور سر اقدس راہب کو دلوایا راہب نے سر اطہر کو لیکر دھویا اور پاک کیا اور مشک وکافور اوسپر ملکر اور حریر کے کپڑے مین لپیٹکر ایک حجرے مین رکھا اور نوحہ وگریہ شروع کیا متصل روتا رہا تا انکہ ہمارے لوگون نے سر طلب کیا پس مخاطب سر انور ہوکے کہنے لگا کہ اے سر بخدا مین سوا اپنی جان کے کچھ نہین رکھتا فردای قیامت اپنے جد پیغمبر خدا کی روبرو گواہی میری دینا اور مین گواہی دیتا ہون کہ خدای تعالے ایک ہی اور محمد بندہ ورسول اوسکا ہے تمھارے ہاتھہ سے مین مسلمان ہوتا ہون اور مین تمھارا غلام ہون اور اُن لوگون سے

کہا مین چاہتا ہون تمھارے رئیس سے ایک بات کہون اور سر اوسکے حوالہ کرون پس عمر سعد
کے نزدیک گیا اوسے واسطہ خدا کا دلایا کہ اس سر کو ذلت و خواری سے نہ لیجا اور صندوق
سے باہر نہ نکال ملعون نے قبول کیا پس راہب نے سر اقدس دیدیا اور خود دیر سے اتر کر
کوہستان مین جا کے چھپا اور سجادہ نشین و مشغول عبادت رب العالمین ہوا اور عمر وہانسے
چلا اور سر کو اوسی ذلت اور بے اعتنائی سے ساتھ لیا جب نزدیک دمشق کے پہونچا یارون
سے کہا منزل کرو اور خازن سے ہمیانیان طلب کین جب کھولین دیکھا کہ وہ دینار سے بھر پور
ہو گئین تھین اور سکہ اونکا ایک طرف یہ تھا لا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون
اور دوسری جانب یہ لکھا تھا کہ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
یعنی سبحانہ تعالی کو ظالمون کے افعال و اطوار سے غافل نجان اور قریب ہے کہ ظالمین
معلوم کرینگے کہ بازگشت انکی کہان ہوگی عمر سعد نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون
دنیا و آخرت دونون خراب و رائگان ہین اور اپنے غلامون سے کہا کہ انھین نہر مین ڈال دو
پس پھینک دیا اور دوسرے روز دمشق مین داخل ہوا اور سر انور یزید کے پاس لیگیا اور
قاتل حسین یزید کے پاس جلد گیا اور دو تین مصرع اس مضمون کے پڑھی کہ رکاب میری
سیم و زر سے بھر دی کہ مینے بادشاہ بزرگ کو قتل کیا ہے کہ وہ نسب مین سب سے بہتر تھا
پس یزید نے کہا اسکو قتل کرو اور کہا کہ اگر تو جانتا تھا کہ حسین نسب مین بہترین خلائق ہے
پس تو نے کیون قتل کیا پس سر انور کو ایک طشت مین رکھوایا اور حضرت کے دندان
مبارک کو دیکھکر اشعار بدین مضمون پڑھتا تھا کہ کاش میرے بزرگ بروز بدر جمع خزرج
مین حاضر ہوتے صدائے خوشی و خورمی بلند کرتے اور کہتے کہ اے یزید ہاتھ تیرے شل
نہون اوسوقت زید بن ارقم وہان آئے اور دیکھا سر انور کو یزید نے طشت مین رکھا ہے
اور چھڑی دندان مبارک پر لگاتا ہے پس زید نے کہا کہ اس لکڑی کو دانتون پر سے
اوٹھالے کہ مینے بارہا پیغمبر خدا کو دیکھا ہے ان دانتون کو چوستے تھے یزید نے کہا اگر تو بڈھا
اور خرف نہوتا مین تجکو قتل کرتا اوسوقت ایک شخص یہودی سردار قوم یزید کی صحبت
مین آیا اور پوچھا یہ سر کسکا ہے کہا ایک خارجی کا اوسنے پوچھا وہ کون ہے کہا حسین کہا
کسکا بیٹا کہا علی کا کہا مان اوسکی کون ہے کہا فاطمہ کہا فاطمہ کون ہے کہا بیٹی محمد کی کہا

پیغمبر کے تمہارے کہا ہان اوسنے کہا خدا تمکو جزاے خیر دے کل تمہارے پیغمبر موجود تھے اور آج تمنے اونکے نواسے کو قتل کیا وائے تم پر مین حضرت داؤد کی اولاد سے ہون باوجودیکہ تیس پشتون سے زیادہ گذر چکے ہین جب یہود مجکو دیکھتے ہین نہایت تعظیم و توقیر و تواضع و فروتنی کرتے ہین بعدہ جانب طشت متوجہ ہوا اور سر مبارک کے بوسہ لیے اور کلمہ شہادتین پڑھا اور چلا گیا یزید نے حکم اوسکے کا قتل دیا اور قتل کر ڈالا اور جس مکان مین کہ شراب پیتا تھا مقابل اوسکے ایک قبہ اور تھا وہان سر شہدا کے رکھواے اور مجکو معین کیا میرے دلمین یہ سب باتین تھین کہ نیند میری جاتی رہی جب دوسری شب ہوئی آدھی رات کو ایک آواز آسمان سے آئی کوئی کہتا تھا کہ اے آدم بیٹے آ ابوالبشر ہمراہ بہت سے فرشتون کے اونسے بھی ایک صدا اسنی یہ کہا کہ اے ابراہیم بیٹے آ اور خلیل اللہ ہمراہ بہت ملائکہ کے نازل ہوے پھر منادی نے کہا کہ اے موسی نازل ہو کلیم اللہ بہت فرشتون کے ساتھ پھر منادی نے کہا کہ اے عیسی نازل ہو روح اللہ ساتھ بہت فرشتون کے اور تیسرے امر مرتبہ آواز عظیم سنی کہ اے محمد تشریف لا اور حبیب اللہ نے ساتھ ملائکہ کثیر کے نزول فرمایا اور سب فرشتون نے اوس قبہ کو احاطہ کیا اور بیغمبر بیمین داخل ہوے اور سر کو اوٹھا لیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت نیزہ سر حسین کے پیچھے بیٹھے اور سر مبارک نیزہ سے حضرت کے گود مین گرا حضرت نے سر کو لے لیا اور آدم کے پاس گئے اور کہا اے پدر بزرگوار دیکھتے ہو میرے بیٹے کے ساتھ پیچھے میرے کیا سلوک کیا راوی کہتا ہے اس بات کے سننے سے رونگٹے میرے بدن پر کھڑے ہو گئے اوسوقت حضرت نے جبرئیل سے عرض کیا کہ مین زلزلہ پر سوکل ہون فرمایئے تو زمین کو ہلا دون اور ایک نعرہ ایسا ماردن کہ بہ اشقیا ہلاک ہو جائین حضرت نے منع فرمایا روح الامین نے عرض کیا یا محمد ان چالیس ملعونون کو کہ سر اقدس پر معین ہین ہلاک کرنے کی اجازت دیجیے حضرت نے اجازت دی اور جبرئیل ہر ایک کو نفس آتشین پھونکتے تھے پس میرے پاس آئے اور کہا تو دیکھتا ہے اور سنتا ہے پیغمبر نے فرمایا اسکو چھوڑ دو خدا اسکو نہ بخشے مجکو چھوڑ دیا اور سر اوٹھا لیا اور چلے گئے سر حسین کا ارس تاریخ سے ناپدید ہوا اور حال اوسکا معلوم نہوا اور عمر سعد جانب ری گیا اور اپنی حکومت کو پہونچنے نہ پایا کہ حق تعالی نے اوسکو ہلاک کیا سلیمان اعمش کہتا ہے

جب وہ یہ نقل کر چکا مینے کہا کہ دور ہو میرے پاس سے مبادا مین تیری آگ سے جل جاؤن
اور وہان سے مین چلا آیا معلوم نہین کہ حال اوسکا کیا ہوا مصنف علیہ الرحمہ نے
بیان مین لکھا ہے یہ جو جبرئیل نے کہا کہ تو دیکھتا ہے اور سنتا ہے اوسکے دو معنی
ہو سکتے ہین ایک یہ کہ ازراہ تہدید کہا کہ تو دیکھتا ہے اور سنتا ہے دوسرے یہ کہ تو اس
جگہ کھڑا ہے اور دیکھتا ہے کہ تو اس لشکر مین تنہا اگرچہ جنگ وجدال تو نے نہین کی لیکن
فریاد و فغان اہل بیت سنتا تھا اور جو ظلم و ستم کہ انپر ہوتے تھے دیکھتا تھا قطب راوندی
نے کتاب خرائج مین منہال بن عمر سے روایت کی کہ کہتا ہے بخدا سر حسین کا مینے دمشق مین
دیکھا اور ایک شخص سامنے سر مبارک کے سورۂ کہف پڑھ رہا تھا جب اوسنے یہ آیت
پڑھی کہ ام حسبت ان اصحاب الکہف و الرقیم کانوا من ایاتنا عجبا آیا گمان کرتا ہے
تو کہ اصحاب کہف اور اصحاب رقیم ہماری نشانیون سے عجیب تھے اوسوقت سر فرزند
رسالت پناہی بقدرت کاملہ الٰہی گویا ہوا اور بفصاحت لسان و طلاقت بیان کہا کہ میرا
قتل ہونا اور میرے سر کا نیزہ پر رکھا جانا اصحاب کہف سے عجیب تر ہے کتاب محاسن
مین عمر بن علی بن حسین سے مروی ہے کہ جب امام حسین ع شہید ہوئے زنان بنی ہاشم
نے کپڑے سیاہ پہنے اور پلاس کا لباس اور سردی گرمی سے کچھ پروا نہ کرتے تھے اور
حضرت امام زین العابدین ع کھانا ماتم کا اونکے واسطے تیار کرتے تھے کتاب مجالس
مفید علیہ الرحمہ مین عبد اللہ بن عامر سے منقول ہے کہ جب خبر شہادت امام ع کی
مدینہ منورہ پہونچی آسماد خزعیل بن ابیطالب ہمراہ چند عورتون کے نکلین اور بطرف
مرقد منور سرور دو عالم گئین اور روئین اور فریاد و زاری کی بعد ازان متوجہ مہاجرین و
انصار ہو کر کئی شعر باین مضمون پڑھے کہ کیا کہوگے جسوقت بروز حساب جناب
رسالتمآب تمسے خطاب کرینگے اور کہینگے کہ میری اولاد کو تمنے چھوڑ دیا یا غائب ہو گئے تھے
اور بات سچی قابل سنی کی ہوتی ہے اور حق ولی امر کے پاس مجتمع ہوتا ہے اور فرماوینگے
آیا میری عترت اطہار کو ظالمان جفا کار کے حوالہ کر دیا پس کوئی تم مین سے شفاعت نزدیک
جناب احدیت کے نہ کیا جایگا کوئی شخص روز عاشورہ اجل سے نہ بچا راوی کہتا ہے
اسقدر گریہ و بکا ہوا کہ زیادہ اس سے کبھی شور و شیون مرد و زن مین نہین دیکھا گیا

کتاب تہذیب مین امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرماتے ہین چار مسجد بن کوفہ مین
بنا برخوشی قتل امام حسین یا تجدید کی گئین مسجد اشعث و مسجد جریر و مسجد سماک و مسجد شبث
ربعی بعضے تالیفات مین روایت ہے کہ ایک نصرانی ایلچی بادشاہ روم یزید شوم پاس آیا
اسوقت سر اطہر امام حسین علیہ السلام اوسکی محفل مین تھا نصرانی نے جب سر امام دیکھا رویا
اور شور و نالہ بلند کیا نا نیکہ محاسن اوسکے آنسوون سے تر ہو گئے پھر اوسنے کہا اے یزید
مین جس حیات سرور کائنات مدینہ مین بغرض تجارت آیا تھا مینے چاہا کچھ تحفہ حضرت
کے واسطے لیجاؤن اصحاب سے پوچھا کیا چیز جناب رسالت کو مرغوب و محبوب ہے لوگون نے
کہا خوشبوے کو حضرت دوست رکھتے ہین کہتا ہے کہ مینے دو دانہ مشک کے اور تھوڑا عنبر
اشہب لیا اور حضرت کی خدمت مین لیگیا اوس روز پیمبر اپنی زوجہ ام سلمہ کے گھر مین
تھے غرض جب مین نے جمال باکمال حضرت کا مشاہدہ کیا چہرۂ نورانی سے ایک نور ساطع
نظر آیا اور دل کو فرحت تازہ اور مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی اور خود بخود محبت و الفت
اوس حضرت کی میرے دل مین آئی مینے سلام کیا اور مشک و عنبر حضرت کے سامنے رکھا
فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا ایک ہدیہ محقر ہے کہ حضرت کی خدمت مین لایا ہون پوچھا نام تیرا
کیا ہے عرض کیا کہ عبد الشمس فرمایا کہ نام اپنا بدل ڈال اور مین تیرا نام عبد الوہاب
رکھتا ہون اگر تو اسلام قبول کرے تو تحفہ تیرا مین بھی قبول کرون کہتا ہے کہ مینے تبامل
اوس حضرت کیطرف نگاہ کی معلوم کیا پیغمبر برحق ہے اور اسی کی بشارت عیسیٰ نے ہمکو
دی تھی اور کہا تھا کہ انی مبشرکم برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد مین بشارت
دیتا ہون تمکو ایک پیغمبر کے کہ میرے بعد مبعوث ہوگا نام اوسکا احمد ہے پس مین معتقد
ہوا اور اوسی وقت ایمان لایا اور روم کو مراجعت کی اور اپنے اسلام کو لوگون سے چھپاتا
تھا اور مدت اسی بات کو ہوئی اور مین چار بیٹیون اور چار بیٹیون کے ساتھ مسلمان
ہون اور بادشاہ روم کا وزیر ہون اور کوئی فرنگی میرے حال سے مطلع نہین اور سن
اے یزید کہ جس روز مین خدمت نبی مین مشرف ہوا وہ خانہ ام سلمہ مین تھی جس
بزرگوار کا سر تیرے روبرو رکھا ہے اوسکو چھوٹا کم سن مینے دیکھا تھا کہ حجرہ کے دروازے
سے نانا کے پاس آیا پس پیغمبر نے ہاتھ گودی مین پھیلایا اور کہا اے محبوب میرے آاد

آغوش مین لے لیا اور گود مین بٹھلایا اور اوسکے لبون کو چومتے تھے اور دانتون کو چوستے
تھے اور فرماتے تھے اے حسین دور ہے رحمت الٰہی سے جو تجھے قتل کرے اور جو تیرے
قتل کی مدد کرے اور روتے تھے دوسرے روز مین ساتھہ پیغمبر خدا کے مسجد مین تھا کہ
حسین اپنے بھائی حسن کے ساتھہ آکر کہنے لگے یا جداہ ہم دونون بھائی کشتی لڑے اور ہم مین
سے کوئی ایک دوسرے پر غالب نہ آیا ہم چاہتے تھے معلوم کرین کسکا زور زیادہ ہے پیغمبر
خدا نے فرمایا اے محبوب میرے اور جان و دل میرے کشتی تمھارے لائق شایان نہین ہے
لیکن تم دونون جاؤ اور کچھہ لکھو جسکا خط اچھا ہوگا اوسکا زور زیادہ ہے پس دونون نور دیدہ
رسول گئے اور ایک ایک سطر لکھہ لائے اور تختی پیغمبر خدا کے ہاتھہ مین دی جناب رسول نے
ایک ساعت دونون کی طرف دیکھتے رہے اور نچاہا کہ دل کسی کا ٹوٹے کہا اے پیارو مین نبی
امی ہون خط اور سواد نہین رکھتا اپنے باپ کے پاس جاؤ کہ وہ تمھارا فیصلہ کردین اور
دیکھین کسکا خط اچھا ہے کہتا ہے پس والد بزرگوار کی خدمت مین گئے اور پیغمبر خدا بھی
ساتھہ تشریف لے گئے جب خانۂ فاطمہ مین داخل ہوے تھوڑی دیر کے بعد پیغمبر خدا باہر
آئے اور سلمان فارسی ہمراہ رکاب سعادت انتساب تھی میرے ساتھہ سلمان کو دوستی
و محبت تھی مین نے اوسسے پوچھا کہ ان صاحبزادون کے والد ماجد نے کیا کہا اور کسکا خط اچھا تھا
سلمان نے کہا پیغمبر خدا نے کسی کے خط کو ترجیح نہ دی اسواسطے کہ خیال کیا اگر حسن کے خط کو
اچھا کہونگا حسین غمگین ہوگا اور اگر حسین کے خط کو بہتر کہونگا حسن ملول ہوگا پس اونکو
اونکے باپ کے پاس بھیجا چاہیے اور کہا اے سلمان تمھین قسم دیتا ہون مین اوس دوستی و برادری
کی کہ ہمارے اور تمھارے درمیان مین ہے کہو کہ اونکے باپ نے کیا کہا تب سلمان نے
بیان کیا کہ جسوقت وہ دونون گل گلزار نبوت اپنے والد ماجد کی خدمت مین گئے تامل
سے اونکے حال مین نظر کی اور اونکو رقت ہوئی اور نچاہا کہ ایک کا دل توڑین کہا اپنی ماں
پاس جاؤ کہ وہ تمھارے درمیان حکم کرین پس وہ دو مرشد زادے اپنی ماں کے پاس
گئے اور تختی روبرو رکھے اور کہا اے اماں ہمارے نانا نے ہمکو لکھنے کا حکم کیا کہ جسکا خط
اچھا ہو اوسکا زور و قوت زیادہ ہے پس ہم دونون نے لکھا اور حضرت کے پاس لیگئے
پس ہم دونون کو بابا جان پاس بھیجا اونھون نے بھی کچھہ نہ کہا اب تمھارے پاس بھیجا ہے

فاطمہ نے یہ سنکے تامل کیا اور دل مین کہا کہ اُنکے نانا نے اور باپ نے دل شکنی انکی نہ چاہی
مین کیا کرون اور کس طرح قصہ اُنکا جکاؤن کہا کہ اے روشنی میری آنکھون کے مین اپنا
مالا تمھارے سرون کے اوپر سے توڑتی ہون جو تم مین سے موتی اوسکے زیادہ چنے گا اوسی کا
خط اچھا ہے اور اوسی کا زر زیادہ ہے سلمان کہتی ہین کہ حضرت سیدہ کے مالے مین سات
موتی تھے پس کھڑے ہوکر مالا اوپر توڑا پس امام حسن علیہ السلام نے تین دانہ پائے اور تین
دانہ حسین ع نے پائے اور ایک موتی بچ رہگیا دونون نے چاہا کہ اوس موتی کو اوٹھاوین
پس جبرئیل بحکم رب جلیل زمین پر نازل ہوے اور اپنے بازو سے دو حصہ اوس موتی کے
کر دیے پس اون دو گو ہر صدف عصمت اور شجر باغ اکلیل امامت نے ایک ایک حصہ اوٹھالیا
اے یزید دیکھہ رسول خدا نے اُنکی دلشکنی کے خوف سے ایک کے خط کو دوسرے پر ترجیح
نہ دی اور اسی طرح جناب امیر المومنین اور سیدہ نساء عالمین نے اور اسیطرح خداوند
جہان آفرین اور مالک آسمان و زمین نے بھی بپاس خاطر اونکے دانہ مروارید کو شق کیا
اور تو یہ سلوک پیغمبر کے نواسے کے ساتھہ کرتا ہے وای تجھپر اور تیرے دین پر بعد ہ نصرانی
نے اوٹھکر سر گو دین لے لیا اور بوسے دیے اور مروارید آبدار چشم گہربار سے برسائے
اور کہتا تھا اے حسین اپنے جد محمد مصطفے اور والد علی مرتضی اور والدہ فاطمہ زہرا ع کی
سامنے گواہی میری دینا ایضاً اہلبیت ع سے مروی ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام
شہید ہوے اور نعش مبارک خاک کربلا مین پڑی تھی اور خون مثل فوارہ حلقوم بریدہ
سے جاری تھا ایک جانور سفید اوڑتا ہوا آیا اور خون حضرت کا اپنے بدن پر ملا اور
اوڑگیا خون اوسکے بال و پر سے ٹپکتا تھا جب اور پرندون کے پاس پہونچا اور اون
سب کو شاخہاے درخت پر سایہ مین بیٹھے دیکھا کہ ذکر آب و دانہ مین مشغول تھے اونسے
کہا کہ وای تم پر تم دنیا کے لہو و لعب مین مصروف ہوا اور حسین ع کربلا مین اس لون
اور دھوپ اور گرمی آفتاب مین زمین گرم پر بالب تشنہ ذبح کیے گئے اور خاک و خون مین
غلطان ہین فوارہاے خون بدن سے روان ہین پس اس قصہ ہوش ربا اور واقعہ
جانگداز کے سنتے ہی طایران مانند قافلہ زایران عازم کربلاے معلی ہوے جب اوس
دشت بلا خیز مین پہونچے اپنے سید و مولا و سردر و آقا امام حسین علیہ التحیۃ والثنا کو

اِس حال سے دیکھا کہ جگر ہائے احباب کباب اور دل سنگ آب ہو جاے اور ایک نعش دیکھی
کہ بے سر و بے غسل و کفن پڑی ہوئی ہے ہوائین اوسپر جلتی ہین اور وہ بدن نازنین کہ زینت
آغوش سید المرسلین تھا پامال گھوڑون کے ٹاپون سے ہوا ہے نزار اوسکے وحوش
صحرا اور نوحہ گر جنات ہوے ہین ایک نور جسیم انور سے صفحۂ دشت پر پھیلا ہوا ہے اور
زمین و آسمان کے مابین ایک روشنی ہے طیور نے یہ حال دیکھکر فریاد و فغان اور گریہ و
زاری کی اور سب کے سب خون بناخن ریختہ امام مین گرے اور اڑ اڑ گئے اور ہر ایک
ایک سمت کو روانہ ہوا اور باشندگان بلاد کو مطلع کیا اتفاقاً ایک اونمین سے مدینہ منورہ
پہونچا اور گرد روضۂ مبارک خاتم الانبیا پھرا اور قطرات خون اوسکے پرون سے ٹپکتے
تھے اور وہ شیون کرتا تھا کہ آگاہ ہو حسین کربلا مین شہید ہوے خبردار ہو حسین کربلا مین
ذبح کیے گئے وہان کے سب طائر جمع ہوئے اور نوحہ و ماتم فرزند سید عالم کا کیا اہل مدینہ
یہ حال اون بے زبانون کا دیکھتے تھے اور اوس جانور کے پرون سے خون ٹپکتا باقی
تھے لیکن کیفیت واقعہ سے مطلع نہ تھے تا انکہ بعد مدت خبر قتل امام حسین پہونچی معلوم
ہوا کہ وہ طائر مقبول پیغمبر کو خبر شہادت جگر گوشہ بتول اور نور دیدہ رسول سے اطلاع
دیتا تھا منقول ہے کہ اُن دونون مین ایک مرد یہودی مدینہ مین تھا کہ اوسکے بیٹے اندھے
اور بہرے اور لولے اور کوڑھی اور زمین گیر تھے یہودی نے اوسکو باہر شہر کے ایک باغ
مین رکھا تھا جانور مذکور اوسی باغ مین ایک درخت پر آکے بیٹھا اور تمام شب گریہ و
زاری اور اضطراب اور بیقراری کرتا تھا اور یہودی اوس روز کسی کام کو شہر مین گیا
تھا رات کو کچھ سبب ہوا کہ باغ مین نہ آسکا لڑکے بسبب تنہائی اور باپ کی جدائی
کے تمام شب بیدار اور بیقرار رہے اوس راہ سے کہ معمول یہ تھا کہ باپ اوسکا رات کو
افسانہ اوسکے سامنے کہتا تھا اور اوسے تسلی و تشفی دیتا تھا تب اوسے نیند آتی تھی
غرض صبح کو آواز حزین اوس جانور کی لڑکے نے سنی افتان و خیزان اوس درخت کے
نیچے گئے اور از راہ ہمدردی اوسکے نالہاے موزون کا اپنے دل محزون سے جواب
دیتے تھے اِس اثنا مین ایک قطرۂ خون مرغ کے پر سے ٹپکا اور اوسکی آنکھ پر پڑا
اور آنکھ اوسکی کھل گئی بعدہ ایک قطرہ دوسری آنکھ پر گرا وہ بھی روشن ہو گئی

اسی طرح اور قطرہ ہاتھون پر پڑا اور ایک قطرہ پانون پر گرا اور ہاتھ و پانون اچھے ہوگئے
اور جب قطرہ گرتا تھا وہ تمام بدن مین مل لیتے تھے بالجملہ بالکل صحیح و سالم ہوگئے صبح کو
باپ جب اوسکا آیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک لڑکی باغ مین پھرتی ہی اوسنے نہ پہچانا پوچھا کہ
میرے ایک لڑکی اس باغ مین تھی کہ چل نہ سکتی تھی لڑکی نے کہا مین ہی تیری لڑکی ہون
یہودی نے اس بات کے سننے سے تعجب کیا اور غش کر گیا جب ہوش مین آیا اوٹھا پاس
لڑکی اوس مرغ کے پاس گیا دیکھا کہ ایک جانور درخت پر آشیانہ مین بیٹھا ہے اور
مصیبت امام تشنہ دہن مین نالہ و شیون کر رہا ہے یہودی نے اوس سے خطاب کرکے
کہا کہ تجکو قسم دیتا ہون اوس شخص کی کہ جسنے تجکو پیدا کیا ہے اے مرغ کہ بقدرت الہی گویا
کرنا جانور بحکم خالق زمین و آسمان با چشم خونفشان بیان کرنے لگا کہ مین ایک روز بوقت
دوپہر ہمراہ اور طیور کے آشیان مین بیٹھا تھا اکبار ایک طائر ہمارے پاس آکر کہنے لگا
اے جانورو تم بے فکر و غم خوشی و خوری مین ہو اور حسین ع کربلا مین با لب خشکیدہ و گلو
بریدہ بیت پیاس کی گرمی مین پڑا ہوا ہے اور سر مبارک نیزہ پر رکھا گیا ہے اور حرم محترم
با برہنہ بے ردا و چادر اسیر قوم ستمگر ہوے ہین جب ہمنے یہ باتین دردناک اوسکی زبان
سے سنین بیتاب ہوکر اڑے اور کربلا پہنچی نعش مبارک کو دیکھا کہ اپنے خون مین
آلودہ ہے اور خون سے غسل دیا ہے اور خبگل کی خاک سے کفن بنا ہے ہم سب خون
پر گرے اور روے اور فریاد و نالہ و ماتم و نوحہ کیا اور اوسکے خون مین لوٹے اور ہر ایک
جانور ایک ایک سمت کو روانہ ہوا اور مین یہان آیا یہودی اس مضمون کو سنکے حیران
و متعجب ہوا اپنے دل مین کہا کہ اگر حسین ع خدا کے نزدیک صاحب قدر اور منزلت
نہوتا خون اوسکا پرورد گار کے شفا نہوتا پھر وہ یہودی مع اپنی لڑکی کے مسلمان ہوا اور اہل
قریش و اقوام اوسکے اسلام سے مشرف ہوے ایضاً ایک مرد اسدی سے نقل کیا
کہا ہے جب لشکر بنی امیہ نے کوچ کیا مین کنار نہر علقمہ زراعت کرتا تھا پس اسقدر
عجائب دیکھے وہان دیکھے کہ ذکر اونکا تحریر و تقریر مین نہین آسکتا از انجملہ ایک یہ ہی
کہ جب وہان ہوا چلتی تھی بوے عنبر و مشک میرے مشام مین پہونچتے تھے اور جب
ٹھہر جاتی تھی ستارے دکھائی دیتے تھے کہ آسمان سے زمین پر آتے تھے اور زمین سے

آسمان پر جاتے تھے اور مین اپنے عیال کے ساتھ تنہا تھا اور کوئی نہ پاتا تھا کہ کیفیت اجرا
اوس سے پوچھتا اور وقت غروب آفتاب کے ایک شیر جانب قبلہ سے آتا تھا مین اوسکو
دیکھ کے گھر بھر جاتا تھا جب صبح ہوتی تھی اور آفتاب طلوع کرتا تھا مین گھر سے نکلتا تھا اوسوقت
شیر کو قبلہ کیطرف جاتا دیکھتا تھا ایک دن مجھے خیال آیا کہ یہ لوگ خارجی تھے کہ انھون نے
ابن زیاد پر خروج کیا تھا لیکن انکی نعشون سے عجیب چیزین دیکھنے مین آتی ہین کہ کسی کی
نعش مین نہین پائی جاتین آج رات کو جاگنا چاہیے کہ دیکھون یہ شیر ان لاشون کو کھاتا ہے
یا نہین شام کو بعادت معہودہ شیر آیا مین صورت اور ہیبت اوسکی سے ڈرا اور دل مین کہا
کہ اگر یہ آدمی کا گوشت کھاتا ہوگا البتہ میرا قصد کریگا پس روبرو اوسکے کھڑا ہوا اور وہ لاشون
سے گذرتا تھا تا اینکہ ایک لاشہ نورانی پر پہونچا کہ نور وضیا مین مشابہ آفتاب عالمتاب تھا
شیر اوس پاس گیا اور بیٹھا مینے کہا کہ لاش کو کھا دیکھا کہ منھ اپنا اوس پر ملتا ہے اور آواز
حزین کرتا ہے مینے کہا سبحان اللہ یہ عجیب ماجرا ہے پس مین وہان واسطے نگہبانی کے رہا
یہانتک کہ رات خوب تاریک ہوئی ناگاہ شمعین بہت نمودار ہوئین کہ تمام صحرا روشن ہوگیا
اور گھر گیا اور فریاد نالہ دلسوز اور ماتم اور نوحہ غم اندوز بلند ہوا مین درپے اوس آواز
کے چلا معلوم ہوا کہ زمین کے نیچے ہے اور ایک اون نوحہ کرنے والون سے یہ کہتا تھا
کہ واحسیناہ واامامایس بال بدن کے میرے کھڑے ہوگئے اور مین نزدیک اوسکے گیا
اور اوسکو قسم خدا اور رسول کی دے کر پوچھا تو کون ہے کہا ہم عورتین جنی ہین مینے
کہا کہ تم کیا کرتے ہو کہا شب و روز عزاے امام حسین ع مین کہ پیاسا ذبح کیا گیا ہے مشغول
رہتے ہین مینے کہا یہی حسین ع کے جسکے پاس شیر بیٹھا ہے کہا ہان تو جانتا ہے یہ شیر کون ہے
مینے کہا نہین کہا یہ پدر بزرگوار اوسکے حیدر کرار ہین پس مین وہان سے روتا ہوا
پھرا منقول ہے کہ سکینہ دختر امام حسین ع نے یزید سے کہا کہ مینے رات کو ایک خواب
دیکھا ہے اگر تو سنے تو بیان کرون کہا بیان کر سکینہ نے کہا کہ شب کو بعد فراغ نماز
کے دعا مین مینے پڑھین اور بہت روئے اور خستہ ہوگئے اور جاگتے رہے ذرا آنکھ لگی
تھی کہ دیکھا مینے گویا دروازے آسمان کے کھل گئے ہین اور ایک نور آسمان سے
زمین پر پہونچا ہے اور چند جوان بہشت ہین اور ایک باغ خرم و تر و تازہ وہان ہے

اور درمیان اوسکے ایک قصر ہے اور پانچ بزرگوار مینے دیکھے کہ اوس مکان عیش نشان مین
داخل ہوتے ہین اِنکے ساتھ ایک خادم ہے اسلیے مینے پوچھا یہ قصر کسکا ہے اوسنے کہا
تیرے باپ حسین کا حق تعالی نے عوض اوسکے صبر و شکیبائی کی درجات بسیار اور حسنات
بیشمار اوسکو عطا فرمائے ہین مینے کہا یہ بزرگوار کون ہین کہا اول صفی اللہ دوسرے نوح
نبی اللہ تیسرے ابراہیم خلیل اللہ چوتھے موسی کلیم اللہ مینے پوچھا پانچوین بزرگ کون
ہین کہ محاسن ہاتھہ مین لیے ہوے غمگین و محزون ہین اور گریہ و نالہ کرتے ہین کہا اے سکینہ
تم اِنکو نہین جانتی ہو مینے کہا نہین کہا یہ جد تمھارے رسول خدا ہین مینے کہا یہ سب بزرگوار
عالی وقار کہان جاتے ہین کہا تمھارے باپ حسین کے پاس جاتے ہین مینے دل مین کہا
کہ جد عالی پاس جاکر احوال اپنا بیان کرونگی پس وہ حضرت آگے چلے گئے اور مین نہ پہونچ
سکی اور متفکر ہوے اسی اثنا مین اپنے جد علی ابن ابیطالب ع کو مینے دیکھا کہ تلوار ہاتھہ
مین لیے ہوے کھڑے ہین مینے فریاد کی یا جداہ باپ میرے بعد تمھارے قتل ہوے
پس حضرت روئے اور مجکو سینہ سے لگایا اور کہا اے بیٹی صبر و شکیبائی اختیار کر اور
مدد و اعانت جناب احدیت کی جانب سے ہے پھر تشریف لے گئے اور مین نہ جانتی تھی
کہ کہان جاتے ہین پس مین متعجب کھڑی رہی ناگاہ دروازے آسمان کے کھلے اور دیکھا
مینے فرشتے میرے باپ کے سر انور پر اوترتے ہین اور اوپر جاتے ہین راوی کہتا ہے زید
بلید نے جب یہ خواب جگر سوز سنا طمانچہ اپنے منھہ پر مارا اور رو کر کہا مجکو قتل حسین سے
کیا مطلب تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہے کہ سکینہ نے کہا بعد ہ رو بروے
میرے ایک بزرگوار ماہ صورت خورشید طلعت با دل حزین و خاطر غمگین آئے مینے خادم
سے پوچھا یہ کون ہین کہا تمھارے جد رسول اللہ ہین مینے قریب حضرت کے جاکر عرض
کیا یا جداہ قسم بخدا کہ ہمارے مردون کو قتل کیا اور ہمارے خون بہائے اور ہمارے
حرمت ضائع کی اور شتران بے کجاوہ پر ہمکو سوار کیا اور یزید پاس لیگئے پس حضرت نے
مجھے اوٹھاکر سینہ سے لگایا اور آدم و نوح اور ابراہیم و موسی کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا دیکھتے ہو
کہ میری امت نے میرے فرزند کے ساتھہ بعد میرے کیا سلوک کیا بعد ازان اوس خادم
نے کہا اے سکینہ فریاد و فغان کم کر کہ تونے رسول اللہ کو رولایا پھر خادم میرا ہاتھہ پکڑکر

قصر مین لیگیا وہان بیٹھے پانچ بیبیان باوقار وحشمت دیکھین کہ نہایت جمال نورانی رکھتی تھین
اور اونکے درمیان مین ایک خاتون بزرگ صاحب شکوہ وتجمل حال پریشان کیے سیاہ
کپڑے پہنے تھین اور ہاتھہ مین ایک کرتہ خون بھرا ہوا تھا جسوقت وہ بی بی کھڑی ہوتی تھین
اور سب بیبیان بھی کھڑی ہوجاتی تھین پھر اونے خادم سے پوچھا کہ یہ بیبیان کون ہین اوسنے کہا
اے سکینہ یہ حوا ام البشر ہے اور یہ مریم دختر عمران ہے اور یہ خدیجہ دختر خویلد ہی ہے اور یہ
ہاجرہ اور یہ سارہ اور وہ جو کرتہ خون آلود ہاتھہ مین لیے ہین اور اونکے بیٹھنے سے سب
بیبیان بیٹھہ جاتی ہین اور کھڑے ہونے سے سب کھڑی ہوجاتی ہین وہ دادی تمھاری
فاطمہ زہرا سیدہ عالم ہین پس مین نزدیک اونکے گئی اور کہا اے دادی بخدا کہ بابا میرے
قتل ہوے اور مین اس کم سنی مین یتیم ہوئی پس اونھون نے مجھے چھاتی سے لگایا اور
ڈاڑھین مار مار کر روئین اور سب عورتین روئین اور سب نے کہا اے فاطمہ حق تعالے
تمھارے اور یزید کے درمیان بروز جزا حکم کریگا لکھا ہے یزید نے اس خواب کا کچھہ اعتنا
نہ کیا اور ہند زوجہ یزید سے منقول ہے کہ مین اپنی خوابگاہ مین تھی مینے دیکھا ایک دروازہ
آسمان کا کھلگیا اور ملائکہ سر انور امام حسین پر گروہ گروہ اوترتے تھے اور کہتے تھے السلام
علیک یا اباعبداللہ السلام علیک یا بن رسول اللہ اس اثنا مین ایک ابر نمودار
ہوا کہ اوسمین بہت سے آدمی تھے اور ایک بزرگوار باچہرۂ تابان ورخسارہ ماہتاب نشان
اونکے درمیان تھے بسرعت تمام متوجہ حسین ہوے اور جبک کے دندان حسین چومنے
لگے اور کہتے تھے اے فرزند میرے تجکو قتل کیا کیا تجکو نہ پہچانا پانی تجھسے دریغ کیا اے
فرزند میرے مین جد تیرا رسول اللہ ہون اور یہ باپ تیرا علی مرتضی ہے اور بھائی تیرا حسن
مجتبی اور یہ چچا تیرا جعفر طیار اور یہ عقیل اور یہ حمزہ وعباس ہین اسی طرح ایک ایک
کا نام اپنے اہلبیت سے لیتے تھے ہند کہتی ہین مین خواب سے ترسناک اور خائف بیدار
ہوے ناگہان ایک نور دیکھا کہ سر حسین پر پھیلا ہے پس یزید کے پاس گیا وہ اور وہ یکجا
خانۂ تاریک مین منہ اپنا دیوار کیطرف کیے ہوے نہایت غم مین کہتا تھا کہ مجھکو حسین سے
کیا کام تھا پس خواب اپنا جسنے اوسکے سامنے بیان کیا اور وہ سر جھکائے بیٹھا تھا راوی
کہتا ہے صبح کو یزید نے حرم محترم کو بلایا اور پوچھا اگر منظور ہو یہان اقامت کرو وگرنہ مدینہ کو

مراجعت کرو اور تمکو صلہ اور جایزہ دیتا ہون اونھون نے فرمایا اولاً ہم چاہتے ہین کہ غزاداری حسین مین نوحہ و ماتم کرین کہا بہتر ہے اور مکانات اِنکے واسطے خالی کر دیے اور کوئی عورت ہاشمی اور قریشی باقی نرہے کہ کپڑے سیاہ نہ پہنے ہو منقول ہے کہ سات دن نوحہ و بکا مین مشغول رہین آٹھوین دن اونکو بلوا کے رہنے اور سفر کرنے مین اختیار دیا اونھون نے مراجعت کو اختیار کیا یزید نے محملین طلائی اِنکے واسطے طیار کین اور حکم کیا کہ مال بہت ابریشم کے فرشون پر لاکے رکھین پس ام کلثوم سے کہا یہ مال عوض تمھارے مصیبتون کے ہے اونھون نے کہا اے یزید کیا بیچا ہے تو ہمارے بھائی اور اقربا کو تو نے قتل کیا اب زر خون بہا ہمکو دیتا ہے بعد ہ راوی کہتا ہے کہ ام کلثوم جب مدینہ جانے لگین سونے تھین اور یہ اشعار حالت آثار پڑھتی تھین ؎

مدینۃ جدنا لا تقبلینا	فبالحسرات والاحزان جئنا
الا فاخبر رسول اللہ عنا	بانا قد فجعنا فی ابینا
وان رجالنا بالطف صرعی	بلا رؤس قد ذبحوا البنینا
واخرجنا انا اسرنا	وبعد الاسر یا جداہ سبینا
ورھطک یا رسول اللہ صلعم	عرایا بالطفوف مسلبینا
وقد ذبحوا الحسین ولم یراعوا	جنابک یا رسول اللہ فینا
فلو نظرت عیونک للاسارٰی	علی اقتاب الجمال محملینا
رسول اللہ بعد امیر صارت	عیون الناس ناظرۃ الینا
وکنت تحوطنا حتی تولت	عیونک نارۃ الاعداء علینا
افاطم لو نظرت الی السبایا	بنانک فی البلاد مشتتینا
افاطم او نظرت الی الحیاری	ولو ابصرت زین العابدینا
افاطم لو رایتینا مسھادی	ومن سھر اللیالی قد عمینا
افاطم ما لقینا من عدانا	ولا تفراط مما قد لقینا
فلو دامت حیاتک لم تزالی	الی یوم القیمۃ تندبینا
وعرج بالبقیع وقف وناد	بانا معیشر رب العالمینا

أوّل يا يتيم يا الحسن المزكى ... عيال اخيك اضحى اضيعينا
اياعماه انا خاك اضحى ... بعيدا عنك بالوضع رهينا
بلا اوّاس تنوح عليه جهرًا ... طيور والوحوش الوحشينا
ولو عاينت يا مولاى ساقوا ... حريما لا يجدون لهم معينا
على متن البيان بلا وطاء ... وشاهدت العيال مكشفينا
مدينة جدنا لا نقبلينا ... فيا لحسرات والاحزان حفنا
خرجنا منك بالاهلين جمعًا ... رجعنا لا رجال ولا بنينا
وكنا فى الخروج بجمع شمل ... رجعنا حاسرين مسلبينا
وكنا فى امان الله جهرًا ... رجعنا بالقطيعة خائفينا
ومولانا الحسين لنا انيس ... رجعنا والحسين به رهينا
فنحن الضائعات بلا كفيل ... ونحن النائحات على اخينا
ونحن السائرات على المطايا ... فنسأل على جال المبغضينا
ونحن بنات يس وطه ... ونحن الباكيات على ابينا
ونحن الطاهرات بلا اختفاء ... ونحن الخامسون المصطفونا
ونحن الصابرات على البلايا ... ونحن الصادقون الناصحونا
الا يا جدنا قتلوا حسينا ... ولم يرعوا اجاب الله فينا
الا يا جدنا بالغت عدانا ... مناها واشتفى الاعداء فينا
لقد هتكوا النساء وحملوها ... على الاقتاب فخرًا اجمعينا
وزينب اخرجوها من خباها ... وفاطم والرتبدى الانينا
سكينة تستكى من حر خيها ... الغوث رب العالمينا
وزين العابدين بقيد ذل ... وراموا قتله اهل الخونا
فبعدهم على الدنيا تراب ... فكاس الموت فيها قد سقينا
وهذى قصتى مع شرح حالى ... الا يا سامعون ابكوا علينا

اے مدینہ ہمارے نانا کی تو ہماری طرف متوجہ نہین ہوتا کہ ہم سا تھہ غم واندوہ کے آئے
ہین رسول خدا کی خدمت مین ہماری طرف سے عرض کر کہ ہم اپنے والد بزرگوار کی
مصیبت مین گرفتار ہوے مرد ہمارے کربلا مین بے سر پڑے ہین اور فرزند ہمارے
ذبح ہو گئے ہمکو قید کر کے لیگئے ہین اور اسیر کیا ہے اور لوگ آپ کی کربلا مین برہنہ صحرا
مین پڑے ہین اور حسین کو شہید کیا اور آپ کی رعایت ہمارے باب مین نہ کی کاش آپ
ان قیدیون کو بالان شتر برہنہ سوار دیکھتے یا رسول اللہ اوس پردہ وحجاب کے یہ نوبت پہونچی
کہ لوگ ہمارے تماشا کے لیے آئے یا رسول اللہ آپ ہماری حفاظت وحراست فرماتے
تھے اب بعد آپ کے اعدا مقابلہ ومقاتلہ کے لئے مستعد ہوے اے فاطمہ کاش آپ اپنے بیٹیون
کو دیکھین کسطرح شہر بشہر اسیر ہو کے جاتے ہین اے فاطمہ کاش ہم سرگشتہ کیطرف آپ
دیکھین اور کاش زین العابدین کو دیکھین کہ راتون کو قلق ہے اور بیقراری مین دن
گذرتا ہے اور ہم اندھے ہو گئے اے فاطمہ جو ایذائین کہ ہمارے دشمنون نے ہمکو پہونچائین
آپ نے اپنے دشمنون سے نہ اوٹھائین تھین اور اگر ہمیشہ زندہ ہوتین قیامت تک
روتین اور نوحہ کرتین بقیع مین اقامت کرو اور اوٹھکر فرزند رسول حسن مجتبیٰ کو صدا دو اور
کہو اے چچا عیال واطفال تمھارے بھائی کے ضایع ہوے اے چچا بھائی تمھارے نہ مین
تفقیدہ ہین جدا تم سے بے سر پڑے ہین کہ طیور ووحوش آپنے نوحہ گر ہین کاش تم حرم کو
دیکھتے کہ اونکو بے کجاوہ اونٹون پر لیجاتے ہین اور کوئی انکا مددگار ومعین نہین اور
کاش مستورات کو ملاحظہ کرتے کہ چادر وبعجر نہ رکھتی تھین اے مدینہ ہمارے نانا کی ہماری
طرف متوجہ نہین ہوتا تو کہ ہم غم وحسرت سے آئے ہین تیرے درمیان سے سا تھہ عیال
واطفال کے گئے تھے اور اب بغیر اطفال ومردون کے پھرے ہین جاتے وقت جمعیت کے
سا تھہ تھے اور پھرتے وقت بے لباس وبرہنہ ہین ہم اوسوقت خدا کی پناہ مین تھے
اور اب خائف اور ترسان پھرے ہین آقا ہمارے حسین انیس ہمارے تھے اب ہم حسین کو
کربلا مین چھوڑ آئے ہین پس ہم وہ تباہی زدہ ہین کہ کوئی مددگار نہین رکھتے اور اپنے
بھائی پر نوحہ کرتے ہین اور ہم وہ ہین کہ اونٹون پر سوار کیے گئے اور ہم بیٹیان علیؑ وحسین
کے ہین اور ہم اپنے باپ کی مصیبت مین گریہ وبکا کرتے ہین اور ہم طاہر ومطہر ہین اور ہمارا

ظاہر ہونا ظاہر ہے اور ہم دوستان خدا و برگزیدہ ہین اور مصائب مین صبر کرنے
والے ہین اور ہم راست گو و خیر خواہ امت روسیاہ ہین اے جد امجد حسین کو قتل
کیا اور حق تعالے کا پاس ہمارے باپ مین نہ کیا اے جد دشمن ہمارے اپنے
آرزو ون کو پہونچے اور کامیاب ہوے عورتون کو بے پردہ کیا اور بالان شتر پر بجبر
سوار کیا اور زینب خستہ جگر کو خیمہ سے نکالا اور فاطمہ گریان تھین سکینہ اپنے باپ
کے فراق مین فریاد و بکا کرتی تھی اور زین العابدین ازاری ذلت و خواری مین
تھے اور جفا کارون نے ارادہ اونکے بھی قتل کا کیا پس بعد اونکے دنیا پر خاک
ہے کہ اس دنیا مین ۔ اغراجل ہم کو بلایا یہ ہی قصہ و احوال سراپا انفعال ہمارا
اے سننے والو ہم پر گریہ و بکا کرو راوی کہتا ہے کہ زینب جگر کباب سینہ
کا در و ازار پکڑے جاتے تھین کہ یا جدا ہ مین بنائی حسین علیہ السلام
کی خبر شہادت لائی ہون اور سیلاب اشک خون اپنی دیدہ ہاے سفید سے
بہاتی تھین اور ایک ساعت آرام نہ لیتی تھین اور گریہ و نوحہ سے توقف نہ کرتی
تھین اور جب علی ابن الحسین کو دیکھتی تھین غم و الم اونکا دونا ہوجاتا تھا
کتاب طرائف مین مسند احمد حنبل سے نقل کیا ہے کہ ام سلمہ زوجہ
رسول سے مروی ہے کہ جب خبر شہادت سید الشہدا علیہ السلام اون مظلوم کو
پہونچی اہل کوفہ پر لعنت کی اور فرمایا کہ حسین علیہ السلام کو قتل کیا
خدا اونکو قتل کرے اور حسین علیہ السلام کو فریب دیا اور ذلیل کیا خدا اون پر
لعنت کرے تحقیقکہ ایک شب جناب فاطمہ علیہا السلام خدمت رسول مین ایک
دیگ کھانے کی لائین اور ایک قسم کھانے کی اور حسین تھی پس ایک طباق مین نکال
کے روبرو اونکے رکھا پس حضرت نے فرمایا کہ ابن عم تیرے کہان ہین سیدہ
نے عرض کیا گھر مین ہین فرمایا جاؤ اور اونکو لے آؤ اور دونون فرزندون کو
اونکے لے آؤ ام سلمہ کہتے ہین کہ فاطمہ حسنین کے ہاتھ پکڑے ہوے آئین اور
پیچھے اونکے جناب امیر المومنین علیہ السلام تھے تا انکہ بپیغمبر خدا پاس پہونچے
حضرت نے حسنین کو گودی مین بٹھایا اور جانب راست امیر المومنین علیہ السلام

اور جانب چپ سیدہ علیہا السلام بیٹھیں ام سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت نے ایک چادر خیبر
کی میرے بیچے سے کھینچی کہ ہم اوسے بچھاتے تھے پس جناب رسالتمآب نے
اوسے اوڑھ لیا اور دونوں طرف چادر کے پکڑے اور دست راست بطرف آسمان
بلند کیا اور کہا اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم
تطھیرا یعنی خداوندا یہ سب اہل بیت میرے ہیں پس ناپاکی انسے دور کر
اور انکو طاہر و مطہر فرما میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں تمہارے اہل بیت میں
داخل نہیں ہوں فرمایا تو بھی داخل ہے کہتے ہیں جب حضرت اپنے ابن عم و
فرزندوں کے لیے دعا کر چکے مجھے بھی چادر میں داخل فرمایا شارح دیوان حضرت
امیر علیہ السلام نے نقل کیا ہے کہ جب جناب سید الشہدا علیہ السلام درجہ شہادت
پر فائز ہوے ایک ہاتف کے آواز دہشت ناک آسمان سے سنی کہ چند شعر پڑھتا
تھا اور مضمون اون شعروں کا یہ ہے اے وہ گروہ کہ تم نے حسین علیہ السلام کو بنا دلی
و گمراہی قتل کیا عذاب الٰہی کی امید دار ہو تمامی اہل آسمان و پیمبران و فرشتگان
تمکو نفرین کرتے ہیں اور تم سلیمان و عیسی و موسی بن عمران کی زبان سے ملعون
ہوے پھر مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے افاضل کے خط سے لکھا
پایا کہ شہید علیہ الرحمہ کے خط سے نقل کیا ہے جب سرہاے شہدا اہل بیت
اطہار دربار یزید میں وارد ہوے یزید نے اشعار باین مضمون پڑھے کہ جب یہ
سر ظاہر ہوے اور یہ آفتاب روشن ہوے زاغ نے آواز دی پس میں نے
کہا کہ تو آواز دے یا نہ دے میں نے پیغمبر سے بدلا اپنا لیا دعوات راوندی
میں مذکور ہے کہ جب علی بن الحسین علیہ السلام یزید ملعون پاس گئے لعین نے
حضرت کے قتل کا قصد کیا اور روبرو اپنے حضرت کو کھڑا کیا اور حضرت سے کلام
کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ کوئی کلمہ حضرت کے زبان سے ایسا نکلے کہ موجب اونکے قتل
کا ٹھہرے لیکن جناب امام موافق اوسکے سوال کے جواب دیتے تھے اور ہاتھ
میں اوس جناب کے ایک تسبیح خورد تھے کہ حضرت اوسے حرکت دیتے تھے
اور باتیں کرتے جاتے تھے پس یزید پلید نے کہا کہ میں تم سے بات کرتا ہوں

اور تم مجھے جواب دیتے ہو اور انگلیون سے تسبیح کے دانون کو حرکت دیتے ہو
یہ کیونکر درست ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھسے میرے پدر بزرگوار نے روایت
کی ہے اور انھون نے میرے جد عالی مقدار سے نقل کی ہے کہ وہ جناب جب
نماز فجر سے فارغ ہوتے تھے کسی سے کلام نہ کرتے تھے اور یہ کہتے تھے اللھم انی
اصبحت اسبحک واحمدک واھللک لعدد ما اری بہ سبحتی خداوندا
مین تسبیح و تمجید و تحمید و تہلیل تیرے کرتا ہون بہ مقدار اون سبحہ کے حرکت کے
اور تسبیح کو لیتے تھے اور لوگون سے کلام کرتے تھے اور تسبیح کو گردش دیتے جاتے
تھے بغیر اسکے کہ کچھ پڑھین اور فرماتے تھے کہ ثواب مین محسوب ہے اور تا وقت
خواب حرز و امان الٰہی ہے اور وقت خواب کے سرہانے وہی کلمات فرماتے تھے اور
سبحہ کو سرہانے رکھتے تھے پس از صبح تا شام ان کے لیے ذخیرہ ثواب ہوتا تھا
پس مین نے بھی تبعیت اپنے جد بزرگوار کے یہ عمل کیا نیز بدرستی کہ مین تم مین سے
جس کے ساتھ کلام کرتا ہون ایسا جواب شافی پاتا ہون کہ موافق میرے سوال کے
ہوتا ہے پس حضرت کے قتل سے درگذرا اور صلہ دے کر رہا کیا اور صلہ عطا
کیا اور حکم مخلصی کا دیا فوادر علی بن اسباط مین باسناد کثیرہ مذکور ہے کہ جب
مصعب بن زبیر عبدالملک بن مروان سے جنگ پر متوجہ ہوا اور جناب سید الشہدا
علیہ السلام کی ضریح پر آکر کھڑا ہوا اور کہا یا اباعبداللہ اگرچہ آپ کے حق کو
غصب کیا ہے لیکن آپ کے دین کو متغیر نہ کر سکے بعد اس کے ایک شعر
بدین مضمون پڑھتا ہوا وہان سے پھرا کہ جو بزرگوار ہاشمی کربلا مین تھے اپنے
آباے کرام کی راہ پر چلے کتاب مذکور مین باسناد متعددہ منقول ہے جب
خبر شہادت امام حسین علیہ السلام شہرون مین شایع ہوئی ایک لاکھ عورت
حضرت کی زیارت کو گئین کہ ان مین سے کسی کے اولاد نہ ہوتی تھی پس بہ برکت
زیارت فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب صاحب اولاد ہوئین

باب

ذکر اون چیزون کا جو بعد شہادت امام حسین ع مانند گریہ آسمان و زمین و کسوف ماہ و خورشید ظاہر ہوئین تفسیر علی بن ابراہیم مین مروی ہے کہ ایک شخص دشمنان خدا و رسول سے جناب امیر علیہ السلام کے سامنے سے گذرا حضرت نے یہ آیت تلاوت کی فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین یعنی اونپر آسمان و زمین نہ روئے اور انکو مہلت نہ دیے کبھی بعد امام حسین علیہ السلام اون حضرت کے سامنے گئے پس فرمایا لیکن اسپر آسمان و زمین روئینگے اور فرمایا کہ زمین و آسمان نہین روئے مگر یحیی بن ذکریا اور حسین بن علی ع پر کتاب قرب الاسناد مین امام محمد باقر ع سے مروی ہے کہ فرمایا زیارت حسین کی کرو اور ظلم اونپر جائز نہ رکھو کہ سردار جوانان بہشت اور سردار جوانان شہدا اور شبیہ یحیی بن ذکریا ہین اور ان دونون پر زمین و آسمان نے گریہ کیا اور حدیث ابن شبیب مین امام رضا ع سے مروی ہے کہ زمین و آسمان نے حسین کی شہید ہونے پر گریہ کیا شیخ ابو جعفر طوسی نے کتاب امالی مین ابی فاختہ سے روایت کی ہے کہتا ہے مین اور ابو سلمہ سراج اور یونس بن یعقوب اور فضل بن یسار خدمت سراپا برکت امام محمد باقر ع مین حاضر تھے عرض کیا فدا ہون مین آپ پر مین اہل خلاف کی مجلسون مین جاتا ہون پس آپ کا خیال اوسوقت کرتا ہون اوس حالت مین کیا پڑھنا چاہیے حضرت نے فرمایا جسوقت تو اونکے محفل مین جاے اسطرح پڑھ اللھم ارنا الرضا والسرور کہ تو اپنے مطلب کو پہونچیگا مینے عرض کیا فدا ہون مین جب امام حسین کو یاد کرون کیا کہون فرمایا تین مرتبہ کہ صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ بعد ازان حضرت ہماری طرف متوجہ ہوے اور فرمایا جسوقت امام حسین شہید ہوے ہفت طبقہ آسمان و ہفت طبقہ زمین اور جو کچھ کہ انکے درمیان مین تھا اور جو کچھ کہ بہشت و دوزخ مین تھا اور جو کچھ کہ دیکھا جاتا ہے اور جو کچھ کہ دیکھا نہین جاتا سب روئے مگر تین چیزین نہ روئین مینے کہا فدا ہون مین وہ تین چیزین کون ہین کہ اون حضرت پر نہ روئین فرمایا بصرہ و دمشق و اولاد حکم بن ابی عاص کتاب امالی اور علل الشرایع مین جبلہ کیہ سے روایت ہے کہتے ہے مینے تمیم تمار سے

کہ وہ مجان دیاران حیدر کرار سے تھے سنا کہتے تھے قسم خدا کی کہ یہ امت فرزند پیغمبر کو
محرم کی دسوین تاریخ قتل کرینگے اور دشمنان خدا اوس روز کو روز برکت مقرر کرینگے
اور یہ امر ہونے والا ہے اور حق تعالے کے علم مین گذرا ہے اور یہ ایک عہد ہے کہ حق تعالی
نے جناب امیر علیہ السلام کو اوس سے مطلع فرمایا ہے اور اپنے مولا علی مرتضی کی زبان معجز
نشان سے سنا ہے اور اونھون نے فرمایا ہے کہ تامی کائنات حتی کہ وحوش صحرا مین
اور مچھلیان دریا مین اور طیور ہوا مین اوس شہید مظلوم پر روینگے اور چاند و سورج اور
ستارے اور آسمان زمین اور مومنین اور فرشتے آسمان و زمین کے اور رضوان و مالک
اور حاملان عرش برین گریہ کرینگے اور آسمان سے خون اور راکھہ برسیگی پھر کہا کہ لعنت خدا
قاتلان حسین پر واجب ہوئی ہے جیسا کہ مشرکون اور یہود یون اور فرنگیون اور مجوس
پر واجب ہوئی جبلہ کہتی ہے مینے میثم سے کہا کہ لوگ کسطرح سے روز قتل حسین کو روز برکت
مقرر کرینگے یہ سنکر وہ رونے اور کہا ایک حدیث مخالفین نے وضع کی ہے کہ اس روز
توبہ آدم و داؤد کی مقبول ہوئی اور یونس مچھلی کے شکم سے نکلی اور حالانکہ یہ باتین
ماہ ذیحجہ مین واقع ہوئی تھین اور گمان کرتے ہین کہ کشتی نوح آج کے دن جودی پر
ٹھہری اور یہ امر زمی الحجہ کے اٹھارین کو ہوا تھا اور سمجھتے ہین کہ بنی اسرائیل کے
واسطے دریا اس روز شق ہوا اور حالانکہ یہ سانحہ ربیع الاول مین ہوا تھا بعد ہ میثم
نے کہا اے جبلہ جان تو کہ حسین ابن علی بروز قیامت سردار ہونگے اور اصحاب
حضرت سب شہدا سے بہتر ہین اے جبلہ جب تو دیکھے کہ آفتاب سرخ ہوا اور ہر رنگ خون
تازہ ہو گیا جان تو کہ حسین شہید ہوے جبلہ کہتی ہے کہ ایک روز مین نکلے اور دھوپ
کو دیوار پر مانند رنگین چادرون کے سرخ دیکھا پس مین چلائی اور رونی اور کہنے لگی
کہ بیشک حسین ابن علی قتل ہوے کتاب کامل الزیارت مین ابوبصیر نے
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرماتے تھے ہشام بن الملک نے میرے
والد بزرگوار کو بلوایا پس حضرت حسب طلب ہشام متوجہ شام ہوے جب ہشام
پاس پہونچے اونسے کہا یا ابا جعفر تمکو اس مسئلہ کے دریافت کے لیے بلوایا ہے کہا کہ
سوا میرے کسی شخص نے تجھسے نہ پوچھا ہوگا اور کسی کو سوا ایک شخص کے تسابل

اوسکی جوابدہی کی نہین پاتا ہون حضرت نے فرمایا پوچھہ جو تیرا جی چاہے اگر مین جانتا ہونگا جواب دونگا اور اگر نہ جانتا ہونگا کہدونگا کہ مجھے معلوم نہین اور سچ کہنا بہتر ہے ہشام نے کہا مجھے بتلاؤ کہ جو شخص شب قتل علی علیہ السلام کو نہ مین موجود نہ تھا اوسکو حضرت کے قتل سے کس طرح خبر ہو گئے اور کس علامت سے لوگون نے اوس شب کو حضرت کا قتل ہونا دریافت کیا اگر تم جانتے ہو اور جواب باصواب اسکا تمھارے پاس ہے بیان کرو کہ یہ علامت کسی دوسرے کے لیے بھی ظاہر ہوئی یا نہ حضرت نے جواب مین فرمایا کہ شب قتل علی تا وقت صبح جس پتھر کو اوٹھایا خون تازہ اوسکے نیچے پایا اور اسی طرح شب قتل ہارون پر اور موسیٰ علیہ السلام اسی طرح شب قتل یوشع بن نون اور اسی طرح جس شب کو عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لیگئے اسی طرح جس شب کو شمعون بن حمون مارے گئے اور اسی طرح شب شہادت علیؑ اور اسی طرح شب شہادت حسین بن علی علیہما السلام فرمایا کہ ہشام اس کلام کے سُننے سے غصہ مین آیا اور رنگ اوسکا متغیر ہو گیا اور قصد قتل والد ماجد کا کیا میرے والد عالی وقار نے فرمایا کہ اے امیر المومنین خلق کو اطاعت و خیر خواہی امام کے واجب ہے اور مینے جو تیرے سوال کے جواب مین کلمہ محبت علیؑ کا کہا سبب یہ ہے کہ اوس جناب کو مین اپنا مفترض الطاعۃ جانتا ہون اور تجکو بھی لازم ہے کہ اونکے ساتھہ حسن ظن رکھتا رہے ہشام نے کہا تم اپنے اہل کو مراجعت کرو جب چاہو پس حضرت روانہ ہوے اور ہشام نے اوسوقت حضرت سے کہا کہ مجھسے عہد کرو کہ مادام الحیات یہ حدیث کسسے ہے نہ کہونگا حضرت نے عہد کیا اور حدیث کو راوی نے ساتھہ بسط و طول کے ذکر کیا ہے اور کتاب مذکور مین ایک شخص سے کہ ساکنان بیت المقدس سے تھا مروی ہے وہ کہتا ہے ہم سب لوگ بیت المقدس اور اوسکے اطراف شب شہادت حسینؑ کو بیچان گئے پوچھا کس طرح سے کہا کہ اوس شب جس جگہ سے کہ پتھر اوٹھایا یا ڈھیلا اوٹھایا اوسکے نیچے خون جوش مارتا تھا اور دیوارین تمام سرخ تھین اور تین روز برابر خون آسمان سے برستا رہا اور شب کو صدائے منادے سُنی تھی کہ کوئی شخص اشعار باین مضمون پڑھتا تھا آیا جس امت نے کہ حسینؑ کو قتل کیا ہے قیامت کے روز اونکے جد کے شفاعت کی امیدوار ہوگی معاذ اللہ

یقین جانو کہ تم شفاعت جناب رسالتمآب اور حضرت ابو تراب کے نہ پاوگے تمنے بہترین شہسواران جولانگاہ شجاعت اور افضل پیر و جوان خلایق کو قتل کیا ہے اور تین روز سورج گہن رہا بعد چھپ گیا اور ستارے دن کو نکلے تھے بعد تھوڑے عرصے کے خبر قتل شہید کربلا ہمکو پہونچی اور معلوم ہوا کہ یہ حوادث غریب اوسے روز واقع ہوئی تھی کتاب مذکور مین زہری سے منقول ہے کہا کہ جب امام حسین ؑ قتل ہوے کوئی سنگریزہ بیت المقدس مین ایسا نہ تھا کہ اوسکے نیچے خون تازہ نہ پایا ہو اور عمر سعد سے بھی اسی طرح نقل ہے ایضاً کتاب مذکور مین امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کے ہے فرماتے ہین انس و جن و وحوش و طیور حسین ؑ بن علی پر زار زار روے اور محمد بن حسین ؑ سے بھی اسی طرح منقول ہے ایضاً کتاب مذکور مین جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے مروی ہے فرماتے ہین ان باپ میرے فدا ہوان حسین پر کہ جانب پشت کوفہ شہید ہوگا بخدا گویا مین دیکھتا ہون کہ اقسام جانوران وحشی گردنین اوسکے ضریح مبارک کی طرف اوٹھاے ہین اور اوسپر گریہ و نوحہ کرتے ہین اور صبح سے شام تک روتے ہین جب یہ امر عظیم واقع ہوگا تمکو لازم ہے کہ ظلم و ستم اوسپر نہ کیجیو ایضاً کتاب مذکور مین حسین بن تومر اور ابن ظبیان و ابی سلمہ سراج سے مروی ہے کہ یہ سب کہتے ہین کہ ہمنے امام جعفر صادق ؑ سے سنا فرماتے تھے کہ جب حسین ؑ شہید ہوے ساتون طبقے آسمان کے اور ساتون طبقے زمین کے اور جو کچھ انکے درمیان اور انکے اوپر ہے اور جو مخلوقات کہ بہشت مین اور جو مخلوقات کہ دوزخ مین ہین اور جو چیز کہ دیکھنے مین نہین آتی ہے یہ سب حضرت پر روے اور محمد بن حسین سے بھی اسی طرح مروی ہے ایضاً کتاب مذکور مین یونس و ابی سلمہ سراج و مفضل سے روایت کی ہے کہتے ہین جناب امام جعفر صادق ؑ سے ہمنے سنا فرماتے تھے کہ جب امام حسین شہید ہوے تمام مخلوقات خدا اوس حضرت پر روئے مگر تین چیزین بصرہ و دمشق و آل عثمان ایضاً کتاب مذکور مین حسین بن نور سے منقول ہے کہا مین اور ظبیان اور مفضل اور ابو سراج چراغ شبستان حقایق امام جعفر صادق ؑ کی خدمت مین تھا یونس کلام کرتا تھا اور وہ سن مین ہم سے زیادہ تھا ایک حدیث طولانی ذکر کرکے کہتا ہے کہ بعدہ حضرت امام جعفر

ما دوڑا فرمایا جب امام حسین شہید ہوے سات آسمان اور جو کچھ کہ اس کے درمیان ہین
ہے اور سات زمین جو کچھ کہ اونمین ہے اور جو کچھ کہ بہشت و دوزخ مین ہے مخلوقات
خدا سے اور جو کچھ دیکھا جاتا ہے اور جو کچھ کہ دیکھا نہین جاتا سب حضرت پر روے مگر
تین چیزین بصرہ و دمشق اور آل عثمان کتاب مذکور مین زرارہ سے منقول ہے کہتا
ہے کہ امام جعفر صادق نے مجھسے فرمایا کہ اے زرارہ آسمان چالیس دن حسین پر خون سے
روہا اور زمین مین چالیس دن بجاے اشک سیاہی ظاہر ہوئی اور آفتاب کو چالیس
دن گہن رہا اور بجاے گریہ سرخی ظاہر ہوئی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر پراگندہ ہوگئے
اور دریا جوش مین آئے اور فرشتے چالیس دن اوس جناب پر روئے اور ہماری
عورتون سے کسی نے سر مین خضاب نہ کیا اور تیل نہ ڈالا اور کنگھی نہ کی اور سرمہ نہ لگایا
جب تک کہ سر عبید اللہ بن زیاد کا نہ آیا اور ہمیشہ بعد اوس حضرت کے ہم گریہ و ماتم مین
رہے اور جب ہمارے امام زین العابدین نے جب اوس جناب کو یاد کرتے تھے اسقدر
روتے تھے کہ محاسن شریف اشک سے تر ہو جاتے تھے اور جو شخص کہ دیکھتا تھا اوسے
رحم آتا تھا اور اونکے رونے سے روتا تھا اور جو فرشتے کہ صریح امام حسین کے قریب
ہیں اور ملائکہ کو روتے ہین اور اونکے رونے سے اور فرشتے جو آسمان پر ہین اور
زمین اور آسمان کے فرشتے کے ہین روتے ہین اور جب روح پاک حضرت کے بدن مبارک
سے جدا ہوے جہنم نے ایک فریاد کی کہ قریب تھا شق ہو جاوے اور جسوقت کہ روح
نجس عبید اللہ بن زیاد اور یزید بن معاویہ کی نکلی تھی جہنم نے ایسا نعرہ مارا تھا کہ اگر
خازنان اوسکے بحکم خدا اوسکو نہ روکتے یقیناً ساکنان زمین کو جلا دیتا اور اگر اجازت
پاتا سب کو نگل جاتا لیکن دوزخ تحت حکم الہی ہے اور دروازہ اوسکے بند ہین
اور بتحقیق کہ دوزخ نے نافرمانی خازنون کے بارہا کی اور اونکو طاقت اوسکے روکنے کی
نہ رہی تا اینکہ جبرئیل امین نے اپنے بازو سے اوسکا شعلہ رد کا پس ساکن ہوے اور
دوزخ اوس جناب پر گریہ اور نوحہ کرتے تھے اور اوسکے قتل پر بکمال جوش و خروش
شعلے مارتے تھے اور اگر حجت ہاے الہی روے زمین پر نہون زمین اپنی ساکنون کو
ہلاک کرتے مین کافی ہے اور زلزلہ زیادہ نہین کرتے مگر جب قیامت نزدیک ہوگی

اور کوئی آنکھ واشک پیش خدا زیادہ مرغوب اوس آنکھ سے نہین ہے کہ حسین پر روئے
اور اشک جاری کرے اور جو شخص حضرت کے لیے روتا ہے حضرت فاطمہ زہرا کے ساتھ
نیکی کرتا ہے اور اونکی مدد کرتا ہے اور احسان پیغمبر خدا پر رکھتا ہے اور ہمارا حق ادا کرتا ہے
اور روز قیامت سب کی آنکھین گریان ہونگی الا جو لوگ کہ میری جد کی مصیبت پر روئے
ہین انکی آنکھین خشک اور چہرہ شگفتہ اور بشاش ہونگے اور جسوقت کہ لوگ خوف وخطر
اور ہول روز محشر مین مبتلا ہونگے یہ لوگ حق تعالی کی پناہ مین ہونگے جب خلق حساب کی
واسطے حاضر کیجاویگی یہ لوگ اوسوقت امام حسین کی خدمت مین نیچی عرش کے اور
سایہ رب العالمین کے ہونگے اور اونکو حساب کی پروا کچھ نہوگی اور ان کو کہینگے کہ
بہشت مین جاؤ اور یہ قبول نہ کرینگے اور ذکر امام کو بہشت پر ترجیح دینگے اور حورین بہشت
کی انکو پیام بھیجینگے اور ولدان مخلدین تمہارے اشتیاق وانتظار مین ہین اور بہ سبب
بزرگی اور خوشی کے کہ اوس مجلس مین رکھتے ہونگے حورون کی طرف رخ نہ کرینگے اور
انکے دشمنون مین سے بعضون کی پیشانی پکڑکے جہنم کی طرف کھینچینگے اور بعضے انمین کی
کہینگے کہ کوئی ہمارا شفاعت کرنے والا نہین ہے اور کوئی دوست نہین رکھتے ہین
اور وہ مراتب و درجات ان لوگون کے دیکھتے ہین اور نزدیک نہین پہونچ سکتے
اور فرشتے انکے ازواج مطہرہ کا پیام شوق اور خازنان بہشت کلام ذوق لاوینگے اور
نعتین کہ بہشت عنبر سرشت مین انکے لیے مقرر ہونگے اونمین اونکے روبرو ذکر کرینگے
وہ جواب دینگے کہ انشا اللہ ہم بہشت مین آئینگے پس فرشتے یہ جواب وہان پہونچا دینگے
اور ازواج طاہرات انکے اون درجات کا حال سننے سے اور اوس مجلس و قرب و
منزلت حسین کے معلوم کرنے سے زیادہ مشتاق ان مومنون کے ہوینگے اور وہ شکر
خداوند عالمیان ادا کرینگے اور کہینگے کہ شکر ہے خدا کا کہ ہم کو اس روز کے مصائب
وشدائد سے محفوظ رکھا اور جس چیز سے کہ ہم ڈرتے تھے نجات دی اور سواریان انکے
لیے حاضر کی جاوینگی پس سوار ہونگے اور شکر الہی اور درود رسالت پناہی مین بہشت
برین اور درجات منازل مین اپنے پہونچینگے کتاب مزبور مین ابوبصیر سے مروی
ہے کہتے ہین کہ مین خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین حاضر تھا کہ ایک لڑکا فرزندان

حضرت سے آیا حضرت نے اوسکو مرحبا کہکر سینے سے لگایا اور پیار کیا اور فرمایا کہ خدا اون لوگون
کو حقیر و ذلیل کرے جنھون نے تمکو ذلیل و حقیر کیا اور خدا انتقام لے اون لوگون سے
جنھون نے تمھارے ساتھہ عداوت و کینہ رکھا اور خدا چھوڑ دے اون لوگون کو
جنھون نے تمکو چھوڑ دیا اور لعنت کرے اوسپر جنھون نے تمکو شہید کیا اور خدا یار و
مددگار اور نگہبان تمھارا ہے کس قدر رونا عورتون کا اور انبیا اور مومنین اور
شہدا اور ملائکہ آسمان کا تمھارے اوپر ہوتا ہے اے ابا بصیر مین جب فرزندان حسین
کو دیکھتا ہون حال میرا اسطرح متغیر ہوتا ہے کہ مین ضبط نہین کر سکتا بسبب اس
جور و ستم کے کہ اونکے پدر عالیمقدار پر کے گئے ہین اے ابو بصیر فاطمہ حسین پر روتی
ہی اور فریاد و نالہ کرتے ہے جہنم سے خروش بلند ہوتا ہے اور جب خازنان دوزخ
آواز اوس مخدومۂ عالم کے سنتے ہین جہنم کو روکتے ہین کہ مبادا شعلہ زن ہو اور
دھوان اوسکا باہر نکلے اور تمام آنکھین اہل زمین کی جلا دی جب تک وہ سیدہ
عالم گریہ و بکا مین رہتی ہے یہ محافظت دوزخ کرتے ہین اور شعلہ ہاے جہنم کو پھیرتے
رہتے ہین اور دروازون کو بند کرتے ہین تاکہ ساکنان زمین محفوظ رہین اور چشم
گریان ساکن نہین ہوتی جب تک کہ وہ سیدۂ عالم چپ نہ رہے اور دریا اوسوقت
قریب ہوتا ہے کہ جوش مارین اور ایک دوسرے پر گرین اور بہین و لیکن ہر قطرۂ
دریا پر ایک فرشتہ موکل ہے جب یہ فرشتے آواز اوس مخدومہ جہان کی سنتے ہین
دریاؤن کو روکتے ہین اور اپنے ہاتھون اور بازوون سے اونکا جوش موقوف
کرتے ہین تاکہ اہل زمین غرق نہو جائین اور فرشتہ ہمیشہ ترسان اور ہراسان اور
اوداس حضرت کے رونے سے گریان و نالان ہین اور تضرع و زاری درگاہ باری
مین کرتے ہین اور بخوف عذاب اہل زمین آواز مین تسبیح و تقدیس کی بلند کرتے ہین
اور اگر آواز ایک کی اونمین سے ساکنان زمین کو پہونچے ہر آئنہ بیہوش ہوجاوین
اور پہاڑ اوس گھڑی اوکھڑ جائین اور زمین لرز جاے مینے عرض کیا فدا ہون مین
آپ پر یہ امر عظیم ہے فرمایا جو کہ مینے ذکر کیا اس سے بھی زیادہ ہے پس فرمایا اے
ابو بصیر کیا تو نہین چاہتا اون لوگون سے ہو جو گریہ و زاری مین فاطمہ کی مددگاری

کرنے ہین بیق کلمہ سنکر مین رونے لگا اور اسقدر رویا کہ بات نہ کر سکتا تھا بعد ازان حضرت نماز کے لیئے گئے اور دعا مین مشغول ہوے اور مین اوس حال سے خدمت ذی سعادت سے جدا ہوا اور کھانا نہ کھا سکا اور رات کو نیند مجھے نہ آئی دوسرے دن ترسان و ہراسان حضرت کی خدمت مین گیا جب مینے دیکھا کہ وہ جناب خاموش ہین مین بھی ٹھہرا اور ساکن ہوا اور شکر جناب باری کیا کہ بارے کوئی عذاب نازل نہین ہوا ایضاً کتاب مذکور مین ایک شخص سے مروی ہے کہتا ہے کہ جناب امیرؑ سے مینے سنا صحن مسجد مین یہ آیت پڑھی تھی کہ فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین اوسوقت حسینؑ ایک مسجد سے برآمد ہوے حضرت نے فرمایا یہ قتل کیا جاویگا اور آسمان و زمین اسپر روینگے ایضاً کتاب مذکور مین ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہتا ہے امیرالمومنینؑ ایک روز برآمد ہوے اور مسجد مین ساتھہ اصحاب اطیاب کے بیٹھے اوسوقت امام حسینؑ آکر روبرو پدر بزرگوار کے کھڑے ہوے پس حضرت نے دست شفقت اونکے سر مبارک پر رکھکر کہا اے فرزند میرے حق تعالی نے حال ایک جماعت کا قرآن مجید مین اس عبارت سے بیان فرمایا کہ فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین کہ آسمان و زمین اُنپر نہ روینگے اور اونکو مہلت نہ ملیگی بخدا کہ سرآئینہ تجھے قتل کرینگے اور آسمان و زمین تیرے اوپر روینگے اور ابن ابی الخطاب سے بھی اسی طرح روایت ہے ایضاً کتاب مزبور مین ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے کہ آسمان و زمین امام حسینؑ کے شہید ہونے سے روئے اور سرخ ہوگئے اور کبھی آسمان و زمین کسی شخص کے لیے نہین روئے ہین مگر یحیی ابن زکریا اور حسین شہید کربلا کے واسطے ایضاً کتاب مذکور مین عبدالسر بن بلال سے مروی ہے کہتا ہے کہ مینے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا فرماتے تھے کہ آسمان واسطے حسینؑ بن علیؑ اور یحیی بن زکریا کے رویا اور سوا اونکے کسی شخص کے لیے نہین رویا مینے پوچھا کہ آسمان کا رونا کیسا ہے فرمایا چالیس دن آفتاب سرخ طلوع و غروب کرتا رہا مینے عرض کیا کہ رونا آسمان کا یہی ہے فرمایا ہان اور حماد بن عثمان سے بھی اسی طرح مروی ہوا ہے ایضاً کتاب مذکور مین علی بن مسہر قرشی سے نقل ہوا ہے کہتا ہے جدہ میرے

وقت شہادت امام حسین ع موجود تھے کہتے تھے ایک سال نو مہینے آسمان خون کے مانند سرخ رہا استطلاع سے کہ آفتاب دکھلائی نہ دیتا تھا ایضاً کتاب مذکور مین محمد بن حلبی سے روایت ہے اوسنے امام جعفر صادق ع سے روایت کی ہے کہ اس آیہ کے ذیل مین فرمایا فما بکت علیھم السماء والارض وما کانوا منظرین تاریخ قتل یحیی بن ذکریا سے الی الآن آسمان کسی متنفس پر نہین رویا تا آنکہ امام حسین علیہ السلام شہید ہوے پس حضرت پر گریہ کیا اور علی بن ابراہیم سے بھی اسی طرح منقول ہے ایضاً کتاب مذکور مین داؤد فرقدنی امام جعفر صادق ع سے روایت کی ہے فرماتے تھے آسمان شہادت امام حسین ع مین چھ سال بہر سرخ رہا اور فرمایا بعد اوسکے آسمان و زمین امام حسین کے واسطے ایک سال روئے اور فرمایا حضرت یحیی علیہ السلام کے لئے ایضاً کتاب مزبور مین عبدالخالق بن عبدربہ سے روایت ہے کہتا ہے الم جعفر صادق ع سے سنا مینے کہ فرماتے تھے لم نجعل لہ من قبل سمیا حسین ابن علی ع کا کوئی سمی و ہمنام پیشتر نہوا تھا اسی طرح یحیی ابن ذکریا کا اور آسمان کسی پر نہین رویا مگر ان دو شخصون پر چالیس دن رویا راوی کہتا ہے مینے پوچھا آسمان کا رونا کیا چیز ہے فرمایا آفتاب بوقت طلوع و غروب سرخ ہوتا تھا ایضاً کتاب مذکور مین جابر بن عبداللہ انصاری نے امام محمد باقر ع سے روایت کی ہے فرمایا کہ آسمان کسی شخص پر بعد یحیی بن ذکریا سواے حسین ع کے نہین رویا لیکن حضرت کیواسطے چالیس دن رویا ایضاً کتاب مذکور مین مروی ہے کہ جب امام حسین ع شہید ہوے آسمان سے خاک سرخ برسی ایضاً کتاب مذکور مین علی ابن الحسین سے منقول ہے کہ آسمان جیسے کہ خلق ہوا نہین رویا مگر یحیی بن ذکریا اور حسین ابن علی پر راوی نے پوچھا رونا آسمان کا کیا تھا فرمایا جب کوئی کپڑا زیر آسمان رکھدیتے تھے دھجے لہو کے برابر اوسپر ٹپک جاتے تھے جسطرح کشمل کے خون کا دھبا کپڑے مین ہو ایضاً کتاب مزبور مین عنان سے روایت ہے کہتا ہے مینے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ زیارت امام حسین ع کے باب مین آپ کیا فرماتے ہین کہ مینے بعض شخصون سے سنا ہے کہ زیارت حضرت کی برابر ایک حج اور ایک عمرہ کے ہے حضرت نے فرمایا تعجب نہ کر کہ یہ باتین غلط کہی ہے اوس شخص نے ہم یہ نہین کہتے ہین ولیکن زیارت

حضرت کی کیا کرا اور جفا اوس جناب پر نہ کرکہ وہ سردار جوانان بہشت اور سردار جوانان شہدا اور شبیہ یحیی بن ذکریا ہے اور ان دونون بزرگون پر آسمان وزمین روئے اور روایت عبد الصمد بن محمد وابن بزیع مین بھی اسی طرح نقل ہے مصنف علیہ الرحمہ فی بیان مین لکھا ہے کہ وہ جو حضرت نے فرمایا کہ یہ بات اوس شخص نے غلط کہی ہے ازراہ تقیہ کے فرمایا ایضاً کتاب مزبور مین حسین بن زیاد نے امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہے فرمایا کہ قاتل یحیی بن ذکریا ولدالزنا تھا اور قاتل حسینؑ بھی ولدالزنا تھا اور آسمان کسی پر نہ رویا تھا مگر یحیی اور حسینؑ پر بیشک عرض کی آسمان کسیطرح رویا فرمایا آفتاب سرخی مین طلوع کرتا تھا اور سرخی مین غروب کرتا تھا اور جعفر بن بشیر سے بھی اسی طرح روایت ہے اور کثیر بن شہاب سے اسی کتاب مین مروی ہے کہتا ہے ایک دن ہم خدمت سراپا برکت حضرت امیر علیہ السلام مین مسجد کے صحن مین بیٹھے تھے کہ حسین ؑ باہر آئے پس جناب ولایت مآب اوس گل گلستان رسالت و نونہالہ خیابان امامت کو دیکھکر مسرور وشاد ہوے اور بخندۂ دندان نما ہنسے بعدہ فرمایا کہ حق تعالی نے ایک قوم کو ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین قسم اوس شخص کی جسنے دانہ کو شق کیا اور انسان کو پیدا کیا کہ یہ قتل کیا جائیگا اور ہر آینہ آسمان وزمین اوسپر روئینگے اور پسر عیسی سے بھی اسی طرح روایت ہے ایضاً کتاب مذکور مین ابو سلمہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ آسمان نہین رویا مگر یحیی بن ذکریا اور حسین ؑ بن علی ؑ کے واسطے ایضاً کتاب مزبور مین داؤد بن فرقد نے امام جعفر صادق سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا جس شخص نے حسین بن علی کو قتل کیا وہ ولدالزنا تھا اور اسی طرح جس شخص نے یحیی بن ذکریا ؑ کو قتل کیا قتل حسین بن علی ؑ سے آسمان ایکسال سرخ رہا بعدہ فرمایا کہ آسمان وزمین حسین بن علی ؑ اور یحیی بن ذکریا پر روئے اور رونا اونکا عبارت سرخی سے ہے ایضاً کتاب مزبور مین داؤد فرقد سے مروی ہے کہتے ہین کہ مین امام جعفر صادق ؑ کے دولتسرا مین بیٹھا تھا کہ ایک کبوتر راعی حضرت کے مکان مین بولتا تھا اور مین دیکھ رہا تھا حضرت دیر تک میری طرف نظر کرتے رہے بعد اسکے فرمایا تو جانتا ہے یہ جانور کیا کہتا ہے مین نے عرض کیا فدا ہون مین آپ پر بخدا کچھ نہین جانتا فرمایا قاتلان حسین پر نفرین کرتا ہے پھر فرمایا اس جانور کو بلا کرو

اور جامورانی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے ایضاً کتاب مذکور مین ابی غندر نے
صادق سے روایت کی ہے کہ بوم کے حال مین فرماتے تھے ہمیشہ آبادیون مین رہتا تھا
جیسے کہ امام حسین شہید ہوے اسنے عہد کیا اور قسم کھائی ہے کہ آبادی مین نہ رہے
اور ہمیشہ ویرانہ مکانون مین رہے دن بھر روزہ سے اور غمگین وملول رہتا ہے اور
شب کو فریاد وزاری اور نوحہ حسین مین صبح کرتا ہے ایضاً کتاب مذکور مین حسین
بن علی بن صاعد نے کہ مجاور قبر امام رضا علیہ السلام تھا اپنے باپ سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے
مین حضرت امام رضا کی خدمت مین داخل ہوا حضرت نے فرمایا کہ لوگ کیا کہتے ہین
مینے عرض کیا فدا ہون مین آپ پر مسئلہ پوچھنے کے لیے حاضر ہون فرمایا تو دیکھتا ہے
یہ بوم میرے جد پیغمبر خدا کے وقت مین گھرون مین اور عمارتون مین رہتا تھا اور وقت
کھانا کھانے مردم کے سامنے اترآتا تھا وہ کچھ ٹکڑے روٹی کے ڈال دیتے تھے
اور پانی پلا دیتے تھے اور پھر اپنے آشیانون مین چلے جاتے تھے جب سے کہ امام حسین
شہید ہوے ہین یہ آبادیون سے باہر نکل گئے اور صحراؤن مین اور خرابون مین اور
پہاڑون مین رہنے لگے اور کہتے ہین کہ بری امت ہو تم کہ اپنے پیغمبر زادے کو قتل
کیا ہم تم سے اپنے اوپر ڈرتے ہین ایضاً کتاب مزبور مین امام جعفر صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ بوم مذکور روزہ رکھتا ہے اور شب کو افطار کرتا ہے اور تا سحر مصیبت
حسین پر نوحہ وزاری کرتا ہے ایضاً کتاب مزبور مین حسن بن علی ہاشمی سے منقول ہے
کہتا ہے کہ امام جعفر صادق نے مجھسے فرمایا اے یعقوب بوم کو کبھی تونے دیکھا ہے کہ
دن کو بولے یا تماشاے گل وگلزار کے واسطے نکلے مینے عرض کی نہین دیکھا فرمایا
تو جانتا ہے کہ سبب اسکا کیا ہے مینے کہا نہین فرمایا سبب یہ ہے کہ وہ دن کو روزہ
رکھتا ہے اور جب شب ہوتی ہے افطار کرتا ہے بعد ازان صبح تک نالہ شبگیر ونوحہ وشیون
مین مصروف رہتا ہے اور کتاب مناقب مین نصرہ ازدیہ سے مروی ہے کہتی ہے
کہ وقت شہادت امام حسین آسمان سے خون برسا اور کپڑے اور برتن ہمارے خون
سے لبریز ہوگئے اور قرظہ بن عبد اللہ کہتا ہے کہ ایک روز دوپہر کو بارش ہوئی اور
کنیرا سفید سرخ ہوگیا مینے دیکھا خون تھا جب اونٹ پانی پینے کے لیئے صحرا کو گئے پانی

سب خون ہو گیا تہا معلوم ہوا کہ وہ روز شہادت حسین علیہ السلام تہا امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ آسمان حسین ؑ پر چالیس دن خون رویا اور زرارہ نے بہی اون حضرت سے نقل کیا ہے کہ فرماتے تہے آسمان یحیی بن ذکریا اور حسین بن علی ؑ پر چالیس روز رویا اور سوا اونکے کسی پر نہین رویا مینے کہا آسمان کا رونا کیا ہے فرمایا آفتاب بزنگ سرخ طلوع وغروب کرتا تہا اور ام سلیم سے روایت ہے کہ جب حسین ؑ شہید ہوے آسمان سے خون برسا کہ دیوارین اور گہر سرخ ہو گئے اور کتاب الابانۃ مین ایک روایت ایسی ہے مذکور ہے اور تفسیر قشیری مین اسدی سے منقول ہے کہتا تہا جب امام حسین ؑ شہید ہوے آسمان نے اون حضرت پر گریہ کیا اور علامت اوسکی رونے کی سرخی افق اور اطراف تہے اور محمد ابن سیرین نے کہا کہ ہمکو خبر پہونچی کہ سرخی اطراف آسمان کی بیش از شہادت امام حسین ؑ ظاہر نہ تہے اور تاریخ قشیری مین محمد سے مروی ہے کیا جانتے ہو تم کہ سرخی افق کی کس سبب سے ہے پہر خود کہا کہ روز شہادت امام حسین ؑ ظاہر ہوئی ہے اور صاحب مناقب نے ابو عیسی ترمذی سے اسی طرح روایت کی ہے اور مناقب مین اسود بن قیس نے روایت کی ہے کہ جب حسین ؑ شہید ہوے ایک سرخی جانب مشرق سے اور ایک سرخی جانب مغرب سے ظاہر ہوے اور درمیان آسمان مین دونون لکیرین اور چھہ مہینے یہ حال رہا اور تاریخ قشیری مین ابو قبیل سے مروی ہے کہ جب حسین ؑ شہید ہوے سورج گہن لگا حتی کہ ستارے دن کو بوقت دوپہر ظاہر ہو گئے اور ہم لوگون کو گمان ہوا کہ قیامت برپا ہو گئی اور ابن لہیعہ نے ابن قبیل سے اسی طرح روایت ہے ایضاً علی بن مہزیار نے اپنے جدہ سے نقل کی ہے کہتے تہے مین شہادت امام حسین ؑ مین لڑکے کم سن تہے یاد ہے مجکو کہ آسمان کئی دن ہمرنگ خون رہا اور نصرہ ازویہ سے منقول ہے کہ جب امام حسین ؑ شہید ہوے آسمان سے خون برسا اور صبح کو تمام چیزین خون سے بہری ہوئی تہین اور ام جنان سے مروی ہے کہ بعد شہادت امام حسین کے تین دن تاریک رہا اور جو شخص کہ زعفران منہ پر لگاتا تہا جلجاتا تہا اور جو پتہر کہ بیت المقدس مین اوٹہاتے تہے نیچے اوسکے خون تازہ پاتے تہے اور معمر سے منقول ہے کہا کہ ولید نے پوچہا کون تم مین سے جانتا ہے کہ بروز شہادت

امام حسین ع پتھر بیت المقدس کے کسطرح پائے گئے زہری نے کہا ہے مینے سنا ہے جو پتھر اوٹھایا جاتا تھا اوسکے نیچے خون تازہ پاتے تھے اور مناقب مین خبر خاص صحیح مسلم سے منقول ہے اس آیت کی تفسیر مین یون لکھا ہے فما بکت علیهم السماء و ما کانوا منظرین کہ جب حسین ع شہید ہوے آسمان رویا اور رونا اوسکا عبارت سرخی سے ہے اور ثعلبی نے تفسیر مین اس آیت کی روایت کی ہے کہ سرخی شفق کی قبل قتل امام حسین ع نہ تھے ایضاً ثعلبی نے حدیث مرفوع ذکر کی ہے کہ ایام قتل حسین ع خون برسا اور شیخ ابو جعفر طوسی نے امالی مین عمار بن ابی عمارہ سے نقل کیا ہے کہ روز قتل حسین خون تازہ آسمان سے برسا ایضاً امالی ابن بابویہ مین حضرت صادق ع سے منقول ہے کہ جب حسین ع کو صحراے کربلا مین زخمی و مجروح کیا اور وہ سنگدل سر کاٹنے کے لیے حضرت کے قریب گئے منادی نے جناب احدیت کیطرف سے درمیان عرش کے اہل زمین کو ندا کی اے امت تبہ کار بعد اپنے پیغمبر کے تمنے اوسکے اہلبیت پر ظلم و ستم کئے حق تعالی تمکو توفیق عید قربان و عید رمضان کی نہ دے پھر حضرت نے فرمایا کہ نجدا توفیق نہین پاتے اور ہمیشہ توفیق نہ پاوینگے جب تک کہ قائم آل محمد ظاہر نہو ایضاً کتاب علل الشرایع مین امام جعفر صادق ع سے اسی طرح سے روایت ہے اور مولف علیہ الرحمہ نے بیان مین لکھا ہے کہ توفیق نہ پانا انکا واسطے عید فطر و اضحی کے یا بسبب اشتباہ ہلال کے ہو کہ اکثر اوقات چاند ان مہینون مین مشتبہ ہوجاتا ہے چنانچہ اکثر علما یہی معنی سمجھے ہین باس راہ سے کہ جو امام حق ظاہر نہین ہین اور غلبہ نہین پاتے ہین نماز عید ین انکے کامل یا مطلق نہین ہوتے یا یہ کہین کہ یہ حکم اہل خلاف کے واسطے مخصوص ہے کہ وہ توفیق عیدین نپائین گے اور خود مولف بحار علیہ الرحمہ نے اس شق اخیر کو اختیار کیا ہے اور کتاب مذکور مین محمد بن اسمعیل رازی نے امام محمد تقی ع سے روایت کی ہے کہتا ہے کہ مینے جناب امام کی خدمت مین عرض کیا کہ اہل باطل کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین ایک روایت مین آیا ہے کہ انکو توفیق روزہ کی نہین ہوتی ہے فرمایا دعا فرشتون کی انکے حق مین قبول ہوتی ہے مینے عرض کی کسطرح سے فدا ہون مین آپ پر فرمایا کہ جب حسین ع مین علی کو شہید کیا ایک فرشتہ نے ندا کی کہ اے امت جفاکار قاتل عترت اطہار احمد مختار

حق تعالے تمکو توفیق روزہ کی اور فطرہ کی نہ دے اور ایک اور حدیث مین بجاے صوم وفطر فطر واضحی مذکور ہے ایضاً کتاب امالی ابن بابویہ مین مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق ع سے نقل کی ہے اون حضرت نے اپنے جد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ حسین ع ایک روز اپنے بھائی حسن علیہ السلام پاس گئے اور اونکو دیکھکر رونے لگے امام حسن ع نے پوچھا یا اباعبد اللہ کیون روتے ہو امام حسین ع نے کہا اوس ظلم کو یاد کرکے روتا ہون جو تم پر ہوگا امام حسن نے کہا کہ ظلم جو مجھپر ہوگا وہ اسی قدر ہے کہ مجھکو زہر دینگے اور اوسی سے مین وفات پاؤنگا ولیکن کوئی دن تمھاری شہادت کے برابر نہین ہے یا اباعبد اللہ ع کہ تیس ہزار ناکس کہ اپنے تئین ہمارے جد محمد کی امت سے جانتے ہین اور دین اسلام بزور اپنے واسطے ثابت کرتے ہین تمپر حملہ کرینگے اور کمر بن سعی کی تیرے خون بہانے کے واسطے اور ہتک حرمت اور مخدرات حرم کی قید کے واسطے اور اسباب لوٹنے کے لیئے باندھینگے پس اوسوقت اپنے امیہ لعنت ابدیہ مین گرفتار ہونگے اور تمھارے لیئے آسمان خون ورآلھ برسادیگا اور تمام چیزین تمھارے اوپر حتی کہ چرند جنگل مین اور مچھلیان دریا مین رووینگی ایضاً کتاب قصص الانبیا مین جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر ع سے روایت کرتا ہی کہ آیہ ولم یجعل لہ من قبل سمیا کے ذیل مین فرماتے تھے یحیی ابن ذکریا کا کوئی ہمنام ایام سابق مین نہ تھا اور اسی طرح حسین ابن علی ع کا اور آسمان دونون بزرگوار پر چالیس دن رویا کیا اور اسی طرح آفتاب اور رونا اوسکا یہ ہے کہ سرخ رنگ طلوع وغروب کرتا تھا بعضون نے کہا ہے کہ مراد آسمان سے اہل آسمان ہین یعنے فرشتے ایضاً کتاب مزبور مین امام جعفر صادق ع سے مروی ہے کہ فرمایا آسمان وزمین بسبب شہادت امام حسین کے روئے اور سوا ے یحیی بن ذکریا کے کسی پر نہین روئے تھے کتاب کامل الزیارت مین عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہتا ہے کہ جس ایام مین عثمان بن عفان نے ابوذر غفاری علیہ الرحمہ کو مدینہ سے جانب ربذہ بھیجا لوگون نے اوس بزرگوار سے ازراہ تسلی کہا کہ اے ابوذر خوش رہ کہ جو مصیبت تجکو راہ خدا مین پہونچی ہے سہل ہے فرمایا ہان سہل ہے لیکن تمھارا کیا حال ہوگا جسوقت کہ حسین بن علی ع کو قتل کرینگے یا کہ ذبح کرینگے قسم خدا کی کوئی حادثہ بعد از شہادت سردار اوصیا کے اس سے زیادہ عظیم نہوگا

اور حق تعالے شمشیر غضب اس امت پر کھینچے گا اسطرح سے کہ پھر کبھی غلاف مین نہ رکھیگا اور ایک عوض لینے والا اوسکے اولاد مین پیدا کریگا کہ وہ لوگون سے بدلا لیگا اور اگر تمکو اطلاع ہو اوس اضطراب سے جو اہل دریا اور ساکنان کوہ وصحرا و فرشتگان خدا مین بسبب شہادت فرزند رسول واقع ہوگا ہر آینہ والد اسقدر روؤ کہ جان ہلاک کرو اور جس آسمان پر کہ روح مطہر اوس سرور کی گذرگی ستر ہزار فرشتے خوفناک اوٹھ کھڑے ہونگے اور بکمال خوف بدن اونکا کانپے گا اور قیامت تک ڈرتے رہینگے اور جو ابر کہ ہوا مین جاتا ہے اور رعد وبرق رکھتا ہے اونکے قاتل پر لعنت کرتا ہے اور ہر روز روح پاک اونکے روبرو صاحب ولاک کے جاتی ہے اور باہم گریہ ملاقات کرتے ہین ایضاً کتاب ارشاد مین محمد بن سیرین سے مروی ہے کہتا ہے یہ سرخی آسمان پر بعد قتل امام حسین کے دکھلائی دے اور پہلے نہ تھی مصنف علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ ممکن ہے مراد زیادتی وکثرت سرخی آسمانی ہو

باب

متضمن گریہ وزاری ملائکہ وانبیا ونالہ سیدۃ النسا کہ جناب امام حسین ؑ کی مصیبت مین ہوا اور حق تعالی نے فرشتون کو اونکے مدد کے واسطے بھیجا حدیث ابن شبیب باب بکا مین گذری اور شیخ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ چار ہزار فرشتے واسطے مددگاری امام حسین ؑ کے نیچے اوترے پس حضرت نے اجازت نہ دی پھر واپس طلب اجازت کی گئے اور اوسوقت نیچے آئے کہ حضرت شہید ہوچکے تھے پس نزدیک ضریح منور کے ژولیدہ مو اور غبار آلودہ بیٹھے اور تا روز قیامت مشغول نوحہ وزاری رہینگے اور سردار اونکا ایک فرشتہ ہے کہ اوسکو منصور کہتے ہین ایضاً کتاب کامل الزیارت مین بسند دیگر ابی الخطاب سے اسی طرح روایت ہے ایضاً امالی شیخ طوسی مین محمد بن حمران سے مروی ہے کہا کہ امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ جب امام حسین ؑ پر وہ حادثہ عظیم واقع ہوا فرشتون نے جناب باری مین تضرع وزاری کی کہ پروردگارا ان اہل جفا نے حسین تیرے برگزیدہ اور پیغمبر کے فرزند پر یہ ظلم وستم کیا اوسوقت جناب احدیت نے نشان ظفر نشان حضرت صاحب الزمان ؑ کے قائم کیے اور فرشتونکو دکھلائے اور فرمایا مین اس شخص کے ہاتھون سے خون حسین کا

انتقام لونگا ایضاً کتاب علل الشرایع مین ثمالی سے روایت ہے کہا مینے امام محمد باقرؑ
کی خدمت مین عرض کی یا بن رسول اللہ آیا آپ امام بحق نہین ہین فرمایا البتہ ہین مینے
عرض کی پس امام دوازدہم کو کس واسطے قائم کہتے ہین اور کسی امام کو نہین کہتے ہین فرمایا
جب جد میرے حسینؑ شہید ہوے فرشتون نے جناب احدیت مین رو رو کے عرض کی کہ
اے سید و معبود ہمارے تو ایسے شقی سے تغافل فرماتا ہے جسنے بہترین مخلوقات کو مارا ہے
پس حق تعالی نے اونکو وحی کی کہ ساکن رہو قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی مین اِنسے انتقام
لونگا ہر چند بعد مدت عمل مین آویگا بعدہ جناب احدیت نے صورتین نو اماموں کی نسل
امام حسینؑ سے فرشتون کو دکھلائین اور ملایک اِنکے جمال باکمال کے مشاہدہ سے مسرور
و محظوظ ہوے اور ایک کو اِنکے درمیان مین نماز مین کھڑا دیکھا اور حق تعالی نے فرمایا
کہ یہ جو قائم ہے اِسکے ہاتھون سے مین بدلہ حسینؑ کے خون کا لونگا ایضاً کتاب کامل الزیارت
مین روایت ہے کہ جو فرشتہ جناب رسالت مآب کی خدمت مین آتا تھا اور حضرت کو
شہادت امام حسینؑ کی خبر دی تھی وہ فرشتہ دربانون کا تھا بتحقیق کہ ایک فرشتہ فرشتگان
جنت سے دریا پر اوترا اور اپنے بازو کھولے اور ایک نعرہ مارا کہ اے ساکنان دریا
لباس غم و عزا پہنو کہ جگر گوشہ رسول ذبح کیا جاویگا پھر تربت مطہر امام حسینؑ
کے قتلگاہ کی اوٹھاکے آسمان پر لیگیا پس کوئی فرشتہ باقی نہ رہا جسنے اوس مٹی کو نہ سونگھا ہو
اور ہر فرشتہ پاس نشان اوس خاک کا باقی رہا اور ہر ایک نے قاتلان امام پر اور اونکے
تابعون پر لعنت کی ایضاً کتاب مزبور مین امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے فرماتے
ہین کسواسطے تم حسینؑ کی زیارت کو نہین جاتے کہ چار ہزار فرشتے تا روز قیامت ضریح
مقدس کے قریب گریان بیٹھے ہین ایضاً کتاب مذکور مین بسند دیگر آنحضرت سے
اسی طرح روایت ہے ایضاً کتاب مذکور مین امام محمد باقرؑ سے روایت ہے فرمایا
چار ہزار فرشتے گرد و خاک آلود اور ژولیدہ موتا روز قیامت حسینؑ کے مصیبت
مین روتے رہینگے ایضاً کتاب مزبور مین ابو بصیر سے روایت ہے کہ کہا امام جعفر
صادقؑ نے فرمایا ستر ہزار فرشتہ جناب امام حسینؑ کے لیے خدا کی طرف سے موکل
ہین کہ ہر روز حضرت پر درود بھیجتے ہین اور روز قتل حضرت سے جب تک کہ خدا

چاہیے یعنی تا وقت ظہور حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ خاک آلودہ اور ژولیدہ مو رہینگے
کتاب محاسن مین محمد قیس سے مروی ہے کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
نزدیک قبر منور امام حسین ع کے چار ہزار فرشتے ژولیدہ مو و غبار آلود مقرر ہوے ہین کہ
تا روز قیامت مشغول گریہ وزاری رہینگے ایضاً کتاب مزبور مین امام جعفر صادق ع
یا امام محمد باقر ع سے روایت ہے کہ قبر امام حسین ع پر چار ہزار فرشتے ہین کہ ژولیدہ مو اور
گرد و غبار آلودہ تا قیامت حضرت پر گریہ و بکا کرتے ہین اور محمد بن مسلم نے کہا ہے کہ قبر
کی محافظت کرتے ہین ایضاً کتاب مزبور مین ربعی سے منقول ہے کہتا ہے کہ مین نے
خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ مدینہ مین قبور شہدا کہان ہین اور فرمایا
کہ بہترین شہدا حسین ہین قسم اوس پروردگار کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے
کہ گرد قبر انور کے چار ہزار فرشتہ ہین کہ گرد آلودہ و ژولیدہ موگریان ہین تا قیامت ایضاً
صفاری ابن معروف سے مثل اسکے روایت کی ہے ایضاً کتاب مزبور مین ابوبصیر
نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ چار ہزار فرشتہ غبار آلودہ و ژولیدہ مو
امام حسین ع پر گریہ کرتے ہین تا قیامت اور جو شخص حضرت کی زیارت کو آتا ہے اوسکا
استقبال کرتے ہین اور جو زائر بیمار ہوتا ہے اوسکی عیادت کرتے ہین اور جو زائر
مرجاتا ہے اوسکے جنازہ کی مشایعت کرتے ہین اور طلب مغفرت اوسکے واسطے کرتے
ہین ایضاً ابن ابی الخطاب سے اسی طرح روایت ہے ایضاً کتاب مزبور مین
ثمالی نے امام جعفر صادق ع سے نقل کی ہے فرمایا حق تعالی نے امام حسین کے مرقد
منور پر چار ہزار فرشتے ژولیدہ مو اور خاک آلود موکل کیے ہین کہ طلوع فجر سے تا زوال
آفتاب روتے ہین اور بعد زوال اور چار ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہین اور وہ
چار ہزار اور پر جاتے ہین اور روتے ہین یہانتک کہ صبح ہو جاتی ہے ایضاً کتاب
مزبور مین ہارون سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق ع سے پوچھا جو کہ
زیارت امام حسین ع کرے اجر و ثواب اوسکا کسقدر ہے فرمایا کہ جب حسین ع شہید ہوے
تمام عالم حضرت پر رویا اور چار ہزار فرشتے حضرت کے واسطے معین کیے گئے کہ سب
خاک آلودہ اور ژولیدہ مو ہین اور قیامت تک حضرت پر روتے رہین گے ایضاً کتاب

مزبور مین عبدالملک بن مقرن نے امام جعفر صادق سے نقل کی ہے فرمایا تم جب
زیارت امام حسین کی کرو لازم ہے اوسوقت خاموش رہو اور بیہودہ بات نکرو اسواسطے
کہ جو فرشتے نگاہبان رات دن کے ہین وہ سب وہان کے فرشتون پاس جاتے ہین
اور ملاقات اور مصافحہ کرتے ہین اور وہ فرشتے بسبب شدت گریہ و بکا کے جواب اونکو
نہین دیتے پس یہ منتظر رہتے ہین تا اینکہ زوال آفتاب ہوتا ہے اور تا اینکہ صبح ہوجاتی ہے
اوسوقت وہ بات کرتے ہین اور آسمان کے اخبار پوچھتے ہین لیکن ان دو وقتون کے
درمیان کچھہ بات نہین کرتے اور ایک ساعت گریہ وزاری سے باز نہین رہتے اور
آرام نہین لیتے اور متوجہ تمہارے رہتے ہین کہ جو کچھہ دعائین پڑھتے ہو سنتے ہین
مینے عرض کی کہ فرشتون سے وہ کیا پوچھتے ہین اور کونسے فرشتے پوچھتے ہین آیا جو قبہ
منور پر موکل ہین وہ پوچھتے ہین یا جو نگہبان روز و شب ہین حضرت نے فرمایا جو فرشتے
کہ موکل قبر شریف ہین نگہبانون سے پوچھتے ہین اسواسطے کہ وہ خود اپنی جگہ سے حرکت
نہین کرتے اور یہ ہمیشہ آسمان پر جاتے آتے ہین اسمعیل فرشتہ ہے کہ ہوا پر موکل
ہے ملاقات کرتے ہین اور بسا اوقات رہان بخدمت جناب رسالت مآب و فاطمہ
زہرا و حسن مجتبیٰ و حسین علیہ السلام سید الشہدا اور جو ائمہ بنجباسی وارد بقامین تشریف
لیگیا ہو مشرف ہوتے ہین پس یہ حضرت اون ملائکہ سے کئی چیزین پوچھتے ہین اور
استفسار حال زوار فرماتے ہین اور کہتے ہین کہ زایرون کو اپنی دعا کی خوشخبری دو
پس یہ فرشتے کہتے ہین کہ ہم کسطرح بشارت دین وہ تو ہمارا کلام نہین سنتے پس حضرات
معصومین فرماتے ہین کہ برکت انکے واسطے ہدیہ کرو اور انکے لیے دعا مانگو کہ یہی خوشخبری
ہے اور جب مراجعت کرنے لگین اپنے بازوون سے انکو احاطہ کرو تاکہ یہ آہٹ تمہاری
پاوین اور ہم ان سب محبون کو اوس شخص کے سپرد کرتے ہین کہ امانت اوسکے
نزدیک ضایع نہین اور اگر لوگ حضرت کی زیارت کا ثواب معلوم کرین آپس مین
تلوار سے لڑین اور مال اپنا اس راہ مین بیچین تجقیقیکہ حضرت فاطمہ جب انکی طرف
نگاہ کرتے ہین اور ہزار پیغمبر اور ہزار صدیق اور ہزار شہید اور ہزار فرشتے ہمراہ اونکے
روتے ہین اور شریک و مددگار ہوتے ہین اور وہ مخدومہ عالم اسی طرح فریاد و فغان

کرتے ہین کہ تمام فرشتے ازراہ رقت ورحمت اونکے ساتھہ روتے ہین اور وہ سیدہ ساکن
نہین ہوتین تا اینکہ پیغمبر خدا تشریف فرما ہوتے ہین اور فرماتے ہین اے بیٹی تونے تمام
اہل آسمان کو رولایا اور حق تعالی کے ذکر تقدیس وتسبیح سے باز رکھا بس کر کہ یہ مشغول
ذکر الٰہی ہون اور حق تعالے تیرے دشمنون سے انتقام لینے والا ہے اور وہ مخدومہ
جہان تم مین سے جو لوگ اوس مشہد شریف مین مشرف ہوتے ہین اونپر نظر فرماتے ہین
اور دعاے خیر اونکے لیے کرتے ہین پس زیارت مین آنحضرت کے قصور نہ کرین کہ حسنات
و درجات زیارت کے حد وحصر سے زیادہ ہین **ایضاً کتاب مزبور مین** ابی عبیدہ بزاز سے
روایت ہے کہتا ہے امام جعفر صادق ؑ سے مینے عرض کی خدا ہون مین آپ پر زمانہ
آپ کے بقا کا اس دار فنا مین بہت کم ہے اور وفات آپ کی بہت قریب اور نزدیک
ہین حالانکہ احتیاج خلایق کی آپ کی طرف بہت ہے حضرت نے فرمایا ہم مین سے ہر ایک
کے واسطے ایک صحیفہ اور نامہ ہے کہ اوسمین جس چیز کی احتیاج مادام الحیات اوسکو ہوتی ہے
لکھی ہوئی ہے اور جب جن چیزون کا اوسکو حکم ہی ہو چکتے ہین جانتا ہے کہ عمر اوسکی
تمام ہوئی پس جناب رسالت مآب اوسکے قریب آتے ہین اور خبر وفات اوسکی ظاہر
کرتے ہین اور جو درجات ومنازل کہ اوسکے لیئے نزدیک خدا کے ہین بتاتے ہین اور
امام حسین علیہ السلام نے جب صحیفہ اپنا پڑہا اوس صحیفہ مین جو چیزین کہ آنیوالی تہین
اور جو امر کہ باقی رہنے والے تہی مرقوم تہے حضرت جہاد کے واسطے نکلے اور وہ امر کہ
باقی رہے تہے یہ تہے کہ فرشتون نے جناب احدیت سے اجازت حضرت کی مدد کے
طلب کی اور مامور ہوے پس حضرت لڑائی پر مستعد ہوے اور یہ نیچے اوترے اوسوقت
پہونچے کہ وہ جناب شہید ہو چکے تہے پس فرشتون نے دعا کی کہ خداوندا تونے ہم کو
اوترنے کی اور مدد کرنیکی اجازت دی جب ہم نیچے اوترے تو نے اوس جناب کو اپنے
جوار رحمت مین ساکن کیا پس حق تعالی نے وحی کی کہ تم اس مرقد منور کے مجاور رہو
اوسوقت کہ حسین ؑ کو دیکھو گے کہ قبر سے نکلا ہے اوسکی مدد یاری ومددگاری اوسکی کرنا
اور اونکی مصیبت اور اپنی کم خدمتی پر گریان ونالان رہو اور تم اونکی غمخواری کے لیے
مخصوص کیے گئے ہو پس ملائکہ قریبۃ الی اللہ حسرت نارسائی سے روتے ہین اور جب

حضرت رجعت کرینگے یہ انصار و مددگار سی ہونگے کتاب کافی مین جریر سے اسی طرح مروی
ہے ایضاً کتاب کامل الزیارت مین صفوان جمال سے مروی ہے کہتا ہے کہ مینے
راہ مدینہ مین امام جعفر صادق ع سے پوچھا کہ یابن رسول اللہ کیا سبب ہے کہ مین
ہمیشہ آپ کو غمگین و ملول و شکستہ پاتا ہون فرمایا جو کچھہ کہ مین سنتا ہون اگر تو سنتا
اس امر کے پوچھنے سے باز رہتا مینے عرض کیا آپ کیا چیز سنتے ہین فرمایا تضرع و زاری
فرشتون کی جناب باری مین واسطے لعنت قاتلان علی و حسین کے اور نوحہ جنات کا
اور رونا اون فرشتون کا کہ گرد ضریح مبارک امام حسین ع کی ہین پس کون شخص ہوگا
کہ ان حالات کو دیکھے اور کہانا اور سونا اوسکو گوارا ہو کامل الزیارت مین اسحق
بن عمار سے مروی ہے کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق ع کی خدمت مین مینے عرض کی
کہ مین شب عرفہ حائر حسین ع مین تھا اور نماز پڑھتا تھا اوس جگہ قریب پچاس ہزار
شخص کے کہ سب خوشرو و خوش خو تھے دیکھے سبھون نے رات کو نماز پڑھی صبح کو
مین سجدہ مین تھا جب مینے سر اوٹھایا اونمین سے کسی کو نہ پایا حضرت نے فرمایا جب
امام حسین علیہ السلام صحراے کربلا مین گرفتار اشقیا تھے اوسوقت پچاس ہزار فرشتے
حضرت پر گذر کر جانب آسمان گئے تھے پس حق تعالے نے اونسے خطاب کیا کہ تم میرے
حبیب کے نواسہ پر بوقت شہادت گذرے اور تمنے اوسکی مدد نہ کی اب زمین پر
جاؤ اور قریب قبر اوسکے تا روز قیامت ژولیدہ مو و غبار آلودہ رہو ایضاً کتاب
مزبور مین ابان بن تغلب سے ماثور ہے کہتا ہے امام جعفر صادق ع نے فرمایا چار ہزار
فرشتے واسطے مدد امام حسین ع کے آسمان سے اترے پس اذن نہ پائی پس دوبارہ
واسطے طلب اجازت کے گئے اور نیچے اترے اوسوقت حضرت شہید ہو چکے تھے
پس وہ فرشتہ غبار آلود بال پریشان کئے ہوے نزدیک قبر امام مجتمع ہین کہ تا قیامت
حضرت پر روتے رہین اور سردار اونکا ایک فرشتہ منصور نام ہے جو زائر کہ واسطے
زیارت کے جاتا ہے اوسکا استقبال کرتے ہین اور جب رخصت ہوتا ہے مشایعت
کرتے ہین اور اگر بیمار ہوتا ہے عیادت اوسکی کرتے ہین اور اگر وفات پاتا ہے اوسکے
جنازہ پر نماز پڑھتے ہین اور اوسکے لیے استغفار کرتے ہین اور یہ سب منتظر ظہور

امام صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کے ہین کتاب مناقب وجامع ترمذی
وکتاب سدی وفضائل سمعانی مین ام سلمہ سے روایت ہے کہتے ہین مینے جناب پیغمبر
کو خواب مین دیکھا حضرت کا سر مبارک گرد وغبار آلودہ تہا مینے عرض کیا یارسول اللہ
آپ کا یہ کیا حال ہے فرمایا مین ابہی مقتل حسینؑ مین حاضر تہا ابن فورک نے فصول
مین اور ابو یعلی نے مسند مین اور عامری نے ابانہ مین بسند ہاے کثیر روایت کی ہے
کہ ایک روز حسینؑ وقت وحی کے جناب رسالت مآب پاس آئے اور حضرت کے
پشت مبارک پر سوار ہوے اوسوقت وحی حضرت پر نازل ہوئی جبرئیل نے پوچھا
یا حضرت آپ حسینؑ کو دوست رکہتے ہین فرمایا اپنے فرزندون کو کیونکر نہین چاہتا
جبرئیل نے عرض کیا امت آپ کی اسکو بعد آپ کے شہید کریگی اور ہاتہہ بڑھاکر ایک
سفید خاک ہاتہہ مین لائے اور کہا یہ وہ خاک ہے جسپر آپ کا فرزند شہید ہوگا اور
نام اسکا طف ہے یعنی کنار دریا ایضاً کتاب سالم بن جعد مین اسطرح مذکور ہے
کہ وہ فرشتہ میکائیل تہا اور مسند ابی یعلی مین یون ہے کہ یہ فرشتہ سبعہ کا تہا اور احمد
حنبل نے مسند مین انس سے اور غزالی نے کیمیاے سعادت مین اور ابن بطہ نے کتاب
الابانہ مین بندرہ سند سے اور ابن حسین تمیمی نے روایت کی ہے اور عبارت اوسکی
یہ ہے کہ ابن عباس کہتے ہین ایک روز مین سوتا تہا ناگہان ایک شور وفغان
اور غلغلہ ام سلمہ کے گہر سے اوٹہا کہ کہتے تہے اے ذخران عبد المطلب میری مدد
کرو اور میرے ساتہہ گریہ وزاری کرو کہ تمہارا آقا کہ سردار جوانان بہشت تہا قتل
ہوا کسی نے پوچہا تمکو کہان سے معلوم ہوا کہا رسول خدا کو اسوقت مینے خواب
مین دیکہا باموے پریشان پراسان ہین مینے پوچہا کیا سبب ہے فرمایا فرزند میرا
حسینؑ مع اپنے اہل بیت کے قتل ہوا ہے اور اسوقت شہید ہوا اور مین اون سب کو
دفن کرکے آتا ہون پس آنکہہ میری کہل گئی تربت حسینؑ کو مینے دیکہا خون پایا
اور وہ ایک خاک تہی کہ جبرئیل امین کربلا سے لائے تہے اور جناب رسالت مآب
کو دیتے تہی اور کہا تہا کہ جب یہ خون ہوجاوے جانیئے کہ فرزند آپ کا شہید ہوا
اور حضرت نے اوس خاک کو میرے پاس بہیجا تہا کہ اسکو شیشہ مین رکہہ چھوڑ جب

یہ خون ہو جاوے جانتا کہ حسین ؑ شہید ہوے پس بیٹے اسوقت اوس شیشہ کو دیکھا
اوسمین خون تازہ جوش مارتا ہی کتاب امالی نیشاپوری مین مذکور ہے کہ زرہ ایک زن نوحہ گر
تہی اوسنے حضرت سیدہ کو خواب مین دیکھا کہ امام حسین ؑ کی قبر مبارک پر کھڑے ہوے
روتے ہین اور مجکو چند اشعار پڑھنے کا حکم فرماتے ہین کہ مضمون اونکا یہ ہے اے
چشم قطرات عبرات جاری کر اور قصور نکر اور گشتہ کربلا پر رو کہ اوسکے سینہ کو مجروح و
پامال سم اسپان کیا اور بیٹے تیمارداری اوسکے نہ کی اور جسوقت وہ شہید ہوا مین حاضر
نہ تہی بلکہ وہ بیمار نہ تہا کہ محتاج تیمارداری ہوتا کتاب کافی مین کرام سے روایت
ہے کہتا ہے بیٹے قسم کھائی اور درمیان خود و خدا عہد کیا کہ تا قیام قائم آل محمد ہمیشہ
روزہ رکھون اور کبھی دن کو کھانا نہ کھاؤن پس خدمت امام جعفر صادق ؑ مین حاضر ہوا
اور عرض کیا کہ ایک شخص نے آپ کے شیعون سے عہد کیا ہے دن کو کھانا نہ کھائے
جب تک کہ قیام امام صاحب العصر نہو فرمایا اے کرام روزہ رکھ لیکن عیدین و ایام
تشریق اور سفر اور مرض مین افطار کر کہ جب امام حسین ؑ شہید ہوے تہے آسمان
وزمین اور جو چیز کہ اونکے درمیان مین ہے سب نے جناب کبریائی مین نالہ و استغاثہ کیا
تہا کہ خداوندا ہمکو حکم دے کہ خلق کو ہلاک کرین اور زمین سے اوٹھالین کہ اونھون نے
تیری حرمت کو ہتک کیا اور تیرے اولیا کو قتل کیا پروردگار عالم نے وحی کی اے فرشتو
میری اور اے طبقہ ہاے آسمان ٹھہرو اور ساکن ہو بعد ازان ایک حجاب کو اونکے اوپر
کھولا اونھون نے مشاہدہ کیا کہ پس پردہ محمد مصطفے و بارہ وصی اونکے ہین پس
حق تعالے نے اونکے قائم کی طرف تین بار اشارہ کر کے فرمایا کہ اے آسمان و زمین
اور اے فرشتو اس شخص کے ہاتھ سے مین نصرت و مددگاری حسین کی کرونگا کتاب
معراج مین اعمش نے امام جعفر صادق ؑ سے اور اون حضرت نے اپنی والد بزرگوار
سے اونھون نے اپنے جد امجد سے روایت کی ہے حضرت رسالتمآب نے فرمایا جس
شب مجکو آسمان پر لیگئے جب مین پانچوین آسمان پر پہونچا صورت علی ابن ابی طالب
کو مشاہدہ کیا اور جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کیا شکل ہے جبرئیل نے کہا فرشتے زیارت
علی کے مشتاق ہوے تہے اونھون نے درگاہ علی اعلی مین عرض کی کہ بار آلہا

بنی آدم علی کی زیارت سے مشرف ہوتے ہین اور ہم محروم رہتے ہین ہمکو بھی مدام اوس
امام ہمام کی زیارت سے شادکام رکھہ جناب احدیت نے موافق اِنکے آرزو کے اپنے
نور سے صورت علی کی پیدا کی پس روز و شب گویا علی روبرو اونکے ہین اور صبح و شام
اونکی زیارت سے مشرف ہوتے ہین اعمش کہتا ہے کہ جب ابن ملجم ملعون نے سر انور
پر حضرت کے ضربت لگائی ویسی ہی ضربت صورت آسمانی مین بھی ظاہر ہوے پس
فرشتگان چرخ اخضر ہر شام و سحر اوس صورت انور پر نظر کرکے قاتل شقی پر لعنت کرتے
ہین اور جب امام حسین شہید ہوے فرشتون نے فغان و نالہ کیا اور اوسکو اوٹھایا
اور پانچون آسمان پر مقابل صورت علی مرتضیٰ لاکر رکھا اور جسوقت کہ فرشتے اوپر سے
نیچے آتے ہین اور آسمان پنجم پر واسطے زیارت علی و حسین ع کے اوترتے ہین یزید
و ابن زیاد اور قاتلان حضرت پر تا یوم القیامہ لعنت کرتے ہین اور لعنت کرتے رہینگے
راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا کہ یہ حدیث اسرار مکنونہ اور
علوم مخزونہ سے ہے جو شخص کہ لائق اسکے سننے کا نہو اوس سے چھپانا چاہیے۔

باب

متضمن اس امر کا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا وغیرہا نے جناب رسالتمآب کو خواب مین
دیکھا اور خبر شہادت امام حسین علیہ السلام مع دیگر شہدا حضرت سے سنے مجالس
شیخ مفید اور امالی شیخ طوسی مین غیاث بن ابراہیم نے امام جعفر صادق ع سے
روایت کی ہے کہ ایک روز ام سلمہ صبح کو روتے اور فریاد کرتے اوٹھین سبب پوچھا
فرمایا فرزند میرا حسین آج کی شب قتل ہوا اسلیے کہ جب سے جناب رسالتمآب ع
نے وفات پائی میں نے اونکو خواب مین کبھی نہ دیکھا تھا مگر آج شب کو غمگین و ملول دیکھا
مینے خواب مین عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا کیا حال ہے فرمایا آج مین تمام شب قرین
واسطے حسین ع اور اوسکے اصحابکی درست کرتا رہا کتاب امالی شیخ ابن بابویہ
مین وہب بن وہب نے حضرت امام جعفر صادق ع سے اسی طرح روایت کی ہے
کتاب امالی شیخ طوسی علیہ الرحمہ مین ابن عباس سے روایت ہے کہتے ہین

مین ایک روز گھر مین سوتا تھا ناگاہ ام سلمہ کے گھر سے صدائے فریاد بلند ہوئے
پس مین باہر نکلا اور ام سلمہ کے گھر گیا اور مرد وزن مدینہ کے وہان جمع تھے مینے
نزدیک جاکر پوچھا اے امّ المومنین تم کیون روتی ہو اور فریاد و فغان کرتے ہو
مجکو جواب نہ دیا اور زنان بنی ہاشم کی طرف منھ کرکے فرمایا اے دختران
عبد المطلب میری مدد کرو اور میرے رونے مین میرا ساتھہ دو قسم خدا کی سردار
تمھارا سید جوانان بہشت اور نواسۂ رسول اور گل گلزار پیغمبر خدا حسین علیہ السلام
شہید ہوا مینے کہا اے ام المومنین یہ کہان سے تمنے سنا اور جانا فرمایا اسوقت
پیغمبر خدا کو مینے خواب مین دیکھا بال پریشان کیے با حال خراب مینے سبب پوچھا
فرمایا کہ فرزند میرا حسین اور اسکے اصحاب و اہلبیت آج شہید ہوگئے اور مین
اونکے دفن مین مصروف تھا اس وقت فارغ ہوا ہون جب خواب سے مین بیدار
ہوے گھبرائی ہوئی سرا پردہ جانب حجرہ دوڑے اور ہوش مجھہ مین نہ تھا دیکھا مینے
کہ وہ خاک جو جبرئیل کربلا سے لائے تھے اور پیغمبر خدا کو دی تھی اور کہا تھا جب یہ
لہو ہو جاوے جانیو کہ فرزند تمھارا حسین شہید ہوا حضرت نے وہ خاک مجھے
دی تھی اور فرمایا تھا کہ اس خاک کو شیشہ مین رکھہ چھوڑو جب یہ خون تازہ ہو جائے
جاننا کہ حسین شہید ہوا اسوقت مینے شیشہ کو دیکھا اوسمین خون تازہ جوش مارتا ہے
ابن عباس کہتے ہین ام سلمہ نے اوس خون کو لیکر اپنے چہرہ پر ملا اور نوحہ و ماتم
برپا کیا آخر خبر پہونچی کہ امام حسین اوسی دن شہید ہوے اور عمر بن ثابت نے
کہا ہے کہ ایک روز مین امام محمد باقر علیہ السلام کی دولتسرا مین حاضر تھا اور
اس حدیث کو بروایت سعید بن جبیر عبد اللہ بن عباس سے مینے ذکر کیا حضرت نے فرمایا
عمر بن ابی سلمہ نے بھی اپنی مان ام سلمہ سے اسی طرح مجھسے روایت کی ہے اور پہلی
روایت مین مذکور ہے کہ ابن عباس نے کہا شب آیندہ جناب رسالت پناہ کو مین نے
خواب دیکھا مواور پریشان و غبار آلود دیکھا اور حال پوچھا فرمایا تو نہین جانتا کہ
مین حسین اور اونکے اصحاب کو دفن کرکے آتا ہون اور سدیر نے امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت کی ہے فرمایا جبرئیل امین خدمت سید المرسلین مین خاک شہید حسین

لائے تھے بعدہ امام نے فرمایا کہ وہ خاک پاک اب ہمارے پاس ہے اور بعض کتب مناقب مین عمار سے روایت ہے کہ ابن عباس نے بوقت دوپہر جناب سید البشر کو خواب مین باموہاے ژولیدہ اور صورت غبار آلودہ دیکھا کہ ایک شیشہ لبریز خون سے ہاتھہ مین لیے ہین مین نے پوچھا یارسول اللہ یہ خون کیسا ہے فرمایا یہ خون حسین علیہ السلام ہے آج تمام روز اسکو مین نے جمع کیا بس ابن عباس نے اوس تاریخ کو ضبط کیا بعدہ معلوم ہوا کہ شہادت امام علیہ السلام اوسی روز واقع ہوئی تہی اور سلمہ سے روایت ہے کہا کہ ام سلمہ کے پاس مین گئی اور وہ روتی تہین مین نے سبب رونے کا پوچھا کہا مین نے پیغمبر خدا کو خواب مین اس صورت سے دیکھا کہ سر مبارک اور محاسن شریف پر غبار و خاک ہے مینے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیا حال ہے فرمایا ابھی مین قتلگاہ حسین مین تہا اور وہین سے آتا ہون سلمی مدائنی نے کہا پیغمبر خدا نے ام سلمہ کو ایک شیشہ دیا جس مین کربلا کی خاک تہی اور فرمایا جب یہ خاک خون تازہ ہو جاوے اوسوقت حسین شہید ہوگا سلمی کہتی ہے کہ ایک روز خانۂ ام سلمہ سے نوحہ و نالہ بلند ہوا پس سب سے پہلے مین وہان گئی اور ماجرا پوچھا کہا کہ پیغمبر خدا کو مین نے خواب مین دیکھا کہ سر مبارک گرد و غبار آلودہ ہے مین نے کہا یہ کیا حال ہے فرمایا لوگون نے میرے فرزند دلبند پر حملہ کیا اور شہید کر ڈالا اور مین اوسکی شہادت کے وقت وہان موجود تھا ام سلمہ کہتی ہین پس بال میرے بدن پر کھڑے ہوگئے اور مین دوڑی اور شیشہ کو دیکھا خون اوس مین جوش مارتا تہا سلمی کہتی ہے دیکھا مین نے ام سلمہ اوس شیشہ کو آگے رکھے ہوئے تہین اور کتاب طرائف مین کتاب جمع بین الصحیحین سے نقل ہے کہ لوگون نے پیغمبر خدا کو خواب مین روتے دیکھا پوچھا کیا حال ہے یارسول اللہ فرمایا حسین فرزند دلبند میرا ابھی شہید ہو گیا۔

باب

متضمن نوحہ جنات مصیبت فرزند سید کائنات بر بعض معتبر کتابون مین دیکھا کہ ہند دختر جونسی روایت ہے کہتی ہے جناب رسالتمآب مع اصحاب ام معبد کے

خیمہ مین تشریف فرما ہوے اوسکے ایک گوسفند اغز حضرتکی دوہنے کی برکت سے بہت دودہ دیا چنانچہ نقل
اوسکی لوگونمین مشہور ہی بعد اوسکے حضرت نے مع اصحاب آرام کیا چونکہ اوس روز گرمی بشدت تہی جب تمازت آفتاب
کم ہوئی حضرت فرش خواب سے اوٹھے اور پانی منگوایا ہاتھہ دھوکر کلی کی کنار خیمہ ایک
درخت خاردار تہا تین مرتبہ پانی وہان مبارک سے اوسکے نیچے پھینکا جب وضو سے فارغ
ہوے فرمایا حضرت نے اوٹھکر اس درخت سے بہت امور عجیب ظاہر ہونگے پس اصحاب
نے بھی وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی ہند کہتی ہے مین اور سب لڑکیان خویش اور اقوام
کی چونکہ نماز کی کیفیت سے اوسوقت تک واقف نہ تہی یہ حالات دیکھکر متعجب ہوتی تہی
جب صبح کو ہم اوٹھے اوس درخت کو دیکھا نہایت بلند اور ایک درخت عظیم ہوگیا اوکا نٹے
اوسکی گر گئے اور شاخین نکل آئین اور سبز و شاداب ہوگئین بعدہ پھل لایا اور پھل
اوسکا شمار ونع کلان کے برابر برنگ ورس اور بوے عنبر اور شہد کے مزہ پر تہا
جو بھوکا پیاسا اوسکو کہاتا تہا سیر و سیراب ہوجاتا تہا اور جو بیمار کہاتا تہا شفا پاتا تہا
اور جو محتاج و صاحب مطلب کہاتا تہا تونگر ہوجاتا تہا اور مطلب اوسکے بر آتے تہے
اور جس اونٹ اور اوٹنی یا بکری کو کہلاتے تہے فربہ و بسیار و شیر دار ہوجاتی تہی اور
جس روز و تاریخ سے کہ حضرت وہان تشریف فرما ہوے تہے ہم اپنے مال و اموال
مین برکت اور زیادتی پاتے تہے اور روز بہی دیکھتے تہے جب ہمارے شہر مین ارزانی
غلہ اور کثرت و آبادی اور سبزہ بہت ہوے پس ہمنے اوس درخت کا مبارک نام
رکھا اور آدمی دور نزدیک سے ہمارے پاس متواتر آتے تہے اور اوسکے سایہ مین
اوترتے تہے اور پتی اوس درخت کی سفر مین لیجاتے تہے اور برکت سمجھتے تہے
اور جنگلون مین بجاے آب و طعام خرچ کرتے تہے کئی برس اسی طرح پر گذرے
ناگاہ ایک روز ہمنے دیکھا کہ میوہ اوسکی جہڑ گئی اور پتی اوسکی زرد ہوگئی یہ حال دیکھکر
ہم سخت غمگین ہوے بعد کئی روز کے خبر وحشت اثر وفات سید البشر پہونچے معلوم
ہوا کہ جس روز یہ درخت متغیر ہوا تہا اوسی روز یہ واقعہ عظمی اور مصیبت کبری واقع ہوا
بعدہ اوس درخت نے میوہ پھر دیا کہ بزرگی و لطافت مین مثل میوہ اول کے تہا
اور تیس برس ایک حال پر رہا ناگاہ ایک روز صبح کو ہمنے دیکھا کہ اوس درخت مین

تمام کانٹے پیدا ہوگئے اور پتے اوسکے گر گئے اور ڈالیون مین تر و تازگی باقی نہین رہی
اور میوہ اوسکے گر گئے ہین تھوڑی مدت بعد خبر وفات جناب امیر المومنین ع آئی بعدہ
پھر میوہ اوسمین مطلق نہ لگا نہ کم اور نہ بہت لیکن ہم اور سوا ہمارے اور قبیلہ ہاے
عرب ہمیشہ پتے اوسکے لیتے تھے اور بیمارون کو دوا مین دیتے تھے اور بیماریون مین
طلب شفا کرتے تھے ایک عرصہ اس حال پر گذرا پھر ایک صبح کو ہم اوسکے دیکھا کہ ایک
خون تازہ اوس درخت سے نکلتا ہے اور زمین پر جاری ہوتا ہے اور پتے اوسکے
کمھلاتے ہین اور خون ہر پتے سے مانند مار اللبن ٹپکتا ہے ہمنے کہا البتہ کوئی بڑا حادثہ
عالم مین واقع ہوا ہے شب پھر ہم غمگین اور خوفناک رہے اور منتظر خبر کے آنے کے
تھے جب رات تاریک ہوئی آواز فریاد و شیون کی درخت کے نیچے سے آنی لگی ہمنے
جو خیال کر کے سنا ایک عورت اون رونے والون مین اس مضمون کے شعر پڑھتے تھی
کہ اے فرزند بنی دومی ع اے یادگار سادات کرام اور اسی قسم کے آواز مین اور صدائین
بلند تھین اور بہت باتین جو وہ کہتے تھے ہماری سمجھ مین نہ آتے تھین بعد ایک مدت کے
خبر ہوش ربا جان گداز واقعہ کربلا و شہادت سید الشہدا ہمکو پہونچی اور وہ درخت
بالکل خشک ہوگیا اور شاخین اوسکی ہوا اور بارش کے صدمہ سے ٹوٹ گئین اور مطلق نشان
نرہا جعفر ابن ابی القاسم بن محمد الانصاری کہتا ہے کہ مدینہ منورہ مین وعبل خزاعی سے ملاقات
ہوئی اوسنے یہ حدیث مجھسے بیان کی اونھون نے بھی اسکی صحت بیان کی اور کہا کہ پدر
بزرگوار نے میرے اپنے جد ماجد سے اونھون نے اپنی مادر سعیدہ دختر مالک خزاعی سے
روایت کی ہے کہ عہد جناب امیر علیہ السلام مین مینے اس درخت کو دیکھا تھا اور میوہ
اوسکا کھایا تھا اور اوس شب نوحہ جنات کا سنا تھا اور دو شعر اس مضمون کے زبانی
زنان جنیہ کے نقل کیے تھے کہ اے فرزند شہید والے وہ شخص کہ جیانیرے بہترین
امام حضرت جعفر طیار شہید تھے حیف ہے کہ تیری پیشانی نورانی غبار آلودہ ہورہی ہے
بعد وعبل نے کہا کہ ایک شعر کو مینے اپنے اشعار مین تضمین کیا ہے اور پھر اپنے اشعار
پڑھے ابن نما نے مثیر الاحزان مین لکھا ہے کہ جن اوس امام جن و بشر پر نوحہ کرتے
تھے اور بہت سے اصحاب جناب رسالتمآب کے مانند مسور بن مخرمہ وغیرہ اونکے فریاد و بکا

سنتے تھے صاحب ذخیرہ نے عکرمہ سے نقل کی ہے کہ لوگون نے شب شہادت امام حسین
آواز منادی سنی لیکن کوئی دکھائی نہ دیتا تھا اور کئی شعر اس مضمون کے پڑھے کہ ای
قاتلان حسین از راہ جہل و گمراہی تمکو بشارت ہو کہ بروز قیامت عذاب الٰہی مین گرفتار
ہوے تمامی اہل آسمان و گروہ پیغمبران و فرشتگان حال پر ان شہدا کی گریہ کرتے ہین
اور تم بزبان سلیمان و موسی و عیسے ملعون ہوے اور مروی ہے کہ بصرہ مین آواز ایک
ہاتف کی شب کو سنی گئی چند شعر باین مضمون پڑھتا تھا کہ جو نیزے کہ حسین کو مارے
ہین حقیقت مین وہ قرآن کو مارے ہین اور یہ کفار تکبیر و تہلیل کرتے ہین کہ ہمنے حسین کو
قتل کیا حالانکہ تکبیر و تہلیل کو قتل کیا اور گویا کہ سید المرسلین اور جبرئیل امین کو شہید کیا
ابن جوزی نے کتاب النور فی فضائل الایام والشہور مین لکھا ہے کہ جن حضرت پر
روتے تھے اور رخسارون پر طمانچہ مارتے تھے اور لباس سیاہ ماتم جانکاہ فرزند رسالت
مآب مین پہنا تھا کتاب مناقب مین وعبل نے اپنے جدہ سے اور سنی اپنی مادر سے نقل کیا ہے
کہتے تھے آواز جن کی مینے سنی کہ حسین پر نوحہ کرتے تھے اور یہ مضمون بیشتر گذرا اور
کتاب الابانہ ابن بطہ مین مذکور ہے کہ نوحہ جنات سے یہ مضمون سنا گیا کہ اے آنکھ
آنسو بہا اوس سردار کے مصیبت پر جو صحراے کربلا مین بخاک و خون غلطان ہوا اور
ہم پر ایک مصیبت عظیم اس شہادت سے نازل ہوے اور نوحہ جنات سے اور اونکی
نوحہ مین سے یہ ہے کہ زنان جن غم و الم سے روتے ہین اور زنان بنی ہاشم کے گریہ و
زاری مین یاری و مددگاری کرتے ہین اور حسین پر نوحہ کرتے ہین اور اپنے رخسارہ
ہاے پاکیزہ پر طمانچے مارتے ہین اور کپڑے سیاہ پہنے ہین اور اونکے نوحون مین سے
یہ ہے کہ زمین قتل حسین سے سرخ ہوگئے جسطرح آفتاب سرخ ہوگیا اے وای قاتل
حسین پر کہ جہنم مین جلیگا اور فرزند فاطمہ کے لیے روئو کہ اوسکے قتل ہونے سے زمین
مین زلزلہ ہوا اور چاند گہن لگا اور جو جنات کہ حضرت کے مدد و نصرت کی عازم ہوئے تھے
اونسے سنا گیا کہتے تھے ہم آپ کی نصرت کو آئے تھے ولیکن حضرت کو خاک و خون
مین غلطان پایا اور طبری نے لکھا ہے کہ جب اہل کین قتل سرور دین و فرزند
سید المرسلین و اہل بیت طاہرین اور اصحاب کرمین سے فارغ ہوکر متوجہ شام ہوے

پہلی سترملین جو اترے آواز فرشتون کے سُنے کہتے تھے اے قاتلان حسین از روی نادانی
بشارت ہو تم کو عذاب الٰہی و عذاب جاودانی تمامی اہل آسمان از پیغمبران و فرشتگان
تمکو نفرین کرتے ہین اور تم زبان ابن داؤد و موسی و صاحب انجیل سے ملعون ہو کتاب
کامل الزیارت مین عبد اللہ بن حسان کنانی سے روایت ہے کہتا ہے کہ جن نوحہ
امام حسین ؑ مین چند شعر باین مضمون پڑھتے تھے کہ کیا کہو گے پیغمبر خدا کے جواب مین
جب وہ حضرت فرمائین گے کہ اے آخر امم تمنے میرے اہل بیت و برادران اور مخصوصان کے
ساتھ کیا کیا اور کس قصور سے خاک و خون مین غلطان کیا اور قید کیا کتاب مذکور مین
حضرت امام رضاؑ سے نقل ہے کہ جب حضرت سید الشہدا علیہ السلام متوجہ عراق ہوے
ایک رات حضرت کے اصحاب نے کئی شعر اس مضمون کے سنے کہ جنابؑ مدح امام مین اشعار
پڑھتے ہین بروایت دیگر اشعار بدین مضمون تھے کہ ای ناقہ میرے زجر و نہیب سے خوف
نہ کر اور قبل طلوع فجر پہونچا دے ہمکو بہترین مسافران و شہسواران پاس کہ کریم و عالی النسب
اور جواد و بزرگ ہے خدا اوسکو بہترین امور کے لیے موفق گردانے اور ہمیشہ باقی رکھے
پس حضرت سید الشہدا علیہ آلاف التحیۃ والثنا نے اونکے جواب مین چند شعر باین مضمون انشا
فرمائے کہ مین جانتا ہون اور قتل ہونا مرد کو عار نہین جبوقت کہ نیت اوسکی بحق ہو اور راہ
خدا مین جہاد کرے اور صلحا اور برگزیدگان خدا کی موافقت و ہمراہی کرے اور گمراہان
اور گناہگاران کے ساتھ مخالفت کرے پس اگر زندہ رہا مین پشیمان نہونگا اور اگر نارا
گیا محل ملامت اور سرزنش نہونگا ایضاً کتاب مزبور مین عمرو بن عکرمہ سے روایت ہے
کہا مدینہ مین بعد شب شہادت امام حسین علیہ السلام وقت صبح ایک ہمارے غلام آزاد کردہ
نے کہا کہ مین نے آج ایک منادی کی صدا سنی کہتا تھا کہ اے قاتلان حسین بنا دانے و
گمراہی تمکو عذاب الٰہی کی بشارت ہو تمام اہل آسمان و پیغمبران و فرشتگان تم پر نفرین
کرتے ہین اور تم زبان سلیمان و عیسی روح اللہ ملعون ہوے ایضاً کتاب مزبور
مین داؤد رقی سے منقول ہے اوسنے اپنے جدہ سے نقل کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام
شہید ہوے جنات نے چند شعر بدین مضمون حضرت کے نوحہ مین پڑھے کہ اے آنکھ
اشک خونین بہا فرزند فاطمہ زہرا کے مصیبت مین کہ لب فرات پر اوترے ہین اور گریہ کر

کہ تمام جن اس مصیبت کبریٰ مین روتے ہین اور مین ہمیشہ اوس امام تشنہ کام کی نوحہ
ومرثیہ مین کوشش اور اہتمام کرتا رہونگا کتاب امالی ابن بابویہ مین حبیب بن
ابی ثابت سے روایت ہے کہا ایک روز ام سلمہ زوجہ پیغمبر خدا نے کہا جب سے پیغمبر خدا
نے وفات پائی جنات کی آواز نہ سنی تہی آج کی شب نوحہ جنات مینے سنا یقین ہی مجکو
فرزند میرا حسین شہید ہوا ہے راوی کہتا ہے کہ ایک جن سے مینے سنا کہتا تھا کہ اے
آنکھ اشک بہا کہ سوا ہمارے کون ہے جو ان شہیدون پر روئے اور نوحہ کرے
کتاب کامل الزیارۃ مین ابن ابی الخطاب سے اسی طرح روایت ہے ایضاً
کتاب مناقب مین امالی نیشاپوری اور طوسی سے بھی اسی طرح منقول ہی ایضاً مناقب
قدیم مین عمرو بن ثابت سے بھی اسی طرح نقل ہے کتاب مجالس شیخ مفید اور امالی
شیخ ابو جعفر طوسی مین ایک مرد تمیمی سے کہ ایک بلندی پر سکونت رکھتا تھا روایت ہی
کہتا ہے مینے اپنے باپ سے سنا کہتا تھا کہ مین شہادت حسینؑ سے آگاہ نہ تھا تا اینکہ
شب کو بعد عاشورا ٹیلہ پر ہمراہ ایک شخص کے مین بیٹھا تھا کہ آواز ایک ہاتف کی سنی
کہتا تھا قسم بخدا جو مین تمہارے پاس آیا ہون تو مینے حسین کو صحراے کربلا مین بخاک
وخون غلطیدہ دیکھا ہے اور گرد حضرت کے بہت سے جوان ہمنے دیکھے کہ خون اونکے
گردنون سے جاری تھا اور ہر شخص انمین سے چراغ راہ ہدایت تھا ہمنے اونٹون کو
اپنے دوڑایا کہ شاید اون تک پہونچین اور اونکو زندہ قبل داخل ہونے بہشت کے
پائین اور قبل اسکے کہ وہ جوان بہشت کو اپنی آغوش مین لین پس تقدیر نے نہ چاہا
اور تقدیر الٰہی شدنی ہے اور خدا جانتا ہے کہ حسین شمع انجمن ہدایت تھے اور حق تعالیٰ
اوس ضریح مطہر پر رحمت نامعدود نازل کرے اور حسین غرفہ ہاے بہشت عنبر سرشت
مین احمد مختار وحیدر کرار وجعفر طیار کے صحبت مین مسرور وشاد کام ہین راوی کہتا ہی
کہ مین نے کہا تو کون ہے خدا تجھپر رحم کرے کہا مین سردار قبائل جن ہون جو نصیبین
مین رہتے ہین اور ہم حسین کے مدد کو گئے تھے کہ اپنی جان اونپر فدا کرین جب حج سے
فارغ ہوکے وہان پہونچے حضرت کو شہید پایا ایضاً کتاب کامل الزیارت مین منقول ہی
راوی کہتا ہی کہ پانچ شخص کوفے سے بقصد نصرت امام حسینؑ چلے اور بوقت شام قریہ شاہی

مین اوترے ناگاہ دو آدمی اُنکے سامنے آئے ایک جوان دوسرا بڈھا اُنسے سلام علیک
کی مرد پیر نے کہا کہ مین جنابت سے ہون اور یہ میرا بھتیجا ہے قصد نصرت امام مظلوم
رکھتا ہے پھر کہنے لگا کہ مین تمھارے اور اپنے لیے یہ سوچا ہون کہ اوڑ کر جاؤن
اور تمھارے لیے خبر لاؤن تا باخبر جاؤ سب نے کہا بہتر ہے راوی کہتا ہے ایکدن
اور ایک رات غائب رہا بعد اسکے آواز اُسکی ہمنے سنی مگر صورت دکھائی نہ دیتی تھی اور
چند شعر پڑھتا تھا کہ مضمون اُنکا پہلی حدیث مین گذرا یہانتک کہ کہا قبل اسکے کہ عورتان
بہشت کو آغوش مین لین بعض جوانان قوم نے چند بیت جواب مین اوس جن کے کہے
کہ جا رحمت خدا تجھپر ہو بزرگوار ہین وہ لوگ کہ جنھون نے جان و مال اور اولاد و احباب چھوڑ کر
جوار رحمت یزدانی اور عزت جاودانی کو اختیار کیا اور اس دار فانی سے گذرے
ایضاً کتاب مزبور مین ابن زیاد قندی سے مروی ہے کہتا ہے کہ بعد شہادت شہدائے
کربلا صبحکو گچکارون نے آواز جنابت کی اپنے گھرون مین سُنی کہ حضرت کی مدح مین اشعار
بدین مضمون پڑھتے تھے کہ پیغمبر خدا نے ہاتھ اپنا پیشانی نورانی حسین پر پھیرا اور بوسے
دیے پس چہرہ مبارک اُنکا نورانی ہے اور والد بزرگوار اور مادر نامدار اُنکی بہترین
قریش سے ہین اور جد امجد اونکے بہترین اجداد ہین ایضاً کتاب مناقب قدیم
مین ابی جناب کلبی سے اسی طرح منقول ہے ایضاً کتاب کامل الزیارۃ مین بسند
دیگر روایت ہے کہ جنابت حضرت پر یا ہین مضمون نوحہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ گھر
کنار دریا کن بزرگون کے لیے بنائے گئے ہین یہ خانہ حسین اور اہل بیت حسین ہے
کہ یہان مدفون ہین اور بسند دیگر مرقوم ہے کہ کہتے تھے ای چشم سیلاب اشک روان
کر اے آنکھ تجکو خواب شیرین نے یاد فرزندان سید المرسلین سے باز رکھا ہے اور تین
روز سے وہ خاک صحرائے کربلا پر بے گور و کفن درمیان وحوش پڑے ہین مصنف
علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بعض حدیثین باب شہادت مین مذکور ہین۔

باب مرثیون مین

مترجم کہتا ہے کہ یہ باب اصل کتاب مین مشتمل عربی مرثیون پر ہے چونکہ ترجمہ اُسکا محاورات

اردو مین دلچسپ نہ تھا اور بالکل قلم انداز کرنا بھی مناسب نہ سمجھا اسلیے بعض مراثی جو کہ
زبان وحی ترجمان اہلبیت علیہ السلام پر گذرے یا جو حضور ائمہ ع پڑھے گئے یا قریب الفہم
عوام ہین مذکور ہوتے ہین مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بعضے مؤلفات متاخرین
مین دیکھا کہ دعبل خزاعی نے بیان کیا ہے مین اپنے سید و آقا حضرت امام رضا علیہ التحیۃ
والثنا کی خدمت مین عشرۂ محرم الحرام مین حاضر ہوا حضرت کو ملول و غمگین پایا اور اصحاب
حضرت کے گرد مجتمع تھے حضرت نے جو مجھکو دیکھا فرمایا اے دعبل مرحبا اے مددگار
ہمارے دست و زبان سے پھر مجکو اپنی مجلس مین کشادہ جگہ دے اور اپنے پہلو مین
بٹھا کر فرمایا اے دعبل مین چاہتا ہون تو کچھ اشعار پڑھ کہ یہ دن غم کے ہین ہم اہلبیت
کے لیے اور ایام شادی ہین ہمارے دشمنون کے لیے خصوصاً بنی امیہ کے واسطے اے
دعبل جو کہ ہماری مصیبت پر روئے اور رولائے اگرچہ ایک شخص کو رولائے
اجر اوسکا حق تعالی پر ہے اے دعبل جسکی آنکھ سے ہماری مصیبت مین آنسو گرے
حق تعالی اوسکو ہمارے گروہ مین محشور کریگا اے دعبل جو شخص سید جد بزرگوار امام حسینؑ پر
روئے البتہ جناب احدیت اوسکے گناہون کو بخشیگا پھر حضرت امام علیہ السلام نے ایک
پردہ درمیان ہمارے اور حرم محترم کے باندھا اور مخدرات کو پس پردہ بٹھایا کہ مصیبت امام
مظلوم پر گریہ کرین بعد اسکے مجھسے خطاب کیا کہ اے دعبل مرثیہ حسینؑ کا پڑھ کہ تو مداح اور
مددگار ہمارا ہے جب تک تو زندہ ہے بمقدور ہماری مددگاری مین قصور نکر دعبل کہتا ہے
کہ پھر مین رویا اور اشک خونین میری آنکھ سے جاری ہوے اور یہ اشعار پڑھے ۔

مرثیہ

اَفَاطِمُ لَوْ خِلْتِ الْحُسَیْنَ مُجَدَّلًا	وَقَدْ مَاتَ عَطْشَانًا بِشَطِّ فُرَاتِ

اے فاطمہ تم اگر دیکھتین حسین کو خاک پر پڑا ہوا جسوقت کہ کنار فرات پیاسا قتل ہوا تھا

اِذًا لَلَطَمْتِ الْخَدَّ فَاطِمُ عِنْدَهٗ	وَاَجْرَیْتِ دَمْعَ الْعَیْنِ فِی الْوَجَنَاتِ

اوسوقت تم اپنا منہ پیٹتین اور اشک چشمہای مبارک رخسار پر بہاتین ۔

اَفَاطِمُ قُوْمِیْ یَا اِبْنَةَ الْخَیْرِ وَانْدُبِیْ	نُجُوْمَ سَمٰوَاتٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ

اے فاطمہ اوٹھو اے بیٹی خیر البشر کی اور نوحہ کرو کہ ستارہای آسمان جنگل کی خاک پر پڑے ہین

قبور بکوفان واخری بطیبة		واخری بفخ نالها صلوات

قبورین اہل بیت کے متفرق ہین کہ ایک کوفہ مین اور دوسرے مدینہ مین اور بعضے مقام فخ مین کہ دردا نیز ہو فخ وہ جگہ ہے کہ جہان حسین بن علی بن حسن مدفون ہین

قبور ببطن النهر من جنب کربلا		معرسهم منها بشط فرات

کتنے قبرین ہین نہر کیطرف پہلوے کربلا مین کہ جگہ اونکی یعنے مزار کنارہ فرات ہے

توافوا عطاشا بالفرات فلیتنی		توفیت فیهم قبل حین وفاتی

تشنہ کام لب فرات پر جان بحق تسلیم کے کاش کہ مین اُنکی راہ مین قبل از مرگ مرجاتا

الی الله اشکو لوعة عند ذکرهم		سقتنی بکاس الذل والفظعات

خدا سے اپنی شکایت کرتا ہون مین سوزش سینہ اور اوس گرمی کے جو اونکی یاد مین ساغر ذلت وخواری سے پیتا ہون مین

اذا فخروا یوما انوا بمحمد وعدوا علیا ذا المناقب والعلی وحمزة والعباس ذا الدین والتقی		وجبریل والقران والسورات وفاطمة الزهراء خیر بنات وجعفرن الطیار فی الجنبات

جسوقت کہ اہل بیت فخر کرتے ہین یاد کرتے ہین جناب رسالتمآب اور سورہاے قرآن اور فضائل ومناقب علی علیہ السلام کو اور فاطمہ زہرا سیدہ دختران عالم اور حمزہ و عباس کو کہ صاحب دین وتقوی ہین اور جعفر طیار کو کہ بہشت مین پرواز کرتے ہین

اولئک مشئومون هند وحربها		سمیة من نوکی ومن قذرات

یہ نہین مانند اولاد ہند اور ابوسفیان کی کہ نامزد سے جاہلون اور پلیدون سے ٭

هم منعوا الابناء من اخذ حقهم		هم ترکوا الابناء رهن شتات

اُنھون نے آبا کرام کو حق لینے سے باز رکھا اور اونھون نے فرزندان اطہار کو آوارہ اور پریشان کیا

مسالیهم ما لج لله راکب		وما ناح قمری علی التجرات

رہتا ہون مین اور روؤنگا مین اونپر جب تک کہ حجاج زیارت کعبہ سے مشرف ہوتے رہین ومدجب تک قمری درختون پر باواز حزین مترنم رہے

فاعجبن

فیا عین ابکیهم وجودی بعبرة		فقد ان للنسکاب والهملات

پس اے چشم گریہ کر اور آنسو بہا کہ وقت آنسوون کے بہانے کا ہے

بنات زیاد فی القصور مصونة		وال رسول الله منهتکات

بٹیان زیاد کی اپنے محلون مین محفوظ ہین اور اولاد امجاد رسول کی بے پردہ ہین

وال زیاد فی حصون منیعة		وال رسول الله فی الفلوات

اولاد زیاد قلعہ ہاے بلند مین ہین اور آل رسول خدا جنگلون مین آوارہ ہین

دیار رسول الله اصبحن بلقعا		وال زیاد تسکن الحجرات
خانہ ہاے پیغمبر خدا ویران و برباد ہوئے اور آل زیاد اونچے گھرونمین آباد ہین		
وال رسول الله تخف جسومهم		وال زیاد غلظ القصرات
آل رسول خدا کے جسم نحیف و ضعیف ہے اور آل زیاد توانا اور قوی ہے		
وال رسول الله تدمی نحورهم		وال زیاد امنوا السربات

آل رسول کے گلون سے خون جاری ہے اور آل زیاد فارغ البال اور بخوف و خطر ہین

وال رسول الله تسبی حریمهم		وال زیاد ربة الحجلات
حرم محترم رسول خدا کے اسیر ہوے اور آل زیاد حجلہ نشین ہین		
اذا اوتروا مدوا الی واتمایهم		اکفا عن الاوتار منقبضات

جب وہ سب مقتول ہوئے تو اونمین سے کوئی قدرت قصاص رکھتا تھا بلکہ سب محتاج سوال کے اورون سے ہوتے تھے اور طاقت اظہار گناہ کی نہین رکھتے تھے

سابکیهم ما ذر فی الارض شارق		ونادی منادی الخیر للصلوات

ان حضرات کے واسطے روکر ونگا جب تک کہ آفتاب زمین پر تابان رہے اور منادی خیر و صلاح نماز کے واسطے ندا دے

وما طلعت شمس وحان غروبها		وباللیل ابکیهم وبالغدوات

اور جب تک آفتاب طلوع و غروب کرتا ہے روتا ہونگا اونکو شب و صبح

مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ تمام قصیدہ مع شرح ابواب تاریخ امام رضاء مین مذکور ہوگا

قصیدہ ابن حماد

مصاب شهید الطف جسمی الخلا		وکدّر من دهری وعیشی ما حلا

مصیبتون نے شہید کربلا کے ہمارے بدن کو ناتوان کیا اور مکدر و ناگوار کیا ہمارے عیش شیرین اور صافی کو

فما هل شهر العشر الا تجددت		بقلبی احزان توسّد نی البلا

پس ہلال محرم کا نمایان نہوا مگر یہ کہ تازہ ہوئی ہماری دلکی ایسی غم والم کہ بلا ہم پر لائی ہین

واذکر مولای الحسین وما جری		علیه من الارجاس فی طف کربلا

یاد کرتا ہون مین اپنے آقا حسین ابن علی کو اور جو کچھ اوپر قوم پلید سے دشت کربلا مین گذرا

فوالله لا انساه بالطف قائلا		لعترة الغر الکرام ومن تلا
الا فانزلوا فی هذه الارض واعلموا		بانی بها اسعی صریعا مجدلا

پس قسم بخدا کہ نہین بھولتا مجھے کلام امام مظلوم کا کہ صحراے کربلا مین اپنے اہل بیت کرام سے فرماتے تھے کہ خبردار ہو اور اتروا اس منزل مین کہ اسے زمین خونخوار مین مین خاک مذلت وخواری مین تڑپونگا

واسقی بها کاس المنون علی الظماء		ویصبح جسمی بالدماء مغسّلا

اور اس زمین کربلا مین شربت مرگ شدت تشنگی مین پیونگا اور صبح کو بدن میرا لہو سے دھوجائیگا

وهفی له یدعوا للیام تاملوا		مقالی یا شر الانام وارذلا

اور افسوس صد افسوس کہ وہ جناب فریاد کرتے تھے کہ میرے کلام مین تامل اور فکر کرو اے بدترین خلائق

الم تعلموا انی ابن بنت محمّد		ووالدی الکرار للدین کملا

آیا نہین جانتے ہو تم کہ مین فرزند دختر محمد ہون اور باپ میرا حیدر کرار ہے کہ جسنے دین کو کامل کیا ہے

فهل سنة غیرتها او شریعة		وهل کنت فی دین الالٰه مبدلا

پس کیا آیا ہے سنت نبوی اور شریعت محمدی کو متغیر کیا ہے یا دین خدا تبدیل کیا ہے

امر احللت ما قد حرم الطهر احمدا		وحرمت ما قد کان قبل محللا

یا جس چیز کو رسول خدا نے حرام کیا تھا تمنے حلال کیا ہے یا حرام کیا ہے اوس چیز کو جو پیشتر حلال تھی

فقالوا له دع ما تقول فاننا		سنسقیك کأس الموت غضبا معجلا

پس اون ظالمون نے کہا چھوڑ دو اون باتونکو کہتے ہو پس بتحقیق کہ ہم قہر اور زور سے تمھین پیالۂ مرگ پلائینگے

کفعل ابیك المرتضی لشیوخنا		ونشفی صدورا من ضغائنکم ملا

جیسا کہ تمھارے باپ علی مرتضیٰ نے ہمارے بزرگون کے ساتھ سلوک کیا ہم بھی تسکین دینگے اپنے سینونکو جو تمھارے کینہ سے بھرے ہین

فاثنی الی نحو النساء جواده		واحزانه منها الفواد قد امتلی

پھر حضرت نے باگ گھوڑے کی خیمۂ اہلبیت اطہار کی طرف پھیری اور دل اقدس اوس امام مظلوم کا غم و الم سے پھر اتھا

ونادی الا یا اهل بیتی تصبروا		علی الضر بعدی والشدائد والبلا

اور پکارے کہ اے میرے اہل بیت صبر کرو اون مصیبت و بلا اور سختیون پر جو میرے بعد تم کو پہونچین

فانی لهذا الیوم ارحل عنکم		علی الرغم منی لا ملالی ولا قلی

البتہ آج تمھارے نزدیک سے کوچ کرونگا مین مفارقت باکراہت نہ از روے رنج و عداوت

فقوموا جمیعا اهل بیتی واسرعوا		اودعکم والدمع فی الخد مسبلا

پس اے اہلبیت میرے اوٹھو اور جلد آؤ کہ وداع آخری کرون مین اور جو ہاے اشک رخسار مبارک سے جاری تھے

فصبرا جمیلا وا تقوا الله انه		سیجزیکم خیر الجزاء وافضلا

پس صبر جمیل اور پرہیزگاری خداوند عالمیان مدنظر رکھو بتحقیق کہ عنقریب خدا تعالی تمکو افضل جزا عطا کریگا

واثنے علے اهل العناد مبادرًا		تحامی عن دین الهیمن والعلے

اور جلد قدم طرف اہل خلاف کے اوٹھایا اور دین خدا کی حمایت فرماتے تھے

وصال علیهم کالهزبر مجاهدا		کفعل ابیه لم یذل ویخذلا

مثل شیر نر کے اوس قوم پر حملہ کیا اور مانند اپنے پدر عالیمقدار کے کبھی ذلیل ومخذول نہ ہوئے

فمال علیه القوم من کل جانب		فالقوه عن ظهر الجواد معجلا

پس قوم جفاکار نے ہر طرف سے حملہ کیا اور اوس مظلوم کو گھوڑے کی پیٹھ سے گرا دیا ؛

فخر کریم السبط باللک نکبة ؛		بها اصبح الدین القویم معطلا

پس وہ جناب پشت زین سے زمین کربلا پر گرے اور کسطرح کی خرابی واقع ہوئی کہ اوس سے دین خدا معطل اور بیکار ہوا

فارتجت السبع الشداد وزلزلت		وناحت علیه الجن والوحش فی الفلا

پس ساتوں آسمان زلزلہ میں آئے اور نوحہ کیا اوس پر جن اور وحشیان صحرا نے

وراح جواد السبط نحو نسائه		ینوح وینعے الظامی المترملا

اور تازی خوشخرام اوس فرزند سید انام کا طرف خیمہ اہل بیت کرام کے نوحہ کرتا روانہ ہوا اور شہید خاک وخون طپیدہ کی خبر شہادت دیتا تھا

فخرجن بنیات البتول حواسرًا		فعاینهم السبط والسرج قد خلا

اوسوقت بیبیان فاطمہ زہرا کی کھلے سر نکلیں اور تازی خون آلودہ کو خالی زین دیکھا

فادمین باللطم الخدود لفقده		واسلبن دمعا حرّه لیس یصطلے

پس طمانچے رخسارہائے نازنین پر لگاتی تھیں اور اشک گرم بہاتی تھیں کہ تاب اوس سوزش کی کسی کو نہ تھی

لم الس زینب یستغیث سکینة		اخی کنت لی حصنا حصینا ومؤیلا

تھیں بھولتے مجکو نالہ وفریاد زینب کے کہ حواس باختہ استغاثہ کرتی تھیں اے بھائی آپ بجائے قلعہ استوار کے جائے پناہ میری تھی

اخی کنت ارجوان اکون لک الفدا		فقد خبت فیما کنت فیه وامّلا

بھائی میرے امید تھی مجکو کہ میں تجھپر فدا ہو جاؤں پس تحقیق کہ جس چیز کی امید تھی اوسمیں ناامید

اخی یا قتیل الادعیاء کسرتنی		واورثتنی خزنا مقیما مطولا

اے بھائی اے شہید گروہ زنازادگان مجکو شکستہ حال کیا تمنے اور مجکو غم استوار و دراز دی گئی کہ ہمیشہ قائم رہیگا

اخی لیتنی اصبحت عمیا ولا اری		حبیبک والوجہ الجمیل المرمّلا

اے بھائی میرے کاش کہ مین کور ہو جاتی اور نہ دیکھتی تمھارے پیشانی اور روی نورانی کو خاک وخون مین بھرا ہوا

وتدعوالی الزّہراء بنت محمّد		ایا امرکنی قد دہی وتزلزلا

حضرت زینب خاتون جناب فاطمہ علیہا السلام سے مخاطب ہوکر فرماتی ہین اے مادر مہربان ستون محکم میرا خستہ ہوگیا اور تزلزل مین آگیا

ایا امّ قد امسی حبیبک بالعرا		طریحًا ذبیحًا بالدّماء مغسّلا

اے مادر بزرگوار تیرے پیارے فرزند کو دشت کربلا مین ذبح کیا اور بدن نازنین اسکا خاک وخون مین غلطان وطپان ہے

ایا امّ نوحی فالکریم علی القنا		یلوح کالبدر المنیر اذا انجلی

اے مادر مہربان نوحہ کرو کہ سر اوس بزرگ کا نیزہ پر ہے اور مثل ماہ تابان کے چمکتا ہے

ونوحی علی النحر الخضیب واسلمی		دموعًا علی الخدّ التریب المرمّلا

اور نوحہ کرو اوس حلق بریدہ پر جسکے چہرہ کا خضاب خون سے ہوا اور جاری کرو آنسو اوس رخسار خاک وخون آلودہ پر

ونوحی علی الجسم التریب تدوسہ		خیول بنی سفیان فوارس کربلا

اور نوحہ کرو اوس جسم خاک آلودہ پر کہ پامال کیا ہے جسکو بنی سفیان کے گھوڑون نے ارض کربلا مین

ونوحی علی السجاد فی الاسر بعدہ		یقاد الی الرجس اللعین مغلّلا

اور نوحہ کرو سید سجاد پر کہ جسکو بعد قید کے طوق وزنجیر پہنچا کر ناپاک ولعین کے روبرو لے گئے

فیا حسرتا ما تنقضی ومصیبۃ		الی ان نری المہدی بالنصر اقبلا

پس وای حسرت و مصیبت کہ آخر نہین ہوگے جب تک دیکھین ہم مہدی ہادی صاحب العصر علیہ السلام کو کہ امداد کو آئینگے

امام یقیم الدین بعد خفائه		امام له رب السموات فضلا

اور وہ امام ہے کہ دین خداے حی و قیوم کو قائم کریگا بعد از آن کہ پوشیدہ ہو گیا ہو اور وہ امام ہے کہ خداوند آسمان و زمین نے اوسکو بزرگی دی ہے

ایا آل طه یا رجائی وعدتی		دعونی ایا اهل المفاخر والعلی

ای آل طہ ای امید گاہ اور جاے پناہ ہمارے اور اے صاحبان بزرگی و برتری

یمینا بانی ما ذکرت مصابکم		ایا سادتی الا ابیت مقلقلا

قسم خدا کی تمھاری مصیبتون کو نہین یاد کرتا مگر یہ کہ تمام رات مصیبت و بیقراری مین بسر ہوتی ہے

فحزنی علیکم کل آن مجدد		مقیم الی اسکن التراب البالی

پس غم میرا تم پر ہر وقت تازہ ہے جب تک کہ خاک گور اور اوسکی سختی مین رہون

عبیدکم العبد الحقیر محمد		کئیب وقد امسی علیکم معولا

کمترین غلام تمھارا محمد حزین و غمگین ہے اور تمھارا بھروسا اور تمپر اعتماد رکھتا ہے

یؤملکم یا سادتی تشفعوا له		اذا ما اتی یوم الحساب لیسئلا

تم سے اے سادات میرے امید شفاعت کی رکھتا ہے جب قیامت کا دن برپا ہو

فوالله ما ارجو النجاة لغیرکم		غداة یومرانی خائفا متوجلا

سوا تمھارے امید نجات کی نہین رکھتا جب فرداے قیامت ترسان و خائف عرصۂ محشر مین حاضر ہون

اذا فر منی والدی ومصاحبی		وعاینت ما قدمت فی زمن خلا

جسوقت فرار کرین مجھسے باپ اور دوست میرے دیکھون مین اون اعمالون کو کہ زمان گذشتہ مین بجا لایا اور بیشتر اونکو بھیجا چکا ہون

ومنوا علی الحضار یا لعفو فی غد		لان بکم قد دی وقد رهو علا

حاضران مجلس پر منت و احسان کرو کہ بسبب تمھاری دوستی کے مرتبہ اونکا بلند ہوا ہے

علیکم سلام اللہ یا آل احمد		سلام علی مر الزمان مطوّلا

تم پر سلام ہو اے آل محمد وہ سلام کہ یادگار روزگار رہے

منتخب قصیدہ حضرت زینب خاتون دختر اطہر سیدہ کائنات علیہا آلاف الصلوات

تمسک بالکتاب ومن تلاہ		فاھل البیت ھم اھل الکتاب

قرآن مجید اور اوسکی تلاوت کنندہ کو دست آویز کر کہ اہل بیت وہی صاحب کتاب ہین

بھم نزل الکتاب وھم تلوہ		وھم کانوا الھداۃ الی الصواب

اونھین پر کتاب نازل ہوئے اور اونھین نے تلاوت فرمایا اور وہی صاحب ہدایت اور صواب ہین

امامی وحّد الرحمن طفلا		وامن قبل تشدید الخطاب

میرے امام علی علیہ السلام نے حق تعالے کو واحد ولاشریک سمجھا ایام طفولیت مین اور ایمان لائے پیش ازآن کہ اسلام نے قوت پائے

علی کان صدیق البرایا		علی کان فاروق العذاب

علی صدیق اکبر ہین امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور علی جدا کنندہ ہین ثواب عذاب کے

شفیع فی القیامۃ عند ربی		نبی والوصی ابو تراب

بخشانے والا میرا قیامت مین پروردگار کے نزدیک نبی ہے اور وصی نبی ابوتراب ہے

وفاطمۃ البتول وسیدا من		یخلد فی الجنان مع الشباب

اور فاطمہ زہرا اور دونون سردار جوانان اہل بہشت یعنی حسن وحسین شفیع میرے ہین

علی الطف السلام وساکنیہ		ورَوح اللہ فی تلک القباب

خاک کربلا پر سلام اور اوسکے رہنے والون پر اور رحمت خدا کی اوس زمین پاک پر

نفوس قدّست فی الارض قدما		وقد خلصت من النطف العذاب

مدفون ہین اوس زمین مین نفوس مقدسہ کہ ہمیشہ پاکیزہ تھے اور اصلاب طاہرہ سے پیدا ہوے تھے

مضاجع فیہ عبد وافتاموا		بھود فی الھدا فد والشعاب

اور وہ خوابگاہ ہے چند جوانان عابد و زاہد کے کہ کنج لحد مین آرام سے سوتے ہین

وصیرت القبور لھم قصورًا		مناخاذات افنیۃ رحاب

اور قبرین اونکے لیے قصور وسیعہ فضا ہوگئے ہین

لئن وارتھم اطباق ارض		کما اغمدت سیفا فی قراب

زمین نے اسطرح اونکو پوشیدہ کیا ہے جسطرح تلوار کو غلاف مین چھپاتی ہین

کاقاموا اذا جاسوا رواص		واساد اذا رکبوا عصاب

اور یہ جب تک اپنے گھرون مین تھے مانند اہ تابان تھے اور جب جنگ وجدال مین سوار ہوتے تھے مثل شیر ژیان کے تھے

لقد کانوا البحار لمن اتاھم		من العافین والھلکی السغاب

اور تحقیقکہ یہ مثل دریا کے اونکے لیے جو اونکے پاس بھوکے اور پیاسے آتے تھے

فقد نقلوا الی جنات عدن		وقد غیضوا النعیم من العقاب

پس تحقیقکہ اونکو جنّات عدن کی طرف لیگئے اور عوض عذاب دنیا کی نعمت عقبی کی اونکو عطا کی

بنات محمّد اضحت سبایا		یسقن مع الاساری والنھاب

بیبیان رسول خدا کی قید ہوئی ہین اور اسیرون کے ساتھ لوٹی ہوئی نکلین

مغبّرۃ الذیول مکشفات		کسبی الروم دامیۃ الکعاب

دامنہاے غبار آلودہ اور چہرہ ہاے بے نقاب سے مانند اسیران روم کے پابرہنہ خون آلودہ ہین

لئن ابرزن کرھا من حجاب		فھن من التعفف فی حجاب

اگرچہ بجبر واکراہ پردہ سے باہر نکلین لیکن بسبب عصمت وعفت کے گویا کہ پردہ نشین ہین

ایبخل فی الفرات علی حسین		وقد اضحی مباحا للکلاب

آیا بخل کیا آب فرات کو حسین پر جو پانی سگ خوک کے لیے مباح تھا

فلی قلب [illegible] النھاب		ولی جفن علیہ دوا نسکاب

کیس دل میرا اسیر سوزان اور چشم میری اوسپر گریان ہے

اور ایضاً حضرت زینب خواہر امام ؑ کے مرثیون مین سے ایک یہ مرثیہ ہی
کہ جب آپ کو شہر دمشق مین لیے جاتے تھے انشا فرمایا تھا

اما شجاك يا سكن قتل الحسين والحسن	اظمأن من طول الحزن وكل وغد ناكل

آیا غمگین نہین کیا ہی تمھین اے اہل وعیال کہ قتل ہوے حسین وحسن نہایت غم واندوہ
سے تشنہ لب اور ہر ایک ناکس سیراب ہے

يقول يا قوم اني على ان البر لاتقي	وفاطم التي لها التقي والنابل

اور حسین فرماتے تھے کہ اے قوم بدرستیکہ گوار میرے علی مرتضیٰ نیکوکار اور پرہیزگار
ہین اور مادر گرامی میری فاطمہ صاحب تقوی وسخاوت ہین

صنوا على ابن المصطفى بشربة يحيى بها	اطفالنا من الظما حيث الفرات سائل

وہ امام بیکس کہتا تھا کہ احسان کرو فرزند محمد مصطفے پر تھوڑے پانی دینے سے کہ باعث
زندگی میری اطفال کا ہوس بگذر ہی کہ نہر فرات جاری ہے

قالوا لا ماء لا الا السيوف والقنا	فانزل بحكم الاد هما فقال بل انا ضل

کہا اونھون نے کہ پانی نہین ہے یہان بجز آب تیغ ونیزہ کے پس حکم قبول کیجیے حاکم
شقی کا اور اوسکی بیعت کیجیے حضرت نے کہا کہ مینے لڑائی کو راہ خدا مین اختیار کیا

حتى اتاه مشقص دماه وغدا برص	من سقر لا يخاص دحين كعبه وعى واعل

یہانتک کہ ایک پیکان تیر اوس امام مظلوم کے لگا کہ اوسی ایک ناکس مبروص جہنمی
ناپاک زنازادہ فرومایہ نے پھینکا تھا

فللوا لختله واعصوصبوا لقتله	وموته في فصله قد افحم المناضل

پس اونکے قریب دینے کو تہلیل وتکبیر کہتے تھے اور بہت کوشش کرتے تھے اونکے
قتل مین اور شمشیر سے اونکو شہید کیا

وعفروا جبينه وخضبوا عثنونه	بالدم ربا معينه ما انت عنه غافل

اور پیشانی نورانی کو خاک مین ملا اور ریش مبارک کو اونکے خون سے خضاب کیا اے
معین اور مددگار تو اوسکے حال سے غافل نہین ہے

وهتكوا حريمه وذبحوا فطيمه	واسروا كلثومه وسيقت الحلائل

اور اونکی تہنک حرمت کی اور اونکے طفل شیر خوار کو ذبح کیا اور اونکی بہن ام کلثوم کو قید کیا
اور اونکے حرم محترم کو شہر بہ شہر پھرایا

یسقین بالتنائف بضجۃ الھواتف		وادمع ذوارف عقولھا ذوائل

اور مخدرات عصمت اوس سید جوانان اہل بہشت کے تمام جنگل اور بیابانون مین بانالہ
نغان آنسو بہاتے ہوے حیران و بیجواس کھنچے کھنچے پھرے

یقلن یا محمد یا جدنا یا احمد		قد اسرتنا الاعبد وقلنا تواکل

اور فریاد و نالہ کرتے تھے کہ اے جد امجد ہمارے اے محمد مصطفے اے احمد مجتبی تحقیق
کہ یہ غلام ہمکو قید کرکے لیے جاتے ہین اور ہم آپ کے فرزند راہ بھولے ہوے ہین
کہ اپنے فرزندون کی مصیبت مین فریاد کرتے پھرتے ہین

تھدی سبایا کربلا الی الشام والذلۃ		قد انتعلن بالدماء لدن ظھن ناحل

کربلا کے قیدیون کو شام محنت انجام کی طرف لیے جاتے ہین اور کف پا اونکے خون سے
بھرے ہوے ہین اور پا برہنہ پھرتے ہین

الی یزید الطاغیہ معدن کل ذاھیہ		من نحو باب الجابیہ فی جاحد وخائل

یزید پلید سے سرکش و سنت راسے منکر خدا اور رسول کے آگے دروازہ جابیہ کیطرف
اونکو لیے جاتے ہین

حتی دنا بید الدحی راس الامام المرتجی		بین یدیہ سترا لورے ذاک اللعین القائل

یہانتک کہ سر مبارک اُن جناب کا جو سل ماہ تابان تھا روبرو اوس بدترین
خلائق کے رکھا گیا

یظل فی بنانہ قضیب خیزرانہ		ینکت فی اسنانہ قطعت الانامل

یعنی جو شب و روز اوس لعین کے ہاتھ مین تھی اور اوسکو ہلاتا تھا اسطرح کہ آوازا اوس سے
آتی تھی اور دندان مبارک پر اوس امام مظلوم کے مارتا تھا خدا اونکی انگلیان شکستہ کرے

انامل تحاسد وحاقد مراصد		مکائد معاند فی صدرہ غوائل

وہ اونگلیان منکر خدا کے اور کینہ ور و بدخواہ و مکار اور ہماری دشمن تھین اور
سینہ اوسکا بدی سے بھرا تھا

طوائل بدریۃ غوائل کفریۃ	تنوھاء جاھلیۃ ذلت لھا الافاضل

اور یہ دشمنی وعداوت جنگ بدر کے اور کینہ ہاے کفر اور حرکت بد جاہلیت کی تھی کہ اوسکے بزرگون کو ذلیل وخوار کیا تھا

فیاعیونی اسکبی علی بنی بنت النبی	بفیض دمع ناضب کذاک یبکی العاقل

پس اے چشم فرزندان دختر رسول خدا پر سیلاب اشک بہا کہ عاقل کو چاہیے ہمیشہ ماتم وعزا ہین ان حضرات عالی درجات کی بسر کرے

باب

اس امر کے بیان مین کہ کس سبب سے حق جل وعلا نے قاتلان سید الشہدا کے عذاب مین تاخیر فرمائی اور کس سبب سے اونکی اولاد سے بدلا لیا جائیگا اور ذکر اوسکا کہ حق سبحانہ تعالے کے وقت ظہور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے قاتلان آنحضرت سے انتقام امام حسین ؑ کا لیگا کتاب علل الشرائع اور عیون اخبار الرضا مین ابو الصلت ہروی سے نقل ہے کہ کہا مینے جناب علی ابن موسی الرضا ؑ کی خدمت مین عرض کی کہ یا بن رسول اللہ اس حدیث مین آپ کیا فرماتے ہین کہ امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ حضرت فرماتے تھے کہ جب صاحب الزمان ظہور کرینگے قاتلان حسین کے اولاد کو اونکے آبا واجداد کے افعال پر قتل فرمائینگے حضرت نے فرمایا درست ہے یہ حدیث اسی طور پر ہے مینے عرض کی پس معنی اس آیت کے کیا ہین کہ ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی کوئی کسی کے گناہ کا بوجھ نہین اوٹھاتا ہے حضرت نے فرمایا درست ہے جناب احدیت اپنے جمیع کلمات مین صادق ہے ولیکن اولاد قاتلان حسین کے اونکے آبا واجداد کے افعال سے راضی وخوشنود ہے اور اوسکے ساتھ فخر ومباہات کرتی ہے اور جو شخص کہ کسی کام سے راضی وخوشنود ہو مانند اوس شخص کے ہے کہ مرتکب اوس کام کا ہوا ہو اور اگر ایک شخص مشرق مین کسی کو مارڈالے اور دوسرا شخص مغرب مین اوسکے قتل پر راضی ہو حق تعالے کے نزدیک وہ بھی شریک قاتل ہے اور جناب صاحب الزمان ؑ اون لوگون کو اسی سبب سے قتل کرینگے کہ وہ اپنے آبا کے افعال

پر رضامند ہین راوی کہتا ہے مینے عرض کی کہ جب قائم آل عبا قیام فرمائینگے تو شروع
کس کام مین کرینگے فرمایا پہلے بنی شیبہ کے ہاتھ کٹوائینگے کہ یہ خانۂ خدا کے چور ہین
اور تفسیر امام حسن عسکری مین مذکور ہے کہ اون حضرت نے اپنے آباے کرام سے نقل
کی ہے کہ ایک روز امام زین العابدین نے حال گنہگاران بنی اسرائیل کا کہ عذاب الہی
سے بصورت میمون مسخ ہوگئے تھے بیان فرماتے تھے جب تمامی پر پہونچے ارشاد کیا
کہ حق تعالی نے اونکو اس سبب سے کہ اونھون نے روز شنبہ مچھلی کا شکار کیا تھا
معذب فرمایا اور مسخ کیا پس اونکا کیا حال ہوگا جنھون نے اولاد رسول کو قتل کیا
اور پردہ عصمت اونکا ہتک کیا اگر حق تعالے اونکو دنیا مین مسخ نہ کرتا تو قیامت
مین اونکے لیے عذاب مسخ کا مضاعف سے مضاعف مہیا کرتا پس ایک شخص نے
حاضرین مجلس اقدس سے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ مینے اس حدیث کو زبان
مبارک سے سنکے اہل خلاف کے سامنے ذکر کیا تھا پس ایک شخص نے اونمین سے
اعتراض کیا کہ اگر قتل کرنا حسین کا شکار ماہی سے زیادہ ہوتا چاہیے تھا کہ حق تعالی قاتلان
حسین کو بھی مسخ کرتا حضرت نے فرمایا تو اوسکے جواب مین یہ کہ کہ گناہ شیطان کا اون
لوگون کے گناہون سے زیادہ ہے کہ شیطان کے ورغلانے سے گناہ کرتے ہین باوصف
آنکہ جناب احدیت نے بہت سے گناہگارون کو مثل فرعون و قوم نوح کہ اونکے گناہ
شیطان کے گناہون سے کم تھے اونپر عذاب کیا اور اونکو ہلاک کیا اور ابلیس سرا با
ملبیس کو کہ عقاب کا زیادہ سزاوار ہے اور جو کچھ فساد ہوتا ہے اسی کے سبب سے
ہوتا ہے کوئی عذاب نہ فرمایا کیا باعث ہے کہ جن لوگون کے گناہ اس سے کمتر تھے اونھین
ہلاک کیا اور ابلیس سرتا پا ملبیس کو مہلت دی ولیکن حق تعالی حکیم علی الاطلاق ہے ہلاک
کرنا اور مہلت دینا اوسکا دونون بنا بر حکمت و مصلحت کے ہوتا ہے پس یہی حال مچھلی
کے شکار کرنے والون اور امام حسین کے قاتلون کا ہے کہ حق تعالی دونون کے احوال
سے کمال اطلاع رکھتا ہے اور موافق اپنے علم کے عمل مین لاتا ہے اور صواب و حکمت
کو خود خوب جانتا ہے اور کسی کو اوسکے کام مین جاے گفتگو نہین اور کوئی اوسکے قول
مین چون و چرا نہین کر سکتا اور بندون کے فعلون کے پرسش ہوگی اور جناب امام محمد باقر

نے فرمایا کہ جب امام زین العابدین نے کلام صدق نظام اوس مقام تک پہونچایا ایک شخص نے حضار محفل فیض آثار مین سے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ حق تعالی کسطرح سے اولاد بیگناہ کو اونکے آباو اجداد کے گناہون پر عذاب کریگا حال آنکہ خود فرماتا ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہین اوٹھاتا ہے حضرت نے فرمایا کہ قرآن مجید لغت عرب مین نازل ہوا ہے اور عرب اپنی قوم کے افعال کو اپنی طرف نسبت دیتے ہین پس مقام ملامت مین مثلاً قوم بنی تمیم سے کہتے ہین کہ تمنے فلان شہر کو غارت کیا اور اوسکے اہل کو قتل کیا جسوقت کہ ایک شخص نے بنی تمیم سے قتل وغارت کیا ہو اور از راہ فخر کہتے ہین کہ ہمنے ایسا کام کیا ہے اور حالانکہ خود نہین کیا ہے پس اسی طرح خداوند عالم نے اونکے اسلاف پر توبیخ فرمائی اور اونکی اولاد پر ملامت کی اور ذریت قاتلان امام سے انتقام لیگا اس سبب سے کہ وہ اپنے باپ دادا کے اطوار ناشائستہ سے راضی ہین اور فخر ومباہات کرتے ہین اور اس صورت مین جائز ہے کہ اون افعال کو انکی طرف نسبت دین اسواسطے کہ یہ سب حرکات ناشائستہ انکے مرضی کے موافق ہین اور کتاب ثواب الاعمال مین حضرت امام بحق ناطق ابو عبداللہ جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ وہ جناب فرماتے تھے قسم خدا کی کہ جناب صاحب الامر حضرت امام حسین کے قاتلون کی اولاد سے قتال فرمائینگے بسبب اون افعال قبیحہ کے کہ جو اونکے آباو اجداد سے صادر ہوے ہین اور کتاب کامل الزیارت مین حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ اون جناب نے اس قول حق سبحانہ تعالی کی تفسیر مین لا عدوان الا علی الظالمین یعنی نہین ہے ظلم وعدوان مگر قاتلون پر فرمایا کہ مراد ظالمین سے اولاد قاتلان جناب سید الشہدا علیہ السلام ہین اور ایضاً کتاب مذکور مین اور سند سے بھی مثل اس حدیث کے روایت کی ہے مصنف علیہ الرحمہ نے بیان مین فرمایا ہے کہ شاید اس آیہ شریفہ مین مراد عدوان سے وہ چیز ہے کہ جسے بظاہر عدوان کہین اگرچہ حقیقت مین موافق عدل کے ہو اور ایضاً کتاب کامل الزیارۃ مین حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے منقول ہے کہ اون جناب نے اس قول

حق سبحانہ تعالی کے بیان مین فرمایا اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی
نصرھم لقدیر یعنی اذن دیا گیا ہے اون لوگون کو کہ جو قتال اور جہاد مین جاتے ہین
اس سبب سے کہ بتحقیق مظلوم ہوے ہین اور بدرستیکہ حق سبحانہ تعالی اونکی نصرت
ومددگاری پر ہرآئینہ قادر ہے فرمایا کہ یہ علی ابن ابیطالب ع اور حسن ع وحسین ع ہین
اور کتاب مسطور مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اون
جناب نے اس قول حق سبحانہ تعالی کی تفسیر مین کہ وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب
لتفسدون فی الارض مرتین یعنی لکھا ہے ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب توریت
مین کہ ہرآئینہ تم فساد کروگے زمین مین دو مرتبہ فرمایا کہ مراد مرتبہ اول سے قتل علی ابن
ابیطالب تہا اور مرتبہ دوم سے تیر باران کرنا حضرت امام حسن ع کے جنازہ کا ولتعلن
علوا کبیرا اور ہرآئینہ تم گردن کشی کروگے گردن کشی بزرگ حضرت نے ارشاد کیا
مراد اس آیہ سے قتل امام حسین ع ہے فاذا جاء وعد اولیھما پس جسوقت کہ آیا
وعدہ فساد اول کا اون دو مرتبہ فساد مین سے فرمایا مراد اوس سے وہ وقت ہو
جسوقت کہ مدد ونصرت حضرت امام حسین آئے بعثنا عبادا لنا اولی باس شدید
فجاسوا خلال الدیار بھیجینگے ہم اپنی اون بندون کو کہ جو صاحبان قوت شدید ہین پس
وہ شہرین بطلب غارت پہرینگے حضرت نے فرمایا یہ وہ لوگ ہین کہ جنھین حق سبحانہ
تعالے بیلے ظہور حضرت صاحب الامر ع سے بھیجے گا کہ تمامی دشمنان اہل بیت ع سے
انتقام لینگے اور وعدہ خدا ے عزوجل کا پورا ہونیوالا ہے اور ایضا کتاب مذکور
مین حضرت امام محمد باقر ع سے منقول ہے کہ اوس جناب نے اس آیہ کو تلاوت فرمایا کہ
انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد
بدرستیکہ ہم ہرآئینہ مددگاری کرینگے اپنے پیمبرون کے اور اون لوگون کے کہ جو ایمان
لائے ہین زندگانی دنیا مین اور جسدن کہ قائم ہونگے گواہ حضرت نے فرمایا حسین ابن
علی اونھین مین سے ہین اور ابھی تک اون جناب کی مدد نہین کی گئی بعد اوسکے
ارشاد کیا ہرآئینہ بدرستیکہ قاتل حضرت امام حسین ع کے قتل کیے گئے اور ابھی خون
اوس جناب کا نہین طلب کیا گیا اور قصاص نہین لیا گیا اور پھر اوسی کتاب مین

مین
رہمد

مذکور ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیہ کے معنی پوچھے
ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل
یعنی جو شخص کہ مارا جائے مظلوم پس تحقیقکہ ہمنے گردانا ہی اسکی وارث کے لیے تسلط و غلبہ قاتل پر
پس اسراف و تجاوز حد سے نہ کرے قصاص مین یعنی غیر قاتل کو نہ قتل کرے
حضرت نے فرمایا یہ قائم آل محمد ہین کہ خروج کرینگے اور حضرت امام حسین ع کے خون کے
عوض مین قتل کرینگے اور اگر تمام اہل زمین کو قتل کرین تو اسراف نہوگا اور فرمایا قول
خدائے عزوجل کا فلا یسرف فی القتل یعنی ایسا نہین ہے کہ وہ جناب کوئی چیز ایسی
عمل مین لائین کہ وہ اسراف ہو بعد اسکے فرمایا قسم بخدا کہ حضرت صاحب الامر ع قاتلان
حضرت امام حسین ع کی اولاد کو قتل کرینگے بسبب اون افعال کے کہ جداونکے آباد اجداد
سے سرزد ہوے ہین اور تفسیر عیاشی مین حضرت امام محمد باقر ع سے یا حضرت امام جعفر
صادق ع سے منقول ہے کہ اوس جناب نے تفسیر آیہ کریمہ فلا عدوان الا علی الظالمین
کے مضمون مین فرمایا کہ خدائے عزوجل کسی شخص پر ظلم و تعدی نہین کرتا مگر نسل پر قاتلان
حسین ع کے اور کتاب مناقب ابن شہر آشوب اور تاریخ بغداد و خراسان دابانہ و فردوس
مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے جناب رسول ع کو وحی کی کہ
تحقیق کہ مینے یحیی ابن زکریا علیہ السلام کے عوض ستر ہزار آدمیون کو قتل کیا اور تمہارے
نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار کو قتل کرونگا اور حضرت صادق ع نے فرمایا
کہ حضرت امام حسین کے عوض مین اب تک سو ہزار آدمی قتل ہوے اور ابھی اونکا انتقام
نہین لیا گیا اور قریب ہے کہ حضرت امام زین العابدین ع اونکا انتقام لینگے اور راوی
نے کہا ہے کہ مین حضرت امام حسین ع کے ہمراہ گیا تھا پس اوس جناب نے کسی منزل
مین نزول نہین فرمایا اور وہان سے کوچ نہین کیا مگر یہ کہ حضرت یحیی بن زکریا ع کو یاد
فرماتے تھے اور ایک دن فرمایا کہ خوار ہی دنیاے فانی سے خدائے عزوجل کے
نزدیک یہ ہے کہ تحقیق سر حضرت یحیی ع کا ایک زن زانیہ کے لیے زنان فاحشہ
بنی اسرائیل سے بھیجا گیا اور حدیث مقاتل مین حضرت امام زین العابدین ع سے
مروی ہے کہ بدرستیکہ زوجہ بادشاہ بنی اسرائیل کی یوحنا پر عاشق ہوگئی تھی اوس ملعونہ نے

ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے کو بادشاہ کے نکاح مین لائے اور بادشاہ نے حضرت یحیی سے اس
بات مین مشورہ لیا حضرت یحیی نے اوسے اس امر سے منع کیا اور وہ پیرزن ملعونہ مطلع
ہوئی کہ حضرت یحیی نے بادشاہ کو منع کیا پس اوس فاحشہ نے اوس لڑکے کو آراستہ
کیا اور بادشاہ کے پاس بھیجا اوس مکارہ نے بادشاہ کے پاس جاکر ایسے مزاج اور
خوش طبعی اور عشوہ و ناز کرنے لگے کہ بادشاہ نے پوچھا تیرا کیا مطلب ہے بیان کر تو
مین روا کرون اوس بھیا نے کہا کہ مین اب یحیی بن زکریا کا سر چاہتی ہون بادشاہ
نے پوچھا اے دختر سوا اسکے کوئی اور حاجت نہی رکھتی ہے اوسنے کہا مین سوا اونکے
سر کے اور کچھ نہین چاہتی اور معمول وہان کا یہ تھا کہ جب بادشاہ بنی اسرائیل جھوٹ
کہتا تھا یا خلف وعدہ کرتا تھا تو وہ بادشاہی سے معزول ہوجاتا تھا پس بادشاہ
اپنے ملک مین اور قتل یحیی مین کمال متحیر تھا کہ اون دو امرون مین سے کسے
اختیار کرون قتل یحیی کو یا ترک بادشاہی کو پس اوس بیدین نے حضرت یحیی کو قتل
کیا اور سر مطہر اونکا ایک طشت طلا مین رکھکر اوس لڑکے پاس بھیجدیا پس زمین نے
حکم خدا سے اوس لڑکے کو اپنے اندر لے لیا اور نگل گئی اور خداوند عالم نے اوس
قوم پر بخت نصر کو مسلط کیا پس بخت نصر نی سنگ و کاوخ پہاڑون سے بنی اسرائیل پر
پھینکے لیکن مطلق کارگر نہوتی تھی اوسوقت ایک بڑھیا شہر سے باہر نکلی اور کہا کہ
اے بادشاہ یہ شہر پیرون کا ہے فتح نہوگا مگر اوسوقت کہ جو مین تجھے بتاؤن بخت نصر نے
کہا بتا جو تیری حاجت ہوگی روا کرونگا پیرزن نے کہا نجاسات و کثافات انکی طرف
پھینک بادشاہ اوسکے کہنے کے موافق عمل مین لایا پس وہ قوم متفرق ہوگئی اور بخت
نصر شہر مین در آیا اور اوس ضعیفہ کو بلاکر کہا کہ کیا حاجت ہے تیری اوس پیرزن
نے کہا اس شہر مین ایک خون ہے کہ جوش مارتا ہے چاہیے کہ اسقدر لوگون کو قتل
کرکہ وہ خون جوش سے باز رہے اور ساکن ہو پس بخت نصر نے اوس خون کے عوض
مین ستر ہزار آدمیون کو قتل کیا یہانتک کہ ساکن ہوا حضرت نے فرمایا اے فرزند
میرے اے علی قسم خدا کی کہ میرا خون ساکن نہوگا جب تک کہ خدائے عزوجل مہدی
آخر الزمان کو بھیجے پس وہ قتل کرینگے میرے خون کے بدلے ستر ہزار آدمیون کو

اون

اون منافقین سے کہ جو کافر و فاسق ہین

باب

بیان مین اون عقوبات اور عذاب کے کہ جنکے نازل کرنے مین حق سبحانہ تعم نے تعجیل کی قاتلان حضرت امام حسین ؑ پر عذاب دنیوی سے اور ذکر بعضے معجزون کا اون جناب کے اور استجابت دعاے آنجناب وقت جنگ اور بعد اوسکے کتاب مناقب مین روایت ہے کہ حضرت امام حسین ؑ نے عمر سعد ملعون سے فرمایا کہ وہ بات جو میرے آنکھونکو خنک کرتی ہے یہ ہے کہ میرے بعد تو گندم عراق سے نہ کھائیگا مگر تھوڑا سا عمر سعد بد اختر نے از روی تمسخر کہا کہ یا اباعبداللہ جو بھی قائم مقام گندم کے ہین پس جسطرح سے کہ امام نے ارشاد کیا تھا ظہور مین آیا اور راوس لعین کو حکومت رے کی نصیب نہوئی اور مختار نے اوس نابکار کو قتل کیا اور تاریخ نسوی اور تاریخ ابانہ عسکری مین مذکور ہے کہ ایک شخص قاتلان حضرت امام حسین ؑ مین سے رنگ پیتا تھا پس رنگ اوسکا خون ہو گیا اور اوس جناب کی شہادت کے دن دیکھا کہ گھانس خود بخود جلنے لگی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ لوگ لشکر شقاوت اثر عمر بد اختر کے عسکر ظفر پیکر جناب سید الشہدا سے کچھ چیزین خوشبو کی قسم سے لوٹ لیگئے تھے پس جس عورت نے کہ اون خوشبوؤن کو استعمال کیا وہ برص ہو گئے اور ایک اور راوی روایت کرتا ہے کہ مینے قاتلان حضرت امام حسین ؑ سے دو ملعونون کو دیکھا کہ ایک اونمین سے ایک عارضہ قبیح و فضیح مین مبتلا ہوا تھا اور دوسرے ملعون کا یہ حال تھا کہ وہ بعین شتر آبکش کے پاس آتا تھا اور سارا پانی اوسکا پی جاتا تھا اور سیراب نہوتا تھا اور سبب اوسکا یہ ہوا تھا کہ اوس روسیاہ نے حضرت امام حسین ؑ کی طرف دیکھا تھا کہ وہ جناب پانی پیا چاہتے تھے اور ایک تیر نفاق پھینکا تھا اوسوقت حضرت نے فرمایا تھا کہ خداے عزوجل تجھے پانی سے سیراب نکرے نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور ایک روایت مین اسی طرح وارد ہوا ہے کہ ایک سگ ناپاک نے قوم کلب سے ایک تیر اوس جناب کو مارا کہ حضرت کے دہن مبارک مین لگا اور کنج دہن اوس امام انام کا مجروح ہوا اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ خداے عزوجل تجھے

سیراب نہ کرے پس اوس ملعون پر پیاس نے ایسا غلبہ کیا کہ اوسنے اپنے تئین پانی
مین گرادیا اور یہانتک پانی پیا کہ واصل جہنم ہوا اور کتاب مناقب مین ابن بابویہ سے
اور تاریخ طبری مین ابو القاسم سے روایت کی ہے کہ ایک ملعون نے حضرت امام حسین
کو آواز دی کہ یا حسین بدرستیکہ تم دریاے فرات سے ایک بوند نہ پینے پاؤگے یہانتک
کہ مرجاؤ یا حکم امیر کے اطاعت کرو حضرت نے فرمایا خداوندا اس ملعون کو شدت
تشنگی سے ہلاک کر اور ہرگز اوسکو نہ بخش پس تشنگی نے اوس ملعون پر غلبہ کیا جسقدر
پانی زیادہ پیتا تہا تشنگی زیادہ ٹہرجتی جاتی تہی اور کہتا تہا واعطشاہ یہانتک کہ اوس
ملعون کا پیٹ پھٹ گیا اور واصل جہنم ہوا اور تاریخ طبری مین مرقوم ہے کہ وہ
ملعون عبد اللہ ابن حصین ازدی تہا اور یہ روایت حمید ابن مسلم سے ہے اور دوسری
روایت مین اسطرح وارد ہے کہ وہ لعین قبیلہ دارم سے تہا اور کتاب فضائل العشرہ
مین مروی ہے کہ ایک ملعون دارمی نے حضرت کی روے مبارک مین تیر مارا اور
خون دہن مطہر سے اوس جناب کے جاری ہوا حضرت اوس خون کو ہاتھ مین لیکر
ہوا پر پھینکتے تھے راوی کہتا ہے اوس ملعون کا یہ حال ہوا کہ اوسکے شکم نجس مین
گرمی تہی اور پیٹ پر اوس بدبخت کے سردی تہی روبرو سے اوسے پنکہا جلتے تھے
اور برف رکہتے تھے اور پیچھے اوسکے انگیٹھی مین آگ روشن کرتے تھے اور بار بار
وہ ناری پانی مانگتا تہا اور بڑے بڑے کاسے بہر کر پانی پی جاتا تہا اور پھر کہتا تہا
پانی دو کہ پیاس مجھے ہلاک کیے ڈالتی ہے راوی کہتا ہے آخرکار شکم اوس
منافق کا شق ہوگیا اور تاریخ مذکور اور تاریخ ابانہ مین منقول ہے کہ ابن حوزہ نے
حضرت امام حسینؑ کو پکارا اور کہا اے حسین (معاذ اللہ) تمھین بشارت ہو کہ تم
دنیا ہی مین پیش از آخرت آگ کی طرف دوڑے حضرت نے فرمایا وای تجہپر آیا
مین آگ کی طرف دوڑا اوس لعین نے کہا ہان حضرت نے فرمایا میرے لیے ایک
پروردگار ہی بخشنے والا اور شفاعت ایسے پیغمبر کی ہے کی جسکی اطاعت کی گئے
ہے خداوندا اگر یہ شخص جہوٹا ہے تو اسے آگ کی طرف کھینچ مرادی کہتا ہے کہ اوس
مردود نے اپنی گہوڑے کی باگ پھیری پس گہوڑے نے شوخی کی اور اسطرح

اوسے گرایا کہ ایک پاؤن اوسکا رکابمین رہگیا اور گھوڑا دوڑتا پھرتا تھا اور سراوس ملعون کا
ہر سنگ و درخت مین ٹکراتا تھا یہان تک کہ واصل جہنم ہوا اور ایک روایت مین
یون وارد ہوا ہے کہ حضرت نے اوسے اسطرح نفرین فرمائی کہ خداوندا اسے آگ کیطرف
کھینچ اور اوسکی گرمی اس ملعون کو چکھا اور اسے دنیا مین پیش ازان کہ بازگشت اسکی
آخرت کی طرف ہو اسے جلادے پس وہ روسیاہ پشت اسپ سے خندق پر از آتش
مین گرا اسوقت جناب امام حسین نے سجدۂ شکر خداے عزوجل کیا اور روایت
ہے کہ ابجر بن کعب لعین کے دونون ہاتھوسے جاڑون مین پانی بہا کرتا تھا اور
فصل گرمی مین دونون ہاتھ اوسکے سوکھکر مثل لکڑی کے ہوجاتے تھے اور دوسری
روایت مین اسطرح پر ہے کہ فصل سرما مین خون اوسکے دستہاے نجس سے بہتا تھا
اور یہ شقی وہ ملعون ہے کہ جسنے حضرت کے کپڑے لیے تھے اور جابر بن زید ملعون
نے اوس جناب کا عمامہ لیکر اپنے سر نجس پر باندھا پس دفعۃً مجنون ہوگیا اور سوا
عمامہ کے اور کپڑے حضرت کے جعونۃ ابن جو یہ ملعون نے لیکر پہنے پس منھ اوس
شقی کا متغیر و قبیح ہوگیا اور بال اوسکے سر نجس کے جھڑ گئے اور بدن کثیف اوسکا
مبروص ہوگیا اور زیر جامہ بالائی اوس جناب کا بحر بن عمرو جرمی شقی نے لیکر پہنا پس وہ
ملعون اوسی وقت لنجا ہوگیا اور کتاب مناقب مین تاریخ طبری سے روایت
کی ہے کہ جسوقت وہ جناب کثرت زخمہاے کاری سے سست اور ضعیف ہوگئے
تھے تو مالک نامی ایک ملعون نے قبیلہ کندہ سے قریب آکر ایک تلوار حضرت کے
سر مبارک پر لگائی اور اوس جناب کے سر مقدس پر ایک ٹوپی خز کی تھی اوسوقت
حضرت نے فرمایا کہ اے ملعون تجھے اس ہاتھ سے کھانا اور پینا نصیب نہو اور تجھی
خداے عزوجل ظالمون کے ساتھ محشور کرے اور ٹوپی حضرت نے زمین پر پھینکدی
وہ شقی اوس ٹوپی کو اوٹھا کر اپنے گھر لیگیا اوسکی زوجہ نے کہا اے ملعون آیا تو
جامۂ حسین میرے گھر مین لایا ہے اب میرا سر اور تیرا سر ہرگز جمع نہوگا یعنے اب
مین اور تو ایک جا نہین رہ سکتی راوی کہتا ہے کہ مالک کندی ملعون ہمیشہ فقر اور
درویشی مین مبتلا رہا یہانتک کہ کندۂ آتش مالک ہوا اور حاسر بن حاشر روایت

کرتا ہے کہ ایک ملعون اون ملعونون مین سے کہ جنھون نے حضرت پر خروج کیا تھا وقت
معاودت کے اسباب حضرت سے زعفران اور ایک اونٹ لوٹ لایا پس جسوقت
کہ اوسنے زعفران کو کوٹا آگ ہوگئی اور اوسکی زوجہ نے وہ زعفران ہاتھہ مین ملے
پس عارضہ برص اوسے عارض ہوا اور جب اوس اونٹ کو ذبح کیا پس جس جگہہ اوسکی
چھری مارتی تھی آگ نکلتی تھی اور جب اوسکے ٹکڑے کیے تو اندر سے آگ نکلی اور پکاتے
وقت دیگ مین سے آگ شعلہ ورتھی اور سند دیگر منقول ہے کہ جب اوس جناب کے
اونٹ کو ذبح کیا تو ناگاہ اوسکے کان سے آگ شعلہ ور ہوئی اور ایک روایت مین یہ ہے
کہ جب اوسکے گوشت کو پکایا تو مزا اوسکا حنظل یعنی اندرائن کے پھل کے مانند تلخ ہوگیا
اور مروی ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے دعا کی کہ خداوندا ہم اہل بیت اور ذریت اور
اقربا تیرے پیغمبر کے ہین ہمارے ظالمون کو اور ہمارے حق کے غصب کرنے والونکو
ایک شکست پہونچا بدرستیکہ تو مجیب الدعوات ہے اور قریب ہے ایک ملعون نے
اون ملعونون مین سے کہ محمد ابن اشعث نام رکھتا تھا حضرت سے کہا کہ آپ کو جناب رسولخداؐ
سے کیا قرابت ہے حضرت سید الشہداؑ نے اس آیہ کو تلاوت فرمایا ان اللہ اصطفے
تا آخر یعنی بدرستیکہ حق سبحانہ تعالی نے برگزیدہ کیا آدم اور نوح اور اولاد ابراہیم
اور اولاد عمران کو تمام جہان مین کہ ذریت واحد ہین اور بعضے انمین سے نسل بعض
دیگر سے ہین اور بعد اسکے فرمایا کہ خداوندا اس ملعون کو آج ذلت عاجل پہونچا کہ مین
دیکھون پس ابن اشعث یعنی قضاے حاجت کے لیے یعنے پائخانہ گیا وہان ایک
بچھو نے اوسکے اعضاے تناسل پر ڈنک مارا وہ ملعون لوٹنے لگا اور فریاد کرنے لگا اور
سانپ کی طرح بسبب اپنے زخم کے اذیت کی پیچتاب کھاتا تھا اور اپنے بول و غایط
مین لوٹتا تھا اور تاریخ ابانہ اور کتاب جامع دارقطنی اور فضائل احمد بن حنبل مین مسطور
ہے اعین کہتا ہے کہ مین ابورجا کے پاس تھا اوسنے کہا کہ ذکر اہل بیت نہ کرو مگر
خیر و خوبی سے اس اثنا مین ایک ملعون حاضران معرکہ کربلا سے آیا اور جناب سید الشہداؑ
کے حق مین کلمات ناسزا کہنے لگا ناگاہ دو ستارے آسمان سے اوس ملعون پر گرے
اور مثل باطن کے ظاہر مین بھی وہ روسیاہ اندھا ہوگیا ایضاً عبداللہ ابن ریاح نے

ایک مرد نابینا سے پوچھا کہ تو کیونکر اندھا ہوا اوس ملعون نے کہا کہ مین معرکۂ کربلا مین تھا مینے اوس جناب سے قتال نہ کیا تھا جب مین سویا تو مینے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص مہیب نے مجھسے آکر کہا کہ چل جناب پیغمبر خدا تجھے بلاتے ہین مینے کہا مجھے اونسے کیا کام اوسنے مجھے کھینچا اور حضرت کی خدمت مین لیگیا دیکھا مینے کہ جناب رسالتمآب محزون وغمناک بیٹھے ہین اور ہاتھ مین حضرت کے ایک حربہ ہے اور ایک قطع سامنے بچھا ہے اور ایک فرشتہ شمشیر آتش ہاتھ مین لیے ہوے حضرت کے بالاے سر کھڑا ہے اور جن لوگون نے حضرت امام حسین ع سے جنگ وجدال کی ہے اونکی گردن مارتا ہے اور اون سبھون کی جسم سے آگ شعلہ ورہے اور وہ سب جلتے ہین اور پھر زندہ ہوجاتے ہین پھر وہ فرشتہ اونھین قتل کرتا ہے مینے یہ حال دیکھکر کہا السلام علیک یا رسول اللہ قسم خدا کی مینے تلوار نہین ماری اور کوئی نیزہ اور تیر نہین لگایا حضرت نے فرمایا اے ملعون مگر تونے اونکے سواد اور جمعیت کو زیادہ نہین کیا یہ فرماکر قتل ہونے سے مجھے محفوظ رکھا اور اوس طشت مین سے جو خون سے بھرا رکھا تھا ایک سلائی بھر کر میری آنکھون مین پھیر دی کہ دونون آنکھین میری جل گئین جب مین جاگا تو اندھا تھا شعبے کہتا ہے دیکھا مینے ایک شخص کو کہ خانۂ کعبہ کے پردون سے لپٹا ہوا کہتا ہے خداوندا مجھے بخش دے اگرچہ مین جانتا ہون کہ تو مجھے نہ بخشیگا مینے اوس سے پوچھا کہ تونے کیا گناہ کیا ہے اوس ملعون نے کہا مین اون پچاس شخصون مین سے تھا کہ جو حضرت امام حسین ع کے سر پر نور پر معین تھے دیکھا مینے کہ ایک ابر سفید نورانی آسمان سے خیمہ کی طرف اترا اور بہت سے لوگ اوس ابر کے گرد ہین اور اون لوگون مین حضرت آدم ع اور حضرت نوح ع اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی ع اور حضرت عیسی بھی ہین اور بعد اسکے ایک اور ابر اترا کہ اوسمین جناب رسولخدا ع اور جبرئیل امین اور میکائیل اور ملک الموت تھے پس جناب رسالتمآب ع رونے لگے اور لوگ بھی حضرت کو روتا دیکھکے گریہ وزاری کرنے لگے اور ملک الموت نے آکر اون پچاس شخصون کے میرے رفیقون مین سے روح قبض کی مینے کہا کہ اے رسول خدا الامان الامان کہ مینے ان لوگونکی پیروی نہین کی اور

مین قتل امام حسین ؑ پر راضی نہ تھا حضرت نے فرمایا اے ملعون واے تجھپر جو ظلم و ستم ہونا تھا تو دیکھتا تھا بیٹے عرض کیا ہان یا رسول اللہ اوسوقت حضرت نے ملک الموت سے کہا کہ اس ملعون کو چھوڑ دو کہ آخر ایک دن مریگا پس اسطرح سے مین نجات پاکر کعبہ مین آیا ہون اور مغفرت طلب کرتا ہون اور کتاب خصائص مین مروی ہے کہ جو ملعون سر حضرت امام حسین ؑ کے ساتھ تھے ایک منزل مین کہ اوسی قسطنطنیہ کہتے ہین اور اوسے اوس منزل کے قریب ایک دیر تھا اوسوقت ایک راہب نے اپنے صومعہ سے اس حال کے دیکھنے کے لیے سر باہر نکالا ؎

دید نورے چو آفتاب عیان	از سر آن گزین جملہ سران
نور میزد زان سر والا	چون ز مہر منیر وقت ضحے
دید بر نیزہ آفتابے را	کرد با خود قیاستے بر پا

الحاصل دیکھا راہب نے کہ ایک نور عظیم سر بریدہ جناب سید الشہدا سے آسمان تک ساطع تھا یہ حال دیکھکر راہب دس ہزار درہم مرکلان سر حضرت امام حسین ؑ کے پاس لایا اور سر مبارک کو اونکے عوض مین لیکر اپنے گھر لیگیا جب اپنی جگہ پر لایا تو ایک شخص کی آواز اوسکے گوش سعادت نیوش مین غیب سے آئی کہ خوشا حال تیرا اور خوشا حال اوس شخص کا کہ جو اس سر انور کی قدر و منزلت کو پہچانے راہب نے آسمان کی طرف منھ کرکے دعا کی کہ الٰہی بحق عیسی علیہ السلام تو حکم کر کہ یہ سر مجھسے کلام کرے سر مبارک نے کلام فرمایا کہ اے راہب کیا چاہتا ہے راہب نے پوچھا کہ آپ کون ہین سر اطہر نے جواب دیا کہ مین ہون بیٹا محمد مصطفے کا مین ہون بیٹا علی مرتضی کا مین ہون فرزند فاطمہ زہرا کا مین ہون مقتول زمین کربلا مین ہون مظلوم مین ہون پیاسا یہ فرما کر وہ سر مطہر چپ ہوا راہب نے اپنا منھ اوس جناب کے منھ پر رکھکر کہا کہ مین اپنا منھ نہ اوٹھاؤنگا جب تک کہ آپ نہ فرمائینگے کہ قیامت کے دن مین تیری شفاعت کرونگا حضرت نے فرمایا کہ میرے جد بزرگوار کے دین مین آ راہب نے بصدق دل کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا اوسوقت حضرت نے اوسکی شفاعت کو قبول کیا صبح کے وقت جو کوتوال نے وہ سر پر نور اور وہ درہم راہب سے لیے جب آگے جنگل مین

مین پہونچکر اون درہمون کو دیکھا وہ سب سنگریزی ہوگئے تھے ایضاً ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت سر جناب سید الشہدا م کو شام مخت انجام کیطرف لیے جاتے تھے ام کلثوم نے ایک ملازم ابن زیاد بد بنیاد سے کہا کہ ہزار درہم میرے پاس ہین وہ درہم مین تجھے دیتی ہون سر امام انام کو ہمارے اونٹون کے آگے آگے لیچل تا خلق اوسکے دیکھنے مین مصروف ہو اور ہمارے دیکھنے سے باز رہے پس اوس ملعون نے روپے لے لیے اور سر مقدس جناب سید الشہدا کو آگے رکھا دوسرے دن جب اوس روسیاہ نے اون روپون کو بانٹا اور صرہ کو کھولا تو دیکھا کہ سب درہم سنگریزۂ سیاہ ہوگئے تھے اور اون سنگریزون کے ایک طرف یہ آیہ لکھا تھا ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون اور دوسری طرف یہ آیہ مرقوم تھا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون آیہ اول کے معنی یہ ہین کہ ای محمد گمان نہ کرد کہ حق تعالی ظالمون کے اعمال سے غافل ہے اور معنی آیۂ دوم کے یہ ہین کہ قریب ہے کہ جانین وہ لوگ جنہون نے ظلم کیا ہے کہ بازگشت انکی کہان ہوگی اور ابو مخنف نے شعبے سے روایت کی ہے کہ سر مبارک جناب سید الشہدا م کو موضع صیارف مین کوفہ سے مصلوب کیا پس اوس سر انور نے تنحنح کیا اور سورۂ کہف کو اس آیہ تک تلاوت فرمایا انھم فتیۃ امنوا بربھم وزدناھم ھدی فلو یزدھم الا ضلالا بدرستیکہ وہ لوگ ایسے گروہ ہین کہ جو ظاہر مین اپنے پروردگار کے ساتھ ایمان لائے اور زیادہ کیا ہمنے اونکی ہدایت کو پس زیادہ نہوئے اونھین مگر گمراہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ جسوقت سر مبارک حضرت کو درخت پر لٹکایا تو سنا لوگون نے کہ وہ سر مطہر اس آیہ کو تلاوت فرماتا تھا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور دمشق مین یہ قول سر مطہر حضرت سے سنا گیا کہ فرماتا تھا لا قوۃ الا باللہ اور یہ بھی لوگون نے سنا ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا بدرستیکہ یارانِ کہف ورقیم ہماری نشانیون سے عجیب تھے اوسوقت زید بن ارقم نے کہا یابن رسول اللہ آپ کا حال اصحاب کہف ورقیم سے بھی عجیب تر ہے اور ابن بطہ اور ترمذی اور نقاش نے خصائص مین ذکر کیا ہے کہ عمارہ ابن عمیر کہتا ہے کہ جب سر ابن زیاد

بد نہاد کا اور اوسکے یارون کا مسجد کوفہ مین لائے مین اون سرہاے نجس کے دیکھنے کو گیا لوگون نے کہا کہ آیا آیا ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک سانپ آیا اور اون سرون کے درمیان مین گیا آخرکار ابن زیاد بد نہاد کے ایک نتھنے مین گھسکر دوسرے نتھنے سے باہر نکلا پھر لوگون نے کہا آیا آیا وہی سانپ دو تین بار اوسکی بینی ناپاک مین جاتا تھا اور نکلتا تھا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جسوقت سر مبارک جناب سید الشہدا کو یزید علیہ اللعنۃ کے پاس لائے تو سر مبارک حضرت مین ایک ایسی خوشبو تھی کہ کوئی خوشبو اوسکی برابری نہ کرسکتے تھے اور یہ بھی ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ جس اونٹ پر حضرت امام حسین ع کے سر مبارک کو لائے تھے جب اوس اونٹ کو ذبح کیا اور پکایا تو گوشت اوسکا ابلوے سے زیادہ تر تلخ تھا اور وقت شہادت اوس جناب کے خوشبو مین خون ہوگئین تھین اور آفتاب کو تین ہفتہ تک گہن رہا اور ہر پتھر کے نیچے سے خون نکلتا تھا اور جنات ایک برس تک مدینہ منورہ مین قہر مطہر جناب رسالمآب ص پر مصیبت جناب سید الشہدا مین نوحہ کرتے تھے اور کتاب مناقب مین دلائل النبوت سے بروایت ابوبکر بیہقی اور امالی ابو عبید اللہ نیشاپوری مروی ہے کہ جسوقت سر مبارک حضرت کا شام مین انجام لیے جاتے تھے جب پہلی منزل مین فروکش ہوے شراب خواری شروع کی اور آلہ مین ایک دوسرے کو بسبب اوس سر بریدہ کے تہنیت اور مبارکباد دیتے تھے ناگاہ دیکھا اون ملعونون نے کہ دیوار مین سے ایک قلم آہنی نکلا اور خون سے ایک سطر مین یہ شعر لکھا ؎

ارجوا امۃ قتلت حسینا	شفاعۃ جدہ یوم الحساب

یعنی آیا وہ گروہ کہ جنھون نے امام حسین ع کو قتل کیا امیدوار شفاعت ہین اونکے جد بزرگوار سے قیامت مین اس شعر کو پڑھکر سر مبارک کو چھوڑکر بھاگ گئے بعد ازان پھر آئے اور کتاب ابن بطہ مین منقول ہے کہ اس شعر کو ایک عبادت گاہ نصاری مین لکھا پایا انس بن مالک کہتا ہے کہ ایک شخص نے اہل نجران سے ایک گڑھا کھودا تھا اوسنے ایک تختی سونے کی پائی کہ اوسپر یہ اشعار لکھے تھے ؎

ارجوا امۃ قتلت حسینا	شفاعۃ جدہ یوم الحساب

فقد قدموا علیه بحکم جور	فخالف حکمهم حکم الکتاب
ستلقی یا یزید غدا عذابا	من الرحمن یالک من عذاب

معنی دونون آخر شعرون کے یہ ہین کہ بدرستیکہ پیش آئے اونسے بحکم ظلم و جور اور خلاف کیا اونکے حکم نے حکم قرآن کو نزدیک ہے اے یزید کہ تو فردائے قیامت عذاب خدا کو دیکھے اور کیا عذاب شدید ہوگا تبصیر راوی کہتا ہے کہ مینے اون نصرانیون سے پوچھا کہ یہ اشعار کب سے تمھارے عبادتخانہ مین لکھے ہین اونھون نے کہا تین سو برس تمھارے پیغمبر کے مبعوث ہونے کے پیشتر سے لکھے ہوے ہین اور بروایت سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ کتاب لہوف مین اور ابن شہر آشوب وغیرہ اسطرح وارد ہوا ہے کہ عبداللہ ابن ریاح کہتا ہے کہ مینے ایک قاضی ملعون کو اون ملعونون مین سے اندہا دیکھا کہ جو معرکہ کربلا مین حاضر ہوے تھے مینے اوسکے نابینا ہونے کا سبب پوچھا اوسنے کہا کہ ہم دس شخص تھے کہ حضرت امام حسین ع سے لڑنیکو گئے تھے لیکن مینے کوئی تلوار اوس جناب کو نہین ماری اور کوئی نیزہ اور تیر اونکی طرف نہین پھینکا بعد شہادت اوس جناب کے مین اپنے گھر گیا اور نماز عشا پڑھکر سورہا عالم خواب مین مینے دیکھا کہ ایک شخص نے مجھسے آکر کہا چل تجھے پیغمبر خدا ع بلاتے ہین مینے کہا مجھے اونسے کیا کام ہے اوس شخص نے میرا گریبان پکڑ کر کھینچا اور اپنے ہمراہ لیگیا پس دیکھا مینے کہ جناب رسالت مآب ع ایک صحرا مین مخزون و غمگین آستین چڑھائے ہوے بیٹھے ہین اور ایک حربہ دست مبارک مین ہے اور سامنے حضرت کے ایک فرشتہ ایک شمشیر آتش لیے ہوے کھڑا ہے اور ایک ایک کو میرے نور نیقون مین سے قتل کرتا ہے اور جسوقت کہ وہ شمشیر مارتا ہے تو اونکے بدن سے آگ مشتعل ہوتی ہے پس مین اوس جناب کے پاس جاکر دوزانو بیٹھ گیا اور کہا مینے السلام علیک یا رسول اللہ حضرت نے جواب نہ دیا اور ایک لحظہ چپ رہے بعد ازآن سر مبارک اوٹھاکر فرمایا اے دشمن خدا تونے میری ہتک حرمت کی اور میری اولاد کو قتل کیا اور میرے حقوق کی رعایت نہ کی اور کیسے کیسے ظلم کیے مینے عرض کی یا رسول خدا مینے کوئی تلوار نہین ماری

اور کوئی نیزہ اور تیر نہین پھینکا حضرت نے ارشاد کیا تو سچ کہتا ہے لیکن تو سے اونکی
لشکر کو زیادہ کیا آگے آ مین گیا دیکھا مینے کہ ایک طشت خون سے بھرا ہوا رکھا ہے
حضرت نے فرمایا کہ یہ خون میرے فرزند حسین کا ہے اور ایک سلائی حضرت نے
اوس خون مین ڈبوکر اوس ملعون کی آنکھون مین پھیر دی جب جاگا تو نابینا تھا قاسم
ابن اصبغ بن نباتہ کہتا ہے کہ مینے ایک شخص کو روسیاہ دیکھا اور اوس سے پہلے
وہ بہت صاحب حسن وجمال تھا مینے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے تیرا فریب تھا کہ مین
تجھے نہ پہچانون اوس ملعون نے کہا مینے ایک ایسے جوان سادہ رو کو اصحاب حسینؑ
سے قتل کیا ہے کہ اوسکی پیشانی نورانی سے نشان سجدہ کا عیان تھا اوسوقت
سے کوئی رات ایسی نہین ہے کہ وہ میرے خواب مین نہ آئے اور میرا گریبان پکڑکر
جہنم مین نہ لیجائے اور اوسمین نہ ڈالے پس اوس حالت مین مین اسقدر فریاد کرتا
ہون کہ تمام لوگ میرے قوم کے آواز فریاد کی سنتے ہین بعد اسکے کہا کہ وہ جوان مقتول
عباس ابن علیؑ تھا اور اوس سبب سے مجھ میرا کالا ہوگیا ہے شیخ نے کتاب امالی
مین محمد ابن سلیمان سے اور اونے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ اونے کہا مین
حجاج کی کے زمانہ مین گرسنہ ہوا گئے شخصونکو ہمراہ لیکر کوفہ سے نکلا اور کربلا مین
پہونچا وہان کوئی مکان نہ تھا مگر دریاے فرات کے کنارے ایک گھر لکڑی اور
نرکل سے بنا ہوا تھا مینے کہا رات اسی گھر مین بسر کرنا چاہیے ناگاہ ایک مسافر آیا
اور کہنے لگا کہ اگر تم اجازت دو تو مین بھی آج کی شب تمھارے ساتھ رہون اسلیے
کہ مین ایک مرد غریب ومسافر ہون ہمنے قبول کیا جب آفتاب غروب ہوا اور رات
ہوئی تو روغن نفط سے ہمنے چراغ روشن کیا اور بیٹھکر ہم مصائب جناب سید الشہداؑ
کو اور اونکے شیعون کی مصیبتون کو ذکر کرنے لگے اور بعد ذکر مصائب کے ہمنے
کہا کہ ہر شخص قاتلان حضرت امام حسینؑ سے ایک ایک بلاے آسمانی مین گرفتار
ہوا اوس مرد مسافر نے کہا کہ مین بھی قاتلان حسین مین تھا اور صحیح وسالم رہا اور
کوئی آفت مجھے نہین پہونچی تم لوگ جھوٹ کہتے ہو یہ سنکر ہم سب خاموش ہوگئے
اس اثنا مین روشنی چراغ کے کم ہوئی وہ ملعون مسافر اونھا کہ چراغ کی بتی اوسکے

پس آگ اوسکی ہتیلی مین لگی اوس ملعون نے اپنے تئین دہان سے دور کر
بتیابانہ فرات مین گرادیا راوی کہتا ہے قسم خدا کی مینے دیکھا کہ وہ ملعون پانی مین
غوطہ مارے تھا اور آگ پانی کے اوپر تھی جب وہ لعین سر نکالتا تھا تو آگ اوسکے
سر مین لپٹ جاتی تھی یہانتک کہ پھر وہ روسیاہ پانی مین غوطہ مار جاتا تھا اور آگ پانی
پر معلق رہتے تھے اور اسی طرح وہ آگ رہی اور اوس ناپاک کو جلاتی تھی یہانتک
کہ آتش جہنم مین واصل ہوا آور کتاب عقاب الاعمال مین یعقوب ابن سلیمان سے
ماثور ہے کہ اوسنے کہا مین ایک شب چند اشخاص کی صحبت مین تھا اور شہادت جناب
سید الشہداء کا ذکر ہوتا تھا کہ ایک شخص نے ہم مین سے کہا کوئی شخص قاتلان امام
انام حسین ع مین سے ایسا نہ تھا کہ کوئی بلا اوسکے اہل مین یا اوسکے جان و مال
مین نہ پہونچی ہو پس ایک مرد پیر نے کہا کہ مین اعوان و انصار قاتلان حسین سے ہوں
اور کوئی مصیبت و تکلیف مجھے نہین پہونچی پس اوس ملعون کے کلام بد انجام
سے سب لوگ رنجیدہ ہوے اور اوس بیحیا پر سختی کرنے لگے اس اثنا مین روشنی
چراغ کی کم ہونے لگی اور تیل اوس چراغ مین نقطہ کا تھا اوس پیر ملعون نے اوٹھکر
چاہا کہ چراغ کو درست کرے پس اوس روسیاہ کی انگلی مین آگ لگی اوسکے شعلہ کو
منھ سے پھونک کر بجھانے لگا کہ ریش نجس اوسکی جلنے لگی جب تو وہ لعین پانی کیطرف
دوڑا اور اپنے تئین دریاے فرات مین گرادیا اور اوسکے سر نجس کے اوپر آگ
حرکت کرتی تھی جب وہ بدبخت پانی مین سے سر نکالتا تھا تو وہ آگ اوسے جلاتی
تھی یہانتک کہ جہنم واصل ہوا لعنت خداے عزوجل کی اوس مردود پر آور کتاب
مذکور مین اسی اسناد سے قاسم ابن اصبغ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا ایک
شخص دارمی اون ملعونون مین سے کہ وقت شہادت امام انام ع حاضر تھے میرے
پاس آیا منھ اوسکا سیاہ ہوگیا تھا اور قبل اسکے بہت وجیہ اور سرخ و سفید تھا
پس مینے اوس مردود سے کہا کہ بسبب تیرے تغیر رنگ کے قریب تھا کہ مین تجھے
نہ پہچانون اوس روسیاہ نے کہا کہ مینے ایک ایسے شخص کو اصحاب حسین سے قتل
کیا ہے کہ اوسکے پیشانی نورانی سے آثار سجدے کے ظاہر تھے اور سر اوس بزرگوار کا

مین لے آیا ہون راوی کہتا ہے کہ ایک دن مین نے اوسی گھوڑے پر سوار دیکھا تھا
اور وہ ملعون کروغرور سے گھوڑے کو دوڑاتا تھا اور اُس سربزور کو سینہ اسپ پر ٹیکایا
تہا کہ اوسکے زانو سے ٹکراتا جاتا تھا بیٹے اپنے باپ سے کہا کہ اگر یہ ملعون اس سر کو
نیزہ اونچا کرکے باندھتا تو خوب تھا اسلیے کہ یہ نکان گھوڑے کے زانو کی اوسے
نہ پہونچے آیا آپ نہین دیکھتے کہ یہ کیسا دونون ہاتھون سے گھوڑے کو ٹکراتا جاتا ہے
پس میرے باپ نے جواب دیا کہ اے فرزند جو کچھ کہ یہ ملعون اس سر مبارک سے
بی ادبی کرتا ہے اس سے وہ خبر زیادہ ہے کہ جو اسنے مجھسے نقل کی ہے کہ جسدن سے
بیٹے اس جوان کو قتل کیا ہے ہر شب میرے خواب مین آتا ہے اور میرا گریبان
پکڑکر کھینچتا ہے اور کہتا ہے کہ آ اور جہنم مین لیجاکر مجھے ڈالدیتا ہے یہانتک کہ
صبح ہوجاتی ہے پس مین اوٹھتا ہون راوی نے کہا کہ بیٹے اوسکے ہمسایہ کی
عورت سے سُنا کہ وہ کہتی تہی مجھے اس ملعون کے فریاد کرنے سے رات کو
نیند نہین آتی پس مین کئی شخصون کو ساتھ لیکر اوسکی زوجہ کے پاس گیا اور اوس
سے پوچھا کہ جو کچھ یہ مرد کہتا ہے سچ ہے یا جھوٹ ہے اوسنے کہا کہ وہ حال اپنا
سچ بیان کرتا ہے اور کتاب عقب الاعمال مین عمار سے منقول ہے کہ اوسنے کہا جسوقت
سر نجس ابن زیاد بدنہاد کا اور اسکے اصحاب لعنہم اللہ کا لائے تو مین اونکے دیکھنے کو
گیا لوگون نے کہا بدرستیکہ آیا پس دیکھا مینے کہ ایک ساتپ آیا اور سب سرون مین پہرا
اور ایک نتھنے مین ابن زیاد ملعون سے جاکر دوسرے نتھنے سے نکل آیا اور اوسی
کتاب مین بروایت دیگر امام ہمام حضرت جعفر صادق ع سے ماثور ہے کہ اون جناب
نے فرمایا اولاد ابوسفیان ملعون نے حضرت امام حسین ع کو شہید کیا حق تعالی نے ملک
اونکے دست اختیار سے نکال لیا اور ہشام بدانجام نے زید ابن علی کو قتل کیا اوسکا
ملک بہی نکل گیا اور ولید پلید نے یحیی بن زید کو قتل کیا خدا ے عزوجل نے اوسکے
ملک کو بہی دست اختیار مین نہ رہنے دیا اور کتاب کامل الزیارت مین سلیمان سے
مروی ہے کہ کوئی فرشتہ فرشتون مین سے آسمان مین باقی نرہا کہ جو تعزیت حضرت
امام حسین ع مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس نہ آیا ہو اور اون جناب کو

صبر کرنے پر اس مصیبت جسیم مین بشارت عظیم نہ دے ہو اور خاک اونکے مقتل کی نہ لایا ہو
اور جناب رسول خدا فرماتے تھے خداوند اخوار کر تو اوسکے خوار کرنے والون کو اور قتل کر
اوسکے قتل کرنے والون کو اور ذبح کر اوسکے ذبح کرنے والون کو اور اونکے مطالب سے
اونھین متمتع نہ کر راوی کہتا ہے قسم ہے خدا کی کہ یزید پلید سے بہت جلد مؤاخذہ کیا گیا
اور اوس جناب کے قتل کرنے کے بعد وہ ملعون متمتع اور منتفع نہوا اور تحقیق کہ وہ بعین
دفعۃً گرفتار عذاب ہوا رات کو شراب پیکر سویا اور سوتا ہے رہگیا اور صبح کو اوسے مردہ
پایا اور صورت نجس اوسکے مانند قیر سیاہ جل گئی تھی اور کوئی متنفس تابع و فرمان بردار
یزید اور قاتلان جناب امام حسینؑ سے نہین بچا کہ جنون یا برص یا جذام مین مبتلا نہوا ہو
بلکہ اونکی نسل مین ان مرضون نے سرایت کی ہے اور بعض کتب مناقب معتبرہ مین عبید اللہ
ابن زیاد بدنہاد کے دربان سے نقل ہے کہ وہ کہتا ہے مین بعد اوسکے جانے کے اوسکی
قصر مین گیا دیکھا مین نے کہ آگ اوسکے منہ پر شعلہ در ہے پس اوس ملعون نے اپنا روے نجس
آستین سے چھپا لیا بعد ازآن میری طرف مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھا تو نے مینے کہا ہان
دیکھا کہنے لگا کہ کسی سے اظہار نہ کرنا اور روایت ہے کہ ایک دن حجاج نے کہا جس شخص
نے ہمارے لیے مشقت اوٹھائی ہو اور کوئی کارنمایان کیا ہو وہ اوٹھکر میرے روبرو
آئے کہ مین اوسکی جانفشانی اور مشقت کا صلہ دون ایک مرد اوٹھا اور کہنے لگا
اے حجاج میری مشقتون پر مجھے انعام دے حجاج نے پوچھا تو نے کیا کام کیا اوس
ملعون نے کہا مینے حضرت کو قتل کیا ہے حجاج نے کہا کسطرح تو نے اونھین شہید کیا
اوس ملعون نے کہا اونھین مینے نیزے مارے اور تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے
کیا اور کسی کو مینے اس کام مین اپنے ساتھ شریک نہ کیا پس حجاج نے کہا کہ اب
مین تیرے ساتھ ایک مکان مین مجتمع نہونگا اور کہا کہ یہان سے دور ہو راوی
کہتا ہے مجھے گمان یہ ہے کہ حجاج نے اوسے کچھ نہ دیا اور ایک روایت مین وارد
ہوا ہے کہ روز شہادت اوس جناب کے اونٹ کو پکڑ کر ذبح کیا اور پکایا پس گوشت اوسکا
مانند علقم کے تلخ تھا کہ اوسے نہ کھا سکے مصنف علیہ الرحمہ نے بیان مین فرمایا ہے
کہ علقم ایک درخت تلخ ہے اور یعنی حنظل بھی آیا ہے اور ہر تلخ چیز کو بھی علقم کہتے ہین

اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ روز شہادت حضرت امام حسینؑ خوشبوئین خاک ہوگئی تھین اور گوشتون مین آگ شعلہ در تھی اور ایک اور روایت مین ہے کہ جب بوہاے خوش کو استعمال کرتے تھے اور ہاتھون مین ملتے تھے خاکستر ہوجاتی تھین اور بروایت دیگر زید ابن ابوزیاد کہتا ہے کہ مین وقت شہادت جناب سید الشہداؑ جو دہ برس کا تھا دیکھا مینے کہ جو خوشبوئین لشکر ابن زیاد بدنہاد مین تھین وہ خاک ہوگئے تھین اور سرخی شدید آسمان کے کنارون مین ظاہر ہوئی تھی اور جب اوس جناب کے اونٹ کو ذبح کیا تو اوسکے گوشت سے آگ نکلتی تھی فتح ابن شجرف عابد کہتا ہے کہ مین ہر روز چڑیون کو روٹی ریزہ ریزہ کرکے دیا کرتا تھا جب مینے موافق عادت کے روز عاشورہ اونکے آگے روٹی ڈالی تو اون چڑیون نے نہ کھایا مین سمجھا کہ سبب اونکے نہ کھانے کا شہادت حضرت امام حسینؑ ہے اور دوسری روایت مین ہے ایک ملعون داری کہ نام اوسکا زرعہ تھا اوسنے ایک تیر کین اوس امام انام کے حلق نازنین پر مارا وہ جناب خون اوس زخم کا اپنے چلو مین لیکر آسمان کی طرف پھینکتے تھے اور صورت اس واقعہ جانکاہ کی یہ ہوئی تھی کہ حضرت امام حسینؑ نے کہ بسبب پانی نہ ملنے کے تشنہ تھا اور چاہتے تھے کہ حلق مبارک کو تر کرین جب اوس ملعون نے دیکھا تو تیر مارا حضرت پیاسے ہی رہے اور فرمایا خداوندا اس ملعون کو پیاسا ہی رکھ راوی کہتا ہے مینے اوس شخص سے سنا کہ جو اوس ملعون کے جہنم واصل ہونے کے وقت وہین موجود تھا کہا اوسدن ایک گرمی اوسکے شکم نجس مین مشتعل ہوئی اور پیہم بر اوس ملعون کے سردی غالب ہوئی سامنے سے اوس بدبخت کو پنکھا جھلتے تھے اور اوسکے پیٹ پر برف رکھتے تھے اور پیہم پر اوس ملعون کے آگ کی انگیٹھی رکھتے تھی اور تین کاسہ اوسقدر ستو اور پانی اور دودھ سے بھرے ہوے کہ پانچ آدمی اوس سے سیر ہوجائین اوس ملعون کے سامنے لاتے تھے وہ روسیاہ سب زہر مار کرجاتا تھا اور کہتا تھا اور پانی لاؤ کہ مین پیاس سے مراجاتا ہون اور اعثم کوفی نے اسی حدیث کو مختصر کرکے لکھا ہے اور کہا ہے کہ نام اوس مردود کا عبد الرحمن تھا اور حضرت امام حسینؑ نے اوسے نفرین کی کہ خداوندا اسے پیاسا جہنم واصل کر اور ہرگز گناہون کو اوسکے نہ بخش اور قاسم ابن اصبغ

کہتا ہے کہ مین اوس مردود کے پاس تھا پانی اوس ملعون کے لیے سرد کرتے تھے
اور اوسمین شکر ڈالتے تھے اور بڑے بڑے کانسون مین دودہ لاتے تھے وہ ملعون
سب پی جاتا تھا اور کہتا تھا کہ اور پانی دو بدرستیکہ پیاس مجھے ہلاک کیے ڈالتی ہے
پس اور ایک کانسہ بزرگ اوسکے ہاتھ مین دیتے تھے اور جسوقت کہ وہ کانسہ اوسکے
منھہ سے جدا کرتے تھے تو وہ بدبخت فریاد العطش کرتا تھا یہانتک کہ شکم نجس اوس
نابکار کا پھٹ گیا اور بدترین موت سے مرگیا اور دوسرا راوی کہتا ہے دو ملعونونکو
مینے دیکھا کہ وہ دونون وقت شہادت جناب سید الشہدا حاضر تھے دیکھا مینے ایک
ازمین سے بلاے قبیح اور فضیح مین ازحد مبتلا تھا اور دوسرا اسی حال مین گرفتار تھا
کہ شتر آبکش کے آگے آتا تھا اور سب پانی اوسکا پیجاتا تھا اور ایک راوی کہتا ہے
مینے اون دونون ملعونون مین سے ایک کے پسر کو دیکھا کہ اوسنے ایک قسم کا جنون تھا
اور روایت ہے کہ ایک اندھا بید ست دیا کہتا تھا کہ خداوندا مجھے آتش جہنم سے نجات
دے لوگون نے کہا کوئی عذاب تیرے لیے باقی نہین رہا ہے اور باوصف اسکے
آتش جہنم سے رہائی کی دعا کرتا ہے اوس ملعون نے کہا مین فلان حضرت امام حسینؑ
مین تھا جب وہ جناب شہید ہوے تو دیکھا مینے کہ حضرت کے پائجامہ مین ایک ازار بند
بہت تحفہ وستبر دغارتگران سے باقی رہگیا ہے مینے چاہا کہ اوس ازار بند کو نکال لون
نعش آنحضرتؑ سے دست راست بلند ہوا اور ازار بند کو ایسا مضبوط پکڑا کہ مین اوسے
جدا نہ کرسکا آخرکار مینے اونکے ہاتھ کو کاٹکر پھر وہی قصد کیا اس مرتبہ حضرت نے
دست چپ اوٹھاکر ازار بند پر رکھ لیا اوسے بھی مینے کاٹ ڈالا اور وہی اس مرتبہ بھی
ارادہ کیا ابکی بار زمین ہلنے لگی اسطرح سے کہ مین مارے خوف کے کانپنے لگا اور
بے حصول مقصود پھرا اور حق سبحانہ تعالے نے نیند مجھپر غالب کی الحاصل مین اونھین
لاشون مین سوگیا خواب مین دیکھا مینے کہ گویا جناب رسول خدا جناب علی مرتضےٰ
اور جناب فاطمہ زہراؑ کے ساتھ قتلگاہ مین تشریف لائے اور سر بریدہ نور حضرت
امام حسینؑ کو اوٹھا لیا اور جناب فاطمہؑ اوس سر انور کے بوسے لیتی ہین اور کہتی ہین
اے نور چشم میرے تجھے قتل کیا خدا اونھین قتل کرے ان ملعونون مین سے کس نے

یہ ظلم کیا ہے اوسوقت حضرت امام حسین ؑ نے فرمایا کہ اے مادر گرامی شمر شقی نے مجھے
قتل کیا اور میری طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ ملعون جو سو رہا ہے اسنے میرے ہاتھ
کاٹے جناب فاطمہ ؑ نے مقام نفرین مین مجھے فرمایا کہ حق تعالے تیرے دونون ہاتھون
اور پاؤن کو قطع کرے اور تیری آنکھونکو اندہا کرے اور تجھ واصل جہنم کرے جب مین چونکا تو مجھ
کچھ معلوم نہوتا تھا اور روشنی چشم میری بالکل جاتی رہی تھی اور ہاتھ پاؤن کٹے ہوے
تھے اور سب دعائین جناب فاطمہ ؑ کی مستجاب ہوئین مگر جہنم مین جانا باقی ہے اور کاشف
اسرار و دقائق امام بحق ناطق حضرت ابو عبد اللہ جعفر صادق ؑ سے مروی ہے کہ جناب
سید المرسلین اور امیر المومنین ؑ اور روح الامین اور ملک الموت ہر کافر کی جانکنی کے
وقت تشریف لاتے ہین جناب امیر المومنین ؑ اوسکے پاس جاکر پھر آتے ہین اور
جناب رسول خدا ؐ سے عرض کرتے ہین یہ شخص دشمن اہلبیت ہے اسے آپ بھی
دشمن رکھیے اور جناب رسول خدا جبرئیل امین سے فرماتے ہین کہ یہ دشمن خدا ہے اور
ہمارا دشمن ہے پس تم بھی اسے دشمن رکھو اور جبرئیل امین ملک الموت پر اسے
مضمون کو حالی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بسختی اسکی روح کو قبض کرو اوسوقت
ملک الموت اوس کافر کے پاس جاکر پوچھتے ہین کہ اے بندۂ خدا آیا تو نے کوئی
صورت اپنی رہائی کی بھی کی ہے اور کوئی دست آویز نجات کی تیرے پاس ہے
اور عصمت گیری پر زندگی دنیا مین تو نے قبضہ کیا ہے وہ کہتا ہے کہ عصمت گیری کیا ہے
عزرائیل کہینگے عصمت گیری دوستی علی ابن ابیطالب ہے وہ کہیگا مین اونھین نہین
پہچانتا ہون اور اونسے اعتقاد نہین رکھتا حضرت عزرائیل کہینگے کہ اے دشمن خدا
پھر تو کیا عقیدہ رکھتا تھا تجھے غضب خدا اور عذاب دردناک جہنم کی بشارت ہو
جس چیز کی تو امید رکھتا تھا اب مفقود ہے اور جس چیز سے تو ڈرتا تھا موجود ہوے
بعد اسکے روح اوسکے جسم ناپاک سے بسختی کھینچی جاتی ہے اور سو شیطان اوسپر
معین ہوتے ہین کہ اوسکے روے نعیس پر تھوکا کرین اور بدبو سے ایذا مین رہے
اور جب اوسی قبر مین رکھینگے تو ایک دروازہ دوزخ کا اوسکے روبرو کھولا جائیگا
کہ بو اور شعلہ اوسکا اوس تک پہونچے بعد اوسکے روح اوس بدبخت کی برہوت

کے پہاڑون پر جائیگی اور حضرت امام مہدی آخرالزمان کے زمانہ تک مسوخات مین
داخل رہیگا اور غضب وعتاب خدا مین گرفتار رہیگا اور جب وہ جناب ظہور فرمائینگے
تو اوسے قتل کرینگے جیسا کہ خدائے عزوجل کافرون کی زبان سے قرآن مجید مین
فرماتا ہے ربنا امتنا اثنتین واحییتنا اثنتین فاعترفنا بذنوبنا فہل الی خروج من سبیل
یعنی اے پروردگار دوبار تونے ہمین مارا اور دوبار زندہ کیا پس ہمنے اپنے گناہونکا
اقرار کیا آیا کوئی راہ رہائی کے ہے قسم خدا کی کہ عمر سعد شوم بعد اپنے قتل
ہونے کے بصورت میمون زنجیر گردن مین پڑی ہوئی مسخ ہوکر اپنے گھر مین آیا اور اپنے
گھر والون کو پہچانتا تھا اور وہ ملعون اوسے نہ پہچانتی تھی قسم خدا کی زمانہ منقضی اور منقطع
نہوگا جب تک کہ سب دشمن ہمارے مسخ نہون اسطرح سے کہ ہر ایک انمین سے اپنی
زندگی مین بندر کی یا سور کی شکل نہوجائے اور بعد اسکے عذاب دردناک اور آتش جہنم
ہے اور بازگشت بہی مصنف علیہ الرحمہ کے بیان مین فرمایا ہے کہ یہ حدیث غرابت
رکہتی ہے اور جب سید مرتضی علم الہدی رحمہ اللہ سے اس روایت کے بارے مین
سوال کیا اونھون نے انکار فرمایا اور جواب مین کہا کہ ہم اسکا انکار کرتے ہین کہ روح
دوسرے جسم مین متعلق ہو نہ یہ کہ جسم خود بصورت دیگر متغیر ہو جناب مصنف علیہ الرحمہ فرماتے
ہین کہ یہ معنی بہی ممکن ہین کہ تغیر اوس جسم سے جو عالم مثال مین ہے یا جسم اصلی کی اجزا سے
متعلق ہو اور صورت بد پیدا ہو جیسا کہ ایک جلد مین مجلدات سابقہ سے گذرا اور شیخ ابوجعفر
طوسی رحمہ اللہ نے کتاب امالی مین فرمایا ہے کہ معاویہ بن وہب کہتا ہے مین ایک دن
امام بحق ناطق حضرت ابوعبداللہ جعفر صادق ع کی خدمت مین بیٹھا تھا ایک مرد پیر باقامت
خمیدہ آیا اور اوسنے حضرت کو سلام کیا حضرت نے اوسکے سلام کا جواب دیکر فرمایا
اور نزدیک آ اوس مرد نے آکر حضرت کے دستہاے مبارک کا بوسہ لیا اور رونے لگا
حضرت نے فرمایا اے شیخ تو کیون روتا ہے مرد پیر نے کہا یا حضرت قریب سو برس کے
ہوے ہین کہ مین ہمیشہ آپ کے غلبہ اور تسلط کا امیدوار رہتا ہون اور ہمیشہ اسی خیال
مین ہون کہ آج کے دن یا اس مہینے مین یا اس برس مین آپ کے لیے کشائش
ہوگی اور نہین پاتا اور نہین دیکہتا آپ کے تسلط وغلبہ کو پس آپ مجھے میرے رونے پر

کیا ملامت فرماتے ہین امام انام نے فرمایا کہ اے شیخ اگر تیری موت نے تاخیر کی اور قیام قائم تک تو زندہ رہا البتہ تو ہمارے ساتھ ہوگا اور نہین تو روز قیامت جناب رسالتمآب کے ساتھ ہوگا اوسوقت اوس مرد پیر نے کہا اب مین کچھ خوف اور غم نہین رکھتا پھر حضرت نے اس حدیث کو نقل فرمایا انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اے شیخ تو زندہ ہوگا اور ہمارے ساتھ ہوگا پھر فرمایا اے مرد پیر مین تجھے اہل کوفہ سے نہین جانتا ہون اوسنے عرض کیا حضرت ہان مین شہر کوفہ کا باشندہ نہین ہون پھر حضرت نے پوچھا کہ کہان کا باشندہ ہے عرض کیا مین آپ پر سے فدا ہون مین ایک دیہات کا باشندہ ہون دیہات کوفہ سے پھر فرمایا کہ تو میرے جد بزرگوار حضرت امام حسین ؑ کی قبر سے کتنے فاصلہ سے رہتا ہے اوسنے عرض کیا یا مولا بہت نزدیک رہتا ہون فرمایا تو زیارت کو کیونکر جاتا ہے عرض کیا یا مولا مین اکثر زیارت کرتا ہون فرمایا اے شیخ یہ وہ خون ہے کہ حق تعالی المصیبتہا سے اولاد جناب فاطمہ ؑ کا اوسکے سبب سے انتقام لیگا اور کسی شخص پر حضرت امام حسین کی ایسی مصیبت نہین گذری بدرستیکہ وہ جناب مع عشرہ بزرگون کے اپنے اہل بیت سے شہید ہوئے اور کونسی سعی و کوشش ہے کہ اونھون نے راہ خدا مین نہین کی اور کون صبر و استقلال ہے کہ جو وہ جناب طاعت رب العالمین مین نہین بجالائے حق تعالی اونھین بہترین جزاے صابرین عنایت فرمائے بدرستیکہ جناب رسالتمآب ؐ حضرت امام حسین ؑ کو ساتھ لیکر عرصہ قیامت مین آئینگے اور اپنا ہاتھ اپنے نور چشم کے سر خونچکان پر رکھکر درگاہ خداے عزوجل مین عرض کرینگے کہ اے پروردگار اس اُمت جفاکار سے استفسار کر کہ کس گناہ سے اونھون نے میرے فرزند کو قتل کیا بعد اسکے فرمایا کہ سب مصیبتون مین رونا مکروہ ہے مگر وہ رونا کہ اوس امام عالیمقام کی مصیبت مین ہو مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ بعض مولفات مین ہمارے علما کے بروایت مرسلہ بعضے اصحاب سے اسطرح وارد ہوا ہے کہ پیمبر خدا لعاب دہن حضرت امام حسین ؑ کا چوستے تھے جسطرح کہ کوئی نیشکر کو چوستا ہے اور فرماتے تھے حسین مجھسے ہے اور مین حسین سے ہون خدا اوسکے دوست کو دوست رکھے اور

اوسکے دشمن کو دشمن رکھے حسین ایک سبط ہے اسباط مین سے اور حق تعالی اوسکے
قاتل پر لعنت کرے اوسوقت جبرئیل امین ع نے نزول فرمایا اور کہا کہ حق تعالی نے
خون یحیی علیہ السلام کے عوض مین ستر ہزار منافقون کو قتل کیا اور آپکے نواسہ حسین مظلوم
کے عوض مین ستر ہزار اور ستر ہزار ظالمون کو قتل کریگا بدرستیکہ قاتل جناب
امام حسینؑ کا ایک آگ کے صندوق مین ہوگا اور نصف عذاب اہل دنیا کا اوسپر کرینگے
اور ہاتھ پاؤن اوس ملعون کے آگ کی زنجیرون سے باندھکر سر کے بھل درگ
اسفل جہنم مین ڈالینگے اور اوسکی بدبو سے اہل دوزخ خدا سے پناہ مانگینگے اور وہ
ملعون ابدالآباد اوسمین رہیگا آب گرم جہنم اسے پلایا جائیگا اور کبھی اسکی عذاب مین تخفیف نہوگی
اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے ایک فرشتہ کہ کبھی آسمان سے زمین پر نازل نہوا
تھا زیارت جناب رسالتمآب ص کا مشتاق ہوا اور پروردگار سے اوسنے اجازت چاہی
حکم ہوا کہ جا اور ہماری پیغمبر ص کو خبر دے کہ ایک شخص آپ کی امت سے کہ نام اوسکا یزید ہوگا
آپکے نواسہ حسین کو قتل کریگا اوسنے عرض کی کہ خداوندا مین اُنجناب کی زیارت کو جاتا ہون
اس سانحہ کو اونکی خدمت مین کیونکر عرض کرون مجھے شرم آتی ہے کہ مین اونھین
خبر قتل حسین ع سے غمناک اور دردمند کرون کاش کہ مین زمین پر جانیکا ارادہ
نہ کرتا ارشاد ہوا کہ جو تجھے حکم ہوا ہے بجا لا پس وہ فرشتہ جناب رسولخدا ص کے پاس
آیا اور اپنے پرون کو کشادہ کیا اور عرض کیا کہ مینے جناب احدیت سے آپ کی
زیارت کی اجازت مانگی تھی مجھے اجازت ملی اور یہ خبر وحشت اثر پہونچانے کا
حکم ہوا کاش پروردگار دونون بازو میری توڑ ڈالتا اور اس واقعہ ہائلہ کی مجھے پہونچانیکا
حکم نفرماتا لیکن سوا اسکے چارہ نہین کہ حکم خدا کو بجا لاؤن آگاہ ہو جیسے اے محمد ص کہ
یزید نامے ایک ملعون آپ کی امت سے خدا اے عزوجل اوسپر لعنت اور عذاب
دنیا و آخرت مین زیادہ کرے آپ کے نواسے کو قتل کریگا اور بعد اونکے قتل کرینگے
دنیا مین منتفع نہوگا مگر اندک اور حق تعالی اوسے دفعۃ اوسکے افعال ناپسندیدہ پر مواخذہ
کریگا اور ہمیشہ وہ لعین جہنم مین رہیگا پس جناب رسول خدا اُس خبر وحشت اثر کے
سننے سے بیحد روئے اور بعد اسکے اوس فرشتہ سے پوچھا کہ اوسکے قاتلون کو نجات

ہوگی فرشتہ نے عرض کی یارسول اللہ ہرگز اونھین عذاب جہنم سے نجات نہوگی دنیا
مین تو اونکی زبانون مین اور دلون مین موافقت نہ ہیگی اوعقبی مین عذاب دردناک
جہنم مین ہمیشہ مبتلا رہینگے مروی ہے کہ کعب الاحبار ایام خلافت عمر بن خطاب مین مسلمان
ہوا تھا لوگ اوس سے فتنہ ہاے زمانہ آئندہ سے سوال کرتے تھے اور وہ کتب قدیمہ
سے نقل کرتا تھا بعد چند سانحون اور واقعون کے ذکر کرنے کے کہ جو عالم مین ظاہر
ہونگے یہ ذکر کیا کہ عظیم ترین مصائب اور شدید ترین حوادث کہ جو قیامت تک خاطرون
سے محو اور فراموش ہونے والا نہین ہے مصیبت جناب امام حسین ہے اور وہ ایسا
فساد ہے کہ جسے حق تعالی نے قرآن مجید مین ذکر فرمایا ہے ظهر الفساد في
البر والبحر بما كسبت ايدى الناس جو فساد کہ پہلے دنیا مین ظاہر ہوا قتل ہونا
ہابیل پسر حضرت آدم کا ہے اور آخر فساد شہادت امام حسین ہے نہین جانتے
کہ اونکی شہادت کے دن دروازے آسمان کے کھل جائینگے اور ملائکہ کو حکم ہوگا کہ
گریہ وزاری کرین اور وہ لہو کے آنسوون سے روئینگے اور جب تم دیکھو کہ مرغی آسمان
پر بلند ہوئے ہے تو جانو کہ آسمان مصیبت امام حسین پر روتا ہے لوگون نے پوچھا
کہ پیمبرون کے قتل ہونے پر آسمان کیون نہ رویا باوصفیکہ وہ حسین سے افضل
ہین کعب الاحبار نے کہا وائے تمپر شہید ہونا حسین کا ایک امر عظیم وخطب جسیم
ہے اور وہ فرزند جناب سید المرسلین اور دلبند خاتم النبیین ہین اور اونھین ظلم صریح اور
جور آشکار سے قتل کرینگے اور اونکے باب مین اونکے جد بزرگوار کی وصیت کے
رعایت نہ کرینگے اور وہ جناب پرورش یافتہ آب دہن رسول ذو المنن ہین اور اوس
جناب کے پارہ بدن ہین اور عرصہ کربلا مین ذبح ہونگے قسم اوس خداے عزوجل
کی کہ جان کب لی جسکے قبضہ قدرت مین ہے کہ اونپر ساتون آسمانون کے فرشتے روئینگے
اور تا قیام قیامت گریہ وزاری اونکی کم نہوگے اور بدرستیکہ اوس جناب کی جاے
شہادت و دفن بہترین جاہاے عالم ہے اور کوئی انبیاے عظام سے ایسا نہین ہے
کہ جو اوس مقام با احترام کی زیارت سے مشرف نہوا اور اوس جناب کے مصائب
ہوشربا پر گریان و نالان نہوا اور ہر روز ایک گروہ ملائک کا ورود بیان اور ایک جماعت

انس وجان اوس مکان رفیع البنیان کی زیارت سے مشرف ہوتے ہین اور ہر شب جمعہ
کو نوے ہزار فرشتہ اوس مقام با احترام مین نازل ہوتے ہین اور مانند ابر بہار زار زار
اوس امام عالی وقار کی مصیبت پر روتے ہین اور فضائل بیشمار کے ذکر و اذکار مین مشغول
رہتے ہین اور تحقیق کہ اوس جناب کو آسمان پر حسین مذبوح اور زمین مین ابو عبد اللہ مقتول
اور دریاؤن مین پسر انور مظلوم کہتے ہین اور اونکی شہادت کے دن آفتاب منکسف ہوگا
اور اوس شب چاند کو گہن لگیگا اور صفحہ عالم تین دن متواتر تیرہ و تاریک رہیگا اور آسمان
لہو کے آنسو دنسے روئیگا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے اور دریا جوش و خروش مین
آئینگے اور ہر آئینہ اگر اونکی ذریت طاہرہ اور وہ شیعہ کہ جو اوس جناب کا عوض خون طلب
کرینگے روے زمین پر باقی نہوتے تو حق سبحانہ تعالی آسمان سے آگ برساتا کہ سب اہل
زمین کو جلا دیتی سپہر کعب الاحبار نے کہا اے گروہ تم تعجب کرتے ہو جس چیز سے کہ مینے
تمھین خبر دی حال یہ ہے کہ خداوند عالم نے کوئی چیز ماکان و مایکون سے نہین چھوڑی
ہے کہ جسکی خبر حضرت موسی علیہ السلام کو نہ دی ہو اور کوئی بندہ ایسا نہین پیدا ہوا اور
نہ پیدا ہوگا کہ جسکے خبر تولد عالم ارواح مین حضرت آدم کو نہ دی گئی ہو اور احوال
امت کا بھی اونکے خلاف و نزاع سے آپس مین اور اونکی طمع اور حرص سے مال کے بعد از
پر دنیاے دنی کی حضرت آدم پر ظاہر تر کیا گیا اوسوقت صفی اللہ نے درگاہ خدای عزوجل
مین عرض کیا کہ اے پروردگار اس امت مین کہ سب امتون سے بہتر ہے یہ نزاع
و فساد کیون ہے ارشاد ہوا کہ چونکہ انہون نے آپسمین اختلاف کیا پس دل اونکے
مختلف ہو گئے اور یہ فساد کرینگے زمین مین جیسا کہ قابیل نے فساد کیا اور تحقیق
کہ یہ پارہ جگر حضرت خیر البشر اور سرور عالم کو قتل کرینگے بعد اس گفتگو کے حق سبحانہ
تعالے نے جاے قتل حسین مظلوم اور ہجوم اوس قوم شوم کا گرداوس سید معصوم
کے حضرت آدم کو دکھادیا حضرت آدم نے ملاحظہ فرمایا کہ منجہ اوس قوم گمراہ کے مانند
شب تاریک سیاہ تہی دعا کی کہ خداوندا اس قوم ظلم پیشہ سے اپنے حبیب کے فرزند
کا انتقام لے اور سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ جب حضرت امام حسین کو شہید
کیا تو اوسکے دوسرے برس مین ایام حج مین حضرت سید الساجدین امام زین العابدین

کی خدمت سرا پا سعادت مین گیا اور عرض کیا مینے اے مولا میرے موسم حج قریب ہی
مجھے کیا حکم ہوتا ہے ارشاد کیا کہ موافق اپنی نیت کے جا اور حج کر باذن پاکر مین روانہ
ہوا اور مناسک حج بجالایا ایک دن مینے اثنائے طواف مین ایک شخص کو دیکھا کہ دونون
ہاتھ اوسکے کٹے ہوے ہین اور منھ اوسکا مانند شب تاریک سیاہ ہوگیا ہے اور خانہ
کعبہ کے پردون سے لپٹا ہوا کہتا ہے اے خدا ے کعبہ معظم اور اے پروردگار گناہون
کو میرے بخش اور عفو کر مگر مجھے یہ گمان نہین ہے کہ تو میرے گناہون کو بخشیگا اور معاف
کریگا اگرچہ تمام ساکنان روے زمین اور آسمان اور سب تیری مخلوقات انس اور جن سے
مجھ گناہگار روسیاہ کی شفاعت کرین اس سبب سے کہ گناہ میرا بدرجۂ کمال و عظیم تر
ہے راوی کہتا ہے کہ مین اور اور لوگ طواف کعبہ کو چھوڑ کر اوس شخص کے گرد مجتمع
ہوے اور کہا ہمنے واے تجھپر شلا اگر تو شیطان بھی ہوتا تو بھی رحمت اور آمرزش درگاہ
خداے عزوجل سے مایوس و ناامید ہونا لائق نہ تھا تو کون ہے اور تونے کیا گناہ ایسا
کیا ہے وہ مرد رونے لگا اور کہا مین اپنے گناہ کو خوب سا جانتا ہون ہم سب نے
کہا ہمسے بھی نقل کر اوسوقت اوس ملعون نے کہا کہ جب جناب امام حسینؑ کربلا کیطرف
چلے تو مین اوسوقت اونکا ساربان تھا اور معمول یہ تھا کہ جب وہ امام عالیمقام وضو
فرماتے تھے تو پاجامہ اپنا مجھے سپرد کرتے تھے اور مین ہمیشہ اونکے ازار بند سے
کہ جسکے براتی سے نظر کو خیرگی ہوتی تھی چشم طمع رکھتا تھا کہ کسی طرح یہ ازار بند میرے
ہاتھ آئے یہانتک کہ وہ جناب باخویش و اقربا صحراے کربلا مین شہید ہوے مینے
اپنے تئین ریگستان مین چھپا دیا جب رات ہوئی تو مینے نکلکر دیکھا کہ صفحۂ دشت کربلا
اوس تاریکی شب مین مثل روز روشن درخشان ہے اور لاشہاے شہدا اپنے
جگہ پر پڑے ہین اوسوقت بسبب اپنی سیاہ بختی کے میرے دل مین اوس ازار بند
کا خیال آیا اور اپنے دل مین مینے قصد کیا کہ تن بے سر جناب سید الشہدا کو تلاش
کرکے اگر ازار بند ہو تو لون اسی خیال فاسد سے لاشہاے شہدا پر سے گذر کر
اوس امام عالیمقام کی لاش پاس پہونچا دیکھا مینے کہ تن بے سر اوس فرزند ساقی
کوثر کا مثل کے بجل زمین پر پڑا ہے اور ایک نور عظیم اوس سے ساطع و لامع ہے

اور نعش مقدس و مطہر اوس جناب کے خاک و خون مین آلودہ ہے اور ہوا اوسپر
چلتی ہے مینے کہا قسم خدا کی حسین یہی ہے اور اونکے پایجامہ کی طرف مینے دیکھا اور
ایک ہاتھہ ازار بند پر رکھکر چاہا مینے کہ نکال لون دیکھا مینے کہ اوس جناب نے ازار بند
مین بہت سے گرہین دین تھین ایک گرہ کو مینے کھولا تھا کہ حضرت نے داہنا ہاتھہ
بڑھاکر ازار بند پر رکھدیا ہر چند مینے زور کیا لیکن ہاتھہ اوس جناب کا ازار بند سے
جدا نہوا اوسوقت نفس امارہ نے مجھے یہ اغوا کیا کہ اب کوئی حربہ یعنی چھری یا تلوار
ڈھونڈھکر اس ہاتھہ کو کاٹنا چاہیے بعد جستجو کے ایک ٹوٹی تلوار کا ٹکڑا مینے پایا
پس اوس ٹکڑے کو مین اوٹھا لیگیا اور اوس امام عالیمقام کے دست حق پرست پر مینے
مارا اور رگڑے دے دے کے کاٹنا تھا یہانتک کہ وہ ہاتھہ کہنی کے پاس سے کٹ کر
جدا ہوگیا پھر مینے اپنا ہاتھہ بڑھایا کہ دوسری گرہ کھولون اوسوقت حضرت نے دست چپ
ازار بند پر رکھدیا تا امکان مینے زور کیا لیکن نہ اوٹھا سکا پس اوس ہاتھہ کو بھی مینے
کاٹنا شروع کیا یہانتک کہ وہ بھی بند دست سے جدا ہوگیا بعد اسکے مینے ہاتھہ بڑھایا
کہ ازار بند لے لون ناگہان زمین و آسمان لرزنے لگے اور صدائے شیون و غوغا
اور آواز نالہ و بکا اوس صحراے پرجفا مین بلند ہوے اور کثرت نوحہ و زاری اور گریہ
و بیقراری سے آثار روز شمار ظاہر ہوے اور اون گون مین سے ایک شخص یہ نوحہ
جانسوز پڑھتا تھا وابناہ وامقتولاہ واذبیحاہ واحسیناہ واغریباہ
اے فرزند میرے تجھے قتل کیا اور تجھے نہ پہچانا اور پانی پینے سے محروم رکھا مین ان
صداہاے ہوشربا اور فریادہاے وحشت افزا کے سننے سے بیخود ہوگیا اور مینے اپنے
تئین لاشون مین گرادیا اوسوقت دیکھا مینے کہ نین مرد بزرگوار اور ایک عورت عالی وقار
وہان کھڑی ہین اور گرداونکے ایک جماعت کثیر ہے کہ تمام روے زمین اونکی کثرت
سے اور فرشتون کے پرون سے بھر گئی ایک شخص اونمین سے کہتا ہے اے فرزند
میرے اے حسین شہید فدا ہو تجھپر نانا تیرا اور باپ تیرا اور ماں تیری اور بھائی تیرا
ناگاہ مینے دیکھا کہ حضرت امام حسین اوٹھہ بیٹھے اور سر مبارک اونکے جسم مطہر پر
موجود ہے اور جواب دیا لبیک اے جد بزرگوار میرے اے رسول خدا اور اے

علی مرتضیٰ اور اے مادر گرامی میرے فاطمہ زہرا اور اے بھائی میرے حسن مجتبیٰ کہ زہر
جفا سے شہید ہوے تم سب پر میری جانب سے سلام ہو بعد اسکے حضرت امام حسینؑ
نے رو کر فرمایا اے جد بزرگوار میرے خویش و اقربا کو ان اشقیا نے قتل کیا اور
چادرین اہل بیت عصمت و طہارت کے سر سے اوتاریں اور مال و اسباب ہمارا لوٹ
لیا اور ہمارے اطفال کو ذبح کیا افسوس ہے کہ آپ ہوے اے جد بزرگوار ہمین اس
حال سے دیکھیے بعد ازان دیکھا مینے کہ وہ سب لوگ حضرت کے گرد بیٹھے اور بآواز بلند زار
زار مثل ابر بہار روئے اور جناب فاطمہ زہراؑ نے کہا اے پدر بزرگوار آپ دیکھتے ہین
کہ آپ کی امت نے میرے فرزند دلبند سے کیا کیا مجھے اجازت ہے کہ مین اپنے فرزند کا
خون لیکر اپنے ماتھے پر ملون اور قیامت کے دن مین اسی صورت سے درگاہ کبریا
مین فریادی ہون جناب رسول خدا نے فرمایا اے فاطمہ تم بھی خون حسین لیکر ملو اور
ہم بھی ملتے ہین پس دیکھا مینے کہ جناب فاطمہ نے ریش مبارک حضرت امام حسینؑ
سے خون اپنے چلو مین لیکر اپنی پیشانی نورانی پر ملا اور جناب رسالت مآب اور
علی ابن ابیطالب اور حضرت امام حسنؑ نے سینہ و گردن اور کہنیون تک ہاتھون
پر ملا اور جناب رسولخدا فرماتے تھے کہ مین فدا ہون تجھپر اے حسین قسم خدا کی
مجھپر نہایت دشوار و ناگوار ہے کہ مین تجھے اس حال سے دیکھون کہ سر اور دونون
ہاتھ تیرے کٹے ہون اور پیشانی نورانی تیری خون سے بھری ہو اور حلق نازنین
سے خون ٹپکتا ہو اور لاشہ تیرا ریگستان بیابان مین پڑا ہو اور ہوا کے جھونکون سے
بہت سی ریت اوڑ اوڑ کر تیرے بدن پر پڑے ہو ہاتھ تیرے کس ملعون نے قطع
کیے ہین حضرت امام حسینؑ نے عرض کی کہ اے جد بزرگوار ایک ساربان مدینہ سے میرے
ساتھ تھا جب مین وضو کو جاتا تھا تو پائجامہ اپنا اوسے سپرد کر جاتا تھا وہ لعین نبظر بد
اوسکے انار بند کو دیکھا کرتا تھا اور آرزو رکھتا تھا کہ اوسے لے لے اور مینے اوسے اسلیے
نہ دیا کہ مین جانتا تھا کہ یہ فعل اوس سے سرزد ہوگا جب مین شہید ہوا تو وہ لعین ساری
لاشون مین ڈھونڈھتا پھرا یہانتک کہ میری لاش پر پہونچا اور مجھے بے سر پایا اور مینے
انار بند مین بہت سی گرہین دین تھین اوس لعین نے ایک گرہ کھولی مینے داہنے ہاتھ سے

ازار بند کو پکڑ لیا اوس روسیاہ نے ٹوٹے تلوار کے ٹکڑے سے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا اور
جب دوسری گرہ کھولنے لگا مینے بایان ہاتھ ازار بند پر رکھدیا اسلیے کہ کشف عورت
نہو اوس سنگدل نے میرا دوسرا ہاتھہ بہی کاٹ ڈالا بعد اسکے قصد کیا کہ ازار بند
کھولے اوسوقت وہ ملعون آپ کے تشریف لانے سے مطلع ہوا اور اپنے تئین
لاشون مین گرا دیا جب رسولخدام نے یہ کلام ملالت انجام اوس امام ہمام سے سنا
تو بے اختیار زار زار روئے اور میرے پاس آکر ارشاد کیا کہ اے ساربان بی ایمان
تیری کیا شامت تھی تونے اون ہاتھون کو قطع کیا کہ جنکے اکثر جبرئیل امین اور ملائکہ
مقربین بوسے لیتے تھے اور تمام اہل زمین و آسمان نے اون ہاتھون پر فخر و مباہات
کیا ہے تیرے لیے وہ ظلم و جفا کہ جو ان ملاعین بیحیا نے میرے اہل بیت پر کیا کافی
نہ تھا اور اون مخدرات عصمت و طہارت کو کہ جن پر کبھی نامحرم کی آنکھ نہین پڑے
بی مقنعہ و چادر کوچہ و بازار مین لیگئے اے شتربان بے ایمان پروردگار عالم تیرے منھ
کو دنیا و آخرت مین سیاہ کرے اور تیرے ہاتھون اور پاؤن کو قطع کرے اور ہمارے
قاتلون مین سے حساب کرے ابھی دعا اوس جناب کی تمام نہوئی تہی کہ مین شل ہوگیا
اور منھ میرا مانند شب تاریک سیاہ ہوا اس حال خسران مآل سے یہان پہونچ کر
اپنی مغفرت کی دعا کرتا ہون اور مین جانتا ہون کہ ہرگز بخشا نہ جاؤنگا راوی کہتا ہے
کوئی مکہ معظمہ مین باقی نہ رہا کہ جسنے اس نقل کو اوس ملعون سے نہ سنا ہو اور باعث
تقرب خدا سمجھکر اوسپر لعنت نہ کی ہو سب کہتے تھے کہ اے لعین روسیاہ اور اے
بے ایمان گمراہ یہ گناہ تیرے لیے کافی ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
اور ایک مرد آہنگر باشندہ کوفہ سے روایت کرتے ہین کہ اوسنے کہا جب لشکر شقاوت اثر
عمر سعد بداختر کا بعزم جنگ امام ہمام حسین شہر کوفہ سے چلا تو مین بہی آہن بسیار
اور ہتہیار و اوزار آہن گری کے لیکر اونکے ساتھہ گیا جسوقت کہ یہ لشکر کفار قریب
کربلا پہونچا تو مینے خیمون کی اور گھوڑون کی اور پیکانین نیزون کی اون
اشقیا کے لیے بنانا تھا اور اگر کوئی نیزہ یا خنجر یا تلوار کج ہوجاتی تہی تو مین اوسے
درست کردیتا تھا اور چونکہ مین اس فن مین اوستاد تھا بہت سا روپیہ مینے پیدا کیا

اور شہرت پائی یہانتک کہ حضرت امام حسین ؑ کربلا مین وارد ہوے ہمنے بھی بسرعت
تمام پہونچکر نہر علقمہ کے کنارے پر خیمہ برپا کیا اور لڑائی شروع ہوئی اور اوس امام
عالیمقام کو مع اصحاب پانی سے محروم رکھا اور سب کو شہید کیا اسی سبب سے مین
اوسکے دن اون ملعونون کے ساتھ رہا وقت مراجعت مال بسیار لیکر اسیران
اہل بیت اطہار کے ساتھ اپنے شہر مین آیا عبید اللہ ابن زیاد بد بنیاد نے اسیران
اہل بیت کو شام محنت انجام مین یزید کے پاس بھیجدیا اور مین اپنے گھر مین رہا
ایک شب مینے خواب مین دیکھا کہ گویا قیامت برپا ہے اور خلق اللہ صحراے محشر مین
مانند مور و ملخ بے راہبر حیران و مضطر ہر طرف دوڑتے پھرتے ہین اور شدت تشنگی
سے زبان ہر شخص کی نکل آئی ہے اور سینہ پر پڑی ہے اور مجھے اسقدر پیاس تھی
کہ مین اپنے زعم مین جانتا تھا کہ کوئی شخص مجھسے زیادہ پیاسا نہوگا اور شدت تشنگی
سے آنکھین دیکھنے سے اور کان سننے سے عاری ہوگئے تھے اور ایک حالت غشی
طاری تھی اور علاوہ اسکے کہ بے آبی نے میرے عقل و ہوش کو گم کیا تھا حرارت آفتاب
نے مغز سر کو پگھلا دیا تھا اور زمین اسقدر جلتی تھی کہ جیسے رمل آگ پر جلتی ہے
حرارت زمین سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ میرے پاؤن کے دونون پنجے جدا ہوگئے
اور قسم خدا کی کہ اگر مجھے پیاسا رہنے اور اپنے بدن کا گوشت کاٹکر لہو پینے مین
مخیر کرتے تو مین بسبب شدت تشنگی کے اس امر پر راضی ہوجاتا کہ میرے گوشت کو
کاٹین اور مین اپنا لہو پی لون اس اثنا مین ایک شہسوار بانہایت حسن و جمال
اور شوکت و جلال کہ مرد پیر تھا نمودار ہوا اور اوسکے چہرۂ پر نور سے تمام صحراے
محشر روشن ہوگیا اور ہزارون پیغمبر اور وصی پیغمبر اور اولیا اور شہدا اور صلحا اوسکے
جلو مین تھے اور مانند باد تند و برق جہندہ صحراے محشر سے گذر گیا بعد ایک
ساعت کے ایک اور سوار نظر آیا کہ پیشانی نورانی اوسکے مانند ماہ شب چاردہ
کے درخشان تھی اور ہزارون آدمی اوسکے رکاب ظفر انتساب مین سرگرم اطاعت
و فرمان بردار تھے اوسکے کروفر شوکت و شان سے بال بدن پر کھڑے ہوگئے
اور دست و پاے مردم مین رعشہ پڑگیا از بس مجھے اپنے دست و پا کا

ہوش نہ تھا لہذا اوس سوار اول کا حال مینے نہ پوچھا ناگاہ اوس سوار عالی وقار نے باگ
اپنے گھوڑے کی تھام لی اور اپنے اصحاب سے اشارہ کیا کہ اس شخص کو پکڑ لاؤ ایک
شخص نے اونکے ہمرکابون مین سے اس زور سے میرے بازو کو پکڑا کہ گویا حلقہ آہن
گرم مین میرے ہاتھ کو لپیٹ لیا اور کھینچتا ہوا مجھے حضرت کے پاس لیچلا جانا مینے
کہ دا ہنا باز و میرا شانہ سے اوکھڑ گیا اور جسقدر مینے منت و سماجت کی کہ ذرا آہستہ میرے
ہاتھہ کو پکڑے اوسنے اور زیادہ زور کیا مینے کہا کہ اے شخص تجھے قسم ہے اس شخص
کی حق کی کہ جسکے حکم سے تو مجھے پکڑنے آیا ہے بیان کر کہ کون ہے اوسنے کہا مین
ایک فرشتہ ہون فرشتگان کردگار جبار سے بار دیگر مینے پوچھا کہ یہ سردار باوقار صاحب
اقتدار کون ہے اوس فرشتہ نے کہا یہ مالک قبضۂ ذوالفقار نائب حضرت آفریدگار
شفیع روز شمار قسیم جنت و نار جناب حیدر کرار ہین پھر مینے استفسار کیا کہ وہ شہسوار
تند رفتار جوان سے پہلے گیا کون تھا جواب دیا کہ وہ سرور فتر جریدۂ روزگار آئینہ رحمت
کردگار سرور صفار و کبار جناب احمد مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے مینے پوچھا اعوان
و انصار جوان دونون بزرگوار دن کے جلو مین تھے وہ کون تھے اوسنے کہا وہ انبیاے
عالی مقدار اور اوصیاے اطہار اور شہداے اخیار اور صلحاے ابرار اور مومنین
نیکوکردار ہین بار دیگر مینے عرض کیا مجھسے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے کہ جسکے عوض مین
مجھے اس عقوبت و عذاب مین گرفتار کیا ہے فرشتے نے کہا ہم اونکے حکم کے تابع
ہین جو ہمین ارشاد ہوا بجا لائے اور قصور تیرا ہمین نہین معلوم ہے لیکن اتنا جانتے
ہین کہ تیرا حال بھی یہی ہوگا جیسا اوس جماعت بے سعادت کا حال ہوا ہے جب تو مین
گرد و پیش دیکھنے لگا کہ وہ جماعت کون سی ہے کہ جسے یہ فرشتہ مجھے تشبیہ دیتا ہے
یکایک دیکھا مینے کہ عمر سعد لعین کو سو ایک جماعت بے سعادت کہ بعضون سے مین
شناسائی رکھتا تھا اور بعضون کو نہ پہچانتا تھا مانند وارد ہوے اور عمر سعد لعین
کی گردن مین ایک زنجیر آہنی ڈالی ہے اور اوسکے چشم و گوش سے آگ نکلتی ہے
پس مجھے اپنے مرگ کا یقین ہو گیا اور باقی جماعت باغیہ کا یہ حال تھا کہ کسی کی
گردن مین طوق بڑا ہے اور کسی کے پاؤن مین زنجیر ہے اور بعضے میری طرح سے

ملائکۂ عذاب کے ہاتھ مین گرفتار ہین تھوڑی راہ مجھے لیگئے تھے کہ دیکھا مینے سوار
اول یعنی جناب رسالت مآبؐ کو کہ وہان ایک کرسی بلند پر کہ گویا مروارید سفید سے
بنائی گئی تھی بیٹھے ہین اور اونکے داہنے طرف اور دو بزرگوار ذی شان حاضر ہین مینے
ایک فرشتہ سے پوچھا کہ یہ دونون شخص کون ہین اوسنے کہا حضرت نوح اور حضرت ابراہیمؑ
ہین اوسوقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے علی ابن ابیطالبؑ سے پوچھا
کہ اے علیؑ تمنے کیا کیا حضرت امیر علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ جمیع قاتلان
حسینؑ کو گرفتار کرکے آپ کے پاس لایا ہون آپنے کہا کہ یہ کلام جناب امیرؑ
کا سنکر میرے ہوش وحواس درست ہوے اور شدت غم میری زبان سے جاری ہوا
کہ مین قاتلان حسینؑ مین نہ تھا جناب رسول خداؐ نے اون ملعونون کو سامنے بلایا
اور ہر ایک سے حضرت کا احوال پوچھتے تھے اور وہ روتے تھے اور حضرت کو گریان
دیکھکر تمام حاضرین مجلس شریف گریہ وزاری کرتے تھے اور سبب حضرت کے رونیکا
یہ تھا کہ ہر ایک اون اشقیا مین سے ایسے بیان جانسوز کرتا تھا کہ دل سنگ آب ہو
جگر کباب ہوتے تھے ایک ملعون نے کہا کہ یارسول اللہ مینے اوس شدت گرمی مین
اوس جناب پر پانی بند کیا تھا اور ایک شقی ازلی نے کہا کہ مینے اونکی نعش مطہر پر
گھوڑا دوڑایا تھا ایک شقی نے کہا کہ جسوقت مینے اوس امام عالی وقار کو بے یار ومددگار
باحال زار اور تن افگار صدر زین سے روے زمین پر پڑا دیکھا تو مین نے اونکے سینۂ
پر نور پر چڑھکر خنجر آبدار سے اونکے گلوے خشک کو کاٹا ایک روسیاہ نے کہا کہ مینے
اونکے فرزند بیمار دنا توان کو مارا اوسوقت جناب رسول خدا نے ایک نعرہ مارا
اور فرمایا آہ اس مصیبت کذائی سے اور آہ اس بیکسی وتنہائی سے آہ اے حسین قتیل
میرے آہ اے سجاد علیل میرے آہ اے اہل بیت بعد میرے تم کیسے بلا ومحنت مین
گرفتار ہوے بعد ازان حضرت رسول خدا نے حضرت آدم اور حضرت نوحؑ سے
مخاطب ہوکر فرمایا کہ دیکھیے اے پدر بزرگوار میرے اے حضرت آدمؑ اور اے
برادر عالیمقدار میرے اے حضرت نوحؑ بعد میرے کیا سلوک کیا میرے ذریت سے حضرت
کے کلام جگر خراش سے جمیع اہل محشر خروش مین آئے بعد اوسکے جناب رسالتمآبؐ نے

ملائکہ جہنم کو حکم فرمایا کہ ان ملعونون کو لیجا کر داخل جہنم کرو اور ایک ایک کو درکات جہنم
مین ڈالدو بعد ازآن ایک اور شخص کو حضرت کے روبرو لائے حضرت نے اوس
ملعون سے پوچھا تبلا اے شقی تونے کیا سلوک کیا میری عترت سے او سنے عرض کیا
یا رسول اللہ مینے کچھ نہین کیا حضرت نے فرمایا آیا تو نجار نہ تھا او سنے کہا یا مولا
درست ہے کہ مین نجار ہون لیکن سوا اسکے کوئی بد سلوکی مین نے نہین کی ہے
کہ ایک دن شدت ہوا سے حصین ابن نمیر کے خیمہ کی چوب ٹوٹ گئی تھی مینے درست
کردی پس جناب رسول خدا نے رو کر فرمایا کہ اے ملعون تو نے اوسکی سواد لشکر کو میرے
فرزند پر زیادہ کیا بعد ازآن حکم فرمایا کہ اس ملعون کو پکڑو اور کھینچتے ہوے اسکو بھی
جہنم مین لیجاؤ فرشتون نے [illegible] اور رسول اور وصی رسول کے لیے ہے یعنی
حضرت کے حکم کو قبول کیا آہنگر کہتا ہے کہ یہ حال نجار دیکھکر مینے بھی اپنی جان سے
ہاتھہ دھویا پھر حضرت نے مجھے بلایا اور مجھسے پوچھا کہ تونے کیا سلوک کیا میرے
ذریت سے مینے حقیقت حال عرض کی حکم ہوا اسے جہنم مین لیجاؤ ایکبار فرشتون نے
مجھے کھینچا اوس کھینچنے مین میری آنکھہ کھل گئی اور سرگذشت اس خواب کی ہر شخص
سے مینے نقل کی کہتے ہین کہ زبان اوس آہنگر ملعون کی مثل لکڑی کے خشک ہوگئی
تھی اور نصف بدن اوسکا بی حس و حرکت ہوگیا تھا اور جو لوگ کہ اوس روسیاہ
کے دوست تھے اوس ملعون پر لعنت کرتے تھے اور فقیر و محتاج ہوکر واصل جہنم
ہوا خدا اوسے اپنی رحمت سے دور کرے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون اور سدی سے روایت کرتے ہین کہ اوسنے کہا ایک شب میرے
گھر مین ایک شخص مہمان آیا مین نے اوس سے کہا مرحبا خوب آیا تو اور اوسے تعظیم
و تکریم بٹھایا اور باتین کرنے لگا وہ شخص نہایت خوش بیان تھا اوسنے واقعہ ہائلہ کربلا
کہ ابھی چند روز اوس واقعہ کو گذرے تھے ذکر کیا اوسکے سننے سے ایک نفس سرد
دل پر درد سے مینے کھینچی اوسنے کہا کہ تو نے متاسف ہوکر آہ کیون کھینچی مینے کہا
کیونکر متاسف نہ ہون کہ تونے اوس مصیبت کو ذکر کیا کہ جسکے مقابلہ مین سارے
مصیبتین اور شقتین سہل و پست ہین اوسنے کہا کہ آیا تو اوسوقت اوس معرکہ مین

نہ تھا مینے کہا الحمد للہ کہ مین وہان نہ تھا کہنے لگا کہ تم کس بات کا شکر کرتے ہو مینے
کہا اسکا شکر کرتا ہون کہ مین زمرۂ قاتلان حسینؑ مین داخل نہین ہون اور اونکے
جد بزرگوار نے فرمایا ہے کہ جس شخص سے روز قیامت مین میرے فرزند حسینؑ کا
خون طلب کیا جاے گا اوسکے ترازوے اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا اوسنے کہا کہ اونکے
جد بزرگوار نے یو ہین فرمایا ہے مینے کہا ہان اور یہ بہی ارشاد کیا ہے کہ فرزند میرا
بجور و ظلم قتل کیا جائیگا اور قاتل اوسکا ایک صندوق آتش مین ہوگا اور نصف عذاب
اہل جہنم کا اوس ملعون پر کرینگے اور اوسکے دست و پا مین زنجیر ڈالینگے اور اوسکی
بدبو سے اہل جہنم خداے عزوجل سے پناہ مانگینگے اور حال اوسکے پیرون کا اور جو لوگ
کہ اوسکے فعل سے راضی ہون گے مثل اوسکے حال کے ہوگا اور جب جلد اونکی جل
جائیگی تو ایک اور جلد تبدیل کیجائیگی اسلیے کہ عذاب جہنم خوب محسوس ہو اور کبھی
اونکے عذاب مین تخفیف نہوگی اور آب گرم جہنم کا پینگے دائے ہو اونپر عذاب آتش
جہنم سے اوس ملعون نے مجھسے کہا کہ تو اس کلام کو باور نکر مینے کہا کیونکر باور نکرون
کہ جناب رسول خداؐ نے آپ فرمایا ہے کہ مینے جھوٹ نہین کہا اور نہ مجھے خبر جھوٹ
دی ہے اس شخص نے کہا کہ آیا تو نے نہین سنا ہے کہ لوگ جناب رسولخداؐ سے
نقل کرتے ہین کہ اوس جناب نے فرمایا کہ قاتلان حسینؑ بہت زندگی نہ کرینگے اور
حال یہ ہے کہ نوے برس کا میرا سن ہے اور تو مجھے نہین پہچانتا ہے مینے کہا واللہ
مین نہین پہچانتا ہون کہنے لگا مین اخنس ابن زید ہون مینے پوچھا کہ تو نے کربلا
مین کیا کیا تھا اوس ملعون نے کہا مین اون سواردن کا امیر تھا کہ جنھون عمر سعد
لعین نے نعش امام حسینؑ پر گھوڑے دوڑانے کا اور پامال سم اسپان کرنے کا
حکم کیا تھا پس یہانتک اونکی لاش پاش پاش پہ گھوڑے دوڑائے کہ استخوان
پہلو اونکے ریزہ ریزہ ہوگئے اور مین وہ ہون کہ مینے قطع اونکے فرزند بیمار کے
نیچے سے کھینچ لیا اور مین وہ ہون کہ مینے صفیہ دختر حسینؑ کے کان چیر ڈالے اور
گوشوارے کھینچ لیے راوی کہتا ہے کہ اوسکے کلام بدانجام سے میرا دل دکھ گیا
اور مین رونے لگا اور اوسکے ہلاک کرنے کی مجھے فکر ہوئی کہ ایک مرتبہ روشنی

چراغ کی کم ہوئے مین اوٹھا کہ درست کردن اوس ملعون نے مجھے نہ اوٹھنے دیا
اور کہا بیٹھے رہو اور اپنی سلامت رہنے سے تعجب کرتا تھا اور سرگرم حکایت تھا
اور آپ ہی اونسے ہاتھہ بڑھا کر چاہا کہ اپنی انگلی سے چراغ کی بتی کو اُسکا دے
ناگاہ آگ اوسکی انگلی مین لگی اوس ملعون نے اوسکو زمین مین ملا کہ آگ
بجھہ جاے لیکن وہ کسی طرح نہ بجھی اور چلایا کہ اے بھائی میری خبر لے ناچار
مینے اوسکی انگلی پر پانی ڈالا شعلہ آتش پانی پہونچنے سے اور زیادہ ہوا پھر بصدا
بلند کہنے لگا کہ یہ کیسی آگ ہے اور کون چیز اوسے بجھائیگی مینے کہا تو اپنے تئین
نہر مین گرادے جب تک وہ ملعون پانی مین پہونچے ہی پہونچے کہ تمام بدن مین اوسکی
آگ لگ گئی اور اسطرح جلتا تھا کہ جیسے خشک لکڑی پر پانی ہوا سے تند مین جلتی ہے
راوی کہتا ہے قسم خداے وحدہ لاشریک کی کہ آگ نہ بجھی جب تک کہ وہ ملعون
جہنم کو لاہو گیا اور پانی پر تیرنے لگا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا
ای منقلب ینقلبون اور کتاب فردوس مین ابن شیرویہ دیلمی نے ابن عباس سے نقل
کی ہے کہ وہ کہتے تھے پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جبرئیل نے درگاہ رب جلیل سے
آکر کہا کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ مینے خون یحیی کے بدلے ستر ہزار آدمیون کو ہلاک
کیا اور تمھارے فرزند حسین ابن علی کے خون کے بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار آدمیونکو
قتل کرونگا اور جناب امیر سے روایت کی ہے کہ اوس جناب نے فرمایا قاتل
حسین کا ایک صندوق آتش مین ہوگا اور نصف عذاب اہل دنیا کا اوس ملعون
کے واسطے ہوگا اور ایک عورت نے روایت کی ہے کہ ایک شخص اون ملعونون
مین سے میرے پاس رہتا تھا کہ جو حضرت امام حسین سے لڑنے کو گئے تھے جب
وہ لعین وہان سے پھرا تو زعفران اور اونٹ لوٹ لایا تھا جب اوس زعفران کو
پیسا تو وہ آگ ہوگئی اور اوسکی عورت نے اوس زعفران کو اپنے ہاتھون مین
ملا پس وہ مبروص ہوگئی اور جب اونٹ کو ذبح کیا تو جس جگہ اوسکے بدن مین چھری
ماری تھی وہان سے آگ نکلتی تھی اور جب اوسکی کھال اوتاری تو اوسوقت بھی
آگ نکلی جب اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کیے اوسوقت بھی آگ شعلہ در ہوئی جب پکایا

تو دیگ مین سے آگ کے شعلے نکلتے تھے جب گوشت کا نسہ مین نکالا تو اوس سے بھی آگ نکلی وہ عورت کہتی ہے کہ مین آندنون مین کم سن تھی ایک ہڈی اوس اونٹ کی مینے اوٹھاکر مٹی مین دبا رکھی بعد ایک مدت کے مینے اوس ہڈی کو پایا اور کاٹا تو اوس سے بھی آگ نکلی اسوقت مینے جانا کہ یہ وہی ہڈی ہے بعد ازآن مینے اوس ہڈی کو دفن کردیا اور ایک راوی کہتا ہے کہ مین بہت خورد سال تھا کئی لڑکون کے ساتھ ایک شخص کیطرف سے گذر ہوا کہ بدن اوسکا سفید اور منھ اوسکا سیاہ تھا اور لوگ کہتے تھے کہ یہ ملعون قاتلان حسینؑ سے ہے۔

باب

بیان مین احوال اقربا اور اہل زمان امام حسینؑ کے اور کیفیت مین اون حجتون کے کہ جو اونمین اور یزید پلید علیہ اللعنۃ مین واقع ہوے ہین اکثر اونمین سے ابواب سابق مین مذکور ہوئین اور بعضے یہان مذکور ہوتے ہین بعض کتب قدیمہ مناقب مین شقیق سے مروی ہے کہ اوسنے کہا جبکہ حضرت امام حسینؑ شہید ہوے تو ابن زبیر ابن عباس علیہ الرحمہ کے پاس آیا اور اوسسے اپنی بیعت چاہی ابن عباس نے قبول نہ کیا یزید پلید نے اس گمان سے کہ ابن عباس نے میری بیعت کا پاس کرکے ابن زبیر سے بیعت نہ کی ایکنامہ اونھین اس مضمون کا لکھا اما بعد سُنا مینے کہ عبداللہ ملحد ابن زبیر ملعون تمسے بیعت طلب کرتا تھا اور اپنی اطاعت مین کھینچتا تھا کہ خلاف حق اوسکے معین ومددگار اور جرائم وخطامین اوسکے شریک ویار ہو اور تمنے وفاداری اور رضاجوئی باری پر نظر کرکے ہمارے حقوق کی رعایت کی اور اوسکے التماس کو قبول نہ کیا تم ہمسے ملحق ہوے اور ہمارے حق کو پہچانا حق سبحانہ تعالے بہترین جزاے حق شناسان اولوالارحام اور وفاداران ثابت اقدام تمھین عطا کرے مین سب چیزون کو بھولونگا مگر تمھاری نیکی اور احسان کو کبھی نہ بھولونگا بسبب اوس فضیلت کے کہ تم قرابت رسولؐ سے رکھتے ہو اور اون کے اہل بیت تمھارے گھر مین رہتے ہین پس تم اون لوگون کو کہ

حسنین پسر زبیر نے چرب زبانی اور خوش بیانی سے فریفتہ کیا ہے دیکھو اور ان حسین
اپنی رائے سے مطلع کرو اور سمجھاؤ البتہ تمہاری بات کو سنینگے اور تمہاری اطاعت
کرینگے اور ابن زبیر نے حرمت حرم کو ہتک کیا ہے اور ہمارے دین سے خارج
ہو گیا ہے ابن عباس علیہ الرحمہ نے جواب مین ارقام فرمایا اما بعد خط تیرا پہونچا
تو نے لکھا تھا کہ ابن زبیر مجھسے اپنی بیعت طلب کرتا ہے اور اطاعت چاہتا ہے اگر
حقیقت مین ایسا ہے ہو تو غرض میری اس امر کے قبول نہ کرنے سے تیری خوشی
اور شکر گزاری نہین ہے اور جو کچھ تینے عدم قبول سے قصد کیا ہے اوس سے عالم السر
والخفیات خوب واقف ہے اور جو تو کہتا ہے کہ مین تمہاری نیکی اور حق شناسی کو نہ پہونچا
پس اے شخص اپنی نیکی اور صلہ کو اپنے ہی پاس رکھہ اسواسطے کہ مین بھی اپنے
دوستی کو تیرے باب مین صرف نہین کرتا مجھے قسم اپنی جان کی کہ تو ہمارے حقوق
مین سے نہین دیتا مگر قلیل اور بہت سے حقوق ہمارے تو نے نبد کیے ہین اور
مجھسے درخواست کرتا ہے کہ لوگون کو تیری طرف راغب کرون اور ابن زبیر سے بیزار
حال آنکہ نہ تجھہ مین مروت ہے نہ محبت نہ حیا ہے نہ وفا مجھسے مدد چاہتا ہے اور
اپنی دوستی کی طرف مجھے مائل کرتا ہے حالانکہ تو نے فرزند رسول خدا کو قتل کیا ہے
اور جوانان عبد المطلب کو شہید کیا ہے ؎

تعالی اللہ چراغان ہدایت	قنادیل درخشان ولایت
ہمہ یکسر بدورت کشتہ گشتہ	ز باد تند جورت کشتہ گشتہ
جدا گشتہ تن شان از سر شان	بخاک وخون طپیدہ پیکر شان
برآوردند غسل از خون خود ہا	کفن کردند از دامان صحرا
لباسی غیر عریانی تن نیست	بجز گرد و بیابان پیرہن نیست
ز نوشین خواب خود سر برندارند	کہ بالینی بزیر سر گذارند
ز خون ہمدور ایشان گلستان ست	بہار گلشن شان از خزان ست
کسی را غیر باد آنجا گذر نیست	انیسے جز وحوش آنجا دگر نیست

یعنے اشعار پارہ پارہ اون شہیدان راہ خدا کی تیرے ظلم سے ادسی طرح خاک و خون مین

غلطان بے غسل و کفن زمین گرم صحراے کربلا پر پڑے رہین یہانتک کہ حق سبحانہ تعالی
نے اون لوگون کو اونکے دفن اور کفن کے لیے بھیجا جو اونکے خون مین شریک
نہ تھے اور تو جہان بیٹھا ہے وہان بیٹھا ہے تجھے مطلق پروا نہین مین اگر سب چیزون
کو بھول جاؤن تو بھول جاؤن لیکن اس بات کو البتہ نہ بھولونگا کہ تو نے حضرت
امام حسینؑ کو خانۂ خدا اور رسولؐ سے نکالا اور لوگون کو بھیجا کہ اوس امام محترم کو حرم مین
شہید کرین اور اسی امر پر تو مستقر رہا یہانتک کہ اوس امام عالیمقام نے مکۂ معظمہ
سے عراق کیطرف سفر کیا اور خوف در جا مین کعبہ سے نکلے اور تو نے اپنے سوارونکو
اوس جناب سے لڑنے کو بھیجا بسبب اپنی عداوت کے خدا اور رسولؐ سے اور اون
اہل بیت طاہرین سے کہ جنکی طہارت پر خداے عزوجل نے گواہی دی ہے اور
یہ بزرگوار مثل تیرے آبا و اجداد اجلاف کے کہ زیادہ گدھون سے نہ تھے نہین
ہین بعد اوسکے اوس امام انام نے تجھسے صلح چاہی اور پھر جانیکا قصد کیا پس تو نے
اونکی بیکسی اور تنہائی اور بے یاری و مددگاری کو اور اونکے اہل بیت کے استقبال
کو غنیمت جانا اور اونکی دشمنی و عداوت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گویا کہ اپنے
زعم مین تو نے قوم ترک کو قتل کیا پس میرے نزدیک اس سے زیادہ کوئی چیز عجیب
نہین ہے کہ تو مجھسے دوستی کی توقع رکھتا ہے حال آنکہ تو نے میرے پدر بزرگوار کے
فرزند دلبند کو قتل کیا ہے اور تیری تلوار میرے لہو کی پیاسی ہے اور میرا لہو تیری
تلوار سے ٹپکتا ہے اور ہم اپنے خون کے قصاص کی تجھسے طالب ہین اور انشاء اللہ
تعالے یہ خون ناحق ضائع نہوگا اور تو ہمسے کینہ وری مین پیشدستی نہ کریگا اور اگر
تو نے پیشدستی بھی کی تو کیا ہوتا ہے اکثر پیغمبران خدا نے اور اونکی اولاد امجاد نے
اپنی جانین راہ خدا مین نثار کی ہین حق تعالے اونکے خون کے عوض مین انتقام
لیگا اور خداے عزوجل مظلوم کی نصرت کرنے مین اور ظالم سے انتقام لینے مین
کافی ہے تو اس بات پر مغرور نہو کہ آج ہمپر غالب ہوا ایک دن ہم بھی غالب ہونگے
اور وہ جو تو نے میرے وعدہ وفائی کا ذکر کیا اگر ایسا ہی ہے پس پہلے تجھسے
بیعت اور جو کوئی کہ تجھسے پیشتر تھا اوسکی متابعت کی ہے اور تو جانتا ہے کہ مین

اور امام حسین ؑ امر خلافت کے لیے سزاوار ترہین لیکن تم گروہ قریش نے اپنے تعصب اور عناد سے ہمین ہمارے حق سے باز رکھا ہے اور آپ مالک ہو مجھے ہو حق تعالی اپنے رحمت سے دور کرے اون لوگونکو کہ جنھون نے ہمپر ظلم کیا اور احمقون کو ہم پر شورش مین لائے جیسا کہ قوم ثمود اور قوم لوط اور اصحاب مدین کو اپنی رحمت سے دور کیا اور طرفہ تر اور عجیب تر یہ ہے کہ تو نے دختران عبد المطلب کو اور اونکے اطفال کو مثل قیدیون کے شام محنت انجام مین بلایا تاکہ لوگ جانین کہ تو ہم پر غالب ہے باوجود اسکے ہمپر احسان رکھتا ہے اور خدائے عزوجل نے ہمارے سبب سے ہمپر احسان رکھا ہے قسم اپنی زندگی کی کہ اگر تو ہماری تلوار سے بچیگا تو ہماری زبان کی طعن سے محفوظ نہ رہیگا اور مین مایوس نہین ہون کہ منتقم حقیقی تجھسے قتل فرزندان رسول پر مواخذہ کرے اور دنیا سے تجھے مذموم اور آوارہ کرے اے نااہل زندہ رہ جبتک کہ چاہتا ہے بہت سے گناہ تو نے جمع کیے ہین اور اپنے نامۂ اعمال کو تو نے سیاہ کیا ہے والسلام علی من اتبع الھدی وہ نامہ کہ جو یزید پلید نے محمد ابن حنفیہ کو مدینہ منورہ مین بھیجا تھا یہ ہی آما بعد مین حق سبحانہ وتعالی سے تمھارے لیے اور اپنے لیے عمل صالح چاہتا ہون اور جانتا ہون کہ بنی ہاشم مین کوئی شخص صاحب علم وحلم وفہمیدہ اور مبرا جہل وغضب اور طیش وخباثت سے مثل تمھارے نہین ہے اور جو شخص کہ بتکلف فضل وہنر اور مکارم اخلاق کو اپنے مین ظاہر کرے اوسے کیا نسبت ہے اوس شخص سے کہ جسکے یہ سب اوصاف خلقی اور ذاتی ہون اور ہمنے ان صفتون سے تمکو قبل وبعد اور حاضر وغائب مین متصف پایا ہے چاہتا ہون کہ تمھین دیکھون اور تمھاری خدمت سے مستفید ہون جسوقت کہ یہ نامہ میرا تمھین پہونچے بلا تامل وخوف اسطرف روانہ ہو خدائے عزوجل تمھین کامیاب کرے اور تمھارے گناہون کو عفو کرے والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب نامہ یزید کا محمد بن حنفیہ کو پہونچا تو اوسے ملاحظہ کرکے اپنے دونون صاحبزادون جعفر وعبد اللہ سے مشورہ کیا عبد اللہ نے عرض کیا اے پدر بزرگوار اپنے باب مین خدائے عزوجل سے ڈریے اور نہ جائیے مین ڈرتا ہون کہ یزید آپکو بھی حضرت امام حسین ؑ

کی طرح سے قتل کرے اسلیے کہ وہ ناپاک سفاک اور بیباک ہے حضرت محمد بن حنفیہ نے کہا
اے فرزند مین اوس سے نہین ڈرتا دوسرے صاحبزادے جعفر نے عرض کیا کہ اسے
پدر بزرگوار یزید نے بلطف و مدارا آپ کو نامہ لکھا ہے اور جو کلمات کہ اوسنے آپکے
نامہ مین لکھے ہین غالب ہے کہ کسی اور کو نہ لکھے ہون امید یہ ہے کہ حق تعالے آپکو
اوسکے شر سے محفوظ رکھے محمد ابن حنفیہ نے کہا کہ بیٹے اوس خدا پر توکل کیا کہ جسنے
آسمان کو بے ستون و طناب زمین پر قائم رکھا اور وہی جاے اعتماد اور حفاظت
کرنیوالا ہے بعد ازآن تدارک سفر کرکے مدینہ منورہ سے روانہ ہوے جب دربار دمار
آثار یزید بلید مین پہونچے اور بعد حصول اجازت اوس ملعون کے پاس تشریف لائے
اوس مکار نے باعزاز و اکرام اپنے تخت پر بٹھایا اور کہا اے ابوالقاسم خداے عزوجل
مجھے اور تمھین عزاے ابو عبداللہ الحسینؑ مین اجر دے قسم ہے خدا کی جیسا کہ اس
واقعہ نے تمھین تنقص اور متالم کیا ہے ویسا ہی مجھے بھی مہموم و مغموم کیا ہے اگر
مین وہان ہوتا تو ہرگز اونھین قتل نہ کرتا اور بجان و دل اونکی حفاظت مین کوشش
کرتا اور مال و زر سے فدیہ دیتا اگرچہ اونھون نے ظلم اور قطع رحم کیا تھا اور میرے
حق مین مجھسے نزاع کی تھی لیکن ابن زیاد نے نافہمی سے اونکے قتل مین تعجیل کی
اور جو چیز کہ فوت ہوگئی اوسکا تدارک محال ہے اما بعد ہمین ضرور نہ تھا کہ ہم اپنے
حق مین نقصان سے راضی ہون اور تمھارے بھائی کو لازم نہ تھا کہ جس چیز سے
ہمین حق تعالے نے مخصوص کیا ہے اوسکا دعوی کرین اور اپنے تئین تہلکہ مین
ڈالین اور مجھے بہت ناگوار ہوا جو کچھ کہ اونھین دست اعدا سے ظلم و ستم پہونچا اب
اے ابوالقاسم جو کہ تمھین کہنا ہو کہو محمد بن حنفیہ نے بعد حمد و ثناے نامتناہی آلہی
فرمایا کہ اے یزید بیٹے تیرے کلام کو سنا حق تعالی تیرے رحم کو قطع نہ کرے اور رحمت
کرے حسینؑ پر اور برکت دے اونھین اونکے مراتب و منازل اخروی مین اور شہادت
اور درجات نامتناہی مین مجھے معلوم ہوا کہ جو کچھ شادی و غم سے مجھے حاصل ہوا ہے
بھی پہونچا اور مین یہ بھی گمان رکھتا ہون کہ اگر تو وہان ہوتا تو کوئی امر نیک اپنے لیے
اختیار کرتا اور مرتکب اس امر شنیع کا نہوتا اور اب مین مجھسے اس بات کا امیدوار ہون

کہ جو چیز میری طبیعت کے برخلاف ہو اوسکا ذکر نکر اسلیے کہ وہ جناب میرے بھائی اور
میرے پارۂ تن اور میرے پدر بزرگوار کے فرزند ارجمند تھے اگرچہ تو اپنے زعم مین
اونھین دشمن جانتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ اونھونے تجھپر ظلم کیا ہے جیسا کہ تو کہتا ہی
یزید پلید نے کہا اب ایسا ذکر مجھسے کبھی نہ سنوگے لیکن آؤ اور مجھسے بیعت کرو اور جسقدر
قرضدار ہو بتا دو تا مین ادا کردون محمد بن حنفیہ نے کہا بیعت تو مین کر چکا ہون اور الحمد للہ
کہ مین قرضدار نہین ہون ہمیشہ خدائے عزوجل کی نعمتون مین رہتا ہون کہ شکر اوسکا
ادا نہین کر سکتا ہون یزید پلید نے اپنے بیٹے خالد کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھہ
تیرے چچا کا بیٹا محمد بن حنفیہ جھوٹ بولنے اور حیلہ و مکر و خبث سے بری ہے اگر اس
جگہ کوئی اور ہوتا تو کہتا کہ مین قرضدار ہون اور روپیہ لیتا پھر اوس ملعون نے کہا
کہ تنے میری بیعت کی محمد بن حنفیہ نے کہا ہان اے امیر المومنین یزید پلید نے کہا
تین لاکھہ درم مینے تمھین بخشے جسکو فرماؤ سپرد کردون اور جسوقت کہ مجھسے رخصت ہوگے
تو بطریق ہدیہ اور کچھہ بھی خدمت مین گذرانونگا محمد بن حنفیہ نے جواب دیا کہ مجھے
درکار نہین ہے یزید پلید نے دوبارہ پھر کہا کہ کچھہ قباحت نہین ہے لو اور جسے چاہو
دیدو پس محمد بن حنفیہ نے قبول کیا اور یزید نے ایک قصر اپنے مکانات سے اونکے
رہنے کو مقرر کیا محمد بن حنفیہ ہر صبح و شام شہر شام مین اوس بد انجام کے دربار مین
تشریف لیجاتے تھے جسوقت کہ باشندی مدینہ منورہ کے کہ اونمین منذر ابن زبیر
اور عبد اللہ ابن عمرو بن حفص بن مغیرہ مخزومی اور عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر
انصاری بھی تھے یزید پلید کے پاس پہونچے اور چند روز رہے تو ہر ایک کو یزید
روسیاہ نے پچاس پچاس ہزار درہم اور منذر کو سو ہزار درہم دیے جسوقت کہ اون
لوگون نے مراجعت کا ارادہ کیا تو محمد ابن حنفیہ نے بھی رخصت چاہی یزید نے دو لاکھہ
درہم نقد اور سو ہزار کا اسباب و مال اونکے روبرو رکھا اور کہا مین جانتا ہون
کہ تمھارے خاندان مین تمسے زیادہ تر کوئی فقیہ نہین ہے مین چاہتا ہون کہ مجھسے
جدا نہو اور جو کچھہ کہ میرے حق مین صلاح مناسب ہو مجھے بتایا کرو اور دوست نہین
رکھتا ہون کہ تم جاؤ اور میرے اخلاق کو پسند نکرو محمد بن علی نے فرمایا جو بی ادبی

کہ تجھسے خدمت امام حسین علیہ السلام مین سرزد ہوئے اوسکی تلافی اور تدارک ممکن
نہین ہے اور اب مینے تجھسے کوئی برائی نہین دیکھی اور اگر کوئی خصلت خلاف اپنی
راے کے مین دیکھتا تو البتہ منع کرتا اسلیے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر عالم کو
لازم ہے اور غیبت مین بھی تجھے برا نہ کہونگا مگر یہ کہ تجھے شراب پینے سے منع کرتا ہون
فانہ رجس من عمل الشیطان پس بتحقیق کہ وہ رجس ہے عمل شیطان سے اور
چاہیے کہ جو شخص حاکم خلائق ہو اور لوگ اوسے منبر پر بخلاف یاد کرین وہ لوگون سے
امتیاز رکھتا ہو پرہیزگاری اور طہارت کو اپنا شعار کرے اور گناہان سابقہ سے استغفار
کیا کرے والسلام راوی کہتا ہے کہ یزید پلید نے اس وعظ و پند سے بہت خوش اور
مسرور ہوکر کہا مینے سب قبول کیا اور امیدوار ہون کہ ہمیشہ راہ آمد و رفت خطوط
کی جاری رکھیے اور اپنی حاجت کو مجھسے اظہار کیا کیجیے محمد بن علی علیہ السلام نے کہا
انشاء اللہ تعالے ایسا ہی کرونگا اور یہ فرماکر رخصت ہوے اور مدینہ مین آیکر سارا
مال وزر کہ جو ساتھہ لائے تھے اوسے اپنے تمام اہل بیت اور بنے ہاشم اور قریش
کو بانٹ دیا اور کوئی زن و مرد سے ایسا باقی نرہا کہ جسے کچھہ نہ پہونچا ہو دامن جھاڑکر
اوٹھہ کھڑے ہوے اور مدینہ منورہ سے نکلے اور مکہ معظمہ مین زادہما اللہ شرفا مجاور
ہوکر بیٹھہ رہے اور نماز و روزہ مین مشغول ہوئے ؎

درود نا متناہی بر احمد و اولاد خدا شفاعت ایشان نصیب شیعہ کناد

مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ علامہ رضی اللہ عنہ نے بلاذری سے روایت کی ہے
کہ بعد شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے عبد اللہ ابن عمر نے ایک
نامہ یزید پلید کو لکھا اما بعد تحقیقکہ سانحہ عظیم اور حادثہ جسیم واقع ہوا اور دین اسلام مین
ایک رخنہ اور بدعت پیدا ہوئی روز شہادت حسین عجب روز مصیبت و اندوہ تھا
یزید ملعون نے اوسکے جواب مین لکھا اما بعد اے احمق عار نہای عالی اور فرشہای
مکلف اور مسندہاے خوب ہمارے ہاتھہ آئے پس مینے غیرونکو اوسکے دعوی سے
باز رکھکر قتل کیا پس اگر حق ہماری طرف ہے تو ہمنے حق پر دعوی کیا اور اگر ہمارا
حق نہین ہے تو پس باپ تیرا اول اوس شخص کا ہے کہ جسنے اس طریقہ کو ایجاد و

اختراع کیا اور وہ عناد و نزاع اہل حق مین اپنا ثانی نہ رکھتا تھا پھر مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ وہ حدیث طولانی کہ مینے کتاب دلائل الامامت سے نکالی تہی کتاب فتن مین گذرے اور وہ حدیث یہ ہے کہ سعید ابن مسیب نے کہا کہ جب خبر شہادت امام تشنہ کام کی مع اٹھارہ بزرگوارون کے اہل بیت کرام سے اور پچاس شخصون کے اصحاب عظام سے اور خبر شہادت حضرت علی اکبرؑ اوس مقام مین اور خبر اسیر ہونے مخدرات عصمت و طہارت کے اور اونکے جانے کی شام محنت انجام مین مدینہ منورہ علی صاحبہا السلام مین مشہور ہوئی عبد الملک ابن عمر نے یہ خبر سنکر مثل مار پیچ و تاب کھایا اور شام کو روانہ ہوا بعد طے منازل و قطع مراحل کے یزید پلید کے پاس پہونچا اور اوسکی مجلس مین علانیہ یزید سے بخشونت و شدت گفتگو کے یزید پلید اوسے خلوت مین لے گیا اور وہ طومار جو کہ عمر بن خطاب نے معویہ علیہ اللعنۃ کو لکھا تھا نکال کر دکھایا حاصل مضمون اوس طومار کا یہ تھا کہ مین اپنے آباؤ اجداد کے دین پر کہ وہ بت پرستی ہے قائم ہون اور معاذ اللہ محمدؐ ایک جادوگر ہین اور جادو سے لوگون پر غالب آئے ہین لازم ہے کہ تو اونکے اہل بیت کے ظاہر مین توقیر و تعظیم کرے اور باطن مین اونکے قمع و قلع مین نہایت سعی و کوشش کرے اور اسی قبیل سے اور مزخرفات اور سخنان باطل بہت سے اوس کاغذ مین لکھے تھے عبد الملک ابن عمر بعد دریافت کرنے اس مضمون کے یزید کے پاس سے راضی و خوشحال باہر نکلا اور اوسدن سے وہ ملعون یزید پلید کو اوس عمل ناشائستہ پر معذور رکھتا تہا اور لوگون سے اوسکی حقیقت اظہار کرتا تھا لوگون نے خوب کہا ہے کہ حسین ابن علی کربلا مین نہین شہید ہوے بلکہ اونھین سقیفہ بنی ساعدہ مین اہل شوریٰ نے قتل کیا ہے لعنت خدا کی بانی ظلم و جور اہلبیتؑ پر

باب

ذکر عدد ازواج اور عدد اولاد حضرت امام حسین علیہ السلام مین اور بیان مجمل اونکی احوال مین اور تھوڑا احوال ازواج حضرت کا ابو اب حال حضرت سید الساجدینؑ

امام زین العابدین علیہ السلام مین مذکور ہے کتاب ارشاد مین مرقوم ہے کہ اوس امام عالیمقام کے تجھ اولاد مین تھین علی اکبر زین العابدین کنیت اونکے ابو محمد اور نام اونکی مادر بزرگوار کا شہر بانو دختر کسرے یزدجرد تھا اور علی اصغر کہ جو کربلا مین اپنے پدر بزرگوار کے سامنے شہید ہوے اور ذکر شہادت اونکا گذرا اور اسم شریف اونکے مادر گرامی کا لیلے دختر ابو مرہ بن عروہ بن مسعود ہے وہ قوم ثقیف سے تھین اور جعفر کہ جنھون نے لاولد انتقال کیا ان اونکی قوم قضاعہ سے تھین اور اونھون نے اپنے والد بزرگوار کی حیات مین قضا کے اور عبد اللہ کہ جو بچپن مین اپنے پدر بزرگوار کی گود مین ایک ملعون کے تیر سے شہید ہوے اور سکینہ اسم انکی مادر گرامی کا رباب دختر امرء القیس بن عدی اور وہ کلبہ معدیہ تھین اور عبد اللہ شیر خوار کی یہی مان ہین اور فاطمہ مان اونکی ام اسحق دختر طلحہ بن عبد اللہ قوم تیم سے تھین کتاب مناقب مین کتاب البدع اور شرح الاخبار سے مسطور ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو علی اکبر یعنے امام زین العابدین علیہ السلام کو زندہ چھوڑ گئے اور یہ باقی رہے اور جو اولاد حضرت سے شہید ہوئی سن مین چھوٹے تھے اور اسی روایت پر اعتماد ہے اسواسطے کہ امام زین العابدین جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تینتیس برس کے تھے اور اونکے صاحبزادے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا گیارہ برس کا سن تھا برخلاف علی ابن الحسین شہید کے کہ وہ بارہ برس کے تھے اور بعض زیدیہ کے نزدیک سات برس کے تھے اور بعضون کے نزدیک چار برس کے تھے اور اہل نسب نے یہی لکھا ہے اور کتاب نسب مین یحیی بن حسن سے مروی ہے کہ یزید پلید نے علی بن الحسین علیہ السلام سے کہا تعجب ہے کہ تمھارے باپ نے اپنی سب بیٹونکا علی نام رکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار اپنے والد ماجد سے بہت محبت رکھتے تھے اس سبب سے اونکا نام مبارک اپنی اولاد پر مکرر رکھا اور کتاب مناقب مین منقول ہے کہ جس وقت قیدی بلاد فارس سے مدینہ منورہ مین آئے تو عمر خطاب نے چاہا کہ عورتون کو بیچ ڈالے اور مردون کو عرب کی غلامی مین دے اور یہ تکلیف قیدیون کے لیے

مقرر کی کہ حاجیان پیر اور بیمار و ناتوان اونکی بیٹھہ پر سوار ہوکر طواف کعبہ کرین جناب
امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہما السلام نے فرمایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ نے ارشاد کیا ہے کہ جو شخص اپنی قوم کا بزرگ ہو اوسکی بزرگی کرنا چاہیے
اور اوسے عزیز رکھنا چاہیے اگرچہ دین اوسکا تمھارے دین کے مخالف ہو اور
یہ قیدی صاحب ریاست اور شرافت ہین اور اونھون نے تمھاری اطاعت اختیار
کی ہے اور اسلام کی طرف رغبت کی ہے مینے اپنا حق اور بنی ہاشم کا اونکی گردنون
سے ساقط کیا اور لوگون نے مہاجرین اور انصار سے کہا مینے بھی یہ اور رسول کے
لیے اپنے حقوق کو بخشدیا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا خداوندا تو گواہ رہ کہ ان
لوگون نے اپنا حق بخشدیا مینے قبول کیا اور آزاد کیا عمر خطاب نے کہا کہ علی مرتضےٰ
نے اس امر پر سبقت کی اور میرے عزم کو توڑا بعد اسکے اکثر اشخاص اہل اسلام سے
راغب ہوے کہ بادشاہون کے بیٹیون کو اپنے نکاح مین لائین جناب امیر علیہ السلام
نے فرمایا کہ اس امر کو عورتون کی راے پر چھوڑو اور جبر و اکراہ نہ کرو پس ایک شخص
نے بزرگان اہل شہر سے شہربانو دختر یزدجرد کے اختیار کرنے مین اشارہ کیا
جناب شہربانو نے بسبب حجاب و حیا کے سر جھکا لیا اور لوگون نے شہربانو سے پوچھا
کہ اے بزرگ اپنی قوم کے اپنی خواستگاری کرنے والون مین سے کسی اختیار کرتی ہو
اور آیا رغبت کسی کی زوجہ ہونے کی رکھتے ہو یا نہین شہربانو نے جواب نہ دیا جناب
امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دختر راضی ہے اور خاموشی اسکی عین اقرار ہے بعد اسکے
پوچھا کسے چاہتی ہو شہربانو نے کہا جسکی پیشانی سے نور تابان اور شہاب درخشان
پیدا ہے مین اوس سے تجاوز نہین کرتی اگر مجھے اختیار ہے تو مینے حسین کو اختیار
کیا جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا کہ حاکم اس امر کا کون ہے شہربانو
نے کہا کہ آپ حاکم ہین اوسوقت جناب امیر علیہ السلام نے حذیفہ ابن یمان کو خطبہ پڑھنے کا
حکم فرمایا اور حضرت امام حسین علیہ السلام سے اونکا نکاح کر دیا ابن کلبی کہتا ہے
کہ جناب امیر علیہ السلام نے حریث ابن جابر کو مشرق کیطرف امیر لشکر کرکے روانہ
کیا اوسنے دختر یزدجرد کو حضرت کے پاس بھیجا جناب امیر علیہ السلام نے اونھین

اپنے فرزند دلبند جناب امام حسین ع کو عطا فرمایا اور علی ابن الحسین اور انھین کے بطن
سے ہین اور راویون نے لکھا ہے کہ حریب مذکور نے یزدجرد کی دو بیٹیان جناب
امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت مین بھیجین تھین ایک اونمین سے حضرت نے اپنے
فرزند ارجمند حضرت امام حسین علیہ السلام کو عنایت فرمائے اور علی ابن الحسین اور انھین
کے بطن شریف سے ہین اور دوسرے محمد ابن ابی بکر کو عطا کی کہ اونسے قاسم ابن محمد
پیدا ہوے اس صورت مین علی ابن الحسین اور قاسم بن محمد دونون خالہ زاد
بھائی ہونگے کتاب مناقب مین مرقوم ہے کہ ایک اولاد حضرت امام حسین ع سے
علی اکبر ہین کہ جو کربلا مین شہید ہوے اور مان اونکی برہ بنت عروہ بن مسعود ثقفی
تھین اور دوسرے علی ہین کہ جنھین امامت پہونچی یہ منجھلے ہین تیسرے علی اصغر ہین
اور مان ان دونون صاحبزادون کی شہربانو تھین اور محمد اور عبد اللہ شہید بطن جناب
رباب سے ہین کہ جو ربیعہ حسن کی بیٹی تھی اور جعفر کہ جنکی مان قبیلہ قضاعہ سے ہین
اور حضرت کی صاحبزادیون سے سکینہ ہین کہ مان اونکی رباب قبیلہ کندہ سے ہین
اور امرء القیس کے بیٹے ہین اور فاطمہ مان اونکی ام اسحق دختر طلحہ بن عبد اللہ تھین
اور زینب اور ام کلثوم جناب نے بھی اپنی شہادت کے بیٹون مین سے ایک بیٹا
چھوڑا کہ وہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہین اور بیٹیون مین سے دو بیٹیان اور
مہربان حضرت کا رشید ہجری تھا کتاب کشف الغمہ مین کمال الدین بن طلحہ سے
روایت کی ہے کہ سب اولاد حضرت کی ملاکر دس فرزند تھے چھ بیٹے اور چار بیٹیان
علی اکبر اور علی اوسط کہ وہی جناب سید الساجدین ہین اور علی اصغر اور محمد
اور عبد اللہ اور جعفر لیکن علی اکبر پس وہ امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے
اور لیکن جناب علی اصغر خورد سال تیر سے ایک ملعون کے شہید ہوے اور بعضون
نے کہا ہے کہ عبد اللہ بھی سامنے جناب امام حسین ع کے درجۂ شہادت پر فائز ہوے
اور بیٹیان اون حضرت کی تین تھین زینب اور سکینہ اور فاطمہ اور یہ قول مشہور ہے
اور بعضون نے کہا ہے کہ اولاد اون حضرت کی چار فرزند اور دو بیٹیان تھین
لیکن قول اول مشہور زیادہ ہے اور سلسلۂ امامت اور ولایت و مجد و کرامت

کا تا بہ قیام قیامت حضرت علی اوسط یعنی امام زین العابدین علیہ السلام سے باقی ہی
اور صاحب کشف الغمہ کہتے ہین کہ بعض اولاد کو ذکر کیا ہے اور بعض کو ذکر نہین کیا
ابن خشاب کہتا ہے کہ اون حضرت کے چھہ بیٹے اور تین بیٹیان تھین علی اکبر
کہ شہید ہوے اور علی اوسط سید الساجدین کہ امام ہین اور علی اصغر اور محمد اور عبد اللہ
شہید اور جعفر اور بیٹیان حضرت سکینہ اور زینب اور فاطمہ ہین اور حافظ عبد العزیز
بسر اخضر جنابذی کہتا ہے کہ جناب امام حسینؑ کے چار بیٹے اور دو بیٹیان تھین علی اکبر
کہ جو حضرت کے سامنے شہید ہوے اور علی اصغر اور جعفر اور عبد اللہ اور سکینہ اور فاطمہ
اور نسل امام کے حضرت علی اصغر سے ہے اور مان اونکی ام ولد تھین اور وہ بہتر
اور فاضل تر اپنے زمانے مین نہین اور زہری نے کہا ہے کہ کسی ہاشمی کو اونسے
بہتر مینے نہین دیکھا اور صاحب کشف الغمہ نے کہا ہے کہ حافظ مذکور نے امام زین العابدین
علیہ السلام کو ذکر نہین کیا اسواسطے کہ علی اکبر اور علی اصغر کو مذکور کیا لیکن یہ جو
اوسنے کہا ہے کہ نسل جناب امام حسینؑ کی علی اصغر سے ہے تو اوس سے امام
زین العابدینؑ کو ارادہ کیا ہے پس ذکر علی اصغر کا موقوف رکھا اور صحیح یہ ہے کہ
حضرت کے تین فرزندون کا نام علی تہا جیسا کہ کمال الدین نے ذکر کیا ہے اور
امام زین العابدینؑ منجھلے تھے اور کمال الدین کی روایت مین اور حافظ کے
روایت مین چار اولاد کا فرق ہے۔

باب

بیان مین احوال مختار بن ابو عبیدہ ثقفی کے اور جو کچھہ کہ اون سے اور
اونکے رفقا کے ہاتھہ سے ظاہر ہوا شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے کتاب امالی مین
منہال سے روایت کی ہے کہ وقت مراجعت کے کہ مغلبہ سے مین خدمت امام زین العابدینؑ
سے مشرف ہوا اون حضرت نے پوچھا کہ حرملہ بن کاہل اسدی کا کیا حال ہے
عرض کیا مینے کہ یا حضرت اوسکو مینے کوفہ مین زندہ چھوڑا ہے اوس جناب نے
دونون دستہاے مبارک واسطے دعا کے اوٹھائے اور فرمایا خداوندا اوسکو گرمی

لوہے کی چکھا پھر تیسری مرتبہ فرمایا اوسکو گرمی آگ کی چکھا بعد اسکے جب مین کوفہ کو
گیا مختار نے خروج کیا تھا مین مختار سے بہت دوستی رکھتا تھا تھوڑے دنون گھر مین
اپنے ٹھہرا کہ آنا جانا آدمیون کا میرے گھر سے موقوف ہوا تب مین سامنے مختار کے
گیا وہ اپنے گھر سے نکلکر کہین باہر جاتے تھے مجھسے کہا کہ اے منہال تم بعد مدت مدید کے
آئے اور قتل کرنے مین اور لڑنے مین ساتھ میرے شریک نہوے اور تہنیت اور مبارکباد
مجھے نہ دے التماس کیا مینے کہ اس شہر مین حاضر نہ تھا مین اب حاضر ہوا ہون اسی طرح
ہم یہ باتین کرتے ہوے مقام کناسہ تک پہونچے اوس جگہ اونھون نے گھوڑا ٹھہرایا
اور گویا کہ منتظر تھے کہ حرملہ کو کوئی لادے اور لوگ اوسکے ڈھونڈھنے کو گئے تھے یکایک
کتنے ایک سوار اور پیادے آئے اور کہنے لگے اے امیر آپکو بشارت ہو کہ حرملہ گرفتار
ہوا پس بعد تھوڑی دیر کے اوس ملعون کو لائے مختار نے کہا کہ خدا کا شکر واحسان
ہے کہ تو میرے ہاتھ لگا اور جلاد کو طلب کیا اور حکم کیا کہ پہلے ہاتھ اوسکے کاٹے جائین
بعد اوسکے دونون پاؤن کاٹے جائین بعد اوسکے کہا کہ آگ اور لکڑیان لائے جائین
اور اوسمین اوسکو ڈالدیا آگ شعلہ ور ہوئی منہال کہتا ہے کہ کہا مینے سبحان اللہ مختار
نے کہا تسبیح ہر وقت خوب ہے لیکن اسوقت تمنے کیا دیکھا کہا مینے اے امیر وقت
پھرنے کے مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا سے مین واسطے پابوسی سید الساجدین ع کے گیا تھا
مجھسے حال حرملہ کا پوچھا عرض کی مینے کہ اوسکو کوفہ مین چھوڑ آیا ہون بس ہاتھونکو بلند
کیا اور فرمایا اللھم اذقہ حر الحدید اللھم اذقہ حر الحدید اللھم اذقہ حر الحدید مختار نے کہا
آیا ایسا ہے تمنے اونکے زبان مبارک سے سنا مینے کہا قسم خدائی اسی طرح سنا مینے
پس وہ یہ سنکر گھوڑے سے نیچے اترے اور درگاہ شکر بجا لائے اور سجدہ دیر تک
کیا پھر سوار ہوے اور حرملہ خاک اور سنگ ہو گیا تھا مین بھی سوار ہوا اور ہمراہ
رکاب اونکے گیا میرا گھر راہ مین تھا عرض کی مینے کہ اے امیر اگر کچھ مضائقہ نہو تو
تھوڑی دیر مہربانی کیجیے اور ازراہ بندہ نوازی میرے غریب خانہ مین تشریف لائیے
اور نان وآش کھائیے مختار نے کہا کہ اے منہال تمنے مجھکو خبردار کیا کہ جناب علی
ابن الحسین ع نے چار دعائین کین اور حق سبحانہ تعالی نے اونکی اجابت کو میرے

ہاتھ سے ظاہر کیا اور تم کہتے ہو کہ کھانا کھاؤ آج کے دن ہمنے نیت روزۂ شکریہ کے
کی ہے کہ خدائے عزوجل نے مجھکو توفیق اس کام کی عطا کی اور حرملہ وہی ملعون
تھا کہ سر مبارک مظلوم کربلا کا نیزہ پر رکھکر شہر شام مین لیگیا تھا اور ایضاً شیخ نے
کتاب امالی مین مدائنی سے روایت کی ہے کہ شب چہارشنبہ شانزدہم ربیع الثانی سنہ
شصت وشش ہجری مقدسہ سے مختار نے خروج کرکے علم دعوت بلند کیا اور لوگون نے
ساتھہ ان شرطون کے اونسے بیعت کی کہ موافق کلام الٰہی وسنت حضرت رسالت
پناہی کے عمل کرین اور عوض خون امام حسینؑ اور اونکے اہلبیت طاہرین کا قاتلون
سے لین اور ضعیف شیعون سے ضرر اعدا کو دفع کرین اور اس باب مین ایک
شاعر نے کہا ہے کہ حاصل اوسکا یہ ہے کہ جب مختار نے ہمکو اپنے بیعت کے لیے
طلب کیا تو ہم لوگون نے گھوڑے کمیت اور اشقر دوڑائے اور مختار نے آواز
دی کہ اے یاوران وطالبان انتقام قاتلان حسینؑ سے پس طلب خون کے واسطے
ہمنے جان نثاری مین اقدام کیا بعد اوسکے مختار نے طرف عبداللہ بن مطیع کے کہ
ابن زبیر کیطرف سے حاکم کوفہ کا تھا کوچ کیا اور اوسکے ساتھہ جنگ کی اور شکست
دی وہ بھاگا اور مختار کوفہ مین دوسرے محرم تک کہ سن سرہ ۶۷ ہجری تھے مقیم رہے
پھر ارادہ کیا کہ لشکر کو عبیداللہ ابن زیاد کی جنگ کے لیے بھیجے اور وہ اون دنونمین
حاکم مملکت جزیرہ تھا اور ایک لشکر کو ساتھہ سرداری ابراہیم بن مالک اشتر کے
اور ہمراہی ابوعبداللہ الجدلی اور ابوعمارہ کیسان کے روز شنبہ ساتوین محرم سنہ مذکور کو
طرف جزیرہ وموصل کے مع دوہزار شیردلان جرار قبیلہ اسد اور بدیج سے اور دوہزار
بلان نامدار قوم تمیم وہمدان سے اور ڈیڑھ ہزار گردان شجاعت شعار مدینہ منورہ سے
اور اسی مقدار ہر قبیلہ کندہ اور ربیعہ سے اور دوہزار دلاوران کارزار کہ طائفہ حمراء
جمع ہوے تھے روانہ کیا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ چار ہزار اور قبیلون سے
اور آٹھہ ہزار قبیلۂ حمراء سے جمع ہوے تھے خلاصہ یہ کہ مختار واسطے پہونچانے ابراہیم
بن مالک اشتر رحمہم اللہ کے پیادہ نکلے ابراہیم نے کہا کہ سوار ہوجیے خدا آپ پر رحم
کرے مختار نے جوابدیا کہ مین تمہارے پہونچانے مین اجر جناب احدیت سے چاہتا ہون

اور مین دوست رکھتا ہون کہ قدم میرے مددگاری آل محمد مین خاک آلودہ ہون پھر
بعد اوسکے رخصت فرمایا اور آپ خود واپس گئے ابراہیم بن مالک اشتر لشکر ظفر پیکر کے
ساتھہ مدائن مین پہونچے اور قصد آگے جانے کا کیا جب مختار نے ابراہیم کے کوچ
کرنے کی خبر مدائن سے سنی خود بنفس نفیس متوجہ مدائن ہوے تا اینکہ داخل ہوے
جسوقت کہ لشکر فتح اثر ابراہیم کا موصل مین پہونچا کنارے نہر جارز کے آکے اترے
ابن زیاد نے ایک جماعت کثیر وجم غفیر کے ہمراہ اونکی جانب رخ کیا اور چار فرسخ لشکر سے
آگے خیمہ کیا جسوقت کہ دونون لشکرون نے باہم مقابل ہوکے صفین باندھین ابراہیم
نے بہادرون کو جہاد اور قتل اہل عناد کا حکم کیا اور رغبت وحرص دلائی اور فرمایا کہ
اے صاحبان حق ویقین واے مددگاران دین مبین یہ ابن زیاد لعین قاتل سبط
سید المرسلین اور اہلبیت طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہے کہ گروہ شیاطین
ملاعین کو ساتھہ آگے آیا ہے تم پیٹھ دیکر جنگ کرو اور اونکے جہاد مین ثابت قدم رہو خدا تمکو فتح دیوے اور اس
لعین کو تمھارے ہاتھہ سے قتل کرائے اور دلہاے غمگین مومنین کو سرور موفور پہونچاوے پس لڑائی ہونے لگی
اوسوقت اہل عراق نے فریاد کی کہ اے طالب کرنے والون خون امام حسین کے پس
ایک جماعت نے لشکر ابراہیم بن مالک اشتر سے حملہ کیا اور متفرق ہوگئے قریب تھا کہ
بھاگ جائین ابراہیم نے دیکھا منع کیا اور کہا صبر کرنا چاہیے یہ سنکر سب پھر آئے
بعد اوسکے عبد اللہ بن بشار نے کہ وہ ایک اصحاب کبار جناب حیدر کرار سے تھے
خوشخبری دی اور کہا کہ مجھے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا فرمایا تھا کہ تم اہل شام
سے کنارے نہر جارز کے ملاقات کروگے اور پہلا حملہ اون کا تکو پس یاکریگا اسصورت
سے کہ فتح سے ناامید ہوجاؤگے اور پھر لڑوگے اور سردار کو اونکے مار ڈالوگے پس
صبر کرو اور ہراس نہ کرو کہ تم سب فتح پاؤگے بعد اوسکے ابن اشتر نے طرف میمنہ کے
حملہ کیا اور سب سوار ہمراہ اونکے دوڑے اور بہتونکو مار کر زمین سے زمین پر ڈالدیا
اور کشتون کے پشتے بنا دیے تا اینکہ میدان خالی ہوا اور وہ سردار کہ صف مخالف
سے قتل کیے گئے تھے وہ یہ تھے عبید اللہ بن زیاد وحصین بن نمیر وشرحبیل بن
ذی الکلاع وابن جوشب وغالب باہلی وعبد اللہ ابن ایاس سلمی وابو الاشرس

حاکم خراسان کا اور دوسرے بہت سی اشرار داخل دارالبوار ہوئی بعد فراغت پانے کے
ابراہیم نے رفیقون سے اپنے کہا کہ جسوقت لشکر مخالف نے شکست کھائی
دیکھا مینے ایک گروہ کو کہ اپنی جگہ پر کھڑے ہین مین اونکی طرف متوجہ ہوا ایک مرد کو
دیکھا مینے کہ مانند استر کے سفید تھا اور لوگونکو واسطے قتل کرنے کے اغوا کرتا تھا اور
جو کوئی کہ آگے اوسکے جاتا تھا مارا جاتا تھا نزدیک میرے آیا مینے ضرب شمشیر سے
ہاتھہ کو اوسکے قلم کیا آخر کو قتل کیا بس وہ نہر کے کنارے گر پڑا اور خون اوسکے ہاتھہ سے
جاری تھا اور پاؤن اوسکے متورم اور سیاہ ہوگئے تھے اور بوے مشک اوس سے آتی
تھی مجھے گمان ہے کہ ابن زیاد بدنہاد وہی تھا پس اوسے تم ڈھونڈھو ایک شخص درمیان
کشتون کے گیا اور اوسکو ساتھہ اوس قسم کے کہ ابراہیم نے کہا تھا دیکھا اوسکے موزے
کھینچے معلوم ہوا کہ ابن زیاد ہے سر اوسکا تن سے جدا کرکے لیگیا اور تمام رات بدن اوسکا
جلایا جب مہران غلام ابن زیاد نے حال اسطرح کا دیکھا کہ آقا کو اوسکے قتل کرکے جلاتے
ہین اور وہ ملعون اوسکو بہت دوست رکھتا تھا قسم کھائی کہ کبھی چسپلی نہ کھاؤنگا صبح کو
مال واسباب لشکر مخالف کا غازی لوٹ لائے اور غلام دوسرا طرف شام کے بھاگا عبدالملک
بن مروان نے ابن زیاد کا حال پوچھا اور کہا تو کب سے آیا ہے اور کیا خبر رکھتا ہے کہا
اوسنے جسوقت دونون لشکرون نے مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور ابن زیاد نے مجھسے ایک
کوزہ پانی کا مانگا مین اوسکی پاس لیگیا اوسنے پیا اور بدن پر اور پیشانی اسپ پر جہیر کا گھوڑا
ہنھایا اور اوسنے لڑائی شروع کی مین اور خبر اوسکے بعد کی نہین رکھتا ہون بالجملہ ابراہیم
بن مالک اشتر نے سر ابن زیاد بدنہاد اور دوسرے سردارون کا مختار کے پاس بھیجا
اوسوقت مختار مشغول کھانا کھانے مین تھے لاکے وہ سر اونکے سامنے رکھے گئے
اوسوقت مختار نے کہا شکر خدا کا جسوقت سر امام حسین علیہ السلام کا آگے ابن زیاد
کے لیگئے تھے کھانا زہر مار کرتا تھا سر اوس ملعون کا بھی وقت کھانا کھانے کے
میرے پاس لائے اوسوقت ایک سانپ سفید درمیان سرون کے پیدا ہوا اور دوڑتا
پھرتا تھا اور سوراخ بینی ابن زیاد مین جاکر کانون سے اوسکے نکلا اور پھر کان مین
جاکر اوسکی ناک کے سوراخ سے نکلا مختار کھانا کھانے سے فراغ پاکر اوٹھے اور

کفش اوسکے منھہ پر مکر مارے اور اوس کفش کو اپنے غلام کے آگے پھینکا اور
کہا کہ یہ کفش پینے کا نہ ناپاک کی منھہ پر مارے ہر ناپاک ہوئی ہر پاکی کھینچے اور دھوڈالے بعد اسکے
مختار عرف کوذہ کے روانہ ہوے اور سر ابن زیاد و بدنہاد حصین بن نمیر و سر جیل بن ذی الکلاع
کا پاس محمد بن حنفیہ کے مکہ مین بھیجا اور جناب سید الساجدین بھی اوسوقت مکہ مین
تشریف رکھتے تھے اور یہ خط بھی بھیجا اما بعد آپ کے شیعون اور دوستدارون کو
ہمنے آپ کے برادر مظلوم و شہید کے طلب خون کے واسطے برانگیختہ کیا منزل نصیبین
مین ساتھہ دشمنان دین مبین کے مقابلہ کیا اور ساتھہ طاقت و قوت الٰہی کے سبھون کو
شکست دی اور بدلازیادہ تر تقریر سے لیا اور بحر و بر مین اون اہل شر کو جہان کہین پایا قتل کیا اور دونکو
مومنون کے فرحت تازہ اور مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی اور بسبب انتقام و انعدام کفار فجار کے کینہ
اِنکے دلون سے خوب نکلا اور محمد بن حنفیہ نے سر ابن زیاد و بدنہاد کا امام زین العابدین کے
پاس بھیجا اوسوقت وہ حضرت کھانا صبح کا نوش فرماتے تھے فرمایا اونھون نے جسوقت
کہ مجھکو ابن زیاد کے پاس لیگئے تھے سر مبارک میرے والد ماجد کا روبرو اوس ملعون
کے رکھا تھا اور وہ کھانا کھا رہا تھا مینے دعا کی تھی کہ خداوندا تو دنیا سے مجھے نہ اوٹھانا جب
کہ سر اوسکا وقت کھانا کھانے کے مجھکو نہ دکھادینا شکر ہے کہ دعا میری مستجاب ہوئی بعد
اوسکے ارشاد کیا سر کو اوسکے باہر پھینک دین موافق ارشاد معجز بنیاد کے باہر پھینکدیا
گیا پھر پاس عبداللہ ابن زبیر کے لیگئے ابن زبیر نے سر ناپاک کو اوسکے نیزہ پر رکھا
جنبش ہوا سے وہ سر زشت نیزہ سے زمین پر گر پڑا ناگاہ ایک سانپ پیدا ہوا اور ناک مین
اوسکے گیا اور پھر اوس سر کو اوٹھا کر نوک نیزہ پر رکھا اور پھر ہوا سے زمین پر گر پڑا اور
وہی سانپ پھر دماغ مین اوسکے گیا تین مرتبہ اسی طرح گیا آخر ابن زبیر نے کہا کہ اس سر کو
مکہ کے پہاڑ کے درہ مین ڈالین راوی کہتا ہے عمر سعد نحس کے مقدمہ مین آدمیون نے
بہت سفارش کی ناچار مختار نے امان دی لیکن اس شرط کے ساتھہ کہ کوفہ سے باہر
نہ جاوے اور اگر باہر جاوے تو خون اوسکا حلال ہوگا کسی شخص نے آکے عمر سعد سے
کہا کہ مختار نے قسم کہائی ہے کہ مین ایک شخص کو قتل کرونگا اور مجھے گمان ہے کہ تو ہی ہو
یہ سنکر عمر سعد کوفے سے باہر نکلا اور مقام حمام مین چھپا آدمیون نے کہا کہ تو مختار سے

چھپا نہ رہ سکیگا عمر سعد ملعون رات کے وقت واپس پھر آیا راوی کہتا ہے کہ مین وقت
صبح مختار کے پاس گیا اتنے مین ہشیم بن اسود آیا اور بیٹھا بعد اوسکے حفص بن عمر سعد
آیا اور کہا کہ میرے باپ نے کہا ہے کہ میرے اور تمھارے درمیان مین عہد ہوا تھا کیا
سبب ہوا کہ اب مجھے سنائی دیتا ہے کہ تمنے میرے قتل کا ارادہ کیا ہے مختار نے کہا بیٹھ
اور ابو عمرہ کو طلب کیا دیکھا مینے کہ ایک مرد کوتاہ قامت کہ اوسکے ہتھیارون سے آواز
آتی تھی آیا مختار نے کچھ کان مین اوسکے کہا اور دو شخص اور طلب کیے اور ساتھ اوسکے
بھیجے ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ میرا گمان تھا کہ عمر سعد نحس کے گھر تک بھی نہ پہونچے ہونگے کہ
کہ سر اوسکا کاٹ لائے مختار نے حفص سے کہا تو اس سر کو پہچانتا ہے اسنے کہا انا للہ
وانا الیہ راجعون مختار نے کہا کہ اسکو بھی باپ سے ملا کر دو پس اوسکو بھی
مار ڈالا مختار نے کہا کہ عمر سعد کو عوض خون امام حسین علیہ السلام کے اور حفص کو کہ بیٹا
اوسکا تھا عوض خون علی اکبر فرزند ارجمند اوس امام دوالاحترام کے مینے قتل کیا
لیکن پھر بھی خون ان بدکردارون کا ساتھ خون اون بزرگوارون کے کیا برابری
رکھتا ہے راوی کہتا ہے بعد قتل کرنے ابن زیاد ملعون کے دبدبہ اور بزرگی مختار
کے دلون اور خاطرون مین مرتکز و منقش ہوے اور سب طرح سے استقلال ہوا اور قسم
کھائی کہ آب و طعام مجھپر حرام ہے جب تک کہ رگ و ریشہ قاتلان امام حسین ؑ کا فی المثل
اگر تحت الثری مین بھی ہوگا نکال لونگا اور ہمیشہ تلاش اور تجسس مین تھا اور کہتا تھا کہ
مجھکو خبر دو کہ وہ ملاعین اور متھورین کہان کہان ہین لوگ سراغ نکالتے تھے اور پکڑ
لاتے تھے خواہ وہ قاتلون مین سے ہوتا تھا خواہ معین اور مددگارون مین سے ہوتا تھا
اوسی قتل کرتے تھے پس خبر پہونچی کہ شمر بن ذی الجوشن بعد شہید ہونے جناب امام حسین ؑ
کے کونے مین ایک اونٹ لایا تھا اور ذبح کرکے گوشت اوسکا تقسیم کیا تھا مختار نے
حکم کیا کہ جس گھر مین گوشت گیا ہے صاحب خانہ کو قتل کرین اور گھر کو گرادین اسمین
عبد اللہ بن اسد جہنی اور مالک بن ہشیم مدائنی قبیلہ کندہ سے اور حمل بن مالک محاربی
سامنے مختار کے گرفتار ہوکر آئے مختار نے اونسے خطاب کرکے کہا کہ اے دشمنان خدا کہان ہین
حسین بن علی آن سبھون نے کہا ہمکو جبر سے قتل کرنے کو فرزند جناب رسول خدا کے

بھیجا تھا مختار نے کہا کہ تم احسان کرتے اور ایک کوزہ پانی کا اوس امام تشنہ کام کو
دیدیتے پس مالک مد اُنہی سے کہا کہ تو وہی ہے کہ تو نے تیغ اون حضرت پر لگائے
اور تو کلاہ مبارک لے گیا تجھپر لعنت خدا ہو کہا اونسے مین نہ تھا مختار نے کہا درست
ہے کہ تو ہی تھا بعد اوسکے جلاد کو حکم کیا کہ ہاتھہ اور پاؤن اوسکے کاٹے اور چھوڑدے
کہ تڑپ تڑپ کے مرے اور اون دونون ملعونون کی بارے مین حکم دیا کہ اُنکی گردن
ماری جائے بعد ازآن مرار بن مالک اور عمرو ابن خالد اور عبد الرحمن بجلی اور عبد اللہ بن
قیس خولانی کو اسیر کرکے لائے مختار نے کہا اے قتل کرنے والون بیکون کے خدا
تم سے بیزار ہے بولے خوش کو بروز محشر عاشوراتم لوٹ لائے تھے پس حکم کیا کہ بازار
مین لیجاؤ اور قتل کرو بعد اوسکے مختار نے معاذ بن ہانی کندی اور ابو عمرہ کیسان کو گھر مین
خولی بن یزید اصبحی کے بھیجا کہ وہ ملعون سر امام عالیمقام علیہ السلام کا آگے ابن زیاد کے
لیگیا تھا اوس ملعون نے پائخانہ مین اپنے تئین نیچے زنبیل کے چھپایا آخر الامر اسیر
و دستگیر ہوا لوگون نے جاکہ مختار کے پاس لیجائین مختار آپ سوار ہوکے مع اصحاب
آتے تھے کہا کہ اوسکو اوسکے گھر کی طرف پھیر لیجاؤ مین اسے وہین قتل کرونگا پس اوسے
قتل کیا اور لاش اوسکی جلادی بعد اوسکے مختار نے شمر کے گرفتار کرنے کے لیے آدمی
بھیجا اور وہ طرف صحرا کے بھاگا پس عمرہ کو مع چند اشخاص پیچھے اوسکے روانہ کیا
اور اوسکو پایا اوس ملعون زشت خو بون نے ساتھہ ابو عمرہ کے جنگ کی عاقبت کار
زخمہاے کاری کھاکر اسیر ہوا اور بقید کرکے آگے مختار کے لائے مختار نے حکم کیا کہ
گردن اوسکی ماری اور ایک دیگ مین تیل گرم کرکے اوسکو ڈالدیا پس بدن نجس اُسکا
کوئلہ ہوگیا اور غلام حارثہ بن مضرب نے سر اور منہ اوسکا اپنے پاؤن سے کچلا اور ہمیشہ
مختار اسی طرح سے قاتلون اور ظالمون کو پاتے تھے اور قتل کرتے تھے یہانتک کہ ایک خلق
کثیر کو قتل کیا اور باقیماندہ لوگ بہت سے بھاگ گئے پس اونکے گھرونکو خراب کیا اور
ایک منادی نے ندا کی کہ جو غلام کہ اپنے آقا کا جو قاتلان امام حسین علیہ السلام مین سے
ہو میرے پاس لائے اوسے آزاد کردونگا پس بہت سے غلامون نے اپنے آقاؤنکے
سرونکو کاٹکر مختار کے پاس حاضر کیا مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ مذمت مختار کی

باب معالجہ امام حسن علیہ السلام مین گذرے کتاب بصائر مین دراج سے منقول ہے وہ
روایت کرتا ہے کہ مختار نے مجھے کسی عامل پر مقرر کیا تھا اور بعد اوسکے قید کرکے
مال اور زر طلب کرتا تھا بعد چند روز کے بشیر بن غالب کو اور مجھکو طلب کیا اور تہدید کی
کہ تمھین قتل کرون گا بشیر ایک مرد درشت تھا اوس نے کہا کہ تو ہمارے قتل پر قادر
نہین ہے مختار نے کہا کسطرح تیری ان تیرے ماتم مین بیٹھے حالانکہ تم اسیر ہو اور میرے
قبضہ اختیار مین ہو بشیر ابن غالب نے کہا مجھے ایک حدیث یاد ہے کہ جسوقت تو دمشق
مین ظہور کریگا تو مجھے قتل کریگا مختار نے کہا سچ کہتا ہے بعد ازآن خود مختار قتل ہوگئے
ہم دونون اونکی قید سے رہا ہوے مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ تمامی اس
حدیث کی معجزات جناب امام محمد باقر علیہ السلام مین مذکور ہے اور کتاب قصص الانبیا
مین عبداللہ بن سنان سے روایت ہے اوس نے کہا کہ امام برحق ناطق حضرت جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا جسوقت خداوند عالم چاہتا ہے کہ اعانت و مدد اپنے دوستونکی
کرے تو اپنے اشرار خلق کے ہاتھہ سے مدد پہونچاتا ہے اور جسوقت خواہش حق تم
کے ساتھہ نصرت و مددگاری کی اپنے دین مین قرار لیتے ہے تو دوستونکو اپنی فتح
دیتا ہے اور اپنے اولیا کو اعدا پر مسلط فرماتا ہے اور بدرستیکہ یحیی بن زکریا کا خداوند
عالم نے انتقام لیا بخت نصر کے ہاتھہ سے کہ وہ بدترین خلق خدا تھا اور ابن ادریس
نے کتاب سرائر مین اونھین امام عالیمقام سے روایت کی ہے فرمایا کہ جناب سید المرسلین
رحمۃ للعالمین و جناب سید الوصیین امیرالمومنین و جناب حسنین امام المتقین ع
روز قیامت کبری کنارے پر دوزخ کے گذرینگے اوسوقت جہنم مین سے ایک شخص
تین مرتبہ فریاد کریگا کہ یا رسول اللہ میرے فریاد کو پہونچیے حضرت جواب نہ دینگے پھر
تین مرتبہ ندا کریگا کہ یا امیرالمومنین میرے فریاد کو پہونچیے حضرت بھی کچھہ جواب
نہ دینگے بعد اسکے تین دفعہ کہیگا کہ یا امام حسین میری فریاد کو پہونچیے کہ مینے آپ کے
دشمنون کو قتل کیا ہے اوسوقت جناب شفیع المذنبین حضرت امام حسین سے فرمائینگے
کہ تحقیقکہ اسنے حجت تمپر تمام کی تم اسکی فریاد کو پہونچو پس ایکبارگی وہ امام عالیمقام مانند
اوس عقاب کے جو اوترنے مین دونون بازو نکو جمع کرے متوجہ ہوکر بسرعت

تمام دوزخ سے اوسے نکال لیجائینگے راوی کہتا ہے پوچھا مینے کہ یا حضرت فدا
ہون مین آپ پر وہ کون شخص ہے فرمایا مختار عرض کی مینے کہ اے آقا اور اے سید
میرے یہ عمل نیک کرکے مختار کیونکر داخل جنہم ہوا حضرت نے فرمایا کہ دل مختار مین
شیخین کے ساتھ ایک شائبہ محبت تھا قسم کھاتا ہون مین اوس خدائے عزوجل کی کہ جسنے
حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کو مبعوث بحق کیا ہے کہ اگر دل مین حضرت جبرئیل
اور میکائیل کے شائبہ محبت پایا جائے تو دوزخ مین منہ کے بھل ڈالدیے جائین
مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ احادیث مدح اور مذمت مین مختار کے مختلف
وارد ہوئے ہین اور گویا اس حدیث سے جمع ہوتا درمیان اون حدیثون کے حاصل
ہوتا ہے اس طور سے کہ مختار اگرچہ کامل دین اور یقین مین نہ تھا اور امام کیطرف سے
انتقام لینے مین اذن صریح نہ پایا تھا لیکن چونکہ اوسکی ہاتھ سے خیر بہت ظہور مین آئے کہ
باعث سرور قلوب مومنین کے ہوئے آخر کار امر اوسکا بخیر و نجات ہوگا پس اس
آیت کے ذیل مین داخل ہوگا واٰخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا و
اٰخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیہم اور دوسرے وہ لوگ ہین کہ اپنے گناہون کا اقرار
واعتراف کرتے ہین اور عمل نیک کو ساتھ عمل بد کے ملایا ہے قریب ہے کہ حق تعالے
توبہ اونکی قبول کرے اور مین مقدمہ مختار مین توقف رکھتا ہون اگرچہ مشہور اصحاب
حدیث مین یہ ہے کہ مختار مقبولین مین سے ہے اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام
مین سید الوصیین جناب امیر المومنین سے روایت کی ہے کہ فرمایا جسطرح سے کہ
بنی اسرائیل کہ بعضون نے اونمین سے حلقہ اطاعت کو گوش انداز کیا نہ رہی پائے
اور بعضون نے کہ فرمان الٰہی سے سرکشی کی معذب ہوے اسی طرح سے تمہارا حال
ہے لوگون نے عرض کی کہ یا امیر المومنین گنہگار ہم مین کون لوگ ہین فرمایا وہ لوگ
کہ ساتھ تعظیم اہل بیت اور ہمارے رعایت حقوق کے مامور ہوے ہین پس مخالفت
اور انکار اور استخفاف اوسکے ساتھ کرینگے اور اولاد رسول کو قتل کرین گے پھر
اونھون نے عرض کی کہ آیا یہی ہوگا فرمایا ہان یہ خبر حق و راست ہے اور ہونیوالی ہے
اور نزدیک ہے کہ یہ دونون نور عین میرے حسن و حسین قتل ہونگے اور حق تعالے

دنیا مین اپنا عذاب اون ظالمون پر نازل کریگا اُنکے ظلم وفسق کے سبب سے اوس
شخص کے شمشیر سے کہ جسکو اُنکے انتقام کے لیے مسلط کریگا بس سزا اپنے اعمال کی
پائینگے جیساکہ بنی اسرائیل پر عذاب ہوا تھا لوگون نے پوچھا کہ وہ شخص کون ہے
حضرت نے فرمایا کہ ایک لڑکا قوم ثقیف سے کہ اوسکو مختار بن ابو عبیدہ کہینگے جناب
سید الساجدین امام زین العابدینؑ نے فرمایا بعد تھوڑی مدت کے حسب ارشاد
معجز بنیاد قبلۂ العارفین امیر المومنین غالب کل غالب علی ابن ابیطالبؑ مختار پیدا
ہوے اور لوگون نے یہ حدیث زبانی جناب امام الکونین علی ابن الحسین علیہ السلام
کے حجاج تک پہونچائے اوسنے کہا کہ البتہ اسے جناب رسولخداؐ نے نہین فرمایا ہے
لیکن جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام پس اسمین شک رکھتا ہون کہ اونھون
نے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے حکایت کی ہے یا نہین اور جناب علی
ابن الحسین لڑکے ہین معاذ اللہ حرفہاے مہمل کہتے ہین اور اونکے تابعین اوسے سچا
فریب کھاتے ہین حکم کیا مختار کو لاؤ جب اونھین لائے حکم کیا کہ قطع بجاؤ اور انکی
گردنین مار دیں قطع لائے اور مختار کو اوسپر بٹھایا پس غلام اوسکے آتے جاتے تھے
اور تلوار نہ لاتے تھے حجاج نے پوچھا کہ بیکار کیا کر رہی ہو عرض کی کہ کنجی خزانیکی ہم سے
کھو گئی ہے اور تلوار رہین رکھی ہے مختار نے کہا کہ تو مجھے ہرگز نہ مار سکیگا اور جناب
رسالت مآبؐ نے اصلا دروغ نہین فرمایا ہے اور اگر قتل بھی کریگا تو حق تعالے پھر
مجھے زندہ کردے گا یہان تک کہ مین تین سو ستر اسی ہزار آدمیون کو تم مین سے مارونگا
حجاج نے اپنے دربانون مین سے ایک شخص کو حکم کیا کہ تلوار اپنی جلاد کو دے جلاد
تلوار لیکر آیا اور حجاج قتل مختار مین بہت جلدی کرتا تھا اسی اثنا مین پاؤن جلاد کا
پھسلا اور تلوار اوسکے پیٹ مین ایسی لگی کہ پیٹ اُسکا پھٹ گیا اور واصل جہنم ہوا
حجاج نے دوسرے جلاد کو بلایا اور تلوار اوسکو دی جلاد نے ہاتھ اپنا بلند کیا کہ گردن
اوسکی مارے ناگاہ بچھو نے اوسکو کاٹا فورا گر پڑا اور مر گیا جب لوگون نے تلاش
کیا تو بچھو کو دیکھا اور مارڈالا مختار نے کہا اے حجاج میں نے نہ کہا تھا کہ تو مجھے نہ مار سکیگا وے ہو
تجھیر باور کر اوس کلام کو کہ جو کہا تھا نزار بن معد بن عدنان نے شاپور ذوالاکتاف سے

اوسوقت کہ شاپور عرب کا استیصال کرتا تھا اور اونھین مارتا تھا وہ یہ ہے کہ نزار نے
اپنے بیٹے سے کہا کہ مجھکو ایک زنبیل مین رکھہ اور اُسکی راہ مین ڈالدی جسوقت کہ
شاپور نے اوسے دیکھا پوچھا کہ تو کون ہے کہا اوسنے کہ مین عرب ہون اور تجھسے پوچھتا
ہون کہ اعرابیونکو بیگناہ کیون مارتا ہے اور جو لوگ کہ گنہگار تھے تو اونھین پیشتر
قتل کر چکا ہے اوسنے کہا کہ مینے ایک کتاب مین دیکھا ہے کہ ایک شخص درمیان
عربون کے پیدا ہوگا کہ نام اوسکا محمد ہے اور دعوی پیغمبری کا کریگا اور تمام دولت
وملکت عجم کو برباد کریگا اسواسطے مین ان سبھون کو قتل کرتا ہون کہ وہ ظاہر نہو نزار
نے کہا کہ اگر یہ خبر دروغ کہنے والون کی کتاب سے ہے پس تو بیگناہونکو کیون مارتا ہے
اور اگر قول راست گویون کا ہے پس حق تعالے اوسکی اصل کی محافظت کریگا اور
تو فنا پر اوسکے قادر نہو سکیگا اور امر حق جل شانہ جاری ہوگا اگر ایک آدمی کے سوا
سبھی عرب سے باقی نہ رہیگا شاپور نے کہا کہ اے نزار تو سچ کہتا ہے اور قتل سے ہاتھہ
کھینچ لیا اور معنی نزار کے لاغر کے ہین اور یہی اوسکے وجہ تسمیہ ہوئی مختار نے کہا کہ
اے حجاج تقدیر الٰہی یہی ہے کہ مین تین سو ستاسی ہزار آدمی تم مین سے مارونگا
تو چاہے مجھکو قتل کر خواہ نہ قتل کر کس واسطے کہ حق تعالی یا تجھے میرے قتل کرنے سے
باز رکھیگا یا مجھے پھر زندہ کریگا اسواسطے کہ قول جناب رسالتمآب کا راست ہے کچھ
شک وشبہ اوسمین نہین ہے حجاج نے کہا کہ اسے قتل کرو مختار نے کہا کہ یہ جلاد
مجھے نہ مار سکیگا مین چاہتا ہون کہ تو عوض اوسکے میرے برابر آ اور قتل کر تاکہ حق تعالے
تجھپر ایک سانپ کو مسلط کرے جیسا کہ جلاد پر تجھکو مسلط کیا خلاصہ یہ کہ جسوقت جلاد
حاضر ہوا ناگاہ ایک شخص عبد الملک بن مروان کے درباتون مین سے آیا اور فریاد کے
کہ اے جلاد ہاتھہ روک لے اور جو نامہ کہ اپنے ساتھہ لایا تھا حجاج کو دیا مضمون
اوسکا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد اے حجاج بن یوسف میرے پاس
ایک کبوتر نامہ بر آیا اوس سے دریافت ہوا کہ تو قصد مختار کے قتل کا رکھتا ہے
اسی خیال سے کہ لوگ جناب رسالت پناہ سے روایت کرتے ہین کہ بہت سے آدمی
بنی امیہ سے قتل کریگا جسوقت کہ تجھے نامہ میرا پہونچے اوسے چھوڑ دے اور متعرض

اوسکے حال کا نہو گر ساتھ خیر کے اسواسطے کہ وہ شوہر دایہ ابن ولید کا ہے اور ولید
نے اوسکے مقدمہ مین مجسے سفارش کی ہے اور جو کچھ کہ لوگون نے حکایت کی ہے وہ
حال سے خالی نہین ہے اگر باطل ہے پس ضرر دفع ہوا ان مسلمان کا کرنا کیا معنی ہو
اور اگر حق ہے تو دفع کرنے پر قول جناب پیغمبر صادق کے تو قادر نہو سکیگا ناچار
مختار کو چھوڑ دیا پس جب مختار باہر آئے تو کہنے لگے کہ مین ایسے اور ایسے امر کرونگا
اور فلان وقت خروج کرونگا اور اسقدر آدمیون کو مارونگا اور بنی امیہ کو ذلیل کرونگا
پھر یہ خبر حجاج کو پہونچی مختار کو طلب کیا اور کہا کہ گردن اونکی مارین مختار نے کہا کہ تو حدت
میرے قتل کرنے پر نہین رکھتا ہے تقدیر اور حکم الٰہی کو تو پھیر نہین سکتا ہے پس اسی
اثنا مین ایک مرغ مکتوب عبد الملک لیکر آیا حاصل اوسکا یہ ہے کہ اے حجاج بن یوسف
مختار سے کچھ کام نرکھ کہ وہ شوہر دایہ پسر ولید ہے اور وہ روایت کہ جو تو نے سنی ہے
اگر حق اور راست ہے پس تو کب مار سکیگا جیسا کہ دانیال پیغمبر بخت نصر کو نہ مار سکے
چونکہ مشیت خالق بیچون کی اس بات پر قرار پائی تھی کہ وہ بنی اسرائیل کو قتل کرے
الغرض حجاج نے مختار کو چھوڑ دیا اور منع کیا کہ ایسے ایسے کلام نہ کیا کرو مختار نے
پھر وہی کلمات شروع کیے پھر حجاج کو خبر پہونچی پس اونھین پھر طلب کیا کچھ دنون
مختار پنہان رہے پس لوگون نے ڈھونڈھا اور پھر حجاج کے پاس لے گئے حجاج
نے حکم کیا کہ اونھین قتل کرین وقت قتل دوسرا خط آیا حاصل اوسکا یہ تھا کہ اوسکو
نہ مارو پس حجاج نے اونھین قید کیا اور عبد الملک کو یہ لکھا کہ جو شخص کہ علانیہ اظہار
دشمنی ہمسے کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کتنے ہزار آدمی انصار بنی امیہ سے مارونگا مین
کس طرح اوسے قتل کرون عبد الملک نے اوسکو جواب نامہ لکھا کہ تو عجب مرد
جاہل اور احمق ہے اگر قول اوسکے باطل ہین پس ہم کسطرح اوسکے حق کی رعایت
بہ نسبت حق اوس شخص کے کہ جسنے خدمت ہماری کی ہے ہم بجا نہ لائین اور اگر
قول اوسکے راست ہین پس چاہیے کہ ہم پرورش اوسکی کرین تاکہ ہم پر وہ مسلط
ہو جیسا کہ فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام کو پرورش کیا تا آنکہ اوسپر
حضرت موسی مسلط ہوے یہ خط دیکھکر حجاج نے مختار کو مطلق العنان کر دیا اور

امر مختار کا جسطرح کہ ہونا تھا ہوا اور جسکو مارنا تھا مارا اور لوگون نے جناب سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا کہ جناب امیر کبیرؑ نے حال مختار سے خبر دی اور تعین وقت نہ فرمایا حضرت سید الساجدین زین العابدینؑ نے فرمایا کہ مین تمھین خبر دون عرض کی سبحون نے کہ ہان حضرت نے زبان معجز بیان سے ارشاد کیا کہ تین برس کے بعد آج کے دن سے فلان روز ہے کہ سر عبید اللہ ابن زیاد بد نہاد اور شمر بن ذی الجوشن کا فلان فلان دن میرے پاس آئیگا اور مین اوسوقت کھانا کھاتا ہونگا اور میرے روبرو رکھا جائیگا مین دیکھونگا جب دن فرج مختار کا جیسا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا آیا اون حضرت نے اپنی اصحاب احباب سے فرمایا کہ تم کھانا کھاؤ کہ دشمن تمھارے بنی امیہ سے مارے جاتے ہین اور خوش ہوا اصحاب نے عرض کیا کہ کہان فرمایا کہ فلان موضع مین مختار قتل کر رہا ہے اور عنقریب وہ سر فلان روز آئینگے روز وعدہ جسوقت کہ جناب امام علیہ السلام تعقیبات نماز سے فارغ ہوکر طعام تناول فرمانے کو اپنے اصحاب کے ساتھہ بیٹھے تھے کہ دو سر آئے حضرت سید الساجدین سجدہ مین تشریف لیگئے اور فرمایا شکر خدائے عزوجل کا کہ مجھکو دنیا سے نہ اوٹھایا جب تک کہ اون سرون کو مجھے نہ دکھا لیا اور دیر تک اون سرونکی جانب دیکھتے رہے چونکہ بعد کھانے کے معمول تھا کہ خادم حلویات لاتے تھے اوس روز بہ سبب اسکے کہ سرون کے دیکھنے مین مشغول تھے خادم نہ لائے اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت آج حلوا نہ آیا حضرت نے ارشاد کیا کہ کونسا حلوا شیرین تر دیکھنے سے ان سرون کے ہوگا پھر بعد اوسکے قول جناب امیرؑ کا بیان فرمایا کہ جو عذاب کہ قاتلے کفار اور فساق کے پیش حکیم علی الاطلاق مہیا و آمادہ ہے اس سے زیادہ ہے اور کتاب رجال الکشی مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے حضرت فرماتے ہین کہ مختار کو دشنام ندو کہ اوسنے قاتلون کو ہمارے قتل کیا اور انتقام ہمارا لیا اور بیوہ عورتون کے عقد کر دیے اور مال و متاع اپنا وقت افلاس و تنگدستی کے ہمارے درمیان مین تقسیم کیا اور اوسے کتاب مین امام بحق ناطق حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے حضرت فرماتے تھے کہ مختار حضرت امام زین العابدین

قبلۃ العارفین ۱۲ بہانفترا اور در وغ باندھتا تھا اور اوسی کتاب مین عبد اللہ بن شریک سے منقول ہے وہ کہتا ہی کہ مین خدمت عالی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے روز عید الضحی گیا اور وہ جناب تکیہ لگائے ہوے بیٹھے تھے اور اوس جناب نے دلاک کو طلب کیا تھا مین بھی اون حضرت کے روبرو جاکر بیٹھا اسی اثنا مین ایک پیر مرد اہل کوفہ سے حاضر ہوا اور دست حق پرست اوس جناب کے لیکر چاہا کہ بوسہ دے اون حضرت نے منع فرمایا اور پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے عرض کی کہ مین ابو محمد مثنا مختار کا ہون اور اون حضرت سے دور کھڑا تھا اوس جناب نے ہاتھ اوسکے پکڑکے آگے اپنے کھینچا اور اسقدر تلطف و نوازش فرمائے کہ قریب تھا کہ کنار مبارک مین بٹھالین بعد اسکے کہ حضرت دست بوسی سے مانع ہو چکے تھے اوسنے کہا اصلحک اللہ آدمی میرے باپ کے بارہ مین گفتگو بہت سی رکھتے ہین اور سنا ہے کہ قول قول آپ کا ہے یعنی جو کچھ حضرت فرمائین وہی درست ہے حضرت نے ارشاد کیا کہ لوگ کیا کہتے ہین اوسنے عرض کی کہتے ہین مختار دروغگو تھا آپ جو کچھ زبان معجز بیان سے ارشاد کرین مین قبول کرون حضرت نے فرمایا سبحان اللہ قسم ہے خدا کی کہ میرے والد ماجد نے مجھکو خبر دی کہ مہر میرے والد بزرگوار کا اوس مال سے جو مختار نے بھیجا تھا دیا گیا آیا مختار نے خانہای خراب ہمارے تعمیر نہین کیے اور وہ وہ شخص ہے کہ قاتلون کو ہمارے اوسنے قتل کیا اور طلب خونبہا ہمارا کیا حق تعالی اوسپر رحمت کرے اور قسم ہے خدا کی کہ پدر بزرگوار نے میرے مجھے خبر دی ہے کہ وہ رات تو انکو فاطمہ بنت علی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوتا تھا اور باتین کرتا تھا اور فرش خواب اونکے لیے بچھاتا تھا اور حدیث اونسے دریافت کرتا تھا پھر کہا فرمایا خدا باپ پر تیرے رحم کرے کہ اوسنے حق ہمارا کسی شخص پر نہ چھوڑا مگر یہ کہ طلب کیا اور قاتلونکو ہمارے قتل کیا اور عوض خون ہمارا اونسے لیا اور اوسی کتاب مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مختار نے عراق سے کچھ تحفہ تحائف بطریق ہدیہ کے جناب سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت مین مع ایک خط کے بھیجے جسوقت کہ لانے والے لائے اور دولت خانہ پر اون حضرت کے حاضر ہوے اونھون نے اذن چاہا ایک خادم آیا اور زبانی

اون حضرت کے کہا کہ یہان سے دور ہو کہ ہم دروغگویون سے ہدیہ نہین لیتے اور مکتوب
اونکا نہین پڑھتے پس اونھون نے سرنامہ خط کا بدل کر بنام مہدی محمد بن حنفیہ کے درست
کیا بعد ازان امام محمد باقر نے فرمایا کہ جو کچھ خط کہ محمد حنفیہ کو لکھا تھا اوسمین کوئی چیز
اونکی مدح و منقبت سے نہین لکھی تھی مگر اسی قدر کہ یابن خیر من طشی و مشی
یعنے اے فرزند بہتر اوس شخص کے کہ جسنے زندگی کی اور چلا گیا راوی نے کہا کہ مشی
کے معنی مین جانتا ہون لیکن طشی کے کیا معنی ہین حضرت نے فرمایا کہ حیات مصنف
علیہ الرحمہ بیان مین فرماتے ہین کہ لفظ طشی کتب لغت مین جو کہ میرے پاس موجود ہین
پائی نہین گئی مترجم کہتا ہے یہ خط کہ لفظ خیر من طشی و مشی اوسمین مندرج ہے سوا اوس
خط کے تھا کہ مختار نے امام زین العابدین کو بھیجا تھا اور لفافہ اوسکا لوگون نے
بنام محمد بن حنفیہ لکھکر دیا تھا اور کتاب مذکور مین اصبغ سے روایت ہے کہ اوسنے کہا مختار
کو سن طفولیت مین ران مبارک جناب امیر علیہ السلام پر بیٹھے دیکھا اور حضرت
دست مبارک اپنا سر پر اوسکے پھیرتے جاتے تھے اور فرماتے تھے یا کیس یا کیس
اور کیس کے معنی زیرک و دانا کے ہین اور کتاب مذکور مین جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کسی عورت ہاشمیہ نے اپنے بالون مین شانہ
نہ کیا اور دسمہ سر مین نہ باندھا اوسوقت تک کہ مختار نے سر قاتلون کا حضرت امام حسین
علیہ السلام کی ہمارے پاس نہ بھیجا اور اوسی کتاب مین عمر ابی علی ابن الحسین سے روایت
ہے کہ جسوقت سر عبید اللہ بن زیاد و عمر بن سعد کا نزدیک جناب علی ابن الحسین کے
آیا اون حضرت نے سر مبارک سجدے مین جھکایا اور فرمایا کہ شکر ہے خدائے عزوجل
کا کہ انتقام ہمارا ہمارے اعدا سے لیا اور خدا مختار کو جزائے خیر دی اور اوسے کتاب مین
اوسی استاد کے ساتھہ اوسے راوی سے ماثور ہے کہ مختار نے پاس حضرت امام زین العابدین
کے بیس ہزار دینار بھیجے اور اون حضرت نے قبول فرمائے اور اونھین دینارون سے
گھر عقیل ابن ابیطالب کا اور جو دوسرے گھر خراب پڑے تھے بنائے بعد اوسکے جب
کلام باطلہ مختار سے ظاہر ہوے اور بعد ازان چالیس ہزار دینار اور مختار نے بھیجے
حضرت نے نہ لیے اور پھیر دیے اور مختار وہ شخص ہے کہ لوگون کو طرف محمد بن علی

ابن ابیطالب کے دعوت کرتا تھا اور فرقہ کیسانیہ وہی مختاریہ ہے اور لقب مختار کا کیسان تھا اور ابو عمرہ صاحب لشکر اوسکا کیسان نام رکھتا تھا مختار بھی اوس لقب سے ملقب ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ بنام کیسان غلام جناب علی ابن ابیطالب کے موسوم ہوا تھا اور ابو عمرہ وہ شخص ہے جسنے مختار کو طلب خون امام حسین سے مامور کیا اور قاتلون کو بتایا اور وہ واقف اسرار اور مختار کار مختار تھا اور جس شخص کو کہ قاتلون سے کسی جگہ سنتا تھا وہین جاتا تھا اور اونکے گھر مسمار کرتا تھا اور اہل خانہ کو مارتا تھا اور جسقدر کہ کوفہ مین گھر خراب ہین اوسی کے خراب کیے ہوے ہین اور ضرب المثل اہل کوفہ ہے کہ جب کوئی شخص کوفہ مین محتاج ہوتا ہے تو کہتے ہین کہ ابو عمرہ شاید کہ اسکے گھر مین آیا ہے اور اس باب مین ایک شاعر نے کہا ہے ؎

ابلیس بما فیہ خیر من ابی عمرہ یغویك ویطفیك ولا یعطیك کسرہ

مضمون اسکا یہ ہے کہ شیطان باوجود اوس شر کے کہ رکھتا ہے بہتر ہے ابو عمرہ سے کہ وہ گمراہ کرتا ہے تجھے اور پارہ نان شکستہ بھی نہین دیتا ہے اور کتاب کافی کلینی علیہ الرحمہ مین حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے حضرت فرماتے ہین کہ ہمیشہ اسرار ہمارے پوشیدہ و مخفی تھے یہانتک کہ وہ اسرار اولاد کیسان کے ہاتھہ تک پہونچے پس اونھون نے اوسے بیان کیا اور افشا کیا راہون مین اور قریون مین مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ فیروزآبادی نے قاموس مین کہا ہے کہ کیسان لقب مختار بن ابو عبیدہ ثقفی کا ہے کہ فرقہ کیسانیہ اوسکی طرف منسوب ہین اور کتاب تہذیب مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب پیغمبر خدا و علی مرتضی و جناب حسن مجتبی و حسین شہید کربلا ساتھہ ترتیب کے صراط سے گذرینگے جب وسط صراط پر پہونچین گے مختار فریاد کریگا کہ یا ابا عبد اللہ مینے آپ کا انتقام آپ کے قاتلون سے لیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرمائینگے کہ اے حسین جواب اسکا دو پس جناب امام حسین علیہ السلام مانند عقاب متوجہ نار ہوکر مختار سوختہ کو نکال لائین گے اور اگر دل اونکا شگافتہ کیا جاے تو محبت اون دونون کی اونکے دل مین پائی جاے مصنف علیہ الرحمہ بیان مین فرماتے ہین کہ مراد حب سے محبت

شیخین کی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حسنین علیہما السلام مراد ہے اور
صورت اول مین حضرت صادق علیہ السلام نے وجہ مختار کی جہنم مین ڈالنے کے
بیان کی ہے اور دوسری صورت مین سبب نکلنے کا اوسکے بیان فرمایا ہے اور
موافق حدیث سابق کے کہ اوسمین یہی مضمون کتاب محاسن سے منقول ہے
دوسرا احتمال مرتفع ہوتا ہے اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ حب ریاست و مال مراد ہے
اور احتمال اول مقرون بصواب ہے شیخ حسن بن سلمان نے کتاب مختصرین کہا ہے
کہ مختار نے حضرت امام زین العابدین کے پاس ایک لاکھ درم بھیجے حضرت نے اوسکے
لینے سے کراہت کی اور پھیر دینے مین یہی خوف تھا پس وہ درہم ایک گھر مین رکھ
چھوڑے جبکہ مختار قتل ہوے حضرت نے عبد الملک کو وہ کیفیت بھی ارقام
فرمائی اوسنے جواب مین لکھا کہ حضرت اسکو صرف مین لائین گوارا و مبارک ہے
سادی کہتا ہے کہ حضرت امام زین العابدین مختار پر لعن کرتے تھے اور فرماتے تھے
کہ وہ مجھپر اور خدا پر افترا اور بہتان کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھپر وحی نازل ہوتی ہے مولف
علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس جگہ مین رسالہ شرح الثار کو کہ تصنیف شیخ فاضل
کامل جعفر بن محمد بن نما ہے نقل کرتا ہون اور مشتمل ہے بسبیل اختصار اکثر احوال مختار پر
اور جو لوگ کہ اونکے ہاتھ سے قوم اشرار سے قتل ہوے تاکہ احوال اونکا ظاہر
اور منکشف ہو اور وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد اوس خدا کے کہ مقابل
ثناؤ سپاس کے ثواب بیقیاس عطا فرماتا ہے اور اوسکو عذاب آخرت سے موجب
نجات گردانتا ہے اور درود نامحدود نازل ہو صاحب مقام محمود پر کہ اونکے ذکر کی
بزرگی سے کون و مکان نے شرف پایا اور اونکی بوے فیض سے دماغ جہان کا معطر
ہوا اور اونکی اولاد و اصحاب پر کہ جنکے منازل و درجات اون حضرت کے شرف
و بزرگی سے بلند ہوے اور اوامر اور نواہے اون جناب کی پیروی اور متابعت
سے اونمین معلوم ہوے اما بعد جب مین تصنیف کتاب متقل سے کہ نام اوسکا
مثیر الاحزان اور منیر سبل الاشجان ہے اور اوسمین اخبار عرفہ اللہ آثار تحفہ کہ بہترین
گوہر سے اور نافع ہین طلاے احمر سے مذکور ہین فارغ ہوا اجاب اور دوستان

تعریف رسالہ ابن نما در احوال مختار رحمہ

روحانی نے مجھسے فرمائش کی کہ اسی کتاب مین اخبار عمل تا روشرح قصہ مختار اضافہ
کردون اس امر مین کبھی تو قدم آگے بڑھاتا تھا اور کبھی پیچھے ہٹاتا تھا اور احباب کو
اس امر عظیم کے تکلیف سے مانع آتا تھا اور اونکے تعرض ذکر و اظہار سے اپنے تئین
دور رکھتا تھا آخر کار جب پرودگار مراقبہ مین نے رخ سے ڈالدیا تو اونکے سوال کو قبول
کیا اور اونکے حکم کا مطیع و منقاد ہوا اور اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کیا اور لیل و نہار اذکار
اخبار مختار کے دیکھتا تھا اور تفحص اور تجسس اونکا کرتا تھا اسلیے کہ بسبب مختار کے
آتش غم و غصہ جناب سید المرسلین فرو ہوئے اور آنکھین امام زین العابدین علیہ السلام
کی خنک ہوئین اور ہمیشہ اگلے لوگ اونکی قبر کی زیارت سے محروم رہتے تھے اور
اونکی فضیلت کے اظہار مین کوتاہی کرتے تھے اور اونکو کہتے تھے کہ وہ محمد بن حنفیہ
کو امام جانتے ہین اور اونکی زیارت مزار کو ترک کیا کرتے تھے اور اونکی دوری
مین موجب خوشنودی خدا کو ڈھونڈھتے تھے حالانکہ قبر اونکی قریب مسجد جامع کے
واقع ہے اور جو شخص کہ دروازہ مسلم بن عقیل سے نکلے قبہ روضہ اونکا مثل درخشان
ستارے کے چمکتا ہی اور اہناے زمان نے علم و یقین سے تجاوز کیا ہے اور تقلید کو
اختیار کیا ہے اور اونکے مساعی جمیلہ کو برباد کیا ہے حالانکہ اونھون نے راہ خدا
مین نہایت مرتبہ سعی و کوشش کی اور جناب امام زین العابدین علیہ السلام کے
رضا و خوشنودی موافق خواہش و مراد کے حاصل کی اور لوگون نے فضائل اور
مناقب اونکے کہ اوسمین آثار پاکیزگی عیان ہین اور چشمہ ہاے سعادت اونسے رواں
ہین ترک کیے اور محمد بن حنفیہ باوصف اسکے کہ سن مین زین العابدین سے بہت بڑے
تھے لیکن امام زین العابدین علیہ السلام کو اپنے اوپر مقدم رکھنا فرض عین و عین
فرض جانتے تھے اور کوئی امر خلاف مرضی اون حضرت کے نکرتے تھے اور کوئی کلام
بے رضا اون جناب کے نہ کہتے تھے اور اطاعت اور فرمانبرداری مین اون جناب
کے مثل رعیت کے کہ خدمت حاکم کرتے ہین کوشش کرتے تھے اور بزرگی اون جناب
کی اپنے اوپر مثل بزرگی آقا کے غلام پر دیکھتے تھے اور بعد امور کو جو اونھون نے
اختیار کیا تو راحت و آرام ہو پہنچانے کو سید الساجدین کے کیا کہ بار برداری کے

شاق تکلیفین اونکے خاطر نازک پر گران نہ گذرین اور اسی امر پر دلالت کرتا ہے
جو کچھ کہ ابو البحر عالم اہواز نے روایت کی ہے اور وہ امامت محمد بن حنفیہ کا قائل
تھا کہتا ہے کہ مین حج بیت اللہ الحرام سے مشرف ہوا بعد اسکے اپنے امام یعنی محمد
بن حنفیہ کی خدمت مین گیا ایک روز اونکی صحبت مین بیٹھا تھا کہ ایک نوجوان ادھر سے
گذرا اور اوسنے محمد حنفیہ پر سلام کیا محمد حنفیہ بمجرد دیکھنے کے اوٹھے اور ملاقات کی اور
اونکی پیشانی پر بوسہ دیا اور بسیادت خطاب کیا بعد اونکے تشریف لیجانے کے محمد حنفیہ
اپنے مقام پر آکے بیٹھے کہا کہ اجر اپنی محنت اور مشقت کا مین اپنے خدا سے چاہتا ہون
محمد بن حنفیہ نے کہا کیونکر بیٹھے کہا کہ آج تک مین تمکو امام مفترض الطاعۃ جانتا تھا اور
تمہارا حال یہ ہے کہ تم ایک لڑکی کے تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوتے ہو اور اوسے
اپنا سید کہتے ہو محمد حنفیہ نے جواب مین کہا کہ ہان یہ امام میرا ہے بیٹھے کہا کہ یہ شخص کون
ہے کہا میری بھتیجی علی فرزند دلبند جناب امام حسین علیہ السلام ہین جان تو کہ ایک روز
بیٹھے اونسے امر امامت مین منازعہ کیا فرمایا آیا راضی ہو کہ حجر اسود ہمارے اور تمہارے
درمیان مین حکم ہو بیٹھے نے کہا کیونکر مین جمادات سے گواہی طلب کرون فرمایا اگر امام کو جمادات
جواب ندین تو وہ امام نہین ہے مین یہ بات سنکر شرمندہ ہوا اور کہا بہتر ہے کہ حجر اسود
ہمارے درمیان مین حکم ہو پس ہم اور وہ حجر اسود کے پاس آئے اور دونون نے نماز
پڑھی اور اون حضرت نے حجر اسود سے باین طور خطاب کیا کہ مین سوال کرتا ہون تجھسے
بحق اوس پروردگار کے کہ تجھے بندون کے عہد کا امین اور شاہد اونکے وفا کرنیکا
کیا ہے خبر دی کہ امام ہم دونون مین سے کون ہے محمد حنفیہ کہتے ہین قسم خدا کی کہ دیکھا
مینے کہ حجر اسود نے کلام کیا اور کہا اے محمد بن حنفیہ اس امر امامت کو اپنے بھتیجے کو سپرد
کر کہ وہ تجھسے لائق تر ہے اس امر مین اور وہ امام تیرا ہے اور ایسا جنبش مین آیا کہ گمان
کیا مینے کہ وہ گر پڑیگا مجھے اوسوقت سے اونکی امامت اور واجب الاطاعت ہونے کا
یقین ہوا راوی کہتا ہے کہ بعد استماع ان کلمات ہدایت سمات کے مینے اعتقاد امامت
محمد بن حنفیہ کا دل سے قطع کیا اور امام زین العابدین کے امامت کا قائل ہوا اور
مذہب کیسانیہ سے دست بردار ہوا اور ابو بصیر سے مروی ہے کہ مینے حضرت امام محمد باقر

سے سنا کہ فرماتے تھے کہ ابو خالد کابلی ہمیشہ محمد بن حنفیہ کی خدمت مین حاضر رہتا تھا
اور اونکی امامت کا اعتقاد رکھتا تھا اور اوسکو ہرگز شک نہ تھا الغرض ایک روز
محمد حنفیہ کے پاس آیا اور کہا مین تم پر فدا ہون تم پر میرا حق خدمت اور عقیدت کا ہی
بحرمت خدا اور رسول و ولی خدا امیر المومنین بن قسم دیتا ہون کہ مجھسے کہو تم امام مفترض الطاعۃ
خلق پر ہو محمد حنفیہ نے جواب مین کہا کہ اے ابو خالد تو نے مجھے بڑی قسم دی امام
میرا اور تیرا اور سب مسلمانون کا علی ابن الحسین ہے جب ابو خالد نے یہ سنا حضرت
امام زین العابدین ع کی خدمت مین آیا اور اذن طلب کرکے اون جناب کے
داخل محفل ایم مشاکل ہوا حضرت نے فرمایا مرحبا اے کنکر تو ہماری ملاقات کو کبھی
نہ آتا تھا اب کیا سبب ہوا کہ تو آیا ہے اور کیا تیرے دل مین آیا ابو خالد نے سجدہ
کیا اور کہا شکر خدا کا کہ مجکو بدون شناخت اور معرفت امام کے دنیا سے نہ اٹھایا
حضرت نے فرمایا کہ کس نوع سے اپنے امام کو جانا تو نے اوسنے کہا اسطرح سے کہ آپنے
اوس نام سے مجھے پکارا کہ سوا میری ماں کے کوئی اوسکو نہین جانتا اور مین اپنے
مذہب مین کور تھا اور ایک مدت مدید تک مینے محمد بن حنفیہ کی خدمت کی اور مجھے
اونکے امام ہونے مین کچھ شک نہ تھا یہانتک کہ جنہون نے اونکو قسم دی تو اونھون نے
مجھے آپ کی جانب ہدایت کی اور فرمایا کہ آپ امام تمام اہل اسلام کے ہین بعد اسکے
وہ مرخص ہوکر وہان سے باہر آیا اور اون جناب کی امامت کا قائل ہوا اور قوم
خوارج نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ کیا سبب تھا کہ جناب امیر کو عدال اور قتال اور
امور مشکلہ مین بھیجتے تھے اور امام حسن اور امام حسین کو نہ بھیجتے تھے محمد حنفیہ نے
کہا کہ وہ حضرات بمنزلہ چشم آنجناب تھے اور مین بمنزلہ دست راست تھا اور آدمی
ہاتھ سے آنکھ کی مضرت کو دفع کرتا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک روز
ایام جنگ صفین مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے محمد بن حنفیہ کو طلب
فرمایا اور ارشاد کیا کہ مینہ لشکر معاویہ کیطرف حملہ کرو محمد نے مع اصحاب حملہ کیا
اور اوسکو شکست دی اور مراجعت کی درانحالیکہ محمد مجروح ہوگئے تھے پس حضرت
امیر ع سے پانی طلب کیا اور کہا نہایت تشنہ ہون حضرت نے تھوڑا پانی پینے کو

دیا اور تھوڑا زرہ اور بدن پر چھڑکا دیکھا تھے کہ قطرات خون کے زرہ کی کڑیون سے
ٹپکتے تھے پھر تھوڑی دیر کے فرمایا کہ میسرہ کیطرف جاؤ پس محمد میسرہ کی طرف گئے اور
لشکر مخالف کو متفرق کیا اور دوبارہ زخمی ہوے اور پھر آئے اور پانی طلب کیا پھر
حضرت نے تھوڑا پانی دیا اور زرہ پر چھڑکا اور پھر فرمایا کہ اب قلب لشکر پر جاؤ محمد
قلب لشکر پر گئے اور اونکو پراگندہ کیا اور بھگا دیا اور آپ پھر آئے اس مرتبہ بھی
اور زخم کاری لگے اور اپنے پدر بزرگوار کی خدمت مین آئے اور رونے لگے
جناب امیرؑ نے اونکی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا واللہ تمنے مجھکو خوش کیا
کیون روتے ہو آیا کہ یہ تمھارا خوشی سے ہے یا غم سے محمد نے کہا کیون نہ روؤن
کہ تین مرتبہ آپ نے مجھکو قتل ہونے کو بھیجا اور حق تعالے نے میری حفاظت کے
اور جب مین پھرتا تھا تو آپ فرماتے تھے کہ لڑنے کو جا اور مہلت نہ دیتے تھے اور یہ
دونون بھائی میرے حسن اور حسین انکو آپ نے کچھ نفرمایا حضرت نے پھر پیشانی پر
دوسری مرتبہ بوسہ دیا اور فرمایا کہ تو میرا فرزند ہے اور یہ دونون فرزندان رسول خدا
ہین کیونکر انکی مخالفت نہ کرون محمد حنفیہ نے کہا آپ نے درست فرمایا اے پدر
بزرگوار خدا مجھکو آپ پر اور انپر فدا کرے خلاصہ یہ ہے کہ جب اعتقاد محمد بن حنفیہ کا
یہ ہو پس کیونکر کہا جائے کہ اونھون نے اطاعت امام زین العابدینؑ کی نہ کی
اور اسلام سے تجاوز کیا اور مخالفت کی باوصف اسکے کہ محمد بن حنفیہ بالیقین جانتے
تھے کہ امام زین العابدین سزاوار ہین کہ بدلا خون امام حسین شہید کا اونکے قاتلون سے
لین اور یہ اونکا حق ہے حاصل کلام یہ کہ مختار واسطے طلب خون امام مظلوم کے
مانند بادشاہ فرمان بردار کے متوجہ ہوے اور بیخ و بنیاد ظالمون کی قطع کرنے مین
دست درازی کرکے شیشہ مستی اون فاسقون کا کہ ہمیشہ مست شراب غفلت تھی
پتھر پر مار کر ایسی رفعت و فضیلت پر پہونچے کہ کسی شخص کو عرب و عجم سے میسر نہوئے
اور ابراہیم بن مالک اشتر انکے امور مین شریک اور مددگار مختار تھے اور وہ بالاتفاق
اپنے ملت و دین اور اعتقاد و یقین مین کوئی تصور و فتور نہ رکھتے تھے اور حال مختار
کا اور اونکا یکسان تھا اب مین بر سبیل اختصار شرح احوال اون اشرار و فجار کے

کہ جو مختار کے ہاتھ سے داخل نار ہوے بیان کرتا ہون اور اس رسالہ کا نام مین نے ذوب النضار فی شرح الثار رکھا اور چار مرتبون پر مرتب کیا اور جانب حق تعالے سے توفیق صواب اور کفایت عقاب روز حساب ہے **مرتبۂ اول** ذکر نسب اور قلیل احوال مختار مین مختار پسر ابو عبیدہ کا اور وہ فرزند مسعود کا اور وہ پسر عمیر ثقفی کا ہے اور مرزبانی نے کہا ہے کہ عمیر پسر عقدہ کا اور وہ پسر غزہ کا تھا اور کنیت مختار کے ابو اسحق تھے اور اونکے باپ ابو عبیدہ کو رغبت حسین عورتون کے بہت تھے اور اکثر عورتون کے نام اونکی قوم نے اونکے سامنے ذکر کیے کسی کو قبول نہ کیا پس اونے خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص آیا ہے اور کہتا ہے کہ تو نکاح کر اوس عورت سے کہ وہ جمیلہ ہے اور نام اوسکا دومہ ہے جب بیدار ہوا اور خواب کو بیان کیا لوگون نے کہا کہ تجھکو حکم دومہ سے تزویج کا ہوا ہے اوس سے نکاح کر پس دومہ دختر وہب بن عمر بن معتب سے نکاح کیا جب دومہ کو مختار کا حمل ہوا اونے بھی خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہے ابشری بولد اشبہ شیء بالاسد اذ الرجال فی کبد فقاتلوا علیہ بلد کان لہ الحظ الاشد یعنی تجکو بشارت ہو اوس فرزند کی کہ جو شیر سے مشابہ تر ہے وقت شدت اور سختی کے اور وقت جنگ کے کسی شہر سے اور اس فرزند سے منفعت کثیر اور خیر اور برکت ہوگی جب مختار پیدا ہوے تو پھر دومہ نے خواب مین دیکھا کہ وہی شخص اول کہتا ہے انہ قبل ان یترعرع وقبل ان یتشعشع قلیل الطلع کثیر التبع یدان بما صنع یعنی اس لڑکے خوش خصال کی پیشانی سے سن طفولیت سے قبل از سن جوانی آثار سعادتمندی اور دلاوری اور استقلال کے وقت اضطراب کے ظاہر ہین اور یہ لڑکا مرجع خلائق اور رئیس خلق کا ہوگا اور دومہ کے فرزند ابو عبیدہ سے سوا مختار کے چار تھے ایک کا نام جبیر اور دوسرے کا نام ابو جبیر اور تیسرے کا نام ابو الحکم اور چوتھے کا نام ابو امیہ ہے اور جس سال کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کی ہے اوسی سال مختار پیدا ہوا ہے اور اپنے باپ کے ساتھ جنگ قلیس الناطف مین موجود تھا اور تیرہ برس کا سن تھا اور اوس لڑائی مین میدان کی طرف جلد جلد جاتا تھا اور اوسکا چچا سعد بن مسعود مانع آتا تھا

بالجملہ مختار شجاعت وجسارت اور عقل وکیاست اور ہمت اور سخاوت اور حاضر جوابی اور بہ گوئی مین اہل زمان سے ممتاز تھا اور اپنے امثال اور اقران مین وحید و فرید تھا اور امور عظام مین اور کارہاے صعب و دشوار مین نہایت راست و درست تھا اور اصبغ بن نباتہ نے روایت کی ہے کہ مینے مختار کو روان مبارک حضرت امیرالمومنین علیہ السلام پر بیٹھا دیکھا اور حضرت دست شفقت اوسکے سر پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے یا کیس یا کیس اور اسی جہت سے اوسکو کیسان کہتے ہین اور کیسانیہ ایک طائفہ اوسکی طرف منسوب ہے جیساکہ واقفیہ حضرت امام موسی ابن جعفر علیہما السلام کیطرف اور اسمعیلیہ اونکے بھائی اسمعیل کیطرف منسوب ہین اسی طرح اور جتنے فرقے ہین وہ بھی کسی نہ کسی طرف ضرور ہی منسوب ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ مختار کو برا نہ کہو اسواسطے کہ اوسنے ہمارے قاتلونکو قتل کیا اور زنان بے شوہر کا نکاح کردیا اور بہت سا مال وقت ہماری تنگدستی کے ہمارے واسطے ہدیہ اور تحفہ بھیجا اور ایک روایت مین ہے کہ بہت سے لوگ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوے ایک شخص اونمین سے عبدالرحمن شریک تھا وہ کہتا ہے کہ مین سامنے حضرت کے بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایک مرد پیر اہل کوفہ سے آیا اور اوسنے چاہا کہ حضرت کے دست مبارک کو بوسہ دے حضرت نے منع کیا اور اپنے ہاتھہ کو کھینچ لیا اور اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین ابوالحکم بٹا مختار کا ہون حضرت نے اوسکا ہاتھہ پکڑکے اپنی طرف کھینچا اور قریب تھا کہ اپنے گود مین بٹھالین بعد ازان کہ اول اپنے دست مبارک کو کھینچ لیا تھا اوسنے حضرت کو دعا دی اور کہا کہ اصلحک اللہ لوگ میرے باپ کے حق مین ایسا ویسا کہتے ہین اور قسم بخدا جو آپ کہیے وہی حق ہے حضرت نے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہین اوسنے کہا کہ اسکو دروغ گو کہتے ہین اب جو آپ فرمائین اوسکا مین اعتقاد رکھون حضرت نے فرمایا سبحان اللہ مینے اپنے پدر بزرگوار سے سنا تھا کہ میری مان کا مہر اون روپیون سے مینے ادا کیا تھا کہ جو مختار نے بھیجے تھے اور اوسنے ہمارے خاندان کی شکستہ کو بنا کیا اور ہمارے دشمنونکو قتل کیا اور اوسنے ہمارا بدلہ لیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ خدا تیرے باپ پر رحم کرے کہ ہمارے حقوق کسی متنفس کے پاس نہ چھوڑے اور سب سے لیلیے

اور ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ اوسنے کہا کہ ہر سال مین موسم حج مین واسطے زیارت
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے جاتا تھا چنانچہ ایک سال اون حضرت کے
خدمت مین گیا دیکھا مینے کہ اون حضرت کی ران مبارک پر ایک لڑکا بیٹھا ہے دفعتہً
وہ لڑکا اوٹھا اور راہ چلا اور دروازے کی دہلیز پر منھہ کے بھل گر پڑا اور چوٹ بہت
لگی امام علیہ السلام بہت بیتاب ہوکے دوڑے اور خون اوسکے سر سے پاک کرتے تھے
اور فرماتے تھے کہ بیٹا مانگتا ہون مین اوسدن سے کہ جسدن تجکو کناسہ مین دار پر
کھینچین مینے عرض کی کہ پدر اور مادر میری آپ پر فدا ہون کون کناسہ فرمایا کہ کناسہ
کوفہ عرض کی مینے کہ یہ امر واقع ہوگا حضرت نے فرمایا ہان قسم اوس خدا کی کہ جسنے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو برحق مبعوث کیا ہے کہ اگر بعد میرے تو زندہ رہیگا تو اس
طفل کو دیکھیگا کہ نواحی کوفہ مین ظالمون نے اوسکو قتل کیا ہے اور خاک مین چھپادیا
ہے اور پھر اوسکی نعش کو نکالینگے اور کناسہ مین دار پر کھینچینگے اور بعد اسکے جلا دینگے
اور صحرا مین ڈال دینگے مینے عرض کی کہ یہ طفل کون ہے فرمایا کہ زید ہے فرزند میرا
یہ کہکے حضرت رونے لگے اور فرمایا کہ حال اسکا بیان کردن مین ایک رات عبادت
حق تعالے مین قیام اور قعود اور رکوع اور سجود مین مشغول تھا ناگاہ مجھپر خواب نے
غلبہ کیا اور سوگیا خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ گویا مین بہشت مین جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ اور باقی آل عبا علیہم السلام کی خدمت مین حاضر ہون اور اون
حضرت نے مجکو ایک حوریہ سے تزویج کردیا اور مین اوسکے پاس گیا اور قریب سدرہ
المنتہی غسل کیا اور پھر آیا اور ایک ہاتف نے آواز دی کہ مبارک ہو تجھکو ایک فرزند
کہ نام اوسکا زید ہے اور اس حوریہ سے متولد ہوگا پس مین بیدار ہوا اور وضو کیا
اور نماز صبح کی ادا کی ناگاہ ایک شخص نے کنڈی دروازے کی ہلائی یہ سُنکے باہر
آیا مین دیکھا مینے کہ اوسکے ساتھہ ایک کنیز ہے کہ منھہ پر چادر ڈالے ہے اور وہ شخص
اوسکی آستین کو ہاتھہ مین لیے ہے اور کہتا ہے کہ علی ابن الحسین کہان ہین مینے
کہا کہ مین ہون علی ابن الحسین کہا کہ مجھے مختار نے بھیجا ہے اور آپ کو سلام کیا ہے
اور عرض کیا ہے کہ یہ کنیز اسی اطراف مین ہاتھہ آئے تھے اور تیس ہزار اشرفی کو

اسے مینے خرید ا ہے اور اوسکی قیمت کو بھی آپ کی خدمت مین بھیجا ہے کہ آپ اسکو
مصرف مین لائین اور عرضی مختار کی مجکو دی مینے اوسکا جواب لکھا اور اوس کنیز سے
پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا حورالغرض اوس کنیز کو میرے لیے آراستہ کیا
اور شب کو مینے اوسی کے ساتھہ بسر کیا اور وہ اسی فرزند ارجمند کے ساتھہ حاملہ
ہوئی اور مینے اوسکا نام زید رکھا اور جو کچھہ کہ مینے اوسکے حال استیصال سے بیان
کیا ہے البتہ واقع ہوگا اور تو دیکھیگا راوی کہتا ہے والمر جو کچھہ کہ حضرت نے قتل
زید سے اور اونکے سولی دیے جانے سے بیان فرمایا تھا سب واقع ہوا اور مینے
دیکھا اور عمر بن علی سے روایت ہے کہ اوسنے کہا مختار نے بیس ہزار اشرفیان
جناب سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے لیے بھیجین بیس
حضرت نے اون اشرفیونکو قبول فرمایا اور لے لیا اور عقیل ابن ابیطالب کا گھر
اور اور مکانات جو گر گئے تھے اون اشرفیون سے تعمیر فرمائے حاصل مطلب یہ کہ
مختار فصاحت بیان اور طلاقت زبان مین نادر روزگار تھا اور ذہن و ذکا اور دلیری و دانائی
اور تدبیر رائے صائب مین اعجوبہ اعصار تھا اور اگر ایسا نہوتا تو کیونکر ملک گیری
و ریاست اور امیری لشکر کشی پر قادر ہوتا اور جناب امیر علیہ السلام نے مختار کے
چچا کو حکومت شہر مدائن کی تفویض فرمائی تھی اور مختار اوسکے ہمراہ رہا کرتا تھا جب عبداللہ
علیہ اللعنۃ نے مغیرہ بن شعبہ کو کوفہ مین بھیجا تو مختار مدینہ منورہ مین محمد بن حنفیہ رضی اللہ
عنہ کی خدمت سراپا منفعت مین چلا آیا اور اونکی ملازمت کو اختیار کیا اور اونسے احادیث
کو یاد کرتا تھا اور جب شہر کوفہ مین گیا تو ایک دن مغیرہ کے ساتھہ بازار کوفہ مین سوار
چلا جاتا تھا مغیرہ نے کہا کہ یہان کے لوگ عجب قسم کے ہین مین جانتا ہون کہ اگر کوئی
شخص انکے سامنے کچھہ کہے تو یہ اوسکی متابعت کرنے لگتے ہین اگرچہ اوس بات کا
کہنے والا یہان کوئی نہین اور نہین تو سب اوسکی پیروی اور متابعت کرتے علی الخصوص
اہل عجم کہ یہ جو کچھہ سنتے ہین اوسے باور کر لیتے ہین مختار نے پوچھا وہ کیا
بات ہے مغیرہ نے کہا کہ اگر کوئی شخص محبت اہلبیت کا اظہار کرے تو لوگ اوسکی طرف
رجوع کرتے ہین مختار نے اس امر مین چشم پوشی کی اور اس بات کو اپنے دل مین

اوٹھا رکھا اور اعدائے دین سے چھپاکر مدح اہلبیت اور مناقب جناب امیر اور حسنین
علیہم السلام کو بیان کرتا تھا اور بہت اظہار اسکا نہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بعد جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کے سوا اونکی عترت اطہار کے کوئی شخص امارت وخلافت
کی لیاقت نہین رکھتا اور اونکی مصیبت وغربت سے اندوہناک ہوتا تھا ایک دن
معبد ابن خالد جدلی سے ملاقات کرکے کہا اے معبد کتب سلف مین لکھا ہے کہ ایک شخص
قبیلہ ثقیف سے پیدا ہوگا اور ظالمون کو قتل کریگا اور مظلومون کی داد کو پہونچیگا اور
ضعیفون کا انتقام لیگا اور علامتین اور نشانیان اوس شخص کی ایسی بیان کی ہین
کہ مین اون سب علامتون کو اپنے مین پاتا ہون مگر دو وصف ایک یہ کہ وہ شخص
جوان ہوگا اور مین ساٹھ برس سے گذر چکا ہون اور دوسرے یہ کہ اوسکی بینائی مین
ضعف ہوگا اور مین حدت نظر اور تیزی نظر اور بینائی مین باز سے زیادہ ہون معبد نے
جواب دیا کہ زمانہ سابق کے لوگون کے نزدیک ساٹھ ستر برس کا سن جوانی مین
داخل تھا اور ممکن ہے کہ بعد اسکے تیری بینائی بھی کم ہوجائے مختار نے کہا ہان
شاید ایسا ہی ہو چند روز اسی طرح گذرے تا اینکہ معاویہ ملعون جہنم واصل ہوا اور
یزید پلید اوسکا جانشین ہوا اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے مسلم ابن عقیل کو
کوفہ کیطرف روانہ کیا مختار نے حضرت مسلم کو اپنے گھر مین اتارا اور اونسے بیعت
کی جب حضرت مسلم شہید ہوے تو لوگون نے ابن زیاد لعین کے آگے مختار کی غیبت
کی اوس ملعون نے مختار کو بلاکر کہا اے پسر عبیدہ تونے میرے دشمنون سے بیعت
کی ہے عمرو ابن حریث اوسوقت حاضر تھا اوسنے گواہی دی کہ نہین اس سے یہ قصور
نہین سرزد ہوا عبید اللہ ابن زیاد یہ سنکر بولا کہ اگر عمر بن حریث گواہ نہوتا تو مین
تجھے قتل کرتا اور یہ کہکر اوس بیدین نے مختار کو گالی دی اور ایک لکڑی جو اوس
لعین کے ہاتھ مین تھی مختار کو ماری کہ اونکی بلک چشم پر اس زور سے لگی کہ بلک
اولٹ گئی اور بعد اس حرکت ناشائستہ کے مختار کو قید کیا اور عبد اللہ بن حارث
بن عبد المطلب کو بھی اسیر کیا اور ثمیم تمار بھی پہلے سے زندان مین قید تھے ایک دن
عبد اللہ نے قید مین استرہ منگایا اور بال اپنے بدن کے مونڈتے تھے اور کہتے تھے

کہ آخر بسہ زیاد بدنہاد مجھے قتل کرے گا پس بہتر یہ ہے کہ جب مین مارا جاؤن تو موتر
اپنے بدن کی کر چکا ہون مختار نے کہا کہ تمھین اور مجھے ابن زیاد نہ قتل کریگا اور تھوڑے
عرصہ مین بصرہ کے حاکم ہونگے شیم تمار نے مختار سے کہا کہ تو خروج کریگا اور حضرت امام حسین
علیہ السلام کا انتقام لیگا اور یہ ملعون جو ہمین قتل کیا چاہتا ہے اسے تو قتل کریگا اور
اوسکے روے نحس کو تو پامال کریگا الغرض مختار ہمیشہ اپنے دل مین خروج کرنے کا
قصد رکھتا تھا تا اینکہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو مختار نے اپنی
بہن صفیہ دختر ابو عبیدہ کو کہ وہ عبد اللہ بن عمر کی زوجہ تھی ایک نامہ اس مضمون کا لکھا
کہ تو ایک نامہ یزید کو لکھ بھیج تا مین قید سے نجات پاؤن پس صفیہ نے ایک خط سفارش
مختار مین یزید پلید کو لکھا یزید نے کہا مین نے شفاعت ابو عبد الرحمن کو قبول کیا اور
ہند دختر ابو سفیان نے کہ عبد اللہ ابن حارث کے خالہ تھی اوسنے اپنی بھانجی کے
یزید سے سفارش کی خلاصہ یہ کہ یزید پلید نے عبد اللہ ابن زیاد بدنہاد کو لکھ بھیجا کہ
اون دونون شخصون کو قید سے رہا کر اور چھوڑ دے اوس روسیاہ نے بموجب حکم یزید
دونون کو رہا کیا اور مختار سے کہا کہ تین دن سے زیادہ کوفہ مین نہ رہے اور اگر رہیگا
تو مین اوسکی گردن مارونگا مختار مکہ معظمہ کی طرف کوچ کر گیا یہانتک کہ واقصہ مین
پہونچا وہان صقعب بن زہیر ازدی سے ملاقات ہوئی اوسنے پوچھا اے ابو اسحق
تیری آنکھ پر کیا صدمہ پہونچا مختار نے کہا یہ زخم چشم ابن زیاد کے ہاتھ سے پہونچا
ہے حق تعالے مجھے قتل کرے اگر مین اوسے قتل نہ کرون اور بند بند اوسکا
جدا نہ کرون اور امام عالیمقام کے خون کے عوض مین اوتنے لوگون کو قتل کرونگا
کہ جتنے لوگ خون یحیی بن زکریا کے عوض مین قتل ہوے ہین اور وہ ستر ہزار
شخص تھے اور قسم اوس خدا کے عزوجل کی کہ جسنے قران مجید کو نازل فرمایا
اور ملت و دین کو ظاہر کیا اور عصیان و گناہ سے بیزار ہے کہ مین گناہگارون کو اور
سرکشون کو قبیلہ ازد عمان اور قبیلہ ندیج و ہمدان اور نہد و خولان اور بکر و ہران
اور تغلب و نہان اور عیس و ذبیان اور قبلہ قیس و عیلان سے عوض مین خون
فرزند پیغمبر انس و جان کے قتل کرونگا اور اسے صقعب مین قسم کھاتا ہون خدا کے

سمیع وعلیم کے کہ قوم بنی کندہ و سلیم اور اشراف تمیم کو داخل جہنم اور نیست و نابود کردن یہ کہکر کہ منقلب کو روانہ ہوا ابن عساکر کہتا ہے کہ مین نے مختار کو کہ مین دیکھا پانک زیرین اوس کی اولٹ گئے تھی مینے پوچھا کہ تیسری آنکھ کو کیا ہوا اوس نے کہا کہ ابن زیاد لعین نے یہ صدمہ میرے آنکھ کو پہونچایا ہے اور کہا اے ابن عراق اب فتنہ و فساد خوابیدہ و برپا ہوا اسنے حال سے مختار نے چند روز بسر کیے یہانتک کہ پنجشنبہ کے دن چودھوین تاریخ کو ماہ ربیع الاول کے سن ۶۷ ہجری مین اور بعضون نے سن چونسٹھ مین کہا ہے یزید پلید نے درک اسفل جہنم کو کوچ کیا اور عمر اوس بد اختر کے اڑتیس برس کی تھی اور مدت خلافت اوس بدبخت کی دو برس اور آٹھ مہینے تھی اور گیارہ بیٹے چھوڑ کر جہنم واصل ہوا ایک اونمین سے ابو لیلی معاویہ تھا کہ اہل شام نے شام مین اوس سے بیعت کی اور اوسنے اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور مینے اوسکا حال مقتل مین لکھا ہے اور بھائی اوس کا خالد تھا مان اوسکی ہاشم بن عتبہ بن عبد الشمس کی بیٹی تھی اور اوسی عورت سے مروان ابن حکم نے بعد فوت یزید کے نکاح کیا اور اوسی برس عبد اللہ ابن زبیر سے لوگون نے مکہ معظمہ مین بیعت کی اور مروان ابن حکم سے شام مین اور عبد اللہ ابن زیاد سے بصرہ مین بیعت کی اور اہل عراق دریاے حیرت اور حسرت و ندامت مین پڑے تھے کہ کس لیے ہمنے حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدد و نصرت نہ کی اور عبد اللہ بن حر بن مجمع بن خزیم جعفی کہ جو شرفاے کوفہ سے تھا اور زیارت جناب سید الشہدا علیہ السلام سے مشرف ہوا تھا اور اون جناب نے اوس سے فرمایا تھا کہ میرے ساتھ چل اور وہ نہ گیا تھا بعد شہادت حضرت نہایت خجل اور پشیمان تھا یہانتک کہ قریب تھا کہ مرغ روح اوسکا قفس جسم سے پرواز کر جاے چنانچہ اوسنے اس باب مین کئی شعر حسرت آمیز اور ندامت انگیز انشا کیے ہین سہ

فیالک حسرۃ ما دمت حیا	تردد بین حلقی والتراقی

حسین حین یطلب بذل نصری	علی اهل الضلالة و النفاق
غداة یقول لی بالقصر قولاً	ائترکنا و تزمع بالفراق
ولو انی اواسیه بنفسی	لنلت کرامة یوم التلاق
مع ابن المصطفی نفسی فداه	تولی ثم ودع بانطلاق
خلوفی التلهف قلب حرّ	لهم الیوم قلبی بانفلاق
فقد فاز الاولی نصروا حسینا	وخاب الاخرون الی النفاق

ماحصل ان اشعار کا یہ ہے کہ تادم مرگ مجھے یہی حسرت رہیگی کہ وہ جناب مجھے اپنے ہمراہی سے سرفراز کرتے تھے اگر مین اون جناب کے بموجب طلب اونکی رکاب سعادت انتساب مین جاتا اور اونکی نصرت وجانفشانی کرتا ہر آئینہ رستگاری عظیم اور آسائش نعیم مجھے حاصل ہوتی اس غم وغصہ سے دل میرا خون اور آنکھین میری مثل جیحون کے ہین حقا جس شخص نے کہ اوس امام مفترض الطاعۃ کی اطاعت وفرمان برداری کی اوسنے نجات پائی اور جس شخص نے اوس جناب کی رکاب ظفر انتساب کو چھوڑا وہ بی بہرہ اور بے نصیب ہوا اور عراق مین سوا قبائل عرب کے کہ جو کوفہ مین تھے کوئی شخص قابل جہاد اور قتال اور جدال کے نتھا اور جس شخص نے کہ پہلے اس امر پر پیش قدمی کی سلیمان ابن صرد خزاعی تھی کہ وہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ اور جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی اصحاب مین سے تھے اور مسیب ابن نجبۃ فزاری کہ وہ شیعیان ابرار اور اصحاب کبار جناب حیدر کرار سے ہین اور عبداللہ بن وال ازدی اور رفاعہ بن شداد بجلی اور عبداللہ بن وال تمیمی یہ سب مع اور شیعیان نیکوکردار کے سلیمان ابن صرد خزاعی کے گھر مین جمع ہوے سلیمان نے بعد حمد وثناے جناب احدیت کے کہا کہ حق تعالی نے ہمین درازی عمر اور مصائب وحوادث مین مبتلا کیا ہی اور ہم جناب احدیت سے یہ دعا کرتے ہین کہ ہمین اون لوگون مین نہ داخل کرے کہ جنکے حق مین یہ آیہ کریمہ نازل ہوا ہے کہ اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر فذوقوا فما للظالمین من نصیر ظاہر معنی اس آیہ شریفہ کے یہ ہین کہ آیا ہمنے تمھین ایک عمر و مدت ایسی نہین عطا کی تھی کہ اوس مدت مین

جو شخص چاہتا پند و نصیحت قبول کر سکتا اور پیغمبر تمھارے لیے مبعوث ہوا پس چکھو عذاب کو کہ ظالمون کے لیے کوئی یار و مددگار نہین ہے اور امام المتقین سید العابدین جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا وہ عمر کہ جسمین حق سبحانہ تعالے معذور رکھتا ہے اوسمین ساٹھ برس ہین اور ہم مین کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ جو اس عمر کو نہ پہونچا ہو اور ہم ہمیشہ خودستائی اور خودپسندی رکھتے تھے اور شیعونکی تعریف کرتے تھے یہانتک کہ حق سبحانہ تعالے نے ہمارے نیکوکاروان اور پرہیزگارونکو محنت و بلا اور فتنہ و فساد مین مبتلا کرکے امتحان کیا اور انھین بوتہ حوادث اور محک مصائب مین ڈالا اور ہمارے دلون کو سخت و درشت پایا اسلیے کہ ہمنے دخترزادہ رسول اور فرزند دلبند قبول کے یاری و مددگاری نہ کی اور انکا کوئی کام و خدمت ہم بجا نہ لائے اب ارسکا کوئی چارہ اور عوض سوا اسکے نہین ہے کہ اونکے انتقام خون مین کوشش کرین اور اونکے قاتلونکو قتل کرین بعید نہین کہ جناب اقدس الٰہی ہماری تقصیرون سے درگذرے رفاعہ نے کہا کہ اے سلمان تمنے توفیق خدائے عزوجل سے قول صدق و ثواب فرمائے اور راہ راست دکھائے اور فاسقون کے جہاد اور طلب مغفرت معاصی کی طرف اشارہ کیا ہم سب کو بدل و جان اور بسر و چشم مسموع و مقبول ہے اور اور لوگون کے طرف متوجہ ہوکر کہا مناسب یہ ہے کہ باب انتقام خون حضرت امام حسین علیہ السلام مین سلیمان ابن صرد خزاعی کو اپنا حاکم اور رئیس مقرر کرو اسلیے کہ وہ فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کے بزرگون مین سے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کے اصحاب اطیاب مین سے ہین مسیب ابن نجبہ نے اسی رائے کو پسند کیا اور کہا مصرع

صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست

یعنی جو تمھارے صلاح ہے وہی ہم سب کی صلاح ہے یہ کہکر لڑنے پر مستعد ہوے اور سلیمان نے ایک نامہ عبداللہ بن مالک طائی کے ہاتھہ سعد بن حذیفہ بن یمان کے پاس بھیجا اور اوسکے ضمن مین مومنون اور شیعونکو انتقام خون امام انام پر ترغیب دی تمامی اہل وفاق بالاتفاق امر معہود پر راضی اور خوشنود ہوے

اور سعد ابن حذیفہ نے ان سب کے خوش اور راضی ہونے سے سلیمان کو مطلع کیا بعد اسکے سلیمان نے ایک اور نامہ طفیان بن عمارہ کے ہاتھ مثنی بن مخربہ کو بھیجا اور سنے جواب مین ارقام کیا اما بعد مین اور اور برادران ایمانی مضمون نامہ سے مطلع ہوے اور سجدات شکر درگاہ جناب احدیت مین بجالائے اور اون سبھون نے سمعنا اور اطعنا کہکر سعی وفاداری اور جان نثاری پر باندھے ہے والسلام خیر ختام اور آخر مکتوب مین کئی شعر مرغوب ارقام کیے حاصل اونکا یہ ہے کہ مین سوار ہی سمند برق رفتار رعد صدا بلند بالا جسیم وطویل تند وچالاک ہمعنان اون جوانان شجاعت شعار کے شہسوار خدمت مین پہونچتا ہون کہ جو فرط شجاعت سے خود وزرہ کا اپنے تئین محتاج نہین جانتے ہین اور آپ وہ شخص ہین کہ رضا جوئے باری کے لیے دست بقبضہ شمشیر رہتے ہین اور کمر اطاعت نہایت مضبوط باندھی ہے تاریخ طبری مین مذکور ہے کہ ابتدا خروج مومنین کے سنہ اکسٹھ ہجری مین واقع ہوئے اور شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا بھی وہی سنہ ہے اور ہمیشہ اہل درگاہ پوشیدہ اور خفیہ تدبیر سر وسامان کارزار اور درستی آلات واوزار اور جمع اعوان وانصار مین مشغول رہتے تھے یہانتک کہ یزید پلید جہنم واصل ہوا اور شہادت امام شہید علیہ السلام مین اور دخول جہنم یزید پلید مین تین برس اور دو مہینے اور چار دن کا فاصلہ ہوا اور عبید اللہ ابن زیاد حاکم عراق تھا اور نائب اوسکا عمر بن حریث کوفہ مین تھا اور عبد اللہ ابن زبیر جیتے جی یزید کے لوگونکو انتقام خون امام علیہ السلام اور قتل یزید بد انجام پر بہت دلاری ترغیب تمام کرتا تھا بعد اوس ملعون کے جہنم واصل ہونے کے اپنے ارادے سے پھر گیا اور ظاہر ہوا کہ وہ بیدین اپنے واسطے ریاست چاہتا تھا اور انتقام خون امام کا اوس بد انجام کو منظور نہ تھا اور مدائنی نے اپنے اسناد سے ذکر کیا ہے جسوقت کہ مختار عبد اللہ ابن زبیر کے پاس گیا تو جیساکہ اوسے جانتا تھا ویسا نہ پایا بعد اسکے مختار مکہ معظمہ سے کوفہ کو گیا اور ہانی بن ابو حیہ سے ملاقات کرکے پوچھا کہ مردمان کوفہ کا کیا حال ہے اوسنے کہا اگر کوئی شخص اس قوم کو کسی امر پر تحریک کرے تو یہ سب انفاق کرتے ہین اور

ریاست اوس شخص کے ہاتھ آتی ہے مختار نے کہا مین انھین امرحق پر تحریک کرتا ہون اور جمع کرتا ہون اور انکی مدد و نصرت سے باطل کو دور کرتا ہون اگر خدای عزوجل نے چاہا تو مین انکی جمعیت و اعانت سے ظالمان سرکش کو قتل کرون گا بعد ازآن ہانی سے پوچھا کہ سلیمان ابن صرد خزاعی کس خیال مین ہے متوجہ قتال ہوا یا نہین ہانی نے کہا ابھی متوجہ قتال تو نہین ہوا لیکن سب عازم قتال و جدال ہین بعد اسکے مختار وہان سے روانہ ہوا اور نہر الحیرۃ تک پہونچا اوس دن جمعہ تھا اوسوقت مختار نے غسل کیا اور پوشاک تبدیل کرکے تلوار گردن مین حمائل کی اور سوار ہوکر کوفے مین داخل ہوا اور جس کوچہ و بازار اور محلہ و مقام مین کہ لوگون کی کثرت اور ازدحام دیکھتا تھا وہان باگ اپنے گھوڑے کی [illegible] کرتا تھا اور کہتا تھا فرحی ہو کہ ایام عسرت و پریشانی کے تمام ہوے اور مرحبا دولتمندی کے دن آگئے ہین ہون کہ مین تمھارے دشمنونکو برباد کرونگا اور مین ہون کہ خون حسین پر مسلط ہوتا ہون اور خون اہلبیت کا انتقام اونسے لیتا ہون بعد اسکے مختار نے مسجد جامع مین جاکر نماز پڑھی وہان لوگونکو دیکھا کہ اوسکی طرف دیکھتے ہین اور آپس مین کہتے ہین کہ یہ مختار ہے البتہ کسی امر عظیم کے واسطے یہان آیا ہے اور ہم اوسکے مقدم مبارک و ہمایون سے امیدوار رفاہ و فلاح رہتے ہین بعد ازآن مختار مسجد سے نکل کر اپنے گھر گیا اور وہ گھر پہلے سالم ابن مسیب کا گھر مشہور تھا بعد اسکے مختار نے شیعون کے پاس پیغام بھیجا کہ مین محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے انتقام خون اہلبیت علیہم السلام لینے کو آیا ہون اور یہ ایسا امر ہے کہ اسمین دوستون کے لیے سرور و نور متصور ہے اور دشمنون کے لیے ہلاک مقدر ہے شیعون نے جواب کہلا بھیجا کہ البتہ تجھ مین اس امر کے اہلیت و لیاقت ہے لیکن لوگون نے سلیمان ابن صرد سے بیعت کی ہے پس آج اونکا وہی سردار و رئیس ہے اور تو اپنے کام مین تعجیل نکر مختار چپ ہو رہا اور منتظر تھا کہ دیکھے سلیمان کیا کرتا ہے اور کیا ہوتا ہے اور اون دنون مین مومنین اور دوستداران اہلبیت عبد اللہ ابن زبیر اور عبد الملک ابن مروان کے خوف سے اپنے مانی الضمیر کو اظہار اور آشکار نہ کرتے تھے اور اہل کوفہ سے بہت ڈرتے تھے اسلیے کہ اکثر

ارنمین سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتل تھے مختار رفتہ رفتہ لوگونکو سلیمان
سے پھیرتا تھا اور اپنی طرف مائل کرتا تھا اور جس شخص نے کہ پہلے مختار سے بیعت کی
عبید بن عمر اور اسمعیل بن کثیر تھا پس عمر بن سعد اور شبث ابن ربعی نے الکوفہ سے کہا
کہ مختار کا امر سلیمان سے تمپر بہت شدید ہے اس سبب سے کہ سلیمان نے تمھارے
دشمنون پر خروج کیا ہے اور اسنے تمھین پر خروج کیا ہے پس صلاح یہ ہے کہ اوسے
پکڑ لاؤ اور قید کرو آخرکار بہت سے آدمی جمع ہوکر مختار کے گھر گئے اور اوسکے گھر کو
محاصرہ کر لیا اور مختار کو گھر مین سے باہر پکڑ لائے اوسوقت ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے
عبد اللہ ابن یزید سے کہا کہ مختار کی مشکین باندھو اور ننگے پاؤن لیچلو عبد اللہ نے کہا
مین یہ حرکت نہین کرتا اسلیے کہ اوسنے علانیہ عداوت نہین کی ہے اور ہمنے فقط گمان
عداوت کرکے اوسے قید کیا ہے الحاصل مختار کو ایک خچر پر سوار کرکے قید خانہ مین
لیگئے یحیی بن عیسی کہتا ہے کہ مین حمید ابن مسلم ازدی کے ساتھہ مختار کے پاس گیا پس
سنا مینے کہ اوسنے کہا قسم کردگار بحر و بر اور پروردگار ملک و بشر کی کہ مین ہر سرکش
منکر کو سنان جان ستان اور تیغ بیدریغ سے جان نثاران حسبت اور مددگاران درست
کی اعانت سے قتل کرونگا اور جسوقت کہ مینے علم دین کو بلند اور رخنۂ اسلام کو بند کیا
اور ظالمون سے انتقام لیا تو پھر زوال مال مجھپر شاق اور ناگوار نہوگا اور مرنے کا مطلق
خوف و غم نہ رہیگا مرتبہ دوم - ذکر ہمراہیان سلیمان ابن صرد مین اور
اوسکی خروج و قتل مین غرہ شہر ربیع الثانی سنہ پینسٹھہ ۶۵ ہجری مین سلیمان ابن صرد خزاعی نخیلہ
جاسپہ سے حرکت کا ارادہ کیا اور اسی سنہ مین مروان بی ایمان نے اپنے بیٹون عبد الملک اور
عبد العزیز کو اپنا ولی عہد کیا تھا اور لوگونسے اونکی بیعت کی تھی اور اسی برس مجرہ ماہ رمضان مین وہ جہنم
واصل ہوا اسکی اوسکا اکاسی برس کا تھا اور نو مہینے خلافت کی اور ابن زیاد نے عراق کے ایک
جزیرہ مین وارد ہوکر مرگ مروان کی خبر سنے اور سلیمان ابن صرد نے جب کوچ کا ارادہ
کیا اور اپنے لشکر کو ملاحظہ فرمایا تو بہت کم پایا پس سلیمان نے حکیم بن منقذ کندی
اور ولید بن عصیم کنانی کو اور لوگون کے ہمراہ کوفہ مین بھیجا کہ لوگونکو دعوت کرین پس
اون سب نے کوفہ مین جاکر ندا کی کہ جو شخص خون ناحق ریختہ حضرت امام حسین علیہ السلام

کا طالب ہوا وے ایک شخص کہ اوسے عبداللہ ابن خازم ازدی کہتے ہین اور اوسوقت
اوسکے پاس اوسکی بیٹی اور زوجہ اوسکی سہیلہ بنت سرہ کہ نہایت حسین اور خوبصورت
تھی اور ابن خازم نہایت اوسے عزیز رکھتا تھا حاضر تھین پس عبداللہ ابن خازم مذکور
آواز منادی کی سنتے ہی بکمال رغبت و شادی دوڑا اور بسرعت تمام کپڑے پہنکر اور ہتھیار
لگاکر گھوڑے پر سوار ہوا اوسکی زوجہ نے کہا ہاے ہو تجھپر آیا تو دیوانہ ہوگیا ہے اوسنے
کہا اے نافہم مین دیوانہ نہین ہوا لیکن مینے ندائے دعوت کنندہ الٰہی کو لبیک قبول
کہا ہے اور کمر سعی کی انتقام خون امام تشنہ کام مین بہت مستحکم باندھی ہے زوجہ
نے کہا مجھے کسے سپرد کیے جاتا ہے عبداللہ نے کہا خدا کو بعد ازان دعا کی کہ خداوندا
مینے اپنے اہل و اطفال کو تیرے سپرد کیا تو انھین آفات ارضی و سماوی سے محفوظ
رکھ اور جو تقصیر کہ نصرت دخترزادۂ رسول اور جگر گوشۂ بتول مین مجھسے سرزد ہوئی
ہے عفو کر اور میری توبہ کو قبول فرما بعد ازان مسجد جامع مین لوگون نے صدائے
یا ایّتھا الثارات الحسین بلند کی اور صلاح دریغی کی دعوت کی جب لوگ نماز عشا سے
فارغ ہوے تو ایک جماعت غازیان باسعادت سے نکلے اور سلیمان ابن صرد کے
خدمت مین حاضر ہوے ہمگی شمار سہ ہزار مجاہد سلیمان کے پاس جمع ہوے اور ناہاے
نامی اونکے اوسکے دیوان مین لکھے گئے پس سلیمان نے قصد کیا کہ عبید اللہ ابن زیاد
پر خروج کرے اور شام کیطرف جائے عبداللہ ابن سعد نے کہا کہ قاتلان امام حسین
علیہ السلام بالتمام مثل عمر ابن سعد بد انجام اور سوا اوسکے اور سرداران محلہ اور
اشراف اقوام کوفہ مین رہتے ہین اور شام مین سوا ابن زیاد کے مبیدہ فرجام کے
کوئی نہین ہے خلاصہ یہ کہ راے سلیمان نے سفر شام پر قرار پایا اور پانچوین تاریخ
کو ربیع الثانی کے سنہ مذکور مین روانہ ہوے اور شب کو دیر اعور مین فروکش
ہوے اور وہان سے کوچ کرکے نہر فرات پر اترے بعد ازان حضرت امام حسین
علیہ السلام کی ضریح مقدس کے پاس آئے اور ایک شبانہ روز وہان تمام و استغفار
مین بسر کے بعد اسکے غزاے امام دوجہان مین سرگرم ہوے اور آواز جان گداز
واویلاہ اور وامصیبتاہ سے شور محشر برپا کیا اسطرح پر کہ کبھی ایسا گریہ و بکا اس

چرخ کبود کے نیچے نہین ہوا تھا اور ہرگز روے خاک پر ایسے نالۂ دردناک کا اتفاق
نہ ہوا تھا اور وقت وداع اوس امام عالیمقام کے مزار منور پر اسطرح ازدحام کیا کہ
جیسے حاجیان بیت اللہ الحرام حجر اسود کے گرد مجتمع ہوتے ہین اوسوقت وہب ابن
ربیعی جعفی نے گریہ کنان و نالہ زنان ضریح مقدس سے لپٹ کر چند شعر حسرت آمیز
پڑھے اور اون سب لوگون مین سے عبد اللہ بن عوف احمر اسپ کمیت پر سوار ہوکر
باانتہا غم و غصہ چند شعر حسرت آمیز پڑھتا تھا بعد اسکے اس جماعت باسعادت نے
وہان سے کوچ کرکے مقام ہیت مین نزول اجلال کیا اور وہان سے قرقیسیا مین پہونچے
وہان دریافت ہوا کہ اہل شام ہیت ہین الحاصل مومنین وہان سے بسرعت تمام
ایک شبانہ روز مین چشمہ وردہ پر وارد ہوے سلیمان ابن صرد نے سب سے ذکر
آخرت اور وعظ و نصیحت کے کلمات کہے کہ اگر مین مارا جاؤن تو مسیب بن نجبہ تمھارا
امیر ہے اور اگر وہ بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن سعد بن نفیل تمھارا سردار ہے اور اگر
وہ بھی مارا جاے تو اوسکا بھائی خالد بن سعد امیر ہے اور اگر وہ بھی قتل ہو تو
عبد اللہ ابن وال حاکم لشکر ہے اور اگر وہ بھی مارا جاے تو رفاعہ بن شداد کو
اپنا امیر بنانا بعد اسکے مسیب ابن نجبہ کو چار ہزار سوارون کا سردار کرکے آگے
بھیجا اسلیے کہ بنجیر ہی مین دفعتہً دشمنان دین پر حملہ کرین حمید بن مسلم کہتا ہے مین بھی
اون لوگون کے ساتھ تھا ایک شبانہ روز بے دریے چلے گئے وقت سحر توقف کیا اور
کچھ غنودگی معلوم ہوئی بعد اسکے نماز صبح پڑھکر پھر سوار ہوے دیکھا مینے کہ سواران
ہراہی سب متفرق اور پراگندہ ہوگئے فقط سو سوار باقی رہگئے تھے بعد ازان
ایک اعرابی سے ملاقات کی اور اوس سے پوچھا کہ ہم مین اور قوم مین کسقدر فاصلہ
ہے اوسنے کہا ایک میل کا فاصلہ ہے اہل نا کہتے ہین کہ میل چار ہزار ذراع ہے
اور تین میل کو فرسخ کہتے ہین پھر آدمی اعرابی نے کہا کہ لشکر مراحیل ابن ذی الکلاع
کا ابن زیاد کی طرف سے چار ہزار آدمیون کی جمعیت سے آگے آیا ہے اور عقب اوسکے
حصین ابن نمیر سکونی چار ہزار آدمیون سے اور اوسکے پیچھے صلت ابن ناجیہ
غلابی اسیقدر فوج سے آیا ہے اور سوا اونکے سارا لشکر عبید اللہ ابن زیاد کے پاس

موضع رقہ مین مستعد اور مجتمع ہے آخر کار دونون لشکرون مین مقابلہ ہوا اور مسیب ابن نجیہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ حملہ کرو پس اہل عراق نے یورش کیا اور اہل شام پر حملہ ور ہوے لشکر منافق نے شکست کھائی اور ایک جماعت کثیر اونمین سے فی النار ہوئی اور بہت سا مال ومتاع اونکا نمازیون کو لوٹ مین ہاتھ آیا مسیب نے کہا اب پھرنا چاہیے اور سلیمان ابن صرد کی خدمت مین چلنا چاہیے پس مسیب مع لشکر مراجعت کرکے سلیمان کے پاس پہونچے عبید اللہ ابن زیاد نے اس سانحہ سے مطلع ہوکر حصین ابن نمیر کو روانہ کیا اور اوس شریر کے متعاقب تفاریق بیس ہزار ناکس بھیجے اور لشکر ظفر اثر عراق مین ایک سو تین ہزار جوانان شجاعت شعار سے زیادہ نہ تھے پھر آمادہ جنگ ہوے میمنہ لشکر اہل شام کیطرف عبد اللہ ابن ضحاک بن قیس فہری کھڑا ہوا اور میسرہ لشکر مخالف کیطرف محارق بن ربیعہ قنوی اور مقدمہ لشکر مین سراحیل ابن ذی الکلاع حمیری اور قلب لشکر مین حصین ابن نمیر سکونی ساکن ہوے اور میمنہ لشکر سعادت اثر اہل عراق کیطرف مسیب ابن نجیہ فزاری اور میسرہ مین عبد اللہ بن سعد بن نفیل ازدی اور مقدمہ الجیش مین رفاعہ بن شداد بجلی اور قلب لشکر مین امیر لشکر سلیمان ابن صرد خزاعی کھڑے ہوے بعد اسکے دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابلہ مین صف آرا ہوے اس اثنا مین اہل شام نے صدا دے کہ اے اہل عراق عبد الملک بن مروان کی اطاعت وفرمانبرداری قبول کرو اور اہل عراق نے ندا کی کہ اے اہل شام عبید اللہ ابن زیاد کو ہمین حوالہ کرو اور عبد الملک اور آل زبیر کی اطاعت سے دست بردار ہو اور خلافت کو ہمارے اہلبیت پیغمبر پر منحصر رکھو پس فریقین نے انکار اور امتناع کیا اور لڑائی ہونے لگی اور سلیمان اپنے اصحاب کو قتال وجدال پر تحریص اور ترغیب کرتے تھے اور عنایات ایزد متعال اور افضال قادر ذوالجلال سے بشارت اور خوشخبری دیتے تھے اور غلات سلیمان کی تلوار کا عین لڑائی کے وقت ٹوٹ گیا اور سلیمان نے خود پیش قدمی کی اور اہل شام کیطرف متوجہ ہوے حمید ابن مسلم کہتا ہے کہ ہمارے میمنہ لشکر کے بہادرون نے اونکے میسرہ والون پر حملہ کیا اور ہمارے میسرہ لشکر کے دلاورون نے اونکے

میمنہ والون پر یورش کیا اور سلیمان اونکے قلب لشکر مین تھے پس ہمنے اہل شام کو شکست فاش دی اس اثنا مین رات ہو گئی صبح کو پھر فریقین سرگرم مقاتلہ و کارزار ہوے حاصل کلام یہ کہ تین دن اسی طرح آتش قتال وجدال مشتعل رہی بعد اسکے حصین لعین نے کمانداروں کو حکم کیا کہ تیر بارین پس پے در پے تیر آنے لگے اور سلیمان ابن صرد خزاعی شہید ہو گئے خدا اوپر رحمت کرے کہ اونھون نے اپنی جان کو اپنے امام پر نثار کیا اور توبہ نے اونھین درجۂ قبول کو پہونچایا بعد ازان مسیب ابن نجبہ نے علم لشکر کو اوٹھایا اور داد مردانگی و شجاعت دی اور تین مرتبہ حملہ ہاے شدید کیے اور مسیب نہایت شجاع اور عدو سوز اور دشمن گداز تھے رجز خوان حق جہاد ادا کرتے تھے پس اسی طرح سے قوم اشقیا پر حملہ کرتے تھے اور وہ نامرد اونکے سامنے سے بھاگتے تھے آخر بہت سے نامردون نے جمع ہو کر اونھین بھی شہید کیا بعد اسکے علم امارت لشکر عبد اللہ ابن سعد بن نفیل نے اوٹھایا اور حملہ کیا اور خوب نیزہ بازی کی اور یہ اشعار پڑھتے تھے ؎

ارحم الٰھی عبدک التوابا	ولا تؤاخذہ فقد اتانا
وفارق الاھلین والاحبابا	یرجو بذاک الفوز والثوابا

یعنی اے خداوند رحیم اپنے بندہ توبہ کنندہ پر رحم فرما اور اوس سے مؤاخذہ نہ کر کہ وہ تیری طرف التجا لایا ہے اور اپنے آل و عیال اور اصحاب و احباب سے مفارقت کر کے تیرے ثواب ہاے نامتناہی کا امیدوار ہوا ہے خلاصہ یہ کہ اسقدر رجز خوانی کیا کہ آخر کار سعادت شہادت سے فائز ہوے بعد اونکے نشان حکومت اونکے بھائی خالد نے اوٹھایا اور جوانان صف شکن کو قتال و جدال بر فرقۂ بدفعال کے مائل اور راغب کیا اور شمشیر آبدار سے اکثر ملعونون کو اوس قوم اشرار کے داخل جہنم کیا یہانتک کہ آپنے بھی شربت شہادت نوش کیا بعد اونکے عبد اللہ ابن وال نے رایت اقبال بلند کیا اور یہانتک سرگرم جہاد ہوے کہ دست چپ اونکا شانہ سے جدا ہو گیا اور اپنی جگہ پر پھر آئے اور لہو اونکے دست بریدہ سے جاری تھا اور اسی حال سے اوس جوان خوشخصال نے بار دیگر لشکر ضلالت اثر مخالف کیطرف

حملہ کیا اور یہان تک لڑے کہ آخکار جام شہادت نوش کیا اسی اثنا مین نجدہ مع مشی
بن مخرمہ عبدی بصرہ اور مدائن سے مع کثیر بن عمر حنفی وہان آپہونچے اور مومنین کے
دلون کو سرور و قوت حاصل ہوئی پس سبھون نے جمع ہوکر تکبیر کہی اور لشکر اعدا پر
گرے رفاعہ بن شداد سب سے پہلے صفوف اہل شام کی طرف رغبہ پڑھتا ہوا روانہ
ہوا عبد اللہ بن عوف ازدی کہتا ہے کہ پھر قرار واقعی لڑائی ہوئی یہانتک کہ اہل عراق مین ضعف
و فتور بہم پہونچا اور آپس مین ترک جنگ مین گفتگو کرنے لگے بعضے راضی تھے اور بعضے
کہتے تھے کہ اگر ہم پھر چلے اور ایک فرسخ تک گئے تو ہم سب مارے جائینگے چاہیے کہ
رات تک لڑے جائین اور جب رات ہوجاے تو اوسوقت پھر چلین عبد اللہ ابن عوف
نے پھر علم لشکر کو بلند کیا اور لڑنے لگے اور کوئی مرتبہ سعی و کوشش کا باقی نہ رکھا آخکار
ایک جماعت مردم اہل عراق سے قتل ہوئی اور باقی سب لوگ حرکت مین آئے اور
متفرق ہوگئے یہانتک کہ راہ خشکی سے قرقیسیا مین پہونچے اور سعد بن حذیفہ ہیت
مین آکر اعراب سے ملاقی ہوا اور اس ماجرے سے مطلع ہوا پھر تمام اہل لشکر بصرہ اور
مدائن اور کوفہ کے ہر ایک اپنے اپنے وطن چلا گیا اور مختار اون دنون قید تھا اور
زندان مین اپنے اصحاب سے کہا کرتا تھا کہ جانا پر مستعد اور آمادہ رہو اور عنقریب
دس دن کے بعد اور ایک مہینے کے پہلے ایک امر عظیم اور واہیہ جسیم ظاہر ہوگا اور
آتش جنگ و قتال مشتعل ہوگی اور تم جانتے ہو کہ باعث ان امور کا کون ہے مین ہون
اور جھوٹ نہ جانو کہ مین اوسکا باعث ہون اور مختار اپنے ہمراہی کے لیے لوگون سے
بلطائف الحیل اور تالیف قلوب سازش کرتا تھا مرزبانی نے کتاب شعرا مین نقل
کی ہے کہ جبرئیل نامی مختار کا ایک غلام تھا اور مختار احیانا کہتا تھا کہ مینے جبرئیل سے
اسطرح سنا ہے اور مینے اوس سے اسطرح کہا ہے اور اہل عرب اور اہل بادیہ گمان
کرتے تھے کہ جبرئیل امین اوسپر نازل ہوتے ہین اور یہ اونسے ہمکلام ہوتا ہے اسی
تدبیر سے مختار لوگون پر غالب آیا اور امر اوسکا مستحکم اور تقویت حق اور شکست باطل
مین مضبوط ہوا اور جسوقت کہ مردمان لشکر سلیمان ابن صرد شکست کھاکر بھاگ آئے
تو مختار نے قید خانہ سے اونھین لکھا اما بعد حق تعالی تمھارے اجر کو عظیم کرے

اور رحمتہاے نامحصور اور عنایات موفور سے تمھین فائز کرے اور تمھارے معاصی و
تقصیرات سے درگذرے اسلیے کہ تمنے ظالمان دسرکشان حق سے جہاد کیا اور تحقیق کہ
جناب احدیت نے تمھارے لیے ہر دم کے عوض مین کہ جو تمنے اس امر نیک مین صرف
کیا ہے اور جزاے ہر قدم مین کہ جو تمنے اس راہ مین رکھا ہے ایک درجہ درجات سے
اور ایک حسنہ حسنات سے تمھارے لیے آمادہ اور مہیا فرمایا ہے تمھین بشارت
اور خوشخبری ہو اسبات کی کہ جب مین اس قید سے چھوٹونگا تو بحکم خدا تمھارے
سارے دشمنون کو صغار دکبار سے تیغ آبدار کا طعمہ کرونگا پس جو شخص کہ ہدایت پاے
رحمت خدا سے بہرہ مند ہو اور جو شخص ابا اور انکار کرے وہ لعنت ابدی مین گرفتار
ہو والسلام یا اہل الھدی جب نامہ مختار کا اون لوگون کے پاس پہونچا تو اکثر
رؤساے قوم اس امر سے مطلع ہوے اور جواب مین لکھا کہ ہان ہمنے تمھارے خط کو
پڑھا اور مضمون اوسکا دریافت کیا ہم تمھاری رضامندی اور خوشنودی کے تابع
ہین اگر تمھین منظور ہو تو ہم آکر تمھین قید سے چھڑالین مختار اس کلام سے اون
لوگون کے بہت خوش ہوا کہ مومنین میرے مددگاری مین ایک دل ہوے ہین
اور پیغام بھیجا کہ تم اس امر مین پیش قدمی نہ کرو مین عنقریب اس قید سے خلاصی پاونگا
اور مختار نے ایک نامہ عبد اللہ بن عمر خطاب کو لکھا تھا کہ مین مظلوم محبوس ہوا ہون
اور حاکمون نے میرے باب مین تہمت اور افترا کیا ہے لازم ہے کہ تم میرے باب مین
اون دونون ظالمون کو یعنے عبد اللہ ابن یزید اور ابراہیم بن محمد کو ایک نامہ لکھ بھیجو
امید خداے عزوجل سے یہ ہے کہ تمھارے لطف واحسان سے مین ان ظالمون کی
قید سے نجات پاؤن والسلام علیک ابن عمر نے اون دونونکو نامہ لکھا کہ اما بعد تمھین
معلوم ہے کہ مجھ مین اور مختار مین قرابت قریبہ ہے اور تمسے مجھسے اتحاد اور دوستی
قدیم ہے مین تمھین قسم دیتا ہون کہ اس نامہ کو دیکھتے ہی مختار سے دست بردار ہو
اور اوسے قید سے خلاص کردو والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب نامہ عبد اللہ ابن
عمر کا اون ظالمون کے پاس پہونچا تو اونھون نے مختار سے ضامن طلب کیا پس بہت
سے آدمی شرفاے کوفہ سے آئے اون دو لعین ناکسون نے دس شخصون کو ضامنے

مختار کے لیے اختیار کیا اور مختار سے قسم لی کہ اون ملعونون پر خروج نہ کرے اور اگر کرے تو ہزار اونٹ یا ہزار گائین قربانی کے لیے کعبہ مین بھیجی اور اپنے سب غلامونکو آزاد کرے الحاصل مختار قید سے چھٹ کر اپنے گھر گیا حمید ابن مسلم کہتا ہے مینے مختار سے سُنا کہ وہ کہتا تھا کہ خدائے عزوجل اِنھین قتل کرے عجب جاہل اور ناوان ہین گمان کرتے ہین کہ مین اِنکی قسمون پر وفا کرون گا ہرگاہ مینے کسی امر پر خدا کی قسم کھائی ہو اور مخالفت اوس قسم کی اولی ہو تو مین کفارہ دیکر اوسکی مخالفت کرسکتا ہون اور میرا انپر خروج کرنا ان کے حال پر چھوڑنے سے بہتر ہے لیکن ہزار اونٹ یا ہزار گائین دینا میرے نزدیک سنگریزہ کے پھینکنے سے زیادہ آسان اور سہل ہے اور ہزار اونٹ اور گائین کی قیمت سے مجھے کچھ خوف نہین ہے اور لیکن غلام کا آزاد کرنا بس یہ تو مین آپ چاہتا ہون کہ بعد فراغ طلب خون امام کے ایک غلام میرے پاس نہو خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب مختار نے اپنے گھر مین قرار کیا تو شیعہ اور موالے ہر چہار طرف سے اوسکی صحبت مین آنے لگے یہانتک کہ مختار کے گرد ہجوم کیا اور اوسکی راے پر اتفاق کیا اور ایک جماعت نے قید خانہ مین ہی مختار سے بیعت کی تھی پس اسی طرح ہر روز ازدحام اور اجتماع خاص وعام زیادہ ہوتا جاتا تھا اور امر انکا قوی اور مستحکم ہوتا تھا یہانتک کہ عبد اللہ ابن زبیر نے دونون حاکمان مذکور یعنے عبد اللہ بن زید اور ابراہیم ابن محمد کو معزول کیا اور عبد اللہ ابن مطیع کو ریاست کوفہ پر بھیجا اور حارث بن عبد اللہ ابن ربیعہ کو بصرہ کی حکومت دے کر روانہ کیا جب عبد اللہ ابن مطیع کوفہ مین داخل ہوا اوسوقت مختار نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور چاہا کہ اہل کوفہ پر خروج کرے اس اثنا مین عبد الرحمن ابن شریح نے کہ ایک مختار کے یاردن مین سے تھا شام سے آکر سعد ابن منقذ اور سعد ابن ابی سعد حنفی اور اسود کندی اور قدامہ بن مالک حسینی وغیرہ سے ملاقات کی جماعت مذکور نے عبد الرحمن کو ارادہ خروج اور بیعت مختار رضی اللہ عنہ سے خبردار کیا اور کہا کہ ہمین نہین معلوم کہ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالے عنہ نے مختار کو بھیجا ہے یا نہین آؤ ہم اونکے پاس چلین اور اونسے اس ماجرے سے مطلع

کریں اگر وہ رخصت دیں تو مختار کے سپرد کریں اور ممانعت کریں تو باز
رہیں پس روانہ ہوے اور حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
پہونچے جناب محمد بن حنفیہ نے ان سے اہل کوفہ کا احوال پوچھا انھوں نے سارا حال
بیان کیا بعد ازاں عرض کیا کہ ہم آپ سے ایک مطلب رکھتے ہیں محمد بن حنفیہ نے
پوچھا مخفی کہو گے یا علانیہ انھوں نے کہا تخلیہ میں عرض کرینگے فرمایا کہ اچھا قدرے
توقف کرو بعد تھوڑی دیر کے انھیں خلوت میں طلب فرمایا عبداللہ ابن شریح نے
بعد حمد و ثناے الٰہی کے عرض کیا اما بعد جناب احدیت نے تم اہلبیت کو نیکیوں
اور فضیلتوں سے مخصوص کیا ہے اور نبوت و رسالت سے تمھیں شرف بخشا ہے
اور تمھارے حقوق کو اس امت پر عظیم کیا ہے اور تمھیں شہادت جناب سید الشہدا
سے ایسی مصیبت عظیم پہونچی کہ جس مصیبت نے تمام اہل اسلام کو گھیر لیا ہے
ان ایام میں فقہا نے اس دعوی سے خروج کیا ہے کہ آپ نے ان سے اجازت
دی ہے اور ہمیں ان سے کتاب و سنت اور طلب خون عترت حضرت رسالت کیطرف
دعوت کی ہے ہمنے ان سے بیعت کی اگر آپ اجازت دیں تو ہم ان کی متابعت
کریں اور نہیں تو باز رہیں اور سوا عبداللہ ابن شریح کے اور لوگوں نے بھی قریب
قریب اسی کلام کے عرض کیا جب محمد بن حنفیہ نے ان مراتب کو ابن شریح سے اور
اوروں سے استماع فرمایا تو حمد و ثناے الٰہی اور درود حضرت رسالت پناہی میں
مشغول ہوے اور فرمایا کہ یہ جو تمنے کہا کہ ہم اہلبیت فضائل عظیمہ سے مخصوص ہیں
فان الفضل للہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم یعنی بدرستیکہ فضل حق سبحانہ
تعالی کے لیے ہے عطا کرتا ہے جس کسی کو چاہتا ہے اور خدا ے عزوجل صاحب
فضل عظیم ہے اور لیکن مصیبت اور عزاے حضرت امام حسین علیہ السلام پس قرآن مجید
میں اسکا بیان موجود ہے لیکن باب انتقام میں دشمنوں سے پس تم سب میرے
ساتھ میرے اور اپنے امام علی ابن الحسین علیہ السلام کے پاس چلو ہم سب محمد حنفیہ
کے ساتھ خدمت سراپا افادت جناب سید الساجدین حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام سے مشرف ہوے محمد بن حنفیہ نے صورت حال حضرت سے بیان کی

فرمایا کہ اے عم بزرگوار اگر ایک غلام حبشی ہم اہلبیت کی مددگاری اور طرفداری کرے تو اوسکی شرکت اور رفاقت سارے خلق کے ذمہ واجبات اور محتمات سے ہوگی اور مینے تمھین اس امر کا حاکم اور مختار کیا ہے جو تمھارا جی چاہے کرو اصحاب کلام امام علیہ السلام کو سنکر رخصت ہوے اور آپس مین کہتے تھے کہ اب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اور محمد ابن حنیفہ سے اجازت حاصل ہوئی اور مختار ان لوگون کے جانے سے محمد ابن حنیفہ کے پاس مطلع ہوا تھا اور چاہتا تھا کہ اونکے پہونچنے سے پہلے ایک جماعت کو شیعون سے ہمراہ لیکر آپ بھی وہان پہونچے لیکن یہ امر وقوع مین نہ آیا اور کہتا تھا کہ کچھ لوگ تم مین سے میری دعوی مین شک رکھتے ہین اور حیران و سرگردان ہین پس اگر خطا نہ کرینگے اور راے صائب رکھتے ہونگے تو البتہ میرے پاس آئینگے اور راہ صواب کیطرف پھرینگے اور اگر اس راہ راست و مضبوط سے پھرے تو زیانکار اور بے بہرہ ہونگے خلاصہ یہ کہ جو لوگ محمد ابن حنیفہ کے پاس گئے تھے مختار کے روبرو آئے مختار نے پوچھا کہ جو فتنہ و شبہہ تم پر وارد ہوا تھا اوسکی کیا خبر رکھتے ہو سبھون نے کہا کہ اب تمھاری نصرت و مددگاری پر ہم امور ہوے ہین مختار نے کہا کہ مین ابو اسحق ہون شیعون کو میرے پاس بلا لاؤ پس جو لوگ کہ اوس قرب و جوار مین تھے مختار کے پاس حاضر ہوے مختار نے اونکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ایک گروہ مومنین نے چاہا تھا کہ میرے دعوی کے صدق و کذب کو ثابت کرین پس شرف ملازمت خدام امام ہمام برگزیدہ ذوالجلال والاکرام فرزند سید الانام امام زین العابدین علیہ السلام سے مشرف ہوے اوس جناب نے انکو آگاہ فرمایا کہ مین اوس پروردگار کا جان نثار اور فرستادہ ہون اور تمھین میری اطاعت و فرمانبرداری کو ارشاد کیا اور بعد اس گفتگو کے مختار نے لوگون کو اپنے ہمراہی اور رفاقت پر تحریص اور ترغیب دلائے اور کہا کہ اس خبر کو جو لوگ کہ حاضر ہین غایبون کو پہونچائین پس بہت لوگون نے مختار کو خبر دی کہ ایک جماعت شرفاے کوفہ سے اس امر پر متفق ہوئے ہے کہ ابن مطیع کے شریک ہوکر تمسے مقابلہ اور مقاتلہ کرے ہم یہ چاہتے ہین کہ ابراہیم بن اشتر ہمارے شریک ہون اسلیے کہ چونکہ وہ صاحب

قبائل ہین تو موجب ہماری زیادتی قوت اور قدرت کا ہوگا مختار نے کہا جاؤ اور ابن اشتر کو اجازت امام علیہ السلام سے میرے باب مین آگاہ کرو لوگون نے اسی طرح کیا ابن اشتر نے جواب دیا کہ مینے اس امر کو بشرط اپنی ریاست و حکومت کے اپنے ذمہ لیا ہے سبھون نے کہا کہ البتہ تم اس امر کے قابل ہو لیکن سبیل اوسکی مسدود ہوا اسلیے کہ اب مختار امام واجب الطاعۃ اور اونکے نائب محمد بن حنفیہ سے رخصت اور اجازت پا چکے ہین ابن اشتر نے جواب نہ دیا لوگون نے صورت حال مختار سے بیان کی تین دن تک مختار نے کچھ نہ کہا بعد ازان اپنے اصحاب کو بلایا عامر شعبی کہتا ہے اوسدن مین اور میرا باپ مختار کے ساتھ تھا مختار آگے آگے جاتا تھا اور ہم اوسکے پیچھے پیچھے جاتے تھے پس مختار نے ایک مسافت کو قطع کیا اور کوفے کو گھر و نسی آگے بڑھ گیا اور ہم نہ جانتے تھے کہ کہان جاتا ہے یہانتک کہ ابراہیم کے دروازے پر پہونچا اور ہم اجازت حاصل کرکے اوسکے گھر مین گئے وہان کئی مسند بچھی تھین ہم سب بیٹھے اور مختار ابراہیم کے پاس بیٹھا اور کہا کہ محمد بن حنفیہ نے تمھین ایک نامہ لکھا ہے اور میری نصرت و اطاعت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اگر بموجب ارشاد محمد بن حنفیہ میری نصرت کروگے تو لوگ تمھارے حال پر غبطہ کرینگے اور سزاوار مدح و تعریف ہوگے اور اگر انکار کروگے پس یہ خط تمھارے اوپر حجت ہے اور حق سبحانہ تعالے محمد اور اونکے اہلبیت کو تم سے اور تمھاری نصرت سے مستغنی کریگا اور نامہ مذکور مختار نے شعبی کو سپرد کیا تھا اوسوقت کہا کہ وہ خط ابن اشتر کو دو اوسنے لفافہ کو کھولا تو ایک مکتوب طولانی تھا اور حاصل مضمون اوسکا یہ تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد مہدی کی طرف سے ابراہیم بن اشتر کے لیے بعد سلام کے التماس یہ ہے کہ مینے مختار کو ہمراہ اپنے دوستدارون کے تمھارے پاس بھیجا ہے اور اونھین جہاد اہل عناد اور انتقام خون اہلبیت کا حکم کیا ہے لازم ہے کہ تم مع خویش و اقربا اونکا ساتھ دو تا آخر نامہ کہ ابراہیم کے تحریص و ترغیب پر باب جہاد اور اعانت مختار مین مشتمل تھا ابراہیم نے اوس خط کو ٹیڑھا کرکے کہا کہ محمد بن حنفیہ ہمیشہ مجھے اپنا نام اور اپنے پدر بزرگوار جناب امیرالمومنین

کا نام لکھا کرتے تھے اس مرتبہ اونھون نے اپنے تئین مہدی کیون لکھا مختار نے کہا
وہ زمانہ اور تھا ابن اشتر نے کہا کوئی شخص تم مین سے جانتا ہے کہ یہ خط محمد ابن حنفیہ
نے میرے نام لکھا ہے یزید ابن انس اور احمر ابن سقیط اور عبد اللہ بن کامل نے
اور سوا اِنکے اور لوگون نے گواہی دی شعبی نے کہا مین اور میرے باپ اِس امر سے
مطلع نہین ہین اوسوقت ابراہیم نے مختار کو صدر مجلس مین بٹھایا اور آپ صدر
مجلس سے باتین مجلس مین بیٹھا اور مختار سے بیعت کی اور انواع و اقسام کے
میوے اور شہد منگایا اور ہم سب نے اوسے کھایا اور ابراہیم کو اپنے ہمراہ لیکر
وہان سے روانہ ہوے یہانتک کہ مختار اپنے گھر پہونچا وقت مراجعت میرا ہاتھ
پکڑکر کہا مین جانتا تھا کہ تم اور تمھارے باپ میرے دعوی پر شہادت اور گواہی
دوگے آیا تم اِن سب گواہون کو سچا جانتے ہو یا نہین مینے کہا اون سبھون نے
میرے سامنے گواہی دی اور اونمین اکثر قاریان و بزرگان مصر اور شجاعان عرب
ہین البتہ اونھون نے سچ کہا ہے خلاصہ یہ کہ ابراہیم نہایت مرد شجاع اور دلیر
اور صاحب صولت و شوکت تھا اور ہمیشہ فرمان بردار اہلبیت کرام پر مستعد اور
اونکے بادۂ محبت سے مست رہتا تھا پس ابراہیم نے اپنے ہم قومون اور بھائیون
اور اعوان و انصار کو جمع کیا اور راتو کو مختار کے پاس جاتا تھا اور حمید ابن مسلم
ابراہیم کے ساتھ ہوتا تھا اور تمام رات صبح تک بیٹھتا تھا آخر کار سب نے روز پنجشنبہ
چودھوین تاریخ شہر ربیع الثانی کے سنہ چھیاسٹھ ہجری مین خروج کرنے پر اتفاق
کیا اور ایاس ابن مضارب امیر کوفہ عبد اللہ ابن مطیع کے لشکر کا سردار تھا اوسنے عبد اللہ
کو خروج مختار سے آگاہ کیا اور مہیا اور آمادہ ہونے کی صلاح دی اور آپ پاسبانون کو
ساتھ لیکر نکلا اور اپنے بیٹے راشد کو کناسہ کوفہ مین بھیجا اور خود بازار مین آیا اور
ابن مطیع نے پاسبانون اور حافظونکو اطراف کوفہ مین روانہ کیا کہ اہل مکر و حیلہ سے
شہر کی حفاظت کرین اور ابراہیم بعد نماز مغرب کے مختار کے پاس چلا اور ایک
جماعت مردم مسلح اوسکے ساتھ تھی کہ زرہین قباؤنکے نیچے پہنے ہوے تھے اور
اہل لشکر بازار اور قصر دار الامارۃ کو گھیرے ہوے تھے اوسوقت ایاس نے اصحاب

ابراہیم کو مسلح اور مکمل دیکھکر کہا اے ابراہیم یہ لوگ کون ہین اور تیرا حال مجھے خطرناک معلوم ہوتا ہے اور شک مین ڈالتا ہے اور مین سمجھے نہ چھوڑونگا جب تک کہ تو میرے ساتھہ نہ چلیگا اور ابن مطیع کا مطیع نہوگا ابراہیم نے اس امر سے انکار کیا اور منازعہ عظیم واقع ہوا اور اياس کے ساتھہ ایک شخص ہمدانی ابوقطن نامی تھا ابراہیم نے بسبب معرفت اور صداقت سابق کے اوسے اپنے پاس بلایا اوسنے گمان کیا کہ مجھے اپنی شفاعت اور استخلاص کے لیے بلاتا ہے پس ابوقطن ابراہیم کے پاس آیا اور ایک نیزہ بلند و دراز اوسکے ہاتھہ مین تھا ابراہیم نے اوسکا نیزہ لیا اور اياس کے حلق پر مارا اور زمین پر گرادیا اور فرمایا کہ سر اس نابکار کا کاٹ لو اور باقی ہمراہیون نے اوس روسیاہ کے شکست کھائی اور ابراہیم مختار کے پاس گئے اور صورت حال سے خبردار کیا مختار یہ خبر فرحت اثر سنکر مسرور ہوا اور اس امر کو فتح و ظفر کے فال جانا اور فرمایا کہ مشعلین دستیہای نی سے روشن کرین اور صداے یا آل ثارات الحسینؑ بلند کی اور سوقت مختار نے زرہ پہنی اور سلاح حرب بدن پر درست کی اور کہتا تھا

قد علمت بیضاء حسن الطلل	واصلها الخدین عجزاء الکفل
انی عذاة الروع مقدام بطل	لا عاجز فیها ولا وغد فشل

حاصل معنی اشعار یہ ہے کہ میری محبوبہ جانتی ہے کہ مجھسے صبح جنگ مین کیسی حرکات اور شجاعت ظاہر ہوتی ہے اور مین مرد عاجز اور ناکس اور فرومایہ نہین ہون بالجملہ ہر طرف سے ایک گروہ مردم آیا اس اثنا مین عبد الله ابن حرجعفی مع انصار آپہونچا اور قتال شدید واقع ہوا اور بہت سے نامردان ملعونون مین سے طعمۂ شمشیر آتشبار ہوئی اور بقیۃ السیف اون روسیاہون مین سے بعضی صحرا کیطرف اور بعضے بازار مین بھاگ گئے اور ایک رعب ابراہیم اون نمرود صفتون پر غالب ہوا اور کوچہ و بازار مین متفرق ہوگئے اور شبث ابن ربعی نے ابن مطیع کو قتال پر اشارہ کیا اور مختار کو خبر پہونچی پس اپنے اصحاب جان نثار کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور دیر ہند مین کہ جو سبخہ مین باغ زائدہ کے متصل واقع ہے نزول اجلال فرمایا اور ابو عثمان ہندی نے بیعت جماعت مومنین کوفہ مین ندا کی کہ اے طالبان خون حسین یا منصور امت یعنی اے منصور مارد ال اور یہ

وہ کلمہ ہے کہ جو اصطلاح مین ایک دوسرے کے پہچاننے کو بنایا گیا ہے اور بسبب
فال اِس کلمہ کو نیک جانتے ہین بعد اِسکے کہا کہ اے مردان ہدایت یافتہ آگاہ
ہو کہ امین اور مومن آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے خروج کیا ہے اور دیر ہند مین نزول
اجلال فرمایا ہے اور مجھے تمھین دعوت کرنے کو اور خوشخبری دینے کو بھیجا ہے نکلو
اور اوسکی خدمت مین چلو خداوند عالم تمپر رحم کرے الحاصل مردان مجاہد وجانباز
ہر طرف سے جوق جوق اوسکے اور مینے اپنی محرومی کے اظہار مین اونکی سعادت
ملازمت سے اور اِس تمنا مین کہ کاش مین اوسوقت ہوتا اور فرمانبرداران حضرت
امام حسین علیہ السلام مین یا ہمراہیان مختار مین محسوب ہوتا اور سعادت ابدی اور
نجات دائمی حاصل کرتا یہ چند شعر حسرت آمیز کہے ؎

ولما دعا المختار للثار اقبلت	کتائب من اشیاع آل محمد
وقد لبسوا فوق الدروع قلوبهم	وخاضوا بحارا الموت فی کل مشهد
هم نصروا سبط النبی ورهطه	وداتوا باخذ الثار من کل ملحد
ففازوا بجنات النعیم وطیبها	وذلک خیر من لجین وعسجد
ولو اننی یوم الهیاج لدی الوغی	لاعملت حد المشرفی المهند
فوا اسفا ان لم اکن من حماة	فاقتل فیهم کل باغ ومعتدی

حاصل مضمون ان اشعار کا یہ ہے کہ جسوقت مختار نے اہلبیت رسالت کا کینہ وانتقام
لینے کے لیے مومنین کو طلب کیا تو گروہ گروہ جوانان شجاعت شعار شیعیان وموالیان
ائمہ اطہار سے آئے درحالیکہ وہ لوگ اپنے دونکو زرہون کے اوپر پہنے ہوے
تھے اور دریاے شہادت مین ہر جگہ غوطہ مارے ہوے تھے اور سبط احمد مختار
اور اتباع وانصار عترت اطہار کے یار ومددگار ہوے اور انتقام خون امام ہر ملحد
بدانجام سے لینے کو برضا ورغبت تمام کمر باندھی اور سیر باغ جنت سے فائز ہوے اور عذاب جہنم سے
نجات پائے اور واقعی کہ زرد سیم کو جنات نعیم سے کیا نسبت ہے اور اگر مین جنگ وجدال کے
وقت ہوتا تو کونسا مرتبہ شمشیر زنی کا ہے کہ جو مین بجانہ لاتا حیف ہے کہ مین اون قربان خدا کی نصرت
وحمایت مین داخل نہوا کہ گروہ باغی اور طاغی کو قتل کرتا مرتبہ سوم ذکر مین اوس واقعہ کے کہ جو مختار کو

ابن مطیع سے ظہور مین آیا وا لبی اور حمید ابن مسلم اور نعمان بن ابی جعدہ کہتے ہین کہ ہمنے
مختار کے ساتھ خروج کیا قسم خدا کی کہ اوسنے بسرعت تمام ایک شب کے عرصہ مین
اپنے لشکر ظفر پیکر کو آراستہ کیا اور صبح ہونے تک اپنے لشکر کی درستی اور آراستگی سے
فارغ ہو چکا تھا علی الصباح آگے کھڑا ہوا اور ہمارے ساتھہ نماز جماعت ادا کی اور
سورہ والنازعات اور سورۂ عبس اس حسن صوت اور خوش آواز سے پڑھا کہ ہمنے
کبھی کسی پیش نماز کو اس لحن ولہجہ سے پڑھتے نہین سنا تھا بعد اسکے ابن مطیع نے
اپنے اصحاب کو بلا کر شبث ابن ربعی کو تین ہزار نامردون سے اور راشد بن ایاس
کو چار ہزار ملعونون کی جمعیت سے اور حجار ابن ابجر عجلی کو تین ہزار آدمیون سے اور
عکرمہ بن ربعی اور شداد بن ابجر اور عبد الرحمن بن سوید کو بھی تین تین ہزار آدمیون کی
جمعیت سے بھیجا باجملہ لشکر شقاوت اثر ادس بد اندیش کا قریب بیس ہزار آدمیونکی
جمعیت کے متعاقب پہونچے مختار نے قوم سلیم اور کوچہ بریدین فوج کا غلغلہ سنا خبر
منگائی معلوم ہوا کہ شبث ابن ربعی بھراہی سواران بسیار کارزار کے واسطے آیا ہے
اس اثنا مین سعر ابن ابی سعر حنفی کہ تابعین مختار سے تھا مراد کیطرف سے سوار ہوکر
پہونچا اور راشد ابن ایاس سہی دوچار ہوا اور مختار کو آگاہ کیا پس مختار نے ابن اشتر
کو نو سو سوار اور چھہ سو پیادون سے اور نعیم ابن ہبیرہ کو تین سو سوار اور چھہ سو پیادونسے
بھیجا اور زید ابن انس کو نو سو جوانان شجاعت شعار سے مسجد شبث کی طرف روانہ
کیا اور اعدا سے مقابلہ اور مقاتلہ کیا یہانتک کہ اون سب نامردونکو پس پا کر دیا اور
ایک جماعت مردم نر تعین سے قتل ہوئی اور نعیم ابن ہبیرہ بھی شہید ہوے اور
ابراہیم مع اپنے اصحاب کے راشد بن ایاس کے مقابل پہونچے اور اوس ملعون
کے ساتھ چار ہزار سوار تھے ابراہیم نے اپنے یارون سے کہا کہ انکی کثرت سے
خوف وہراس نہ کرو اسلیے کہ اکثر جماعت قلیل انبوہ کثیر پر حکم خدا سے غالب ہوئے
ہے اور حق سبحانہ تعالے صابرون کے ساتھہ ہے باجملہ نائرہ جدال و قتال
مشتعل ہوا آخر کار حنظلہ بن عبسی راشد ابن ایاس سے مقابل ہوا اور حملہ کرکے
اوس ملعون کو ایک نیزہ مارا اور قتل کیا اور باواز بلند پکارا کہ بر رب کعبہ مینے

راشد کو مارا ساتھی اوس ملعون کے اس آواز کو سنکر فریاد و واویلا کرتے ہوے
بھاگے اور کمال سرور طالبان خون آل کو حاصل ہوا اور سواران کوفہ یورش کرکے
اکثر نامردون کو عزبت شمشیر آبدار سے شربت ناگوار مرگ پلایا اور گروہ گروہ کو علی قدر
مراتب داخل مقامات جہنم کیا بقیہ السیف فرار کو قرار پر اختیار کرکے مسجد اور
کوچہ و بازار مین چھپ رہے اور ابن مطیع کو تین دن اوسکے قصر مین گھیرے رہے اور
بعد اس واقعہ کے مختار بازار کیطرف آیا اور ابراہیم ابن اشتر کو محاصرہ مذکور پر چھوڑ گیا
جب عرصہ ابن مطیع اور اوسکے یارون پر تنگ ہوا تو اونھین نامردون کے مشورے
سے عورتون کا لباس پہنکر نکلا اور ابوموسی اشعری کے گھر مین پنہان ہوا اور اوسکے
اصحاب نے مختار سے امان چاہی اور اوسکی بیعت کو قبول کیا مختار اونسے باخلاق
تمام پیش آیا اور مناصب اور منازل رفیع کا متوقع کیا اور ابن مطیع کے تلاش
نہ کی اور مسجد مین جاکر حکم کیا کہ لوگون کو نماز جماعت کے لیے مذاکرین ہر جا و طرف سے
لوگون نے ہجوم کیا مختار نے منبر پر جاکر کہا کہ حمد و ثنا اوس خدا ے یگانہ کے لیے
ہے کہ جسنے اپنے دوستون سے یاری اور مددگاری کا وعدہ کیا ہے اور اعداے
خواری اور زیان کاری کا وعید کیا ہے اور وعدہ اوسکا آنے والا ہے اور
حکم اوسکا ہونے والا ہے اور جو شخص کہ افترا کرے وہ بے بہرہ اور بے نصیب
ہے ایہا الناس آگاہ ہو کہ ہمارے لیے ایک زمانہ قوی اور رایت بلندی مقرر اور
مقدر ہوا ہے اور ہم مامور ہوے ہین کہ اوس زمانہ کی انتہا کو پہونچین اور اس
نشان کو برپا کرین اور ہاتھ سے نہ دین پس ہمنے دعوت داعی کو بسمع قبول سنا
پس اکثر گمراہ کہ جو مارے گئے آگاہ ہو کہ سب طاغی اور باغی اور جابر اور کاذب
اور منکر رحمت خدا سے دور ہین اے بندگان خدا آؤ اور راہ ہدایت اختیار
کرو اور حبا و اہل عناد اور حمایت ضعیفان عترت امجاد مین سعی اور کوشش کرو
اور مین ہون کہ مقہورون اور سرکشون پر مسلط ہوا ہون اور خون فرزند رسول
رب العالمین کو طلب کرتا ہون قسم اوس خدا ے عزوجل کی کہ جو ابر کو پیدا
کرتا ہے اور گناہگارون کو عذاب شدید سے معذب فرماتا ہے کہ مین البتہ خراب

کرونگا قہر منتقمی کذاب اور مجرم مرتاب ابن شہاب کو اور اصحاب منافقین کو بلاد عرب
کیطرف نکال دونگا اور ہر آئینہ اعوان و انصار ظالمین کو اور بقیۂ قاسطین کو قتل
کرونگا پس مختار نے ایک لحظہ منبر پر توقف کیا بعد ازآن اوٹھہ کہڑا ہوا اور قسم
یاد کرکے کہا کہ مین شہر مصر مین لوگون کے گہرون کو جلادونگا اور قبرون کو کہودونگا
اور مومنون کے دلونکو خوش کرونگا اور جباران کبار کو قتل کرونگا اور قسم
بیت الحرام اور زمزم و قلم کے کہ علم کوفہ سے اضم مین اور اطراف ذی سلم مین
عرب و عجم سے بیجاؤنگا اور بنی تمیم سے اکثرون کو حلقہ بندگی مین لاؤنگا یہ کہکر منبر سے
اوتر آیا اور قصر امارت مین داخل ہوا اور لوگون نے بیعت کے لیے اوسپر ہجوم
کیا اور مختار ہاتھہ بڑھائے ہوے بیٹھا تھا یہانتک کہ ایک جماعت کثیر اور جم غفیر
صغیر و کبیر اور امیر و فقیر نے بیعت کی اور اوسوقت بیت المال مین نو ہزار درہم
تھے بعد اسکے محاصرہ کرنے والون مین سے ہر ایک کو کہ وہ سب تین ہزار آٹھہ سو
جوان تھے پانچ پانچ سو درم دیے اور چھہ ہزار شخص کہ بعد محاصرہ کے آئے تھے
اونھین بھی دو دو سو درم ملے اور جب مختار کو معلوم ہوا کہ ابن مطیع ابو موسی اشعری
کے گہر مین ہے تو عبد اللہ بن کامل کو بلاکر دس ہزار درم دیے اور کہا کہ یہ درم ابن
مطیع کے پاس لیجا میری طرف سے اور کہہ اس روپے کو اپنے سفر کی مصرف مین
لا اسلیے کہ مین جانتا ہون کہ بسبب تنگدستی کے تو باز رہا ہے ابن مطیع نے وہ درم
لے لیے اور بصرہ کی طرف چلا گیا اور بسبب خجالت کے عبد اللہ ابن زبیر کے پاس
نہ گیا اور مختار نے اپنے لشکر کا عبد اللہ ابن کامل کو سردار کیا اور نگاہبانون کا
ابو عمرہ کیسان کو حاکم کیا اور عبد اللہ بن حارث کے لیے کہ اشتر کا برادر مادری
تھا ریاست ارمنیہ اور محمد بن عطارد کے واسطے بحکومت آذربیجان اور عبد الرحمن
بن سعد بن قیس کے لیے بامارت موصل اور سعد بن حذیفہ بن یمان کے لیے
بولایت جلوان اور عمر بن سائب کے واسطے بامیری ری و ہمدان رعیت سے
بیعت لی اور پہاڑون پر اور شہرون مین جابجا عامل بھیجے اور آپ خصومات
اور قضایاے مردم کو فیصل کرتا تھا یہانتک کہ بسبب کثرت اشغال امارت کے

فرصت نہوتی تھی پس شریح کو قاضی کیا اور جب سنا کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے
اوسے معزول فرمایا تھا تو چاہا کہ اوسے منصب قضا سے موقوف کرے پس شریح
نے تعارض کیا اور مختار نے اوسے معزول کیا اور عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی
کیا پس وہ بیمار ہوگیا بعد ازآن مختار نے عبداللہ بن مالک طائی کو اوسکی قائم مقام کیا اور مروان ابن حکم نے سابق
اس سے جسوقت کہ اہل شام اوسکی مطیع و فرمانبردار تھے ایک لشکر مختار کیطرف بھیجا تھا اور ایک لشکر عبداللہ
ابن زیاد کے ساتھ عراق کو بھیجا تھا اسلیے کہ کوفے کو تین دن تک تومین ابن زیاد بسبب کسی
سانحہ کے ایک جزیرہ مین رہلیا اور قیس ابن عیلان عبداللہ ابن زبیر کیطرف سے وہان
کا عامل تھا بالجملہ ابن زیاد سفر عراق سے باز رہ کر شہر موصل کا عازم ہوا اور وہان
عبدالرحمن مختار کی طرف سے عامل تھا ابن زیاد نے سوار اور پیادون کو موصل
کی طرف روانہ کیا چونکہ عبدالرحمن اوسکے مقاومت کی طاقت نہ رکھتا تھا
تکریب مین چلا گیا اور سب صورت اس ماجرے کی مختار کو لکھ بھیجی مختار اوسکے
اس لکھنے سے بہت خوش ہوا اور لکھا کہ جبتک میرا حکم تجھے نہ پہونچے اپنی جگہ سے
حرکت نہ کرنا اور یزید ابن انس کو بلایا اور بعد اظہار احوال سفر پر تحریص و ترغیب
کی کہ ابن زیاد سے لڑنے کو جاوے اور کہا کہ جسقدر جی چاہے اپنی فوج اپنے ساتھ لیجا
اوسنے تین ہزار سوار لیکر کوفے سے کوچ کیا اور مختار اوسکی مشایعت کو ابو موسے
کے گھر تک چلا آیا اور اوسے نصیحت کی کہ ہتھیار لڑائی کے درست رکھنا اور جب
مدد اور کمک کی احتیاج ہو تو مجھے آگاہ کرنا ابن انس نے کہا مین تم سے کچھ اعانت
اور امداد نہین چاہتا مگر استدعاے دعا کرتا ہون کہ وہ میرے لیے کافی ہے مختار
نے عبدالرحمن بن سعد کو لکھ بھیجا اما بعد آگاہ ہو کہ مینے یزید ابن انس کو مع لشکر تسخیر
ملک کے لیے بھیجا ہے پس تو ملک اوسے سپرد کر والسلام خلاصہ یہ کہ سردار مذکور
خیمہ و خرگاہ لیکر روانہ ہوا اور سرزمین موصل پر پہونچا اور مقام باجلی مین خیمہ کیا
جب ابن زیاد بدنہاد کو خبر پہونچی کہ ابن انس تین ہزار سواردن سے فلان مقام
مین وارد ہوا ہے تو اوسنے کہا کہ مین اونکے ہزار آدمیون کے مقابل مین دو چند
بھیجونگا اور چھ ہزار سواردن کو اوس نامرد نے یزید ابن انس سے لڑنے کو

روانہ کیا اتفاقاً اوس دن یزید ابن انس بیمار اور صاحب فراش ہوگیا تھا اہل لشکر
نے اوسے ایک خرمصری پر سوار کیا اور پیادے راست وچپ سے اوسے گھیرے ہوئے
تھے اس لحاظ سے کہ مبادا گر نہ پڑے اور اسی حال سے ابن انس کو لشکر مخالف کے
مقابل لیگئے اور یزید ابن انس جس جگہ پہونچا تھا وہان اپنے اصحاب کو قتال اعدا
پر تحریص اور ترغیب کرتا تھا اسی اثنا مین کہا کہ اگر مین مارا جاؤن تو ورقا ابن عازب
اسدی تم پر امیر ہوگا اور اگر وہ بھی مارا جاے تو عبد الله ابن صخرہ ازدی سردار
لشکر ہے اور اگر وہ بھی قتل ہو تو سعر بن ابی سعر خفی رئیس ہوگا خلاصہ یہ کہ شہر ذیحجہ
سنہ چھیاسٹھ ہجری مین عرفہ کے دن پیش از طلوع آفتاب عالمتاب دونون لشکر کا
مقابلہ ہوا اور ہنوز وقت چاشت نہ پہونچا تھا کہ اہل عراق نے فوج ابن زیاد بدبنیاد
کو شکست دی اور جمعیت اون بدکیشون کے انکی تیغ زنی اور تیر بارانی سے کلہ ہاے
ابر کیطرح پراگندہ اور پریشان ہوگئے اور تین سو نامردون کو اون ملعونون مین سے
اسیر و دستگیر کرکے اپنے امیر کے روبرو لائے اوسوقت یزید ابن انس کو شدت
مرض سے حالت نزع تھے چونکہ طاقت بولنے کی نہ تھی لہذا ہاتھ سے اونکی گردن
مارنے کا اشارہ کیا چنانچہ بموجب حکم امیر اون سب بے پیرونکو قتل کیا اور بعد اسکے
یزید ابن انس نے بھی انتقال فرمایا ورقا ابن عازب اسدی نے اونکے جنازہ پر
نماز پڑھی اور مراتب تکفین و تدفین کو بجا لایا لیکن اہل عراق اس سردار کے انتقال
سے نہایت متالم اور غمگین ہوے ورقا نے سبھون کو تسلی اور دلاسا دیا اور کہا کہ
عبید الله ابن زیاد کے پاس فوج بہت ہے اور ہم مین اوسکی فوج سے مقابلہ کرنیکے
طاقت نہین ہے اہل لشکر نے کہا کہ بہتر وہ شب مین پھر چلو محمد بن جریر طبری نے
اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ اوسدن ابن زیاد حرامی کے ساتھ اسی ہزار شامی تھے
اور مختار اور اہل کوفہ کو اسطرح خبر پہونچی کہ لشکر شام یزید ابن انس کے سامنے آیا اور
ابن انس ہلاک ہوا اور کیفیت اونکے وفات فرمانے کی جسطرح سے کہ واقع مین تھی
اوسطرح نہ پہونچی سب نے گمان کیا کہ یزید ابن انس مارے گئے پس مختار نے اوس
عامل سے کہ جسے مدائن مین بھیجا تھا استفسار حال کیا دریافت ہوا کہ مارا نہین گیا

بلکہ مریض ہوکر انتقال کیا اور لشکر نے بھی شکست نہین پائی بلکہ خود پھر آتا ہے یہ خبر
سنکر مختار مسرور اور خوش ہوا بعد اسکے اور فوج مہیا و آراستہ کی مرزبانی نے کہا ہے
کہ مختار نے ابراہیم ابن اشتر کو جہاد اللہ ابن زبیر سے لڑنے کا حکم کیا پس ابراہیم
دو ہزار شخص قبیلہ مذحج اور سدسی اور اسی قدر قبیلہ بنی تمیم اور ہمدان سے اور
ایک ہزار پانچ سو مدینہ منورہ کے قبیلون سے اور چودہ سو قبیلہ کندہ اور ربیعہ
سے اور دو ہزار قبیلہ حمیر سے ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور ایک روایت کے موافق
ستّی ہزار شخص ابراہیم کے ہمراہ تھے چار ہزار قبائل سے اور آٹھ ہزار حمیر سے
اور مختار پیادہ پا مشایعت ابراہیم کو آیا ابراہیم نے التماس کیا کہ اے امیر
سوار ہو لیجیے مختار نے جواب دیا کہ مین اس لشکر اجر و ثواب الٰہی کا امیدوار ہون
اور چاہتا ہون کہ مددگاری ذریت رسول خدا اور طلب خون جناب سید الشہدا
مین میرے قدم گرد آلودہ ہون یہ کہکر ابراہیم کو وداع کرکے پھر آیا اور ابراہیم
روانہ ہوے اور مقام حمام اعین مین نزول کیا اور بعد ازآن ساباط مدائن مین
فروکش ہوے اور اوسوقت کو نیان غدار نے مختار کی قلت انصار دیکھکر فرصت
غنیمت جانی اور سر شورش بلند کیا اور بالاتفاق عداوت و نفاق کو ظاہر کرکے یکبارگی
مختار پر خروج کیا اور جو جو ملعون کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون مین شریک
تھے اور بسبب خوف مختار کے چھپے ہوے تھے سب نکلے اور قاعدہ سب نے عہد و
پیمان کو توڑ ڈالا اور تلوارونکو کھینچا اور وہ سب ملعون قبیلہ کندہ اور بجیلہ اور ازدسے
تھے اور اون مین شمر ذی الجوشن ولد الزنا بھی تھا حاصل کلام یہ کہ مختار نے فی الفور
ایک شخص کو ساباط مدائن مین ابراہیم ابن اشتر کے پاس بھیجا اور ایک نامہ اس
مضمون کا ارقام کیا کہ مکتوب کو ہاتھ سے زمین پر نہ رکھنا جب تک کہ تم مع تمام لشکر
اسطرف کا عزم نہ کرنا ابراہیم نے بمجرد ملاحظہ خط مختار سارے لشکر کو پھر چلنے کا حکم
کیا اور سب بہ تعجیل تمام روانہ ہوے اور مثل ایلغار کوفہ مین داخل ہوے اور مختار
نے اون ملعونون کو بہ طائف الحیل اور باہستگی و نرمی روک رکھا تھا اور ابراہیم
کے آنے کا منتظر تھا کہ اسکے پہونچتے ہی اونکے خرمن زندگانی کو جلا دی اور اونکے

رگ و ریشہ کو بیخ و بنیاد سے نکال ڈالے لیکن کوفیون نے پہلے ہی ابراہیم کے پہونچنے سے لڑنا شروع کیا چار و ناچار مختار نے اون چار ہزار آدمیون سے کہ جو اونکے ساتھہ تھے اون لعینون سے مقابلہ اور مقاتلہ شروع کیا اور اوس دنکو اسی طرح بسر کیا دوسرے دن ابراہیم بن اشتر بمعیت لشکر گران کہ وہ سب بہادر اور نامور تھے آپہونچا جہین کو فیان مردود نے ورود مسعود ابراہیم کی خبر پائی دو فرقہ ہوکر ایک فرقہ ربیعہ اور مضر کیطرف اور دوسرا فرقہ یمن کیطرف بھاگ گیا اور ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ علم محمودی بلند کیا مختار نے ابراہیم کو اختیار دیا کہ جسطرف جی چاہے متوجہ ہو ابراہیم نے کہا جو تمھین منظور ہو مختار نے رہنمائی فہم و عقل سے ابراہیم کو کناسہ مضر کیطرف روانہ کیا اور آپ یمن کیطرف گیا پس رفاعہ بن شداد نے لڑنا شروع کیا اور جنگ عظیم واقع ہوئی یہانتک کہ سعادت شہادت سے فائز ہوے بعد اونکے حمید ابن مسلم رجز پڑھتے ہوے نکلے اور معرکہ مبارزت مین داد شجاعت دی اور اوس قوم مردود نے شکست فاحش کھائی اور خبر فرحت افراد ان ملعونون کے شکست کھانے کی مختار کو پہونچی بعضے اون لعینون مین سے گھرون مین چھپ رہے اور بعضے مصعب بن زبیر سے لگئے اور ایک گروہ صحرا کی طرف بھاگ گیا غازیون نے بعد انقراض جنگ اون ملعونونکے مقتولون کو شمار کیا تھی چھ سو چالیس لاشین پائین اور پانچ سو نامردون کو گھرون سے قید کرلائے جیسا کہ طبری وغیرہ نے لکھا ہے پس قیدیون کو مختار کے پاس لیگئے پوچھا کہ جو انمین سے شہادت امام ؑ کی وقت موجود تھا اوسے بتاؤ پس جب مطلع ہوتا تھا کہ فلان شخص اوسوقت موجود تھا فوراً اوسے قتل کرتا تھا یہانتک کہ دو سو اڑتالیس ملعونون کو قتل کیا اور باقی ماندون کو چھوڑ دیا اور اکثرون کو اون ظالمون مین سے اصحاب مختار نے بے پوچھے مختار کے جہنم واصل کیا بعد اس ماجرے کے مختار کو معلوم ہوا کہ شمر ذی الجوشن مع ایک جماعت قاتلان حضرت امام حسین علیہ السلام کے بھاگا ہے مختار نے ایک غلام حبشی کو کہ نام اوسکا رزین تھا اور ایک روایت مین ہے کہ نام اوسکا زربی تھا اور وہ غلام نہایت

رسول خدا

سجاع

شجاع تھا دس شخص اور اوسکے ہمراہ کرکے امور کیا کہ شمر ولد الزنا کا سر کاٹ لائے
مسلم بن عبد اللہ ضبابی کہتا ہے کہ مین بھی اون بھاگے ہوؤن مین سے تھا ناگاہ
غلام مذکور ہمارے سامنے آیا شمر نے ہمسے کہا کہ تم سب گھوڑون پر سوار ہوکر
متفرق ہو جاؤ شاید یہ غلام میری طرف قصد کرے پس ہمنے اوسکے کہنے پر عمل کیا
اور غلام آپہونچا شمر ولد الزنا نے اوسپر حملہ کیا اور اوسے قتل کرکے روانہ ہوا
اور ہم سب اوس قریہ مین کہ جسکا نام کلبانیہ ہے نہر کے کنارے پشتہ کیطرف پہونچے
شمر ذی الجوشن نے وہان سے ایک مجوسی کو پکڑکر ایک نامہ سپرد اوسکے کیا
کہ جلد مصعب ابن زبیر کو پہونچا اور سر نامہ پر اسطرح لکھا کہ یہ نامہ ہے شمر ذی الجوشن
کا مصعب ابن زبیر کو مجوس مذکور نامہ لیکر روانہ ہوا اور ایک گاؤن مین پہونچا
اتفاقاً مختار نے ابو عمرہ کو پانچ سو سوارون سے وہان کسی کام کو بھیجا تھا ایک
شخص نے ابو عمرہ کے ہمراہیون مین سے نامہ مذکور کو مجوس سے لیکر اوسکا نامہ
پڑھا اور اوس مجوس سے پوچھا کہ شمر کہان ہے اوسنے کہا جہان شمر ہے وہ مقام
یہان سے تین فرسخ کے فاصلہ پر ہے راوی کہتا ہے ہمنے شمر سے کہا کہ تو یہان سے
کوچ کرا سلیے کہ یہ خوف کی جگہ ہے اوس ملعون نے جواب دیا کہ وائے تیرا یہ سب
خوف و بیم تمھین اس کاذب سے ہین قسم خدا کی کہ تین دن تک مین یہان سے نجاؤنگا
اس اثنا مین اول روز پشتہ کی طرف سے چند سوار دکھائی دیے اور اون سوارون
نے ہمین گھیر لیا اور شمر ولد الزنا اوسوقت برہنہ تھا اور ایک لنگوٹ باندھے تھا
ہم سب اوسے اکیلا چھوڑکر بھاگے اوسنے تلوار پکڑکر اون سوارون کا مقابلہ کیا
اور رجز پڑھتا تھا بعد تھوڑی دیر کے ہمنے ایک آواز سنی کہ خبیث مارا گیا اور
ابو عمرہ نے شمر کو مع اوسکے یارون کے قتل کیا اور سر اون بدبختون کے کاٹ
کر مختار کے پاس بھیجدیے مختار نے اون سرونکو دیکھکر سجدہ شکر کیا اور اونھین
رجبۃ الخذا مین برابر مسجد جامع کے لٹکوا دیا اب جناب سید الشہدا علیہ السلام
کے اون قاتلون کا ذکر کرتا ہون کہ جو مختار کے ہاتھ سے مارے گئے طبری نے
اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ مختار قاتلان امام انام اور اہلبیت کرام کی جستجو اور تفحص

کرنے مین نہایت مبالغہ اور سعی و کوشش مالا کلام کرتا تھا اور کہتا تھا پید اکرو قاتلان
آل محمد کو اسلیے کہ جب تک مین زمین کو ادن ناپاکون سے پاک نہ کردن آب وطعام
بھی ناگوار ہے موسی بن عامر کہتا ہے جو لوگ کہ پہلے مختار کے سامنے گرفتار ہوکر
آئے وہ ملعون تھے کہ جنھون نے اوس جناب کی نعش مبارک پر گھوڑے دوڑائے
تھے مختار نے ادن لعینون کے باب مین حکم کیا کہ ادن سب کو اوندھا لٹایا
اور ہاتھ پانون ادنکے لوہے کے میخون سے زمین پر گاڑ دیے اور بعد اسکے
اونکے اوپر گھوڑے دوڑائے اور اونکے بدنہاے نجس کو پارہ پارہ کیا اور اس
سب کے بعد اونکی لاشون کو جلا دیا اور پھر اون دو ملعونون کو کہ جو عبد الرحمن
ابن عقیل ابن ابیطالب کے خون مین شریک تھے اور اونکے تن مطہر سے کپڑے
اوتار لیگئے تھے صحرا سے اسیر کرکے لائے مختار نے اونھین قتل کیا اور آگ مین جلا دیا
بعد اسکے مالک بن بشیر گرفتار ہوا مختار نے اوس ملعون کو سر بازار گردن مارنے کا
حکم کیا اور ابو عمرہ کہ خانہ خولی بن یزید اصبحی کے محاصرہ کے لیے بھیجا اور یہ وہ ملعون
تھا کہ جو سر انور اوس سرور کا ابن زیاد بد اختر کے پاس لیگیا تھا جسوقت کہ ابو عمرہ
نے اوس ملعون کے گھر کو گھیر لیا تو اوسکی زوجہ نوار نامی دختر مالک بروایت طبری
اور بعضون نے عیوق کہا ہے اور وہ دوستدار عترت اطہار تھے باہر نکل آئے اور
کہا کہ مین نہین جانتی کہ خولی کہان ہے اور اونگلی سے بیت الخلا کے طرف اشارہ کیا
لوگون نے جاکر دیکھا کہ اپنے سر پر ایک ٹوکرا رکھے بیٹھا ہے اوسے پکڑ لیا اور
قتل کیا اور مختار نے بعد قتل اوسکے جلانے کا حکم کیا اور عبد اللہ بن کامل کو حکیم
بن طفیل سنبسی کیطرف بھیجا اور یہ وہ ملعون ہے کہ جسنے حضرت عباس کو تیر مارا تھا
اور لباس اوس جناب کا اوتار لیگیا تھا پس اوس ملعون کو پکڑا اور تیرون کا نشانہ
کیا قبل اسکے کہ اوسے مختار پاس لیجائین بعد اسکے مختار نے چند اشخاص کو کہ
انمین سے عبد اللہ ابن ناجیہ تھا مرہ بن منقذ عبدی کے پکڑنے کو بھیجا اور یہ ملعون
مرد بہادر اور قاتل فرزند نوجوان حضرت شبیر یعنے حضرت علی اکبر کا قاتل تھا پس
اون لوگون نے جاکر اوس روسیاہ کے گھر کو گھیر لیا وہ ملعون ایک اسپ شوخ طناز

پر سوار ہو کر اور ایک نیزہ ہاتھ مین لیکر گھر سے نکلا اور عبد اللہ ابن ناجیہ شامی کو نیزہ
مارا عبد اللہ مذکور گھوڑے سے گر پڑے لیکن اوسکے سنان کا زخم عبد اللہ کو نہین پہونچا
بعد اسکے پسر کامل نے اوس مردود کو ایک تلوار ماری اوسنے اپنے بائین ہاتھ پر روکی
اور وہان سے گھوڑے کو دوڑا کر بھاگ گیا اور مصعب بن زبیر سے جا ملا اور وہ زخمی
ہاتھ اوس لعین کا شل اور بیکار ہو گیا تھا بعد اسکے زید بن رقاد کو پکڑ لائے اور
سنگسار اور تیر باران کر کے جلا دیا اور سنان ابن انس بصرہ کیطرف بھاگ گیا
پس گھر اوس بد گھر کا خراب کیا بعد اسکے وہ بد اختر حدود بصرہ سے قادسیہ کی طرف
گیا وہان جاسوس تھے اونھون نے مختار کو خبر کی آخر کار اوسے درمیان عذیب
اور قادسیہ کے مقید کیا اور اونگلیان اوسکی کاٹ ڈالین بعد ازان ہاتھ پاؤن
اوسکے قطع کیے اور ایک دیگ مین روغن زیت دغ کر کے اوس نارے کو اوسمین
ڈالدیا اور عبد اللہ ابن عقبہ غنوی ایک خرپرے کیطرف بھاگ گیا گھر اوس
بد اختر کا کھود ڈالا منہال ابن عمر سے مروی ہے کہ اوسنے کہا مین جناب سید الساجدین
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت مین رخصت ہونے کو گیا اور
مکہ معظمہ سے مراجعت کرنے کا ارادہ رکھتا تھا حضرت نے فرمایا اے منہال حرملہ بن
کاہل کا کیا حال ہے اور بشیر ابن غالب اسدی اوسوقت میرے ساتھ تھا اوسنے
عرض کیا کہ وہ بنی جریش سے ہے اور ایک فرزندان آتش روشن کنندہ سے ہے
اور کوفہ مین زندہ ہے اوس جناب نے یہ سنکر دست مناجات درگاہ قاضی الحاجات
مین بلند کیے اور کہا کہ خداوندا اوس ملعون کو گرمی آتش اور گرمی آہن چکھا منہال
کہتا ہے کہ مین کوفہ مین آیا اور مختار نے اونھین دفون مین خروج کیا تھا مین اوسکی
ملاقات کے واسطے سوار ہو کر گھر سے نکلتا ہی تھا کہ اوس سے ملاقات ہوئی مختار نے
کہا اے منہال تو ہماری ولایت اور حکومت کا شریک ہو اینے کہا کہ مین مکہ معظمہ مین
تھا پس مین اور مختار ساتھ ساتھ گناس تک پہونچے وہان پہونچکر مختار نے اسطرح توقف
کیا کہ گویا کسی کا انتظار تھا بعد ایک ساعت کے چند آدمیون نے آکر خوشخبری
دی کہ حرملہ گرفتار ہوا بعد اسکے اوس ملعون کو لائے مختار نے اوس بد اختر

کہا کہ لعنت خدا تجھپر اور شکر خدا کہ جسنے مجکو تجھپر قادر کیا اور جلاد کو بلاکر ہاتھہ پاؤن اوسکے
کٹوا ڈالے اور آگ منگاکر نرکلون مین اوسے جلا دیا مینے دو مرتبہ کہا سبحان اللہ مختار
نے کہا اے منہال ہرچند تسبیح کرنا ہر حال مین خوب ہے لیکن اسوقت کیا باعث
ہوا جو تونے مکرر سبحان اللہ کہا مین نے حضرت امام زین العابدینؑ کی دعا کا بیان
کیا مختار یہ بات سنکر گھوڑے سے اترا اور دو رکعتین نماز شکر کی بجا لایا اور سجدہ کو
طول دیا بعد اسکے سوار ہوکر روانہ ہوا میرا گھر سر راہ تھا مینے بمنت و عاجزی مختار
سے عرض کی کہ میرے گھر پر اترے اور کچھہ کھانا تناول کرے مختار نے کہا کہ حضرت
امام زین العابدین علیہ السلام نے چند دعائین مانگین اور اثر اجابت اون دعاؤن کا
حق تعالی نے میرے ہاتھہ پر ظاہر فرمایا اور تو میری دعوت کرتا ہے آج روزہ شکر
کا دن ہے مینے کہا خداوند عالم تجھے توفیق نیک دے اور اون ملعونون مین سے
عبد اللہ بن عروہ خثعمی مصعب کے پاس بھاگ گیا بس گھر اوس بدگہر کا گرا دیا گیا
اور بہت سے آدمی عمر بن صبیح صیداوی کے پیچھے بھیجے اور یہ لوگ رات کو اوسوقت
اوسکے مکان پر پہونچے کہ سب سو گئے تھے اور وہ ملعون بھی کوٹھے پر تلوار سر کے
نیچے رکھے سوتا تھا لوگون نے اوسے پکڑ لیا اور تلوار بھی اوسکی لے لی اوسوقت
اوس لعین نے کہا کہ کیا میری تلوار ہے کہ باوجود ایسی نزدیکی کے ایسے دور ہو گئے
الغرض اوسے مختار کے روبرو لائے پس علی الصباح اوس بیدین کو نیزے مار مار کر
واصل جہنم کیا بعد اسکے مختار نے چند اشخاص کو محمد بن اشعث ابن قیس کیطرف روانہ
کیا اور کہدیا کہ تم اوسے لوطلب اور صید و شکار مین یا جہان کہڑا ہوا یا خائف و ہراساں
نگران یا پنہان پاؤ گے سر اوس ملعون کا لے آؤ اور وہ مردود اپنے اوس گھر مین بھاگ کر
بیٹھہ رہا تھا کہ جو ایک قریہ مین متصل قادسیہ کے واقع تھا اون لوگون نے کہ جنھین
مختار نے بھیجا تھا اوسکے قصر کو گھیر لیا وہ ملعون دوسرے دروازے سے نکل کر
مصعب سے جا ملا پس قصر و مکان اوس بے ایمان کا گرا دیا اور اثاث البیت اوسکا
مختار کے پاس لیگئے مرزبانی نے کہا ہے کہ عبد اللہ ابن اسید جہنی اور مالک بن اشہم ہمدانی
اور رجال بن مالک مجارلی قادسیہ سے گرفتار ہوکر مختار کے روبرو آئے مختار نے اون

ملعونون سے مخاطب ہوکر کہا اے دشمنان خدا حسینؑ ابن علی کہان ہین اون مکارون نے کہا کہ ہمنے اور دن کے جبر وکراہت سے خروج کیا تھا مختار نے کہا تمنے اوس جناب پر احسان کیون نہ کیا اور پانی کیون نہ دیا اور بدائی سے کہا تو ہی ہے اے ملعون کہ تو نے اوس جناب کی ٹوپی لے لی تھی وہ ملعون منکر ہوا مختار نے کہا ہان اے ملعون تو ہی ہے اور اوسکے دست و پا قطع کرنے کا حکم کیا سب حکم اوسکے چارون ہاتھ پاؤن کاٹے گئے اور اون دونون بھائیون کو کہ جو اوس ملعون کے ساتھ تھے گردن مارنے کا حکم کیا بعد اسکے بھجل بن سلیم کلبی کو پکڑ لائے اور کہا کہ اس ملعون نے اوس جناب کی انگشت مبارک کو کاٹ کر انگوٹھی لی تھی پس اوس شقی کے دست و پا کو قطع کیا اور خون جاری تھا یہانتک کہ جہنم واصل ہوا اور رقاد بن مالک اور عمر بن خالد اور عبد الرحمن بجلی اور عبد اللہ بن قیس خولانی کو لائے مختار نے اون ملعونون سے کہا اے قاتلان حسینؑ تمنے اوس جناب کی شہادت کے دن خوشبوئین لین تمھین کیفیت اوسکی یہ ہے کہ اون ملعونون نے اسباب حضرت مین سے خوشبوئین لوٹ کر آپس مین تقسیم کی تھین الحاصل اون مردودون کی بقتل کے چوراہے مین لیجا کر گردن ماری اور اسمابن خارجہ فزاری کہ جو مسلم ابن عقیل رحمہ اللہ کے قتل مین شریک تھا مختار نے اوس ملعون کے حق مین کہا اما ورب السماء ورب الضیاء والظلماء لتنزلن نار من السماء دھماء حمراء سحماء تحرق دار الاسماء یعنی قسم ہے آسمان اور روشنی و تاریکی کی خلق کرنیوالے کی کہ ہر آئینہ آتش سیاہ اور سرخ خالص آسمان سے نازل ہوگی اور اسما کے گھر کو جلادیگی اور یہ کلمات اوس ملعون تک پہونچے تو کہا اوسنے ابو اسحق نے عبارت سجع فرمائی ہے اب یہان کا رہنا صلاح نہین ہے اور صحرا کیطرف بھاگ گیا پس مختار نے گھر اوس بدبین کا اور اوسکی بہنی اعمام کا خراب کیا اور شمر ذی الجوشن اوس جناب کا اونٹ لوٹ مین لے آیا تھا اور گوشت اوسکا مردم کوفہ کو بانٹا تھا مختار نے حکم کیا کہ اون گھرون کو شمار کرکے بیخ و بنیاد سے گرادین اور اون گھرون کے رہنے والون کو قتل کرین پس مختار ہمیشہ اسی طرح سے قتل و استیصال کشندگان

امام علیہ السلام مین سعی وکوشش کرتا تھا اکثرون کو اون مردودون مین سے قتل کیا اور بھاگے ہوؤنکے گھرون کو اصل وبنیاد سے کھدوا ڈالا اور بہتون کو اون مردودون مین سے اونکی بود ورباش کی جگہ سے اور قلعون سے آوارہ کرکے اوس مقام کو مثل دشت وبیابان کیا اور اکثر غلام اپنے آقاؤن کو قتل کرکے مختار پاس آتے تھے اور آزاد ہوتے تھے اور مختار اکثر ملعونون کا اونکے غلامون سے سراغ معلوم کرتا تھا اور قتل کرتا تھا اور نوبت یہ پہونچی تھی کہ غلام اپنے آقا سے کہتا تھا کہ مجھے اپنی گردن پر سوار کر پس آقا غلام کو سوار کرتا تھا اور غلام از روے اہانت وسبکی پاؤن اپنے آقا کے سینہ پر لٹکاتا تھا اور اس بات سے دھمکاتا تھا کہ مختار سے تیری غیبت کرونگا سبحان اللہ مختار نے کیا ثواب ہاے جلیل اور کیا مناقب جمیل تحصیل کیے اور سعی وکوشش ہاے نمایان سے سرور وفرح بے پایان جناب احمد مختار اور اونکے آل اطہار صلوات اللہ علیہم اجمعین کو پہونچایا اور مینے باوصف ملال خاطر کے کئی شعر اس باب مین کہے ہین ؎

سر النبی باخذ الثار من غضب	باؤا بقتل الحسین الطاهر الشهید
قوم غدوا بلبان البغض یلحمهم	للمرتضے وبنیه سادة الامم
حاز الفخار لفتے المختار اذ قعدت	عن نصره سائر الاعراب والعجم
جادته من رحمة المختار سارية	تهمی علے قبره منهلة الدیم

یعنی مختار نے حضرت سید ابرار کو قاتلان امام سے انتقام لیکر مسرور وشادکام کیا اور بُرا حال ہوا اوس قوم کا کہ جو اپنے سینہ مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور اونکی اولاد کرام کا کینہ رکھتے تھے اور مختار نے اپنے لیے بُرا افتخار مہیا کیا جسوقت رسب عرب اور عجم اوس امام کی مدد ونصرت سے دست بردار ہوے تھے آب باران رحمت الٰہی اوسکی خاک کو سیراب کرے مرتبہ چہارم عمر سعد اور ابن زیاد کے مارے جانے کے ذکر مین اور کیفیت قتال مین اون مردودون سے اور فتحیاب ہونے مین اون لعینون پر جب کہ مختار اکثر اعداے آل اطہار کے قتال وجدال سے فارغ البال ہوا تو عمر سعد لعین اور اوسکے پسر حفص کے گرفتار اور

قتل کرنے کا اپنے دل مین ارادہ کیا عمر بن ہشیم نقل کرتا ہے کہ ایک دن ہم مختار کے
داہنی طرف اور ہشیم بن اسود اوسکے بائین طرف بیٹھے تھے مختار نے کہا والسہ مین
ایک ایسے شخص کو قتل کرونگا کہ جسکے پاؤن بیتے ہین اور آنکھین گڑھے مین گھسی ہوئی
ہین اور بھوین اوسکی برجستہ اور بلند ہین اور زمین کو وقت رفتار فشار دیتا ہے اور
قتل اوسکا اہل زمین و آسمان کو مسرور کرتا ہے ہشیم نے جانا کہ عمر سعد کو کہتا ہے پس
اپنے بیٹے عربان کو عمر سعد کے پاس بھیجکر اوسے اس ماجرے سے آگاہ کیا اور قبل
اسکے عبد اللہ ابن جعدہ بن ہبیرہ نے کہ مختار کے نزدیک بہت عزیز تھا مختار سے ایک
امان نامہ عمر سعد کے لیے لکھوا لیا تھا مضمون اوسکا یہ تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان
ہے مختار ابن ابیعبیدہ ثقفی کی طرف سے عمر بن سعد بن ابی وقاص کے لیے کہ تو اپنے
نفس سے اور اپنے اہل و عیال اور مال سے خدا کی امان مین ہے اور جو خطا کہ تجھسے سرزد
ہوئی ہے پس جب تک کہ تو ہماری اطاعت مین ہے اور اپنے گھر سے باہر نہین جاتا
اوسوقت تک اوس خطا کا تجھسے مؤاخذہ نہ کیا جائیگا مگر یہ کہ پھر کوئی حدث تجھسے حادث
ہو اور کوئی امر تازہ تجھسے سرزد ہو پس جو شخص کہ مروان خدا اور شیعان ائمہ ہدی سے
اوسکے پاس پہونچے تو اوسے کسی طرح کی ایذا اور آزار نہ پہونچائے والسلام اور گواہیان
اور لوگون کی اوس امان نامہ پر ثبت کی تھین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ یہ جو مختار نے کہا مگر یہ کہ کوئی حدث اوس سے صادر ہو مراد اوسکی یہ تھی کہ اگر بیت الخلا
مین بھی حدث کرے تو مستوجب قتل ہوگا پس عمر سعد مجلس مختار مین آمد و شد رکھتا تھا
اور عزت و اکرام پاتا تھا اور مختار اوسے تخت پر اپنے برابر بٹھاتا تھا بالجملہ عمر سعد نے
یہ خبر عربان سے سنکر قصد کیا کہ کوفہ سے نکل جاے اور ایک شخص کو قبیلۂ تیم اللات
سے کہ نہایت شجاع تھا بلایا اور چار سو اشرفیان اوسے سپرد کین کہ اخراجات کے لیے
اپنے پاس رکھے اور بعد اسکے وہ دونون نامرد کوفہ سے نکلے اور مقام حمام عمر کے پاس
یا نہر عبد الرحمن کے قریب پہونچکر ٹھہرے عمر سعد نے اپنے رفیق سے پوچھا تو جانتا ہے کہ
مین کسلیے کوفہ سے نکلا ہون اوسنے کہا مین نہین جانتا عمر نے کہا خوف مختار سے بھاگ چلا ہون
اوسنے کہا اے عمر ابن دوسہ یعنی مختار تیرے قتل کرنے سے عاجز ہے اور تو امان مین ہے

لیکن تو اگر بھاگ جاے گا تو گھر تیرا گرا دیا جائیگا اور عیال تیرے قید ہونگے اور مال تیرا
لٹ جائیگا اور عرب مین تو ایک غیرت رکھتا ہے عمر سعد اس کلام سے فریب کھاکر مع
رفیق موضع رحا مین پھر آیا اور صبح کو کوفہ مین داخل ہوے یہ قول مرزبانی کی روایت
کے مطابق تھا اور دوسرے راویون نے کہا ہے کہ جب مختار کو معلوم ہوا کہ عمر سعد کوفہ
سے باہر گیا ہے تو اوسوقت کہا کہ ہم اپنے عہد و میثاق پر ثابت رہے اور اوسنے
عہد شکنی کی اور اوسکے گردن مین ایک ایسی زنجیر ہے کہ ہر چند وہ جانے مین
سعی و کوشش کرے نہ جا سکیگا اور عمر سعد پشت ناقہ پر سو گیا تھا نہ جانتا تھا کہ
کہان جاتا ہے یہانتک کہ کوفہ مین پہونچا پس عمر نے اپنے بیٹے کو مختار کے پاس
بھیجا مختار نے اوس سے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے اوسنے کہا گھر مین ہے اور معمول
یہ تھا کہ باپ بیٹے دونون ساتھہ مختار کے پاس نہ آتے تھے اس خیال سے کہ مبادا
دونون ایک جا مارے جائین حفص نے کہا کہ میرا باپ کہتا ہے کہ آیا تو عہد و پیمان پر
وفا کرتا ہے مختار نے اوسے بٹھایا اور ابو عمرہ کیسان نامر کو بلایا اور اوسکے کان مین کہا کہ
عمر سعد کو قتل کر جسوقت کہ تو اوسکے پاس پہونچیگا تو دیکھیگا کہ وہ اپنے غلام سے چادر
طیلسان مانگتا ہے پس جان لینا کہ مراد اوسکی طیلسان سے تلوار ہی چاہیے کہ تو جلد اوسے
قتل کرے پس ایک ساعت نہ گذری تھی کہ ابو عمرہ اوس ملعون کا سر لے آیا اوسکے
بیٹے حفص نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مختار نے پوچھا تو اس سر کو
پہچانتا ہے اوسنے کہا ہان اور بعد اسکے لطف زندگی نہین ہے مختار نے کہا خاطر جمع
رکھ کہ بعد اوسکے تو زندہ نہ رہیگا اور اوس ملعون کے قتل کا حکم کیا اور مختار نے کہا کہ
عمر مجس عوض حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہے اور حفص اونکے فرزند دلبند کی
کے یعنے حضرت علی اکبر کے عوض ہے اور پھر بھی مساوات نہین ہے مصرع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

قسم خدا کی کہ مین ستر ہزار آدمیونکو اوس جناب کے عوض قتل کرونگا جیسا کہ حضرت
یحیی بن زکریا کے بدلے مارے گئے اور بعضے روایتون مین اسطرح ہے کہ مختار نے
کہا اگر قریش کے تین حصونکو قتل کرون اور ایک حصہ باقی رہین تو بھی حضرت امام حسین

کے ایک سر انگشت کے برابر نہونگے اور محمد بن حنفیہ ہمیشہ مختار پر قہر وعتاب رکھتے تھے کہ عمر سعد نحس کو اپنی مجلس مین کیون آنے دیتا ہے اور کیون اوسی قتل نہین کرتا پس مختار نے سر نجس اون دونون بدکردارون کے مسافر بن سعد ہمدانی اور طیبان بن عمارہ تمیمی کے ساتھ کرکے مکہ معظمہ مین بھیجی جس وقت کہ محمد بن حنفیہ مع ایک گروہ شیعون کے بیٹھے ہوے مختار پر عتاب کر رہے تھے اور ہنوز کلام اونکا تمام نہوا تھا کہ وہ دونون سر پہونچے محمد بن حنفیہ سجدہ شکر بجا لائے اور دست مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کرکے مختار کے حق مین دعا کی کہ خداوندا مقابل اوسکے اس سعی کے کہ جو آج عمل مین لایا ہے جزائے خیر اہلبیت سے اوسے عطا فرما اور قسم خدا کی کہ بعد اسکے مختار پر جاے عتاب اور ملامت نہین ہے جب مختار خاطر خواہ تمام اعداے خدا سے انتقام لیچکا تو کہا کہ اب جو مہین کہ میرے پیش نہاد خاطر نہین اونمین سے سوا قتل ابن زیاد کے مجھے کوئی مہم باقی نہین رہی ہے پس ابراہیم بن اشتر کو بلایا اور جنگ ابن زیاد پر مامور کیا ابراہیم نے عرض کیا کہ جاتا ہون لیکن ہمراہی عبد اللہ بن حر سے مجھے کراہت ہے ڈرتا ہون کہ وقت جنگ غدر اور عہد شکنی نہ کرے مختار نے کہا مال وزر سے اوسے ممنون احسان اور مرہون منت کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر اوسے ہمراہ نہ لیجاؤ گے تو برا مانیگا بالجملہ ابراہیم دس ہزار سوارون کے جمعیت سے کوفہ سے برآمد ہوا اور مختار نے اوسکی مشایعت کی اور کہا خداوندا مدد کر اوس شخص کی کہ جو جہاد مین صبر وشکیبائی کرے اور مخذول کر اوس شخص کو کہ جو کافر اور فاجر اور گنہگار ہو اور بعد بیعت کے غدر کرے اور طریقۂ سرکشی اور خودسری اختیار کرے اور مالک دروازہ ہاے جہنم اوسکے منہ پر کہولے تا وہ آب گرم جہنم پیے اور عذاب دردناک سے معذب ہو یہ کہکر مختار اپنے مکان پر پھر آیا اور ابراہیم رخ پھیرتا ہوا آگے کو روانہ ہوا الحاصل ابراہیم نے مدائن مین پہونچ کر تین دن مقام کیا اور وہان سے نکلکر نخیلہ مین جاکر خیمہ کیا اور مال خراج جمع کرکے مردم سپاہ کو تقسیم کیا پانچ ہزار درہم عبد اللہ بن حر کی واسطے بھیجے اوسنے غصہ ہوکر کہا کہ آپ نے دس ہزار درہم لیے

اور مجھے پانچ ہزار درم دیتا ہے میرا باپ تیرے باپ سے کچھ کم نہ تھا ابراہیم نے
قسم کھائی کہ میں ہرگز کچھ زیادہ نہیں لیا اور جو کچھ پایا تھا وہ بھی اوسکے پاس بھیجدیا
وہ ملعون باوجود پاسداری و خوش آمد کے بھی راضی نہوا اور مختار پر خروج کیا
اور پیمان شکنی کی اور سواد کوفہ اور دیہات اطراف کو خراب کیا اور عاملون کو
قتل کیا اور مال و اموال پر متصرف ہوا اور بصرہ میں جاکر مصعب سے ملگیا مختار
نے اوسکی حرکات سے مطلع ہوکر عبد اللہ ابن کامل کو اوسکی خانہ خرابی کے لیے
بھیجا اور اوسکی زوجہ سلمی نے دختر خالد کو قید کیا اور ایک نامہ مشتمل تعجیل قتال
پر ابراہیم کو لکھا خلاصہ یہ کہ ابراہیم بعد قطع منازل و مراحل نہر جازر کے کنارے
کہ جو چار فرسخ پر شہر موصل سے واقع ہے فروکش ہوا اور عبد اللہ ابن زیاد موصل
میں تھا اوسوقت عبد اللہ بن دیکی نے جناب ولایت مآب امیر المومنین علی ابن
ابیطالب علیہ السلام سے روایت کی کہ اوس جناب نے فرمایا تھا کہ ہم ایک وقت
اہل شام سے نہر جازر کے کنارے پر مقابلہ اور مقاتلہ کرینگے اور وہ لوگ ہم پر
غالب آئینگے یہانتک کہ ہم فتح سے ناامید ہوجائینگے اور پھر ہم یورش کرینگے اور
اونکے سردار کو قتل کرینگے پس خوش ہو اور صبر کرو کہ فتح و نصرت تمہارے حصہ
میں ہے اور جب ابن زیاد بدنہاد درود وجود مسعود ابراہیم سے آگاہ ہوا تو اوس
ملعون نے تراسی ہزار نامردون کے جمعیت سے استقبال کیا اور لشکر ظفر اثر ابراہیم
کے قریب فروکش ہوا اور اونسے مبارز طلبی کی اور آپ بہمت لشکر گران و سنگین
آگے آیا اور اسطرف سپاہ ابراہیم میں ہنگی بیس ہزار آدمیون سے بھی کم تھی ابراہیم
نے ایک خط عمیر ابن حباب کے لیے کہ اشراف بنی سلیم سے تھا اور لشکر شام میں مقیم
تھا لکھا اور بخششہای عظیم اور تعظیم و تکریم سے متوقع کیا وہ سعادتمند مضمون نامہ
ابراہیم سے مطلع ہوکر مع ہزار سوار کہ جو اوسکے بنی اعمام و اقارب سے تھے اوٹھا
اور ابراہیم کے لشکر ظفر پیکر میں شریک ہوا اور تعجیل جنگ اور منع دیری و درنگ
کا اشارہ کیا سب نے وقت قبیح نماز اندھیرے میں پڑھی اور ابراہیم آراستگی
لشکر کیطرف متوجہ ہوا میمنہ لشکر میں سفیان ابن یزید ازدی کو اور میسرہ لشکر میں

علی ابن مالک حشمی کو معین کیا اور طفیل بن لقیط نخعی کو سواروں کا سردار کیا اور مزاحم بن مالک سکونی کو پیادوں کے سالار کے دسے اور آگے بڑھے یہانتک کہ اہل شام پر ٹوٹ پڑے اور اہل شام بسبب اپنی کثرت کے اور قلت اہل عراق کے یہ گمان نہ رکھتے تھے کہ وہ پیش قدمی کرینگے الغرض جلد جلد اپنے لشکر ہزیمت اثر کو آراستہ کرنے لگے پس زیاد بدنہاد نے میمنہ لشکر مین شراحیل ابن ذی الکلاع کو اور میسرہ ربیعہ بن مخارق غنوی کو اور جناح میسرہ پر جمیل ابن عبد الرغنی کو اور قلب لشکر مین حصین بن نمیر کو معین کیا اور دونون لشکر صف آرا ہوکر ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہوے لشکر شقاوت اثر شام سے ابن ضبعان کلبی نکل کر پکارا کہ اے گروہ مختار کذاب اور اے طائفہ ابن اشتر مرتاب مین ہون پسر ضبعان بزرگ اور صاحب فضل اور مین اوس قوم سے ہون کہ جو دین علی سے بیزاری رکھتے ہین اور قدیم الایام سے اسی طرح تھے اور اسطرت سے احوص بن شداد ہمدانی اوس ملعون کے مقابلہ کو نکلے اور کہتے تھے مین ہون بیٹا شداد کا کہ دین اور طریقہ علی ابن ابیطالب پر قائم ہون اور عثمان بن اروی کو دوست نہین رکھتا اور ان ناریون کو آتش حرب وقتال سے جلاؤنگا یہانتک کہ فتحیاب ہون بعد اسکے اوس شامی کا نام پوچھا اوس حرامی نے کہا میرا نام منازل الابطال ہے یعنے مقاتلہ کرنے والا دلیرون کا احوص نے کہا مین ہون مقرب الآجال یعنی نزدیک لانے والا اجلون کا یہ کہکر حملہ کیا اور ایک تلوار مارکر اوس ناری کو فی النار کیا اور گھوڑے سے گرادیا اور پھر مبارز طلب کیا داؤد دمشقی نکلا اور رجز پڑھا کہ مین اوس شخص کا بیٹا ہون کہ جسنے صفین مین علی الاتصال قتل کیا اور عقل وراے مین کسی طرح کا قصور اور فتور نہ رکھتا تھا بلکہ کارزار مین شجاع غیر فرار تھا اور ہر فوج سے لڑا تھا پس احوص ابن شداد نے جواب دیا کہ اے فرزند اوس شخص کے کہ جو بارہا صفین مین لڑا اور اپنے دین مین ضعیف نہ تھا جھوٹ کہا تونے بلکہ وہ ناقص العقل تھا اور اپنے دین مین متردد تھا اور راہ حق و یقین کو نہ پہچانتا تھا بُرا حال ہوگا اوسکا کہ ملعون وار دنیا سے گذرا اور بعد اسکے آپس مین جنگ ہونے لگی

احوص نے اوس ملعون کو بھی ایک حربہ مارکر قتل کیا اور اپنے لشکر کیطرف مظفر
اور فتحیاب ہوکر پھر آیا بعد ازان حصین ابن نمیر سکونی حرکت مین آیا اور کہتا تھا
کہ اے پیشوایان اہل کوفہ اور اے بدکرداران گروہ مختار و ابن اشتر آیا تم مین
کوئی شخص نیک نہاد آراستہ و پیراستہ اخلاق شائستہ ہے کہ میرے سامنے
آئے یہ سنکر شریک بن حریم تغلبی میدان کارزار مین آئے اور کہتے تھے اے
وہ شخص کہ جسنے سردار بزرگ عالی نژاد جوان مرد یعنی فرزند رسول مختار اور جگر
گوشہ حیدر کرار حسین صاحب بزرگی و افتخار کو تونے کربلا مین قتل کیا ہے اب
قبیلہ ربیعہ و مضر کے شیر دلیر کی ضربت شمشیر کو روک بعد اسکے ہر ایک نے ایک
دوسرے کو ضربت لگائی تغلبی اوس ملعون سکونی پر غالب آیا اور اوسے مار کر
زمین پر ڈال دیا اوسوقت رعب اہل عراق کا شامیون پر غالب ہوا بعد اسکے
ابراہیم نے نفس نفیس میدان کارزار مین سمند بادرفتار کو جولان کیا اور پکارا
کہ اے مردان خدا اور اے فرقہ ناجیہ شیعہ ائمہ ہدی اور اے مددگاران دین
مبین اور اے قائمان مشہورین دشمنان اولاد قاسطین عیان کو بیان کی
کیا حاجت ہے یہ عبید اللہ ابن زیاد بدنہاد کہ جو فرزند رسول الثقلین یعنی حضرت
امام حسین علیہ السلام کا قاتل ہے کھڑا ہے اور ابراہیم نے آپ حملہ ور ہوکر
شمشیر زنی کی اور کہتا تھا کہ قبیلہ مذحج بعلم و یقین جانتے ہین کہ مین لڑائی مین عاجز
اور ناشکیبا اور نامرد اور ہراسان نہین ہون بلکہ شجاع ترین مردم ہون اسلیے کہ
مرد ضعیف ترسان اور خوفناک ہوتا ہے مین ان ناکسون کو حکم خدا سے قتل
کرتا ہون اور سر شیردن اور شجاعون کے حربہ برندہ سے جدا کرتا ہون بعد اسکے
تمام لشکر عراق بالاتفاق اہل نفاق پر گرا اور اونکے لشکر مین ملگیا اور علم اہل
عراق کا آگے بڑھ گیا اور نائرہ قتال و جدال نے کمال اشتعال پایا اور ازدحام
لشکر ظفر انجام اہل عراق نے لشکر شام کو اپنے قلب اور مقدمہ لشکر مین گھیر لیا
اور بسبب شدت اشتعال کے جدال و قتال مین نماز ظہر کو اشارہ اور تکبیر سے
بجا لائے اور لڑائی نے شام تک طول کھینچا اور برضا و رغبت و شادمانی اور

حرص و شغف مجاہدہ و جانفشانی اور وثوق و یقین نصرت خداوند رحمانی اور سبب اعتماد قوی مدد نیروانی پور شہسے شایان اور سعی ہاے نمایان بجالائے اور برق و باران سیف و سنان سے خرمن حیات اور کشت ثبات اہل شام کو حوالۂ آب و آتش کیا اور گروہ گروہ فجار کفار کو واصل جہنم کیا اور بقیۃ السیف نے ذلیل و خوار ہو کر فرار کو قرار پر اختیار کیا اور اہل عراق نے اون مردودون کا تعاقب کیا اور ہر زمین پست و بلند مین اونکین متفرق اور پریشان کر کے منصور اور سرور پھر آئے اور سرداران نامی شامی قتل حصین بن نمیر اور سراجیل ابن ذی الکلاع اور ابن جوشب اور غالب باہلی ابو الہول اشرس بن عبد اللہ کہ جو حاکم خراسان تھا قتل ہوے اور ابراہیم ابن اشتر کے لیے ایسی منقبت فتحیابی صحیفہ اعمال مین لکھے گئے اور اطراف و جوانب عالم مین مشہور ہوا اور تا روز قیامت یادگار رہا اور عبد اللہ بن زبیر اسدی نے مدح ابراہیم مین کیا خوب کہا ہے ؎

اللہ اعطاک المہابۃ والتقی تا آخر اشعار اور معنی اون شعرون کے یہ ہین کہ جناب باری نے تجھے پرہیزگاری اور بزرگواری عطا فرمائی اور واقعہ جانوز سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور اعداے دین کو تیرے ہاتھ سے ذلیل و خوار کیا اور اونکی لاشون کو جانوران درندہ و مرغان چرندہ کا طعمہ کیا اور کیا کیا جرأت و جسارت اون ناکسون سے وقوع مین آئے جناب اقدس الٰہی اون ملعونون کو یاد اش مین ارتکاب مناہی کے عذاب و عتاب نا متناہی سے معذب اور معاقب کرے راویان اخبار نے روایت کی ہے کہ جسوقت لشکر شام ملاکت انجام نے شکست کھائی اور میدان کارزار سے گرد و غبار فرو ہوا تو ایک جماعت اونمین سے پاے ثبات محکم کیے ہوے اوسی طرح مشغول جنگ تھے ابراہیم نے اونسے مقابلہ کیا بطعن نیزہ و تیر اور بضرب تبر و شمشیر پشت زین سے زمین پر گرا دیا اور جانوران درندہ کا طعمہ کیا اور سیلاب وجیحون خون سے صفحہ زمین رنگین ہوا اور باقی ماندہ لوگونکے دل مین ایک خوف و ہراس پیدا ہوا اور کرگس و عقاب ابدان کشتگان پر تلے اوپر گرے اور مرگ و گفتار فرگوشت مردار کھانے کے لیے اون لاشون پر ہجوم کیا ابراہیم نے کہا کہ ایک ملعون سرخ رنگ مانند اشتر و خر کے ایک جماعت اہل شام

کے ساتھہ میرے سامنے آیا اور لوگون کو قتال وجدال پر تحریص وترغیب کرتا تھا
اور جو سوار جرار کہ ہمارے طرف سے جاتا تھا اوسے قتل کرتا تھا اور گھوڑے سے
زمین پر گرا دیتا تھا مینے ایک تلوار اوسکے ہاتھہ پر ماری وہ ملعون نہر جارز کے
کنارے گرا اور اوسکے دست دپا مین ایک خلل بہم پہونچا آخر کار مینے اوسے قتل کیا
اور مشک کی خوشبو اوسمین سے آتی تھی ایک شخص نے جاکر اوسکا موزہ اوتارا پس مینے
گمان کیا کہ وہ ملعون مقتول ابن زیاد ہے جب لوگون نے جاکر تلاش کیا تو جس
طرح سے کہ ابراہیم نے کہا تھا اوسی طرح پایا پس سر اوس ملعون کا کاٹ لیا اور بدن نجیب
اوسکا تمام رات بحفاظت رکھہ چھوڑا وقت صبح مہران نامی غلام زیاد نے اوسے دیکھکر
پہچانا ابراہیم نے اس بات سے شکر خدا کیا کہ وہ ملعون اونکے ہاتھہ سے مارا گیا
اور ماہ صفر مین وہ کافر واصل سقر ہوا اور بعضے محدثون نے روز عاشورہ کہا ہے اور
عمر اوس ملعون کی چالیس برس سے کم تھی اور بعضے کہتے ہین کہ اوسنتالیس برس کا
سن تھا الحاصل وقت صبح مال کثیر لوٹ مین اہل عراق کے ہاتھہ آیا اور ابو سفاح
زبیدی نے تعریف ابراہیم اور ہجو ابن زیاد مین خوب شعر کہے ہین معنی اون شعرونکے
یہ ہین کہ ایک نوجوان شجاع نے قبیلہ مذحج سے تھا راغرم کیا اور ابن زیاد بدنہاد کی
گروہ کو بدترین اہل شام سے ہمراہ لیکر اوسکے مقابل آیا جب جنگاہ مین دونون لشکر ونمین
ملاقات ہوئی اور مرگ اوس قوم شوم کے دامنگیر ہوئے پس اوس ملعون کو ہند نے کہ
جو اوسکی زوجہ تھی وداع کیا درحالیکہ غمگین وحزین تھے اور وہ اس بات کے سزاوار
ہے کہ قید ہو اور ابو اسحق یعنے مختار کے پاس جاوے پس عبد اللہ ابن زیاد ضربت
شمشیر اور اپنے ہلاک ہونے کے خوف سے بھاگا حق تعالی اپنے دوستون کو جزائے
خیر دے کہ اونھون نے اس فاجر کے قتل کرنے سے دردمندون کو راحت و
آرام پہونچایا یہ حاصل اشعار مذکور کا ہے پس غلام ابن زیاد بدنہاد کا بھاگ کر شام
کیطرف گیا عبد الملک بن مروان نے اوس سے ابن زیاد کا احوال پوچھا اوسنے
کہا جسوقت کہ لڑائی شروع ہوئی تو ابن زیاد نے آگے بڑھکر جنگ کی بعد ازان
سب مجھسے کوزہ آب طلب کیا مینے ایک جام آب لیکر اوس کے ہاتھہ مین دیا تھوڑا اوسنے

پیا اور تھوڑا اپنے بدن اور زرہ پر اور گھوڑے کی پیشانی پر چھڑک دیا اور حملہ کیا یہان تک کی تو مجھے خبر ہے پھر بن جدا ہوا القصہ مختار کوفہ سے باہر نکلا اور خبر ابراہیم کا تجسس اور تفحص کرتا تھا اور سائب بن مالک کو کوفہ مین اپنا نائب کرکے منزل بمنزل ساباط مین اور وہان سے مدائن مین وارد ہوا اور منبر پر جاکر بعد حمد و ثناے الٰہی لوگون کو جہاد اور خروج اور معاونت ابراہیم بن اشتر پر تحریص و ترغیب کی شعبی کہتا ہے مین مصاحبت رفقا مین تھا کہ خبر غم مروی فرحت افزاے قتل عبید اللہ ابن زیاد اور اوسکے اور رفقا کی پہونچی مختار کو اس خبر فرحت اثر کے سننے سے سرور تازہ اور بہجت بے اندازہ حاصل ہوئی ؎

تو گوئی زشادی نخواہد برید	چو طاؤس چون رشتہ در پاندید

اور اوسی وقت شاد و مسرور اور مظفر و منصور کوفے کی طرف مراجعت فرمائی عامر سے منقول ہے کہ اوسنے کہا شیعہ مجھے بغض و عداوت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے متہم کرتے ہین حال آنکہ مینے حضرت امام حسین علیہ السلام کے شہادت کے بعد خواب مین دیکھا کہ گویا چند شخص آسمان سے اترے ہین کہ لباسہاے سبز پہنے ہین اور حربی اونکے ہاتھون مین ہین اور اوس امام عالیمقام کے قاتلون کا تفحص اور تجسس کرتے ہین پس چند روز نہ گذرے تھے کہ مختار نے خروج کیا اور کما ینبغی انتقام مالا کلام لیا ابو عمرہ و بزار سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا مین جنگ عبید اللہ ابن زیاد مین ابراہیم ابن اشتر کے ہمراہ رکاب تھا مینے اون ملعونون کی مقتولون کے بسبب اونکی کثرت کے چوبونے سے شمار کیا معلوم ہوا کہ ستر ہزار ملعون تھے اور ابن اشتر نے ابن زیاد بدنہاد کو با بدن برہنہ سولی دی اور دار پر کھینچا اور شعبی سے منقول ہے کہ وہ کہتا تھا کسی لڑائی مین بعد جنگ صفین کے اتنے اہل شام نہین مارے گئے کہ جتنے واقعۂ جارزمین قتل ہوے اور یہ سانحہ روز عاشورہ سنہ ۶۷ ہجری مین واقع ہوا اور ابراہیم بن اشتر نے عبید اللہ ابن زیاد کا سر اور دیگر سرداران نامی شامی کے سر کوفہ مین بھیجی اور نام اون ملعونون کے کاغذ کے پرزون پر لکھکر اونکے کانون مین رکھ دیے تھے پس وہ سرہاے نجس

اوسوقت کوفہ مین پہونچے کہ جسوقت مختار طعام چاشت تناول کرتا تھا پس اس
حال کو دیکھکر نہایت شکر خداے لایزال بجالایا اور جب کھانا کھاکر اوٹھا تو مع
کفش پاؤن سے رسے نجس ابن زیاد پر کودکر ماری اور کفش غلام کو دیکر کہا اسی
دھوکہ پنے اسے ایک کافر ناپاک کے منھہ پہ مارا ہے آور ابن طفیل عامر کنانی سے
منقول ہے کہ اون سرون کو در کوفہ کی دہلیز کے پاس رکھا اور ایک سفید کپڑا اون
کو الدیا تھا جب مینے وہ کپڑا اوٹھایا تو ایک سانپ نکلا کہ اون سرون مین داخل
ہوتا تھا اور جسوقت کہ مقام رحبہ مین اون سرون کو دار پر لٹکایا تو پھر وہی سانپ اوسکے
سر نجس کے منافذ مین جاتا تھا اور کئی بار اسی طرح آیا گیا بعد ازان مختار نے عبید اللہ
کاسر اور سرداروں کے سر عبد الرحمن بن ابی عمر ثقفی اور عبد الرحمن ابن شداد خثعمی
اور انس بن مالک اشعری کے ساتھہ اور بقولی سائب بن مالک کے ہمراہ مع تیس ہزار
اشرفی کے محمد بن حنفیہ کے پاس بھیجی اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھکر دیا کہ مینے
تمہارے مددگارون اور دوستون کو روانہ کیا اور یہ لوگ تحصیل رخصت خدا اور اون
اشقیا کے غم و غصہ مین نکلے اور اونھین ہلاک کیا پس شکر ہے اوس خدا کا کہ جسنے
تمھارا انتقام لیا اور ہر جگہ بہتون کو اون فاجرون مین سے ہلاک کیا اور مومنون
کے دلون کو سرور اور سینون کو شفا عطا فرمائی جب یہ لوگ سرون کو لیکر محمد
بن حنفیہ کی خدمت مین پہونچے تو محمد نے اس نعمت غیر مترقبہ کو دیکھکر سر سجدے
مین رکھا اور مختار کے حق مین دعا کی کہ خداوندا اوسے جزاے خیر دے کہ اوسنے
ہمارا انتقام لیا اور حق اوسکا عبد المطلب کے سارے اولاد پر واجب ہوا اور
کہا خداوندا ابراہیم بن اشتر کو اپنے حفظ و حمایت مین رکھہ اور دشمنون پر اوسے
مظفر و منصور گردان اور توفیق اپنے رضا کی اوسے عطا فرما اور تقصیرون کو اوسکے
معفو کر اور سر ابن زیاد بد نہاد کا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس
بھیجدیا اتفاقاً جناب امام علیہ السلام بھی اوسوقت طعام چاشت تناول فرماتی
تھے پس حضرت بھی سجدۂ شکر بجالاے اور فرمایا شکر اوس خداے عزوجل کا
کہ جسنے دشمنون سے ہمارا انتقام لیا اور مختار کو دعاے خیر دی اور جسوقت کہ مجھے

ابن زیاد کے روبرو لیگئے تھے اوسوقت وہ لعین طعام چاشت زہر مار کرتا تھا اور
سر مطہر میرے پدر بزرگوار کا اوسکے سامنے رکھا تھا اوسوقت مینے دعا کی کہ بارالٰہا
میری روح کو قبض نہ کر جب تک کہ سر اوس ملعون کا مجھے نہ دکھلادے اور محمد
بن حنفیہ نے وہ مال کہ جو مختار نے بھیجا تھا اپنے اقربا اور اپنے شیعون مین مہاجرین
و انصار سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین تقسیم کیا اور مرزبانی نے اپنے اسناد سے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پانچ برس تک کسی زن
ہاشمیہ نے سرمہ آنکھون مین نہین لگایا اور وسمہ سر مین نہین باندھا اور دھوان
کسی کے گھر سے بلند نہین ہوا یہانتک کہ ابن زیاد بدنہاد مارا گیا یحیی بن راشد نے
فاطمہ دختر جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ اونھون نے فرمایا
کہ ہم مین سے کسی عورت نے مہندی نہین ملی اور سلائی سرمے کی آنکھون مین نہین پھیری
اور کنگھی سر مین نہین کی یہانتک کہ مختار نے ابن زیاد کا سر بھیجا اور مروی ہے
کہ مختار نے اٹھارہ ہزار ملعونون کو اون ملاعین مین سے کہ جو اوس امام عالیمقام
کے خون مین شریک تھے اپنے عہد مین قتل کیا اور ہمگی مدت سلطنت اوسکی اٹھارہ
مہینے تھی ابتداے سلطنت اوسکی ۱۶ سولھوین ربیع الاول سنہ چھیاسٹھ سے سن ۶۷ سڑسٹھ کی بندرھوین
ماہ مبارک تک اور سن اوسکا ۶۷ سڑسٹھ برس کا تھا جعفر ابن نما مصنف رسالہ کہتے
ہین کہ اکثر علما نے توفیق اطلاع اور واقف ہونیکے معانی الفاظ اخبار پر نہین
پائی ہے اور خواب غفلت سے چشم بصیرت کو نہین کھولا ہے اور اگر اون احادیث
و اخبار مین تدبر اور تامل کرین کہ جو مختار کی مدح مین وارد ہین تو بعلم و یقین جانین
کہ وہ اون سابقین مجاہدین سے ہے کہ جنکی تعریف و توصیف خدای عزوجل
نے اپنے کتاب مین فرمائی ہے اور دعا جناب سید الساجدین حضرت امام
زین العابدین علیہ السلام کے کہ وہ دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے اسبات پر
کہ وہ برگزیدون اور نیکوکاردن مین سے ہے اور اگر مختار طریقہ مرضیہ پر نہوتا
اور جناب امام اوسے فاسد الاعتقاد جانتے تو اوسکے لیے وہ دعا نہ کرتے
کہ جو قبول ہونے والی نہین ہے اور اوسکے باب مین وہ بات نفرماتے کہ جسکے

وہ سزاوار نہ تھا اور دعا اوس جناب کی عبث اور لغو ہوتی اور شان امام کی اس
امر سے مبرا اور معرا ہے اور مینے اس رسالہ مین مدح ائمہ اطہار کے حق مختار
مین اور منجے اون حضرات کے اوسکی مذمت سے موافق کفایت صاحبان بصیرت
کی بیان کی اور سوا اسکے اور کوئی بات نہین ہے کہ اوسکے دشمنون نے مطاعن
اور معائب اوسکے لیے بیان کیے ہین تا نظر مومنین سے گرا رہے جیسا کہ جناب
امیر المومنین علیہ السلام کے دشمنون نے اکثر مذمتین اور تہمتین اوس جناب
پر باندھی ہین کہ اوسکے سبب سے جماعت کثیر اونکی محبت و اطاعت سے انحراف
اور اجتناب کرکے ورطہ ہلاکت مین پڑے اور جو لوگ کہ اوس جناب کی دوستی
و محبت مین ثابت اور مضبوط تھے اونمین ان تشکیکات و توہمات نے دخل نپایا
بلکہ فضائل اور مناقب مخفیہ اوس جناب کے اونکی خاطرون اور طبیعتون پر ظاہر
اور منکشف ہوے ایسا ہی مختار کی بہی حق مین عمل مین لائے خلاصہ یہ کہ مینے وعدہ
ایجاز و اختصار پر ذکر احوال مختار مین وفا کے اور طول کلام سے کہ جو موجب ملال ہر
احتراز کیا اور قاری اور سامع اور ناظر کو قسم دیتا ہون کہ تحفہ دعا سے مجھے محروم
نہ رکھین اور نظر ترحم سے ملاحظہ فرمائین اور حق سبحانہ تعالی سے دعا کرتا ہون کہ
میری طبیعت اور اونکی طبیعتون کو وسوسہ سے اور کدورت جرم و گناہ سے پاک
اور صاف کرے اور حسد سے کہ جو باعث حبط اعمال کا اور پھیرنے والا طرف سوء
مآل کے ہے محفوظ و مصئون رکھے اور کفالت میری اہل و عیال کے باحسن
وجوہ فرمائے اور زنگ بغض و کینہ سے آئینہ سینہ مومنین کو صیقل کرے اور توفیق
نیکیون اور حسنات کی عطا فرمائے تحقیقکہ وہ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے
دعا کا والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین محمد و آلہ الطاہرین

باب

ذکر جفا و جور خلفا مین قبر شریف جناب امام حسین علیہ السلام پر اور بیان مین
اون معجزون کے کہ جو اوس جناب کے ضریح منور اور تربت مطہر سے ظاہر ہوے

اور اوس جناب کے مرقد مقدس کی زیارت مین امالی شیخ مین یحیی بن عبد الحمید
حمّانی سے منقول ہے کہ اوسنے کہا مین ایام حکومت موسی بن ہاشمی مین ایک دن
اپنے گھر سے نکلا اور ابی بکر بن عیاش سے ملاقات ہوئی اونھون نے کہا اے یحیی
میرے ساتھہ آؤ کہ ہم اس شخص کے پاس چلین مین نہ سمجھا کہ کس شخص کے پاس
چلنے کو کہتے ہین مینے اونکے پاس ادب سے تکرار اور استفسار نہ کیا اور ابی بکر ایک
دراز گوش پر سوار تھے پس روانہ ہوے اور مین اونکے ہمراہ رکاب تھا جب
ہم عبد البر بن حازم کے گھر کے قریب پہونچے تو ابی بکر نے میری طرف متوجہ ہوکر
کہا اے پسر حمانی مینے جو تجھے تکلیف دی اور اپنے ساتھہ لایا پس مین یہ چاہتا ہون
کہ جو کچھہ مین اس گمراہ سے کہون تو بھی سن لے مینے پوچھا وہ کون شخص ہے اونھون نے
کہا وہ کافر فاجر موسی بن عیسی حاکم کوفہ ہے یہ کہکر وہان سے آگے چلے مین بھی
اونکے پیچھے پیچھے چلا جاتا تھا یہانتک کہ حاکم کے دروازے پر پہونچے اور دربان نے
اونھین دیکھکر پہچانا اور قاعدہ یہ تھا کہ لوگ جلوخانہ مین اوترتے تھے ابی بکر وہان
نہ اترے اور اوس مقام سے آگے بڑھے اور اوسوقت ابی بکر کرتا اور پائجامہ
پہنے تھے اور بند اوسکے کھلے ہوے تھے سوار اندر چلے گئے اور مجھے پکار کر بلایا
دربان مانع ہوا ابو بکر نے اوسے ایک گھرکی دی اور سخت دشنام کہکر کہا کہ وہ میرا
رفیق ہے پس مین بھی اندر چلا گیا بارے موسی بن عیسی کے ایوان تک پہونچے
موسی تخت پر بیٹھا تھا اور دونون طرف اوسکے بہت سے آدمی مسلح اور مکمل لباس
سے کھڑے تھے پس اوسنے ہماری طرف دیکھا اور ابو بکر کو مرحبا کہکر اپنے پاس
بلایا اور اپنے تخت پر بٹھا لیا اور چونکہ بیسیادون نے ممانعت کی لہذا مین جہان کھڑا
تھا وہان رہگیا ابو بکر نے میری طرف دیکھکر مجھے بلایا اور کہا وای تجھپر پس مین
آگے گیا اوراوسوقت نعلین میرے پاؤن مین تھی اور ایک کرتا اور پائجامہ پہنے
تھا مجھے ابو بکر نے اپنے روبرو بٹھایا بعد اسکے موسی نے ابو بکر سے مخاطب ہوکر
کہا یہ وہی شخص ہے کہ جسکے باب مین ہمنے تمنے گفتگو کی تھی ابو بکر نے کہا یہ وہ
شخص نہین ہے لیکن اسے مین تیرے گواہی کے لیے لایا ہون موسی نے کہا

کس باب مین ابو بکر نے کہا مینے سنے اور جو کچھ کہ تو نے اس قبر سے کیا ہے دیکھا
موسی نے کہا کونسی قبر ابو بکر نے کہا حسین فرزند علی مرتضی اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا
دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قبر شریف کو کہتا ہون اور صورت حال یہ تھی
کہ موسی نے زراعت کرنے والون کو اوس جناب کی قبر پر بھیجا تھا کہ اوسے کھود
ڈالین اور زراعت کرین ابو بکر کے اس کلام سے موسی نہایت برہم ہوا اور بہت
غصہ مین آیا یہانتک کہ قریب تھا کہ تپا اوسکا پھٹ جائے اور کہا کہ تجھے اس سے
کیا کام ابو بکر نے کہا سن مین تجھے خبر دیتا ہون آگاہ ہو کہ مینے خواب مین دیکھا ہے
کہ گویا مین اپنے قوم بنی غاضریہ کیطرف جاتا ہون جسوقت مین کوفے کے پل پر
پہونچا تو وہان دس سوار میرے سامنے آئے اور اونھون نے میرا قصد کیا اس
اثنا مین حق سبحانہ تعالی نے مجھے اونکے شر سے بسبب ایک شخص کے بنی اسد سے
کہ وہ میرا جان پہچان تھا نجات دی اور اوس مرد اسدی نے آکر مجھے اونکے
گزند سے بچایا اور مین وہان سے آگے روانہ ہوا جب موضع شاہی کے نزدیک
پہونچا تو مین راہ بھول گیا وہان مینے ایک بڑھیا عورت کو دیکھا اوسنے کہا
اے شیخ کہان جایا چاہتا ہے مینے کہا غاضریہ جایا چاہتا ہون اوسنے کہا اسے
صحرا کو نگاہ مین رکھے ہوے چلا جا جب اوسکی انتہا تک پہونچیگا تو راہ ملجائیگی
مینے اوسی کے کہنے پر عمل کیا اور زمین نینوی پر پہونچا ناگہان دیکھا مینے کہ ایک
مرد پیر وہان بیٹھا ہے پوچھا مینے اے شیخ تم کہان کے رہنے والے ہو اوسنے کہا
مین اسی قریہ کا رہنے والا ہون مینے پوچھا سن تمہارا کیسقدر رہے کہا کہ حساب تو
اپنی عمر کا مین نہین جانتا لیکن واقعہ کربلا مجھے یاد ہے کہ مینے حسین ابن علی کو
مع اونکے اہل بیت اطہار اور اعوان و انصار کے دیکھا تھا کہ اوس جناب کو
اسے پانی سے کہ جسے تو دیکھتا ہے باز رکھا تھا اور چرند و پرند پیتے تھے مینے کہا اے
تجھپر یہ سب تو نے دیکھا ہے اوسنے کہا ہان قسم اوس خدا کی کہ جسنے گنبد آسمان
کو برپا رکھا ہے مینے ان سب ظلمون کو دیکھا ہے اور اب مین دیکھتا ہون تجھے
اور تیرے اصحاب کو کہ ایسا ظلم و ستم کرتے ہین کہ اگر کوئی مومن دنیا مین ہو تو

تمھارے دست ظلم سے زار زار روتے مینے کہا وای تجھپر وہ کونسا ظلم ہے اوسنے کہا
تمھارے امیر نے جو حرکت کی تم اوسکے مانع نہوے مینے پوچھا وہ کون حرکت ہے
اوسنے کہا وہ حرکت یہ ہے کہ امیر تمھارا مزار منور فرزند احمد مختار پر کشتکاری کرتا ہے
مینے پوچھا مرقد مطہر اوس جناب کا کہان ہے اوسنے کہا جس جگہ تو کھڑا ہے اور
تجھسے نزدیک ہے لیکن قبر منور اوس جناب کی لوگون کو نظر نہین آتی ہے ابوبکر کہتا
ہے کہ مینے پیشتر اس سے کبھی وہان قبر نہ دیکھی تھی اور تمام عمر مین کبھی مین اوس قبر کی
زیارت سے مشرف نہوا تھا مینے کہا کون شخص ایسا ہے کہ جو مجھے اوس مشہد شریف
کا نشان بتائے پس وہ مرد پیر مجھے اپنے ساتھہ حظیرہ تک لیگیا اور اوسمین ایک
دروازہ تھا اور ایک دربان اوسپر سے لوگ وہان کھڑے تھے مینے دربان سے
کہا کہ مین فرزند رسول مقبول کی زیارت کرنا چاہتا ہون اوسنے کہا اسوقت ممکن
نہین ہے مینے سبب اوسکا پوچھا اوسنے کہا اسلیے کہ اسوقت حضرت ابراہیم
خلیل اللہ اور جناب رسول خدا مع جبرئیل و میکائیل اور ایک گروہ ملائکہ کے اوس
جناب کی زیارت کو آئے ہین ابوبکر نے کہا کہ پس مین یہ خواب دیکھہ کر خائف و ترسان
اور مہموم و مغموم بیدار ہوا اور ایک مدت اس ماجرے پر گذرے یہانتک کہ قریب
تھا کہ اس خواب کو بھول جاؤن بعد اسکے بسبب ضرورت مین نبی غاضرہ کا عازم
ہوا اور وہ ضرورت یہ تھی کہ ایک شخص پر وہان کے باشندون مین سے میرا کچھہ
قرض آتا تھا الغرض مین روانہ ہوا اور اوس خواب کا خیال بھی مطلق میرے دل
مین نہ تھا یہانتک کہ کوفے کے پل پر پہونچا وہان مجھے دس چور ملے اوسوقت
وہ خواب مجھے یاد آیا اور مین اون چورون سے بہت ڈرا اون چورون نے
کہا کہ جو کچھہ تیرے پاس ہو اوسے رکھدے اور آپ چلا جا اور خورجی میرے
ہمراہ تھے مینے کہا وای تجھپر مین ابوبکر بن عیاش ہون اور اپنے قرض کے
لینے کو نکلا ہون خدا سے ڈرو اور میرے مانع نہو کہ مین مرد مہمان دوست ہون
اوسوقت ایک شخص اونمین سے پکارا کہ اے مولا میرے بر ب کعبہ اوسکا قرض
تمھو بعد اسکے ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے کہا کہ فلانے شخص کے ساتھہ

جا اور اوسی راہ بتا وے ابو بکر کہتا ہے کہ جو کچھ مینے خواب مین دیکھا تھا ایک ایک
بات اوسکی میرے دل مین گذرتی تہی اور خناز یر یعنے سور دن کی تاویل سے
تعجب کرتا تھا یہانتک کہ نیند ملی یعنے کربلا مین پہونچا قسم وحدہ لاشریک لہ کی کہ مینے
اوسی مرد پیر کو کہ جسے خواب مین دیکھا تھا اوسی شکل وشمائل سے بیداری مین دیکھا
اوسوقت کیفیت خواب کی مفصلاً مجھے یاد آئی مینے کہا سبحان اللہ یہ خواب نہیں بلکہ وحی
کے تھا اور جو جواب وسوال کہ اوس شیخ سے خواب مین ہوے تھے بجنسہ اور بعینہ
بیداری مین بہی ہوے اور وہ مجھے اپنے ساتھ لیگیا اور جس جگہ کہ زراعت ہوئی
ہے وہان جاکر مین کہڑا ہوا لیکن وہ دربان اور حظیرہ نہ تھا پس اے شخص خدا
سے ڈر کہ مینے عہد کیا ہے اور قسم کہائی ہے کہ اس حدیث کو مشہور و شائع کرون اور
ہمیشہ اس مشہد شریف اور مکان منیف کی زیارت و تعظیم و تکریم کیا کرون اور فی الحقیقت
جہان حضرت پیغمبر جلیل اور ابراہیم خلیل ورود کرین اور جبرئیل و میکائیل نازل
ہون البتہ وہ جگہ تمام خلق خدا کی زیارت کے قابل اور توجہ خاص و عام کے لائق
ہے آور ابو حصین نے مجھسے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ
فرماتے تھے کہ جو شخص مجھے خواب مین دیکھے اوسنے فی الحقیقت مجھے کو دیکھا ہے
اسلیے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا اوسوقت اوس حاکم ملعون نے کہا مینے
جو تیرے کلام کا جواب نہ دیا اسکا یہ سبب تھا کہ مین منتظر تھا کہ تیری اس حکایت
جاہلانہ اور احمقانہ کو تمامہ سفرون اور بعد اسکے اگر مینے سنا کہ تو نے کسی سے اسے
مذکور کیا تو تجھے اور تیرے رفیق کو کہ جسے تو گواہی کے لیے لایا ہے دونون کی
گردن مارونگا ابو بکر نے کہا حق تعالی ہمین تیرے شر سے محفوظ رکہے گا اسلیئے
کہ ہمنے اس امر کو جبتہ اللہ کیا ہے موسی نے کہا کہ تو مجھسے مکابرہ کرتا ہے اور کلمات
ناسزا دہان پر لایا ابو بکر نے کہا چپ رہ خدا تجھے ذلیل اور رسوا کرے: در زبان
تیری قطع کرے یہ سنکر وہ ملعون بہت برہم ہوا اور اپنی جگہ سے اوٹھکر کہنے لگا
کہ اسکو پکڑو لوگون نے مجکو اور ابو بکر کو پکڑا اور اسقدر کہینچا اور مارا کہ گمان
جینے کا مین نہ رکہتا تہا اور مجھپر سب ایذاؤن سے شدید تر ایذا یہ تھے کہ پاؤن میرے

پکڑے ہوے کھینچتے تھے اور سر میرا تھپروں پر ٹکراتا جاتا تھا اور بعضے غلام اوسکے آتے
تھے اور میری ڈاڑھی کے بال نوچتے تھے اور موسیٰ کہتا تھا کہ ان دونون کو قتل
کرو اور مغلظات گالیان دیتا تھا اور ابو بکر اوس وقت بھی یہی کہتا تھا کہ چپ رہ
حق تعالی تیری زبان کو قطع کرے اور اس ظلم کا مجھسے انتقام لے خداوندا مطلب
ہمارا رضامندی تیرے تھی اور تیرے فرزند رسول کے لیے ہمنے غصہ کیا اور تیرے
فضل پر ہمنے بھروسا اور توکل کیا بعد اسکے موسیٰ نے ہمین قید خانہ مین بھیجدیا
تھوڑی دیر قید مین گذری تھی کہ ابو بکر نے میری طرف نظر کی دیکھا کہ کپڑے
میرے ٹکڑے ٹکڑے ہین اور لہو میرے بدن سے بہتا ہے کہا کہ اے جانی ہمنے
حق خدا کو ادا کیا اور آج ایک اجر عظیم حاصل کیا اور ہرگز یہ اجر خدا اور رسول کے
آگے ضائع نہوگا الحاصل چند ان دیر نہوئی تھی کہ ایک شخص بیجا ہوا موسیٰ کا ہمارے
پاس آیا اور قید سے ہمکو باہر لیگیا اور دراز گوش ابو بکر کو ہرچند ڈھونڈھا نہ ملا
غرض پیادہ پا ہم امیر کے پاس پہونچے وہ ملعون تہ خانہ بزرگ مین بیٹھا تھا اور
ہمنے اوسکے پاس پہونچنی تک راہ مین بڑی مشقت اور محنت اوٹھائی تھی اور ابو بکر
جب راہ مین چلنے سے بہت ناتوانی ہوتی تھے تو بیٹھ جاتے تھے اور کہتے تھے
کہ خداوندا یہ سب تیری راہ مین ہے اور تو ثواب اسکا تلف نفرمائیگا خلاصہ یہ کہ
جسوقت ہم موسیٰ کے پاس پہونچے دیکھا اوسکو کہ ایک تخت پر بیٹھا ہے ہمکو دیکھکر
نفرین کی اور کہا کہ اے احمق اے جاہل تجھے کیا حاصل ہے کہ جو میرے خلاف
طبع ہو تو اوسے عمل مین لاتا ہے ہاے تجھپر کیا کام تھا تجھے کہ تو بنی ہاشم مین دخل
ہوا ابو بکر نے کہا کہ کلام تیرا ہمنے سنا اور حق تعالی تیرے لیے کافی ہے موسیٰ نے
کہا باہر جا یہان سے اور ناسزا کہا اور قسم کہائی کہ اگر اس حدیث نے تیرے سبب
سے شہرت پائی تو ہر آئینہ تیری گردن مارونگا پھر میری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگا
کہ اے سگ اور بعد اسکے گالی دی اور کہا کہ ہرگز ہرگز اس واقعہ کا اظہار نکرنا
اور بدرستیکہ اس شیخ کے وہم مین شیطان سمایا تھا اور شیطان خواب مین اسکے
ساتھ بازی کرتا تھا باہر جاؤ یہان سے لعنت خدا ہو تم پر پس وہان سے

ہم نکلے اور زیست سے مایوس ہوے تھے اور ابوبکر کے پاس کوئی سواری نہ تھی
اس سبب سے پیادہ پا راہ چلتا تھا یہانتک کہ اپنے گھر پہونچا جب اندر جانے لگا
تو میری طرف دیکھہ کے کہنے لگا اس حدیث کو یاد رکھہ اور اپنے پاس لکھہ رکھہ اور
ان جاہلون کے آگے نہ کہہ بلکہ صاحبان عقل ودین سے روایت کر اور ایضاً شیخ نے
امالی مین ابراہیم دینرج سے روایت کی ہے کہ کہا اوسنے کہ متوکل نے مجھے قبر شریف
امام حسینؑ خراب کرنے کے لیے بھیجا اور ایک نامہ جعفر بن محمد بن عمار قاضی کے نام
سے مجھے دیا اور مضمون اوسکا یہ تہا کہ مین نے فلان شخص کو کربلا مین قبر شریف
امام حسین علیہ السلام کے کھودنے کو بھیجا ہے تو بہی اس امر پر مطلع رہ تا کہ مجھے
معلوم ہو کہ وہ میرا حکم بجا لایا ہے یا نہین خلاصہ یہ کہ جعفر نے اس حال سے مجھے
مطلع کیا اور مین اوسکے اشارہ کے موافق کام مین مشغول ہوا اور پھر مین اوسکے
پاس گیا اوسنے پوچھا کہ کیا کیا تو نے مینے کہا جو کچھہ کہ تو نے فرمایا تھا مین عمل مین
لایا لیکن کچھہ اصلا اور مطلقا وہان مینے نہ دیکھا اور کچھہ نہ پایا اوسنے کہا کہ تو نے
کیوں نہ کیا مینے کہا کہ مینے یہ بہی کیا لیکن اسپر بہی کچھہ نہ دکھائی دیا پس اوسنے
بادشاہ کو عرضی لکھی کہ ابراہیم دینرج نے قبر کھودی اور کچھہ نہ پایا آخر الامر مینے حکم کیا
کہ قبر پہ پانی جاری کیا ہے اور ہل چلایا ہے ابو علی غماری کہتا ہے کہ مینے ابراہیم
دینرج سے صورت حال کو کچھہ خلوت مین استفسار کیا اوسنے کہا کہ مین اپنے چند
غلام خاص کے ہمراہ گیا تھا اور قبر کو مینے کھودا تو بوریاے تازہ پایا کہ اوسپر بدن مطہر
حضرت امام حسین علیہ السلام کا رکھا ہے اور بوے مشک اوس سے آتی ہے پس
اوسکو اوسے حال پر چہوڑا مینے اور کہا مینے کہ خاک لوگون نے اوسپر ڈال دی
اور پانی اوسپر روان کیا اور حکم کیا مینے کہ ہل اوسپر چلائین اور دانہ اوس جگہ
بوئین پس بیل جب اوس جگہ پہونچتے تھے تو پہر آگے تھے اور اوسپر راہ نکلتی
تہی اور اپنے غلامون کو مینے بہت سی قسمین دے کے کہا کہ اگر اس سانحہ کو
تمنے کہین مذکور کیا تو مین تمہین قتل کرونگا اور پہر کتاب مسطور مین ابو عبداللہ
باقطانی سے روایت ہے کہ کہا اوسنے کہ عبداللہ بن یحیی بن خاقان نے مجہ سے

سری سے کہ ایک سرداران بادشاہ مین سے تھا بلوایا اور مین اوسکا کاتب تھا اور
ہاتھہ اور پاؤن اور تمام بدن اوسکا بہت گورا تھا اور مُنھہ اوسکا مانند قیر کے سیاہ
تھا اور اوس سے چرک اور ریم بدبو نکلتی تھی جب وہ مجھسے مانوس ہوا تو مینے
اوس سے اسکا سبب پوچھا اوسنے کچھہ اظہار نہ کیا تا اینکہ مرض موت اوسے عارض
ہوا اوسوقت مین گیا اور قریب اوسکے بیٹھکر پھر اوس سے اس امر کا سوال کیا
اور جانا مینے کہ اوسے اس امر کا اخفا منظور ہے پس عہد کیا مینے کہ مین راز اوسکا
افشا نہ کرون گا اوس وقت اوسنے کہا کہ مجھے اور دینرج کو متوکل نے قبر امام حسین
علیہ السلام کی کھودنے کو اور آب فرات جاری کرنے کو بھیجا تھا جب مین عازم
خروج ہوا تو جناب رسالت پناہ کو خواب مین دیکھا کہ وہ جناب مجھسے فرماتے ہین
کہ تو دینرج کے ساتھہ نہ جا اور جس چیز کا تجھے حکم کرتے ہین اوسے نہ کر صبحکو میرے
ساتھیون نے آکر مجھے اغوا کیا مین چلا گیا یہانتک کہ کربلا مین پہونچا اور جو کچھہ
متوکل نے کہا تھا اوسے عمل مین لایا پھر مینے جناب رسولخدا کو خواب مین دیکھا
حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مینے تجھے حکم نہ کیا تھا کہ تو نہ جا اور اونکے حکم کو عمل مین
نہ لا پس تو نے نہ سنا اور جو کچھہ اونھون نے کیا تھا تو نے بھی کیا یہ سنکر
ایک طمانچہ میرے مُنھہ پر مارا اور میرے مُنھہ پر تھوک دیا پس مُنھہ میرا سیاہ
ہوگیا اور چرک وریم اوسمین سے بہتی ہے جیسا کہ تو دیکھتا ہے اور جسم میرا جیسا تھا
ویسا ہی ہے اور پھر کتاب مذکور مین فضل بن محمد عبد الحمید سے منقول ہے کہ
اوسنے کہا مین ابراہیم دینرج کے ہمسایہ مین رہتا تھا اور جس مرض مین وہ مرگیا
کبھی کبھی مین اوسکی عیادت کو جاتا تھا ایک دن مینے اوسے بہت برے حال
مین دیکھا کہ مانند بھوشون کے پڑا تھا اور ایک طبیب اوسکے پاس بیٹھا ہوا
تھا مینے اوسکا احوال پوچھا باوجودیکہ اوس سے مجھ ربط و اتحاد اور انس قدیم
تھا اور ایک اعتماد بھی مجھپر رکھتا تھا لیکن اوسوقت اوسنے اپنا حال مجھسے چھپایا
اور طبیب کی طرف اشارہ کیا طبیب اوسکے اشارہ کو سمجھ گیا اور چلا گیا اور سبب اوسکے
جانیکا یہ تھا کہ دوا اوسکے مرض کی نہ سمجھا تھا پس جب تخلیہ ہوا تو پھر مینے اوسکے

حال سے استفسار کیا کہنے لگا کہ مین تجھے اپنے احوال سے مطلع کرتا ہون اور استفسار کرتا ہون متوکل ملعون نے مجھے حکم کیا کہ مین کربلا جاؤن اور زمین قبر حسین کو کھود واؤن اور نشان اونکے قبر کا مٹا دون وقت شام اوس مقام پر پہونچا اور مزدور اور مزارع یعنے کشتکار بیل اور کدال لیئے ہوے میرے ساتھ تھے پس مینے اپنے غلامون اور ہمراہیون کو آگے بھیجا کہ قبر کو کھود ڈالین اور زمین کو گوڑ ڈالین اور آپ مین بسبب ماندگی راہ کے ایک جگہ لیٹ کر سو گیا ناگاہ ایک غوغاے عظیم پیدا ہوا اور آوازین بلند ہوئین اور غلامون نے مجھے جگا دیا پس مین اوٹھ بیٹھا اور خوفناک تھا پوچھا مینے کیا حال ہے سبھون نے کہا عجیب ماجرا ہے مینے پوچھا کیا ماجرا ہے کہا کہ قبر کے پاس بہت سے لوگ ہین کہ ہمین ممانعت کرتے ہین اور تیر مارتے ہین مین بھی اون لوگون کے ساتھ گیا کہ اپنی آنکھون سے دیکھون دیکھا مینے کہ واقعی وہی حال ہے جیسا کہ سنا تھا اور یہ ماجرا اول شب ایام البیض مین ہوا تھا مینے اپنے ہمراہیون سے کہا تم بھی تیر مارو اونھون نے بموجب میرے حکم کے تیر مارے پس جو تیر پھینکا وہ ادھر ہی کو پھر آیا اور اپنے پھینکنے والے کو آکر لگا اور قتل کیا مین اس حادثہ وحشت اثر کو دیکھ کر ڈرا اور مجھے تپ چڑھ آئی اور کانپنے لگا اور پھر آیا اور مین اپنے مرنے پر آمادہ ہوا کہ متوکل مجھے قتل کریگا اسلیے کہ مطابق اوسکے حکم کے عمل مین نہ آیا ابو برزہ کہتا ہے مینے اوس سے کہا کہ تو خوف قتل سے تو اینمین ہوا اسلیے کہ شب گذشتہ متوکل کو قتل کیا اور منتصر اوسکے خون مین شریک تھا اوسنے جواب دیا کہ خبر اوسکے قتل ہونے کی تو مینے بھی سنی تھی مگر عارضی ایسے مجھے لاحق ہوے ہین کہ اونکے سبب سے مجھے زندگی کی امید نہین ہے راوی کہتا ہے اول روز تو ابراہیم دیرج پہ گفتگو کر رہا تھا اور قریب شام کے گیا ابوالفضل شیبانی کہتا ہے کہ منتصر پسر متوکل سنے ایک دن اپنے باپ سے سنا کہ جناب سیدۃ النسا فاطمہ زہرا علیہا السلام کو ناسزا کہتا تھا اور گالیان دیتا تھا یہ سنکر منتصر نے ایک شخص سے فتوی پوچھا اوسنے کہا قتل کرنا اوسکا واجب ہے

لیکن جو شخص اپنے باپ کو قتل کرے عمر اوسکی دراز نہین ہوتی ہے منتصر نے کہا
جب مینے اوسکے قتل کرنے مین جناب باری کے فرمان برداری کی ہو تو پھر مین کوتاہی
عمر سے کچھ خوف اور پروا نہین رکھتا آخرکار اوسنے اوس ملعون کو قتل کیا
اور سات مہینے بعد اوسکے زندہ رہا مترجم کہتا ہے کہ چونکہ منتصر نے اپنے باپ کے
قتل کرنے کے آپ حاکم امر خلافت ہوا اور اوسے امام زمان کو سپرد نکیا پس بعید
نہین ہے کہ حق تعالی نے اوسکی عمر کو اسلیے کوتاہ کیا ہو کہ زیادہ تر لوث خلافت
غصبی سے ملوث نہو چونکہ ایک امر عظیم امور خیر سے اوسکے ہاتھہ پر جاری ہوا تھا
اس سبب سے حق تعالی نے اوسے اس امر قبیح سے باز رکھا اور اگر نیت خالص سے
اپنے باپ کو قتل کرتا اور آپ خلافت سے دست بردار ہوتا تو بعید نہ تھا کہ حق تعالی
دنیا مین اوسکی عمر کو دراز اور آخرت مین نعمتون سے متنعم اور سرفراز فرماتا امالی
امالی شیخ مین قاسم بن احمد بن معمر اسدی کوفی سے کہ جو علم سیر و تواریخ مین مداخلت
رکھتا تھا روایت کرتے ہین کہ اوسنے کہا متوکل جعفر بن معتصم کو خبر پہونچی کہ مزار
فیض آثار فرزند حیدر کرار اور نور دیدہ احمد مختار کی زیارت کو بہت لوگ کربلا مین
جمع ہوتے ہین اوس ملعون نے ایک سردار کو مع لشکر بھیجا کہ اوس جناب کی قبر
کو زمین سے برابر کردے اور لوگون کو سعادت زیارت سے باز رکھے سردار
مذکور کربلا مین آکر اوسکے حکم کو بجالایا اور یہ ماجرا سنہ دو سو سینتیس ہجری
مین واقع ہوا اوسوقت لوگون نے ازدحام کیا اور کہا کہ اگر ہم سب مارے
جائین تو بھی جو شخص کہ ہم مین سے باقی رہے وہ ہرگز زیارت کو ترک نہ کریگا
اور بالاتفاق اس بات کا کہنا اون لوگون کا بسبب مشاہدہ کرنے چند معجزون
کے تھا کہ جو آپسے ظاہر ہوے تھے سردار مذکور نے کیفیت اس واقعہ کی اپنے
امیر کو لکھہ بھیجی اوس ملعون نے جواب مین لکھا کہ منع زیارت سے دست بردار
ہو اور لوگون کو بدستور اونکے حال پر چھوڑ دے اور کوفہ مین پھر آ اور خلائق
سے اظہار کر کہ ایک مصلحت کے لیے مین پھر آیا ہون اوس سردار نے ایسا ہی
کیا اور ایک مدت اسی حال پہ گذر گئے یہان تک کہ سن دو سو سینتالیس مین پھر

متوکل کو خبر گئی کہ جماعت کثیر کوفہ سے اور اوسکے اطراف وجوانب سے اوس امام عالیمقام کی زیارت کو گئی ہے اور اوس جناب کی قبر منور پر ایک مجمع عظیم ہوتا ہے اور لوگ وہان آپس مین سودا اور معاملات کرتے ہین اس دفعہ بھی اوس ملعون نے ایک لشکر کو بیع ایک امیر کے اوسکا سردار کرکے بھیجا اور منادی کو اس ندا کرنیکا حکم دیا کہ جو شخص اوس جناب کی قبر کی زیارت کرے ہم اوس سے بری الذمہ ہین اور یہ حکم دیا کہ قبر کو خراب کرین اور اوسکی زمین پر زراعت کرین اسطرح سے کہ لوگ اوسکی زیارت سے باز رہین اور حکم کیا کہ شیعیان علی ابن ابیطالب اور آل ابوطالب کو تجسس وتفحص کرکے لائین اور قتل کرین اس اثنا مین وہ ملعون آپ ہی مارا گیا احد آرزومین اوس شقی کی برنہ آئین اور کتاب امالی مین عبداللہ ابن واہبہ طوری سے یہ بھی مروی ہے کہ اوسنے کہا مینے سن دوسو سینتالیس مین حج کیا جب حج کرکے پھرا تو زیارت جناب امیرالمومنین کے لیے عراق مین گیا اور بادشاہ سے اوس زمانے کی نہایت خائف وترسان تھا اسلیے کہ اوس ملعون نے اوس جناب کی زیارت سے زائرون کو ممانعت کی تھی خلاصہ یہ کہ مینے زیارت کی اور وہان سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو روانہ ہوا دیکھا مینے کہ وہان کی زمین پر زراعت کی ہے اور اطراف قبر مین پانی کو جاری کیا ہے اور ہل چلاتے ہین پس مینے بچشم خود دیکھا کہ ہل سب جگہ جاتے تھے لیکن جب ضریح مبارک کی جگہ پر پہونچتے تھے تو وہنی طرف یا بائین طرف میل کرتے تھے پس لوگ اونھین لکڑیون سے مارتے تھے لیکن کچھ فائدہ نہوتا تھا اور کسی طرح اپنے جگہ سے اوس محل رفیع اور موضع منیع کی طرف نہجاتے تھے الغرض زیارت مجھے میسر نہوئی اور دور سے مینے زیارت کی بعد اسکے مین بغداد کی طرف روانہ ہوا اور اس مضمون کے شعر مین پڑھتا جاتا تھا کہ اگر بنی امیہ نے اپنے پیغمبر کے نواسے کو ظلم وستم سے قتل کیا پس اس جماعت بے سعادت نے باوجودیکہ قرابت قریبہ اوس جناب سے رکھتے ہین ایسا بغض وعناد اونسے اظہار کیا کہ آجتک قبر حضرت امام حسین علیہ السلام کی خراب پڑی ہے اور اس قوم مردود ملوم کا یہ

حال سے کہ تاسف کرتے ہین کہ افسوس اوس امام عالیمقام کے قاتلون مین زندہ
اب اوس جناب کی قبر مطہر کی خرابی کرنے کے درپے ہین جب مین بغداد مین پہونچا
تو مینے لوگون مین ایک شورش اور غلغلہ پایا پوچھا کیا ماجرا ہے لوگون نے کہا
ایک کبوتر نامہ بر آیا ہے اور خبر لایا ہے کہ متوکل کو قتل کیا ہین متعجب ہوا اور کہا
مینے الحمد للہ کہ خداوند عالم نے مجھے یہ دن دکھلایا اور یہ دن اوس دن کے بدلے
ہے اور اوسی کتاب مین یحیی بن مغیرہ رازی سے مروی ہے کہ اوسنے کہا مین
جریر بن عبد الحمید کے پاس تھا کہ ایک شخص عراق سے آیا جریر نے لوگون کا احوال
پوچھا اوس شخص نے کہا کہ ہارون رشید کے حکم سے حضرت امام حسین علیہ السلام
کی قبر پر کھیتی کرتے ہین اور وہ درخت بیر کا جو اوس جگہ تھا اوسے کاٹ ڈالا
ہے جریر نے اپنے دونون ہاتھ اوٹھاکر کہا اللہ اکبر ایک حدیث جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے مجھے پہونچی ہے کہ تین مرتبہ اوس جناب نے
فرمایا کہ حق سبحانہ تعالے بیر کے درخت کاٹنے والے کو لعنت کرتا ہے اور ہم
ابتک اس حدیث کے معنی نہ سمجھے تھے اب سمجھے اسلیے کہ غرض اوس ملعون
کی اوس درخت کے کاٹنے سے یہ تھی کہ کوئی نشان اور علامت اوس جناب
کی مزار پر نرہے اور لوگ اوسکی زیارت نہ کرین اور اوسی کتاب مین محمد بن جعفر
بن محمد بن فرج سے نقل کی ہے کہ اوسنے کہا میرے باپ اپنے عمو عمر بن فرج سے
روایت کرتے ہین کہ اونھون نے کہا متوکل ملعون نے مجھے قبر امام حسین علیہ السلام
کی خراب کرنے کو بھیجا پس مین کربلا مین پہونچا اور کاشتکارون کو جو تھے
طلب کیا کہ اون قبرون پر ہل چلائین پس بیل سب قبرون پر چلتے تھے اور
جس وقت کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر پر پہونچتے تھے تو آگے کو نہ
چلتے تھے اور عمر کہتا ہے کہ مینے بیلون کو لکڑی سے یہانتک مارا کہ لکڑی
ٹوٹ گئی لیکن قسم خدا کی کہ اونھون نے پاؤن آگے نہ بڑھایا راوی کہتا ہے
کہ چچا میرا عمر خاندان جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے بہت منحرف
تھا اور مین اوس سے خدا سے عزوجل کی طرف بیزاری چاہتا ہون اور جد میرے

محمد بن فرج کہ عمر کے بھائی تھے اہلبیت اطہار کے کمال دوستدار تھے حق تعالے
اونپر رحمت کرے اور اونسے راضی اور خوش ہو اور مین اونھین اسی سبب
سے دوستدار کہتا ہون اور خوش ہون اس بات پر کہ مین اونکے اولاد سے ہون
اور ادسی کتاب مین حسین ابن محمد ازدی سے اور اونسے اپنے باپ سے روایت
کی ہے کہ اونسے کہا مین ایک دن مدینہ منورہ کی مسجد جامع مین نماز پڑھتا تھا
اور میرے پہلو مین دو شخص تھے ایک شخص رخصت سفر پہنے تھا اور وہ دونون
آپس مین باتین کرتے تھے ایک نے دوسرے سے کہا تو نہین جانتا کہ خاک حضرت
امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے سب دردون کے لیے شفا ہے مین
ایک درد دردناک رکھتا تھا اور بہت دواؤن سے مینے علاج کیا تھا اور اچھا نہوا
تھا پس مین اپنے حال پر ڈرا اور نا امید ہوا ایک زن ضعیفہ اہل کوفہ سے میرے
پاس آئے کہ اوسے سلمہ کہتے تھے اور اونسے مجھے شدت مرض مین دیکھکر
کہا اے سالم مین تیرے آزار کو ہر روز زیادہ دیکھتی ہون تو کہ تو مین تیرا
ایسا علاج کرون کہ حکم خدا سے تجھے شفا ہو مینے کہا ہان یہی تو میری آرزو ہے
اونسے ایک پیالہ مین ایک پانی مجھے بلایا اوسوقت سے وہ مرض بالکلیہ دفع
ہوا گویا مطلق نہ تھا بعد کئی مہینے کے مین اوس پیرزال کے پاس گیا اور
کہا مینے کہ مین تجھے خدا کی قسم دیتا ہون اے سلمہ بتا دے کہ کس دوا سے تونے
میرا علاج کیا اونسے کہا اس تسبیح کے ایک دانہ سے کہ جو میرے ہاتھ مین ہے
مینے کہا یہ تسبیح کس چیز کی ہے سلمہ نے کہا حضرت امام حسین علیہ السلام کی خاک
اقدس کی تسبیح ہے مینے کہا اے رافضیہ تونے میرا علاج خاک قبر حسینؑ سے
کیا اوسوقت سلمہ برہم ہوئے اور غضبناک ہوکر چلے گئے اور میرے مرض
نے زیادہ پہلے مرتبہ سے عود کیا اور مین محنت و رنج اوٹھاتا ہون اور اپنی
زندگی سے مایوس ہوا ہون راوی کہتا ہے اس اثنا مین مؤذن نے اذان
کہی وہ دونون شخص اوٹھے اور نماز پڑھکر مجھسے جدا ہوئے اور ادسی کتاب
مین محمد بن موسی شریفی سے اور اونسے اپنے باپ سے اور اونسے موسی ابن

عبد العزیز سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا شارع خانہ احمد مین یوحنا بن سرافیون
طبیب نصرانی مجھے ملا اور اوسنے مجھسے کہا کہ توقف کر اور پوچھا کہ مین تجھے قسم دیتا ہون
تیرے پیغمبر کے دینکے وہ کون شخص ہے کہ جسکی قبر ناحیہ قصر ابن ہبیرہ مین واقع ہے
اور تم مین سے بہت آدمی اوسکی زیارت کو جاتے ہین آیا وہ شخص تمھارے پیغمبر
کے اصحاب سے ہے مینے کہا اصحاب سے نہین ہے وہ ہمارے پیغمبر کا نواسا ہے
اور تو کیون پوچھتا ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک عجیب و تازہ خبر ہے مینے کہا
بیان کر اوسنے کہا رات کے وقت شاپور نامی خدمتگار ہارون رشید نے میرے پاس
آدمی بھیجا اور مجھے بلوایا مین اوسکے پاس گیا اوسنے کہا آؤ اور مجھے اپنے ساتھ
لیکر چلا یہانتک کہ مین موسی بن عیسی ہاشمی عباسی کے گھر مین پہونچا دیکھا مینے
کہ عقل امیر مذکور کی زائل ہوگئی ہے اور ایک تکیہ سے لگا ہوا بیٹھا ہے اور
اوسکے سامنے ایک طشت رکھا ہے کہ امعا اور احشائی باطنی سب اوس ملعون کے
اوس طشت مین پڑے ہین اور اون دنون ہارون رشید نے اوس شقی کو
کوفہ مین بلایا تھا شاپور نے موسی کے خادم خاص سے پوچھا وای تجھپر یہ کیا
حال ہے اوسنے کہا سن مین بیان کرتا ہون ایک ساعت اس سے پہلے صحیح و
سالم اپنے رفیقون کے ساتھ بیٹھا تھا اور دماغ اوسکا صحیح تھا ایک مرتبہ حسین
ابن علی کا ذکر اوس صحبت مین شروع ہوا یوحنا کہتا ہے یہی حسین کہ جسکا حال
مین تجھسے پوچھتا ہون خلاصہ یہ کہ موسی نے کہا کہ رافضی اونکے باب مین بہت
غلو کرتے ہین یہانتک کہ اونکے خاک کو دوا بنایا ہے اور اوس سے معالجہ اور
مداوا کرتے ہین ایک شخص بنی ہاشم سے وہان موجود تھا اوسنے کہا مجھے ایک
سخت مرض عارض ہوا تھا اور بہت سے علاج کیے اور مطلق اوس مرض
مین تفاوت نہوا یہانتک کہ میرے کاتب نے کہا کہ تم قبر حسین علیہ السلام
کی خاک استعمال کرو لیس مینے اوسے استعمال کیا اور حق تعالے نے مجھے
صحت کامل عطا فرمائی موسی نے پوچھا اب بھی اوس خاک پاک سے کچھ
تیرے پاس ہے اوس مرد ہاشمی نے کہا ہان موجود ہے موسی نے کہا تھوڑی سی

اوسمین سے لاؤ اوس ہاشمی نے ایک شخص کو بھیجکر خاک مبارک منگائی موسی
نے اوسے لیا اور ازروے استہزا کے اون لوگون سے کہ جو اوس خاک پاک
سے معالجہ اور مداوا کرتے ہین اور ازروے استخفاف و تحقیر کے بہ نسبت اوس
امام عالیمقام کے کہ جسکی قبر مطہر کی وہ خاک ہے اوس خاک کو اپنے نیچے رکھہ لیا
ساتھی اس حرکت کے اوسنے ایک چیخ ماری اور کہا النار النار آگ میرے
تن بدن مین لگ گئی اور طشت مانگا ہم طشت لائے پس اوسنے یہ جو سب تو
دیکھتا ہے طشت مین گرایا اور مجلس برہم ہوگئی اور عیش ماتم سے مبدل ہوا طبیب
نصرانی کہتا ہے کہ شاپور نے میری طرف دیکھکر کہا دیکھہ آیا اسمین تجھسے کچھ تدبیر
ہو سکتی ہے مینے شمع نزدیک منگائی اور دیکھا تو جگر اور تلی اور پھیپھڑا اور دل
سب اوس ملعون کا طشت مین گر اتھا دیکھا مینے کہ کام اوس ملعون کا تمام ہوا
ہے پس کہا مینے کہ کوئی شخص اسکا علاج نہ کر سکیگا سوا عیسی بن مریم کے کہ وہ
مردہ کو زندہ کرتے تھے شاپور نے کہا تو سچ کہتا ہے لیکن یہین توقف کرتا انجام کار
اوسکا معلوم ہو مین رات کو وہین سویا اور وہ ملعون اوسی حال مین تھا تمام
رات اوسنے سر نکیہ سے نہ اوٹھایا اور ہوش مین نہ آیا آخر صبح کو جہنم واصل ہوا
محمد بن موسی کہتا ہے کہ موسی بن شریح نے کہا کہ بعد اس ماجرے کے یوحنا ہمیشہ
اوس امام عالیمقام کی زیارت سے مشرف ہوتا تھا اور اپنے دین پر تھا آخر
مسلمان ہوا اور اسلام کامل ہم پہونچایا اور کتاب مناقب مین منقول ہے کہ
مسترشد عباسی نے تمام مال خزانہ حائر اور کربلا کا لے لیا اور کہا قبر کو مال کے
کیا احتیاج ہے اور اوس مال کو اپنے لشکر مین صرف کیا جب وہان سے نکلا تو
آپ اور اوسکا بیٹا راشد دونون ملعون مارے گئے اور اعمش سے روایت
ہے کہ ایک شخص نے قبر شریف جناب سید الشہدا پر حدث کیا وہ ملعون اور
تمام لوگ اوسکے گھر کے مجنون اور مخبوط اور مبروص ہو گئے اور ابتک جذام
اوسکی نسل مین باقی ہے اور راویان ثقہ سے مروی ہے کہ جس وقت متوکل
ملعون نے حکم کیا کہ موضع قبر پر اوس امام انام کے زراعت کرین اور پانے

نہر علقمہ سے کاٹ کر اوس قبر پر جاری کرین اوسوقت زید مجنون اور بہلول مجنون کربلاے معلی مین گئے دیکھا کہ قبر قدرت کاملہ الٰہی سے ہوا پر معلق ہے زید نے اس آیۂ کریمہ کو تلاوت فرمایا یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون اور حال یہ تہا کہ مزارعین وکاشتکارون نے سترہ مرتبہ زمین کو گوڑا اور قبر پھر بدستور نمودار ہوتے تہے ایک مزارع نے یہ حال دیکھکر بیلون کو چھوڑ دیا اور آپ بصدق دل اور نیت درست مومن اور شیعہ ہوا جب یہ خبر متوکل کو پہونچی اوس ملعون نے اوسے قتل کیا مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مینے بعضے کتب اصحاب مین اسطرح دیکہا ہے کہ سلمان اعمش سے مروی ہے کہ اوسنے کہا مین کوفہ مین فروکش ہوا تہا اور میرے ہمسایہ مین ایک شخص تہا کہ کبھی کبھی مین اوسکے پاس جاکر بیٹہتا تہا اتفاقاً شب جمعہ کو مین اوسکے پاس گیا اور کہا مینے کہ اے شخص تو حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے باب مین کیا کہتا ہے اوسنے کہا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور بود و باش ہر گمراہ کی جہنم ہے سلیمان کہتا ہے مجھے غصہ آگیا اور خشمناک ہوکر مین اوسکے پاس سے اوٹہا اور اپنے دل مین کہا کہ کل اسکے آگے اوس امام عالیمقام کے فضائل بیان کرونگا اگر یہ بغض وعناد مین اصرار کریگا تو اسے قتل کرونگا دوسرے دن مین وقت صبح گیا اور اوسکے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹائی اور اوسے بلایا اوسکی زوجہ نے کہا کہ وہ اول شب سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے قصد سے گیا ہے سلیمان کہتا ہے مین بہی اوسکے متعاقب گیا جب اوس امام عالیمقام کے مرقد منور کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکہا مینے کہ وہ شخص سجدے مین ہے اور روتا ہے اور دعا مانگتا ہے اور توبہ واستغفار کر رہا ہے بعد بڑی دیر کے اوسنے سجدے سے سر اوٹہایا اور مجھے دیکہا مینے کہا اے شخص کل رات کو تو مجھسے کہتا تہا کہ زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کی بدعت وضلالت ہے اور آج تو خود زیارت کو آیا ہے اوسنے کہا اے سلیمان مجھے ملامت نہ کرو اسلیے کہ پہلے مین امامت اہل بیت کا

قائل ہتا یہان تک کہ شب گذشتہ مینے ایک خواب ہولناک دیکھا اور ڈر لیمنے پوچھا کہ
تونے کیا خواب دیکھا اوسنے کہا کہ مینے ایک مرد جلیل القدر میانہ قد کو دیکھا کہ ہیبت
و جلال اور حسن و جمال اور فضل و کمال اوسکا کما ینبغی بیان نہین ہو سکتا اور
بہت سے آدمی اوسکے گرد و پیش ہین اور سامنے اوسکے ایک سوار ہے اور
اوسکے سر پر ایک تاج ہے کہ اوسکے چار گوشہ ہین اور ہر گوشہ اوسکا مکلل بجواہر
ہے اور رونے اوسکی تین دن کی راہ تک پہونچتی ہے مینے اوسکے بعضے خادمون
سے پوچھا کہ یہ بزرگوار کون ہین اوسنے کہا محمد مصطفےٰ ہین پھر مینے پوچھا کہ یہ دوسرے
بزرگوار کون ہین اوسنے کہا یہ علی مرتضیٰ وصی رسول خدا ہین بعد اوسکے مینے نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک ناقہ
نور کا ہے اور اوسکا ہودج بھی نور کا ہے اور اوسمین دو خاتون معظمہ بیٹھے ہین اور وہ ناقہ
درمیان آسمان و زمین کے پرواز کرتا ہے پھر مینے پوچھا کہ یہ ناقہ کسکا ہے اوسنے کہا یہ ناقہ حضرت خدیجہ کبریٰ
اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کا ہے مینے پوچھا یہ نوجوان جو اونکے ہمراہ ہے
کون ہے اوسنے کہا یہ حسن ابن علی علیہ السلام ہین بعد اوسکے مینے پوچھا کہ یہ حضرات
کہان جاتے ہین اوسنے کہا کہ مقتول و مظلوم شہید کربلا حسین ابن علی مرتضیٰ کی
زیارت کو جاتے ہین بعد اوسکے مین اوس ہودج کی طرف متوجہ ہوا ناگاہ دیکھا
مینے کہ آسمان سے رقعہ کاغذ کے لکھے ہوے اوس ہودج کے پاس گرتے ہین
مینے پوچھا یہ رقعہ کیسے ہین اوسنے کہا کہ یہ امان نامہ ہین آتش جہنم سے اون
لوگون کے لیے کہ جو شب جمعہ کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرتے
ہین ایک رقعہ مینے مانگا اوسنے کہا تو کہتا ہے کہ زیارت اوس امام انام کی
بدعت ہے مجھے یہ امان نامہ نہ ملیگا جب تک کہ تو بصدق دل اوس جناب کے
زیارت نہ کریگا اور اونکی امامت اور فضیلت کا اعتقاد نہ کریگا پس مین خائف
و ترسان جاگ اوٹھا اور اوسی وقت اپنے سید و آقا کی زیارت کا عازم ہوا اور
توبہ و استغفار کرتا ہون اور قسم خدا کی اے سلیمان کہ مین قبر حضرت امام حسین
علیہ السلام سے جدا نہونگا جب تک کہ روح میرے بدن سے مفارقت نکرے اور
ایک جماعت ثقات نے وصیل بن علی خزاعی سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا

جب مینے قصیدۂ تائیہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے سامنے پڑھا تو بعد اوسکے
وہان سے مراجعت کرکے ملک رے مین فروکش ہوا اور ایک شب کو مین ایک
قصیدہ مدح اہلبیت علیہم السلام مین کہہ رہا تھا اور تھوڑی سی رات گذری تہی
کہ یکایک ایک شخص نے میرے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹائی مینے پوچھا
تو کون ہے اوسنے کہا مین تیرا بھائی ہون مینے جاکر دروازہ کھولا وہ شخص
اندر آیا اور مین اوسکی صورت مہیب سے اسقدر ڈرا کہ بال میرے بدن پر
کھڑے ہوگئے وہ شخص میرے گھر کے کونے مین آکر بیٹھا اور میری طرف مخاطب
ہوکر کہنے لگا کہ خوف نہ کر کہ مین تیرا برادر ایمانی جنون مین سے ہون جس رات
کو تو متولد ہوا مین بھی اوسی شب کو پیدا ہوا ہون اور تیرے ہی ساتھہ بڑا
ہوا ہون مین اسلیے آیا ہون کہ تجھے ایک ایسے احوال پر مطلع کرون کہ تیری
خوشی خاطر اور تقویت دل اور بصیرت کا باعث ہو اوسکی ان باتون سے مجھے
فی الجملہ تسکین ہوئی بعد ازآن اوس جن نے کہا اے وعیل مین عداوت علی
ابن ابیطالبؑ مین مشہور رہتا تھا ایک دن مین جنیان سرکش کے ساتھہ نکلا اور
گذر ہمارا اوس گروہ کی طرف سے ہوا کہ جو وقت شب حضرت امام حسین علیہ السلام
کی زیارت کو جاتے تھے پس ہمنے اونھین ایذا دینے کا قصد کیا ناگاہ کیا
دیکھتے ہین کہ بہت سے فرشتہ آسمان اور زمین کے اوس گروہ کے گرد کھڑے
ہین اور ملائکہ آسمان ہمین آگے نہین جانے دیتے کہ اونھین ایذا پہونچاوین
اور ملائکہ زمین جانوران گزندہ اور حشرات الارض سے اونکے حفاظت اور
پاسبانی کرتے ہین گویا مین خواب مین تھا کہ جاگ اوٹھا یا غافل تھا کہ ہشیار ہوا اور
مینے جانا کہ یہ امر عنایت الٰہی سے اور اوس شخص کی فضیلت و شرف سے ہے کہ
یہ لوگ جسکی زیارت کے لیے جاتے ہین پس مینے توبہ کی اور نیت خالص ہم پہونچائے
اور اوس جماعت کے ساتھہ اوس جناب کے زیارت کو روانہ ہوا اور اعمال
وادعیہ مین اونکے ساتھہ شریک ہوا اور اونھین کے ساتھہ اوس سال مینے
حج بھی کیا اور زیارت قبر مطہر جناب رسول خداؐ سے بھی مشرف ہوا وہان مین

ایک شخص کی خدمت مین پہونچا کہ ایک گروہ مردم اونکے گرد بیٹھا تھا پوچھا مینے
کہ یہ بزرگ کون ہین لوگون نے کہا یہ فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام ہین مینے روبرو جاکر سلام کیا فرمایا مرحبا اے باشندہ
عراق مجھے یاد ہے جس شب کو تو کربلا مین تھا اور دیکھا تونے جو کچھ کہ عنایات حق
سبحانہ تعالے سے ہمارے دوستدارون کے باب مین ظاہر ہوا اور خداوند کریم
نے تیری توبہ کو قبول کیا اور تیرے گناہون کو عفو فرمایا مینے کہا شکر اوس خدا کا
کہ جسنے تمھاری معرفت سے مجھپر احسان کیا اور تمھارے نور ہدایت سے میرے
دل کو منور کیا اور مجھے اون لوگون مین سے محسوب کیا کہ جنھون نے تمھاری
ولایت کے رسن کو مضبوط پکڑا ہے اے فرزند رسولؐ خدا کوئی حدیث بیان فرماؤ
کہ مین اوسے اپنے قوم کے روبرو بیان کرون امام علیہ السلام نے فرمایا اچھا
بعد ازان ارشاد کیا کہ میرے والد ماجد نے اپنے پدران بزرگوار سے روایت کے
ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا یا علی جنت حرام ہے پیغمبرون
پر جب تک کہ مین داخل جنت نہون اور جنت حرام ہے اوصیا پر جب تک کہ تم
داخل نہو اور حرام ہے جنت سب امتون پر جب تک کہ میری امت نجاویمی
اور جنت میری امت پر حرام ہے جب تک کہ اقرار تیری دوستی کا اور اعتقاد تیری
امامت کا نہ رکھتے ہوا ے علی قسم اوس خدائے عزوجل کی کہ جسنے مجھے بحق درستی
مبعوث کیا ہے کہ کوئی شخص داخل بہشت نہوگا مگر وہ شخص کہ جو تجھسے وسیلہ نسبی
یا سببی رکھتا ہو بعد اسکے جن نے کہا اے وعیل اس حدیث کو یاد رکھ اسلیے کہ مثل
اس حدیث کے مجھسے شخص سے نہ سنیگا یہ کہکر غائب ہوگیا اور زمین مین چلا گیا
پس پھر مینے اوسے نہ دیکھا اور یہ بھی مروی ہے کہ خلفاے عباسیہ سے متوکل
ملعون اہلبیت رسالتؐ سے نہایت بغض وعداوت رکھتا تھا اور وہ وہی ملعون
ہے کہ جسنے مزار عین کو قبر امام حسین علیہ السلام پر ماسور کیا تھا کہ قبر کو خراب کرین اور
نام ونشان اوسکا باقی نہ رکھین اور کھود ڈالین اور نہر علقمہ کو کاٹ کر اوس قبر
منور پر جاری کرین تا مطلق نام ونشان اوسکا نہ رہے اور اوس جناب کے

مرقد مطہر کو کوئی شخص نہ جانے کہ کہان تہا اور لوگون کو قتل سے ڈراتا تہا کہ
اوس جناب کی زیارت نہ کرین اور پاسبانون اور نگاہبانون کو مقرر کیا تہا
کہ جس شخص کو اون جناب کے زائرون مین سے پائین قتل کرین غرض کہ وہ
ملعون چاہتا تہا کہ نور خدا کو بجہادے اور نشان ذریت رسول مختار کو مٹادے
خلاصہ یہ کہ زید مجنون کہ جو جملہ ابرار اور نیکوکارون مین سے تہے اور صاحب
عقل و سداد اور ہدایت و رشاد تہے اور ازبسکہ عاقلون کو لاجواب اور ملزم
کرتے تہے اور کسی مسئلہ کے جواب مین عاجز نہوتے تہے لہذا اس لقب سے ملقب
ہوے تہے جب اونکو یہ خبر ملالت اثر پہونچی تو یہ امر اونکی طبیعت پر نہایت شاق
اور ناگوار گذرا اور کمال محزون اور ملول ہوے اور داغ مصیبت حضرت امام حسین
علیہ السلام کے اونکے سینہ بے کینہ مین تازہ ہوے اور اون دنون زید مجنون
مصر مین مقیم تہے اس غم و غصہ کے افراط سے یہ حال اونکا ہم پہونچا کہ شہر مصر سے
باحال زار اور چشم اشکبار سرگشتہ و پریشان غمگین و نالان پیادہ پا نکلے بعد طے
منازل سواد کوفہ مین پہونچے اتفاقاً بہلول عاقل دیوانہ نما بہی وہان تہے
زید نے اونسے ملاقات کی اور سلام کیا اونہون نے جواب دیکر کہا کہ تنے مجھے
کیونکر پہچانا حال آنکہ کبھی تنے مجھے نہ دیکھا تہا زید نے کہا ارواحین مومنون
کی آپس مین اختلاط اور ارتباط رکہتے ہین جنھین اون مین عالم مین تعارف و شناسائی
آپس مین تہی اونھین اس عالم مین بھی چاہیے کہ آپس مین ربط و اتحاد رکہتی
ہون اور جو لوگ کہ وہان مبائنت اور مغایرت رکہتے تہے وہ یہان بھی اوسطرح
آپس مین مغایرت رکہتے ہین بہلول نے کہا اے زید کس چیز نے تمھین اسطرح
سراسیمہ پیادہ پا وطن مالوف سے نکالا ہے زید نے کہا بسبب اوس ستم و ظلم کے
کہ جو اس لعین بیدین کے کردار ناہنجار سے مجھے پہونچا ہے مینے سنا ہے کہ اس
مردود بیحیا نے قبر مبارک جناب سید الشہدا پر ظلم و جفا کیا ہے اور اوسکے خراب
کرنے کا اور اوسکے نشان کو مٹادینے کا اور اوسکے زائرون کے قتل کا حکم کیا ہے
یہ امر ہے کہ جسنے مجھے میرے وطن سے آوارہ کیا ہے اور میرے عیش کو منغص کیا ہے

اور میرے آنسوون کو میرے رخسار پر جاری کیا ہے اور آرام کو میرے دل سے
لیگیا ہے بہلول نے کہا میرا حال بھی مثل تمہارے حال کے ہے زید نے کہا آؤ
کربلا مین چلین تا اولاد علی مرتضی کی قبر دن کی زیارت کرین دونون بزرگ باتفاق
ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوے روانہ ہوے بعد قطع راہ اپنے امام کے
قبر مطہر کے قریب پہونچے دیکھا کہ قبر بدستور اپنے حال پر ہے اور کچھ تغیر اوسمین نہین
ہوا ہے لیکن اوسکی عمارت کو گرا دیا ہے اور وہ پانی کہ جسے قبر منور کے مقابل
جاری کیا ہے قدرت خدا سے متحیر ہوا ہے اور گرداوس قبر کے ہوکر اور طرف کو
روان ہوا ہے اور ایک قطرہ وہان نہین پہونچا اور مرقد مطہر اوس سرور کا پانی
مین سے مرتفع اور نمودار ہے زید یہ حال دیکھکر متعجب ہوے اور کہا اے بہلول
دیکھو لوگ چاہتے ہین کہ شمع حرم الہی کو بجھا دین اور حق سبحانہ تعالے چاہتا ہے کہ
کہ اپنے نور کو تمام کرے اگرچہ مشرک لوگ کراہت رکھتے ہون راوی کہتا
ہے کہ حکم متوکل ملعون سے بیس برس کامل قبر امام علیہ السلام پر زراعت کرتے
تھے اور قبر منور اپنے حال پر تھی اور کسی طرح کا تغیر اوسمین نہوا تھا اور ایک قطرہ
پانی کا حائر شریف مین داخل نہوا تھا دہقان ان کرامات غریب اور معجزات عجیب کو
دیکھکر کہنے لگا کہ مین خدا اور رسول کا ایمان لایا ہون قسم خدا کی سر بصحرا نکل جاؤنگا
اور قبر حسین دختر زادہ رسول الثقلین پر زراعت نکرونگا بیس برس کا عرصہ
ہوتا ہے کہ آیات جلیلہ الہی اور براہین عظیمہ اہلبیت رسالت پناہی کو مشاہدہ
کرتا ہون اور مجھے نصیحت نہین ہوتی اور عبرت نہین کرتا بعد اسکے جوا بہلول کے
گردن سے نکال لیا اور اونھین چھوڑکر زید مجنون کے پاس آیا اور پوچھا اے
شیخ تو کہان سے آیا ہے زید نے کہا مین مصر سے آیا ہون پھر دہقان نے کہا
اے شیخ تم کیون آئے ہو مین ڈرتا ہون کہ تمھین قتل کرین زید نے زار زار روکر
کہا کہ مین ماجاز زراعت کا قبر شریف جناب سید الشہداء پر سنکر نہایت محزون اور
ملول ہوکر آیا ہون پس وہ مزارع زید کے پاؤن پر گر پڑا اور اونکے پاؤن کو
چومتا تھا اور کہتا تھا خدا ہون تم پر مان اور باپ میرے قسم خدا کی اے شیخ

جس وقت سے کہ تم آئے ہو رحمت خدا میری طرف متوجہ ہوئی ہے اور دل میرا
نور معرفت الٰہی سے روشن ہوا ہے اور بصدق دل مین خدا اور اوسکے رسول
کا ایمان لایا ہون بیس برس گذرے کہ مین اس زمین پر زراعت کرتا ہون
اور پانی کو جاری کرتا ہون اور حال یہ ہے کہ پانی قبر کے گرد پھرتا ہے اور
ایک قطرہ اوسکے پاس نہین جاتا گویا کہ مین بیہوش تھا کہ تمھارے قدم کی برکت
سے ہوش مین آیا زید یہ سنکر روئے اور یہ اشعار پڑھے تاللہ ان کانت امیۃ
قد اتت تا آخر اور معنی ان شعرون کے اوپر بیان ہو چکے ہین الغرض یہ سنکر
مزارع بھی رونے لگا اور کہا اے زید تمنے مجھے خواب غفلت سے بیدار اور
ہوشیار کیا اب مین متردد رائے ہون کہ کل ملعون کے پاس جاتا ہون اور صورت
حال اوسکے روبرو نقل کرتا ہون خواہ مجھے جیتا چھوڑے خواہ قتل کرے
اوس وقت زید نے کہا چل مین بھی تیرے ساتھ چلتا ہون اور تیرا شریک ہوتا
ہون راوی کہتا ہے جسوقت کہ مزارع مذکور اوس ملعون کے پاس پہونچا
اور دلائل و فضائل قبر حضرت امام حسین علیہ السلام کے بیان کیے پس رگ عداوت
وعناد اوسکے اہلبیت کے بارہ مین حرکت مین آئے اور نہایت غضب وطیش
مین آکر حکم کیا کہ اوس مزارع کو قتل کرین اور ایک رسی اوسکے پاؤن
مین باندھکر بازارون مین کھینچین اور مجمع مردم مین اوسے سولی دین تا دیکھکر
اورون کو عبرت ہو اور کوئی شخص فضیلت عترت اطہار کا کبھی اظہار نہ کرے
اور زید مجنون کا غم اوس سانحہ سے دوچند ہوا اور صبر کیا یہانتک کہ اوسکی
نعش کو دار پر سے اوتار کر گھوڑے پر ڈال دیا اوسوقت زید نے جاکر
اوسکی نعش کو اوٹھالیا اور دجلہ مین لیجاکر غسل دیا اور کفن پہناکر اوسپر
نماز پڑھی اور دفن کرکے تین دن اوسکی قبر پر قرآن مجید پڑھا کیے ایک
دن آواز رونے اور پیٹنے کی اور صدا نالہ و فریاد کی زید کے کان مین آئی
دیکھا کہ گروہ گروہ عورتین باموہاے پریشان چاک گریبان منہ کالے کیے
ہوے اور بہت سے مرد فریاد کنان اور واویلا اور وامصیبتاہ گویان باشدت

گریہ وزاری اور بہ کمال اضطراب و بیقراری چلے آتے تھے اور اونکے پیچھے
ایک جنازہ آتا تھا کہ لوگ علم بلند کیے ہوے دستہ دستہ اور فوج فوج اوس
جنازے کے گرد تھے اور کثرت خلائق سے راستے بند ہوگئے تھے زید کہتے ہین
مینے گمان کیا کہ متوکل مرگیا یہ گمان کرکے مین اونمین سے ایک شخص کے پاس
گیا اور پوچھا مینے کہ یہ کسکا جنازہ ہے اوس شخص نے کہا ایک لونڈی حبشیہ ریحانہ
نام کہ متوکل اوسے بہت دوست رکھتا تھا مرگئی ہے القصہ اوس کنیز کو بڑے
سامان سے دفن کیا اور گلاب کے پھول اور گل ریحان اور مشک وعنبر اوسکی
قبر مین ڈالا اور ایک قبہ بزرگ اوسکے قبر پر بنایا زید اس حال کو دیکھکر نہایت
غمناک اور متالم اور متاثر ہوے اور طمانچے اپنے منھہ پر مارے اور گریبان
چاک کیا اور خاک سر پر ڈال کر نالہ وفریاد کرتے تھے کہ وای حزن واندوہ
اور وای حسرت وتاسف اے حسین تم کربلا مین غریب اور بے یار ویار ورتشنہ لب
شہید ہوے اور عورتین اور بیٹیان تمھاری قید ہون اور اطفال تمھارے ذبح ہون اور
کوئی تم پر نہ روئے اور بے غسل وکفن تمھین دفن کرین اور بعد اس ظلم وستم
کے تمھارے قبر کو کھودین اور اوسپر زراعت کرین تا تمھارے نور کو بجھا دین
اور تم فرزند دلبند علی مرتضیٰ اور پارہ جگر فاطمہ زہرا ہو اور ایک کنیز سیاہ
کے لیے ایسی شان وشوکت عمل مین لائین اور سرور سینہ محمد مصطفے اور جگر گوشہ
حبیب خدا کے لیے کوئی جزع واندوہ نہین کرتا راوی کہتا ہے اسی نوحہ وفریاد
مین زید پر غش طاری ہوا اور بعضون نے اون ملعونون مین سے اوس وقت
زید کے حال پر رحم کیا اور بعضون نے ایذا پہونچائی بہرکیف بعد افاقہ کے زید
نے یہ اشعار پڑھے کہ جنکا حاصل یہ ہے آیا قبر مطہر حسین علیہ السلام کی کربلا مین
خراب اور قبر نجس اولاد زنا کی تعمیر کیجاتی ہے شاید کہ زمانہ پلٹے اور دولت واقبال
اہل حق کو پہونچے اور لعنت خدا کی مفسدون اور دنیا طلب کرنے والے بیدینون
پر ہو پھر ابیات کو لکھکر ایک دربان کو دیا کہ متوکل کو پہونچادے متوکل ملعون
اون شعرون کو پڑھکر غصہ مین آیا اور زید کو بلایا زید تشریف لائے اور متوکل کو

وعظ و نصیحت کرنے لگے متوکل یعین پہلے سے بھی زیادہ تر غصہ مین آیا اور
اون کے قتل کرنے کا حکم دیا اور بحقارت زید سے پوچھا کہ ابو تراب کون
تھے زید نے کہا اے متوکل تو اونکی فضیلت اور حسب و نسب کو خوب جانتا
ہے اور قسم خدائے عزوجل کے کہ کوئی شخص اونکے فضائل اور مناقب کا منکر
نہین ہے مگر کافر فاسق اور کوئی اون کا دشمن نہین ہے مگر کذاب منافق
بعد اسکے زید اوس جناب کے فضائل و مناقب کو بیان کرنے لگے اس قدر
بیان کیے کہ وہ ملعون نہ سن سکا اور غصہ ہوکر حکم کیا کہ انھین زندان مین لیجائین
وقت شب وہ ملعون سوتا تھا کہ ایک ہاتف نے آکر اوسکے سر بجس مین پاؤن
سے ٹھوکر ماری اور کہا اوٹھ اور زید کو قید سے رہا کر اور نہین تو حق سبحانہ تم
تجھے جلد ہلاک کریگا وہ مردود بہت جلد قید خانہ مین گیا اور زید کو زندان سے
نکال کر انھین خلعت فاخرہ دیا اور کہا جو تمھارا جی چاہے کہو زید نے کہا
مین چاہتا ہون کہ قبر حسین علیہ السلام کے تعمیر کا حکم کرا اور کوئی شخص اونکے
زائرون کے حال سے متعرض نہو متوکل نے قبول کیا زید وہان سے مسرور و شاد
نکلے اور شہر بشہر دیار بدیار پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ جسکا جی چاہے حضرت امام حسین
علیہ السلام کے زیارت سے مشرف ہو کہ اب کچھ ممانعت اور مزاحمت نہین ہے
اور وہ امان مین ہین اور کتاب کامل الزیارت مین اسحق بن عمار سے مروی ہے
کہ اوسنے کہا ایک دن مینے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین
عرض کی کہ مین خبیرہ مین شب عرفہ کو نماز پڑھتا تھا دیکھا مینے کہ قریب پچاس
ہزار آدمیون کے خوشرو اور خوشبو وہان ہین اور سب تمام شب نماز مین
مشغول تھے یہان تک کہ صبح ہوئی اور بعد طلوع صبح کے جب مینے سر سجدہ
نماز صبح سے اوٹھایا تو ایک کو بھی نہ دیکھا امام علیہ السلام نے فرمایا جسوقت
کہ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوتے تھے اوسوقت پچاس ہزار فرشتہ
کربلا سے گذرے اور آسمان کی طرف گئے حق سبحانہ تعالے نے اون فرشتون
کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ حسین فرزند میرے حبیب کا شہید ہوتا تھا اور

تم اودھر سے گذرے اور اوسکی نصرت دیاری تمنے نہ کی اب چاہیے کہ تم زمین
پر جاؤ اور اُسکی قبر مطہر کے پاس مانند ماتمداروں کے تا قیام قیامت ساکن
رہو آور پھر اوسی کتاب مین حسین نوہ ابی حمزہ ثمالی سے مذکور ہے کہ اوسنے
کہا مین آخر عہد بنی مروان مین حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو اہل شام
سے چھپ کر گیا یہانتک کہ کربلاے معلی مین پہونچا اور گانون کے کنارے
چھپ رہا اور آدھی رات گئے ضریح مقدس کے پاس گیا وہان سے ایک شخص
میری طرف آیا اور کہا اوسنے اے مرد پھر جا درحالیکہ تو ماجور اور مثاب ہے
کہ اِسوقت تو مرقد منور تک نہ پہونچ سکیگا پس مین خائف و ترسان پھر آیا لیکن
وقت صبح پھر گیا وہی شخص میرے پاس آیا اور کہا اے مرد تو یہان نہ پہونچ سکیگا
مینے کہا خدا تجھے عافیت عطا کرے مین کس لیے اور کس سبب سے نہ پہونچ
سکونگا مین کوفے سے اوس جناب کی زیارت کا قصد کرکے آیا ہون تو مجھ مین
اور اوسمین حائل نہو مین ڈرتا ہون کہ صبح ہوجائے اور اہل شام مجھے دیکھ پائین
اور قتل کرین اوسنے کہا اے مرد تھوڑی دیر توقف اور صبر کر کہ حضرت موسیٰ
بن عمران علی نبینا وعلیہ السلام نے جناب احدیت سے اوس جناب کے زیارت کی
استدعا کی اور جب اجازت ملی تو ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر آسمان سے زمین پر نازل
ہوے ہین اول شب سے اِس بارگاہ مین حاضر ہین وقت صبح وداع کرکے اوج
آسمان کی طرف عروج فرمائینگے مینے پوچھا تم کون ہو اوسنے کہا مین اون فرشتون
مین سے ہون کہ جنھین جناب باری نے حفاظت و حراست قبر امام کے اور اونکی
زوارون کے لیے استغفار کرنے کو مقرر فرمایا ہے حاصل کلام یہ کہ مین پھر آیا
لیکن ہوش و حواس میرے پراگندہ تھے تیسری مرتبہ طلوع صبح کے وقت پھر گیا
اور کسی کو وہان نہ پایا ضریح مقدس کے پاس جاکر مینے اوس جناب پر سلام کیا
اور ظالمون پر لعنت اور نفرین کی اور نماز صبح کو ادا کیا اور اہل شام کے خوف
سے برودی تمام نکلا آور کتاب دعوات راوندی مین شیخ ابوجعفر نیشاپوری سے
مروی ہے کہ اوسنے کہا ایک سال مین ایک جماعت مردم کے ساتھ زیارت

جناب سید الشہداء کو گیا دو فرسخ یا زیادہ دو فرسخ سے روضۂ منورہ سے دور تھے کہ ایک شخص ہم مین سے مرض فالج مین مبتلا ہوا اور جسم اوسکا بالکلیہ کام سے جاتا رہا اور وہ شخص سنت اور سماجت کرتا تھا کہ مجھے یہان نہ چھوڑ جاؤ اپنے ساتھ لیچلو آخر کار ایک شخص اوسکی پرستاری کرنے والون مین سے اوسے ایک مرکب پر سوار کرکے لیگیا جب داخل حضیرہ ہوے تو اوس مرد مفلوج کو ایک چادر مین رکھکر دو آدمی سرے چادر کے پکڑ کر ضریح اقدس کے پاس لائے اور وہ شخص تضرع وزاری اور فریاد و بیقراری کرتا تھا اور خداوند عالم کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی قسم دیتا تھا کہ شفا عطا فرمائے جب چادر کو زمین پر رکھا تو وہ شخص اوٹھ بیٹھا اور کھڑا ہو گیا اور بقوت تمام راہ چلنے لگا گویا کہ کوئی عارضہ نہ رکھتا تھا۔ مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ جلد اعانت و توفیق خدائے عزوجل سے ماہ ربیع الاول ۱۲۸۹ ہجری مین تمام ہوئی۔

تمام شد

خاتمۂ کتاب

الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمہ اس کتاب مستطاب کا ختم ہوگیا گو کہ اسکے طبع مین بہت دیر ہوئی لیکن بمقتضاے کل امر مرہون باوقاتہا کیا چارہ ہے اور نیز لکل شی آفۃ وللعلم آفات ظاہر و آشکارا ہے یہ کتاب نایاب تین سال سے زیر طبع تھی مگر بوجہ بعض عوائق ختم نہو سکی اس سال بعنایت ایزد ذوالجلال اتمام و اختتام کو پہونچی اور حتی المقدور سعی و کوشش تمام اور اہتمام بالاکلام اسکی تصحیح کے بارے مین کیا گیا اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین ہوا متعدد کتابون سے مثل بحار الانوار مطبوعہ طہران دو گیر نسخہاے قلمی سے اول سے آخر تک مقابلہ کیا گیا اور محاورہ اور سلاست زبان و فصاحت بیان کا بہت خیال رکھا گیا اور اسی وجہ سے اکثر مقامات پر ترجمہ لفظی سے عدول کرکے حامل معنی صاف صاف تحریر کیے گئے۔ حق ترجمہ اس کتاب کا محفوظ ہے لہذا التماس ہے کہ کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائین البتہ جسقدر جلدون کی ضرورت ہو مطلع فرمائین انشاء اللہ فوراً تعمیل حکم کیجائیگی وما علینا الا البلاغ المبین

حق ترجمہ
اس کتاب کا محفوظ ہے
کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ
جس کتاب پر مہر راقم کی نمودہ ہو مسروقہ ہے

اشتہار کتب مطبوعہ مطبع جعفری واقع نخاس جدید شہر لکھنؤ مع تفصیل قیمت

استبصار شیخ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ منجملہ کتب اربعہ حدیث امامیہ	صہ	صراط النجاۃ ترجمہ حدیث اعرابی از مجلسی رہ	۴
من لا یحضرہ الفقیہ از ابن بابویہ القمی از جملہ کتب اربعہ۔	للعہ	سفینۃ النجاۃ در علم کلام و اثبات امامت	۸
مطالب السئول فی مناقب آل الرسول از محمد بن طلحہ۔	عک	ابواب الجنان جلد دوم از ملا رفیع واعظ	۱۲
صالح دیانم از ابو یعلی ابن الہبارۃ در مناظرہ طیور	—	ترجمہ جلاء العیون در دو جلد مشتمل بر احوال چہاردہ معصوم	للعہ
بطرز کلیلہ و دمنہ در نصایح بزبان عرب منظوم۔	۴	تحفۂ جوادیہ اردو در ادعیہ مسائل ضروریہ تمام سال	عہ ۸
مقامات بدیع الزمان ہمدانی نہایت واضح۔	۸	بحور الغمہ جلد اول خوشخط واضح در مصائب۔	۷
رطب العرب دیوان عربی جناب مفتی صاحب قبلہ	۸	ایضاً جلد دوم	عہ ۸
موجہ کوثری شرح قصیدۂ سید اسمٰعیل حمیری		مرثیہ و سلامہائے فصیح جلد اول ۳۱ مرثیہ ۲ سلام مخمس۔	۸
از جناب موصوف طاب ثراہ	۶	مرثیہ جلد دوم ۲۳ مرثیہ ۴ مخمس ۲ سلام۔	۱۲
تخریج الآیات موسوم بہ نجوم الفرقان در استخراج آیات قرآن شریف	۸	تاریخ دکھن از مولانا امیر عباس شیرازی موسوم بہ جامع چمن	۴
للشیخ المطیب از محمد بن زکریا رازی در معالجات عربی	۸	اخلاق احمدی در تہذیب اخلاق بزبان اردو۔	عہ
ضرب حیدریہ بجواب شوکت عمریہ مولوی رشید الدین خان		زبدۃ الاصول محشی بجواشی جناب مولوی محمد حسین صاحب قبلہ	۴
دہلوی از جناب سلطان العلماء مولوی سید محمد صاحب مرحوم در جلد	للعہ	تنقید الکلام فی احوال شارع الاسلام۔	عک
عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب۔	۷	حد تحقیق بمنتزب سنی از مولوی وحید الدین خان صاحب آزاد	عہ ۸
زبدۃ اثنا عشریہ جلد اول بجواب تحفۂ اثنا عشریہ شاہ		تذکرہ علمائے امامیہ مسمی بہ نجوم السمار فی تراجم	
عبد العزیز دہلوی در حدوث مذاہب وغیرہ۔	۷	العلماء بزبان فارسی در ذکر حالات متاخرین	
حق الیقین از مجلسی رہ در اصول خمسہ۔	۷	و معاصرین علماء	عک ۸
عین الحیات چاپہ بمطبع دیگر	عہ ۱۲	آداب التعلیم ترجمہ رسالۂ محقق طوسی علیہ الرحمہ	۳
رسالۂ رجعت از مجلسی علیہ الرحمہ۔	۳		
رسالۂ جزیرہ خضرا و بحر ابیض در ذکر محل سکونت			
حضرت صاحب العصر و الزمان ع	۲		

راقم

مرزا محمد علی مالک مطبع جعفری واقع لکھنؤ نخاس جدید